جلد دوم

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔الفضل مارکیٹ۔اردو بازار۔لاہور

نام کتاب	الخصال (جلد دوم)
تصنیف	شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	سید ظفر حسین نقوی، مجاہد حسین حرّ
پروف ریڈنگ	آر۔ چوہدری
کمپوزنگ	قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس کراچی 0345-2401125
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ۔ لاہور۔ پاکستان
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع	اوّل
قیمت	

ملنے کا پتہ

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔ الفضل مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کی ان صدقاتِ جاریہ میں سے ہے جس سے لوگ تا قیامت استفادہ کرتے رہیں گے اور موصوف کے درجات عالیہ میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ مصباح القرآن ٹرسٹ نے تراجم و تفاسیر قرآن سے کام شروع کیا اور پھر ہر وہ کتاب جس کی ملت کو ضرورت تھی شائع کی انشاءاللہ العزیز شائع کرتی رہے گی۔

موجودہ کتاب ''الخصال'' شیخ المحدثین شیخ صدوق اعلی اللہ مقامہ کی تصنیف ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اس میں شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کو ترتیب عدد سے جمع کیا ہے یعنی جن احادیث میں لفظ ''ایک'' آیا ہے انہیں الگ باب میں جمع کیا اور جن احادیث میں لفظ ''دو'' آیا ہے انہیں الگ باب میں اسی طرح باقی اعداد کو جمع فرمایا ہے۔ یہ کام اس زمانہ میں جبکہ انسان کو کمپیوٹر اس جیسی دیگر سینکڑوں سہولتیں میسر ہیں آسان نظر آتا لیکن شیخ صدوقؒ نے یہ کام صرف اور صرف اپنی ذہنی یاداشت کی بنا پر کیا ہے ہمیں افتخار ہے کہ ہم پاکستان میں پہلی بار اس کتاب کو عربی کے اصل متن کے ساتھ شائع کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب انشاءاللہ آپ کو پسند آئے گی۔

یاد رہے کہ مصباح القرآن ایک خودمختار ادارہ ہے اس کے بانی مرحوم حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید صفدر حسین نجفیؒ تھے انہوں نے اس ادارہ کی ایک الگ ٹراسٹ تشکیل دی تھی جو اپنے اول دن سے اپنے اخراجات کا خود انتظام کرتی ہے۔

مصباح القرآن نے اپنی تمام کتابیں آپ کے استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دے دی ہیں۔ ایڈریس ہے:

www.misbahulqurantrust.com

www.misbahulqurantrust.org

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں خامی دیکھیں یا کمی محسوس کریں تو ہمیں مطلع ضرور فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار رہوں گے۔ ادارہ کی ترقی اور اس کے بانی محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کے طالب ہیں۔

ادارہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

انتساب

اپنے استاد محترم حجۃ الاسلام والمسلمین سید امیر حسین الحسینی کے نام

اور

ان نوجوانوں کے نام

جو اپنی زندگی کو

اقوال معصومین علیہم السلام کے مطابق ڈھال کر

اپنی دنیا وآخرت کی کامیابی کا سامان کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش گفتار مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِیْنَ بِوِلَایَةِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الْاَئِمَّةِ الْمَعْصُوْمِیْنَ.

کتاب الخصال کا ترجمہ بمعہ عربی اعراب کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ سلیس اور عام فہم کیا جائے بلکہ بعض جگہوں پر حدیث کی طوالت کو دیکھتے ہوئے اور احادیث کے تکراری ہونے کی بنا پر مفہومی انداز میں ترجمہ کر دیا گیا ہے ہمارے استاد محترم حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید فیاض نقوی اعلی اللہ مقامہ کہا کرتے ہیں کہ احادیث کو عربی کے ساتھ ذکر کیا جائے اور ترجمہ بھی عام فہم ہوتا کہ عوام آسانی سے سمجھ سکے۔ اس کتاب کو بھی ہم نے مکمل طور پر تیار کرنے کے بعد جب ان کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں سب سے پہلا اعتراض یہ کیا کہ اس کی عربی پر اعراب موجود نہیں ہیں اس پر اعراب گزاری کی جائے اگر چہ یہ کام ہمارے جیسے طالب علموں کے لئے کوئی آسان نہ تھا لیکن ان کی حوصلہ افزائی کے بعد جب اس کام کا آغاز کیا تو معلوم ہوا کہ یہ کام نہ صرف آسان نہیں بلکہ بہت ہی مشکل ہے خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ابھی اعراب گزاری کا آغاز ہی کیا تھا کہ حوزہ علمیہ قم المقدس کے علما کرام کا تیار کردہ ایک سوفت ویئر ملا جس میں نہ صرف اس کتاب کی احادیث پر اعراب گزاری کی گئی ہے بلکہ احادیث کی چیدہ چیدہ تمام مشہور و معروف کتب احادیث پر اعراب گزاری کر دی گئی ہے۔ اگر اس سوفٹ ویئر کو ایرانی انداز میں تیار کیا گیا تھا لیکن پھر بھی ہمارے لئے تقریباً اسی (۸۰) فیصد کام کم ہو گیا اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ کتاب کی احادیث اعراب سمیت آپ کے مطالعہ کے لئے حاضر ہے۔

اس کتاب کو شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے اعداد کے مطابق تیار کیا ہے یعنی وہ احادیث جن میں عدد ایک کو بیان کیا گیا ہے ان کو ایک باب میں اور جن میں عدد دو کو بیان کیا ہے انہیں الگ باب میں جمع کیا ہے اسی طرح باقی اعداد کا لحاظ رکھا گیا ہے اس کتاب میں آپ کو جا بجا ضعیف احادیث بھی ملیں گی بعض جگہ جہاں مجبوری تھی حاشیہ نگاری کر دی گئی ہے لیکن ہوسکتا ہے کہ بعض جگہ ہماری توجہ نہ رہی ہو تو ایسا نہیں کہ ہر حدیث صحیح ہو شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ چونکہ احادیث کی جمع آوری کا زمانہ تھا لہٰذا ان پر یہ اعتراض وارد نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے ضعیف احادیث کو کیونکر لکھا ہے ایک کام انہوں نے کر دیا ہے کہ احادیث

جمع کر کے ہمیں فراہم کردیں اب علما کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ تحقیق کریں۔

جب کتاب کا ترجمہ شروع کیا گیا تو اس کام کے آغاز کے وقت بہت سے دوستوں نے ہمارا ساتھ دینے کی حامی بھری لیکن شروع سے آخر تک ہمارا ساتھ دینے اور ترجمہ کی تصحیح وغیرہ کا کام کرنے والے جناب مولانا سید ظفر حسین نقوی کا شکریہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔ خداوند قدوس کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے اور انہیں دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا موقع فراہم کرے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں کوئی خامی دیکھیں تو اس سے مطلع ضرور فرمائیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کیا جاسکے۔

خداوند عالم کی بارگاہ میں دست بہ دعا ہوں کہ میری اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میرے لئے اور میرے والدین کے لئے ذخیرہ آخرت قرار دے۔

مصباح القرآن کے مینجنگ ٹرسٹی جناب شیخ امین صاحب کا شکریہ ادا نہ کرنا بھی زیادتی ہوگی کہ انہوں نے شاید کوئی ایسا ہفتہ گزارا ہو جب فون کر کے ہماری حوصلہ افزائی نہ کی ہو۔ خداوندا عالم ان کو طول عمر عطا فرمائے اور انہیں اور ان کے لواحقین کو شاد و آباد رکھے۔

آخر میں اپنی خانم کا مشکور ہوں کہ اس نے نہ صرف اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی بلکہ کمپوزنگ کے معاملات میں بھی بھرپور ساتھ دیا۔

طالب علم و طالب دعا

مجاہد حسین حرّ

بوقت نماز صبح ۱۷ ستمبر ۲۰۱۲ء

فہرست

الجزء الثاني

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ و صلى الله على محمد و آله الطاهرين.

باب ۔۷

ورد الأمر بدفن سبعة أشياء

سات چیزوں کو دفن کرنے کا حکم

قال الشيخ الجليل أبو جعفر محمد بن علی بن الحسين بن موسى بن بابويه القمی الفقيه مصنف هذا الكتاب أعانه الله على طاعته و وفقه لمرضاته.

① حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مَسْعَدَةُ بْنُ اَسْمَعَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِدَفْنِ سَبْعَةِ اَشْيَاءَ مِنَ الْاِنْسَانِ الشَّعْرِ وَ الظُّفُرِ وَ الدَّمِ وَ الْحَيْضِ وَ الْمَشِيمَةِ وَ السِّنِّ وَ الْعَلَقَةِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات چیزوں کو دفن کرنے کا حکم دیا ہے، جو انسان کے جسم سے متعلق ہیں: (۱) بال (۲) ناخن (۳) خون (۴) حیض (۵) مشیمہ یعنی آنول (۶) دانت (۷) علقہ یعنی وہ جما ہوا خون جو رحم مادر میں بچہ بننے سے پہلے جم جاتا ہے۔

نهى رسول الله ﷺ عن سبع و أمر بسبع

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا سات باتوں سے اور حکم دیا سات باتوں کا

② اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

الصَّبَّاحِ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ سَبْعٍ وَ اَمَرَ بِسَبْعٍ نَهَانَا اَنْ نَتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ وَ عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ قَالَ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ وَ عَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَ الدِّيبَاجِ وَ الْإِسْتَبْرَقِ وَ اَمَرَنَا عليه السلام بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَ تَسْمِيتِ الْعَاطِسِ وَ نُصْرَةِ الْمَظْلُومِ وَ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ اِجَابَةِ الدَّاعِي وَ اِبْرَارِ الْقَسَمِ قال الخليل بن أحمد لعل الصواب إبرار المقسم.

براء ابن عازب کہتے ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات باتوں کی ممانعت فرمائی ہے: (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے سے (۲) سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے (۳) زین ابریشمی پر سوار ہونے سے (۴) مصر کے ابریشم دار کپڑے پہننے سے (۵) حریر (۶) دیبا (۷) اطلس پہننے سے۔

اور سات باتوں کا حکم دیا ہے: (۱) جنازے کے ساتھ چلنے کا (۲) بیمار کی عیادت کا (۳) اگر کسی کو چھینک آئے تو دعا دینے کا (۴) مظلوم کی مدد کا (۵) افشاء سلام یعنی اس طرح کرنا کہ جس کو سلام کہا ہے وہ سمجھے اور جواب دے (۶) دعوت کو قبول کرنے کا (۷) اگر کسی بات کی قسم کھائی ہے تو اس کو پورا کرنے کا۔

حرم من الشاة سبعة أشياء

گوسفند کی سات چیزیں حرام ہیں

③ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ حُرِّمَ مِنَ الشَّاةِ سَبْعَةُ اَشْيَاءَ الدَّمُ وَ الْمَذَاكِيرُ وَ الْمَثَانَةُ وَ النُّخَاعُ وَ الْغُدَدُ وَ الطِّحَالُ وَ الْمَرَارَةُ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوسفند کی سات چیزوں کو حرام قرار دیا ہے: (۱) خون (۲) عضو تناسل (۳) مثانہ (۴) حرام مغز (۵) غدود (۶) طحال (۷) پتہ۔

④ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ عَنْ اَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ بِاِسْنَادِهِ رَفَعَهُ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اَنَّهُ مَرَّ بِالْقَصَّابِينَ فَنَهَاهُمْ

عَنْ بَيْعِ سَبْعَةِ اَشْيَاءَ مِنَ الشَّاةِ نَهَاهُمْ عَنْ بَيْعِ الدَّمِ وَ الْغُدَدِ وَ آذَانِ الْفُؤَادِ وَ الطِّحَالِ وَ النُّخَاعِ وَ الْخُصَى وَ الْقَضِيبِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَصَّابِينَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا الْكَبِدُ وَ الطِّحَالُ اِلَّا سَوَاءٌ فَقَالَ لَهُ كَذَبْتَ يَا لُكَعُ ائْتِنِي بِتَوْرَيْنِ مِنْ مَاءٍ آتِكَ بِخِلَافِ مَا بَيْنَهُمَا فَأُتِيَ بِكَبِدٍ وَ طِحَالٍ وَ تَوْرَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ امْرُسْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي اِنَاءٍ عَلَى حِدَةٍ فَمَرَسَهُمَا جَمِيعاً كَمَا اَمَرَ بِهِ فَانْقَبَضَتِ الْكَبِدُ وَ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ شَيْءٌ وَ لَمْ يَنْقَبِضِ الطِّحَالُ وَ خَرَجَ مَا فِيهِ كُلُّهُ وَ كَانَ دَماً كُلُّهُ وَ بَقِيَ جِلْدُهُ وَ عُرُوقُهُ فَقَالَ هَذَا خِلَافُ مَا بَيْنَهُمَا هَذَا لَحْمٌ وَ هَذَا دَمٌ.

ایک قصاب نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کی کہ جگر وطحال دونوں ایک طرح کے ہوتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا ایسا نہیں۔ دو برتنوں میں پانی لاؤ۔ ایک میں جگر دوسرے میں طحال رکھواور ملو جب حسب الحکم دونوں کو پانی میں رکھ کر ملا گیا تو جگر سے کچھ نہ نکلا اور طحال سب خون بن کر بہہ گیا صرف رگیں اور کھال باقی رہی۔ حضرت نے فرمایا کہ یہی فرق ہے دونوں میں، ایک گوشت ہے اور دوسرا خون۔

أعطي النبي صلى الله عليه وآله وسلم في علي عليه السلام سبع خصال

۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اَعْطَانِي فِيكَ سَبْعَ خِصَالٍ اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ مَعِي وَ اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يَقِفُ عَلَى الصِّرَاطِ مَعِي وَ اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يُكْسَى اِذَا كُسِيتُ وَ يُحْيَا اِذَا حَيِيتُ وَ اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يَسْكُنُ مَعِي فِي عِلِّيِّينَ وَ اَنْتَ اَوَّلُ مَنْ يَشْرَبُ مَعِي مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ الَّذِي خِتَامُهُ مِسْكٌ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (۱) تم میرے ساتھ قبر سے اٹھائے جاؤ گے۔ (۲) تم میرے ساتھ صراط پر کھڑے ہو گے۔ (۳) تم کو بھی حلہ کرامت میرے ساتھ پہنایا جائے گا۔ (۴) جب مجھے زندہ کیا جائے گا تم بھی میرے ساتھ زندہ کئے جاؤ گے (۵) تم میرے ساتھ بہشت میں اعلائے علیین میں قیام کرو گے۔ (۶) تم میرے ساتھ رحیق مختوم سے سیراب ہو گے۔

اس حدیث میں سات صفات مذکور نہیں ہیں شاید حدیث میں ایسا ہی تھا یا پھر مصنف لکھنا فراموش کر بیٹھے۔ (مترجم)

قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم طوبى ثم طوبى سبع مرات لمن لم يرني وآمن بي

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خوش نصیب ہے وہ جو مجھے بغیر دیکھے ایمان لایا (سات مرتبہ فرمایا)

٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَيْمَنَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَ آمَنَ بِي طُوبَى ثُمَّ طُوبَى يَقُولُهَا سَبْعاً لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَ آمَنَ بِي.

ابوامامہ کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت نے فرمایا کہ خوش نصیب ہے جس نے مجھے دیکھا اور تصدیق کی اور سات بار فرمایا کہ خوش نصیب ہے وہ جس نے مجھے نہیں دیکھا صرف اوصاف کو سن کر تصدیق کی۔

سبعة في ظل عرش الله يوم القيامة

روزِ قیامت سات افراد رحمت الٰہی کے سایہ میں ہوں گے

٧ أَخْبَرَنَا الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَوْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ وَ رَجُلَانِ كَانَا فِي طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَ تَفَرَّقَا وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا يَتَصَدَّقُ بِيَمِينِهِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس روز کوئی سایہ ظل الٰہی کے سوا نہ ہوگا خداوند عالم سات گروہوں کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا: (۱) امام عادل (۲) وہ جوان جس نے اپنی جوانی عبادت میں گزاری ہو (۳) وہ شخص کہ جو مسجد سے خارج ہو اور اس کی نیت دوبارہ مسجد میں لوٹنے کی ہو (یعنی اس کا دل مسجد میں عبادت خدا میں لگا رہتا ہو) (۴) اور ایسے دو آدمی جنھوں نے ساتھ عبادت کی اور متفرق ہو گئے (۵) وہ جو خلوت میں یاد خدا میں روتا ہو (۶) وہ جو زنا سے پرہیز کرے بسبب خوف خدا

کے (۷) وہ جو صدقہ دے کر پوشیدہ رکھے۔

⑧ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيِّ الْعَمْرِيِّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اِشْكِيبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ اَبِي جَمِيلَةَ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ رَفَعَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَبْعَةٌ فِي ظِلِّ عَرْشِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَاَ فِي عِبَادَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِيَمِينِهِ فَاَخْفَاهُ عَنْ شِمَالِهِ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجُلٌ لَقِيَ اَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فَقَالَ اِنِّي لَاُحِبُّكَ فِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجُلٌ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَ فِي نِيَّتِهِ اَنْ يَرْجِعَ اِلَيْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ جَمَالٍ اِلَى نَفْسِهَا فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.

سات افراد روزِ قیامت رحمت الٰہی کے سایہ میں ہوں گے کہ جس دن کوئی رحمت الٰہی کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا: (۱) امام عادل (۲) وہ جوان جس کا دل عبادت میں لگا رہے (۳) جس نے سیدھے ہاتھ سے صدقہ دیا ہوگا اور اس کے الٹے ہاتھ کو بھی اس کا علم ہوا ہوگا (یعنی اس نے اپنے صدقہ کو پنہاں رکھا ہوگا) (۴) وہ جو خلوت میں یادِ خدا میں روتا رہا ہو (۵) وہ شخص کہ جو دوسرے مومن سے ملاقات کرے اور کہے میں تجھے خدا کی خاطر دوست رکھتا ہوں (۶) وہ شخص کہ جو مسجد سے خارج ہوا اور اس کی نیت دوبارہ مسجد میں لوٹنے کی ہو (یعنی اس کا دل مسجد میں عبادت خدا میں لگا رہتا ہو) (۷) وہ شخص کہ جس کو کوئی خوبصورت عورت اپنی طرف راغب کرے اور وہ جواباً کہے کہ میں اللہ کی ناراضگی سے ڈرتا ہوں۔

في الزبيب سبع خصال

کشمش میں سات فوائد ہیں

⑨ حَدَّثَنَا اَبُو مَنْصُورٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ بَكْرٍ الْخُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالزَّبِيبِ فَاِنَّهُ يَكْشِفُ الْمِرَّةَ وَ يَذْهَبُ بِالْبَلْغَمِ وَ يَشُدُّ الْعَصَبَ وَ يَذْهَبُ بِالْاِعْيَاءِ وَ يُحَسِّنُ الْخُلُقَ وَ يُطَيِّبُ النَّفْسَ وَ يَذْهَبُ بِالْغَمِّ.

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کشمش کھانا ترک نہ کرو کیونکہ اس سے (۱) صفرا سے نجات ملتی ہے (۲) بلغم دور ہوتا ہے (۳) پٹھے مضبوط ہوتے ہیں (۴) تھکن جاتی رہتی ہے (۵) اخلاق درست ہوتے ہیں (۶) دل کو پاک کرتی ہے

(۷) غم کو دور کرتی ہے۔

سبعة جبال تطايرت يوم موسى

روز موسیٰ [1] سات پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گئے

⑩ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَوَيْهِ السَّرَّاجُ بِهَمَدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مِنَ الْجِبَالِ الَّتِي تَطَايَرَتْ يَوْمَ مُوسَى سَبْعَةُ أَجْبُلٍ فَلَحِقَتْ بِالْحِجَازِ وَ الْيَمَنِ مِنْهَا بِالْمَدِينَةِ أُحُدٌ وَ وَرِقَانُ وَ بِمَكَّةَ ثَوْرٌ وَ ثَبِيرٌ وَ حِرَاءُ وَ بِالْيَمَنِ صَبِرٌ وَ حُضُورُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز موسیٰ سات پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور حجاز و یمن تک پہنچے: (۱) احد (۲) رقان مدینے میں (۳) ثور (۴) ثبیر (۵) حراء مکہ میں (۶) صبر (۷) حضور یمن میں آئے۔

أسماء السماوات السبع وألوانها

آسمانوں کے سات نام اور سات رنگ

⑪ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ بِإِيلَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالْكُوفَةِ فِي الْجَامِعِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَأَلَهُ أَنْ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنْ أَلْوَانِ السَّمَاوَاتِ وَ أَسْمَائِهَا فَقَالَ لَهُ إِنَّ اسْمَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا رَفِيعٌ وَ هِيَ مِنْ مَاءٍ وَ دُخَانٍ وَ اسْمَ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قَيْدُومٌ وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ النُّحَاسِ وَ السَّمَاءُ الثَّالِثَةُ اسْمُهَا الْمَارُومُ وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الشَّبَهِ وَ السَّمَاءُ الرَّابِعَةُ اسْمُهَا أرقلون وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الْفِضَّةِ وَ السَّمَاءُ الْخَامِسَةُ اسْمُهَا هيفون وَ هِيَ عَلَى لَوْنِ الذَّهَبِ وَ السَّمَاءُ السَّادِسَةُ اسْمُهَا عَرُوسٌ وَ هِيَ يَاقُوتَةٌ خَضْرَاءُ

---

[1] روزِ موسیٰ سے مراد وہ دن ہے کہ جس دن ان کی قوم نے خالق کائنات کو دیکھنے کی درخواست کی اور آپ نے طور پر جا کر سوال کیا اور پھر خالق کائنات نے ایک تجلی دکھائی۔ مجاہد حسین حرّ

وَ السَّمَاءُ السَّابِعَةُ اسْمُهَا عَجْمَاءُ وَ هِيَ دُرَّةٌ بَيْضَاءُ.

و الحديث طويل أخذنا منه موضع الحاجة.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے ایک شامی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ ساتوں آسمانوں کے نام اور ان کا رنگ کیا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا (۱) پہلے آسمان یعنی آسمان دنیا کا نام رفیع ہے اور پانی اور دھوئیں سے بنا ہے۔ دوسرے کا نام فہدوم ہے اور نحاس کا سا ہے۔ تیسرے کا نام ماروم ہے رنگ اس کا برنز کا سا ہے۔ چوتھے کا نام ارقلون ہے رنگ چاندی کا ہے۔ پانچویں کا نام ہیضمون ہے اور رنگ سنہرا ہے۔ چھٹے کا نام عروس ہے اور رنگ یاقوت سبز کا ہے ساتویں کا نام عجما ہے اور رنگ سفید موتی کا ہے۔

أوصى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أبا ذر بسبع

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابوذر کو سات باتوں کی وصیت

⑫ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سُلَيْمَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ وَ إِسْمَاعِيلُ وَ الْمَكِّيُّ وَ حَمْدَانُ قَالُوا حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَ الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ اَوْصَانِي رَسُولُ اللهِ بِسَبْعٍ اَوْصَانِي اَنْ اَنْظُرَ اِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَ لَا اَنْظُرَ اِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَ اَوْصَانِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَ الدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَ اَوْصَانِي اَنْ اَقُولَ الْحَقَّ وَ اِنْ كَانَ مُرّاً وَ اَوْصَانِي اَنْ اَصِلَ رَحِمِي وَ اِنْ اَدْبَرَتْ وَ اَوْصَانِي اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَ اَوْصَانِي اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَاِنَّهَا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ.

حدثنا أبو محمد محمد بن أبي عبد الله الشافعي بفرغانة قال أخبرنا مجاهد بن أعين قال حدثنا أبو يحيى عبد الصمد بن الفضل البلخي قال حدثنا مكي بن إبراهيم قال حدثنا هشام بن حسان و الحسن بن دينار عن محمد بن واسع عن عبد الله بن الصامت عن أبي ذر قال أوصاني رسول الله صلى الله عليه وآله بسبع و ذكر الحديث مثله سواء.

جناب ابوذرؓ نے فرمایا ہے کہ مجھ کو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات باتوں کا حکم دیا ہے: (۱) میں اپنے کم درجے کے آدمی پر نظر رکھوں نہ کہ بلند مرتبہ شخص پر (۲) مسکینوں سے محبت کروں اور ان سے قریب رہوں (۳) حق بات کہوں چاہے

وہ تلخ اور کڑوی ہو (۴) قرابت داروں سے ملوں اگرچہ وہ نہ ملیں (۵) حکم خدا کی تعمیل میں برا کہنے والوں کی پرواہ نہ کروں (۶) اور بکثرت کہا کروں: لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اس لیے کہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

سبعة من كن فيه فقد استكمل حقيقة الإيمان

جس میں یہ سات اوصاف پائے جائیں اس کا ایمان کامل ہے

۱۳ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ سَبْعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ حَقِيقَةَ الْاِيمَانِ وَ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ مُفَتَّحَةٌ لَهُ مَنْ اَسْبَغَ وُضُوءَهُ وَ اَحْسَنَ صَلَاتَهُ وَ اَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ وَ كَفَّ غَضَبَهُ وَ سَجَنَ لِسَانَهُ وَ اسْتَغْفَرَ لِذَنْبِهِ وَ اَدَّى النَّصِيحَةَ لِاَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جس میں یہ سات اوصاف پائے جائیں اس کا ایمان کامل ہے۔ اس کے لیے جنت کے دروازے کھلے ہیں: (۱) وضو کامل کرے (۲) نماز کو بہتر طریقہ سے ادا کرے (۳) زکوٰۃ نکالتا رہے (۴) غصے کو روکے (۵) زبان کو بری باتوں سے محفوظ رکھے (۶) گناہوں سے توبہ کرے (۷) اہل بیت نبی سے محبت رکھے۔

من صام شهر رمضان وجبت له سبع خصال

جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اس کے لئے سات اچھائیاں ہیں

۱۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَقُولُ فِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ احْتِسَاباً اِلَّا اَوْجَبَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَهُ سَبْعَ خِصَالٍ اَوَّلُهَا يَذُوبُ الْحَرَامُ مِنْ جَسَدِهِ وَ الثَّانِيَةُ يَقْرُبُ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الثَّالِثَةُ قَدْ كَفَّرَ خَطِيئَةَ اَبِيهِ آدَمَ وَ الرَّابِعَةُ يُهَوِّنُ اللهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَ الْخَامِسَةُ اَمَانٌ مِنَ الْجُوعِ وَ الْعَطَشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ السَّادِسَةُ يُطْعِمُهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ طَيِّبَاتِ

الْجَنَّةِ وَ السَّابِعَةُ يُعْطِيهِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ قَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ.

۱۴) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ماہ رمضان کے روزے صرف رضائے خدا کے لیے رکھے اس کو سات فائدے حاصل ہوتے ہیں: (۱) غذائے حرام اس کے نام سے پانی ہوکر بہہ جاتی ہے (۲) رحمت خدا سے نزدیک ہوجاتا ہے (۳) گویا اس نے حضرت آدم کے ترک اولیٰ کا کفارہ دیا (۴) موت بآسانی آتی ہے (۵) قیامت کے دن بھوک اور پیاس کی تکلیف نہ ہوگی (۶) جنت کی پاکیزہ غذائیں کھانے کو ملیں گی (۷) جہنم سے آزادی کا پروانہ دیا جائے گا۔

سبعة من أشد الناس عذابا يوم القيامة

بروزِ قیامت سات افراد پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا

۱۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَاباً يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعَةُ نَفَرٍ اَوَّلُهُمُ ابْنُ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ اَخَاهُ وَ نُمْرُودُ الَّذِي حَاجَّ اِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ وَ اثْنَانِ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ هَوَّدَا قَوْمَهُمْ وَ نَصَّرَاهُمْ وَ فِرْعَوْنُ الَّذِي قَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلَى وَ اثْنَانِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ عذاب: (۱) قابیل جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا (۲) نمرود (۳ و ۴) اور بنی اسرائیل میں دو آدمی جن میں سے ایک وہ تھا جس نے لوگوں کو یہودی بنادیا اور دوسرا جس نے ان کو نصرانی بنادیا (۵) فرعون جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا (۶ و ۷) دس اس امت کے (یادداشت) حدیث ۱۴ اور حدیث ۱۵ کے بعد لکھی گئی ہے۔

تكبيرات الافتتاح سبع

نماز سے پہلے سات تکبریں

۱۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْخَلِيجِيِّ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ سَاَلْتُ الرِّضَا عليه السلام عَنْ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ فَقَالَ سَبْعٌ قُلْتُ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله كَانَ يُكَبِّرُ وَاحِدَةً يَجْهَرُ بِهَا وَ يُسِرُّ سِتّاً.

حسین بن راشد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نماز کے پہلے جو تکبیریں کہی جاتی ہیں اس کے متعلق سوال

کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ سات تکبریں ہیں۔ حسین نے عرض کی کہ ایک روایت یہ بھی سنی گئی ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک تکبیر کہتے تھے۔ فرمایا کہ ہاں ایک تکبیر (یعنی تکبیرۃ الاحرام) تو بلند آواز سے کہتے تھے جس کو لوگ سنتے تھے اور چھ تکبیریں آہستہ آہستہ۔

⑰ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیهِ عَنِ ابْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُکَیْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ وَ سَمِعْتُهُ اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ بِسَبْعِ تَکْبِیرَاتٍ وِلَاءً.

زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے خود امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا اور سنا کہ حضرت ابتداء میں سات تکبیریں کہتے تھے۔ حضرت کا ارشاد ہے کہ پیش نماز کے لیے کافی ہے کہ ایک تکبیر بلند حضرت کا آواز سے کہے اور بقیہ آہستہ۔

⑱ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنِ الْحَلَبِیِّ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیه السلام قال اِذَا کُنْتَ اِمَاماً فَاِنَّهُ یُجْزِیكَ اَنْ تُکَبِّرَ وَاحِدَةً وَ تُسِرَّ سِتّاً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر امام جماعت ہو تو ایک تکبیر بلند آواز سے اور چھ تکبیریں آہستہ آواز میں کہے تو کافی ہے۔

⑲ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ حَرِیزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ اَدْنَی مَا یُجْزِی مِنَ التَّکْبِیرِ فِی التَّوَجُّهِ اِلَی الصَّلَاةِ تَکْبِیرَةٌ وَاحِدَةٌ وَ ثَلَاثُ تَکْبِیرَاتٍ وَ خَمْسٌ وَ سَبْعٌ اَفْضَلُ.

و قد أخرجت علة السبع التکبیرات فی الافتتاح فی کتاب علل الشرائع و الأحکام و الأسباب.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کم از کم ایک تکبیر ابتدائے نماز میں کہے اور اس سے بہتر تین اس سے بہتر پانچ اور اس سے بہتر سات ہیں۔

مولف ؒ نے فرمایا ہے کہ ان تکبیرات کی وجہ کتاب علل الشرائع میں لکھ دی ہے۔

يقرأ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ و قُلْ يا اَيُّهَا الْكافِرُونَ في سبع مواطن

سورۂ توحید اور سورۂ اخلاص پڑھی جائے سات مقامات پر

⑳ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَیُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِیرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قال لَا تَدَعْ اَنْ تَقْرَاَ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُونَ فِی سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ رَكْعَتَیِ الزَّوَالِ وَ الرَّكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ الرَّكْعَتَیْنِ فِی اَوَّلِ صَلَاةِ اللَّیْلِ وَ رَكْعَتَیِ الْاِحْرَامِ وَ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ اِذَا اَصْبَحْتَ بِهَا وَ رَكْعَتَیِ الطَّوَافِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه الأمر بقراءة هاتين السورتين فی هذه السبع المواطن على الاستحباب لا على الوجوب.

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد کو سات مقامات پر ترک نہ کرو: (۱) نافلہ صبح میں (۲) اور دو رکعت وقت زوال (۳) اور دو رکعت نافلہ بعد مغرب (۴) دو رکعت نماز شب (۵) دو رکعت نماز احرام (۶) دو رکعت نماز صبح (۷) دو رکعت نماز طواف یعنی مستحب موکد ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ان دو سورتوں کی تلاوت استحباب کی بنا پر ہے نہ کہ وجوب کی بنا پر۔

تبع حكيم حكيما سبعمائة فرسخ في سبع كلمات

ایک حکیم نے دوسرے حکیم سے سات سوال کرنے کے لیے سات سو فرسخ کا سفر طے کیا

㉑ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ مَاجِیلَوَیْهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الْعَطَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِیُّ عَنْ سَجَّادَةَ وَ اسْمُهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ اَبِی عُثْمَانَ وَ اسْمُ اَبِی عُثْمَانَ حَبِیبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی حَمْزَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قال تَبِعَ حَكِیمٌ حَكِیماً سَبْعَمِائَةِ فَرْسَخٍ فِی سَبْعِ كَلِمَاتٍ فَلَمَّا لَحِقَ بِهِ قَالَ لَهُ یَا هَذَا مَا اَرْفَعُ مِنَ السَّمَاءِ وَ اَوْسَعُ مِنَ الْاَرْضِ وَ اَغْنَی مِنَ الْبَحْرِ وَ اَقْسَی مِنَ الْحَجَرِ وَ اَشَدُّ حَرَارَةً مِنَ النَّارِ وَ اَشَدُّ بَرْداً مِنَ الزَّمْهَرِیرِ وَ اَثْقَلُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّاسِیَاتِ فَقَالَ لَهُ یَا هَذَا الْحَقُّ اَرْفَعُ مِنَ السَّمَاءِ وَ الْعَدْلُ اَوْسَعُ مِنَ الْاَرْضِ وَ غِنَی النَّفْسِ اَغْنَی مِنَ الْبَحْرِ وَ قَلْبُ الْكَافِرِ اَقْسَی مِنَ الْحَجَرِ وَ الْحَرِیصُ الْجَشِعُ اَشَدُّ حَرَارَةً مِنَ النَّارِ وَ الْیَاْسُ مِنْ رَوْحِ اللهِ اَشَدُّ بَرْداً مِنَ الزَّمْهَرِیرِ وَ الْبُهْتَانُ عَلَی الْبَرِیءِ اَثْقَلُ مِنَ الْجِبَالِ الرَّاسِیَاتِ.

ایک حکیم نے دوسرے حکیم سے سوال کرنے کے لیے سات سو فرسخ یعنی اکیس سو میل کا سفر طے کیا۔ جب اس کے

پاس پہنچا تو سوال کیا کہ سات باتوں کا جواب ارشاد فرمائیے: (۱) آسمان سے زیادہ بلند کیا ہے؟ جواب: امر حق (۲) زمین سے زیادہ وسیع کیا ہے؟ جواب عدالت (۳) دریا سے زیادہ بے نیاز و بے غرض کیا شے ہے؟ جواب خودداری (۴) پتھر سے زیادہ سخت کیا ہے؟ جواب کافر کا دل (۵) آگ سے زیادہ گرم کیا ہے؟ جواب حرص و طمع (۶) زمہریر سے زیادہ سرد کیا ہے؟ جواب رحمت الٰہی سے ناامیدی (۷) پہاڑ سے زیادہ وزنی کیا ہے؟ جواب بے گناہ پر بہتان، تہمت۔

سبعة يفسدون أعمالهم

سات آدمی اپنے کام ضائع کر دیتے ہیں

۲۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ سَبْعَةٌ يُفْسِدُونَ اَعْمَالَهُمُ الرَّجُلُ الْحَلِيمُ ذُو الْعِلْمِ الْكَثِيرِ لَا يُعَرِّفُ بِذَلِكَ وَ لَا يُذَكِّرُ بِهِ وَ الْحَكِيمُ الَّذِي يُدِينُ مَالَهُ كُلَّ كَاذِبٍ مُنْكِرٍ لِمَا يُؤْتَى اِلَيْهِ وَ الرَّجُلُ الَّذِي يَأْمَنُ ذَا الْمَكْرِ وَ الْخِيَانَةِ وَ السَّيِّدُ الْفَظُّ الَّذِي لَا رَحْمَةَ لَهُ وَ الْاُمُّ الَّتِي لَا تَكْتُمُ عَنِ الْوَلَدِ السِّرَّ وَ تُفْشِي عَلَيْهِ وَ السَّرِيعُ اِلَى لَائِمَةِ اِخْوَانِهِ وَ الَّذِي لَا يَزَالُ يُجَادِلُ اَخَاهُ مُخَاصِماً لَهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سات آدمی اپنے کام ضائع کر دیتے ہیں: (۱) وہ عالم جو اپنے علم سے کسی کو فائدہ نہیں پہنچاتا (۲) وہ عالم جو اپنے علم سے ایسے لوگوں کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے جو قابلیت و صلاحیت نہیں رکھتے (۳) جو کسی مکار اور خیانت کار کو اپنا امین بنائے (۴) وہ بزرگ جو چھوٹوں پر شفقت و مہربانی نہیں کرتا (۵) وہ ماں جو اپنی اولاد کے راز کو ظاہر کر دیتی ہے (۶) وہ شخص جو بھائی بہنوں پر بہت جلد غصہ کرتا ہے (۷) وہ شخص جو ہم پیشہ کے ساتھ لڑتا رہتا ہے۔

السجود على سبعة أعظم

سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے

۲۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ السُّجُودُ عَلَى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ الْجَبْهَةِ وَ الْكَفَّيْنِ وَ الرُّكْبَتَيْنِ وَ الْاِبْهَامَيْنِ وَ تُرْغِمُ بِاَنْفِكَ اَمَّا الْفَرْضُ فَهَذِهِ السَّبْعَةُ وَ اَمَّا الْاِرْغَامُ فَسُنَّةٌ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے: (۱) پیشانی (۲و۳) دونوں ہتیلیاں

(۴و۵) دونوں گھٹنے (۶و۷) دونوں پاؤں کے انگوٹھے۔

لعن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعة

سات گروہوں پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعن فرمائی

۲۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قال قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنِّي لَعَنْتُ سَبْعَةً لَعَنَهُمُ اللهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ قَبْلِي فَقِيلَ وَ مَنْ هُمْ فَقَالَ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَ الْمُخَالِفُ لِسُنَّتِي وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ وَ الْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبْرِيَّةِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّ اللهُ وَ يُذِلَّ مَنْ أَعَزَّ اللهُ وَ الْمُسْتَأْثِرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بِفَيْئِهِمْ مُسْتَحِلًّا لَهُ وَ الْمُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات گروہ ایسے ہیں جن پر میں نے اور پیغمبر اوران کی امتوں نے لعنت کی ہے: (۱) جو کتاب خدا میں زیادتی کرے (۲) قدر الٰہی کو جھوٹ جانے (۳) میری روش کی مخالفت کرے (۴) میری ذریت کا احترام نہ کرے (۵) بزور شمشیر بادشاہ بن جائے تاکہ عزیزان خدا کو ذلیل اور کمینے کو عزت دے (۶) مسلمانوں کے بیت المال کو اپنے لیے حلال جانے (۷) حلال خدا کو حرام اور حرام کو حلال کردے۔

۲۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ غَارِمٍ السِّنْجَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله سَبْعَةٌ لَعَنَهُمُ اللهُ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ الْمُغَيِّرُ لِكِتَابِ اللهِ وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَ الْمُبَدِّلُ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمُتَسَلِّطُ فِي سُلْطَانِهِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّ اللهُ وَ يُذِلَّ مَنْ أَعَزَّ اللهُ وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللهِ وَ الْمُتَكَبِّرُ عَلَى عِبَادِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سات گروہ ایسے ہیں جن پر خدا نے اور ہر مستجاب الدعوات پیغمبر نے لعنت کی ہے: (۱) جو کتاب خدا میں تبدیلی لانے والے پر (۲) قضا وقدر الٰہی کو جھٹلانے والے پر (۳) سنت رسول میں تبدیلی پیدا کرنے والے پر (۴) میری عترت کی بے حرمتی کرنے والے پر (۵) طاقت کے ذریعے مسلط ہونے والے کہ جو خدا کے ذلیل کردہ کو معزز کرے اور خدا کے معزز کردہ کو ذلیل کرے (۶) مسلمانوں کے بیت المال کو اپنے لیے حلال جانے

(۷) خدا کی عبادت سے منہ پھیرنے والے یعنی متکبر پر۔

للمؤمن على المؤمن سبعة حقوق

مومن کے مومن پر سات حقوق ہیں

۳۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام ما حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ قَالَ سَبْعَةُ حُقُوقٍ وَاجِبَاتٍ مَا فِيهَا حَقٌّ اِلَّا وَ هُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَ اِنْ خَالَفَهُ خَرَجَ مِنْ وَلَايَةِ اللهِ وَ تَرَكَ طَاعَتَهُ وَ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ نَصِيبٌ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ حَدِّثْنِي مَا هِيَ قَالَ وَيْحَكَ يَا مُعَلَّى اِنِّي شَفِيقٌ عَلَيْكَ اَخْشَى اَنْ تُضَيِّعَ وَ لَا تَحْفَظَ وَ تَعْلَمَ وَ لَا تَعْمَلَ قُلْتُ لا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ قَالَ اَيْسَرُ مِنْهَا اَنْ تُحِبَّ لَهُ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ تَكْرَهَ لَهُ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَ الْحَقُّ الثَّانِي اَنْ تَمْشِيَ فِي حَاجَتِهِ وَ تَبْتَغِيَ رِضَاهُ وَ لَا تُخَالِفَ قَوْلَهُ وَ الْحَقُّ الثَّالِثُ اَنْ تَصِلَهُ بِنَفْسِكَ وَ مَالِكَ وَ يَدِكَ وَ رِجْلِكَ وَ لِسَانِكَ وَ الْحَقُّ الرَّابِعُ اَنْ تَكُونَ عَيْنَهُ وَ دَلِيلَهُ وَ مِرْآتَهُ وَ قَمِيصَهُ وَ الْحَقُّ الْخَامِسُ اَنْ لَا تَشْبَعَ وَ يَجُوعُ وَ لَا تَلْبَسَ وَ يَعْرَى وَ لَا تَرْوَى وَ يَظْمَأُ وَ الْحَقُّ السَّادِسُ اَنْ يَكُونَ لَكَ امْرَاَةٌ وَ خَادِمٌ وَ لَيْسَ لِاَخِيكَ امْرَاَةٌ وَ لَا خَادِمٌ اَنْ تَبْعَثَ خَادِمَكَ فَتَغْسِلَ ثِيَابَهُ وَ تَصْنَعَ طَعَامَهُ وَ تُمَهِّدَ فِرَاشَهُ فَاِنَّ ذَلِكَ كُلَّهُ اِنَّمَا جُعِلَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ وَ الْحَقُّ السَّابِعُ اَنْ تُبِرَّ قَسَمَهُ وَ تُجِيبَ دَعْوَتَهُ وَ تَشْهَدَ جَنَازَتَهُ وَ تَعُودَهُ فِي مَرَضِهِ وَ تُشْخِصَ بَدَنَكَ فِي قَضَاءِ حَاجَتِهِ وَ لَا تُحْوِجَهُ اِلَى اَنْ يَسْاَلَكَ وَ لَكِنْ تُبَادِرُ اِلَى قَضَاءِ حَوَائِجِهِ فَاِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ بِهِ وَصَلْتَ وَلَايَتَكَ بِوَلَايَتِهِ وَ وَلَايَتَهُ بِوَلَايَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کے مومن پر سات حقوق واجب ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کو ادا نہیں کیا تو ولایت الٰہی سے خارج ہو گیا اور اطاعت باری عزاسمہ کو ترک کر دیا۔ راوی حدیث معلّٰی بن خنیس نے عرض کی مولا وہ کون سے حقوق ہیں؟ فرمایا افسوس ایسا نہ ہو کہ تم معلوم کرنے کے بعد اس پر عمل نہ کرو۔ مراوی نے عرض کی لاقوۃ الا باللہ فرمایا کہ (۱) سب سے آسان یہ ہے کہ جو بات جو چیز اپنے لیے پسند کرو وہی اپنے برادر ایمانی کے لیے بھی چاہو جو بات اپنے لیے بری جانو اس کے لیے بھی بری سمجھو (۲) یہ کہ اس کی حاجت روائی میں کوشش کرو اس کے کہنے کے خلاف نہ کرو اس کی رضا جوئی کرتے رہو (۳) یہ کہ اپنی جان و مال ہاتھ اور زبان سے اس کی مدد کرتے رہو (۴) یہ کہ اس کی نظر بن جاؤ اس کی رہنمائی کو اس

کالباس بن جاؤ یعنی اسی طرح اس کے عیب کو چھپاؤ جس طرح بدن کا عیب لباس سے چھپ جاتا ہے (۵) ایسا نہ ہو کہ تم سیر ہو کر کھاؤ اور وہ بھوکا رہے تم پہنو اور وہ برہنہ رہے (۶) اگر تمہارے پاس خادم ہے تو اس کی خدمت کے لیے بھیج دو (۷) یہ کہ اس کی قسم کو پورا کرو فرمائش کو قبول کرو بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو مر جائے تو جنازے کے ساتھ چلو غرض کہ تم اس کا ہر کام کہے بغیر کرو۔

۲۷ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْیَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ سَعْدَانَ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ الرَّبَعِیِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سَبْعَةُ حُقُوقٍ وَاجِبَةٍ لَهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اللهُ سَائِلُهُ عَمَّا صَنَعَ فِیهَا الْاِجْلَالُ لَهُ فِی عَیْنِهِ وَ الْوُدُّ لَهُ فِی صَدْرِهِ وَ الْمُوَاسَاةُ لَهُ فِی مَالِهِ وَ اَنْ یُحِبَّ لَهُ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ وَ اَنْ یُحَرِّمَ غِیبَتَهُ وَ اَنْ یَعُودَهُ فِی مَرَضِهِ وَ یُشَیِّعَ جَنَازَتَهُ وَ لَا یَقُولَ فِیهِ بَعْدَ مَوْتِهِ اِلَّا خَیْراً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مون کے مومن پر سات حقوق واجب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے لازمی قرار دیا ہے اور خداوند عالم ان کے بارے سوال کرے گا وہ حقوق یہ ہیں: (۱) دوسرے مومن کو خود سے برتر سمجھے (۲) اس کی محبت کو اپنے سینے میں جگہ دے (۳) اپنے مال سے اس کی مدد کرے (۴) جو چیز خود اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے مومن بھائی کے لئے پسند کرے (۵) اس کی غیبت کرنے کو حرام جانے (۶) اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے (۷) اس کے جنازے میں شریک ہو اور اس کی موت کے بعد اس کو اچھے الفاظ کے ساتھ یاد کرے۔

الكافر يأكل في سبعة أمعاء

کافر ساتوں آنتیں بھر کر کھاتا ہے

۲۸ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِیدِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام اَلْكَافِرُ یَأْكُلُ فِی سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہ کافر ساتوں آنتیں بھر کر کھانا کھاتا ہے۔

۲۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَى الْعَطَّارُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قال قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْمُؤْمِنُ یَأْكُلُ فِی مِعَاءٍ وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ یَأْكُلُ فِی سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کہ مومن ایک آنت یا معدہ میں کھاتا ہے کافر سات آنتوں میں۔

المؤمن الذي يجتمع فيه سبع خصال

مومن میں سات خصلتیں ہونا چاہیئے

۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرُهُ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَاهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ طَابَ مَكْسَبُهُ وَ حَسُنَتْ خَلِيقَتُهُ وَ صَحَّتْ سَرِيرَتُهُ وَ أَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهِ وَ أَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ كَلَامِهِ وَ كَفَى النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ وَ أَنْصَفَ النَّاسَ مِنْ نَفْسِهِ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن میں سات خصلتیں ہونا چاہیے:

(۱) ذریعہ آمدنی پاک اور حلال (۲) اخلاق اچھے

(۳) باطن صاف

(۴) وہ چیز جو ضرورت سے زیادہ ہو وہ خدا کی راہ میں دیتا ہو

(۵) فضول باتیں نہ کرے (۶) لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں

(۷) خود اپنے نفس سے انصاف کرتا ہو۔ یعنی اپنی غلطی کا قائل ہو اس کی سزا کے لیے تیار رہے۔

المؤمنون على سبع درجات

مومن کے سات درجے ہیں

۳۱ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْمُؤْمِنُونَ عَلَى سَبْعِ دَرَجَاتٍ صَاحِبِ دَرَجَةٍ مِنْهُمْ فِي مَزِيدٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُخْرِجُهُ ذَلِكَ الْمَزِيدُ مِنْ دَرَجَتِهِ إِلَى دَرَجَةِ غَيْرِهِ وَ مِنْهُمْ شُهَدَاءُ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ وَ مِنْهُمُ النُّجَبَاءُ وَ مِنْهُمُ الْمُمْتَحَنَةُ وَ مِنْهُمُ النُّجَدَاءُ وَ مِنْهُمْ أَهْلُ الصَّبْرِ وَ مِنْهُمْ أَهْلُ التَّقْوَى وَ مِنْهُمْ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کے سات درجے ہیں: (۱) وہ جو خدا کی طرف سے بندوں پر گواہ ہیں (۲) نجبا (انبیاء سے قریب تر ہیں) (۳) ممتحنہ (امتحان و ابتلا میں کامیابی حاصل کرنے والے) (۴) اہل شجاعت (۵) صابرین (۶) متقی (۷) صاحبان مغفرت و بخشش۔

لا يدخل حلاوة الإيمان قلوب سبعة

ایمان کی حلاوت سات دلوں میں داخل نہیں ہوتی

٣٢ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ نَصْرٍ الْكَوْسَجِ عَنْ مُطَرِّفٍ مَوْلَى مَعْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قالَ لَا يَدْخُلُ حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ قَلْبَ سِنْدِيٍّ وَ لَا زِنْجِيٍّ وَ لَا خُوزِيٍّ وَ لَا كُرْدِيٍّ وَ لَا بَرْبَرِيٍّ وَ لَا نَبَكِ الرَّيِّ وَ لَا مَنْ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الزِّنَا.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سات قسم کے آدمیوں کے دلوں میں ایمان کی لذت داخل نہیں ہوتی: (۱) سندی (۲) زنجی (۳) خوزستانی (۴) کردی (۵) بربری (۶) رے کے دیہاتی (۷) حرامزادہ۔

سبعة من العلماء في النار

علماء کے سات گروہ جہنمی ہیں

٣٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ وَ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِمَا قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يُحِبُّ أَنْ يَخْزُنَ عِلْمَهُ وَ لَا يُؤْخَذَ عَنْهُ فَذَاكَ فِي الدَّرْكِ الْأَوَّلِ مِنَ النَّارِ وَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ إِذَا وُعِظَ أَنِفَ وَ إِذَا وَعَظَ عَنَّفَ فَذَاكَ فِي الدَّرْكِ الثَّانِي مِنَ النَّارِ وَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَرَى أَنْ يَضَعَ الْعِلْمَ عِنْدَ ذَوِي الثَّرْوَةِ وَ الشَّرَفِ وَ لَا يَرَى لَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَضْعاً فَذَاكَ فِي الدَّرْكِ الثَّالِثِ مِنَ النَّارِ وَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَذْهَبُ فِي عِلْمِهِ مَذْهَبَ الْجَبَابِرَةِ وَ السَّلَاطِينِ فَإِنْ رُدَّ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ قَوْلِهِ أَوْ قُصِّرَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ غَضِبَ فَذَاكَ فِي الدَّرْكِ الرَّابِعِ مِنَ النَّارِ وَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَطْلُبُ أَحَادِيثَ الْيَهُودِ وَ النَّصَارَى لِيُغْزِرَ بِهِ وَ يُكْثِرَ بِهِ حَدِيثَهُ فَذَاكَ فِي الدَّرْكِ الْخَامِسِ مِنَ النَّارِ وَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَضَعُ نَفْسَهُ لِلْفُتْيَا وَ يَقُولُ سَلُونِي وَ لَعَلَّهُ لَا يُصِيبُ حَرْفاً وَاحِداً وَ اللهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَلِّفِينَ فَذَاكَ فِي الدَّرْكِ السَّادِسِ مِنَ النَّارِ وَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَنْ يَتَّخِذُ عِلْمَهُ مُرُوءَةً وَ عَقْلاً فَذَاكَ فِي الدَّرْكِ السَّابِعِ مِنَ النَّارِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علماء کے سات گروہ جہنمی ہیں: (۱) جو کسی کو اپنے علم سے فیض نہیں پہنچاتے، یہ لوگ جہنم کے پہلے طبقے میں ہیں (۲) وہ علما جو خود نصیحت کرتے ہیں تو سختی سے اور کوئی ان کی غلطی پر ٹوکتا ہے تو برا مانتے ہیں یہ

لوگ جہنم کے دوسرے طبقے میں ہیں (۳) وہ علماء جو علمی فائدہ صرف دولت مندوں کو پہنچاتے ہیں غریب ومسکین کو اس لائق نہیں سمجھتے یہ لوگ جہنم کے تیسرے طبقے میں ہیں (۴) وہ علماء جو شاہی مزاج رکھتے ہیں اگر ان کی بات پر اعتراض کیا جائے یا ان کی خدمت میں کوتاہی ہو جائے تو برہم ہو جاتے ہیں یہ لوگ جہنم کے چوتھے طبقے میں ہیں (۵) وہ علماء جو یہود ونصاریٰ کی حدیثوں کو حاصل کر کے تقویت حاصل کرتے ہیں یہ لوگ جہنم کے پانچویں طبقے میں ہیں (۶) کچھ علماء چاہتے ہیں کہ ساری دنیا میری تقلید کرے حالانکہ وہ خود کچھ نہیں جانتے۔ یہ لوگ جہنم کے چھٹے طبقے میں ہیں (۷) بعض علماء اپنے علم کو وسیلہ نمائش مردانگی وخردمندی قرار دیتے ہیں یہ جہنم کے ساتویں طبقے میں ہیں۔

سبعة أشياء خلقها الله عز وجل لم تخرج من رحم

سات مخلوقاتِ خدا جو رحم مادر میں نہیں رہے

۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ لَهُ مَعَ مَلِكِ الرُّومِ إِنَّ مَلِكَ الرُّومِ سَأَلَهُ فِيمَا سَأَلَهُ عَنْ سَبْعَةِ أَشْيَاءَ خَلَقَهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ رَحِمٍ فَقَالَ آدَمُ وَ حَوَّاءُ وَ كَبْشُ إِبْرَاهِيمَ وَ نَاقَةُ صَالِحٍ وَ حَيَّةُ الْجَنَّةِ وَ الْغُرَابُ الَّذِي بَعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ وَ إِبْلِيسُ لَعَنَهُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سات جاندار ایسے ہیں جو بغیر ماں کے پیدا ہوئے ہیں: (۱ و ۲) حضرت آدم وحوا (۳) گوسفند قربانی حضرت ابراہیم (۴) ناقہ صالح (۵) مار بہشت (۶) وہ کوا جو قابیل کی تعلیم کے لیے پیدا ہوا تھا (۷) ابلیس لعین۔

وضع الله تعالى الإسلام على سبعة أسهم

خداوند عالم نے اسلام کو سات حصوں پر تقسیم فرمایا ہے

۳۵ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ عِنْدَنَا أَقْوَاماً يَقُولُونَ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ يُفَضِّلُونَهُ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ وَ لَيْسَ يَصِفُونَ مَا نَصِفُ مِنْ فَضْلِكُمْ أَنَتَوَلَّاهُمْ فَقَالَ لِي نَعَمْ فِي الْجُمْلَةِ أَلَيْسَ عِنْدَ اللهِ مَا لَمْ يَكُنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ لِرَسُولِ اللهِ عِنْدَ اللهِ مَا

لَيْسَ لَنَا وَ عِنْدَنَا مَا لَيْسَ عِنْدَكُمْ وَ عِنْدَكُمْ مَا لَيْسَ عِنْدَ غَيْرِكُمْ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَضَعَ الْإِسْلَامَ عَلَى سَبْعَةِ أَسْهُمٍ عَلَى الصَّبْرِ وَ الصِّدْقِ وَ الْيَقِينِ وَ الرِّضَا وَ الْوَفَاءِ وَ الْعِلْمِ وَ الْحِلْمِ ثُمَّ قَسَمَ ذَلِكَ بَيْنَ النَّاسِ فَمَنْ جَعَلَ فِيهِ هَذِهِ السَّبْعَةَ الْأَسْهُمِ فَهُوَ كَامِلُ الْإِيمَانِ مُحْتَمِلٌ ثُمَّ قَسَمَ لِبَعْضِ النَّاسِ السَّهْمَ وَ لِبَعْضٍ السَّهْمَيْنِ وَ لِبَعْضٍ الثَّلَاثَةَ الْأَسْهُمِ وَ لِبَعْضٍ الْأَرْبَعَةَ الْأَسْهُمِ وَ لِبَعْضٍ الْخَمْسَةَ الْأَسْهُمِ وَ لِبَعْضٍ السِّتَّةَ الْأَسْهُمِ وَ لِبَعْضٍ السَّبْعَةَ الْأَسْهُمِ فَلَا تَحْمِلُوا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمِ سَهْمَيْنِ وَ لَا عَلَى صَاحِبِ السَّهْمَيْنِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ وَ لَا عَلَى صَاحِبِ الثَّلَاثَةِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَ لَا عَلَى صَاحِبِ الْأَرْبَعَةِ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ وَ لَا عَلَى صَاحِبِ الْخَمْسَةِ سِتَّةَ أَسْهُمٍ وَ لَا عَلَى صَاحِبِ السِّتَّةِ سَبْعَةَ أَسْهُمٍ فَتُثْقِلُوهُمْ وَ تُنَفِّرُوهُمْ وَ لَكِنْ تَرَفَّقُوا بِهِمْ وَ سَهِّلُوا لَهُمُ الْمَدْخَلَ وَ سَأَضْرِبُ لَكَ مَثَلًا تَعْتَبِرُ بِهِ إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ وَ كَانَ لَهُ جَارٌ كَافِرٌ وَ كَانَ الْكَافِرُ يُرَافِقُ الْمُؤْمِنَ فَأَحَبَّ الْمُؤْمِنُ لِلْكَافِرِ الْإِسْلَامَ وَ لَمْ يَزَلْ يُزَيِّنُ الْإِسْلَامَ وَ يُحَبِّبُهُ إِلَى الْكَافِرِ حَتَّى أَسْلَمَ فَغَدَا عَلَيْهِ الْمُؤْمِنُ فَاسْتَخْرَجَهُ مِنْ مَنْزِلِهِ فَذَهَبَ بِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُصَلِّيَ مَعَهُ الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ لَهُ لَوْ قَعَدْنَا نَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَعَدَ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ لَوْ تَعَلَّمْتَ الْقُرْآنَ إِلَى أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ وَ صُمْتَ الْيَوْمَ كَانَ أَفْضَلَ فَقَعَدَ مَعَهُ وَ صَامَ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ فَقَالَ لَوْ صَبَرْتَ حَتَّى تُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ كَانَ أَفْضَلَ فَقَعَدَ مَعَهُ حَتَّى صَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ نَهَضَا وَ قَدْ بَلَغَ مَجْهُودَهُ وَ حَمَلَ عَلَيْهِ مَا لَا يُطِيقُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ غَدَا عَلَيْهِ وَ هُوَ يُرِيدُ بِهِ مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَدَقَّ عَلَيْهِ بَابَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اخْرُجْ حَتَّى نَذْهَبَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَجَابَهُ أَنِ انْصَرِفْ عَنِّي فَإِنَّ هَذَا دِينٌ شَدِيدٌ لَا أُطِيقُهُ فَلَا تَخْرَقُوا بِهِمْ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ إِمَارَةَ بَنِي أُمَيَّةَ كَانَتْ بِالسَّيْفِ وَ الْعَسْفِ وَ الْجَوْرِ وَ أَنَّ إِمَارَتَنَا بِالرِّفْقِ وَ التَّأَلُّفِ وَ الْوَقَارِ وَ التَّقِيَّةِ وَ حُسْنِ الْخُلْطَةِ وَ الْوَرَعِ وَ الِاجْتِهَادِ فَرَغِّبُوا النَّاسَ فِي دِينِكُمْ وَ فِيمَا أَنْتُمْ فِيهِ.

عمار بن ابی احوص کہتے ہیں کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ بعض لوگ امیر المومنین علیہ السلام کو تمام امت سے افضل قرار دیتے لیکن حضرت کے وہ فضائل نہیں بیان کرتے جو ہم بیان کرتے ہیں۔ آیا ان لوگوں سے ہم میل جو رکھیں فرمایا ہاں مگر زیادہ نہیں۔ پھر فرمایا کہ خداوند عالم نے اسلام کو سات حصوں پر تقسیم فرمایا ہے: (۱) صبر (۲) صدق وراستی (۳) یقین (۴) رضا (۵) وفا (۶) علم (۷) حلم۔

اس کے بعد ان صفات کو لوگوں میں تقسیم فرمایا کچھ ایسے ہیں یہ سب صفتیں پائی جاتی ہیں ان کا ایمان کامل ہے۔ کسی

کوصرف ایک صفت ملی ہے کسی کو دو کسی کو تین اسی طرح چھ تک جس کو صرف ایک ہی حصہ ملا ہے اس کو ان باتوں کی تکلیف نہ دو جو دو حصے پانے والوں کی ہیں جن کو دو حصے ملے ہیں ان کو تیں حصے پانے والوں کے برابر تکلیف نہ دو۔ اسی طرح زیادہ حصہ پانے والوں کو تکلیفیں بھی زیادہ ہیں اور کم حصہ پانے والوں کی تکلیفیں بھی کم ہیں۔

کم درجے کے مسلمانوں کے ساتھ نرمی کرو ان کے کاموں کو آسان کرو۔ سہولت کی تدبیریں بتاؤ۔ دیکھو میں ایک مثال دیتا ہوں کسی شخص کے ہم سائے میں ایک کافر تھا کسی نہ کسی تدبیر اس کو راہ راست پر لایا یہاں تک کہ مسلمان کر کے اس کو مسجد میں لایا اور کہا آج روزے کی نیت کرلو۔ صبح سے شام تک اس کو مشغول عبادت شب کو اپنے اپنے مکان واپس گئے۔ دوسرا دن ہوا یہ مرد مسلمان پھر اس کے پاس گیا اور کہا چلئے مسجد نماز کا وقت ہے اس نو مسلم نے کہا کہ یہ دین بہت سخت ہے میں اس دین سے باز آیا۔

دیکھو بنی امیہ کی حکومت کی بنیاد ظلم و جور پر تھی وہ باقی نہ رہ سکی۔ ہماری حکومت کی نرمی اور خوش اخلاقی پر ہے تم بھی لوگوں کے ساتھ یہ نرمی پیش آؤ۔

سبع خصال أعطاها الله عزوجل نبيه صلى الله عليه وآله وسلم

سات خوبیاں جو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائیں

⑳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَسَأَلَهُ أَعْلَمُهُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَانَ فِيمَا سَأَلَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبْعِ خِصَالٍ أَعْطَاكَ اللهُ مِنْ بَيْنِ النَّبِيِّينَ وَ أَعْطَى أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ أَعْطَانِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ الْأَذَانَ وَ الْجَمَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ وَ الْإِجْهَارَ فِي ثَلَاثِ صَلَوَاتٍ وَ الرُّخْصَةَ لِأُمَّتِي عِنْدَ الْأَمْرَاضِ وَ السَّفَرِ وَ الشَّفَاعَةَ لِأَصْحَابِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي

قَالَ الْيَهُودِيُّ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ فَمَا جَزَاءُ مَنْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ أَعْطَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِعَدَدِ كُلِّ آيَةٍ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ثَوَابَ تِلَاوَتِهَا وَ أَمَّا الْأَذَانُ فَإِنَّهُ يُحْشَرُ الْمُؤَذِّنُونَ مِنْ أُمَّتِي مَعَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ أَمَّا الْجَمَاعَةُ فَإِنَّ صُفُوفَ أُمَّتِي فِي الْأَرْضِ كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ وَ

الرَّكْعَةُ فِي جَمَاعَةٍ أَرْبَعٌ وَ عِشْرُونَ رَكْعَةً كُلُّ رَكْعَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ عِبَادَةِ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ أَمَّا يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ اللهَ يَجْمَعُ فِيهِ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ لِلْحِسَابِ فَمَا مِنْ مُؤْمِنٍ مَشَى إِلَى الْجَمَاعَةِ إِلَّا خَفَّفَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ أَهْوَالَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يُجَازِيهِ الْجَنَّةَ وَ أَمَّا الْإِجْهَارُ فَإِنَّهُ يَتَبَاعَدُ مِنْهُ لَهَبُ النَّارِ بِقَدْرِ مَا يَبْلُغُ صَوْتُهُ وَ يَجُوزُ عَلَى الصِّرَاطِ وَ يُعْطَى السُّرُورَ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ أَمَّا السَّادِسُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُخَفِّفُ أَهْوَالَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لِأُمَّتِي كَمَا ذَكَرَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَائِزِ إِلَّا أَوْجَبَ اللهُ لَهُ الْجَنَّةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُنَافِقاً أَوْ عَاقّاً وَ أَمَّا شَفَاعَتِي فَفِي أَصْحَابِ الْكَبَائِرِ مَا خَلَا أَهْلَ الشِّرْكِ وَ الظُّلْمِ قَالَ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ وَ أَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَ وَ حَسُنَ إِسْلَامُهُ أَخْرَجَ رَقّاً أَبْيَضَ فِيهِ جَمِيعُ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ

وَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيّاً مَا اسْتَنْسَخْتُهَا إِلَّا مِنَ الْأَلْوَاحِ الَّتِي كَتَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَ لَقَدْ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَضْلَكَ حَتَّى شَكَكْتُ فِيهِ يَا مُحَمَّدُ وَ لَقَدْ كُنْتُ أَمْحُو اسْمَكَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنَ التَّوْرَاةِ وَ كُلَّمَا مَحَوْتُهُ وَجَدْتُهُ مُثْبَتاً فِيهَا وَ لَقَدْ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ هَذِهِ الْمَسَائِلَ لَا يُخْرِجُهَا غَيْرُكَ وَ أَنَّ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرَدُّ عَلَيْكَ فِيهَا هَذِهِ الْمَسَائِلُ يَكُونُ جَبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِكَ وَ مِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِكَ وَ وَصِيُّكَ بَيْنَ يَدَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقْتَ هَذَا جَبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِي وَ مِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي وَ وَصِيِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بَيْنَ يَدَيَّ فَآمَنَ الْيَهُودِيُّ وَ حَسُنَ إِسْلَامُهُ.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک روز چند یہودی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں عالم بھی تھا اس نے عرض کی کہ آپ میں وہ سات خصلتیں کون سی ہیں جو کسی اور پیغمبر میں نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے جس کو اذان و سورۂ حمد و مسجد میں نماز با جماعت، روز جمعہ، نماز میت اور تین نمازوں کو بلند آواز سے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور میری امت کی بیماری اور سفر میں رعایت دی ہے اور ان سے اس زمانے میں روزہ ساقط ہے۔ سفر میں نماز قصر پڑھیں۔ جن لوگوں نے گناہان کبیرہ کیے ہیں ان کو میری شفاعت کا امیدوار بنایا ہے۔

یہودی نے عرض کی ارشاد ہو کہ سورہ حمد پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟ فرمایا جو سورہ حمد پڑھے اس کو ان تمام آیتوں کے پڑھنے کا اجر ملے گا جو آسمان سے نازل ہوئی ہیں۔

اذان دینے والے پیغمبروں صدیقوں شہیدوں کے ساتھ محشور ہوں گے۔ نماز جماعت میں ہر صف مسجد میں صفوف

ملائکہ کے مثل ہے۔آسمان پر ایک رکعت نماز جماعت ایسی چوبیس رکعتوں سے خدا کے نزدیک بہتر ہے جو فرادیٰ ادا کی جائے بلکہ ہر رکعت چالیس سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

روز جمعہ وہ دن ہے جس میں خداوند عالم اپنے بندوں کو حساب و کتاب کے لیے جمع کرے گا جو شخص نماز جماعت میں شریک ہوگا اس کے دل میں خوف و ہول قیامت کم ہوگا۔جنت میں جگہ دی جائے گی۔

نماز کو بلند آواز سے پڑھنے کا ثواب یہ ہے کہ جس قدر آواز بلند ہوگی اسی قدر اس سے آتش جہنم دور رہے گی۔صراط سے بآسانی گزرے گا اور خوش و مسرور داخل جنت ہوگا۔

سفر و بیماری میں تخفیف روزہ خداوند عالم کی رحمت کا ثبوت اور اس وعدے کے برحق و صحیح ہونے کا ثبوت ہے جو اس نے قرآن مجید سورۂ نحل میں فرمایا ہے کہ خداوند عالم روز قیامت کے خوف و ہراس سے میری امت کو محفوظ رکھے گا۔نماز میت جو کوئی مومن پڑھے گا اگر منافق و شقی و عاق پدر و مادر نہ ہوگا تو بہشت اس پر واجب ہو جائے گی۔

اور میری شفاعت ان کے لیے ہے جو گناہان کر چکے ہوں بشرطیکہ مشرک و ظالم نہ ہوں یہ دونوں قابل شفاعت نہیں ہیں۔

یہودی نے یہ سن کر کہا کہ بجا فرمایا آپ نے یہ کہہ کر اس نے وحدانیت و رسالت کی گواہی دی اور ایک کاغذ نکالا جس میں حضرت کے جوابات پہلے سے لکھے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ان جوابات کو میں نے ان انواح سے دیکھ کر لکھا ہے جو خداوند عالم نے حضرت موسیٰ پر نازل کی تھیں میں نے آپ کی مدح و ثنا توریت میں بہت سے مقامات پر دیکھی۔چالیس برس ہو گئے کہ میں ان کو مٹاتا ہوں اور وہ پھر اسی طرح ظاہر ہو جاتی ہیں۔میں نے توریت پڑھی آپ کے سوا کوئی ان سوالات کا صحیح جواب نہیں دے سکتا تھا۔جس وقت آپ جواب دے رہے تھے تو جبریل امین آپ کے داہنے اور میکائیل بائیں اور آپ کا وصی و جانشین آپ کے سامنے موجود تھے۔

حضرت نے فرمایا تو نے صحیح کہا یہ جبریل و میکائیل ہیں اور یہ میرا چچا زاد بھائی اور میرا وصی و جانشین میرے سامنے ہے۔

البقرة والبدنة تجزيان عن سبعة نفر

ایک گائے اور ایک اونٹ میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں

۲۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ بُنَانِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْبَقَرَةِ يُضَحَّى بِهَا فَقَالَ تُجْزِى عَنْ سَبْعَةِ نَفَرٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس گائے کے بارے میں سوال کیا گیا جسے بطور قربانی ذبح کیا جاتا ہے تو آپؑ نے فرمایا ہے کہ سات افراد مل کر قربانی کرسکتے ہیں۔

۳۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ الْبَقَرَةُ وَ الْبَدَنَةُ تُجْزِيَانِ عَنْ سَبْعَةٍ اِذَا اجْتَمَعُوا مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ وَ مِنْ غَيْرِهِمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب سات افراد مل کر قربانی کریں تو ایک اونٹ یا گائے کی قربانی کرسکتے ہیں خواہ ایک ہی گھر کے افراد ہوں یا مختلف گھروں کے۔

الشمس سبعة أطباق والقمر سبعة أطباق

سورج اور چاند کے سات سات طبق ہیں

۳۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَام جُعِلْتُ فِدَاكَ لِاَيِّ شَيْءٍ صَارَتِ الشَّمْسُ اَشَدَّ حَرَارَةً مِنَ الْقَمَرِ فَقَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ نُورِ النَّارِ وَ صَفْوِ الْمَاءِ طَبَقاً مِنْ هَذَا وَ طَبَقاً مِنْ هَذَا حَتَّى اِذَا كَانَتْ سَبْعَةَ اَطْبَاقٍ اَلْبَسَهَا لِبَاساً مِنْ نَارٍ فَمِنْ ثَمَّ صَارَتْ اَشَدَّ حَرَارَةً مِنَ الْقَمَرِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَالْقَمَرُ فَقَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالَى خَلَقَ الْقَمَرَ مِنْ نُورِ النَّارِ وَ صَفْوِ الْمَاءِ طَبَقاً مِنْ هَذَا وَ طَبَقاً مِنْ هَذَا حَتَّى اِذَا صَارَتْ سَبْعَةَ اَطْبَاقٍ اَلْبَسَهَا لِبَاساً مِنْ مَاءٍ فَمِنْ ثَمَّ صَارَ الْقَمَرُ اَبْرَدَ مِنَ الشَّمْسِ.

محمد مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آفتاب میں گرمی کیوں ہے اور ماہتاب میں گرمی کیوں نہیں ہے؟

فرمایا خداوند عالم نے آفتاب کو نور آتش سے خلق فرمایا ہے اور پانی بھی ہے یعنی آفتاب کے سات طبقے ہیں ایک طبقے آگ، ایک پانی۔ اسی طرح چھ طبقے تک ساتواں طبقہ جو ظاہر و نمایاں ہے وہ آگ کا ہے اس لیے اس میں حرارت ہے۔ اور ماہتاب میں بھی سات طبقے ہیں لیکن وہ طبقہ جو نمایاں ہے وہ پانی کا ہے اس لیے اس کی گرمی محسوس نہیں ہوتی۔

الدنيا سبعة أقاليم

دنیا میں سات اقلیم ہیں

۴۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ إِلَى الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ الدُّنْيَا سَبْعَةُ اَقَالِيمَ يَأْجُوجُ وَ مَأْجُوجُ وَ الرُّومُ وَ الصِّينُ وَ الزَّنْجُ وَ قَوْمُ مُوسَى وَ اَقَالِيمُ بَابِلَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا میں سات اقلیم ہیں: (۱) یاجوج و ماجوج (۲) روم (۳) چین (۴) زنگ (۵) قوم موسیٰ (۶ و ۷) اقلیم ہائے بابل۔

سبعة مواطن ليس فيها دعاء موقت

سات مواقع عبادت کے ایسے ہیں جن کے لیے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے

۴۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ سَبْعَةُ مَوَاطِنَ لَيْسَ فِيهَا دُعَاءٌ مُوَقَّتٌ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَ الْقُنُوتُ وَ الْمُسْتَجَارُ وَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةُ وَ الْوُقُوفُ بِعَرَفَاتٍ وَ رَكْعَتَا الطَّوَافِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سات مواقع عبادت کے ایسے ہیں جن کے لیے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے: (۱) نماز میت (۲) قنوت (۳) مستجار میں یعنی خانہ کعبہ سے باہر رکن یمانی سے متصل دروازہ کعبہ کے برابر (۴) صفا (۵) مروہ (۶) عرفات (۷) نماز طواف۔

سبعة لا يقرءون القرآن

سات اوقات میں تلاوت قرآن مکروہ ہے

۴۲ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ سَبْعَةٌ لَا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ الرَّاكِعُ وَ السَّاجِدُ وَ فِي الْكَنِيفِ وَ فِي الْحَمَّامِ وَ الْجُنُبُ وَ النُّفَسَاءُ وَ الْحَائِضُ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه هذا علی الکراهة لا علی النهی و ذلك لأن الجنب و الحائض مطلق لهما قراءة القرآن إلا العزائم الأربع و هی سجدة لقمان و حم السجدة و النَّجْمِ إذا هَوىٰ و سورة اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ و قد جاء الإطلاق للرجل فی قراءة القرآن فی الحمام ما لم یرد به الصوت إذا کان علیه مئزر و أما الرکوع و السجود فلا یقرأ فیهما لأن الموظف فیهما التسبیح إلا ما ورد فی صلاة الحاجة و أما الکنیف فیجب أن یصان القرآن من أن یقرأ فیه و أما النفساء فتجری مجری الحائض فی ذلك.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سات آدمی قرآن نہ پڑھیں: (۱) جو رکوع میں ہو (۲) جو سجدہ میں ہو (۳) جو پائخانہ میں ہو (۴) حمام میں ہو (۵) جنابت میں (۶) نفاس میں (۷) حیض میں۔

مصنف فرماتے ہیں کہ ان مقامات پر قرآن کی تلاوت مکروہ ہے حرام نہیں ہے کیونکہ حائض و مجنب چاہیں تو قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں سوائے ان آیات کے جن میں سجدہ واجب ہے اور وہ چار سورتیں ہیں (۱) سورۂ حم سجدہ (۲) سورۂ سجدہ (۳) سورۂ نجم (۴) سورۂ علق۔ اسی طرح اگر کوئی حمام میں قرآن پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے مگر بلند آواز سے نہ پڑھے اور تہہ باندھے ہوئے ہو یعنی قمر سے گھٹنوں تک جسم کپڑے میں چھپا ہوا ہو، باقی رہا رکوع و سجود میں قرآن کی تلاوت تو یہاں اس بنا پر تلاوت نہیں کرنی چاہئے کہ رکوع و سجود میں حکم یہ ہے کہ تسبیح خدا بجالائی جائے، نفاس کا حکم بھی حائض والا حکم ہے

نزل القرآن علی سبعة أحرف

قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الصَّيْرَفِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ الْأَحَادِيثَ تَخْتَلِفُ عَنْكُمْ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَ أَدْنَى مَا لِلْإِمَامِ أَنْ يُفْتِيَ عَلَى سَبْعَةِ وُجُوهٍ ثُمَّ قَالَ هٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسابٍ.

حماد بن مسلم راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ ہم لوگوں تک حضرات ائمہ علیہم السلام سے مختلف حدیثیں پہنچی ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے اور کم سے کم جو ہم کو سہولت دے گئی وہ یہ ہے کہ ہم جس طرح ہیں پڑھنے کا حکم دیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ ہماری بخشش ہے دیں یا نہ دیں۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ بحکم خداوندعالم آیا اور کہا ارشاد الٰہی ہے کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا

میری امت کے لیے وسعت فرما حکم ہوا کہ قرآن سات حرفوں پر پڑھو۔

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَتَانِي آتٍ مِنَ اللهِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَبِّ وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَبِّ وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَبِّ وَسِّعْ عَلَى أُمَّتِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ بحکم خداوند عالم آیا اور کہا ارشاد الٰہی ہے کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الٰہی ہوا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الٰہی ہوا کہ قرآن کو ایک حرف پر پڑھو۔ میں نے عرض کی پروردگارا میری امت کے لیے وسعت فرما، پھر حکم الٰہی ہوا کہ قرآن کو سات حروف پر پڑھو۔

خلق الله عز و جل في الأرض منذ خلقها سبعة عالمين

پروردگار عالم نے زمین پر سات گروہ صاحبان عقل وخرد پیدا کیے

۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِلَالٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ لَقَدْ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْأَرْضِ مُنْذُ خَلَقَهَا سَبْعَةَ عَالَمِينَ لَيْسَ هُمْ وُلْدَ آدَمَ خَلَقَهُمْ مِنْ أَدِيمِ الْأَرْضِ فَأَسْكَنَهُمْ فِيهَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ مَعَ عَالَمِهِ ثُمَّ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ آدَمَ أَبَا هَذَا الْبَشَرِ وَ خَلَقَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْهُ وَ لَا وَ اللهِ مَا خَلَتِ الْجَنَّةُ مِنْ أَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِينَ مُنْذُ خَلَقَهَا وَ لَا خَلَتِ النَّارُ مِنْ أَرْوَاحِ الْكُفَّارِ وَ الْعُصَاةِ مُنْذُ خَلَقَهَا عَزَّ وَ جَلَّ لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ صَيَّرَ اللهُ أَبْدَانَ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَعَ أَرْوَاحِهِمْ فِي الْجَنَّةِ وَ صَيَّرَ أَبْدَانَ أَهْلِ النَّارِ مَعَ أَرْوَاحِهِمْ فِي النَّارِ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُعْبَدُ فِي بِلَادِهِ وَ لَا يَخْلُقُ خَلْقاً يَعْبُدُونَهُ وَ يُوَحِّدُونَهُ وَ يُعَظِّمُونَهُ بَلَى وَ اللهِ لَيَخْلُقَنَّ اللهُ خَلْقاً مِنْ غَيْرِ فُحُولَةٍ وَ لَا إِنَاثٍ يَعْبُدُونَهُ وَ يُوَحِّدُونَهُ وَ يُعَظِّمُونَهُ وَ يَخْلُقُ لَهُمْ أَرْضاً تَحْمِلُهُمْ وَ سَمَاءً تُظِلُّهُمْ أَلَيْسَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ

وَ السَّماوٰتُ وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ.

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرش زمین بچھانے کے بعد پروردگار عالم نے سات گروہ صاحبان عقل وخرد کے ایسے پیدا کیے جو حضرت آدم ابوالبشر کی اولاد سے نہ تھے۔ ان سب کو مٹی ہی سے پیدا کیا۔ ایک کے بعد دوسرا دستہ پیدا ہوتا رہا اس کے بعد خداوند عالم نے ابوالبشر جناب آدم کو پیدا کیا جن کی اولاد آج موجود ہے۔

بخدا جس دن سے خداوند عالم نے بہشت کو پیدا کیا مومنین کے فائدہ اٹھانے کی جگہ رہی اور جس دن سے جہنم کی پیدا کیا کفار کے لیے عذاب کی جگہ رہی۔ شاید تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مومنین وکافرین کے جنت ودوزخ میں جانے کے بعد پھر نہ کوئی خدا کی عبادت کرنے والا ہوگا نہ زمین نہ آسمان۔ خداوند عالم نے اپنی کتاب محکم سورۂ ابراہیم میں فرمایا ہے کہ وہ روز جب زمین دوسری زمین اور آسمان دوسرا آسمان ہوگا اور سورہ ق میں بر سبیل انکار فرمایا ہے کہ کیا میں پہلی آفرینش سے عاجز ہو گیا بلکہ وہ لباسِ تازہ آفرینش میں بسر کریں گے۔

لا يكون في السماوات والأرض شيء إلا بسبعة

عالم میں ہر حادثہ سات صورتوں میں کسی ایک صورت سے ہوتا ہے

۳۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عِمْرَانَ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَوَّلِ علیہ السلام قَالَ لَا يَكُونُ شَيْءٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا بِسَبْعَةٍ بِقَضَاءٍ وَ قَدَرٍ وَ اِرَادَةٍ وَ مَشِيئَةٍ وَ كِتَابٍ وَ اَجَلٍ وَ اِذْنٍ فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ اَوْ رَدَّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عالم میں ہر حادثہ سات صورتوں میں کسی ایک صورت سے ہوتا ہے: (۱) قضا و (۲) قدر (۳) ارادہ (۴) مشیت (۵) سرنوشت یعنی لکھا ہوا (۶) اجل واندازہ (۷) اذن۔ جو اس کے علاوہ کسی شئے کو سبب جانے وہ اللہ پر جھوٹ بولتا ہے۔

كبر النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم على النجاشي لما مات سبعا

نجاشی کی موت کے وقت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات بار تکبیر کہی

۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسْتَرْآبَادِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ

مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمَّا آتَاهُ جَبْرَئِيلُ بِنَعْيِ النَّجَاشِيِّ بَكَى بُكَاءَ حَزِينٍ عَلَيْهِ وَ قَالَ إِنَّ اَخَاكُمْ اَصْحَمَةَ وَ هُوَ اسْمُ النَّجَاشِيِّ مَاتَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْجَبَّانَةِ وَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ كَبَّرَ سَبْعاً فَخَفَضَ اللهُ لَهُ كُلَّ مُرْتَفِعٍ حَتَّى رَاَى جِنَازَتَهُ وَ هُوَ بِالْحَبَشَةِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبریل نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی موت کی خبر دی تو حضرت بہت روئے خداوند عالم نے حبشہ تک ہر زمین بلند کو پست کر دیا اور نجاشی کا جنازہ حضرت نے دیکھا اور نماز جنازہ پڑھی اور سات تکبیریں کہیں مدینہ سے باہر نکل کر نماز جنازہ ایک میدان میں پڑھی گئی۔

إذا غضب الله عز و جل على أمة ولم ينزل بها العذاب أصابها بسبعة أشياء

جب خداوند عالم کسی قوم پر غضبناک ہوتا ہے تو ان پر سات بلائیں نازل کرتا ہے

۴۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَنْدَلِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَنْزِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ مِسْمَعٍ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا غَضِبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى اُمَّةٍ وَلَمْ يُنْزِلْ بِهَا الْعَذَابَ غَلَتْ اَسْعَارُهَا وَ قَصُرَتْ اَعْمَارُهَا وَلَمْ تَرْبَحْ تُجَّارُهَا وَلَمْ تَزْكُ ثِمَارُهَا وَلَمْ تَغْزُرْ اَنْهَارُهَا وَ حُبِسَ عَنْهَا اَمْطَارُهَا وَ سُلِّطَ عَلَيْهَا اَشْرَارُهَا.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب خداوند عالم کسی قوم پر غضبناک ہوتا ہے تو ان پر سات بلائیں نازل کرتا ہے: (۱) غلہ کی گرانی (۲) عمر کی کوتاہی (۳) تجارت بے فائدہ (۴) پھلوں کی کمی (۵) نہروں کی خشکی (۶) بارش کا نہ ہونا (۷) اور شریر حاکم کا تسلط۔

حب النبي وأهل بيته عليه السلام ينفع في سبعة مواطن

محمد و آل محمد علیہم السلام کی محبت سات مقامات پر فائدہ دیتی ہے

۴۹ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمْدَانَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَلَّبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْكِلَابِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حُبِّي وَ حُبُّ اَهْلِ بَيْتِي نَافِعٌ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ اَهْوَالُهُنَّ عَظِيمَةٌ عِنْدَ الْوَفَاةِ وَ فِي الْقَبْرِ وَ عِنْدَ النُّشُورِ وَ

عِنْدَ الْكِتَابِ وَعِنْدَ الْحِسَابِ وَعِنْدَ الْمِيزَانِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری اور میرے اہل بیت کی محبت سات موقعوں پر کام آئے گی: (۱) وقت وفات (۲) قبر میں (۳) جب قبر سے اٹھے گا (۴) جب نامہ عمل ہاتھ میں دیا جائے گا (۵) جب حساب ہوگا (۶) جب وزن اعمال ہوگا (۷) جب پل صراط سے گزرو گے۔

ما روي من طريق العامة أن الأرض خلقت لسبعة

اہل سنت سے روایت ہے کہ زمین سات افراد کے لئے خلق کی گئی

۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْبَغْدَادِيُّ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَتَّابٌ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ خُلِقَتِ الْأَرْضُ لِسَبْعَةٍ بِهِمْ يُرْزَقُونَ وَ بِهِمْ يُمْطَرُونَ وَ بِهِمْ يُنْصَرُونَ أَبُو ذَرٍّ وَ سَلْمَانُ وَ الْمِقْدَادُ وَ عَمَّارٌ وَ حُذَيْفَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام وَ أَنَا إِمَامُهُمْ وَ هُمُ الَّذِينَ شَهِدُوا الصَّلَاةَ عَلَى فَاطِمَةَ A.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه معنى قوله خلقت الأرض لسبعة نفر ليس يعني من ابتدائها إلى انتهائها و إنما يعني بذلك أن الفائدة في الأرض قدرت في ذلك الوقت لمن شهد الصلاة على فاطمة A و هذا خلق تقدير لا خلق تكوين.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زمین سات آدمیوں کے لیے پیدا ہوائی ہے جن کی برکت سے تم کو روزی ملتی ہے، بارش ہوتی ہے دشمنان دین پر فتح پاتے ہو: (۱) ابوذرؓ (۲) سلمانؓ (۳) عمار یاسرؓ (۴) حذیفہؓ (۵) عبداللہ بن مسعودؓ (۶) تعداد اور ساتواں ان سب کا امام و پیشوا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر نماز جنازہ پڑھی ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ یہ حضرات یعنی اصحاب وجہ خلقت زمین ہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ زن کے زمانے میں تمام برکتیں ان کے طفیل میں ہوتی ہیں اور میں ان کا امام و پیشوا ہوں بیشک محمد وآل محمد علیہم السلام وجہ خلقت عالم ہیں۔

للنار سبعة أبواب

جہنم کے سات دروازے ہیں

۵۱ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الرِّزْقِيِّ عَنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ لِلنَّارِ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ فِرْعَوْنُ وَ هَامَانُ وَ قَارُونُ وَ بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ الْمُشْرِكُونَ وَ الْكُفَّارُ مِمَّنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ بَنُو اُمَيَّةَ هُوَ لَهُمْ خَاصَّةً لَا يُزَاحِمُهُمْ فِيهِ اَحَدٌ وَ هُوَ بَابُ لَظَى وَ هُوَ بَابُ سَقَرَ وَ هُوَ بَابُ الْهَاوِيَةِ تَهْوِي بِهِمْ سَبْعِينَ خَرِيفاً وَ كُلَّمَا هَوَى بِهِمْ سَبْعِينَ خَرِيفاً فَارَ بِهِمْ فَوْرَةً قَذَفَ بِهِمْ فِي اَعْلَاهَا سَبْعِينَ خَرِيفاً ثُمَّ تَهْوِي بِهِمْ كَذَلِكَ سَبْعِينَ خَرِيفاً فَلَا يَزَالُونَ هَكَذَا اَبَداً خَالِدِينَ مُخَلَّدِينَ وَ بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ مُبْغِضُونَا وَ مُحَارِبُونَا وَ خَاذِلُونَا وَ اِنَّهُ لَاَعْظَمُ الْاَبْوَابِ وَ اَشَدُّهَا حَرّاً.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الرِّزْقِيُّ فَقُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام الْبَابُ الَّذِي ذَكَرْتَ عَنْ اَبِيكَ عَنْ جَدِّكَ عليه السلام اَنَّهُ يَدْخُلُ مِنْهُ بَنُو اُمَيَّةَ يَدْخُلُهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ عَلَى الشِّرْكِ اَوْ مَنْ اَدْرَكَ مِنْهُمُ الْاِسْلَامَ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ اَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ وَ بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ الْمُشْرِكُونَ وَ الْكُفَّارُ فَهَذَا الْبَابُ يَدْخُلُ فِيهِ كُلُّ مُشْرِكٍ وَ كُلُّ كَافِرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ وَ هَذَا الْبَابُ الْآخَرُ يَدْخُلُ مِنْهُ بَنُو اُمَيَّةَ لِاَنَّهُ هُوَ لِاَبِي سُفْيَانَ وَ مُعَاوِيَةَ وَ آلِ مَرْوَانَ خَاصَّةً يَدْخُلُونَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فَتَحْطِمُهُمُ النَّارُ حَطْماً لَا تَسْمَعُ لَهُمْ فِيهَا وَاعِيَةً وَ لَا يَحْيَوْنَ فِيهَا وَ لَا يَمُوتُونَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کے واسطے سے نے فرمایا ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں۔ایک دروازے سے فرعون و ہامان وقارون داخل ہوں گے۔دوسرے سے مشرکین و کفار اور وہ جس نے بقدر چشم زدن وجود باری تعالیٰ سے انکار کیا ہوگا اور تیسرے دروازے سے بنی امیہ کے علاوہ اور کوئی نہ جائے گا۔اس کا عذاب نہایت شدید ہوگا۔ستر خریف تک یہ قعر دوزخ میں رہیں گے (اور ہر خریف ۸۰ سال کی ہوتی ہے)۔چوتھے دروازے سے ہمارے دشمن اور ہم سے جنگ کرنے والے اور ہماری مدد نہ کرنے والے داخل ہوں گے اور یہ دروازہ سب سے بزرگ ہے۔

محمد بن فضیل نے حضرت عرض کی کہ آیا کفار بنی امیہ اس دروازے سے داخل ہوں گے یا مسلمین بھی۔

فرمایا: کفار ومشرکین کے لیے تو پہلے بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ان کے لیے ایک مخصوص دروازہ ہے اور یہ دروازہ تو بنا ہی صرف بنی امیہ کے لیے ہے، جس سے ابوسفیان، معاویہ اور آل مروان داخل ہوں گے۔

اس حدیث شریف کے عنوان میں سات دروازوں کا ذکر ہے اور تفصیل میں صرف چار دروازوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

يحاج علي عليه السلام الناس يوم القيامة بسبع خصال

حضرت علی علیہ السلام بروز قیامت لوگوں پر سات خصلتوں کو حجت قرار دیں گے

۵۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام اُحَاجُّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاُحَاجُّكَ بِالنُّبُوَّةِ وَ تُحَاجُّ قَوْمَكَ فَتُحَاجُّهُمْ بِسَبْعِ خِصَالٍ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَ اِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ الْعَدْلِ فِي الرَّعِيَّةِ وَ الْقَسْمِ بِالسَّوِيَّةِ وَ الْاَخْذِ بِاَمْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَلِيُّ اَنَّ اِبْرَاهِيمَ عليه السلام مُوَافِينَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُدْعَى فَيُقَامُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ فَيُكْسَى كِسْوَةَ الْجَنَّةِ وَ يُحَلَّى مِنْ حُلِيِّهَا وَ يَسِيلُ لَهُ مِيزَابٌ مِنْ ذَهَبٍ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَهَبُ مِنَ الْجَنَّةِ مَا هُوَ اَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ وَ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَ اَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَ اُدْعَى اَنَا فَاُقَامُ عَنْ شِمَالِ الْعَرْشِ فَيُفْعَلُ بِي مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُدْعَى اَنْتَ يَا عَلِيُّ فَيُفْعَلُ بِكَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَمَا تَرْضَى يَا عَلِيُّ اَنْ تُدْعَى اِذَا دُعِيتُ اَنَا وَ تُكْسَى اِذَا كُسِيتُ اَنَا وَ تُحَلَّى اِذَا حُلِّيتُ اَنَا اِنَّ اللهَ عَزَّ ذِكْرُهُ اَمَرَنِي اَنْ اُدْنِيَكَ فَلَا اُقْصِيَكَ وَ اُعَلِّمَكَ فَلَا اَجْفُوَكَ وَ حَقّاً عَلَيْكَ اَنْ تَعِيَ وَ حَقّاً عَلَيَّ اَنْ اُطِيعَ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علیہ السلام سے نے فرمایا ہے کہ یا علی بروز قیامت میں اپنی نبوت کو تم پر حجت قرار دوں گا اور مسئول قرار دوں گا اور تم سات خصلتوں کو اپنی ملت پر حجت قرار دو گے اور ان سے سوال کرو گے: (۱) نماز قائم رکھنے (۲) زکوٰۃ دینے (۳) نیکیوں کا حکم دینے (۴) گناہوں سے رُکنے (۵) رعایا کے درمیان عدالت (۶) بیت المال کی تقسیم عادلانہ کارگزار مسلمانوں کے درمیان (۷) احکام الٰہی پر عمل۔

اے علیؑ! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام روزِ قیامت ہمارے روبرو ہوں گے ان کو بلا کر عرش کے داہنی جانب کھڑا کیا جائے گا اور پھر انہیں بہشتی لباس سے آراستہ کیا جائے گا اور ان کے سونے کی ایک بہشتی نہر بہائی جائے گی اور انہیں جنت کا وہ پانی دیا جائے گا جو شہد سے بھی میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ سرد ہوگا۔ نیز مجھے پکارا جائے

گا تو میں عرش کی بائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اور میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے اور اس کے بعد اے علیؑ! تمہیں بلایا جائے گا اور تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک روا رکھا جائے گا۔

اے علیؑ! کیا تم راضی نہیں ہو اس بات پر کہ جب مجھے پکارا جائے تو تمہیں بھی بلایا جائے جب مجھے پوشاک پہنائی جائے تو تمہیں بھی پوشاک پہنائی جائے اور جب مجھے زیورات سے آراستہ کیا جائے تو تمہیں بھی زیورات سے آراستہ کیا جائے۔ بلاشبہ اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے قریب رکھوں اور فدور نہ کروں اور میں تم کو تعلیم دوں اور تم پر جفا نہ کرو للہذا تم پر لازم ہے کہ میری بات یاد رکھو اور مجھ پر لازم ہے کہ میں اپنے پروردگار کی اطاعت کروں۔

۵۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَلَوِيُّ الْعَبَّاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَالِكٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُوسَى بْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍؑ اُحَاجُّ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعٍ اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْقَسْمِ بِالسَّوِيَّةِ وَالْعَدْلِ فِي الرَّعِيَّةِ وَاِقَامِ الْحُدُودِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں سات خصلتوں کو لوگوں پر حجت قرار دوں گا اور ان سے سوال کروں گا: (۱) نماز قائم رکھنے (۲) زکوۃ دینے (۳) نیکیوں کا حکم دینے (۴) گناہوں سے رُکنے (۵) بیت المال کی تقسیم عادلانہ کارگزار مسلمانوں کے درمیان (۶) رعایا کے درمیان عدالت (۷) احکام الٰہی کا قیام۔

۵۴ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ الْمُزَكِّي الْكُوفِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّؑ اُخَاصِمُكَ بِالنُّبُوَّةِ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ تُخَاصِمُ النَّاسَ بِسَبْعٍ وَ لَا يُحَاجُّكَ فِيهِنَّ اَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِاَنَّكَ اَنْتَ اَوَّلُهُمْ اِيمَاناً وَ اَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللهِ وَ اَقْوَمُهُمْ بِاَمْرِ اللهِ وَ اَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ اَعْدَلُهُمْ فِي الرَّعِيَّةِ وَ اَبْصَرُهُمْ فِي الْقَضِيَّةِ وَ اَعْظَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ مَزِيَّةً.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرت علی علیہ السلام سے فرمایا: میں تم کو اپنی نبوت کا ذمہ دار ٹھہراتا ہوں جبکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تم لوگوں سے سات چیزوں سے متعلق محاکمہ وفخر کرو گے اور قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان کے مقابلے میں تم پر حجت نہیں رکھتا ہوگا۔ (۱) تم ان میں سب سے پہلے ایمان لائے (۲) ان میں سب سے باوفا شخص تم ہو (۳) سب سے زیادہ امر الٰہی کی تکمیل کے تم کرتے ہو (۴) سب سے زیادہ عادل مقسم تم ہو (۵) عوام کے ساتھ سب سے زیادہ عدل تم کرتے ہو

(۶) قضاوت کی بصیرت سب سے زیادہ تم میں ہے (۷) خصوصیت کے لحاظ سے سب سے عظیم تم ہو۔

الأخوات من أهل الجنة سبع

سات خواتین جنت

۵۵ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی نَصْرٍ الْبَزَنْطِیِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِی بَصِیرٍ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ علیه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ یَقُولُ رَحِمَ اللهُ الْاَخَوَاتِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَسَمَّاهُنَّ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّةُ وَ کَانَتْ تَحْتَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ علیه السلام وَ سَلْمَی بِنْتُ عُمَیْسٍ الْخَثْعَمِیَّةُ وَ کَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ وَ خَمْسٌ مِنْ بَنِی هِلَالٍ مَیْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ کَانَتْ تَحْتَ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآله وَ اُمُّ الْفَضْلِ عِنْدَ الْعَبَّاسِ اسْمُهَا هِنْدٌ وَ الْغُمَیْصَاءُ اُمُّ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیدِ وَ عَزَّةُ کَانَتْ فِی ثَقِیفٍ عِنْدَ الْحَجَّاجِ بْنِ غلاظ اِعِلَاطٍ وَ حَمِیدَةُ وَ لَمْ یَکُنْ لَهَا عَقِبٌ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم رحمت فرمائے خواہران بہشتی پر (۱) اسماء بنت عمیس زوجہ جناب جعفر طیار (۲) سلمی بنت عمیس زوجہ جناب حمزہ سید الشہداء (۳) میمونہ بنت حارث زوجہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۴) ام الفضل زوجہ عباس بن عبدالمطلب رض جن کا نام ہند تھا (۵) غمیصاء مادر خالد بن ولید (۶) عزت زوجہ حجاج بن غلاظ (۷) حمیدہ جو لاولد تھیں۔

الکبائر سبع

سات گناہان کبیرہ

۵۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ زَکَرِیَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِیبٍ قَالَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ کَثِیرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیه السلام قَالَ اِنَّ الْکَبَائِرَ سَبْعٌ فِینَا نَزَلَتْ وَ مِنَّا اسْتُحِلَّتْ فَاَوَّلُهَا الشِّرْکُ بِاللهِ الْعَظِیمِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِی حَرَّمَ اللهُ وَ اَکْلُ مَالِ الْیَتِیمِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَ اِنْکَارُ حَقِّنَا وَ اَمَّا الشِّرْکُ بِاللهِ فَقَدْ اَنْزَلَ اللهُ فِینَا مَا اَنْزَلَ وَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله فِینَا مَا قَالَ فَکَذَّبُوا اللهَ وَ کَذَّبُوا رَسُولَهُ فَاَشْرَکُوا بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِی حَرَّمَ اللهُ فَقَدْ قَتَلُوا الْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ علیه السلام وَ اَصْحَابَهُ وَ اَمَّا اَکْلُ مَالِ الْیَتِیمِ فَقَدْ ذَهَبُوا بِفَیْئِنَا الَّذِی جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فَاَعْطَوْهُ غَیْرَنَا وَ اَمَّا عُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ فَقَدْ اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِی کِتَابِهِ النَّبِیُّ اَوْلَی

بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ أَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ فَعَقُّوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذُرِّيَّتِهِ وَ عَقُّوا أُمَّهُمْ خَدِيجَةَ فِي ذُرِّيَّتِهَا وَ أَمَّا قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ فَقَدْ قَذَفُوا فَاطِمَةَ عليها السلام عَلَى مَنَابِرِهِمْ وَ أَمَّا الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ فَقَدْ أَعْطَوْا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَيْعَتَهُمْ طَائِعِينَ غَيْرَ مُكْرَهِينَ فَفَرُّوا عَنْهُ وَ خَذَلُوهُ وَ أَمَّا إِنْكَارُ حَقِّنَا فَهَذَا مِمَّا لَا يَتَنَازَعُونَ فِيهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گناہان کبیرہ سات ہیں جو ہماری مخالفت و ہتک حرمت کی بنا پر ہیں: (۱) شرک باللہ (۲) قتل نفس محترم (۳) یتیم کا مال کھانا (۴) حقوق والدین کا لحاظ نہ کرنا (۵) پاکدامن عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا (۶) جہاد سے بھاگ جانا (۷) اہلبیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق کی رعایت نہ کرنا اور اس سے انکار کرنا۔

شرک باللہ یوں ہے کہ خداوند عالم نے بندوں کو ہماری اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تاکید فرمائی لیکن امت نے اس کے خلاف کیا اور جو حق تھا عداوت کرنے کا اس طرح دشمنی کی اور خدا اور رسول کی تکذیب و نافرمانی کر کے ہمارے دشمن مشرک قرار پائے۔ انہوں نے اپنے نفس امارہ کی خواہش کو حکم باری عزاسمہ اور فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مقدم رکھا۔

نافرمانی و حق ناشناسی پدر و مادر اس طرح کی کہ مطابق ارشاد حضرت احدیت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر شخص پر خود اس کے نفس سے زیادہ اور اولی بالتصرف ہیں اور ازواج رسول امت کی مائیں ہیں۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں فرزند حسن و حسین سے محبت کا حکم دیا تھا مگر امت نے نہ حق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ حق جناب خدیجہ کسی کا لحاظ نہ کیا۔ جہاد سے بھی فرار کیا حالانکہ بغیر جبر و اکراہ امیر المومنین علیہ السلام کی بیعت کی تھی لیکن توڑ کر خود حضرت سے جنگ کی۔

ہمارے حقوق سے انکار ایک طے شدہ امر ہے جس سے کسی کو انکار نہیں۔ قتل نفس وہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو ان کے اصحاب و انصار کے ساتھ کس طرح کربلا میں شہید کیا۔

۵۷ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الدَّيْلَمِيُّ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَصَمُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ مَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَ السِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ أَكْلُ الرِّبَا وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَ التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سات گناہ جو موجب ہلاکت ہیں ان سے دوری اختیار کرو۔

عرض کیا وہ سات گناہ کون سے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

فرمایا: (۱) شرک (۲) سحر و جادو (۳) نفس محترمہ کا قتل (۴) سود کھانا (۵) مال یتیم کھانا (۶) جہاد سے فرار کرنا (۷) پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانا اور باایمان تہمت لگانا اور برا بھلا کہنا۔

امتحان الله عزوجل أوصياء الأنبياء في حياة الأنبياء في سبعة مواطن و بعد وفاتهم في سبعة مواطن

خداوند عالم پیغمبروں کے جانشینوں کا حیات پیغمبر میں سات مرتبہ امتحان لیتا ہے اور بعد حیات پیغمبر بھی سات مرتبہ امتحان لیتا ہے

۵۸ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيُّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ عَمْرُو بْنُ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ أَتَى رَأْسُ الْيَهُودِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عِنْدَ مُنْصَرَفِهِ عَنْ وَقْعَةِ النَّهْرَوَانِ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ أَشْيَاءَ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ يَا أَخَا الْيَهُودِ قَالَ إِنَّا نَجِدُ فِي الْكِتَابِ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا بَعَثَ نَبِيّاً أَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ يَتَّخِذَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ مَنْ يَقُومُ بِأَمْرِ أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ أَنْ يَعْهَدَ إِلَيْهِمْ فِيهِ عَهْداً يُحْتَذَى عَلَيْهِ وَ يُعْمَلُ بِهِ فِي أُمَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَمْتَحِنُ الْأَوْصِيَاءَ فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ وَ يَمْتَحِنُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِمْ فَأَخْبِرْنِي كَمْ يَمْتَحِنُ اللهُ الْأَوْصِيَاءَ فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ وَ كَمْ يَمْتَحِنُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِمْ مِنْ مَرَّةٍ وَ إِلَى مَا يَصِيرُ آخِرُ أَمْرِ الْأَوْصِيَاءِ إِذَا رَضِيَ مِحْنَتَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام وَ اللهِ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى عليه السلام لَئِنْ أَخْبَرْتُكَ بِحَقٍّ عَمَّا تَسْأَلُ عَنْهُ لَتُقِرَّنَّ بِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ الَّذِي فَلَقَ الْبَحْرَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَ أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى عليه السلام لَئِنْ أَجَبْتُكَ لَتُسْلِمَنَّ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَمْتَحِنُ الْأَوْصِيَاءَ فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ لِيَبْتَلِيَ طَاعَتَهُمْ فَإِذَا رَضِيَ طَاعَتَهُمْ وَ مِحْنَتَهُمْ أَمَرَ الْأَنْبِيَاءَ أَنْ يَتَّخِذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ فِي حَيَاتِهِمْ وَ أَوْصِيَاءَ

بَعْدَ وَفَاتِهِمْ وَ يَصِيرَ طَاعَةُ الْاَوْصِيَاءِ فِي اَعْنَاقِ الْاُمَمِ مِمَّنْ يَقُولُ بِطَاعَةِ الْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ يَمْتَحِنُ الْاَوْصِيَاءَ بَعْدَ وَفَاةِ الْاَنْبِيَاءِ عليه السلام فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ لِيَبْلُوَ صَبْرَهُمْ فَاِذَا رَضِيَ مِحْنَتَهُمْ خَتَمَ لَهُمْ بِالسَّعَادَةِ لِيُلْحِقَهُمْ بِالْاَنْبِيَاءِ وَ قَدْ اَكْمَلَ لَهُمُ السَّعَادَةَ قَالَ لَهُ رَاْسُ الْيَهُودِ صَدَقْتَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاَخْبِرْنِي كَمِ امْتَحَنَكَ اللهُ فِي حَيَاةِ مُحَمَّدٍ مِنْ مَرَّةٍ وَ كَمِ امْتَحَنَكَ بَعْدَ وَفَاتِهِ مِنْ مَرَّةٍ وَ اِلَى مَا يَصِيرُ آخِرُ اَمْرِكَ فَاَخَذَ عَلِيٌّ عليه السلام بِيَدِهِ وَ قَالَ انْهَضْ بِنَا اُنَبِّئْكَ بِذَلِكَ فَقَامَ اِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْبِئْنَا بِذَلِكَ مَعَهُ فَقَالَ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا تَحْتَمِلَهُ قُلُوبُكُمْ قَالُوا وَ لِمَ ذَاكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لِاُمُورٍ بَدَتْ لِي مِنْ كَثِيرٍ مِنْكُمْ فَقَامَ اِلَيْهِ الْاَشْتَرُ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَنْبِئْنَا بِذَلِكَ فَوَ اللهِ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّهُ مَا عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ وَصِيُّ نَبِيٍّ سِوَاكَ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ اللهَ لَا يَبْعَثُ بَعْدَ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم نَبِيّاً سِوَاهُ وَ اَنَّ طَاعَتَكَ لَفِي اَعْنَاقِنَا مَوْصُولَةٌ بِطَاعَةِ نَبِيِّنَا فَجَلَسَ عَلِيٌّ عليه السلام وَ اَقْبَلَ عَلَى الْيَهُودِيِّ فَقَالَ يَا اَخَا الْيَهُودِ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ امْتَحَنَنِي فِي حَيَاةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فَوَجَدَنِي فِيهِنَّ مِنْ غَيْرِ تَزْكِيَةٍ لِنَفْسِي بِنِعْمَةِ اللهِ لَهُ مُطِيعاً قَالَ وَ فِيمَ وَ فِيمَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ اَمَّا اَوَّلُهُنَّ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَوْحَى اِلَى نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم وَ حَمَّلَهُ الرِّسَالَةَ وَ اَنَا اَحْدَثُ اَهْلِ بَيْتِي سِنّاً اَخْدُمُهُ فِي بَيْتِهِ وَ اَسْعَى فِي قَضَاءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي اَمْرِهِ فَدَعَا صَغِيرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ كَبِيرَهُمْ اِلَى شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّهُ رَسُولُ اللهِ فَامْتَنَعُوا مِنْ ذَلِكَ وَ اَنْكَرُوهُ عَلَيْهِ وَ هَجَرُوهُ وَ نَابَذُوهُ وَ اعْتَزَلُوهُ وَ اجْتَنَبُوهُ وَ سَائِرَ النَّاسِ مُقْصِينَ لَهُ وَ مُخَالِفِينَ عَلَيْهِ قَدِ اسْتَعْظَمُوا مَا اَوْرَدَهُ عَلَيْهِمْ مِمَّا لَمْ تَحْتَمِلْهُ قُلُوبُهُمْ وَ تُدْرِكْهُ عُقُولُهُمْ فَاَجَبْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَحْدِي اِلَى مَا دَعَا اِلَيْهِ مُسْرِعاً مُطِيعاً مُوقِناً لَمْ يَتَخَالَجْنِي فِي ذَلِكَ شَكٌّ فَمَكَثْنَا بِذَلِكَ ثَلَاثَ حِجَجٍ وَ مَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ خَلْقٌ يُصَلِّي اَوْ يَشْهَدُ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَا آتَاهُ اللهُ غَيْرِي وَ غَيْرُ ابْنَةِ خُوَيْلِدٍ رَحِمَهَا اللهُ وَ قَدْ فَعَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عليه السلام عَلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ يَا اَخَا الْيَهُودِ فَاِنَّ قُرَيْشاً لَمْ تَزَلْ تُخَيِّلُ الْآرَاءَ وَ تَعْمَلُ الْحِيَلَ فِي قَتْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى كَانَ آخِرُ مَا اجْتَمَعَتْ فِي ذَلِكَ يَوْمَ الدَّارِ دَارِ النَّدْوَةِ وَ اِبْلِيسُ الْمَلْعُونُ حَاضِرٌ فِي صُورَةِ اَعْوَرِ ثَقِيفٍ فَلَمْ تَزَلْ تَضْرِبُ اَمْرَهَا ظَهْرَ الْبَطْنِ حَتَّى اجْتَمَعَتْ آرَاؤُهَا عَلَى اَنْ يَنْتَدِبَ مِنْ كُلِّ فَخِذٍ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ ثُمَّ يَاْخُذَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَيْفَهُ ثُمَّ يَاْتِيَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ هُوَ نَائِمٌ عَلَى فِرَاشِهِ فيضربونه [فَيَضْرِبُوهُ جَمِيعاً بِاَسْيَافِهِمْ ضَرْبَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَيَقْتُلُوهُ وَ اِذَا قَتَلُوهُ مَنَعَتْ قُرَيْشٌ رِجَالَهَا وَ لَمْ تُسَلِّمْهَا فَيَمْضِيَ دَمُهُ هَدَراً فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى

النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْبَأَهُ بِذَلِكَ وَ أَخْبَرَهُ بِاللَّيْلَةِ الَّتِي يَجْتَمِعُونَ فِيهَا وَ السَّاعَةِ الَّتِي يَأْتُونَ فِرَاشَهُ فِيهَا وَ أَمَرَهُ بِالْخُرُوجِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي خَرَجَ فِيهِ إِلَى الْغَارِ فَأَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَبَرِ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَضْطَجِعَ فِي مَضْجَعِهِ وَ أَقِيَهُ بِنَفْسِي فَأَسْرَعْتُ إِلَى ذَلِكَ مُطِيعاً لَهُ مَسْرُوراً لِنَفْسِي بِأَنْ أُقْتَلَ دُونَهُ فَمَضَى عليه السلام لِوَجْهِهِ وَ اضْطَجَعْتُ فِي مَضْجَعِهِ وَ أَقْبَلَتْ رِجَالاتُ قُرَيْشٍ مُوقِنَةً فِي أَنْفُسِهَا أَنْ تَقْتُلَ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا اسْتَوَى بِي وَ بِهِمُ الْبَيْتُ الَّذِي أَنَا فِيهِ نَاهَضْتُهُمْ بِسَيْفِي فَدَفَعْتُهُمْ عَنْ نَفْسِي بِمَا قَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ وَ النَّاسُ ثُمَّ أَقْبَلَ عليه السلام عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ أَمَّا الثَّالِثَةُ يَا أَخَا الْيَهُودِ فَإِنَّ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَ ابْنَ عُتْبَةَ كَانُوا فُرْسَانَ قُرَيْشٍ دَعَوْا إِلَى الْبِرَازِ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَبْرُزْ لَهُمْ خَلْقٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَنْهَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ صَاحِبَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَ قَدْ فَعَلَ وَ أَنَا أَحْدَثُ أَصْحَابِي سِنّاً وَ أَقَلُّهُمْ لِلْحَرْبِ تَجْرِبَةً فَقَتَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِيَدِي وَلِيداً وَ شَيْبَةَ سِوَى مَنْ قَتَلْتُ مِنْ جَحَاجِحَةِ قُرَيْشٍ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ سِوَى مَنْ أَسَرْتُ وَ كَانَ مِنِّي أَكْثَرُ مِمَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِي وَ اسْتُشْهِدَ ابْنُ عَمِّي فِي ذَلِكَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام وَ أَمَّا الرَّابِعَةُ يَا أَخَا الْيَهُودِ فَإِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ أَقْبَلُوا إِلَيْنَا عَلَى بَكْرَةِ أَبِيهِمْ قَدِ اسْتَحَاشُوا مَنْ يَلِيهِمْ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَ قُرَيْشٍ طَالِبِينَ بِثَأْرِ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ فِي يَوْمِ بَدْرٍ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْبَأَهُ بِذَلِكَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَ عَسْكَرَ بِأَصْحَابِهِ فِي سَدِّ أُحُدٍ وَ أَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ إِلَيْنَا فَحَمَلُوا إِلَيْنَا حَمْلَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ وَ اسْتُشْهِدَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَنِ اسْتُشْهِدَ وَ كَانَ مِمَّنْ بَقِيَ مِنَ الْهَزِيمَةِ وَ بَقِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ مَضَى الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ إِلَى مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْمَدِينَةِ كُلٌّ يَقُولُ قُتِلَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قُتِلَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ ضَرَبَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وُجُوهَ الْمُشْرِكِينَ وَ قَدْ جُرِحْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَيِّفاً وَ سَبْعِينَ جَرْحَةً مِنْهَا هَذِهِ وَ هَذِهِ ثُمَّ أَلْقَى عليه السلام رِدَاءَهُ وَ أَمَرَّ يَدَهُ عَلَى جِرَاحَاتِهِ وَ كَانَ مِنِّي فِي ذَلِكَ مَا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثَوَابُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ أَمَّا الْخَامِسَةُ يَا أَخَا الْيَهُودِ فَإِنَّ قُرَيْشاً وَ الْعَرَبَ تَجَمَّعَتْ وَ عَقَدَتْ بَيْنَهَا عَقْداً وَ مِيثَاقاً لَا تَرْجِعُ مِنْ وَجْهِهَا حَتَّى تَقْتُلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ تَقْتُلَنَا مَعَهُ مَعَاشِرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ بِحَدِّهَا وَ حَدِيدِهَا حَتَّى أَنَاخَتْ عَلَيْنَا بِالْمَدِينَةِ وَاثِقَةً بِأَنْفُسِهَا فِيمَا تَوَجَّهَتْ لَهُ فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْبَأَهُ بِذَلِكَ فَخَنْدَقَ عَلَى نَفْسِهِ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ فَقَدِمَتْ قُرَيْشٌ فَأَقَامَتْ عَلَى الْخَنْدَقِ مُحَاصِرَةً لَنَا تَرَى فِي أَنْفُسِهَا الْقُوَّةَ وَ

فِينَا الضَّعْفَ تُرْعِدُ وَ تُبْرِقُ وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُوهَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يُنَاشِدُهَا بِالْقَرَابَةِ وَ الرَّحِمِ فَتَأْبَى وَ لَا يَزِيدُهَا ذَلِكَ إِلَّا عُتُوّاً وَ فَارِسُهَا وَ فَارِسُ الْعَرَبِ يَوْمَئِذٍ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ يَهْدِرُ كَالْبَعِيرِ الْمُغْتَلِمِ يَدْعُو إِلَى الْبِرَازِ وَ يَرْتَجِزُ وَ يَخْطُرُ بِرُمْحِهِ مَرَّةً وَ بِسَيْفِهِ مَرَّةً لَا يُقْدِمُ عَلَيْهِ مُقْدِمٌ وَ لَا يَطْمَعُ فِيهِ طَامِعٌ وَ لَا حَمِيَّةٌ تُهَيِّجُهُ وَ لَا بَصِيرَةٌ تُشَجِّعُهُ فَأَنْهَضَنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ عَمَّمَنِي بِيَدِهِ وَ أَعْطَانِي سَيْفَهُ هَذَا وَ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى ذِي الْفَقَارِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَ نِسَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَوَاكٍ إِشْفَاقاً عَلَيَّ مِنِ ابْنِ عَبْدِ وُدٍّ فَقَتَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِيَدِي وَ الْعَرَبُ لَا تَعْدِلُهَا فَارِساً غَيْرَهُ وَ ضَرَبَنِي هَذِهِ الضَّرْبَةَ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى هَامَتِهِ فَهَزَمَ اللهُ قُرَيْشاً وَ الْعَرَبَ بِذَلِكَ وَ بِمَا كَانَ مِنِّي فِيهِمْ مِنَ النِّكَايَةِ ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَ لَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ أَمَّا السَّادِسَةُ يَا أَخَا الْيَهُودِ فَإِنَّا وَرَدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَدِينَةَ أَصْحَابِكَ خَيْبَرَ عَلَى رِجَالٍ مِنَ الْيَهُودِ وَ فُرْسَانِهَا مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهَا فَتَلَقَّوْنَا بِأَمْثَالِ الْجِبَالِ مِنَ الْخَيْلِ وَ الرِّجَالِ وَ السِّلَاحِ وَ هُمْ فِي أَمْنَعِ دَارٍ وَ أَكْثَرِ عَدَدٍ كُلٌّ يُنَادِي وَ يَدْعُو وَ يُبَادِرُ إِلَى الْقِتَالِ فَلَمْ يَبْرُزْ إِلَيْهِمْ مِنْ أَصْحَابِي أَحَدٌ إِلَّا قَتَلُوهُ حَتَّى إِذَا احْمَرَّتِ الْحَدَقُ وَ دُعِيتُ إِلَى النِّزَالِ وَ أَهَمَّتْ كُلَّ امْرِئٍ نَفْسُهُ وَ الْتَفَتَ بَعْضُ أَصْحَابِي إِلَى بَعْضٍ وَ كُلٌّ يَقُولُ يَا أَبَا الْحَسَنِ انْهَضْ فَأَنْهَضَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى دَارِهِمْ فَلَمْ يَبْرُزْ إِلَيَّ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا قَتَلْتُهُ وَ لَا يَثْبُتُ لِي فَارِسٌ إِلَّا طَحَنْتُهُ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَيْهِمْ شِدَّةَ اللَّيْثِ عَلَى فَرِيسَتِهِ حَتَّى أَدْخَلْتُهُمْ جَوْفَ مَدِينَتِهِمْ مُسَدِّداً عَلَيْهِمْ فَاقْتَلَعْتُ بَابَ حِصْنِهِمْ بِيَدِي حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ مَدِينَتَهُمْ وَحْدِي أَقْتُلُ مَنْ يَظْهَرُ فِيهَا مِنْ رِجَالِهَا وَ أَسْبِي مَنْ أَجِدُ مِنْ نِسَائِهَا حَتَّى أَفْتَتِحَهَا [افْتَتَحْتُهَا] وَحْدِي وَ لَمْ يَكُنْ لِي فِيهَا مُعَاوِنٌ إِلَّا اللهَ وَحْدَهُ ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَ لَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ أَمَّا السَّابِعَةُ يَا أَخَا الْيَهُودِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا تَوَجَّهَ لِفَتْحِ مَكَّةَ أَحَبَّ أَنْ يُعْذِرَ إِلَيْهِمْ وَ يَدْعُوَهُمْ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ آخِراً كَمَا دَعَاهُمْ أَوَّلًا فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ كِتَاباً يُحَذِّرُهُمْ فِيهِ وَ يُنْذِرُهُمْ عَذَابَ اللهِ وَ يَعِدُهُمُ الصَّفْحَ وَ يُمَنِّيهِمْ مَغْفِرَةَ رَبِّهِمْ وَ نَسَخَ لَهُمْ فِي آخِرِهِ سُورَةَ بَرَاءَةَ لِيَقْرَأَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَرَضَ عَلَى جَمِيعِ أَصْحَابِهِ الْمُضِيَّ بِهِ فَكُلُّهُمْ يَرَى التَّثَاقُلَ فِيهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَدَبَ مِنْهُمْ رَجُلًا فَوَجَّهَهُ بِهِ فَأَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَا يُؤَدِّي عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ رَجُلٌ مِنْكَ فَأَنْبَأَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذَلِكَ وَ وَجَّهَنِي بِكِتَابِهِ وَ رِسَالَتِهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فَأَتَيْتُ مَكَّةَ وَ أَهْلُهَا مَنْ قَدْ عَرَفْتُمْ لَيْسَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَ لَوْ قَدَرَ أَنْ يَضَعَ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنِّي إِرْباً لَفَعَلَ وَ لَوْ أَنْ يَبْذُلَ فِي ذَلِكَ نَفْسَهُ وَ أَهْلَهُ وَ وُلْدَهُ وَ مَالَهُ

فَبَلَّغْتُهُمْ رِسَالَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَرَأْتُ عَلَيْهِمْ كِتَابَهُ فَكُلُّهُمْ يَلْقَانِي بِالتَّهَدُّدِ وَ الْوَعِيدِ وَ يُبْدِي لِيَ الْبَغْضَاءَ وَ يُظْهِرُ الشَّحْنَاءَ مِنْ رِجَالِهِمْ وَ نِسَائِهِمْ فَكَانَ مِنِّي فِي ذَلِكَ مَا قَدْ رَأَيْتُمْ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام يَا أَخَا الْيَهُودِ هَذِهِ الْمَوَاطِنُ الَّتِي امْتَحَنَنِي فِيهِ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ نَبِيِّهِ ﷺ فَوَجَدَنِي فِيهَا كُلِّهَا بِمَنِّهِ مُطِيعاً لَيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا مِثْلُ الَّذِي لِي وَ لَوْ شِئْتُ لَوَصَفْتُ ذَلِكَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَهَى عَنِ التَّزْكِيَةِ فَقَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَدَقْتَ وَ اللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْفَضِيلَةَ بِالْقَرَابَةِ مِنْ نَبِيِّنَا ﷺ وَ أَسْعَدَكَ بِأَنْ جَعَلَكَ أَخَاهُ تَنْزِلُ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى وَ فَضَّلَكَ بِالْمَوَاقِفِ الَّتِي بَاشَرْتَهَا وَ الْأَهْوَالِ الَّتِي رَكِبْتَهَا وَ ذَخَرَ لَكَ الَّذِي ذَكَرْتَ وَ أَكْثَرَ مِنْهُ مِمَّا لَمْ تَذْكُرْهُ وَ مِمَّا لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُهُ يَقُولُ ذَلِكَ مَنْ شَهِدَكَ مِنَّا مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ وَ مَنْ شَهِدَكَ بَعْدَهُ فَأَخْبِرْنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا امْتَحَنَكَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ بَعْدَ نَبِيِّنَا ﷺ فَاحْتَمَلْتَهُ وَ صَبَرْتَ فَلَوْ شِئْنَا أَنْ نَصِفَ ذَلِكَ لَوَصَفْنَاهُ عِلْماً مِنَّا بِهِ وَ ظُهُوراً مِنَّا عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّا نُحِبُّ أَنْ نَسْمَعَ مِنْكَ ذَلِكَ كَمَا سَمِعْنَا مِنْكَ مَا امْتَحَنَكَ اللَّهُ بِهِ فِي حَيَاتِهِ فَأَطَعْتَهُ فِيهِ فَقَالَ عليه السلام يَا أَخَا الْيَهُودِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ امْتَحَنَنِي بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّهِ ﷺ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فَوَجَدَنِي فِيهِنَّ مِنْ غَيْرِ تَزْكِيَةٍ لِنَفْسِي بِمَنِّهِ وَ نِعْمَتِهِ صَبُوراً وَ أَمَّا أَوَّلُهُنَّ يَا أَخَا الْيَهُودِ فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِي خَاصَّةً دُونَ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً أَحَدٌ آنَسُ بِهِ أَوْ أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ أَوْ أَسْتَنِيمُ إِلَيْهِ أَوْ أَتَقَرَّبُ بِهِ غَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هُوَ رَبَّانِي صَغِيراً وَ بَوَّأَنِي كَبِيراً وَ كَفَانِي الْعَيْلَةَ وَ جَبَرَنِي مِنَ الْيُتْمِ وَ أَغْنَانِي عَنِ الطَّلَبِ وَ وَقَانِيَ الْمَكْسَبَ وَ عَالَ لِيَ النَّفْسَ وَ الْوَلَدَ وَ الْأَهْلَ هَذَا فِي تَصَارِيفِ أَمْرِ الدُّنْيَا مَعَ مَا خَصَّنِي بِهِ مِنَ الدَّرَجَاتِ الَّتِي قَادَتْنِي إِلَى مَعَالِي الْحَقِّ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَنَزَلَ بِي مِنْ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ الْجِبَالَ لَوْ حَمَلَتْهُ عَنْوَةً كَانَتْ تَنْهَضُ بِهِ فَرَأَيْتُ النَّاسَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَا بَيْنَ جَازِعٍ لَا يَمْلِكُ جَزَعَهُ وَ لَا يَضْبِطُ نَفْسَهُ وَ لَا يَقْوَى عَلَى حَمْلِ فَادِحِ مَا نَزَلَ بِهِ قَدْ أَذْهَبَ الْجَزَعُ صَبْرَهُ وَ أَذْهَلَ عَقْلَهُ وَ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْفَهْمِ وَ الْإِفْهَامِ وَ الْقَوْلِ وَ الْإِسْمَاعِ وَ سَائِرُ النَّاسِ مِنْ غَيْرِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بَيْنَ مُعَزٍّ يَأْمُرُ بِالصَّبْرِ وَ بَيْنَ مُسَاعِدٍ بَاكٍ لِبُكَائِهِمْ جَازِعٍ لِجَزَعِهِمْ وَ حَمَلْتُ نَفْسِي عَلَى الصَّبْرِ عِنْدَ وَفَاتِهِ بِلُزُومِ الصَّمْتِ وَ الِاشْتِغَالِ بِمَا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ تَجْهِيزِهِ وَ تَغْسِيلِهِ وَ تَحْنِيطِهِ وَ تَكْفِينِهِ وَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَ وَضْعِهِ فِي حُفْرَتِهِ وَ جَمْعِ كِتَابِ اللَّهِ وَ عَهْدِهِ إِلَى خَلْقِهِ لَا يَشْغَلُنِي عَنْ ذَلِكَ بَادِرُ دَمْعَةٍ وَ لَا هَائِجُ زَفْرَةٍ وَ لَا لَاذِعُ حُرْقَةٍ وَ لَا جَزِيلُ مُصِيبَةٍ حَتَّى أَدَّيْتُ فِي ذَلِكَ الْحَقَّ الْوَاجِبَ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِرَسُولِهِ ﷺ عَلَيَّ وَ بَلَّغْتُ

مِنْهُ الَّذِي اَمَرَنِي بِهِ وَ احْتَمَلْتُهُ صَابِراً مُحْتَسِباً ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام إِلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ يَا اَخَا الْيَهُودِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَّرَنِي فِي حَيَاتِهِ عَلَى جَمِيعِ أُمَّتِهِ وَ اَخَذَ عَلَى جَمِيعِ مَنْ حَضَرَهُ مِنْهُمُ الْبَيْعَةَ وَ السَّمْعَ وَ الطَّاعَةَ لِاَمْرِي وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ذَلِكَ فَكُنْتُ الْمُؤَدِّيَ إِلَيْهِمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَمْرَهُ إِذَا حَضَرْتُهُ وَ الْاَمِيرَ عَلَى مَنْ حَضَرَنِي مِنْهُمْ إِذَا فَارَقْتُهُ لَا تَخْتَلِجُ فِي نَفْسِي مُنَازَعَةُ اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ لِي فِي شَيْءٍ مِنَ الْاَمْرِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَ لَا بَعْدَ وَفَاتِهِ ثُمَّ اَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَوْجِيهِ الْجَيْشِ الَّذِي وَجَّهَهُ مَعَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عِنْدَ الَّذِي اَحْدَثَ اللهُ بِهِ مِنَ الْمَرَضِ الَّذِي تَوَفَّاهُ فِيهِ فَلَمْ يَدَعِ النَّبِيُّ اَحَداً مِنْ اَفْنَاءِ الْعَرَبِ وَ لَا مِنَ الْاَوْسِ وَ الْخَزْرَجِ وَ غَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ مِمَّنْ يَخَافُ عَلَى نَقْضِهِ وَ مُنَازَعَتِهِ وَ لَا اَحَداً مِمَّنْ يَرَانِي بِعَيْنِ الْبَغْضَاءِ مِمَّنْ قَدْ وَتَرْتُهُ بِقَتْلِ اَبِيهِ اَوْ اَخِيهِ اَوْ حَمِيمِهِ إِلَّا وَجَّهَهُ فِي ذَلِكَ الْجَيْشِ وَ لَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الْمُسْلِمِينَ وَ غَيْرِهِمْ وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَ الْمُنَافِقِينَ لِتَصْفُوَ قُلُوبُ مَنْ يَبْقَى مَعِي بِحَضْرَتِهِ وَ لِئَلَّا يَقُولَ قَائِلٌ شَيْئاً مِمَّا اَكْرَهُهُ وَ لَا يَدْفَعُنِي دَافِعٌ مِنَ الْوِلَايَةِ وَ الْقِيَامِ بِاَمْرِ رَعِيَّتِهِ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ كَانَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ أُمَّتِهِ اَنْ يَمْضِيَ جَيْشُ أُسَامَةَ وَ لَا يَتَخَلَّفَ عَنْهُ اَحَدٌ مِمَّنْ أَنْهَضَ مَعَهُ وَ تَقَدَّمَ فِي ذَلِكَ اَشَدَّ التَّقَدُّمِ وَ اَوْعَزَ فِيهِ اَبْلَغَ الْإِيعَازِ وَ اَكَّدَ فِيهِ اَكْثَرَ التَّأْكِيدِ فَلَمْ اَشْعُرْ بَعْدَ اَنْ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا بِرِجَالٍ مِنْ بَعْثِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ اَهْلِ عَسْكَرِهِ قَدْ تَرَكُوا مَرَاكِزَهُمْ وَ اَخَلُّوا مَوَاضِعَهُمْ وَ خَالَفُوا اَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا اَنْهَضَهُمْ لَهُ وَ اَمَرَهُمْ بِهِ وَ تَقَدَّمَ إِلَيْهِمْ مِنْ مُلَازَمَةِ اَمِيرِهِمْ وَ السَّيْرِ مَعَهُ تَحْتَ لِوَائِهِ حَتَّى يُنْفِذَ لِوَجْهِهِ الَّذِي اَنْفَذَهُ إِلَيْهِ فَخَلَّفُوا اَمِيرَهُمْ مُقِيماً فِي عَسْكَرِهِ وَ اَقْبَلُوا يَتَبَادَرُونَ عَلَى الْخَيْلِ رَكْضاً إِلَى حَلِّ عُقْدَةٍ عَقَدَهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِي وَ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي اَعْنَاقِهِمْ فَحَلُّوهَا وَ عَهْدٍ عَاهَدُوا اللهَ وَ رَسُولَهُ فَنَكَثُوهُ وَ عَقَدُوا لِاَنْفُسِهِمْ عَقْداً ضَجَّتْ بِهِ اَصْوَاتُهُمْ وَ اخْتَصَّتْ بِهِ آرَاؤُهُمْ مِنْ غَيْرِ مُنَاظَرَةٍ لِاَحَدٍ مِنَّا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَوْ مُشَارَكَةٍ فِي رَأْيٍ اَوِ اسْتِقَالَةٍ لِمَا فِي اَعْنَاقِهِمْ مِنْ بَيْعَتِي فَعَلُوا ذَلِكَ وَ اَنَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَشْغُولٌ وَ بِتَجْهِيزِهِ عَنْ سَائِرِ الْاَشْيَاءِ مَصْدُودٌ فَإِنَّهُ كَانَ اَهَمَّهَا وَ اَحَقَّ مَا بُدِئَ بِهِ مِنْهَا فَكَانَ هَذَا يَا اَخَا الْيَهُودِ اَقْرَحُ مَا وَرَدَ عَلَى قَلْبِي مَعَ الَّذِي اَنَا فِيهِ مِنْ عَظِيمِ الرَّزِيَّةِ وَ فَاجِعِ الْمُصِيبَةِ وَ فَقْدِ مَنْ لَا خَلَفَ مِنْهُ إِلَّا اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَصَبَرْتُ عَلَيْهَا إِذَا اَتَتْ بَعْدَ أُخْتِهَا عَلَى تَقَارُبِهَا وَ سُرْعَةِ اتِّصَالِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام إِلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ يَا اَخَا

الْيَهُودِ فَإِنَّ الْقَائِمَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ يَلْقَانِي مُعْتَذِراً فِي كُلِّ أَيَّامِهِ وَ يَلُومُ غَيْرَهُ مَا ارْتَكَبَهُ مِنْ أَخْذِ حَقِّي وَ نَقْضِ بَيْعَتِي وَ يَسْأَلُنِي تَحْلِيلَهُ فَكُنْتُ أَقُولُ تَنْقَضِي أَيَّامُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيَّ حَقِّيَ الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لِي عَفْواً هَنِيئاً مِنْ غَيْرِ أَنْ أُحْدِثَ فِي الْإِسْلَامِ مَعَ حُدُوثِهِ وَ قُرْبِ عَهْدِهِ بِالْجَاهِلِيَّةِ حَدَثاً فِي طَلَبِ حَقِّي بِمُنَازَعَةٍ لَعَلَّ فُلَاناً يَقُولُ فِيهَا نَعَمْ وَ فُلَاناً يَقُولُ لَا فَيَئُولُ ذَلِكَ مِنَ الْقَوْلِ إِلَى الْفِعْلِ وَ جَمَاعَةٍ مِنْ خَوَاصِّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَعْرِفُهُمْ بِالنُّصْحِ لِلَّهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ لِكِتَابِهِ وَ دِينِهِ الْإِسْلَامِ يَأْتُونِّي عَوْداً وَ بَدْءاً وَ عَلَانِيَةً وَ سِرّاً فَيَدْعُونِّي إِلَى أَخْذِ حَقِّي وَ يَبْذُلُونَ أَنْفُسَهُمْ فِي نُصْرَتِي لِيُؤَدُّوا إِلَيَّ بِذَلِكَ بَيْعَتِي فِي أَعْنَاقِهِمْ فَأَقُولُ رُوَيْداً وَ صَبْراً قَلِيلًا لَعَلَّ اللهَ يَأْتِينِي بِذَلِكَ عَفْواً بِلَا مُنَازَعَةٍ وَ لَا إِرَاقَةِ الدِّمَاءِ فَقَدِ ارْتَابَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ وَ طَمِعَ فِي الْأَمْرِ بَعْدَهُ مَنْ لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ فَقَالَ كُلُّ قَوْمٍ مِنَّا أَمِيرٌ وَ مَا طَمِعَ الْقَائِلُونَ فِي ذَلِكَ إِلَّا لِتَنَاوُلِ غَيْرِيَ الْأَمْرَ فَلَمَّا دَنَتْ وَفَاةُ الْقَائِمِ وَ انْقَضَتْ أَيَّامُهُ صَيَّرَ الْأَمْرَ بَعْدَهُ لِصَاحِبِهِ فَكَانَتْ هَذِهِ أُخْتَ أُخْتِهَا وَ مَحَلُّهَا مِنِّي مِثْلَ مَحَلِّهَا وَ أَخَذَ مِنِّي مَا جَعَلَهُ اللهُ لِي فَاجْتَمَعَ إِلَيَّ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ مِمَّنْ مَضَى وَ مِمَّنْ بَقِيَ مِمَّنْ أَخَّرَهُ اللهُ مَنِ اجْتَمَعَ فَقَالُوا لِي فِيهَا مِثْلَ الَّذِي قَالُوا فِي أُخْتِهَا فَلَمْ يَعْدُ قَوْلِيَ الثَّانِي قَوْلِيَ الْأَوَّلَ صَبْراً وَ احْتِسَاباً وَ يَقِيناً وَ إِشْفَاقاً مِنْ أَنْ تَفْنَى عُصْبَةٌ تَأَلَّفَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِاللِّينِ مَرَّةً وَ بِالشِّدَّةِ أُخْرَى وَ بِالنُّذُرِ مَرَّةً وَ بِالسَّيْفِ أُخْرَى حَتَّى لَقَدْ كَانَ مِنْ تَأَلُّفِهِ لَهُمْ أَنْ كَانَ النَّاسُ فِي الْكَرِّ وَ الْفِرَارِ وَ الشِّبَعِ وَ الرِّيِّ وَ اللِّبَاسِ وَ الْوِطَاءِ وَ الدِّثَارِ وَ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا سُقُوفَ لِبُيُوتِنَا وَ لَا أَبْوَابَ وَ لَا سُتُورَ إِلَّا الْجَرَائِدُ وَ مَا أَشْبَهَهَا وَ لَا وِطَاءَ لَنَا وَ لَا دِثَارَ عَلَيْنَا يَتَدَاوَلُ الثَّوْبَ الْوَاحِدَ فِي الصَّلَاةِ أَكْثَرُنَا وَ نَطْوِي اللَّيَالِيَ وَ الْأَيَّامَ عَامَّتُنَا وَ رُبَّمَا أَتَانَا الشَّيْءُ مِمَّا أَفَاءَهُ اللهُ عَلَيْنَا وَ صَيَّرَهُ لَنَا خَاصَّةً دُونَ غَيْرِنَا وَ نَحْنُ عَلَى مَا وَصَفْتُ مِنْ حَالِنَا فَيُؤْثِرُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْبَابَ النِّعَمِ وَ الْأَمْوَالِ تَأَلُّفاً مِنْهُ لَهُمْ فَكُنْتُ أَحَقَّ مَنْ لَمْ يُفَرِّقْ هَذِهِ الْعُصْبَةَ الَّتِي أَلَّفَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ لَمْ يَحْمِلْهَا عَلَى الْخُطَّةِ الَّتِي لَا خَلَاصَ لَهَا مِنْهَا دُونَ بُلُوغِهَا أَوْ فَنَاءِ آجَالِهَا لِأَنِّي لَوْ نَصَبْتُ نَفْسِي فَدَعَوْتُهُمْ إِلَى نُصْرَتِي كَانُوا مِنِّي وَ فِي أَمْرِي عَلَى إِحْدَى مَنْزِلَتَيْنِ إِمَّا مُتَّبِعٍ مُقَاتِلٍ وَ إِمَّا مَقْتُولٍ إِنْ لَمْ يَتَّبِعِ الْجَمِيعَ وَ إِمَّا خَاذِلٍ يَكْفُرُ بِخِذْلَانِهِ إِنْ قَصَّرَ فِي نُصْرَتِي أَوْ أَمْسَكَ عَنْ طَاعَتِي وَ قَدْ عَلِمَ اللهُ أَنِّي مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى يَحِلُّ بِهِ فِي مُخَالَفَتِي وَ الْإِمْسَاكِ عَنْ نُصْرَتِي مَا أَحَلَّ قَوْمُ مُوسَى بِأَنْفُسِهِمْ فِي مُخَالَفَةِ هَارُونَ وَ تَرْكِ طَاعَتِهِ وَ رَأَيْتُ تَجَرُّعَ الْغُصَصِ وَ رَدَّ أَنْفَاسِ الصُّعَدَاءِ وَ لُزُومَ الصَّبْرِ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ أَوْ يَقْضِيَ بِمَا أَحَبَّ أَزْيَدَ لِي فِي حَظِّي وَ أَرْفَقَ بِالْعِصَابَةِ

الَّتِي وَصَفْتُ اَمْرَهُمْ وَ كَانَ اَمْرُ اللهِ قَدَراً مَقْدُوراً وَ لَوْ لَمْ اَتَّقِ هَذِهِ الْحَالَةَ يَا اَخَا الْيَهُودِ ثُمَّ طَلَبْتُ حَقِّي لَكُنْتُ اَوْلَى مِمَّنْ طَلَبَهُ لِعِلْمِ مَنْ مَضَى مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ مَنْ بِحَضْرَتِكَ مِنْهُمْ بِاَنِّي كُنْتُ اَكْثَرَ عَدَداً وَ اَعَزَّ عَشِيرَةً وَ اَمْنَعَ رِجَالًا وَ اَطْوَعَ اَمْراً وَ اَوْضَحَ حُجَّةً وَ اَكْثَرَ فِي هَذَا الدِّينِ مَنَاقِبَ وَ آثَاراً لِسَوَابِقِي وَ قَرَابَتِي وَ وِرَاثَتِي فَضْلًا عَنِ اسْتِحْقَاقِي ذَلِكَ بِالْوَصِيَّةِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِلْعِبَادِ مِنْهَا وَ الْبَيْعَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ فِي اَعْنَاقِهِمْ مِمَّنْ تَنَاوَلَهَا وَ قَدْ قُبِضَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اِنَّ وِلَايَةَ الْاُمَّةِ فِي يَدِهِ وَ فِي بَيْتِهِ لَا فِي يَدِ الْاُولَى تَنَاوَلُوهَا وَ لَا فِي بُيُوتِهِمْ وَ لَاَهْلُ بَيْتِهِ الَّذِينَ اَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً اَوْلَى بِالْاَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِهِ فِي جَمِيعِ الْخِصَالِ ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام اِلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ يَا اَخَا الْيَهُودِ فَاِنَّ الْقَائِمَ بَعْدَ صَاحِبِهِ كَانَ يُشَاوِرُنِي فِي مَوَارِدِ الْاُمُورِ فَيُصْدِرُهَا عَنْ اَمْرِي وَ يُنَاظِرُنِي فِي غَوَامِضِهَا فَيُمْضِيهَا عَنْ رَاْيِي لَا اَعْلَمُ اَحَداً وَ لَا يَعْلَمُهُ اَصْحَابِي يُنَاظِرُهُ فِي ذَلِكَ غَيْرِي وَ لَا يَطْمَعُ فِي الْاَمْرِ بَعْدَهُ سِوَايَ فَلَمَّا اَنْ اَتَتْهُ مَنِيَّتُهُ عَلَى فَجْاَةٍ بِلَا مَرَضٍ كَانَ قَبْلَهُ وَ لَا اَمْرٍ كَانَ اَمْضَاهُ فِي صِحَّةٍ مِنْ بَدَنِهِ لَمْ اَشُكَّ اَنِّي قَدِ اسْتَرْجَعْتُ حَقِّي فِي عَافِيَةٍ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي كُنْتُ اَطْلُبُهَا وَ الْعَاقِبَةِ الَّتِي كُنْتُ اَلْتَمِسُهَا وَ اَنَّ اللهَ سَيَاْتِي بِذَلِكَ عَلَى اَحْسَنِ مَا رَجَوْتُ وَ اَفْضَلِ مَا اَمَّلْتُ وَ كَانَ مِنْ فِعْلِهِ اَنْ خَتَمَ اَمْرَهُ بِاَنْ سَمَّى قَوْماً اَنَا سَادِسُهُمْ وَ لَمْ يَسْتَوِنِي بِوَاحِدٍ مِنْهُمْ وَ لَا ذَكَرَ لِي حَالًا فِي وِرَاثَةِ الرَّسُولِ وَ لَا قَرَابَةٍ وَ لَا صِهْرٍ وَ لَا نَسَبٍ وَ لَا لِوَاحِدٍ مِنْهُمْ مِثْلُ سَابِقَةٍ مِنْ سَوَابِقِي وَ لَا اَثَرٍ مِنْ آثَارِي وَ صَيَّرَهَا شُورَى بَيْنَنَا وَ صَيَّرَ ابْنَهُ فِيهَا حَاكِماً عَلَيْنَا وَ اَمَرَهُ اَنْ يَضْرِبَ اَعْنَاقَ النَّفَرِ السِّتَّةِ الَّذِينَ صَيَّرَ الْاَمْرَ فِيهِمْ اِنْ لَمْ يُنْفِذُوا اَمْرَهُ وَ كَفَى بِالصَّبْرِ عَلَى هَذَا يَا اَخَا الْيَهُودِ صَبْراً فَمَكَثَ الْقَوْمُ اَيَّامَهُمْ كُلَّهَا كُلٌّ يَخْطُبُ لِنَفْسِهِ وَ اَنَا مُمْسِكٌ عَنْ اَنْ سَاَلُونِي عَنْ اَمْرِي فَنَاظَرْتُهُمْ فِي اَيَّامِي وَ اَيَّامِهِمْ وَ آثَارِي وَ آثَارِهِمْ وَ اَوْضَحْتُ لَهُمْ مَا لَمْ يَجْهَلُوهُ مِنْ وُجُوهِ اسْتِحْقَاقِي لَهَا دُونَهُمْ وَ ذَكَّرْتُهُمْ عَهْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَيْهِمْ وَ تَاْكِيدَ مَا اَكَّدَهُ مِنَ الْبَيْعَةِ لِي فِي اَعْنَاقِهِمْ دَعَاهُمْ حُبُّ الْاِمَارَةِ وَ بَسْطُ الْاَيْدِي وَ الْاَلْسُنِ فِي الْاَمْرِ وَ النَّهْيِ وَ الرُّكُونِ اِلَى الدُّنْيَا وَ الْاِقْتِدَاءِ بِالْمَاضِينَ قَبْلَهُمْ اِلَى تَنَاوُلِ مَا لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُمْ فَاِذَا خَلَوْتُ بِالْوَاحِدِ ذَكَّرْتُهُ اَيَّامَ اللهِ وَ حَذَّرْتُهُ مَا هُوَ قَادِمٌ عَلَيْهِ وَ صَائِرٌ اِلَيْهِ الْتَمَسَ مِنِّي شَرْطاً اَنْ اُصَيِّرَهَا لَهُ بَعْدِي فَلَمَّا لَمْ يَجِدُوا عِنْدِي اِلَّا الْمَحَجَّةَ الْبَيْضَاءَ وَ الْحَمْلَ عَلَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ وَصِيَّةِ الرَّسُولِ وَ اِعْطَاءَ كُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ مَا جَعَلَهُ اللهُ لَهُ وَ مَنْعَهُ مَا لَمْ يَجْعَلِ اللهُ لَهُ اَزَالَهَا عَنِّي اِلَى ابْنِ عَفَّانَ طَمَعاً فِي الشَّحِيحِ مَعَهُ فِيهَا

وَ ابْنُ عَفَّانَ رَجُلٌ لَمْ يَسْتَوِ بِهِ وَ بِوَاحِدٍ مِمَّنْ حَضَرَهُ حَالٌ قَطُّ فَضْلًا عَمَّنْ دُونَهُمْ لَا بِبَدْرٍ الَّتِي هِيَ سَنَامُ فَخْرِهِمْ وَ لَا غَيْرِهَا مِنَ الْمَآثِرِ الَّتِي أَكْرَمَ اللهُ بِهَا رَسُولَهُ وَ مَنِ اخْتَصَّهُ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ عليه السلام ثُمَّ لَمْ أَعْلَمِ الْقَوْمَ أَمْسَوْا مِنْ يَوْمِهِمْ ذَلِكَ حَتَّى ظَهَرَتْ نَدَامَتُهُمْ وَ نَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَ أَحَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ كُلٌّ يَلُومُ نَفْسَهُ وَ يَلُومُ أَصْحَابَهُ ثُمَّ لَمْ تَطُلِ الْأَيَّامُ بِالْمُسْتَبِدِّ بِالْأَمْرِ ابْنِ عَفَّانَ حَتَّى أَكْفَرُوهُ وَ تَبَرَّءُوا مِنْهُ وَ مَشَى إِلَى أَصْحَابِهِ خَاصَّةً وَ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَامَّةً يَسْتَقِيلُهُمْ مِنْ بَيْعَتِهِ وَ يَتُوبُ إِلَى اللهِ مِنْ فَلْتَتِهِ فَكَانَتْ هَذِهِ يَا أَخَا الْيَهُودِ أَكْبَرَ مِنْ أُخْتِهَا وَ أَفْظَعَ وَ أَحْرَى أَنْ لَا يُصْبَرَ عَلَيْهَا فَنَالَنِي مِنْهَا الَّذِي لَا يَبْلُغُ وَصْفُهُ وَ لَا يُحَدُّ وَقْتُهُ وَ لَمْ يَكُنْ عِنْدِي فِيهَا إِلَّا الصَّبْرُ عَلَى مَا أَمَضُّ وَ أَبْلَغُ مِنْهَا وَ لَقَدْ أَتَانِي الْبَاقُونَ مِنَ السِّتَّةِ مِنْ يَوْمِهِمْ كُلٌّ رَاجِعٌ عَمَّا كَانَ رَكِبَ مِنِّي يَسْأَلُنِي خَلْعَ ابْنِ عَفَّانَ وَ الْوُثُوبَ عَلَيْهِ وَ أَخْذَ حَقِّي وَ يُؤْتِينِي صَفْقَتَهُ وَ بَيْعَتَهُ عَلَى الْمَوْتِ تَحْتَ رَايَتِي أَوْ يَرُدَّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيَّ حَقِّي فَوَ اللهِ يَا أَخَا الْيَهُودِ مَا مَنَعَنِي مِنْهَا إِلَّا الَّذِي مَنَعَنِي مِنْ أُخْتَيْهَا قَبْلَهَا وَ رَأَيْتُ الْإِبْقَاءَ عَلَى مَنْ بَقِيَ مِنَ الطَّائِفَةِ أَبْهَجَ لِي وَ آنَسَ لِقَلْبِي مِنْ فَنَائِهَا وَ عَلِمْتُ أَنِّي إِنْ حَمَلْتُهَا عَلَى دَعْوَةِ الْمَوْتِ رَكِبْتُهُ فَأَمَّا نَفْسِي فَقَدْ عَلِمَ مَنْ حَضَرَ مِمَّنْ تَرَى وَ مَنْ غَابَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم أَنَّ الْمَوْتَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ الشَّرْبَةِ الْبَارِدَةِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْحَرِّ مِنْ ذِي الْعَطَشِ الصَّدَى وَ لَقَدْ كُنْتُ عَاهَدْتُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَسُولَهُ صلى الله عليه وسلم أَنَا وَ عَمِّي حَمْزَةُ وَ أَخِي جَعْفَرٌ وَ ابْنُ عَمِّي عُبَيْدَةُ عَلَى أَمْرٍ وَفَيْنَا بِهِ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِرَسُولِهِ فَتَقَدَّمَنِي أَصْحَابِي وَ تَخَلَّفْتُ بَعْدَهُمْ لِمَا أَرَادَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَنْزَلَ اللهُ فِينَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجالٌ صَدَقُوا ما عاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضى نَحْبَهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَ ما بَدَّلُوا تَبْدِيلًا حَمْزَةُ وَ جَعْفَرٌ وَ عُبَيْدَةُ وَ أَنَا وَ اللهِ الْمُنْتَظِرُ يَا أَخَا الْيَهُودِ وَ مَا بَدَّلْتُ تَبْدِيلًا وَ مَا سَكَّتَنِي عَنِ ابْنِ عَفَّانَ وَ حَثَّنِي عَلَى الْإِمْسَاكِ عَنْهُ إِلَّا أَنِّي عَرَفْتُ مِنْ أَخْلَاقِهِ فِيمَا اخْتَبَرْتُ مِنْهُ بِمَا لَنْ يَدَعَهُ حَتَّى يَسْتَدْعِيَ الْأَبَاعِدَ إِلَى قَتْلِهِ وَ خَلْعِهِ فَضْلًا عَنِ الْأَقَارِبِ وَ أَنَا فِي عُزْلَةٍ فَصَبَرْتُ حَتَّى كَانَ ذَلِكَ لَمْ أَنْطِقْ فِيهِ بِحَرْفٍ مِنْ لَا وَ لَا نَعَمْ ثُمَّ أَتَانِي الْقَوْمُ وَ أَنَا عَلِمَ اللهُ كَارِهٌ لِمَعْرِفَتِي بِمَا تَطَاعَمُوا بِهِ مِنِ اعْتِقَالِ الْأَمْوَالِ وَ الْمَرَحِ فِي الْأَرْضِ وَ عِلْمِهِمْ بِأَنَّ تِلْكَ لَيْسَتْ لَهُمْ عِنْدِي وَ شَدِيدُ عَادَةٍ مُنْتَزَعَةٌ فَلَمَّا لَمْ يَجِدُوا عِنْدِي تَعَلَّلُوا الْأَعَالِيلَ ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ كَذَلِكَ فَقَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ أَمَّا الْخَامِسَةُ يَا أَخَا الْيَهُودِ فَإِنَّ الْمُتَابِعِينَ لِي لَمَّا لَمْ يَطْمَعُوا فِي تِلْكَ مِنِّي وَثَبُوا بِالْمَرْأَةِ عَلَيَّ وَ أَنَا وَلِيُّ أَمْرِهَا وَ الْوَصِيُّ عَلَيْهَا فَحَمَلُوهَا عَلَى الْجَمَلِ وَ شَدُّوهَا عَلَى

الرِّحَالِ وَ اَقْبَلُوا بِهَا تَخْبِطُ الْفَيَافِيَ وَ تَقْطَعُ الْبَرَارِيَ وَ تَنْبَحُ عَلَيْهَا كِلَابُ الْحَوْاَبِ وَ تَظْهَرُ لَهُمْ عَلَامَاتُ النَّدَمِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَ عِنْدَ كُلِّ حَالٍ فِي عُصْبَةٍ قَدْ بَايَعُونِي ثَانِيَةً بَعْدَ بَيْعَتِهِمُ الْاُولَى فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى اَتَتْ اَهْلَ بَلْدَةٍ قَصِيرَةٍ اَيْدِيهِمْ طَوِيلَةٍ لِحَاهُمْ قَلِيلَةٍ عُقُولُهُمْ عَازِبَةٍ آرَاؤُهُمْ وَ هُمْ جِيرَانُ بَدْوٍ وَ وُرَّادُ بَحْرٍ فَاَخْرَجَتْهُمْ يَخْبِطُونَ بِسُيُوفِهِمْ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ وَ يَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ بِغَيْرِ فَهْمٍ فَوَقَفْتُ مِنْ اَمْرِهِمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ كِلْتَاهُمَا فِي مَحَلِّهِ الْمَكْرُوهِ مِمَّنْ اِنْ كَفَفْتُ لَمْ يَرْجِعْ وَ لَمْ يَعْقِلْ وَ اِنْ اَقَمْتُ كُنْتُ قَدْ صِرْتُ اِلَى الَّتِي كَرِهْتُ فَقَدَّمْتُ الْحُجَّةَ بِالْاِعْذَارِ وَ الْاِنْذَارِ وَ دَعَوْتُ الْمَرْاَةَ اِلَى الرُّجُوعِ اِلَى بَيْتِهَا وَ الْقَوْمَ الَّذِينَ حَمَلُوهَا عَلَى الْوَفَاءِ بِبَيْعَتِهِمْ لِي وَ التَّرْكِ لِنَقْضِهِمْ عَهْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيَّ وَ اَعْطَيْتُهُمْ مِنْ نَفْسِي كُلَّ الَّذِي قَدَرْتُ عَلَيْهِ وَ نَاظَرْتُ بَعْضَهُمْ فَرَجَعَ وَ ذَكَّرْتُ فَذَكَرَ ثُمَّ اَقْبَلْتُ عَلَى النَّاسِ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَلَمْ يَزْدَادُوا اِلَّا جَهْلًا وَ تَمَادِياً وَ غَيّاً فَلَمَّا اَبَوْا اِلَّا هِيَ رَكِبْتُهَا مِنْهُمْ فَكَانَتْ عَلَيْهِمُ الدَّبْرَةُ وَ بِهِمُ الْهَزِيمَةُ وَ لَهُمُ الْحَسْرَةُ وَ فِيهِمُ الْفَنَاءُ وَ الْقَتْلُ وَ حَمَلْتُ نَفْسِي عَلَى الَّتِي لَمْ اَجِدْ مِنْهَا بُدّاً وَ لَمْ يَسَعْنِي اِذْ فَعَلْتُ ذَلِكَ وَ اَظْهَرْتُهُ آخِراً مِثْلَ الَّذِي وَسِعَنِي مِنْهُ اَوَّلًا مِنَ الْاِغْضَاءِ وَ الْاِمْسَاكِ وَ رَاَيْتُنِي اِنْ اَمْسَكْتُ كُنْتُ مُعِيناً لَهُمْ عَلَيَّ بِاِمْسَاكِي عَلَى مَا صَارُوا اِلَيْهِ وَ طَمِعُوا فِيهِ مِنْ تَنَاوُلِ الْاَطْرَافِ وَ سَفْكِ الدِّمَاءِ وَ قَتْلِ الرَّعِيَّةِ وَ تَحْكِيمِ النِّسَاءِ النَّوَاقِصِ الْعُقُولِ وَ الْحُظُوظِ عَلَى كُلِّ حَالٍ كَعَادَةِ بَنِي الْاَصْفَرِ وَ مَنْ مَضَى مِنْ مُلُوكِ سَبَإٍ وَ الْاُمَمِ الْخَالِيَةِ فَاَصِيرُ اِلَى مَا كَرِهْتُ اَوَّلًا وَ آخِراً وَ قَدْ اَهْمَلْتُ الْمَرْاَةَ وَ جُنْدَهَا يَفْعَلُونَ مَا وَصَفْتُ بَيْنَ الْفَرِيقَيْنِ مِنَ النَّاسِ وَ لَمْ اَهْجُمْ عَلَى الْاَمْرِ اِلَّا بَعْدَ مَا قَدَّمْتُ وَ اَخَّرْتُ وَ تَاَنَّيْتُ وَ رَاجَعْتُ وَ اَرْسَلْتُ وَ سَافَرْتُ وَ اَعْذَرْتُ وَ اَنْذَرْتُ وَ اَعْطَيْتُ الْقَوْمَ كُلَّ شَيْءٍ يَلْتَمِسُوهُ بَعْدَ اَنْ عَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ لَمْ يَلْتَمِسُوهُ فَلَمَّا اَبَوْا اِلَّا تِلْكَ اَقْدَمْتُ عَلَيْهَا فَبَلَغَ اللهُ بِي وَ بِهِمْ مَا اَرَادَ وَ كَانَ لِي عَلَيْهِمْ بِمَا كَانَ مِنِّي اِلَيْهِمْ شَهِيداً ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام اِلَى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ اَمَّا السَّادِسَةُ يَا اَخَا الْيَهُودِ فَتَحْكِيمُهُمُ الْحَكَمَيْنِ وَ مُحَارَبَةُ ابْنِ آكِلَةِ الْاَكْبَادِ وَ هُوَ طَلِيقٌ مُعَانِدٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِرَسُولِهِ وَ الْمُؤْمِنِينَ مُنْذُ بَعَثَ اللهُ مُحَمَّداً اِلَى اَنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ مَكَّةَ عَنْوَةً فَاَخَذْتُ بَيْعَتَهُ وَ بَيْعَةَ اَبِيهِ لِي مَعَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ بَعْدَهُ وَ اَبُوهُ بِالْاَمْسِ اَوَّلُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ جَعَلَ يَحُثُّنِي عَلَى النُّهُوضِ فِي اَخْذِ حَقِّي مِنَ الْمَاضِينَ قَبْلِي وَ يُجَدِّدُ لِي بَيْعَتَهُ كُلَّمَا اَتَانِي وَ اَعْجَبُ الْعَجَبِ اَنَّهُ لَمَّا رَاَى رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ رَدَّ اِلَيَّ حَقِّي وَ اَقَرَّ فِي مَعْدِنِهِ وَ انْقَطَعَ طَمَعُهُ اَنْ يَصِيرَ

فِي دِينِ اللهِ رَابِعاً وَ فِي اَمَانَةٍ حُمِّلْنَاهَا حَاكِماً كَرَّ عَلَى الْعَاصِي بْنِ الْعَاصِ فَاسْتَمَالَهُ فَمَالَ اِلَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ بِهِ بَعْدَ اَنْ اَطْعَمَهُ مِصْرَ وَ حَرَامٌ عَلَيْهِ اَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْفَيْءِ دُونَ قِسْمِهِ دِرْهَماً وَ حَرَامٌ عَلَى الرَّاعِي اِيصَالُ دِرْهَمٍ اِلَيْهِ فَوْقَ حَقِّهِ فَاَقْبَلَ يَخْبِطُ الْبِلَادَ بِالظُّلْمِ وَ يَطَؤُهَا بِالْغَشْمِ فَمَنْ بَايَعَهُ اَرْضَاهُ وَ مَنْ خَالَفَهُ نَاوَاهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ اِلَيَّ نَاكِثاً عَلَيْنَا مُغِيراً فِي الْبِلَادِ شَرْقاً وَ غَرْباً وَ يَمِيناً وَ شِمَالاً وَ الْاَنْبَاءُ تَأْتِينِي وَ الْاَخْبَارُ تَرِدُ عَلَيَّ بِذَلِكَ فَاَتَانِي اَعْوَرُ ثَقِيفٍ فَاَشَارَ عَلَيَّ اَنْ اُوَلِّيَهُ الْبِلَادَ الَّتِي هُوَ بِهَا لِاُدَارِيَهُ بِمَا اُوَلِّيهِ مِنْهَا وَ فِي الَّذِي اَشَارَ بِهِ الرَّاْيُ فِي اَمْرِ الدُّنْيَا لَوْ وَجَدْتُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي تَوْلِيَتِهِ لِي مَخْرَجاً وَ اَصَبْتُ لِنَفْسِي فِي ذَلِكَ عُذْراً فَاَعْلَمْتُ الرَّاْيَ فِي ذَلِكَ وَ شَاوَرْتُ مَنْ اَثِقُ بِنَصِيحَتِهِ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِرَسُولِهِ ﷺ وَ لِي وَ لِلْمُؤْمِنِينَ فَكَانَ رَاْيُهُ فِي ابْنِ آكِلَةِ الْاَكْبَادِ كَرَاْيِي يَنْهَانِي عَنْ تَوْلِيَتِهِ وَ يُحَذِّرُنِي اَنْ اُدْخِلَ فِي اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ يَدَهُ وَ لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَرَانِي اَتَّخِذُ الْمُضِلِّينَ عَضُداً فَوَجَّهْتُ اِلَيْهِ اَخَا بَجِيلَةَ مَرَّةً وَ اَخَا الْاَشْعَرِيِّينَ مَرَّةً كِلَاهُمَا رَكَنَ اِلَى الدُّنْيَا وَ تَابَعَ هَوَاهُ فِيمَا اَرْضَاهُ فَلَمَّا لَمْ اَرَهُ اَنْ يَزْدَادَ فِيمَا انْتَهَكَ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ اِلَّا تَمَادِياً شَاوَرْتُ مَنْ مَعِي مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ الْبَدْرِيِّينَ وَ الَّذِينَ ارْتَضَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَمْرَهُمْ وَ رَضِيَ عَنْهُمْ بَعْدَ بَيْعَتِهِمْ وَ غَيْرَهُمْ مِنْ صُلَحَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَ التَّابِعِينَ فَكُلٌّ يُوَافِقُ رَاْيُهُ رَاْيِي فِي غَزْوِهِ وَ مُحَارَبَتِهِ وَ مَنْعِهِ مِمَّا نَالَتْ يَدُهُ وَ اِنِّي نَهَضْتُ اِلَيْهِ بِاَصْحَابِي اُنْفِذُ اِلَيْهِ مِنْ كُلِّ مَوْضِعٍ كُتُبِي وَ اُوَجِّهُ اِلَيْهِ رُسُلِي اَدْعُوهُ اِلَى الرُّجُوعِ عَمَّا هُوَ فِيهِ وَ الدُّخُولِ فِيمَا فِيهِ النَّاسُ مَعِي فَكَتَبَ يَتَحَكَّمُ عَلَيَّ وَ يَتَمَنَّى عَلَيَّ الْاَمَانِيَّ وَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ شُرُوطاً لَا يَرْضَاهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَسُولُهُ وَ لَا الْمُسْلِمُونَ وَ يَشْتَرِطُ فِي بَعْضِهَا اَنْ اَدْفَعَ اِلَيْهِ اَقْوَاماً مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَبْرَاراً فِيهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ اَيْنَ مِثْلُ عَمَّارٍ وَ اللهِ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ مَا يُعَدُّ مِنَّا خَمْسَةٌ اِلَّا كَانَ سَادِسَهُمْ وَ لَا اَرْبَعَةٌ اِلَّا كَانَ خَامِسَهُمْ اشْتَرَطَ دَفْعَهُمْ اِلَيْهِ لِيَقْتُلَهُمْ وَ يُصَلِّبَهُمْ وَ انْتَحَلَ دَمَ عُثْمَانَ وَ لَعَمْرُو اللهِ مَا اَلَّبَ عَلَى عُثْمَانَ وَ لَا جَمَعَ النَّاسَ عَلَى قَتْلِهِ اِلَّا هُوَ وَ اَشْبَاهُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ اَغْصَانِ الشَّجَرَةِ الْمَلْعُونَةِ فِي الْقُرْآنِ فَلَمَّا لَمْ اُجِبْ اِلَى مَا اشْتَرَطَ مِنْ ذَلِكَ كَرَّ مُسْتَعْلِياً فِي نَفْسِهِ بِطُغْيَانِهِ وَ بَغْيِهِ بِحَمِيرٍ لَا عُقُولَ لَهُمْ وَ لَا بَصَائِرَ فَمَوَّهَ لَهُمْ اَمْراً فَاتَّبَعُوهُ وَ اَعْطَاهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَا اَمَالَهُمْ بِهِ اِلَيْهِ فَنَاجَزْنَاهُمْ وَ حَاكَمْنَاهُمْ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بَعْدَ الْاِعْذَارِ وَ الْاِنْذَارِ فَلَمَّا لَمْ يَزِدْهُ ذَلِكَ اِلَّا تَمَادِياً وَ بَغْياً لَقِينَاهُ بِعَادَةِ اللهِ الَّتِي عَوَّدَنَاهُ مِنَ النَّصْرِ عَلَى اَعْدَائِهِ وَ عَدُوِّنَا وَ رَايَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاَيْدِينَا لَمْ يَزَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَفُلُّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ بِهَا حَتَّى يَقْضِيَ الْمَوْتَ عَلَيْهِ وَ هُوَ مُعَلَّمٌ رَايَاتِ اَبِيهِ الَّتِي لَمْ

آزَلْ أُقَاتِلُهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي كُلِّ الْمَوَاطِنِ فَلَمْ يَجِدْ مِنَ الْمَوْتِ مَنْجىً إِلَّا الْهَرَبَ فَرَكِبَ فَرَسَهُ وَ قَلَّبَ رَايَتَهُ لَا يَدْرِي كَيْفَ يَحْتَالُ فَاسْتَعَانَ بِرَأْيِ ابْنِ الْعَاصِ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِإِظْهَارِ الْمَصَاحِفِ وَ رَفْعِهَا عَلَى الْأَعْلَامِ وَ الدُّعَاءِ إِلَى مَا فِيهَا وَ قَالَ إِنَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ حِزْبَهُ أَهْلُ بَصَائِرَ وَ رَحْمَةٍ وَ تُقْياً وَ قَدْ دَعَوْكَ إِلَى كِتَابِ اللهِ أَوَّلًا وَ هُمْ مُجِيبُوكَ إِلَيْهِ آخِراً فَأَطَاعَهُ فِيمَا أَشَارَ بِهِ عَلَيْهِ إِذْ رَأَى أَنَّهُ لَا مَنْجىً لَهُ مِنَ الْقَتْلِ أَوِ الْهَرَبِ غَيْرُهُ فَرَفَعَ الْمَصَاحِفَ يَدْعُو إِلَى مَا فِيهَا بِزَعْمِهِ فَمَالَتْ إِلَى الْمَصَاحِفِ قُلُوبُ وَ مَنْ بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِي بَعْدَ فَنَاءِ أَخْيَارِهِمْ وَ جَهْدِهِمْ فِي جِهَادِ أَعْدَاءِ اللهِ وَ أَعْدَائِهِمْ عَلَى بَصَائِرِهِمْ وَ ظَنُّوا أَنَّ ابْنَ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ لَهُ الْوَفَاءُ بِمَا دَعَا إِلَيْهِ فَأَصْغَوْا إِلَى دَعْوَتِهِ وَ أَقْبَلُوا بِأَجْمَعِهِمْ فِي إِجَابَتِهِ فَأَعْلَمْتُهُمْ أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ مَكْرٌ وَ مِنِ ابْنِ الْعَاصِ مَعَهُ وَ أَنَّهُمَا إِلَى النَّكْثِ أَقْرَبُ مِنْهُمَا إِلَى الْوَفَاءِ فَلَمْ يَقْبَلُوا قَوْلِي وَ لَمْ يُطِيعُوا أَمْرِي وَ أَبَوْا إِلَّا إِجَابَتَهُ كَرِهْتُ أَمْ هَوِيتُ شِئْتُ أَوْ أَبِيتُ حَتَّى أَخَذَ بَعْضُهُمْ يَقُولُ لِبَعْضٍ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَأَلْحِقُوهُ بِابْنِ عَفَّانَ أَوِ ادْفَعُوهُ إِلَى ابْنِ هِنْدٍ بِرُمَّتِهِ فَجَهَدْتُ عَلِمَ اللهُ جَهْدِي وَ لَمْ أَدَعْ غُلَّةً فِي نَفْسِي إِلَّا بَلَّغْتُهَا فِي أَنْ يُخَلُّونِي وَ رَأْيِي فَلَمْ يَفْعَلُوا وَ رَاوَدْتُهُمْ عَلَى الصَّبْرِ عَلَى مِقْدَارِ فُوَاقِ النَّاقَةِ أَوْ رَكْضَةِ الْفَرَسِ فَلَمْ يُجِيبُوا مَا خَلَا هَذَا الشَّيْخَ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْأَشْتَرِ وَ عُصْبَةً مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَوَ اللهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَمْضِيَ عَلَى بَصِيرَتِي إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ يُقْتَلَ هَذَانِ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليهم السلام فَيَنْقَطِعَ نَسْلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ ذُرِّيَّتُهُ مِنْ أُمَّتِهِ وَ مَخَافَةَ أَنْ يُقْتَلَ هَذَا وَ هَذَا وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَإِنِّي أَعْلَمُ لَوْ لَا مَكَانِي لَمْ يَقِفَا ذَلِكَ الْمَوْقِفَ فَلِذَلِكَ صَبَرْتُ عَلَى مَا أَرَادَ الْقَوْمُ مَعَ مَا سَبَقَ فِيهِ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمَّا رَفَعْنَا عَنِ الْقَوْمِ سُيُوفَنَا تَحَكَّمُوا فِي الْأُمُورِ وَ تَخَيَّرُوا الْأَحْكَامَ وَ الْآرَاءَ وَ تَرَكُوا الْمَصَاحِفَ وَ مَا دَعَوْا إِلَيْهِ مِنْ حُكْمِ الْقُرْآنِ وَ مَا كُنْتُ أُحَكِّمُ فِي دِينِ اللهِ أَحَداً إِذْ كَانَ التَّحْكِيمُ فِي ذَلِكَ الْخَطَأَ الَّذِي لَا شَكَّ فِيهِ وَ لَا امْتِرَاءَ فَلَمَّا أَبَوْا إِلَّا ذَلِكَ أَرَدْتُ أَنْ أُحَكِّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ أَرْضَى رَأْيَهُ وَ عَقْلَهُ وَ أَثِقُ بِنَصِيحَتِهِ وَ مَوَدَّتِهِ وَ دِينِهِ وَ أَقْبَلْتُ لَا أُسَمِّي أَحَداً إِلَّا امْتَنَعَ مِنْهُ ابْنُ هِنْدٍ وَ لَا أَدْعُوهُ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا أَدْبَرَ عَنْهُ وَ أَقْبَلَ ابْنُ هِنْدٍ يَسُومُنَا عَسْفاً وَ مَا ذَاكَ إِلَّا بِاتِّبَاعِ أَصْحَابِي لَهُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا أَبَوْا إِلَّا غَلَبَتِي عَلَى التَّحَكُّمِ تَبَرَّأْتُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُمْ وَ فَوَّضْتُ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ فَقَلَّدُوهُ امْرَأً فَخَدَعَهُ ابْنُ الْعَاصِ خَدِيعَةً ظَهَرَتْ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَ غَرْبِهَا وَ أَظْهَرَ الْمَخْدُوعُ عَلَيْهَا نَدَماً ثُمَّ أَقْبَلَ عليه السلام عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عليه السلام وَ أَمَّا السَّابِعَةُ يَا أَخَا

الْيَهُودِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ أُقَاتِلَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ أَيَّامِي قَوْماً مِنْ أَصْحَابِي يَصُومُونَ النَّهَارَ وَ يَقُومُونَ اللَّيْلَ وَ يَتْلُونَ الْكِتَابَ يَمْرُقُونَ بِخِلَافِهِمْ عَلَيَّ وَ مُحَارَبَتِهِمْ إِيَّايَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فِيهِمْ ذُو الثُّدَيَّةِ يُخْتَمُ لِي بِقَتْلِهِمْ بِالسَّعَادَةِ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ إِلَى مَوْضِعِي هَذَا يَعْنِي بَعْدَ الْحَكَمَيْنِ أَقْبَلَ بَعْضُ الْقَوْمِ عَلَى بَعْضٍ بِاللَّائِمَةِ فِيمَا صَارُوا إِلَيْهِ مِنْ تَحْكِيمِ الْحَكَمَيْنِ فَلَمْ يَجِدُوا لِأَنْفُسِهِمْ مِنْ ذَلِكَ مَخْرَجاً إِلَّا أَنْ قَالُوا كَانَ يَنْبَغِي لِأَمِيرِنَا أَنْ لَا يُبَايِعَ مَنْ أَخْطَأَ وَ أَنْ يَقْضِيَ بِحَقِيقَةِ رَأْيِهِ عَلَى قَتْلِ نَفْسِهِ وَ قَتْلِ مَنْ خَالَفَهُ مِنَّا فَقَدْ كَفَرَ بِمُتَابَعَتِهِ إِيَّانَا وَ طَاعَتِهِ لَنَا فِي الْخَطَإِ وَ أَحَلَّ لَنَا بِذَلِكَ قَتْلَهُ وَ سَفْكَ دَمِهِ فَتَجَمَّعُوا عَلَى ذَلِكَ وَ خَرَجُوا رَاكِبِينَ رُءُوسَهُمْ يُنَادُونَ بِأَعْلَى أَصْوَاتِهِمْ لَا حُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ ثُمَّ تَفَرَّقُوا فِرْقَةٌ بِالنُّخَيْلَةِ وَ أُخْرَى بِحَرُورَاءَ وَ أُخْرَى رَاكِبَةٌ رَأْسَهَا تَخْبِطُ الْأَرْضَ شَرْقاً حَتَّى عَبَرَتْ دِجْلَةَ فَلَمْ تَمُرَّ بِمُسْلِمٍ إِلَّا امْتَحَنَتْهُ فَمَنْ تَابَعَهَا اسْتَحْيَتْهُ وَ مَنْ خَالَفَهَا قَتَلَتْهُ فَخَرَجْتُ إِلَى الْأُولَيَيْنِ وَاحِدَةً بَعْدَ أُخْرَى أَدْعُوهُمْ إِلَى طَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الرُّجُوعِ إِلَيْهِ فَأَبَيَا إِلَّا السَّيْفَ لَا يُقْنِعُهُمَا غَيْرُ ذَلِكَ فَلَمَّا أَعْيَتِ الْحِيلَةُ فِيهِمَا حَاكَمْتُهُمَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَتَلَ اللهُ هَذِهِ وَ هَذِهِ وَ كَانُوا يَا أَخَا الْيَهُودِ لَوْ لَا مَا فَعَلُوا لَكَانُوا رُكْناً قَوِيّاً وَ سَدّاً مَنِيعاً فَأَبَى اللهُ إِلَّا مَا صَارُوا إِلَيْهِ ثُمَّ كَتَبْتُ إِلَى الْفِرْقَةِ الثَّالِثَةِ وَ وَجَّهْتُ رُسُلِي تَتْرَى وَ كَانُوا مِنْ جِلَّةِ أَصْحَابِي وَ أَهْلِ التَّعَبُّدِ مِنْهُمْ وَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا فَأَبَتْ إِلَّا اتِّبَاعَ أُخْتَيْهَا وَ الِاحْتِذَاءَ عَلَى مِثَالِهِمَا وَ أَسْرَعَتْ فِي قَتْلِ مَنْ خَالَفَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ تَتَابَعَتْ إِلَيَّ الْأَخْبَارُ بِفِعْلِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتَّى قَطَعْتُ إِلَيْهِمْ دِجْلَةَ أُوَجِّهُ السُّفَرَاءَ وَ النُّصَحَاءَ وَ أَطْلُبُ الْعُتْبَى بِجُهْدِي بِهَذَا مَرَّةً وَ بِهَذَا مَرَّةً وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْأَشْتَرِ وَ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ وَ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْأَرْحَبِيِّ وَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ فَلَمَّا أَبَوْا إِلَّا تِلْكَ رَكِبْتُهَا مِنْهُمْ فَقَتَلَهُمُ اللهُ يَا أَخَا الْيَهُودِ عَنْ آخِرِهِمْ وَ هُمْ أَرْبَعَةُ آلَافٍ أَوْ يَزِيدُونَ حَتَّى لَمْ يُفْلِتْ مِنْهُمْ مُخْبِرٌ فَاسْتَخْرَجْتُ ذَا الثُّدَيَّةِ مِنْ قَتْلَاهُمْ بِحَضْرَةِ مَنْ تَرَى لَهُ ثَدْيٌ كَثَدْيِ الْمَرْأَةِ ثُمَّ الْتَفَتَ عليه السلام إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ كَذَلِكَ قَالُوا بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ- فَقَالَ عليه السلام قَدْ وَفَيْتُ سَبْعاً وَ سَبْعاً يَا أَخَا الْيَهُودِ وَ بَقِيَتِ الْأُخْرَى وَ أُوشِكُ بِهَا فَكَانَ قَدْ فَبَكَى أَصْحَابُ عَلِيٍّ عليه السلام وَ بَكَى رَأْسُ الْيَهُودِ وَ قَالُوا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا بِالْأُخْرَى فَقَالَ الْأُخْرَى أَنْ تُخْضَبَ هَذِهِ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَتِهِ مِنْ هَذِهِ وَ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى هَامَتِهِ قَالَ وَ ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُ النَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ بِالضَّجَّةِ وَ الْبُكَاءِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ بِالْكُوفَةِ دَارٌ إِلَّا خَرَجَ أَهْلُهَا فَزِعاً وَ أَسْلَمَ رَأْسُ الْيَهُودِ عَلَى يَدَيْ عَلِيٍّ عليه السلام مِنْ سَاعَتِهِ وَ لَمْ يَزَلْ مُقِيماً

حَتّٰى قُتِلَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اُخِذَ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللهُ فَاَقْبَلَ رَأْسُ الْيَهُودِ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ النَّاسُ حَوْلَهُ وَ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اقْتُلْهُ قَتَلَهُ اللهُ فَاِنِّي رَاَيْتُ فِي الْكُتُبِ الَّتِي اُنْزِلَتْ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ هٰذَا اَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ جُرْماً مِنِ ابْنِ آدَمَ قَاتِلِ اَخِيهِ وَ مِنَ الْقُدَارِ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُودَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام جنگ نہروان واپس ہوئے تو یہودیوں کا ایک سردار حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے آپ سے کچھ مسائل دریافت کرنا ہیں ان کا جواب سوائے نبی کے یا اس کے وصی کے کسی کو معلوم نہیں لہٰذا اگر آپ چاہیں تو پوچھوں اور اگر آپ چاہیں تو درگزر کروں۔

فرمایا: جو چاہو سوال کرو۔

اس نے عرض کی: میں نے اپنی کتاب میں پڑھا ہے کہ ہر پیغمبر کو خدا حکم دیتا ہے کہ اپنے اہل بیت میں سے کسی کو اپنا وزیر و جانشین مقرر کرے اور اس سلسلہ میں ایک ایسا فرمان جاری کرے جس کی پیروی کی جائے اور ان کے بعد بھی اس پر عمل کیا جاتا رہے اور خدا اوصیائے پیغمبر کا، حیات پیغمبر میں اور بعد پیغمبر امتحان لیتا ہے۔ یہ ارشاد فرمائیے کہ کتنے امتحانات ہوتے ہیں اور ان کی وفات کے بعد کتنے امتحانات ہوتے ہیں؟ اور یہ کہ جب وہ کامیاب ہوتے ہیں تو ان کا انجام کیا ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس خدائے برحق کی جس نے جناب موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو شگافتہ فرمایا اور توراۃ و انجیل کو موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پر اتارا اگر میں تیرے سوالات کا جواب شافی دے دوں تو تُو اسلام قبول کرلے گا؟

اس نے کہا: بالکل

امام نے فرمایا: حیات انبیاء علیہم السلام میں ان کے جانشینوں کا سات مقامات پر امتحان ہوتا ہے تاکہ ان کی اطاعت و فرمان برداری معلوم ہوجائے اور جب وہ ان امتحانات میں کامیاب ہوجاتے ہیں تو ارشاد الٰہی ہوتا ہے کہ اب ان کو اپنا ولی منتخب کرلو۔ اپنی زندگی میں اور وصی بنالو۔ اپنی وفات کے بعد کے لیے ان کی اطاعت امت پر واجب کردی جاتی ہے۔ پھر بعد وفات پیغمبر سات امتحان اور ہوتے ہیں تاکہ ان کی بردباری اور تحمل کا اندازہ ہوجائے۔ پس جب یہ آزمائش میں پورے اترتے ہیں تو خدا ان پر سعادتمندی کی مہر لگا دیتا ہے تاکہ انہیں انبیاء سے ملحق کردے اس حال میں کہ ان کی سعادت کامل ہو چکی ہو۔

یہودی نے عرض کی یا حضرت بالکل بجا فرمایا۔ اب ارشاد ہو کہ حیات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیا کیا امتحانات آپ کے ہوئے اور بعد وفات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون کون سے امتحانات ہوئے اور آپ کا انجام کیا ہوگا۔

حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا میرے ساتھ چل میں تجھ کو بتاؤں۔

اصحاب نے عرض کی: مولا ہم لوگ نہ سن سکیں گے۔
فرمایا: تم اس کا تحمل نہیں کر سکتے۔
اصحاب نے عرض کی: کیوں ہم اس کے متحمل نہ ہو سکیں۔
فرمایا: جو سلوک تم نے ماضی میں میرے ساتھ روا رکھا ہے اس کی وجہ سے۔

اس پر مالک اشتر نے بڑھ کر کہا: اے امیرالمومنینؑ! ہمیں بھی اس سے آگاہ کیجئے خدا قسم ہمیں معلوم ہے کہ روئے زمین پر سوائے آپ کے نبی کا کوئی جانشین نہیں ہے اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارے نبی کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا لہٰذا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے بعد اب آپ کی اطاعت ہم پر فرض ہو چکی ہے۔

یہ سن کر حضرت بیٹھ گئے اور یہودی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے برادر یہودی خداوند عالم نے حیات حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سات مقامات پر میرا امتحان لیا اور بفضل خدا ان سب میں مجھے فرمانبردار پایا۔

یہودی نے پوچھا: وہ مقامات کون کون سے ہیں؟
آپؑ نے فرمایا:

پہلا مقام حیات نبی میں یہ تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسالت کا بار اٹھانے کو کہا تو اگر چہ میں اس وقت اپنے خاندان میں سب سے کم سن تھا، ان کی خدمت میں لگا رہتا تھا اور جو وہ حکم بھی دیتے اس کو بجالانے کی پوری پوری کوشش کرتا اور اس وقت آپ نے بنو عبدالمطلب کے ہر چھوٹے بڑے شخص کو 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کی شہادت دینے کو کہا مگر ان لوگوں نے بات نہ مانی اور انکار کرتے ہوئے ان سے روگردانی کی، ان کے مقابلے میں آ کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ان سے کنارہ کشی کر لی، ان سے دور رہنے لگے، تمام لوگوں کو ان سے دور کر دیا، ان کا مخالف بنا دیا اور جو باتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سامنے پیش کیں انہیں ان کے دل برداشت نہ کر سکے اور نہ ہی ان کی عقل نے درک کیا لہٰذا یہ سب باتیں ان پر گراں گزریں، لیکن صرف میں نے ان کی آواز پر لبیک کہی اور جس چیز کی انہوں نے مجھے دعوت دی میں نے اس پر یقین کرتے ہوئے ان کی اطاعت میں فوراً ہی اسے قبول کر لیا اور مجھے ان باتوں میں ذرا بھر شک نہ گزرا اور اسی حالت میں ہم نے تین سال گزار دیئے، سوائے میرے اور حضرت خدیجہؑ بنت خویلد کے کسی اور نے نماز پڑھی اور نہ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے گواہی دی۔

اس بات کے بعد آپ نے اپنے اصحاب کی جانب رخ کیا اور ان سے کہا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟
سب نے کہا: اے امیرالمومنین، ہاں، بالکل ایسا ہی ہوا تھا۔
پھر حضرت نے فرمایا: اے برادر یہود! دوسرا مقام حیات نبی میں یہ تھا کہ قریش مسلسل نبی کے قتل کی سازشیں اور

باہمی مشورے کرتے رہے یہاں تک ایک وقت وہ بھی آیا کہ جب کہ لوگ اپنی مشورہ گاہ ''دارالندوہ'' میں جمع ہوئے درحالیکہ ابلیس ملعون بھی وہاں بنی ثقیف کے ایک کانے کی صورت میں موجود تھا اور اپنی رائے کے اظہار میں کسی سے پیچھے نہیں تھا اور وہ سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ قریش کے ہر قبیلے سے کوئی نہ کوئی شریک ہوگا اور سب مل کر تلوار سے وار کریں گے گویا ایک ہی انسان نے وار کیا ہو اور اس طرح انہیں قتل کر دیں گے، پھر جب قتل میں کامیاب ہو جائیں گے تو ناچار ہر قبیلہ اپنے نمائندہ کی حمایت میں قیام کرے گا، اس (قاتل) کی وکالت کرے گا اور قصاص کو بہر صورت تسلیم نہ کرے گا اور اس طرح یہ خون رائیگاں جائے گا۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس بات سے اور حتی اس رات اور اس مقررہ گھڑی سے بھی آگاہ کر دیا کہ جب وہ مجتمع ہو کر آپ کے بستر پر حملہ کرنے والے تھے، اور انہیں وہاں سے مقررہ وقت پر غار کی جانب چلے جانے کو کہا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر مجھے دی اور یہ کہا کہ میں ان کے بستر پر لیٹ جاؤں تا کہ اپنے نفس کے بدلے میں ان کی حفاظت کروں تو میں نے فوراً ہی لبیک کہا اور مجھے بہت مسرت ہوئی کہ آپ کی بجائے میں قتل ہو جاؤں گا اور اس طرح میں ان کے بستر پر لیٹ گیا۔ جب قریش کے لوگ آئے تو انہیں یقین تھا کہ وہ نبی کو قتل کر دیں گے مگر جب وہ اس مکان میں میرے روبرو آئے تو میں نے اپنی تلوار سونت لی اور ان سے اپنا دفاع کیا جس سے خدا اور عوام الناس سب واقف ہیں۔

اور اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کیا اور فرمایا؛ کیا ایسا نہیں تھا؟

سب حاضرین نے کہا: ہاں اے امیر المؤمنین، بالکل ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود! تیسرا مقام حیات نبی میں یہ تھا کہ ربیعہ کے دونوں بیٹے اور ابن عتبہ قریش کے سورما تھے اور جنگ بدر کے دن انہوں نے لڑنے کے لئے للکارا مگر قریش میں سے کوئی بھی ان کے مقابل نہ گیا تو اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے میرے دو ساتھیوں کے ساتھ ان کے مقابلے میں بھیجا درحالیکہ میں ان تینوں میں سے کم سن تھا نیز ان کا جنگی تجربہ بھی مجھ سے زیادہ تھا مگر خداوند عالم نے میرے ہاتھوں ولید اور شیبہ کو قتل کروایا۔ علاوہ ازیں قریش کے بہتیرے سورماؤں کو میں نے موت کے گھاٹ اتارا اور کئی افراد کو اسیر کیا جبکہ وہ افراد تعداد میں بھی ہم سے زیادہ تھے، البتہ اس روز میرے چچازاد بھائی شہید ہو گئے خدا ان پر رحمت کرے۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

سب حاضرین نے جواباً کہا: اے امیر المومنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود! چوتھا مقام حیات نبی میں یہ تھا کہ مکہ میں مقیم تمام عرب قبائل میں سے جو لوگ بچ گئے تھے وہ سب کے سب ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تا کہ وہ ہم سے جنگ بدر کے مقتولین کے خون کا بدلہ

لے سکیں جومشرکین قریش تھے۔ لہٰذا جبرائیل علیہ السلام نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس بات سے مطلع کر دیا اور اس طرح نبی اور ان کے عسکری اصحاب نے اُحد کو اپنی لشکر گاہ بنالیا۔ جب مشرکین ہم تک پہنچے تو انہوں نے ہم پر دھاوا بول دیا اور سب مل کر ٹوٹ پڑے اور اس وجہ سے کچھ مسلمان شہید ہو گئے اور باقی سب بھاگ کھڑے ہوئے مگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وہیں موجود رہا یہاں تک کہ مدینہ کے مہاجرین وانصار بھی اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹ گئے؛ ہر کوئی کہہ رہا تھا نبیؐ اور ان کے اصحاب قتل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو روسیاہ کر دیا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مجھے ستر سے بھی زائد زخم آئے جن میں سے کچھ یہ ہیں۔

یہ کہہ کر آپ نے اپنی چادر گرائی اور اس (یہودی) کا ہاتھ اپنے زخموں پر رکھ کے فرمایا: میں نے اس دن جو کام کیا ہے اس کا ثواب مجھے خدا دے گا۔ انشا اللہ۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا؛ کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

سب نے کہا: اے امیر المومنین، بے شک ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود! پانچواں مقام حیات نبی میں یہ تھا کہ قریش اور عرب نے اٹوٹ عہد و پیمان کر رکھا تھا کہ چاہے کچھ ہو جائے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کر کے رہیں گے اور ان کے ساتھ ساتھ بنی عبد المطلب میں سے جو لوگ آپ کے ساتھ میل جول رکھتے تھے ان کو بھی قتل کر دیں گے اور اس کے بعد انہوں نے پوری تیاری کر لی اور اس غرض سے انہوں نے مدینہ میں پڑاؤ تک ڈال دیا کیونکہ ان کو یہ اطمینان تھا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے، مگر حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس بات کی طلاع پہنچا دی، چنانچہ آپ نے بنفس نفیس اور آپ کے ہمراہ مہاجرین وانصار نے خندقیں کھود یں۔ جب قریش نے دھاوا بولا تو انہوں نے خندق کے اردگرد ہمارا محاصرہ کر لیا، اس طرح انہوں نے اپنے آپ کو طاقتور اور ہمیں کمزور سمجھ لیا اور خوشی کے مارے شوروغوغا کرنے لگے درحالیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں خدا کی طرف دعوت دے رہے تھے اور انہیں صلہ رحمی اور قرابت داری کی قسم دے رہے تھے مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی، بلکہ یہ نصیحت محض ان کی سرکشی میں اضافے کا سبب بنی اور ان کے سورماؤں میں عمرو بن عبدوود بھی تھا جو ایک مست اونٹ کی طرح منہ زوری کر رہا تھا اور للکار رہا تھا کہ مجھ سا ہو تو سامنے آئے اور رجز پڑھتا جاتا تھا؛ کبھی اپنے نیزہ کو جنبش دیتا تھا تو کبھی اپنی تلوار کو۔ کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اس کے مقابل جاتا، حتیٰ کہ کسی کو اس میں کوئی دلچسپی تھی اور نہ ہی غیرت نام کی کوئی چیز! بصیرت کے وجود اس سے مقابلہ کا تو کوئی اظہار بھی نہیں کر رہا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی جگہ سے کھڑا کیا اور اپنے مبارک ہاتھوں سے میرے سر پر عمامہ باندھا اور مجھے یہ تلوار دی۔

یہ کہہ کر آپ نے ذوالفقار پر ہاتھ مارا۔

پس میں اس کے مقابل گیا تو مدینے کہ عورتیں گریہ وزاری کرنے لگیں؛ ایسا کرنا عمرو بن عبدوود کے خوف سے مجھ پر ترس کھانا تھا مگر خدا نے اسے میرے ہاتھوں قتل کیا اور اس کے بعد اب عرب کے پاس کوئی ایسا پہلوان نہیں ہے نیز اس نے مجھے یہ ضربت لگائی۔

آپ نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا جہاں زخم لگا تھا۔

پس اللہ نے اسی ضربت اور اسی کے سبب سے ان میں پیدا ہونے والی کھلبلی سے انہیں بھاگنے پر مجبور کر دیا۔

اس کے بعد حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کیا اور فرمایا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

سب نے کہا؛ اے امیر المومنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود! چھٹا مقام حیات نبی میں یہ تھا کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینے میں تمہارے یہودی ساتھیوں سے خیبر میں مقابل ہوئے نیز ان کے قریشی سورماؤں اور دیگر لوگوں سے بھی ہمارا سامنا ہوا اور ان کے سوار اور پیدل ساتھی اور ان کا اسلحہ ہمارے سامنے پہاڑ کی مانند آ گئے؛ ان کے مکانات مضبوط تر اور ان کی افرادی قوت بھی ہم سے زیادہ تھی اور ان میں سے ہر کوئی للکار رہا تھا اور برملا مقابلے کی دعوت دے رہا تھا۔ لہٰذا جو ساتھی بھی ان سے مقابلہ کرتا مارا جاتا۔ بتدریج للکارے جانے کا شور بڑھتا گیا، آنکھیں خون سے بھرے پیالے کی مانند ہوگئیں اور ہر کوئی اپنی فکر میں پڑ گیا تو ہمرائیوں نے ایک دوسرے کو دیکھنا شروع کر دیا اور کہنے لگے، اے ابوالحسن، اے ابوالحسن اٹھو! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی جگہ سے کھڑا کیا اور ان کے مکانوں کے سامنے بھیج دیا لہٰذا جو کوئی باہر آتا تھا میں اسے قتل کر دیتا تھا اور میرے مقابل جو سورما بھی آیا میں نے اسے مسل کر رکھ دیا اور پھر میں نے ان پر ایسے حملہ کیا جیسے شیر اپنے شکار پر جھپٹتا ہے یہاں تک کہ میں شدید حملہ کرتے ہوئے ان کے شہر میں داخل ہو گیا اور میں نے ان کے قلعے کے دروازے کو اکھاڑ کر پھینکا اور تنہا ان پر حملہ آور ہوا حتی کہ ان کا جو مرد میرے سامنے آیا میں نے اسے قتل کر دیا او جو عورت سامنے آئی اسے اسیر بنا لیا یہاں تک کہ پورا قلعہ فتح کر لیا۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کیا اور فرمایا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

سب نے کہا؛ اے امیر المومنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود!

ساتواں مقام حیات نبی میں تھا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کی جانب متوجہ ہوئے تو میں نے چاہا کہ مکہ والوں سے درگزر کیا جائے اور انہیں ایک مرتبہ پھر خدا کی طرف دعوت دی جائے جس طرح کہ پہلے انہیں دعوت دی گئی تھی، پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک خط تحریر کیا کہ جس میں انہیں تنبیہ کی گئی تھی اور عذاب الٰہی سے انہیں ڈرایا گیا تھا نیز ان

سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ان سے درگزر سے کام لیا جائے گا اور انہیں مغفرت کی امید دلائی گئی جبکہ اس خط کے آخر میں رسول خدا ﷺ نے سورہ توبہ تحریر کی تا کہ ان کے سامنے اس کی بھی تلاوت کی جائے۔ جب یہ نامہ مکمل ہو گیا تو رسول خدا ﷺ نے ہر صحابی کے سامنے پیش کیا تا کہ وہ اس خط کو پہنچا دے مگر سب پیچھے ہٹ گئے یہاں تک کہ ان میں سے ایک شخص کو یہ نامہ دیا اور اسے روانہ کر دیا لیکن فوراً ہی حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہو کر کہنے لگے: اے محمد (ﷺ) یہ خط یا تو آپ خود پہنچائیں گے یا آپ کی نمائندگی میں آپ ہی کے خاندان میں سے کوئی جائے گا، لہٰذا رسول خدا ﷺ نے مجھے اس بات کی اطلاع دیتے ہوئے وہ خط میرے سپرد کیا تا کہ میں اسے مکہ کے باسیوں تک پہنچا دوں۔ میں مکہ کے لوگوں تک پہنچا جیسا کہ تم لوگ بھی اسے اچھی طرح جانتے ہو کہ ان میں سے ہر شخص اس بات پر آمادہ تھا کہ وہ اگر میرا گوشت کسی پہاڑ کی چوٹی پر آویزاں کر سکتا تو ضرور ایسا کر جاتا چاہے اسے اس کے بدلے اپنی جان، اہل خانہ، اولاد اور مال سے ہاتھ دھونا پڑتا۔ لہٰذا میں نے رسول خدا ﷺ کا پورا نامہ ان کو پڑھ کر سنا دیا تو ان کا ہر مرد اور ہر عورت مجھے دھمکیاں دینے لگے اور مجھ سے بدبین ہو گئے حتیٰ کہ مجھ سے اپنی شدید دشمنی کا اظہار کرنے لگے لیکن جس طرح کہ تم لوگوں نے دیکھا میں اپنے ارادہ پر جما رہا۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کیا اور پوچھا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

سب نے کہا: اے امیر المومنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے برادر یہود!

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے برادر یہود! یہ وہ مقامات تھے جن میں میری آزمائش اس وقت ہوئی جب رسول خدا ﷺ ہمارے درمیان میں تھے اور بفضل خدا اس ذات نے مجھے اپنا اطاعت گزار پایا اور اس خصوصیت میں میرا کوئی شریک نہیں ہے جبکہ اگر میں چاہتا تو خود سے بیان کرتا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو سراہنے سے منع کیا ہے!

اس پر سب کہنے لگے: اے امیر المؤمنین آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے رسول خدا ﷺ کی قرابت جیسی فضیلت عطا کی، آپ کو ان کا بھائی قرار دیا جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور آپ کی ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ ان تمام مقامات پر ثابت قدم رہے اور تکلیفیں برداشت کیں، بلکہ جتنا تذکرہ آپ نے کیا ہے اس سے زیادہ فضیلت والے کارنامے تو وہ ہیں جن کا آپ نے تذکرہ تک نہیں کیا۔ نیز ہم مسلمانوں میں تو آپ کی ذات بے مثال ہے اور ہر کوئی یہی کہتا ہے چاہے اس نے آپ کو رسول خدا ﷺ کی حیات کے وقت دیکھا ہو یا ان کی وفات کے بعد۔

پس اے امیر المؤمنین! اب آپ ہمیں ان واقعات سے آگاہ کیجئے جو پیغمبر کی وفات کے بعد آپ کے ساتھ پیش آئے اور آپ نے اس میں بھی بردباری کا مظاہرہ کیا اور صبر سے کام لیا! اگرچہ ہم چاہیں تو ہم بھی یہ بیان کر سکتے ہیں کہ ہم آپ کی ذات سے واقف ہیں اور ہم نے یہ سب دیکھا بھی ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ یہ سب باتیں آپ سے سنیں جس طرح کہ ہم

نے آپ سے ان آزمائشوں کے بارے میں سنا جس میں آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں مبتلا کیا گیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے برادر یہود! اللہ عزوجل نے اپنے نبی کی وفات کے بعد بھی میری سات مقامات پر آزمائش کی اور ان میں بھی مجھے اس نے اپنی منت ونعمت کے ذریعے پورا اترتے دیکھا اور یہ بھی کہ میں نے اس میں اپنے آپ کو نہیں سراہا۔

(۱) پہلا مقام نبی کی وفات کے بعد: اے برادر یہود! عامۃ المسلمین میں سے سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میں نے کسی ایسا نہ پایا کہ جس سے میں انس پیدا کروں، اس پر اعتماد کروں، اس کو اپنا ہمراہی بناؤں یا اس کے نزدیک ہو جاؤں۔ میری تربیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی، انہوں نے ہی مجھے پال پوس کر بڑا کیا، میری یتیمی کا جبران کیا، میری ضرورتوں سے مجھے بے نیاز کر دیا، مجھے کام کرنے سے محفوظ رکھا اور میرے اور میری بیوی بچوں کے اخراجات برداشت کئے یہ تو دنیوی مقامات تھے لیکن اس کے علاوہ ان کی وفات کے بعد آزمائشوں پر پورا اترنے پر مجھے بلند درجات حاصل ہوئے اور وہ آزمائشیں ایسی تھی کہ اگر پہاڑ پر بھی نازل ہوتیں تو میں نہیں سمجھتا کہ ان میں برداشت کی اس قدر تاب ہوتی! میں نے اپنے عزیز واقرب میں سے بھی پریشان لوگوں کو دیکھا ہے جو جزع فزع کرنے لگے، صبر کر پائے اور نہ ہی ان میں مصیبت کا سامنا کرنے کی ہمت تھی، کیونکہ بے چینی صبر چھن لیتی ہے، عقل ضائع کر دیتی اور اس طرح افہام تفہیم اور کہنے سننے کی گنجائش ہی نہیں رہتی، بلکہ بنی عبد المطلب سے ہٹ کر جتنے لوگ بھی تھے وہ صبر کی تلقین کرتے تھے اور ان کے ساتھ وہ بھی بے چینی کا مظاہرہ کرتے تھے مگر تنہا میں نے آپ کی وفات پر اپنے نفس کو صبر پر مجبور کیا اور ان امور کو انجام دیا جن کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا تھا، یعنی ان کی تجہیز انہیں غسل دینے، حنوط کرنے، انہیں کفن پہنانے، ان پر نماز پڑھنے انہیں قبر میں اتارنے کے بندوبست میں لگ گیا۔ نیز کتاب الٰہی کی جمع آوری اور ان کی نصیحت کو لوگوں تک پہنچانے میں مصروف رہا۔ جانسوز نالہ و فریاد، سوزش دل، اور اس قدر عظیم مصیبت مجھے ان امور کی انجام دہی سے نہ روک سکیں، بلکہ میں نے اپنا واجب حق ادا کیا جو مجھ پر خدا اور اس کے رسول کی جانب سے فرض کیا گیا تھا اور میں نے وہی کیا جو ان کا حکم تھا اور اپنے آپ کو بردباری سے کسی طور دور نہ کیا۔

اس کے بعد حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب کی طرف رک کر کے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا۔

سب نے جواب دیا: اے امیر المومنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا؛ اے برادر یہود!

(۲) دوسرا مقام نبی کی وفات کے بعد یہ تھا کہ رسول خدا نے اپنی حیات میں ہی مجھے اپنی امت کا امیر منتخب کر لیا تھا اور سب حاضرین سے بیعت قول وقرار لے کر میرے حکم کی اطاعت کا دم بھروالیا تھا، بلکہ انہیں یہ حکم بھی دے دیا تھا کہ ہر

حاضر شخص غائب شخص تک یہ پیغام پہنچادے۔پس یہ میں ہی تھا کہ رسول خدا کی حیات میں لوگوں تک پیغام پہنچایا، جب میں سفر کرتا تھا تو میں اپنے ہمرائیوں کا امیر ہوتا تھا؛ پیغمبرصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں اور نہ ہی ان کی وفات کے بعد بھی میں نے کسی کو اپنی مانند پایا۔جس بیماری میں رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے اس میں رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسامہ بن زید کی سرداری میں ایک لشکر تشکیل دیا تھا اور اس لشکر میں قبیلہ اوس وخزرج اور دیگران تمام لوگوں کو شامل کرلیا تھا جن سے آپ کو خوف تھا کہ وہ میری بیعت توڑ دیں گے یا میری مخالفت پر اتر آئیں گے، یا جن کے بارے میں آپ کو علم تھا کہ ان کے دل میں میرے لئے عداوت ہے یا میں نے ان کے باپ، بیٹے یا کسی قریبی اور رشتہ دار کو قتل کیا تھا۔لہٰذا سب مہاجرین، انصار، ضعیف العقیدہ مسلمان اور منافقین کو اس لشکر میں شامل کرلیا تھا تا کہ آپ کے پاس صرف ایسا گروہ رہ جائے جو پاک دل اور باایمان ہو اور کوئی بھی آپ کے سامنے نہ نفرت آمیز گفتگو کرے اور نہ مجھے پیغمبر کے بعد ولایت اور لوگوں کی ہدایت کے لئے قیام کرنے سے روک سکے۔اپنی امت کی ہدایت کے لئے پیغمبر کا آخری کلام یہی تھا کہ لشکر اسامہ کا روانہ ہونا ضروری ہے اور کوئی اس سے منہ نہ پھیرے۔نیز آپ نے اس سلسلے میں بہت تاکید کی گویا ہر طرح سے انہیں سمجھا دیا مگر پیغمبر کی وفات کے فوراً بعد میں نے دیکھا کہ سب نے اس لشکر سے روگردانی کرلی اور اپنے اپنے مراکز ومقامات کو چھوڑ دیا اور اس طرح انہوں نے رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کی خلاف ورزی کی جس کی انہیں بے حد تاکید کی گئی تھی اور اس پر لازم قرار دیا تھا کہ وہ اپنے سالار لشکر کو اکیلا نہ چھوڑ دیں بلکہ اس کے ساتھ اسی کے پرچم تلے روانگی ضرور اختیار کریں یہاں تک کہ وہ اپنے اس مقصد کو پہنچ جائیں جس کے لئے آپ نے انہیں مقرر کیا تھا لیکن لوگوں نے لشکر میں رہتے ہوئے اپنے سالار کی مخالفت کی اور اسے تنہا چھوڑ دیا اور بتدریج مدینے آکر اس پیمان کو بھی توڑ دیا کہ جس کا ان لوگوں نے رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا تھا اور خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو توڑ دیا، شور مچا کر اپنے لئے رہبر کا انتخاب کرلیا جبکہ ہم بنوعبدالمطلب میں سے کسی کو شامل کیا اور نہ کسی سے رائے لی، ان کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ میری بیعت کو رد کردیں۔یہ لوگ اس کام میں مگن تھے جبکہ میں پیغمبر کی تجہیز وتکفین میں مصروف تھا اور میں کسی اور کام میں مشغول ہی نہیں ہوسکتا تھا، اس لئے کہ آپ کا جنازہ اٹھانا ہر کام پر ترجیح رکھتا تھا بلکہ یہی وہ کام تھا جس کو اس وقت کرنا چاہئے تھا۔

اے برادر یہود! لوگوں کی یہ کنارہ کشی میرے لئے سب سے زیادہ جاں سوز واقع ہوئی باوجودیکہ میں پیغمبر کے ناگوار اور بزرگ ترین سوگ میں گرفتار تھا اور میں نے اس شخصیت کو کھودیا کہ خدا کے بعد ان کے علاوہ میں کسی پر اعتماد نہیں کرتا تھا۔اس بلا فاصلہ مصیبت میں بھی میں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

اس کے بعد حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا۔

سب نے جواب دیا: اے امیر المؤمنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود!

(۳) تیسرا مقام نبی کی وفات کے بعد یہ تھا کہ پیغمبر کی جگہ لینے والا اس قدر نرم دل اور منصف مزاج تھا کہ وہ روزانہ میرے پاس حاضر ہوتا تھا اور اس بات کے لئے معذرت خواہ تھا کہ اس نے میری بیعت کو توڑ دیا اور میرا حق چھین لیا، وہ شرمندگی کا اظہار کرتا تھا، میرا احترام کرتا تھا اور چاہتا تھا کہ میں اس کو معاف کردوں۔ اس سلسلے میں اپنے آپ سے کہتا تھا کہ اس شخص کے بعد جو حق خدا نے میرے لئے مقرر کیا تھا وہ مجھے بآسانی مل جائے گا لہٰذا میں نے سوچا کہ اس نو اسلامی معاشرے میں کہ جہاں اب بھی بوئے جہالت اور لوگوں کے مرتد ہونے کے امکانات موجود تھے مجھے اپنے حق کے لئے جنگ نہیں چھیڑنی چاہئے، لہٰذا مجھے مخالفت کی فضا برپا کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے کہ کہیں کوئی میرے ساتھ ہو اور کوئی مخالفت پے اتر آئے اور اس طرح بات گفتگو سے کردار تک پہنچ گئی۔ جتنے بھی خواص پیغمبر تھے کہ جنہیں میں بخوبی جانتا تھا کہ وہ لوگ راہِ خدا، رسول اور قرآن سے مخلص ہیں اور خیر اندیش بھی۔ میرے پاس ان کا آنا جانا لگا رہتا تھا اور آشکار و نہاں مجھے اپنا حق حاصل کرنے کی طرف اکساتے رہتے تھے اور میری محبت میں جان تک دینے کو تیار تھے تاکہ میرا حق مجھے واپس مل جائے مگر میں کہتا تھا کہ ذرا صبر و سکون سے کام لو شاید خدا مجھے میرا حق بآسانی اور بغیر کسی کشمکش اور خونریزی کے لوٹا دے۔ پیغمبر کی وفات کے بعد بے شمار لوگ دین کے بارے میں شک میں مبتلا ہو گئے تھے جبکہ نالائق افراد کی طمع خلافت میں تھی، ہر قبیلہ فریادی تھا کہ رہبری اور خلافت کے لئے ان میں سے کسی کا انتخاب ہو اور ان سب کی ایک مشترکہ غرض یہ تھی کہ یہ خلافت میرے علاوہ کسی اور کے ہاتھ لگ جائے۔ لہٰذا جب پہلے فرماں رواں کی موت ہوئی اور اس کی زندگی کے دن پورے ہوئے تو اس نے یہ مقام اپنے دوست کے سپرد کر دیا اور یہ ایک دوسری مصیبت تھی جو پہلی کے ساتھ ساتھ میرے سر پر منڈلانے لگی اور دوسری مرتبہ بھی جو خلافت میرے خدا نے میرے لئے مقرر کی تھی اسے مجھ سے چھین لیا گیا۔ اس بار بھی پیغمبرؐ کے اصحاب کہ جن میں سے اب بعض فوت ہو چکے اور بعض حیات تھے میرے پاس آکر میری خلافت کے حق میں باتیں کرنے لگے مگر اس بار بھی میں نے انہیں صبر و تحمل، ثابت قدمی اور سکون کی نصیحت کی تاکہ اسلامی معاشرہ محفوظ رہے اور جس معاشرے کی تشکیل میں پیغمبرؐ نے ہزاروں مصیبتیں جھیلیں تھیں وہ درہم برہم نہ ہو جائے، پیغمبرؐ نے بڑے سیاسی فہم کے ساتھ اس معاشرے کو تشکیل دیا تھا یعنی کبھی نرمی اور کبھی سختی سے کام لیا، کبھی معاف کیا تو کبھی تلوار اٹھالی۔ آپ نے لوگوں کو دین کی طرف مائل کیا تھا کہ ایک دم سے لوگوں نے اسلام سے نزدیکی اختیار کر لی تھی مگر فرار ہونے کے درپے بھی تھے آپ نے انہیں مطمئن اور خوش کیا اور انہیں لباس، بچھونا اور کمبل فراہم کئے صورت یہ تھی کہ ہم اہل بیتؑ نبی بغیر چھت کے مکانوں میں زندگی بسر کرتے تھے، ہمارے گھروں کی دیواریں کھجور کی شاخوں اور درخت کی تھیں، ہمارے پاس بچھونا تھا اور نہ ہی کوئی کمبل، کئی افراد ایک ہی چادر میں سوتے تھے اور باری باری اسی میں نماز بھی پڑھتے تھے اور دن رات بھوکے رہتے تھے۔ پیغمبرؐ وہ خمس بھی جسے خدا نے ہمارے لئے مقرر کیا

تھا دوسرے لوگوں کو دے دیتے تھے اور ثروت مندوں اور عرب کے دنیا طلب لوگوں کو مائل کرتے تھے۔ لہٰذا جس معاشرے کی تشکیل پیغمبرؐ نے خون جگر سے کی تھی مجھے اس کی پاسبانی کرنی تھی نا کہ اس میں تفرقہ واختلاف پیدا کرنا تھا۔ اب اگر میں قیام کرتا اور لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا تو اس کا دو میں سے ایک نتیجہ برآمد ہوتا:

یا وہ میری پیروی کرتے اور میری خاطر مخالفین سے جنگ کرتے اور مارے جاتے،

یا وہ لوگ مجھ سے کنارہ کشی کر لیتے اور میری اطاعت میں تقصیر کرتے اور میری نصرت کو ترک کر کے کافر ہو جاتے، اس لئے کہ تقصیر کرنے والے کو علم ہوتا کہ اس کی حالت میری نسبت ایسی ہے جیسی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی حالت حضرت ہارون علیہ السلام کی مخالفت کے وقت تھی نیز وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی مخالفت پر جو عذاب قوم موسیٰ پر آیا تھا میری مخالفت پر انہیں بھی اسی کا سامنا کرنا پڑے گا،

لہٰذا جب تک خدا راہ ہموار نہ کرے اور اپنا حکم جاری نہ کرے، آہ سرد بھرنے اور بردباری کو وطیرہ بنانا میرے اجر میں اضافہ کرے گا اور اسلامی معاشرے کے لئے آسانی پیدا ہو گی، یہی معاشرہ کہ جس کی تعریف میں نے ابھی بیان کی خدا کی قضائے حتمی ہے۔ البتہ اگر میں ان باتوں کو مدنظر نہ رکھتا تو پھر اپنے حق کے لئے میرا قیام کرنا ہی مناسب تھا کیونکہ پیغمبرؐ کے تمام اصحاب، وہ جو فوت ہو گئے اور وہ جو اس وقت تمہارے سامنے ہیں، جانتے ہیں کہ میری طاقت زیادہ تھی، میرا خاندان معزز ترین تھا، میرے لوگ زیادہ طاقتور اور اطاعت گزار تھے نیز ان کے پاس میرے حق میں جو دلیلیں تھیں وہ روشن تر تھی اور ان کی دینی سیرت اور کردار دوسروں سے بہتر تھے، اس لئے کہ میرا ماضی نیک ترین تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت و وراثت بھی میرے ساتھ تھی۔ واضح وصیت اور مخالفین کی گردن میں میرے نام کی جو بیعت بندھی تھی ان کی بنا پر خلافت میرا حق تھی کیونکہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے تو ولایت ان کے ہاتھ میں تھی اور ان کے خاندان میں نہ کہ ان ہاتھوں میں جنہوں نے اسے غصب کیا تھا اور نہ ہی ان لوگوں کے خاندان میں۔ نیز ان کے اہل بیتؑ کہ جس سے خدا نے پلیدی کو دور کیا اور انہیں ایسا پاکیزہ رکھا جیسے حق طہارت کا تقاضہ تھا آپ کے بعد ہر اعتبار سے اس خلافت کے دوسروں سے زیادہ سزاوار تھے۔

اس کے بعد حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کر کے پوچھا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

سب نے جواب دیا: اے امیر المومنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود!

(۴) چوتھا مقام نبی کی وفات کے بعد یہ تھا کہ پہلے خلیفہ کے بعد ان کی جانشینی اختیار کرنے والا اپنے ہر کام میں مجھ سے مشورہ طلب کرتا تھا اور انہیں میری رائے کے مطابق انجام دیتا تھا، مشکل کاموں میں میرا نظریہ معلوم کرتا تھا اور اس پر عمل

بھی کرتا تھا۔ میری ااور میرے اصحاب کی نظر میں میرے علاوہ اس سے برابری کرنے والا کوئی نہیں تھا جس کو خلافت میں کوئی دلچسپی ہو، لہٰذا جب اچانک حاکم وقت کی موت قریب آئی جبکہ اسے کوئی بیماری لاحق تھی اور نہ ہی ماضی میں اسے کوئی جسمانی تکلیف رہی تھی تو مجھے یقین ہو گیا کہ اب انشا اللہ جس طرح میں چاہتا تھا سب کچھ احسن و افضل طریقے سے سلجھ جائے گا۔ آخرکار خلافت کے لئے کچھ لوگوں کو نامزد کیا گیا اور میں ان میں چھٹا تھا مگر میرے مساوی ان میں سے کوئی بھی نہیں تھا، لیکن انہوں نے رسول خدا ﷺ سے میرے وراثت پانے، ان سے قرابت داری، حسب ونسب اور میری دامادی کے رشتے کو فراموش کر دیا، حتی کہ ان میں سے کسی کے پاس ماضی کا مجھ سے بہتر کردار تھا اور نہ ہی خدمت اسلام میں وہ مجھ سے بڑھ کر تھے۔ انہوں نے شوریٰ بٹھائی تا کہ ہم چھ افراد میں سے جس کے ساتھ اکثریت ہو اسے خلیفہ مقرر کیا جائے، اس طرح انہوں نے اس کے بیٹے کو حاکم بنا دیا اور اسے یہ حکم دیا کہ ہم چھ میں سے جو کوئی بھی اس خلافت کو تسلیم نہ کرے یا اس کی بات نہ مانے تو وہ اس کی گردن مار دے۔

اے برادر یہود! یہاں صبر کی انتہا ہو گئی، ان دنوں قوم کا ہر شخص اپنے لئے نفع اندوزی میں لگا ہوا تھا جبکہ میں خاموش تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھ سے میری رائے پوچھی تو میں نے اپنے اور ان کے ماضی کو ان کے سامنے رکھا اور ان کی اور میری خدمت اسلام کا نقشہ بھی واضح طور پر کھینچ دیا اور یہ بھی واضح کر دیا کہ جس مقام کا میں حقدار ہوں اس مقام کے وہ لوگ حقدار نہیں ہیں اور پھر میں نے انہیں عہد رسول ﷺ کی یاد دلائی اور آپ کی تاکید بھی جو آپ میری بیعت کے لئے کیا کرتے تھے لیکن ریاست کی محبت، امر و نہی میں دست اندازی اور دنیا کی طرف میلان نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور ان سے پہلے والے لوگوں کی پیروی نے انہیں وہ حاصل کرنے پر اُکسایا جسے خدا نے ان کے لئے مقرر نہیں کیا تھا، پس جب میری ان میں سے ایک کے ساتھ خلوت میں ملاقات ہوئی تو میں نے اسے خدا کی یاد دلائی اور اس کے انجام سے اسے ڈرایا اور ناحق کسی مقام پر فائز ہونے سے اسے ڈرایا تو اس نے میری حمایت کی حامی بھر لی مگر اس شرط کے ساتھ کہ اپنے بعد اسے خلیفہ مقرر کروں اور چونکہ میں دستور قرآن اور ارشادات پیغمبرؐ کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا تھا لہٰذا انہیں اس بات کا علم تھا کہ ان کے ہاتھ اس سے زیادہ کچھ نہیں آئے گا جسے خدا نے ان کے لئے مقرر کیا ہے اور یہ کہ جسے خدا نے ان کو دینے سے دریغ کیا ہے اس کو دینے سے میں بھی ان کے ساتھ دریغ کروں گا۔ اسی اثنا میں ایک جابر شخص نے شوریٰ کا رخ کیا اور میرے ہاتھ سے یہ کام چھین لیا اور ناجائز مفادات کی خاطر اپنی خلافت ابن عفان کو دے دی باوجود اس کے کہ ابن عفان ایک شخصیت پسند اور اشراف پسند شخص تھا اور وہ تو شوریٰ حاضر ہونے والوں تک کو اپنے برابر کا نہیں سمجھتا تھا تو ان سے چھوٹے رتبوں والوں کا کیا کہنا؛ وہ ان کی یا دیگر دیانت دار اور باتقویٰ فراد کی فضیلت کا سرے سے قائل ہی نہیں تھا اور جن معنوی خوبیوں سے خدا نے اپنے رسول ﷺ اور ان کے اہل بیتؑ کو نوازا تھا اسے تو وہ خاطر ہی میں نہیں لاتا تھا۔ ابھی دن بھی نہیں ڈھلا تھا کہ انہیں اپنے

گئے پر شرمندہ ہونا پڑا اور وہ ایک دوسرے کے مخالف ہو گئے اور پیٹھ دکھا دی حتیٰ کہ ایک دوسرے کی جان کے در پے ہو گئے اور ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور ابھی زیادہ وقت بھی نہیں گزرا تھا کہ اس جابر شخص کے طرفدار اس کے خلاف ہو گئے اور اس سے کنارہ کشی کر لی۔

ابن عفان اپنے خاص دوستوں، اپنے سارے طرفداروں اور تمام اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور استعفیٰ کی درخواست کی اور اس نے جو خرابیاں پیدا کی تھیں ان پر پشیمانی کا اظہار کیا اور ان سے توبہ کر لی۔

اے برادر یہود! یہ پریشانی گذشتہ تمام پریشانیوں سے سخت تر تھی جس نے بنیاد کو ہلا دیا۔

اے کاش! ایسا نہ ہوتا! اس نے مجھے اس قدر پریشان کر دیا کہ بیان سے باہر ہے اور اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا مگر صبر وتحمل کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں تھا۔

اسی روز اصحاب شوریٰ نے مجھ سے رجوع کیا اور میری مخالفت پر عذر خواہی کی اور مجھ سے درخواست کی کہ ابن عفان کو برطرف کر کے میرے ساتھ مل کر اس کے خلاف قیام کریں تا کہ مجھے اپنا حق مل جائے لیکن جب کبھی وہ مجھ سے رابطہ کرتے تھے میں ان کی آزمائش کرتا تھا اور ایک مرتبہ تو میں نے ان سے کہہ دیا کہ جاؤ اور اپنے سر منڈوا کر آؤ تا کہ ہم انقلاب لے آئیں، کبھی میں کہتا ایک خفیہ محفل بیٹھاتے ہیں اور کبھی کہتا کہ ہر کوئی فلاں کے گھر میں جمع ہو جائے اور اس طرح سے میں ان کو طیش میں لا کر ان کے راز فاش کر دیتا تھا!

اے برادر یہود! یہ تمام باتیں اور دور اندیشی میرے قیام میں حائل ہوئیں اور میں نے دیکھا کہ گوشہ نشینی اور صبر ہی زیادہ بہتر راستہ ہے اور اس طرح دل پرسکون رہے گا، میرے طرف دار بھی محفوظ رہیں گے اور اظہار حق کے لئے بھی یہی بہتر ہے نہ کہ انقلاب برپا کرنا چاہیے ورنہ اس طرح تو یہ لوگ فنا ہو جائیں گے باوجودیکہ یہاں پر موجود ہر جانباز، میں خود اور پیغمبر کے اصحاب میں سے موجود اور غائب سبھی جانتے ہیں کہ موت کی جانب قدم بڑھانا میرے لئے انتہائی گرم دن میں سرد پانی کی طرح ہے جو ایک جگر سوختہ کی پیاس بجھانے کے لئے شیریں اور گوارا ترین ثابت ہوتا ہے؛ میں، میرے چچا حمزہؓ میرے بھائی حضرت جعفرؓ اور میرے چچا زاد بھائی حضرت عبیدہؓ نے خدا اور اس کے رسول کے ساتھ عہد کیا تھا کہ وہ ان سے بے وفائی نہیں کریں گے۔

میرے ساتھیوں نے پیش قدمی کر دی اور اس کی راہ میں جان دے دی جبکہ میں خدا کی مرضی کے مطابق پیچھے رہ گیا کہ ہمارے بارے میں آیت نازل کی ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ

يَّنۡتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِيۡلًا.[1]

مومنین میں ایسے بھی مرد میدان ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے ان میں بعض اپنا وقت پورا کر چکے ہیں اور بعض اپنے وقت کا انتظار کر رہے ہیں اور ان لوگوں نے اپنی بات میں کوئی تبدیلی نہیں پیدا کی ہے۔

اے برادر یہود! میں اپنے عہد سے نہیں پھرا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن عفان کے مقابلے میں خاموشی اختیار کر لی اور اپنے ہاتھوں کو روک لیا جبکہ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ میرے لئے اس کی اخلاقی پستی آزمودہ تھی اور یہ کہ میں جانتا تھا کہ لوگ اسے سزا دیں گے اور دور یا نزدیک کے لوگوں کو اس کے قتل پر اکسائیں گے؛ میں نے کنارہ کشی اختیار کر لی اور صبر سے کام لیا یہاں تک کہ بالکل ایسا ہی ہوا پر میں نے ''نہیں'' کہا اور نہ ہی ''ہاں'' کہا۔ اس کے بعد قوم میرے پاس چل کر آئی مگر خدا جانتا ہے کہ میں نے ان سے صرف اس لئے دوری اختیار کی کہ مجھے پتا تھا کہ یہ لوگ مال کی جمع آوری اور عیش وعشرت کے خوگر ہو چکے ہیں جبکہ انہیں یہ بھی علم تھا کہ میں ان کی خواہشات کو پورا نہیں ہونے دوں گا اور ان کے ساتھ سخت گیری سے کام لوں گا، لیکن عادت ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے جلد بازی سے کام لیا اور اطمینان سے نہ بیٹھ سکے، اصرار و جلد بازی میں مجھے منتخب کر لیا مگر جب دیکھا کہ میرے ہاں سے ان کا کوئی دنیوی (ناجائز) مفاد پورا نہیں ہوگا تو انہوں نے میری مخالفت شروع کر دی۔

اس کے بعد حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کر کے پوچھا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

سب نے جواب میں کہا: اے امیر المومنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود!

(۵) پانچواں مقام نبی کی وفات کے بعد یہ تھا کہ جب مجھے منتخب کرنے والوں نے یہ دیکھا کہ ان کے مفاد میرے ہاں سے پورے نہیں ہو پائیں گے تو انہوں نے اس عورت کے ذریعے میرے خلاف بغاوت کی اور باوجود اس کے کہ میں پیغمبرؐ کی جانب سے اس عورت پر ولی و وصی مقرر تھا اسے اونٹ پر سوار کیا گیا اور اس کا سامان اپنی سواریوں پر باندھ کر خوفناک بیابان اور وسیع وعریض دشت میں پھرایا گیا۔ حوّاب (مکہ سے بصرہ جاتے ہوئے ایک مقام) کے کتوں نے اس عورت پر بھونکا۔ ہر وقت اور ہر موقع پر پشیمانی کی علامتیں واضح تھیں، اس طرح سب لوگوں کے کہنے پر میری مخالفت کو جاری رکھا جبکہ پیغمبرؐ کے زمانے میں دوسری مرتبہ بھی میری بیعت کر چکے تھے یہاں تک کہ وہ بصرہ میں وارد ہوئے کہ جن کے باسیوں کے دست کوتاہ، ڈاڑھیاں بڑی بڑی، عقل کم اور رائے فاسد تھی۔ یہ ہمسایہ لوگ صحرا نشین اور طوفان کے میزبان تھے۔ (یعنی کم عقل لوگ تھے) اس عورت نے ان بے عقل مردوں کی زمام اپنے ہاتھوں میں لے لی تھی جو بغیر علم کے تلوار اٹھا لیتے تھے اور

---

[1] ۔ سورۂ احزاب آیت ۲۳

بے سوچے تیر چلا دیتے تھے، ان کے درمیان بھی میں دو مصیبتوں میں گرفتار ہوا:

اگر ہاتھ کھینچ لیتا تو اپنی شورش وفساد سے نہ پلٹتے اور عقل کے حکم کی طرف بالکل بھی متوجہ نہ ہوتے

اگر ان کے خلاف جنگ کرتا تو ایک خونی جنگ جنم لیتی جس کو میں ہرگز نہیں چاہتا تھا۔

ایک مرتبہ پھر میں نے ان پر عذر وتحدید کی حجت تمام کر دی اور اس عورت کو متنبہ کر دیا کہ وہ اپنے گھر کو لوٹ جائے اور اس کے ساتھ جو لوگ جمع تھے انہیں بھی تنبیہ کر دی کہ جو بیعت میرے ساتھ کی ہے اس میں بے وفائی نہ کریں اور نہ ہی خدا کے عہد کو توڑیں۔

میں نے اپنی جانب سے پوری کوشش کر لی کہ ان کو نقصان نہ ہو، یہاں تک کہ ان میں سے ایک کے ساتھ تو میں نے مناظرہ کیا اور اسے حق یاد دلایا اور وہ لوٹ گیا، دیگر تمام لوگوں کو بھی میں نے اس روش سے سمجھایا مگر ان کی نادانی، سرکشی اور گمراہی عروج پر تھی اور چونکہ وہ لوگ بہر صورت جنگ کرنا چاہتے تھے لہٰذا میں بھی ہر طرف سے ان پر وارد ہوا اور اس طرح جنگ چھڑ گئی، ان کو شکست ہوئی، حسرت اٹھانی پڑی اور انہیں سنگین بربادی کا سامنا کرنا پڑا نیز اس میدان جنگ میں بہت سے لوگ مارے گئے۔ میں تو مجبوراً جنگ کرنے پر آمادہ ہوا تھا اور ان لوگوں کا فائدہ مقصود تھا کیونکہ اگر میں اس جنگ کو قبول نہ کرتا تو انہیں وہ رعایت کیسے ملتی جو جنگ کے بعد میں نے ان کے ساتھ برتی؟

اگر میں ان کے مقابلے میں نہ آتا تو یہ اپنی اور اپنی امت کے ساتھ خیانت ہوتی اس لئے کہ دوسری صورت میں میں بھی ان کے جرائم میں شریک ہو جاتا جنہیں وہ انجام دینا چاہتے تھے کہ ان دنوں جو جو اسلامی مملکتیں تھیں وہاں تک اس بغاوت کو لے جائیں اور فساد کی آگ کو جہاں تک گنجائش ہو بھڑکا دیں، رعایا کا قتل عام کیا جائے، اسلامی حکومت اور قوانین عدالت کم عقل و کم نصیب عورتوں کے نظریہ پر قائم ہو جائے اور اس طرح روم و یمن کے بادشاہوں اور دیگر معدوم حکومتوں کی روش پر چلایا جائے۔ اگر میں کاہلی سے کام لیتا تب بھی آخرکار جنگ ناگزیر تھی اور جن کے جرائم کے وہ عورت اور اس کے ساتھی مرتکب ہوئے تھے ان کی بنا پر ننگ و عار بھی، پھر بھی میں نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے جنگ کو قبول نہیں کیا۔ بلکہ پہلے میں نے اتمام حجت سے کام لیا، جس قدر ممکن تھا جنگ سے پرہیز کیا، طمانیت کا اظہار کیا، ان سے رابطہ کیا اور ثالثوں کو بھی ان کی طرف بھیجا، لہٰذا اپنے مفاد کی خاطر انہوں نے جو چاہا میں نے اس کا خیال رکھا، بلکہ کچھ چیزیں جو ان کے مفاد میں تو تھیں لیکن ان کے ذہنوں میں بھی نہ تھیں ان کی طرف بھی میں نے انہیں متوجہ کیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے مخالفت کی اور مجھے مجبور کر دیا کہ میں ان سے جنگ کروں۔ چنانچہ خدا کی مرضی سے ہمارا امر انتہا کو پہنچا جبکہ جن مقدموں کا میں نے ابھی تذکرہ کیا ان کے حساب سے میں ان پر حجت قائم کر چکا تھا اور اب وہ میرے سامنے محکوم تھے۔

اس کے بعد حضرت علیؑ نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کر کے پوچھا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا؟

سب نے جواب دیا: اے امیر المومنین، یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علیؑ نے فرمایا: اے برادر یہود!

(٦) چھٹا مقام نبی کی وفات کے بعد حکمین کے انتخاب اور فرزند جگر خوارہ طلیق (ابن طلیق) سے مبارزہ کرنا تھا۔ جب سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے تھے یہ شخص خدا، اس کے رسول اور مومنین سے جنگ کرتا رہا تھا یہاں تک کہ مسلمانوں نے اپنی شمشیروں سے مکہ فتح کیا۔

اسی روز اور دیگر تین موقعوں پر خود اس سے اور اس کے باپ سے میری بیعت طلب کی گئی جبکہ گذشتہ کل جس نے سب سے پہلے مجھے امیر المومنین کہہ کر سلام کیا تھا وہ اس کا باپ تھا اور یہ وہی شخص تھا جس نے گذشتہ خلفاء سے مجھے اپنا حق تسلیم کرنے کی ترغیب دلائی تھی یہاں تک کہ جب بھی میرے پاس حاضر ہوتا میری بیعت کی تجدید کرتا۔ عجیب ترین بات تو یہ ہے کہ جب اس نے دیکھا کہ خدا نے مجھے میرا حق دلا دیا ہے اور مجھے اپنے مقام پر کھڑا کر دیا ہے تو اس کو یہ طمع ہوئی کہ وہ چوتھا خلیفہ بن جائے اور ہماری نگرانی میں حکومت کرے، لہٰذا اس نے ابن عاص سے رجوع کر کے اسے راغب کر لیا اور اس نے دعوت قبول کر لی، چونکہ اسے حکومت مصر کا لالچ دیا لہٰذا وہ اسی کا طرفدار ہو گیا اس کے باوجود کہ خراج مصر کی تقسیم سے پہلے اس کے لئے اس میں تصرف کرنا حرام تھا اور اسی طرح حاکم وقت پر بھی حرام تھا کہ اس کے حصے سے زیادہ اس کو ایک درہم بھی عطا کرے۔ اس کے بعد تو حکومت اسلامی ظلم و سرکشی کا شکار ہو گئی، لہٰذا جس نے اس کی بیعت کی اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور جس نے اس کی مخالفت کی اس کو اپنے سے دور کر دیا، اس عہد تو توڑ کر میری جانب متوجہ ہوا اور حکومت اسلامی کی غارت گری کی طرف قدم بڑھایا، مشرق، مغرب، شمال اور جنوب ہر جانب غارت گری پھیلا دی۔ یہ خبریں مجھ تک پہنچیں اور قبیلہ ثقیف کا ایک کانا میرے پاس آیا اور مجھے مشورہ دیا کہ میں اس کو ان شہروں کا والی بنا دوں جو اب اس کے قبضے میں ہیں اور اس سے مصالحت کر لوں جو کسی دنیوی نقطہ نظر سے تو بہترین تھا بشرطیکہ خدا کے سامنے کوئی عذر پیش کر سکوں اور اس کے مظالم کا جواب دے سکوں، اس سلسلے میں میں نے بہت غور و فکر سے کام لیا اور میرے لئے جو قابل اعتماد لوگ تھے یعنی جو خدا، اس کے رسول، میرے اور مومنین کے خیر اندیش تھے ان سے بھی مشورہ لیا اور فرزند جگر خوارہ کے بارے میں ان کی رائے بھی وہی تھی جو میری تھی۔ خدا مجھے اس حالت میں نہ پائے کہ میں گمراہ کن افراد کو اپنا بازو بنا لوں۔

ایک مرتبہ میں نے جریر بجلی کو اور ایک مرتبہ ابو موسیٰ اشعری کو اس کے پاس بھیجا لیکن دونوں نے دنیا پر تکیہ کر لیا اور ہوا پرستی کو شکار ہو گئے لہٰذا وہ بھی اس سے راضی ہو گئے اور میرے ساتھ خیانت سے کام لیا۔ لہٰذا میں دیکھ رہا تھا روز بروز زیادہ سے زیادہ احکام الٰہی کو پاؤں تلے روندا جا رہا ہے اور ان کی سرکشی بڑھتی جا رہی ہے لہٰذا میں نے بدر میں شریک ہونے والے اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور خدا کے پسندیدہ لوگ جنہوں نے بیعت رضوان میں شرکت کی تھی اور دیگر تمام نیکوکار مسلمانوں سے

مشورہ لیا تو ہر کسی کی وہی رائے تھی جو میری تھی کہ ان سے جنگ کی جائے اور انہیں احکام الٰہی میں دست اندازی سے روکا جائے۔ اسی بنا پر میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ قیام کیا تا کہ انہیں ان برائیوں سے روکا جائے ہر مقام سے میں نے انہیں خطوط تحریر کئے اور ان کی طرف نمائندے بھیجے تا کہ انہیں باطل پرستی سے دور رہنے کی دعوت دیں اور وہ میرے اور دیگر مسلمانوں کے ساتھ ہو جائیں مگر جواباً انہوں نے مجھے تحکم آمیز خطوط لکھے، بے جا آرزوئیں کیں اور ایسی شرائط رکھیں جو خدا، اس کے رسولؐ اور مسلمانوں کے لئے قابل تسلیم نہ تھیں۔

اپنے ایک خط میں انہوں نے یہ شرط عائد کی تھی کہ پیغمبر کے چند نیکوکار اصحاب کو کہ جن میں حضرت عمار یاسرؓ بھی شامل تھے ان کے حوالے کر دوں تا کہ وہ انہیں عثمان کے قصاص کے طور پر مار دیں۔ عمارؓ جیسے عظیم انسان کہاں پائے جاتے ہیں؟

خدا کی قسم! جب بھی ہم پانچ افراد پیغمبر کے اردگرد ہوتے تھے تو چھٹے عمارؓ ہی ہوا کرتے تھے اور جب چار ہوتے تھے تو وہ پانچویں ہوا کرتے تھے۔

وہ لوگ عثمان کے قصاص کی باتیں کرتے تھے جبکہ خود اس نے، اس کے ہمراہیوں نے اور اس کے خاندان نے جو شجر ملعونہ کی شاخیں تھیں لوگوں کو اس کے قتل کی طرف بھڑکایا نتیجہ یہ ہوا جب میں نے ان کی ناروا شرائط کو نامنظور کیا تو انہوں نے مجھ پر دھاوا بول دیا، میرے خلاف سرکشی کو اپنے لئے فخر سمجھنے لگے اور قبیلہ حمیر کے تمام لوگوں کو جن کے پاس نہ عقل تھی نہ بصیرت، اپنے باطل دین پر یکجا کر دیا اور انہیں اشتباہ میں ڈال دیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی پیروی کی، اس نے ان لوگوں کو مال دنیا کے لئے فریفتہ کیا اور اپنا طرفدار کر لیا۔

ہم لوگوں نے انہیں ان کرتوتوں سے باز رکھنے کے لئے محاذ کا رخ کیا اور خدا کو اپنا حکم قرار دیا اور انہیں نصیحت کرنے اور ان پر اہتمام حجت کے بعد ان سے جنگ کی اور خداوند عالم نے ہمیشہ کی طرح ہمیں اپنے دشمن پر غالب کیا۔ وہ پرچم رسولؐ جس کے ذریعے خدا نے شیطانی گروہ کو قتل کیا ہمارے ہاتھ میں تھا جبکہ اس نے اپنے باپ کا وہ پرچم ہاتھ میں لیا ہوا تھا جس کے تحت اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کی تھی موت کے منہ میں جا گرا اور فرار کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ کار نہ تھا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنا پرچم سرنگوں دیکھا تو اپنے آپ کو عاجز پایا۔ اس نے ابن عاص سے مشورہ کیا تو اس نے کہا کہ قرآن کو باہر نکالو اور نیزوں پر بلند کر دو اور اس کو حکم بنا کر لوگوں کو اپنی طرف بلایا جائے اور کہنے لگا کہ ابن ابی طالبؑ اس کے دیندار پیروکار اور دیگر خاندان نبوت کے افراد نے آغاز میں قرآن کی حاکمیت کی دعوت دی تھی اور آخر جنگ میں بھی وہ تمہاری اس حاکمیت قرآن کی دعوت کو قبول کرنے پر آمادہ ہوں گے۔

اس نے ابن عاص کی اس رائے کو قبول کر لیا اور ناچار اس پر عمل پیرا ہوا اس لئے کہ اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی

راہ فرار نہ تھی جس کو اختیار کر کے وہ قتل ہونے یا عقب نشینی سے محفوظ رہتا۔ اس نے قرآن کو بلند کیا اور اس طرح وہ اپنے منصوبے پر عمل کرنے لگے۔

میں اپنے نیک اور مخلص ساتھیوں کو کھو چکا تھا اور باقی ماندگان نے قرآن کو حکم تسلیم کر لیا اور جنگ بندی پر رضامند ہو گئے یہ گمان کرتے ہوئے کہ پسر جگر خوارہ قرآن کے احکامات کا پابند ہے اور ان پر عمل کرے گا لہٰذا اس کی دعوت پر لبیک کہہ دیا اور اس کی ہر شرط کو مان لیا جبکہ میں نے انہیں خبردار بھی کیا یہ دھوکہ وفریب ہے اور یہ ایسی سازش ہے جسے اس نے ابن عاص کے ساتھ مل کر رچایا ہے اور یہ ہرگز اس پر عمل نہیں کرے گا۔ مگر کہنے لگے: ہمیں یقین نہیں آتا۔

اس طرح انہوں نے میرے حکم کو رد کر دیا اور اصرار کیا اس کی شرائط قبول کر لیں خواہ مجھے پسند ہوں یا ناپسند، میں چاہوں یا نا چاہوں انہیں قبول کر لوں۔

نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ ان میں سے کچھ تو کہنے لگے کہ اگر علیؑ ان شرائط کو تسلیم نہیں کرتے تو انہیں بھی ابن عفان کی طرح قتل کر دیا جائے ورنہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو پسر ہند کے حوالے کر دیں۔ خدا جانتا ہے جس قدر ممکن تھا میں نے کوئی راہ نکالنے کی کوشش کی تا کہ کوئی تدبیر کام کر جائے لیکن ایسا نہ ہوا۔

میں نے ان سے کہا کہ مجھے ایک اونٹنی کے دوہنے یا گھوڑے کی دوڑ جتنی تو مہلت دو تا کہ اپنے امور انجام دے لوں مگر ان لوگوں نے میری بات نہ مانی سوائے ان بزرگوار کے (یہ کہتے ہوئے آپؑ نے حضرت مالک اشتر کی طرف اشارہ کیا) ان کے پیروکاروں اور میرے خاندان والوں کے کہ انہوں نے میری آواز پر لبیک کہا۔

خدا کی قسم! جس چیز نے مجھے اپنی روشن فکر کے در پے ہونے سے روک رکھا تھا وہ ان دوتن (اشارہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام) کے قتل ہو جانے کا خوف تھا کہ کہیں نسل رسولؐ منقطع ہو جائے پھر ان دوتن (حضرت عبداللہ ابن جعفرؓ اور محمد حنفیہؓ کی جانب اشارہ کیا) کے قتل کا بھی خوف تھا۔ اس لئے کہ مجھے پتا تھا کہ اگر یہ میری خاطر یہاں نہ آتے تو ان کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہوتا لہٰذا مجبوراً مجھے قضائے الٰہی اور امت کے فیصلے کو تسلیم کرنا پڑا۔

لہٰذا جنگ بندی کے بعد دشمنوں کے سر سے تلوار ہٹا لی گئی اور انہوں نے اپنے آپ کو حکم بنا لیا اور خدا کو اپنے تحت اختیار قرار دیا اور اس طرح انہوں نے قرآن اور اس کے احکامات کو بالائے طاق رکھ دیا۔

بذات خود میں کسی کو دین خدا میں حکم تسلیم نہیں کرتا اس لئے کہ دین خدا میں بشر کی حاکمیت بغیر کسی شبہ وتردد کے خطا ہے لیکن یہ امت حاکمیت کی تقرری کے علاوہ کسی بات پر راضی نہ ہوئی۔

ایسی صورت میں میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ اپنے خاندان میں سے یا دیگر اتباع کرنے والے قبیلوں میں سے کسی عقلمند، قابل اطمینان اور دیندار شخص کو حکم مقرر کروں مگر جس کو میں نامزد کرتا تھا پسر ہند اسے قبول کرنے پر آمادہ نہیں تھا، میں جو

بھی حق بات کہتا تھا وہ اس سے سرکشی کرتا تھا اور چوب ستم سے مجھے اپنے ساتھیوں کی مدد پر مجبور کیا اس لئے کہ ان کا اصرار اس بات پر تھا کہ میں دو افراد کو حکم مان لوں ۔۔تسلیم حکمین ۔۔

بخدا میں نے ان میں سے بیزاری کا اظہار کیا اور یہ فیصلہ ان کے ہی سپرد کر دیا تو انہوں نے ایک ایسے شخص کا انتخاب کیا جسے ابن عاص نے فریب میں مبتلا کر دیا اور شرق وغرب اس کی رسوائی سے پر ہو گئے اور وہ لوگ خود اس حکم کی تقرری پر پشیمان ہوئے۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی طرف رخ کیا اور پوچھا: کیا ایسا نہیں ہوا تھا۔

سب نے کہا: اے امیر المومنینؑ یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے برادر یہود!

(۷) ساتوں مقام نبیؐ کی وفات کے بعد یہ تھا کہ رسولؐ نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں اپنی آخری عمر میں اپنے ایسے ساتھیوں سے جنگ کروں گا جو دن کو روزہ رکھیں گے، راتوں کو عبادت میں بسر کریں گے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہوں گے مگر میری مخالفت اور مجھ سے جنگ کرنے کی بنا پر وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ذوالثدیہ بھی ان کے درمیان ہے ان کے قتل کے بعد انجام کار سعادت بھی میرے ہمراہ ہوگی۔ پس حکمین والی کاروائی کے بعد اسی جگہ پر واپس ہوا تو دیکھا کہ ان میں سے کچھ لوگ آپس میں مخالف ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کو سرزنش کر رہے ہیں کہ آخر جنگ صفین حکمین پر ختم ہوگئی لہٰذا اپنے پیشوا سے انتقام لینے کے سوا ان کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہ تھا کہنے لگے کہ امام کو ہماری ناقص رائے کی پیروی نہیں کرنی چاہئے تھی چونکہ ان پر ہماری غلطی ثابت ہو چکی تھی لہٰذا ان پر لازم تھا کہ اپنے آپ کو یا خطا کاروں کو قتل کر دیتے، لیکن چونکہ انہوں نے کاہلی سے کام لیا اور ہماری پیروی کر لی لہٰذا وہ کافر ہو گئے اور اب ان کو قتل کر دینا ہمارے لئے جائز ہے اور وہ سب اس رائے پر متفق ہو گئے نیز فوراً ہی میرے لشکر سے خارج ہو کر ''لا حکم الا اللہ'' کا نعرہ لگانے لگے۔

ان کا ایک دستہ نخیلہ میں تو دوسرا حروراء میں جا گزیں ہوا جبکہ ایک دستے نے مشرق کی طرف پیش قدمی کی۔ وہ لوگ دجلہ کے پار جس مسلمان کے بھی روبرو ہوتے اس کو میرے متعلق آزماتے اور اگر وہ مجھے کافر تسلیم کر لیتا تو اسے زندہ چھوڑ دیتے ورنہ اسے موت کے گھاٹ اتار دیتے تھے میں پہلے اور دوسرے دستے کے پاس گیا اور خدا اور حق کی پیروی اور اسی کی جانب لوٹ جانے کی دعوت دی مگر تلوار کے علاوہ کوئی شے قبول کرنے کو تیار نہ تھے اور کوئی شرط بھی انہیں مطمئن نہ کر سکی، لہٰذا جب میں ان سے مایوس ہو گیا تو پہلے دو دستوں کو بحکم خدا مغلوب کر لیا اور اس دستہ نخیلہ اور اس دستۂ حروراء کو نابود کر دیا۔

اے برادر یہود! مجھے بے حد افسوس ہے کہ یہ لوگ اس بنیادیں ہلا دینے والی راہ پر نہ چلے ہوتے اور اس طرح فنا نہ

ہوئے ہوتے تو اسلام کے لئے میرے پاس کس قدر مضبوط مدد ہوتی مگر خدا کو ان کے لئے ناگوار انجام کے علاوہ کچھ اور منظور ہی نہ تھا۔

اس کے بعد میں تیسرے دستے کی جانب ایک خط لکھ بھیجا اور یکے بعد دیگرے نمائندے بھیجے جبکہ میرے نمائندے برگزیدہ، خدا پرست اور زاہد تھے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا اور اس طرح یہ دستہ بھی پہلے دو دستوں کی طرح ان ہی کی روش پر گامزن رہا اور انہوں نے بھی جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اپنے مخالف مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور نیکوکاروں کو لگا تار قتل کر دیا۔ میں بھی ان کے سروں پر سوار ہو گیا اور دجلہ کا راستہ ان پر بند کر دیا نیز میں نے ایک بار پھر اپنے نمائندے اور مخلص لوگوں کو ان کے پاس بھیجا اور جان توڑ کوشش کے بعد بھی کبھی ان حضرت اور کبھی اُن حضرت (اشارہ مالک اشترؓ، احنف بن قیسؓ، سعید بن قیس ارفیؓ اور اشعثؓ بن قیس کندی کی طرف اشارہ کیا) عذر پذیری کے لئے بھیجا لیکن وہ چونکہ جنگ کے علاوہ کسی اور بات پر آمادہ نہ ہوئے لہٰذا ان کے ساتھ جنگ کی یہاں تک کہ اے برادر یہود! وہ تمام کے تمام افراد کہ جن کی تعداد چار ہزار سے زائد تھی مارے گئے اور ان میں سے ایک بھی خبر دینے والا باقی نہ رہا۔

اس کے بعد ان مقتولین میں ذوالثدیہ کو الگ کیا اور ان حاضرین کے سامنے کہ جنہیں تم اس وقت دیکھ رہے ہو باہر لے آیا اور اس کے پستان عورت کی مانند تھے۔

اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی جانب رخ کیا اور پوچھا: کیا ایسا نہیں تھا؟

سب نے کہا: اے امیر المومنینؑ یقیناً ایسا ہی ہوا تھا۔

فرمایا: اے برادر یہود! ان چودہ مقامات پر میں آزمائش میں پورا اترا اور پھر صرف ایک مقام رہ گیا اور وہ بھی نزدیک ہی ہے۔

اصحاب علیؑ اور رأس الجالوت روتے ہوئے کہنے لگے: آقا! اب آخری واقعہ سے بھی باخبر کر دیجئے کہ وہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا: وہ آخری واقعہ یہ ہے کہ یہ (اپنے ہاتھ سے اپنی ریش مبارک کی طرف اشارہ کیا) اس (اپنے سر کی طرف اشارہ کیا) کے خون سے رنگین ہو جائے گی۔

یکا یک لوگوں کے نالہ و فریاد کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں کہ کوفہ کی وسیع حدود میں ہر گھر کے رہنے والے جزع و فزع کرتے ہوئے باہر نکل آئے۔

رأس الجالوت نے حضرت علی علیہ السلام کے ہاتھوں اسی وقت اسلام قبول کر لیا اور وہ امیر المومنین علیہ السلام کی شہادت تک وہیں مقیم رہا اور جب ابن ملجم گرفتار کر لیا گیا تو رأس الجالوت بھی امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور حالت یہ تھی کہ لوگ امامؑ کے اردگرد تھے اور ابن ملجم آپ کے سامنے، تو رأس الجالوت نے کہا: اے ابومحمد (امام حسنؑ) اسے قتل کر دیجئے، خدا اسے

غارت کرے کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتابوں میں پڑھا ہے کہ خدا کے نزدیک یہ ابن آدم کے اپنے بھائی کو قتل کرنے اور اس غدار کے جرم سے بھی عظیم ہے جس نے ناقۂ صالح کو مارا تھا۔

ما جاء في الأيام السبعة وأسمائها الأحد والإثنين والثلاثاء والأربعاء والخميس والجمعة والسبت

ہفتہ کے دنوں کے نام اور ناموں کا تعلق

۵۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ حَبِيبٍ السِّجِسْتَانِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِبَادَةٍ فَتَعَبَّدُوا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَوْمُ السَّبْتِ لِآلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام وَ يَوْمُ الْاَحَدِ لِشِيعَتِهِمْ وَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ يَوْمُ بَنِي اُمَيَّةَ وَ يَوْمُ الثَّلَاثَاءِ يَوْمٌ لَيِّنٌ وَ يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ لِبَنِي الْعَبَّاسِ وَ فَتْحِهِمْ وَ يَوْمُ الْخَمِيسِ يَوْمٌ مُبَارَكٌ بُورِكَ لِاُمَّتِي فِي بُكُورِهَا فِيهِ

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ روز عبادت ہے۔ ہفتہ کا تعلق خاندان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔ اتوار کا تعلق ہمارے شیعوں اور دوستوں سے اور پیر بنی امیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ منگل روز آسانی و نرمی ہے۔ بدھ بنی عباس کا دن ہے جمعرات روز برکت ہے۔ میری امت کے لیے جمعرات کی صبح مبارک ہے۔

ما جاء في الأحد وما بعده

اتوار اور اس کے بعد کے بارے میں

۶۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَسَدٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَمَّنْ رَوَاهُ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ يَحْتَجِمُونَ فَقَالَ مَا كَانَ عَلَيْكُمْ لَوْ اَخَّرْتُمُوهُ اِلَى عَشِيَّةِ الْاَحَدِ فَكَانَ يَكُونُ اَنْزَلَ لِلدَّاءِ.

حضرت امام صادق علیہ السلام کا گزر ایسے لوگوں کے درمیان سے ہوا جو روز شنبہ پچھنے لگوا (فاسد اور خراب خون جسم سے نکلوا) رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر تم شب اتوار تک اس کو ملتوی رکھتے (تو بہتر تھا) تا کہ بدن کا درد نکل جاتا۔

۶۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْاٰدَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَمْرُو بْنُ سُفْيَانَ الْجُرْجَانِيُّ رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ

مَوَالِيهِ يَا فُلَانُ مَا لَكَ لَمْ تَخْرُجْ قَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ الْيَوْمُ الْاَحَدُ قَالَ وَ مَا لِلْاَحَدِ قَالَ الرَّجُلُ لِلْحَدِيثِ الَّذِي جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ احْذَرُوا حَدَّ الْاَحَدِ فَاِنَّ لَهُ حَدّاً مِثْلَ حَدِّ السَّيْفِ قَالَ كَذَبُوا كَذَبُوا مَا قَالَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاِنَّ الْاَحَدَ اسْمٌ مِنْ اَسْمَاءِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَالْاِثْنَيْنِ قَالَ سُمِّيَ بِاسْمِهِمَا قَالَ الرَّجُلُ فَسُمِّيَ بِاسْمِهِمَا وَ لَمْ يَكُونَا فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللهِ اِذَا حُدِّثْتَ فَافْهَمْ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ عَلِمَ الْيَوْمَ الَّذِي يُقْبَضُ فِيهِ نَبِيُّهُ ﷺ وَ الْيَوْمَ الَّذِي يُظْلَمُ فِيهِ وَصِيُّهُ فَسَمَّاهُ بِاسْمِهِمَا قَالَ قُلْتُ فَالثَّلَاثَاءَ قَالَ خُلِقَتْ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ النَّارُ وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى انْطَلِقُوا اِلَى مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ انْطَلِقُوا اِلَى ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ لَا ظَلِيلٍ وَ لَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ قَالَ قُلْتُ فَالْاَرْبِعَاءُ قَالَ بُنِيَتْ اَرْبَعَةُ اَرْكَانِ النَّارِ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ قَالَ قُلْتُ فَالْخَمِيسُ قَالَ خَلَقَ اللهُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ قُلْتُ فَالْجُمُعَةُ قَالَ جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْخَلْقَ لِوَلَايَتِنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ فَالسَّبْتُ قَالَ سَبَتَتِ الْمَلَائِكَةُ لِرَبِّهَا يَوْمَ السَّبْتِ فَوَجَدَتْهُ لَمْ يَزَلْ وَاحِداً.

حضرت امام صادق علیہ السلام نے ایک شخص پر ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ تم اتوار کو کیوں گھر سے نہیں نکلے۔

عرض کی میں نے سنا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہیں کہ یکشنبہ یعنی اتوار کی تیزی مثل تلوار کے ہے۔

فرمایا: غلط ہے حضرت نے یہ نہیں فرمایا اَحد تو خدا کا نام ہے۔

اس نے عرض کی دوشنبہ یعنی پیر کے دن کے متعلق کیا ارشاد ہے۔

فرمایا: یہ ان دونوں کی طرف اشارہ ہے اور انہیں سے منسوب ہے۔ خداوند عالم کو علم تھا کہ اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی روز رحلت فرمائے گا اور اسی روز اس کے منصوص من اللہ خدا کے مقرر کیے ہوئے وصی کا حق غصب کیا جائے گا۔ اس روز کو ان دونوں کے نام سے منسوب فرمایا (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دنوں کے عربی نام خدا کی طرف سے رکھے گئے ہیں)۔

راوی نے عرض کی سہ شنبہ یعنی منگل کا دن۔ فرمایا اس روز دوزخ کی خلقت ہوئی ہے۔

پھر عرض کی چہار شنبہ۔

فرمایا: اس روز دوزخ کے چار ستون پیدا ہوئے ہیں۔

پھر عرض کی: پنجشنبہ یعنی جمعرات۔

فرمایا: اس روز بہشت کی خلقت ہوئی۔

پھر عرض کی: جمعہ

فرمایا: اس دن خداوند عالم نے تمام انسانوں کو ہماری ولایت ومحبت کا اقرار لینے کے لیے جمع کیا۔

عرض کی: ہفتہ

فرمایا اس روز پروردگار عالم کی وحدانیت کا اقرار تمام فرشتوں نے کیا اور اس کی معرفت حاصل کی۔

۶۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ بِإِيلَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَوْمُ السَّبْتِ يَوْمُ مَكْرٍ وَ خَدِيعَةٍ وَ يَوْمُ الْاَحَدِ يَوْمُ غَرْسٍ وَ بِنَاءٍ وَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ يَوْمُ سَفَرٍ وَ طَلَبٍ وَ يَوْمُ الثَّلَاثَاءِ يَوْمُ حَرْبٍ وَ دَمٍ وَ يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ يَوْمٌ شُؤْمٌ فِيهِ يَتَطَيَّرُ النَّاسُ وَ يَوْمُ الْخَمِيسِ يَوْمُ الدُّخُولِ عَلَى الْاُمَرَاءِ وَ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمُ خِطْبَةٍ وَ نِكَاحٍ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه يوم الإثنين يوم سفر إلى موضع الاستسقاء و الطلب للمطر.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شنبہ روز مکر وفریب ہے۔ یکشنبہ عروسی یعنی شادی اور مکان بنانے کے لیے بہتر ہے۔ دوشنبہ روز مسافرت وتلاش ہے سہ شنبہ روز جنگ وخونریزی ہے چہارشنبہ روز نحس ہے پنجشنبہ بادشاہوں اور امیروں سے ملنے کا دن ہے اس دن حاجتیں پوری ہوتی ہیں جمعہ شادی کا پیغام دینے اور شادی کرنے کا دن ہے۔

مصنفؒ نے فرمایا ہے کہ پیر کے روز طلب باران اور نماز استسقاء ہے یعنی اس غرض سفر کرنا چاہیے نہ کہ عام طور پر جو سفر کیا جاتا ہے۔

ما جاء في يوم الإثنين

پیر کے دن کے متعلق جو باتیں وارد ہوئی ہیں

۶۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ اَعْطَى الْحَجَّامَ بُرّاً.

یونس بن یعقوب کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے دن فسد کھلواتے تھے اور حجامت کرنے والے کو اجرت میں گندم عطا کرتے تھے۔

۶۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ وَ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ اَوْ اَحَدِهِمَا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْزَمٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَحْتَجِمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن وقت عصر کے بعد پچھنے لگواتے تھے یا فصد کھلواتے تھے۔

۶۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ تَسُلُّ الدَّاءَ سَلًّا مِنَ الْبَدَنِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیر کے روز آخر وقت میں حجامت کروانے سے درد کو جسم سے مکمل طور پر ختم کر دیتا ہے۔

۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ الْاَزْدِيِّ قَالَ جِئْتُ اِلَى اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ كُلْ فَقُلْتُ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ وَ كَيْفَ صُمْتَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وُلِدَ فِيهِ فَقَالَ اَمَّا مَا وُلِدَ فِيهِ فَلَا تَعْلَمُونَ وَ اَمَّا مَا قُبِضَ فِيهِ فَنَعَمْ ثُمَّ قَالَ فَلَا تَصُمْ وَ لَا تُسَافِرْ فِيهِ.

عقبہ بن بشیر ازدی کہتا ہے کہ میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے کچھ کھلانا چاہا میں نے عرض کہ یا حضرت روزے سے ہوں فرمایا کیا روزہ میں نے عرض کی آج ولادت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ حضرت نے فرمایا پیر کا دن روز ولادت نہیں روز وفات ہے۔ نہ آج روزہ رکھو نہ سفر کرو۔

۶۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى اَخِي مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنِّي اُرِيدُ الْخُرُوجَ فَادْعُ لِي فَقَالَ وَ مَتَى تَخْرُجُ قَالَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ لَهُ وَ لِمَ تَخْرُجُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ قَالَ اَطْلُبُ فِيهِ الْبَرَكَةَ لِاَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ كَذَبُوا وُلِدَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَعْظَمُ شُؤْمًا مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله

وَ انْقَطَعَ فِيهِ وَحْيُ السَّمَاءِ وَ ظُلِمْنَا فِيهِ حَقَّنَا اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى يَوْمٍ سَهْلٍ لَيِّنٍ اَلَانَ اللّٰهُ لِدَاوُدَ عليه السلام فِيهِ الْحَدِيدَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقَالَ اخْرُجْ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ

علی بن جعفر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر عرض کی میرا ارادہ ہے کہ سفر کروں میرے لیے دعا فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا کس روز سفر کا قصد ہے۔ عرض کی پیر فرمایا کیوں عرض کی پیر کو کیونکہ روز ولادت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے فرمایا غلط ہے حضرت جمعہ کو پیدا ہوئے ہیں۔ پیر سے زیادہ کوئی دن منحوس نہیں۔ اس روز حضرت کی وفات ہوئی وحی الٰہی کا سلسلہ ختم ہوگیا اور ہمارا حق غصب کیا گیا۔ سفر مبارک دن میں کرو یعنی پیر اس دن خدا نے لوہے کو حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے نرم کیا ہے۔

ما جاء في يوم الثلاثاء

روزِ منگل کے بارے میں جو کچھ آیا

⑱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِي الْخَزْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ اَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ اَوْ لِاِحْدَى وَ عِشْرِينَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَتْ لَهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ مِنْ اَدْوَاءِ السَّنَةِ كُلِّهَا وَ كَانَتْ لِمَا سِوَى ذٰلِكَ شِفَاءً مِنْ وَجَعِ الرَّاْسِ وَ الْاَضْرَاسِ وَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ منگل ۱۷، ۱۹، ۲۱ کو چاند کے مہینے کی فصد کھلوانے سے کوئی درد آئندہ ایک سال تک نہیں ہوتا۔ اور ان تاریخوں کے علاوہ کسی دن فصد کھلوانا درد سر، درد دندان بیسی وخورہ کو دفع کرتا ہے۔

⑲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ مَنْ كَانَ مُسَافِرًا فَلْيُسَافِرْ يَوْمَ السَّبْتِ فَلَوْ اَنَّ حَجَرًا زَالَ عَنْ جَبَلٍ يَوْمَ السَّبْتِ لَرَدَّهُ اللّٰهُ اِلَى مَكَانِهِ وَ مَنْ تَعَذَّرَتْ عَلَيْهِ الْحَوَائِجُ فَلْيَلْتَمِسْ طَلَبَهَا يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي اَلَانَ اللّٰهُ فِيهِ الْحَدِيدَ لِدَاوُدَ عليه السلام.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سفر کے لیے ہفتہ کا دن بہتر ہے۔ اگر اس روز پہاڑ سے کوئی پتھر بھی جدا ہوگا تو وہ پھر اپنی جگہ واپس آجائے گا جس کو کوئی کام ہو منگل کے دن اس کے لیے کوشش کرے کیونکہ اس خداوند عالم نے

حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہے کو نرم کیا تھا۔

ما جاء في يوم الأربعاء

بدھ کے دن کے متعلق جو کچھ آیا ہے

⑩ حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيِّ عليه السلام يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَ هُوَ يَحْتَجِمُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أَهْلَ الْحَرَمَيْنِ يَرْوُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فَأَصَابَهُ بَيَاضٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبُوا إِنَّمَا يُصِيبُ ذَلِكَ مَنْ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ فِي طَمْثٍ.

یعقوب بن یزید ہمارے راویوں میں ایک راوی سے روایت کرتے ہیں کہ میں خدمت حضرت علی نقی علیہ السلام میں بدھ کے دن حاضر ہوا دیکھا۔ حضرت بدن سے خون نکلوا رہے ہیں۔ میں نے عرض کی اہل مکہ و مدینہ کہتے ہیں کہ بدھ کو فصد کھلوانے سے بیسی یعنی سفید داغ (برص) ہوجاتا ہے۔ فرمایا غلط ہے یہ مرض اس کو ہوتا ہے جس کی ماں حیض میں حاملہ ہوئی ہو۔

⑪ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَ هُوَ مَحْمُومٌ فَلَمْ تَتْرُكْهُ الْحُمَّى فَاحْتَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَرَكَتْهُ الْحُمَّى

عبدالرحمن بن عمرو بن اسلم کہتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بخار میں بدھ کو فصد کھلوائی مگر بخار نہیں اترا۔ پھر جمعہ کو فصد کھلوائی تو بخار اتر گیا۔

⑫ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا السَّيَّارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الدَّقَّاقِ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّانِي عليه السلام أَسْأَلُهُ عَنِ الْخُرُوجِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لَا يَدُورُ فَكَتَبَ عليه السلام مَنْ خَرَجَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لَا يَدُورُ خِلَافاً عَلَى أَهْلِ الطِّيَرَةِ وُقِيَ مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَ عُوفِيَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَ عَاهَةٍ وَ قَضَى اللهُ لَهُ حَاجَتَهُ وَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ مَرَّةً أُخْرَى أَسْأَلُهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ لَا يَدُورُ فَكَتَبَ عليه السلام مَنِ احْتَجَمَ فِي يَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ لَا يَدُورُ خِلَافاً عَلَى أَهْلِ الطِّيَرَةِ عُوفِيَ مِنْ كُلِّ آفَةٍ وَ وُقِيَ مِنْ كُلِّ عَاهَةٍ وَ

لَمْ تَحْضُرَّ مَحَاجِمُهُ.

محمد بن احمد وقاق بغدادی کہتے ہیں کہ میں نے امام رضاعلیہ السلام سے مہینے کے آخری چہار شنبہ کو سفر کے متعلق پوچھا۔ حضرت نے جواب دیا کہ جو آخری بدھ کو نحس کہنے والوں کی رد میں سفر کرے۔ خداوند عالم اس کو ہر آفت سے محفوظ رکھے گا۔ ہر بلا ہر درد سے امان خدا میں رہے گا اس کی حاجت روا ہوگی۔

اس کے بعد پھر آخری بدھ کو فصد کھلوانے کے متعلق سوال کیا تو جواب عنایت فرمایا کہ جو آخری بدھ کو نحس کہنے والوں کی مخالفت میں اس دن فصد کھلوائے گا اس کی حاجت پوری ہوگی ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

۶۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَنْبَسَةَ مَوْلَى الرَّشِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله آخِرُ اَرْبِعَاءَ فِي الشَّهْرِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روز بدھ برابر نحس ہوتا ہے۔ اس روز قوم عاد پر ہوا کا عذاب آیا اور وہ ہلاک ہو گئے۔

۶۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ اَبَانٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ بَشَّارِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام لِاَيِّ شَيْءٍ يُصَامُ يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ قَالَ لِاَنَّ النَّارَ خُلِقَتْ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

بشار بن بشار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ لوگ بدھ کو روزہ کیوں رکھتے ہیں۔ فرمایا اس لیے کہ بدھ کو دوزخ کی خلقت ہوئی ہے۔

۶۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاٰدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

حذیفہ ابن منصور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو بعد عصر بدھ کو فصد کھوالتے یا پچھنے لگواتے دیکھا۔

۶۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ

عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ تَوَقَّوْا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَ النُّورَةَ فَاِنَّ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ وَ فِيهِ خُلِقَتْ جَهَنَّمُ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بدھ کے دن نہ حجامت کراؤ نہ نورا لگاؤ کیونکہ یہ دن نحس ہے اس دن جہنم کی خلقت ہوئی تھی۔

۶۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْيَقْطِينِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَنْ يَتَوَقَّى النُّورَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّهُ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بدھ کے دن مردوں کو نورا نہیں لگانا چاہئے کیونکہ یہ دن نحس ہے۔

۶۸ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ بِاِيلَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ جَبَلَةَ الْوَاعِظُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ الطَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي الْجَامِعِ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَ التَّطَيُّرِ مِنْهُ وَ ثِقْلِهِ وَ اَيُّ اَرْبِعَاءٍ هُوَ فَقَالَ عليه السلام آخِرُ اَرْبِعَاءٍ فِي الشَّهْرِ وَ هُوَ الْمَحَاقُ وَ فِيهِ قَتَلَ قَابِيلُ هَابِيلَ اَخَاهُ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اُلْقِيَ اِبْرَاهِيمُ عليه السلام فِي النَّارِ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَضَعُوا الْمَنْجَنِيقَ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ غَرَّقَ اللهُ فِرْعَوْنَ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَرْضَ قَوْمِ لُوطٍ عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَرْسَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ الرِّيحَ عَلَى قَوْمِ عَادٍ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ سَلَّطَ اللهُ عَلَى نُمْرُودَ الْبَقَّةَ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ طَلَبَ فِرْعَوْنُ مُوسَى لِيَقْتُلَهُ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ خَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَمَرَ فِرْعَوْنُ بِذَبْحِ الْغِلْمَانِ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ خُرِّبَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اُحْرِقَ مَسْجِدُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليه السلام وَ اِصْطَخْرُ مِنْ كُورَةِ فَارِسَ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ قُتِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ ظَلَّ قَوْمُ فِرْعَوْنَ اَوَّلَ الْعَذَابِ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ خَسَفَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِقَارُونَ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ ابْتَلَى اللهُ اَيُّوبَ عليه السلام بِذَهَابِ مَالِهِ وَ وُلْدِهِ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اُدْخِلَ يُوسُفُ السِّجْنَ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَ قَوْمَهُمْ اَجْمَعِينَ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

اَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ عَقَرُوا النَّاقَةَ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَمْطَرَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ شُجَّ النَّبِيُّ ﷺ وَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَخَذَتِ الْعَمَالِيقُ التَّابُوت

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه من اضطر إلى الخروج في سفر يوم الأربعاء أو تبيغ به الدم في يوم الأربعاء فجائز له أن يسافر أو يحتجم فيه ولا يكون ذلك شؤما عليه لا سيما إذا فعل ذلك خلافا على أهل الطيرة ومن استغنى عن الخروج فيه أو عن إخراج الدم فالأولى أن يتوقى ولا يسافر فيه ولا يحتجم

حضرت امام امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بدھ کو نورہ نہ لگاؤ یعنی زیر ناف کے بالوں کو بدھ کے دن صاف نہ کرو کیونکہ وہ دن ہمیشہ نحس ہوتا ہے۔ مسجد کوفہ میں ایک شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے عرض کی کہ یا حضرت کس لیے اور کس چہارشنبہ کو نحس فرمایا ہے۔ ارشاد فرمایا مہینے کا آخری چہارشنبہ جو ایام محاق میں پڑے اس روز قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اس روز جناب ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تھے۔ اسی روز منجنیق کی ایجاد ہوئی۔ خداوند عالم نے فرعون کو غرق کیا۔ زمیں قوم لوط منقلب ہوئی۔ قوم عاد پر عذاب نازل ہوا ان باغ خاک سیاہ ہو گئے۔ خداوند عالم نے مچھر کو غرور پر مسلط کیا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔ بیت المقدس ویران ہو گیا۔ اسی دن قوم فرعون پر سب سے پہلا عذاب آیا۔ قارون زمین میں دھنس گیا۔ حضرت ایوب پر مصیبتیں نازل ہوئیں۔ اولاد مال تلف ہو گیا۔ قوم حضرت صالح پر عذاب آیا اور آواز خوفناک سے ہلاک ہوئے۔ ناقہ صالح اس روز پے ہوا اسی روز سر و دندان حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجروح ہوئے اور دانت گر گئے۔ عمالقہ نے تابوت بنی اسرائیل پر قبضہ کر لیا۔

مؤلف کتاب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص سفر کرنے پر کسی وجہ سے مجبور ہو تو سفر کر سکتا ہے۔ یا اگر جسم میں فاسد خون زیادہ جائے تو حجامت کروا سکتا ہے اسی طرح اگر کوئی اس کام کو فال بد تصور کرتا ہو تو اس کی نفی کے لئے کام کو انجام دے سکتا ہے لیکن اگر کوئی مجبوری وغیرہ نہ ہو تو ان کاموں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

ما جاء في يوم الخميس

جمعرات کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے

۴۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مُعَتِّبِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي يَوْمِ الْخَمِيسِ وَ هُوَ يَحْتَجِمُ فَقُلْتُ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَتَحْتَجِمُ فِي يَوْمِ الْخَمِيسِ فَقَالَ نَعَمْ مَنْ كَانَ

مِنْكُمْ مُحْتَجِماً فَلْيَحْتَجِمْ فِي يَوْمِ الْخَمِيسِ فَإِنَّ عَشِيَّةَ كُلِّ جُمُعَةٍ يَبْتَدِرُ الدَّمُ فَرَقاً مِنَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَرْجِعُ إِلَى وَكْرِهِ إِلَى غَدَاةِ الْخَمِيسِ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى غُلَامٍ رُبَيْحٍ فَقَالَ يَا رُبَيْحُ اشْدُدْ قَصَبَ الْمُلَازِمِ وَ اجْعَلْ مَصَّكَ رَخِياً وَ اجْعَلْ شَرْطَكَ زَحْفاً وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مَنِ احْتَجَمَ فِي آخِرِ خَمِيسٍ مِنَ الشَّهْرِ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ سُلَّ مِنْهُ الدَّاءُ سَلًّا.

مقب ابن مبارک کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو جمعرات کے دن سینگی لگواتے ہوئے دیکھا اور سوال تو حضرت فرمایا کہ جمعرات کے دن حجامت کروانے سے بدن کا درد بالکل دور ہوجاتا ہے کیونکہ ہر شب جمعہ کو خون بدن انسان میں خوف قیامت سے جوش کھاتا ہے اور صبح تک اپنے مقام پر واپس نہیں آتا۔ سر سینگی لگانے والے سے فرمایا کہ خوب دبا کے رکھو اور آہستہ چوسو اور تیزی سے استرا مارو۔

پھر فرمایا کہ جو مہینے کے آخری جمعرات کو دن کے ابتدائی حصے میں سینگی لگوائے درد اس کے بدن سے بالکل دور ہوجاتا ہے۔

۸۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَوَّلَ مَا بُعِثَ يَصُومُ حَتَّى يُقَالَ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ حَتَّى يُقَالَ لَا يَصُومُ ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ وَ صَامَ يَوْماً وَ تَرَكَ يَوْماً وَ هُوَ صَوْمُ دَاوُدَ عليه السلام ثُمَّ تَرَكَ ذَلِكَ ثُمَّ قُبِضَ وَ هُوَ يَصُومُ خَمِيسَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبِعَاءُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدائے بعثت میں برابر روزہ بھی رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ لوگوں نے یقین کرلیا کہ اب حضرت روزہ ہی رکھا کریں گے اس کے بعد پھر سنتی روزے ترک کردیئے تو لوگ نے خیال کیا کہ اب سنتی روزہ نہ رکھیں گے۔ اس کے بعد ایک دن روزہ رکھتے تھے اور دوسرے دن افطار کرتے تھے۔ اس کے بعد ہر ماہ وہ جمعرات اور ان کے درمیانی بدھ کو وزہ رکھنے لگے یہ طریقہ آخر تک رہا۔

۸۱ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله سُئِلَ عَنْ صَوْمِ خَمِيسَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبِعَاءُ فَقَالَ أَمَّا الْخَمِيسُ فَيَوْمٌ تُعْرَضُ فِيهِ الْأَعْمَالُ وَ أَمَّا الْأَرْبِعَاءُ فَيَوْمٌ خُلِقَتْ فِيهِ النَّارُ وَ أَمَّا الصَّوْمُ فَجُنَّةٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھنا کیسا ہے۔ فرمایا: جمعرات کو بندوں کے اعمال کی پیشی ہوتی ہے اور بدھ کو دوزخ کی خلقت ہوئی اور روزہ آتش دوزخ کی

سپر ہے۔

۸۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَحْيَى قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام مَنْ قَصَّ اَظَافِيرَهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ تَرَكَ وَاحِدَةً لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ نَفَى اللّٰهُ عَنْهُ الْفَقْرَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص کہ جو جمعرات کے دن ناخن تراشے اور ایک ناخن روزِ جمعہ کے لئے چھوڑ دے خداوند عالم اس سے فقر کو دور کر دے گا۔

ما جاء في يوم الجمعة

روزِ جمعہ کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے

۸۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَكَرِيَّا الْمُؤْمِنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبَاحٍ الْقَلَّاءِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا اِبْرَاهِيمَ عليه السلام يَحْتَجِمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ تَحْتَجِمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ اَقْرَاُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فَاِذَا هَاجَ بِكَ الدَّمُ لَيْلًا كَانَ اَوْ نَهَارًا فَاقْرَاْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ احْتَجِمْ.

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو پنجشنبہ کے دن اپنے سب ناخن کاٹے اور جمعہ کے لیے ایک ناخن چھوڑ دے یعنی ایک بقیہ ناخن جمعہ کے دن کاٹے تو اس فقر و افلاس دور ہو جائے گا۔

۸۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ مَوْلَى الرَّشِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ.

محمد بن ریاح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جمعہ کے دن بدن سے خون نکلواتے دیکھا۔ میں نے عرض کی یہ جمعہ کا دن ہے۔ فرمایا میں آیت الکرسی پڑھ لیتا ہوں۔ جس وقت خون میں ہیجان پیدا ہو۔ جس روز چاہو آیت الکرسی پڑھ کر اپنے بدن سے خون نکلوا سکتے ہو۔

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہنگامۂ قیامت جمعہ کے دن ظہر و عصر کے درمیان برپا ہوگا۔

۸۵ وَ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله

اَطْرِفُوا اَهَالِيَكُمْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ بِشَيْءٍ مِنَ الْفَاكِهَةِ وَ اللَّحْمِ حَتَّى يَفْرَحُوا بِالْجُمُعَةِ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ فِي الصَّيْفِ مِنْ بَيْتٍ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ فِي الشِّتَاءِ مِنَ الْبَرْدِ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ قَدْ رُوِيَ اَنَّهُ كَانَ دُخُولُهُ وَ خُرُوجُهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شب جمعہ کو (اپنے عیال واطفال کے لیے) گوشت اور میوہ لے جایا کرو کہ جمعہ کے آنے کی خوشی ہو۔

حضرت موسم گرما میں جمرات کو (سونے کے لیے) شب کو باہر نکلتے تھے اور جاڑوں میں شب جمعہ سے اندر آرام فرماتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ دونوں موسموں میں حضرت باہر سونے اور اندر آرام کرنے کے لیے شب جمعہ ہی کو جاتے تھے۔

⑯ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي كَهْمَسٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَلِّمْنِي دُعَاءً اَسْتَنْزِلُ بِهِ الرِّزْقَ فَقَالَ لِي خُذْ مِنْ شَارِبِكَ وَ اَظْفَارِكَ وَ لْيَكُنْ ذٰلِكَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ وسعت رزق کے لیے کوئی دعا تعلیم فرمایئے آپ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مونچھیں اور ناخن کاٹا کرو۔

⑰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُتَيْبَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْمَدِينِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ تَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُؤْمِنُ مِنَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَ الْعَمَى وَ اِنْ لَمْ يَحْتَجْ فَحُكَّهَا حَكًّا وَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهُ وَ قَصَّ شَارِبَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ عَلَى سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اُعْطِيَ بِكُلِّ قُلَامَةٍ وَ جُزَازَةٍ عِتْقُ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيلَ.

ہشام ابن سالم کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا خورہ، پیسی، کوری کو دفع کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز اپنے ناخن اور مونچھیں کاٹے اور کہے کہ بسم اللہ و باللہ وعلی سنۃ محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو جو ریزہ ناخن کا الگ ہوگا اس کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا ایسا غلام جو اولاد حضرت اسماعیل سے ہو۔

⑱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الرَّازِيُّ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَخْرَجَ اللّٰهُ مِنْ اَنَامِلِهِ الدَّاءَ وَ اَدْخَلَ فِيهِ الدَّوَاءَ وَرُوِيَ اَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ جُنُونٌ وَلَا جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو جمعہ کے دن ناخن کاٹے گا تو مرض اس کی انگلیوں سے نکل جائے گا نہ دیوانہ ہوگا نہ جذام ہوگا نہ برص۔

٨٩ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ قَلِّمُوا اَظْفَارَكُمْ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَ اسْتَحِمُّوا يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَ اَصِيبُوا مِنَ الْحَجَّامِ حَاجَتَكُمْ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ تَطَيَّبُوا بِاَطْيَبِ طِيبِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ناخن سہ شنبہ کو کاٹو اور حمام چارشنبہ کو جاؤ اور پنجشنبہ کو بدن سے خون نکلواؤ اور جمعہ کو بہترین خوشبو لگاؤ۔

٩٠ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ اَنْ يَدَعَ الطِّيبَ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَيَوْمٌ وَ يَوْمٌ لَا فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ وَلَا يَدَعُ ذٰلِكَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خوشبو روز لگاؤ ورنہ ایک دن ناغہ کر کے اور یہ بھی نہ ہو تو ہر جمعہ کو ضرور لگاؤ۔

٩١ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفُرَاتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَطَرٍ عَنِ السَّكَنِ الْخَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لِلّٰهِ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ اَخْذُ شَارِبِهِ وَ اَظْفَارِهِ وَ مَسُّ شَيْئًا مِنَ الطِّيبِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر جمعہ کو ناخن اور مونچھیں کٹوائے اور خوشبو لگائے۔

٩٢ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو الْعَطَّارُ الْقَزْوِينِيُّ بِبَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُصْعَبٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُصْعَبِ بْنِ الْقَاسِمِ السُّلَمِيُّ بِتِرْمِذَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ هَارُونَ الْآمُلِيُّ بِآمُلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ الْبَصْرِيُّ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا دِينَارٌ مَوْلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعٌ وَ عِشْرُونَ سَاعَةً لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كُلِّ سَاعَةٍ سِتُّمِائَةِ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب جمعہ سے روزِ جمعہ تک چوبیس گھنٹے میں خداوند عالم ہر ساعت میں ساٹھ ہزار افراد کو آتش جہنم سے آزاد کرتا ہے۔

۹۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ الْهَمَذَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ جَمِيعاً عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي الرَّجُلِ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ شَيْئاً مِنَ الْخَيْرِ مِثْلَ الصَّدَقَةِ وَ الصَّوْمِ وَ نَحْوِ هَذَا قَالَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّ الْعَمَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُضَاعَفُ.

ہشام بن الحکم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر کوئی نیک عمل مثل صدقہ دینا، روزہ رکھنا اور اس جیسے دیگر اعمال روز جمعہ انجام دیئے تو کیسا ہے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس اس قسم کے اعمال اگر روزِ جمعہ انجام دیئے جائیں تو اس کا اجر دو چند ہوا کرتا ہے۔

۹۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَذَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَمَّنْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ مَنْ أَنْشَدَ بَيْتَ شِعْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ حَظُّهُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الشَّيْخَ يُحَدِّثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَحَادِيثِ الْجَاهِلِيَّةِ فَارْمُوا رَأْسَهُ وَلَوْ بِالْحَصَى.

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو روز جمعہ کوئی شعر پڑھے بس اس دن وہی شعر اس کا حصہ ہے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم جمعہ کے دن کسی کو جاہلیت کی باتیں کرتے سنو تو اس کے سر پر ڈھیلے یا کنکریاں مارو۔

۹۵ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ مَنْ قَالَ فِي آخِرِ سَجْدَةٍ مِنَ النَّافِلَةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ إِنْ قَالَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فَهُوَ أَفْضَلُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَ اسْمِكَ الْعَظِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذَنْبِيَ الْعَظِيمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ انْصَرَفَ وَ قَدْ غُفِرَ لَهُ قَالَ وَ قَالَ

اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذَا كَانَتْ عَشِيَّةُ الْخَمِيسِ وَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مَعَهَا أَقْلَامُ الذَّهَبِ وَ صُحُفُ الْفِضَّةِ لَا يَكْتُبُونَ عَشِيَّةَ الْخَمِيسِ وَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ إِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ يُكْرَهُ السَّفَرُ وَ السَّعْيُ فِي الْحَوَائِجِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُكْرَهُ مِنْ أَجْلِ الصَّلَاةِ فَأَمَّا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَائِزٌ يُتَبَرَّكُ بِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو سجدہ آخر نافلہ مغرب میں شب جمعہ یا ہر شب کو سات مرتبہ یہ دعا پڑھے کہ "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَ اسْمِكَ الْعَظِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذَنْبِيَ الْعَظِيمَ " تو سر سجدہ سے اٹھاتے ہی اس کا ہر گناہ بخش دیا جائے گا۔ پھر فرمایا ہے کہ جمعہ کی رات اور جمعرات کی رات فرشتے سونے کے قلم اور چاندی کی تختی لے کر آتے ہیں اور صلوٰۃ بھیجنے کا ثواب لکھتے ہیں۔ روزِ جمعہ سفر کرنا اور دنیاداری کے لئے سعی و کوشش کرنا مکروہ ہے یہ کراہیت جماز سے پہلے ہے اور نماز کے بعد کراہیت ختم ہو جاتی ہے بلکہ کام بابرکت ہو جاتا ہے۔

٩٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللهِ قَالَ الصَّلَاةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الِانْتِشَارُ يَوْمَ السَّبْتِ وَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام أُفٍّ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ أَنْ لَا يُفَرِّغَ نَفْسَهُ فِي الْأُسْبُوعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِأَمْرِ دِينِهِ فَيَسْأَلَ عَنْهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ روز جمعہ قبل نماز جمعہ سفر کرنا یا کوئی کام کرنا برا ہے۔ لیکن نماز جمعہ کے بعد بہتر ہے۔

ابراہیم بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی اس آیت کا کیا مطلب ہے: **فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض** یعنی نماز کے بعد متفرق ہو جاؤ اور خدا سے اس کے فضل کی خواہش کرو۔ فرمایا نماز پڑھو جمعہ کے دن اور تلاش معاش کرو شنبہ کو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اف ہے اس پر جو ہفتہ میں ایک دن بھی مسائل دینیہ پر غور نہ کرے اور نہ حاصل کرے۔

ما جاء في يوم السبت

روزِ ہفتہ کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے

٩٧ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ مَنْ كَانَ مُسَافِراً فَلْيُسَافِرْ يَوْمَ السَّبْتِ فَلَوْ اَنَّ حَجَراً زَالَ عَنْ جَبَلٍ فِي يَوْمِ السَّبْتِ لَرَدَّهُ اللهُ اِلَى مَكَانِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے جس کو سفر کرنا ہو وہ شنبہ کے دن سفر کرے اگر کوئی پتھر بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا تو پھر وہیں واپس آئے گا۔

٩٨ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَنْبَسَةَ مَوْلَى الرَّشِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ وَ نُعَيْمُ بْنُ صَالِحٍ الطَّبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا عَنْ اَبِيهِ مُوسَى عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ سَبْتِهَا وَ خَمِيسِهَا.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی کہ خداوندا میری امت کے لیے صبح روز ہفتہ اور جمعرات کو مبارک قرار دے۔

٩٩ وَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بَاكِرُوا بِالْحَوَائِجِ فَاِنَّهَا مُيَسَّرَةٌ وَ تَرِّبُوا الْكِتَابَ فَاِنَّهُ اَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ وَ اطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوهِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے کام کے لیے صبح سویرے جایا کرو کہ کام ہو جائے اور خط لکھو تو اس پر مٹی چھڑک دو تاکہ مطلب پورا ہو سکے۔ نیکی اور خیر حسینوں سے چاہو۔

١٠٠ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهُ يَوْمَ السَّبْتِ وَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ اَخَذَ مِنْ شَارِبِهِ عُوفِيَ مِنْ وَجَعِ الْاَضْرَاسِ وَ وَجَعِ الْعَيْنِ.

پیامبر خدا (ص) فرمود: هر کس ناخن‌هایش را روز شنبه و روز پنجشنبه بگیرد و سبیلش را هم بچیند، از درد دندان و درد چشم در امان خواهد بود.

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعرات کو ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کروانا دانتوں اور آنکھوں کے درد کے امان

کا باعث ہے۔

۱۰۱ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ یَعْقُوبَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ السَّبْتُ لَنَا وَ الْاَحَدُ لِشِیعَتِنَا وَ الْاِثْنَیْنِ لِاَعْدَائِنَا وَ الثَّلَاثَاءُ لِبَنِی اُمَیَّةَ وَ الْاَرْبِعَاءُ یَوْمُ شُرْبِ الدَّوَاءِ وَ الْخَمِیسُ تُقْضَی فِیهِ الْحَوَائِجُ وَ الْجُمُعَةُ لِلتَّنَظُّفِ وَ التَّطَیُّبِ وَ هُوَ عِیدُ الْمُسْلِمِینَ وَ هُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْفِطْرِ وَ الْاَضْحَی وَ یَوْمُ الْغَدِیرِ اَفْضَلُ الْاَعْیَادِ وَ هُوَ ثَامِنَ عَشَرَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ وَ کَانَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ یَخْرُجُ قَائِمُنَا اَهْلَ الْبَیْتِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ یَقُومُ الْقِیَامَةُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مَا مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شنبہ ہمارے لیے ہے یکشنبہ ہمارے شیعوں کے لیے ہے۔ دوشنبہ ہمارے دشمنوں کا دن ہے۔ سہ شنبہ بنی امیہ کے لیے چہارشنبہ دوا وعلاج کا دن ہے۔ پنجشنبہ کو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ جمعہ طہارت اور پاکیزگی کے لیے ہے اور مسلمانوں کی عید ہے اور عید فطر وقربانی سے بہتر ہے اور عید غدیر ہر عید سے بہتر ہے اور جمعہ کے روز قائم محمد کا ظہور ہوگا۔ عجل اللہ فرجہ اسی روز قیامت برپا ہوگی اور اس دن کوئی عمل محمد وآل محمد علیہم پر صلوات پڑھنے سے بہتر وافضل نہیں ہے۔

معنى الحديث الذي روي عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تعادوا الأيام فتعاديكم

حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "دنوں کو دشمن نہ رکھو کہ وہ بھی تم سے دشمنی رکھیں" کا معنی

۱۰۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَی بْنِ الْمُتَوَکِّلِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ الْمَوْصِلِیُّ عَنِ الصَّقْرِ بْنِ اَبِی دُلَفَ الْکَرْخِیِّ قَالَ لَمَّا حَمَلَ الْمُتَوَکِّلُ سَیِّدَنَا اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْکَرِیَّ علیہ السلام جِئْتُ اَسْاَلُ عَنْ خَبَرِهِ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیَّ الرَّازِقِیُّ وَ کَانَ حَاجِباً لِلْمُتَوَکِّلِ فَاَمَرَ اَنْ اُدْخَلَ اِلَیْهِ فَاُدْخِلْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ یَا صَقْرُ مَا شَاْنُكَ فَقُلْتُ خَیْرٌ اَیُّهَا الْاُسْتَاذُ فَقَالَ اقْعُدْ فَاَخَذَنِی مَا تَقَدَّمَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ قُلْتُ اَخْطَاْتُ فِی الْمَجِیءِ قَالَ فَوَحَی النَّاسَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ لِی مَا شَاْنُكَ وَ فِیمَ جِئْتَ قُلْتُ لِخَیْرٍ مَا فَقَالَ لَعَلَّكَ تَسْاَلُ عَنْ خَبَرِ مَوْلَاكَ فَقُلْتُ لَهُ وَ مَنْ مَوْلَایَ مَوْلَایَ اَمِیرُ الْمُؤْمِنِینَ فَقَالَ اسْکُتْ مَوْلَاكَ هُوَ الْحَقُّ فَلَا تَحْتَشِمْنِی فَاِنِّی عَلَی مَذْهَبِكَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اجْلِسْ حَتَّی یَخْرُجَ صَاحِبُ الْبَرِیدِ مِنْ عِنْدِهِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ خُذْ بِیَدِ الصَّقْرِ وَ اَدْخِلْهُ اِلَی الْحُجْرَةِ الَّتِی فِیهِ الْعَلَوِیُّ الْمَحْبُوسُ وَ خَلِّ بَیْنَهُ وَ بَیْنَهُ قَالَ

فَاَدْخَلَنِي اِلَى الْحُجْرَةِ الَّتِي فِيهِ الْعَلَوِيُّ فَاَوْمَاَ اِلَى بَيْتٍ فَدَخَلْتُ فَاِذَا عليه السلام جَالِسٌ عَلَى صَدْرِ حَصِيرٍ وَ بِحِذَاهُ قَبْرٌ مَحْفُورٌ قَالَ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ ثُمَّ اَمَرَنِي بِالْجُلُوسِ ثُمَّ قَالَ لِي يَا صَقْرُ مَا اَتَى بِكَ قُلْتُ يَا سَيِّدِي جِئْتُ اَتَعَرَّفُ خَبَرَكَ قَالَ ثُمَّ نَظَرْتُ اِلَى الْقَبْرِ فَبَكَيْتُ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا صَقْرُ لَا عَلَيْكَ لَنْ يَصِلُوا اِلَيْنَا بِسُوءٍ الْآنَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قُلْتُ يَا سَيِّدِي حَدِيثٌ يُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لَا اَعْرِفُ مَعْنَاهُ قَالَ وَ مَا هُوَ فَقُلْتُ قَوْلُهُ لَا تُعَادُوا الْاَيَّامَ فَتُعَادِيَكُمْ مَا مَعْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ الْاَيَّامُ نَحْنُ مَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَ الْاَرْضُ فَالسَّبْتُ اسْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ الْاَحَدُ كِنَايَةٌ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ الْاِثْنَيْنِ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الثَّلَاثَاءُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ الْاَرْبِعَاءُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَ اَنَا وَ الْخَمِيسُ ابْنِيَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ الْجُمُعَةُ ابْنُ ابْنِي وَ اِلَيْهِ تَجْتَمِعُ عِصَابَةُ الْحَقِّ وَ هُوَ الَّذِي يَمْلَؤُهَا قِسْطاً وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً فَهَذَا مَعْنَى الْاَيَّامِ فَلَا تُعَادُوهُمْ فِي الدُّنْيَا فَيُعَادُوكُمْ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام وَدِّعْ وَ اخْرُجْ فَلَا آمَنُ عَلَيْكَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه الأيام ليست بأئمة و لكن كنى بها عليهم السلام عن الأئمة لئلا يدرك معناه غير أهل الحق كما كنى الله عز و جل بـ[التِّينِ وَ الزَّيْتُونِ وَ طُورِ سِينِينَ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِينِ] عن النبی صلى الله عليه وآله وسلم و علی و الحسن و الحسين عليهما السلام و كما كنى عز و جل بالنعاج عن النساء علی قول من روی ذلك فی قصة داود و الخصمين و كما كنى بالسير فی الأرض عن النظر فی القرآن.

سُئِلَ الصَّادِقُ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ قَالَ مَعْنَاهُ اَوَلَمْ يَنْظُرُوا فِي الْقُرْآنِ.

و كما كنى عز و جل بالسر عن النكاح فی قوله عز و جل وَ لٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا و كما كنى عز و جل بأكل الطعام عن التغوط فقال فی عيسى و أمه كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ و معناه أنهما كانا يتغوطان و كما كنى بالنحل عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فی قوله وَ اَوْحَى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ و مثل هذا كثير.

صقر ابن ابی دلف کوفی سے مروی ہے کہ جب متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کو گرفتار کیا تو میں ان کی خیریت معلوم کرنے آیا۔ راوی کہتا ہے میں نے رزاقی کی طرف نگاہ کی جو متوکل کا دربان تھا تو اس نے مجھے اندر آنے کو کہا اور جب میں اندر گیا تو اس نے کہا: اے صقر تمہارا کیا حال ہے؟

میں نے کہا: بہتر ہے اے استاد۔

اس نے کہا: بیٹھ جاؤ تو میں نے خود سے کہا مجھ سے سب کچھ چھین لیا اور سوچا کہ میں نے یہاں آ کر غلطی کی تو وہ کہنے

لگا کہ لوگوں کو ان سے دور ہٹا دیا گیا اور پھر مجھ سے کہا: تمہارا کیا حال ہے اور تم یہاں کیوں آئے ہو؟

میں نے جواب دیا: کارِ خیر کے لیے۔

اس نے کہا: شاید تم اپنے مولاؑ کی خبر گیری کے لیے آئے ہو تو میں نے کہا: کون ہے میرا مولا؟ میرا مولا تو امیر المومنین ہے،

وہ کہنے لگا: چپ رہو کہ تمہارے مولا ہی برحق ہیں لہٰذا مجھ سے مرعوب مت ہو جاؤ کہ بیشک میں تمہارا ہم مذہب ہوں

میں نے کہا: الحمدللہ!

اس نے کہا: کیا تم انہیں دیکھنا پسند کرو گے

میں نے جواب دیا: ہاں،

اس نے کہا: بیٹھ جاؤ تا کہ قاصد ان کے پاس سے باہر نکل آئے۔

راوی کہتا ہے کہ میں بیٹھا رہا اور جب وہ باہر نکلا تو اس نے اپنے ایک غلام سے کہا کہ صقر کا ہاتھ پکڑ کر اسے حجرہ میں لے جاؤ جہاں وہ علوی محبوس ہے اور ان دونوں کو خلوت میں چھوڑ دو، لہٰذا وہ مجھے حجرہ کے اندر لے گیا کہ جس میں وہ علوی تھے اس نے ایک کمرہ کی جانب اشارہ کیا اور جب میں اس میں داخل ہوا تو میرے سامنے امامؑ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے اور آپ کے قریب ایک قبر کھدی ہوئی تھی۔

راوی کہتا ہے: میں نے سلام کیا تو آپ نے مجھے بیٹھنے کو کہا اور فرمایا: اے صقر! تم یہاں کیوں آئے ہو؟

میں نے کہا: اے میرے آقا، میں یہاں آپ کی خبر گیری کے لئے آیا ہوں۔

راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد میں نے قبر کی جانب دیکھا اور گریہ کرنے لگا تو آپ نے میری جانب نگاہ کی اور فرمایا: اے صقر! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ فی الحال ہمارے ساتھ کوئی برا سلوک نہ کر پائیں گے۔

میں نے کہا: الحمدللہ،

اس کے بعد میں نے کہا: اے آقا، لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ جسے میں سمجھنے سے قاصر ہوں تو آپ نے پوچھا: وہ کونسی روایت ہے؟

میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ''دنوں سے دشمنی مت کرو یہ تمہارے دشمن ہو جائیں گے'' اس کے معنی کیا ہیں؟

فرمایا: ہاں، جب تک یہ زمین اور تمام آسمان واقعی ہیں یہ دن ہم لوگ ہیں۔ لہٰذا ہفتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور

اتوار امیر المومنین علیہ السلام سے کنایہ ہے، پیر امام حسن علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام، منگل امام زین العابدین علیہ السلام، امام باقر علیہ السلام، امام جعفر صادق علیہ السلام، بدھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، امام علی رضا علیہ السلام، امام تقی علیہ السلام اور مجھ سے کنایہ ہے، جمعرات میرے فرزند امام حسن علیہ السلام سے اور جمعہ کا روز میرے پوتے امام منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف سے کنایہ ہے اور حق پرستوں کا لشکر وہی جمع کریں گے اور یہی وہ ہیں جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح سے یہ ظلم و جور سے بھر دی گئی ہے بس یہی ایام کے معنی ہیں لہٰذا دنیا میں ان سے دشمنی نہ کرو کہ یہ آخرت میں تمہارے دشمن ہوں گے۔

اس کے بعد امام نے فرمایا: اب یہ مقام چھوڑ دو اور یہاں سے چلے جاؤ کہ مجھے تمہارے لئے یہاں امن نظر نہیں آرہا۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایام ائمہ علیہم السلام نہیں ہیں مگر ان کے ذریعے کنایۃً انہیں یاد کیا گیا ہے تاکہ جو اس کا اہل نہ ہو اس کو یہ معنی سمجھ میں نہ آئیں جس طرح یہ کنایۃً اللہ عزوجل کو التین، الزیتون اور طور سینین کہا گیا اور لہٰذا البلد الامین کنایۃً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی علیہ السلام، حضرت امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام کی ذوات مقدسہ مراد ہیں اور جس طرح کہ منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور فریقین کے قصہ میں نعاج سے اللہ عزوجل نے کنایۃً عورتیں مراد لی ہیں جس طرح کہ "سیروا فی الارض" کنایہ ہے قرآن پر نظر کرنے سے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ عزوجل کے اس قول کے متعلق سوال کیا گیا: "اولم یسیروا فی الارض" تو امام نے فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کیا ان لوگوں نے قرآن پر نظر نہیں ڈالی اور اسی طرح جیسے اس آیت "ولکن لا تواعدوھن سرا" میں کنایۃً سر سے مراد نکاح ہے اور اسی طرح "اکل الطعام" کنایہ ہے پاخانہ پھرنے سے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے متعلق ارشاد ہوتا ہے "کانا یأکلان الطعام" یعنی وہ لوگ بھی پاخانہ پھرتے تھے اور اسی طرح اس آیت "و اوحیٰ ربك الی النحل" میں اللہ عزوجل نے کنایہ کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ نیز اس جیسی بے شمار مثالیں پائی جاتی ہیں۔

كان لبث آدم و حواء عليهما السلام في الجنة حتى أخرجهما منها سبع ساعات

آدم حوا علیہما السلام جنت میں دنیا کی ساعتوں کے حساب سے سات ساعت رہے

۱۰۳ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ إِنَّمَا كَانَ لَبْثُ آدَمَ وَ حَوَّاءُ فِي الْجَنَّةِ حَتَّى أُخْرِجَا مِنْهَا سَبْعَ

سَاعَاتٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا حَتَّى اَهْبَطَهُمَا اللهُ مِنْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت میں حضرت آدم وحوا صرف سات ساعتیں دنیا کی ساعتوں کے حساب سے رہے۔ کداوند عالم نے اسی روزِ انہیں دنیا میں بھیجا۔

في الشيعة سبع خصال

شیعہ میں سات خصلتیں ہونا چاہئے

۱۰۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مَعْرُوفٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ ظَرِيفِ بْنِ نَاصِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ اِنَّمَا كَانَتْ شِيعَةُ عَلِيٍّ الْمُتَبَاذِلُونَ فِي وَلَايَتِنَا الْمُتَحَابُّونَ فِي مَوَدَّتِنَا الْمُتَزَاوِرُونَ لِاِحْيَاءِ اَمْرِنَا اِنْ غَضِبُوا لَمْ يَظْلِمُوا وَاِنْ رَضُوا لَمْ يُسْرِفُوا بَرَكَةٌ لِمَنْ جَاوَرُوا سِلْمٌ لِمَنْ خَالَطُوا.

وقد أخرجت ما رويته في هذا المعنى في كتاب صفات الشيعة.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو ہماری محبت میں اپنے برادران ایمانی کے لیے ساتھ مالی احسان کریں اور اس لیے کہ وہ ہمارے دوست ہیں۔ ان سے محبت کریں اور ہمارے مسلک و مذہب کی ترویج واشاعت کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کریں۔ اگر کسی وقت غصہ آ جائے تو کسی پر ظلم نہ کریں۔ اگر خوش ہوں تو حد سے نہ گزریں۔ فضول خرچی نہ کریں۔ اپنے ہمسایہ کے لیے برکت ورحمت ہوں۔ اپنے ملنے والوں کے لیے سلامتی وآسائش ہوں۔

اس کی تفصیل کے خواہش مند مصنف کی کتاب صفات الشیعہ کی طرف رجوع کریں۔

لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أبا سفيان في سبعة مواطن

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات مقامات پر ابوسفیان پر لعنت فرمائی

۱۰۵ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الدَّقَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجُعْفِيُّ عَنْ حَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَارُودِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَعَنَ اَبَا سُفْيَانَ فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي كُلِّهِنَّ لَا يَسْتَطِيعُ اِلَّا اَنْ يَلْعَنَهُ اَوَّلُهُنَّ يَوْمَ لَعَنَهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ مُهَاجِراً وَاَبُو سُفْيَانَ جَاءٍ مِنَ الشَّامِ فَوَقَعَ فِيهِ اَبُو سُفْيَانَ يَسُبُّهُ وَيُوعِدُهُ وَهَمَّ اَنْ

يَبْطِشَ بِهِ فَصَرَفَهُ اللهُ عَنْ رَسُولِهِ وَ الثَّانِيَةُ يَوْمَ الْعِيرِ إِذْ طَرَدَهَا لِيُحْرِزَهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَعَنَهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ الثَّالِثَةُ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ اعْلُ هُبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللهُ أَعْلَى وَ أَجَلُّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ لَنَا عُزَّى وَ لَا عُزَّى لَكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللهُ مَوْلَانَا وَ لَا مَوْلَى لَكُمْ وَ الرَّابِعَةُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَوْمَ جَاءَ أَبُو سُفْيَانَ فِي جَمْعِ قُرَيْشٍ فَرَدَّهُمُ اللهُ بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْراً وَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي الْقُرْآنِ آيَتَيْنِ فِي سُورَةِ الْأَحْزَابِ فَسَمَّى أَبَا سُفْيَانَ وَ أَصْحَابَهُ كُفَّاراً وَ مُعَاوِيَةُ مُشْرِكٌ عَدُوٌّ لِلّٰهِ وَ لِرَسُولِهِ وَ الْخَامِسَةُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ الْهَدْيَ مَعْكُوفاً أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَ صَدَّ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ صَدُّوا بُدْنَهُ أَنْ تَبْلُغَ الْمَنْحَرَ فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ يَطُفْ بِالْكَعْبَةِ وَ لَمْ يَقْضِ نُسُكَهُ فَلَعَنَهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ السَّادِسَةُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَوْمَ جَاءَ أَبُو سُفْيَانَ بِجَمْعِ قُرَيْشٍ وَ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ بِجَمْعِ هَوَازِنَ وَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ بقطفان إِبِغَطْفَانَ وَ وَاعَدَ لَهُمْ قُرَيْظَةُ وَ النَّضِيرُ أَنْ يَأْتُوهُمْ فَلَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقَادَةَ وَ الْأَتْبَاعَ وَ قَالَ أَمَّا الْأَتْبَاعُ فَلَا تُصِيبُ اللَّعْنَةُ مُؤْمِناً وَ أَمَّا الْقَادَةُ فَلَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ وَ لَا نَجِيبٌ وَ لَا نَاجٍ وَ السَّابِعَةُ يَوْمَ حَمَلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْعَقَبَةِ وَ هُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَ خَمْسَةٌ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ فَلَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عَلَى الْعَقَبَةِ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَ نَاقَتِهِ وَ سَائِقِهِ وَ قَائِدِهِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه جاء هذا الخبر هكذا و الصحيح أن أصحاب العقبة كانوا أربعة عشر الحديث.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات مقامات پر ابوسفیان پر لعنت کی ہے۔

(۱) شب ہجرت ابوسفیان شام سے واپس آرہا تھا راستے میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔ اس نے حضرت سے بدزبانی کی اور بے ادبی کا ارادہ کیا لیکن خداوند عالم نے آپ کو محفوظ رکھا۔

(۲) روز کاروان بدر کہ چاہ بدر سے اس کو بھگا دیا اور حضرت کے ہاتھ سے نکل گیا۔

(۳) روز احد کہ لڑائی ختم ہونے کے بعد اس نے آواز دی کہ سرفراز رہے ہبل۔ حضرت نے آواز دی کہ خدا سب سے بلند وارفع ہے۔ ابوسفیان نے کہا ہم عزیٰ رکھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ خدا مولا و مددگار ہے۔ ہمارا اور تو کوئی ناصر و مددگار نہیں رکھتا۔

(۴) روز جنگ خندق جب تمام قریش کے ساتھ ابوسفیان جنگ کرنے آیا اور حضرت کے مقابل میں ناکام رہا۔ اللہ نے سورۂ احزاب میں اس کو اور اس کے ساتھیوں کو کفار فرمایا اور معاویہ کو مشرک قرار دیا اور دشمن خدا اور رسول۔

(۵) روز صلح حدیبیہ جب حضرت کو بغیر حج و عمرہ واپس آنا پڑا۔

(۶) روز جنگ احزاب جب ابوسفیان اپنے حلیف اور ہم سوگند قبیلوں کو لے کر جنگ کرنے آیا تو حضرت نے ان سب پر لعنت کی۔

(۷) روز عقبہ جبکہ بنی امیہ کے بارہ آدمیوں اوران کے علاوہ پانچ آدمیوں نے حضرت پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ خبر اسی طرح ہے اور صحیح ہے اور اصحاب عقبیٰ چودہ افراد ہیں۔

الصناديق السبعة في النار

جہنم کے سات صندوق

۱۰۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ يَقُولُ فِيهِ يَا اِسْحَاقُ اِنَّ فِي النَّارِ لَوَادِياً يُقَالُ لَهُ سَقَرُ لَمْ يَتَنَفَّسْ مُنْذُ خَلَقَهُ اللهُ لَوْ اَذِنَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ فِي التَّنَفُّسِ بِقَدْرِ مِخْيَطٍ لَاَحْرَقَ مَا عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ وَ اِنَّ اَهْلَ النَّارِ لَيَتَعَوَّذُونَ مِنْ حَرِّ ذَلِكَ الْوَادِي وَ نَتْنِهِ وَ قَذَرِهِ وَ مَا اَعَدَّ اللهُ فِيهِ لِاَهْلِهِ وَ اِنَّ فِي ذَلِكَ الْوَادِي لَجَبَلًا يَتَعَوَّذُ جَمِيعُ اَهْلِ ذَلِكَ الْوَادِي مِنْ حَرِّ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَ نَتْنِهِ وَ قَذَرِهِ وَ مَا اَعَدَّ اللهُ فِيهِ لِاَهْلِهِ وَ اِنَّ فِي ذَلِكَ الْجَبَلِ لَشِعْباً يَتَعَوَّذُ جَمِيعُ اَهْلِ ذَلِكَ الْجَبَلِ مِنْ حَرِّ ذَلِكَ الشِّعْبِ وَ نَتْنِهِ وَ قَذَرِهِ وَ مَا اَعَدَّ اللهُ فِيهِ لِاَهْلِهِ وَ اِنَّ فِي ذَلِكَ الشِّعْبِ لَقَلِيباً يَتَعَوَّذُ اَهْلُ ذَلِكَ الشِّعْبِ مِنْ حَرِّ ذَلِكَ الْقَلِيبِ وَ نَتْنِهِ وَ قَذَرِهِ وَ مَا اَعَدَّ اللهُ فِيهِ لِاَهْلِهِ وَ اِنَّ فِي ذَلِكَ الْقَلِيبِ لَحَيَّةً يَتَعَوَّذُ جَمِيعُ اَهْلِ ذَلِكَ الْقَلِيبِ مِنْ خُبْثِ تِلْكَ الْحَيَّةِ وَ نَتْنِهَا وَ قَذَرِهَا وَ مَا اَعَدَّ اللهُ فِي اَنْيَابِهَا مِنَ السَّمِّ لِاَهْلِهَا وَ اِنَّ فِي جَوْفِ تِلْكَ الْحَيَّةِ لَسَبْعَةَ صَنَادِيقَ فِيهَا خَمْسَةٌ مِنَ الْاُمَمِ السَّالِفَةِ وَ اثْنَانِ مِنْ هَذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ مَنِ الْخَمْسَةُ وَ مَنِ الِاثْنَانِ قَالَ وَ اَمَّا الْخَمْسَةُ فَقَابِيلُ الَّذِي قَتَلَ هَابِيلَ وَ نُمْرُودُ الَّذِي حَاجَّ اِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ فَ قَالَ اَنَا اُحْيِي وَ اُمِيتُ وَ فِرْعَوْنُ الَّذِي قَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلَى وَ يَهُودُ الَّذِي هَوَّدَ الْيَهُودَ وَ يُونُسُ الَّذِي نَصَّرَ النَّصَارَى وَ مِنْ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَعْرَابِيَّانِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے، جس کو سقر کہتے ہیں۔ جس دن سے پیدا ہوا ہے، اس نے سانس نہیں لی ہے۔ اگر سر سوزن کے برابر وہ سانس لے لے تو ساری دنیا جل جائے۔ تمام اہل دوزخ اس کے

عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور وادی میں ایک پہاڑ ہے۔ جس کا عذاب اس وادی سے بھی زیادہ سخت ہے اور اس پہاڑ میں ایک کنواں ہے جس کے عذاب سے تمام پہاڑ والے پناہ مانگتے ہیں اور اس کنوئیں میں ایک سانپ ہے جس کے عذاب و گندگی اور تعفن سے سارے کنوئیں والے پناہ مانگتے ہیں اور اس سانپ کے پیٹ میں سات صندوق ہیں جن کے عذاب سے کنوئیں کے اندر رہنے والے پناہ مانگتے ہیں اور ان صندوقوں میں سات آدمیوں پر وہ عذاب ہو رہا ہے جو کسی پر نہیں ہوا۔

ان میں سے ایک صندوق میں قابیل ہے جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ دوسرے میں نمرود، تیسرے میں یہود جس نے دین یہود رائج کیا۔ چوتھے میں فرعون، پانچویں میں یونس جس نے دین نصاریٰ کی بنا رکھی اور دو صندوقوں میں موجودہ اس امت کے دو آدمی۔

ابتلي أيوب عليه السلام سبع سنين بلا ذنب

جناب ایوب علیہ السلام کا سات سال مشکلات میں گرفتار ہونا بغیر گناہ

۱۰۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ عَنْ فَضْلِ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ ابْتُلِيَ اَيُّوبُ عليه السلام سَبْعَ سِنِينَ بِلَا ذَنْبٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت ایوب صرف امتحان کے لیے سات برس تک گرفتار بلا رہے۔

۱۰۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ السُّكَّرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ اَيُّوبَ عليه السلام ابْتُلِيَ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ وَ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يُذْنِبُونَ لِاَنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مُطَهَّرُونَ لَا يُذْنِبُونَ وَ لَا يَزِيغُونَ وَ لَا يَرْتَكِبُونَ ذَنْباً صَغِيراً وَ لَا كَبِيراً وَ قَالَ عليه السلام اِنَّ اَيُّوبَ عليه السلام مَعَ جَمِيعِ مَا ابْتُلِيَ بِهِ لَمْ يُنْتِنْ لَهُ رَائِحَةٌ وَ لَا قَبُحَتْ لَهُ صُورَةٌ وَ لَا خَرَجَتْ مِنْهُ مِدَّةٌ مِنْ دَمٍ وَ لَا قَيْحٍ وَ لَا اسْتَقْذَرَهُ اَحَدٌ رَآهُ وَ لَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ اَحَدٌ شَاهَدَهُ وَ لَا يُدَوِّدُ شَيْءٌ مِنْ جَسَدِهِ وَ هَكَذَا يَصْنَعُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِجَمِيعِ مَنْ يَبْتَلِيهِ مِنْ اَنْبِيَائِهِ وَ اَوْلِيَائِهِ الْمُكَرَّمِينَ عَلَيْهِ وَ اِنَّمَا اجْتَنَبَهُ النَّاسُ لِفَقْرِهِ وَ ضَعْفِهِ فِي ظَاهِرِ اَمْرِهِ لِجَهْلِهِمْ بِمَا لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ مِنَ التَّأْيِيدِ وَ الْفَرَجِ وَ قَدْ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله اَعْظَمُ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ وَ اِنَّمَا ابْتَلَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِالْبَلَاءِ الْعَظِيمِ الَّذِي يَهُونُ مَعَهُ عَلَى جَمِيعِ النَّاسِ لِئَلَّا يَدَّعُوا لَهُ الرُّبُوبِيَّةَ اِذَا شَاهَدُوا مَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يُوصِلَهُ اِلَيْهِ مِنْ عَظَائِمِ نِعَمِهِ مَتَى

شَاهَدُوهُ لِيَسْتَدِلُّوا بِذَلِكَ عَلَى اَنَّ الثَّوَابَ مِنَ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى ضَرْبَيْنِ اسْتِحْقَاقٍ وَ اخْتِصَاصٍ وَلِئَلَّا يَحْتَقِرُوا ضَعِيفاً لِضَعْفِهِ وَلَا فَقِيراً لِفَقْرِهِ وَلَا مَرِيضاً لِمَرَضِهِ وَلِيَعْلَمُوا اَنَّهُ يُسْقِمُ مَنْ يَشَاءُ وَ يَشْفِي مَنْ يَشَاءُ مَتَى شَاءَ كَيْفَ شَاءَ بِاَيِّ سَبَبٍ شَاءَ وَ يَجْعَلُ ذَلِكَ عِبْرَةً لِمَنْ يَشَاءُ وَ شَقَاوَةً لِمَنْ يَشَاءُ وَ سَعَادَةً لِمَنْ يَشَاءُ وَ هُوَ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِهِ وَ حَكِيمٌ فِي اَفْعَالِهِ لَا يَفْعَلُ بِعِبَادِهِ اِلَّا الْاَصْلَحَ لَهُمْ وَ لَا قُوَّةَ لَهُمْ اِلَّا بِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر نبی معصوم ہوتا ہے۔ اس سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ نہ گناہ صغیرہ نہ کبیرہ۔ ایوب علیہ السلام کا جسم ان مصائب کے بعد خراب ہوا، نہ ان سے بدبو آتی تھی۔ صرف ان کے فقر و افلاس کی وجہ سے لوگ ان سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔ یہ بھی لوگوں کی جہالت تھی کیونکہ فقر ظاہری تھا اور نہ ان کا مرتبہ بارگاہ الٰہی میں بہت بلند تھا۔ جو نبی جس درجے کا ہوتا تھا ویسا ہی اس کا امتحان لیا جاتا تھا تاکہ بلاؤں پر صبر کر کے اعلیٰ درجات پر فائز ہوں۔

ثواب دو قسموں کا ہوتا ہے ایک اختصاص کی وجہ سے دوسرے استحقاق کی وجہ سے تاکہ کسی ضعیف کو ضعف، کسی مریض کو مرض کسی فقیر کو اس کے فقر کی وجہ سے حقیر نہ جانیں اور یہ سمجھیں کہ یہ سب خدا کے حکم سے ہے جس کو جس حال میں چاہتا ہے رکھتا ہے پھر وہ عادل بھی ہے حکیم بھی ہے ہر کام بندوں کی اصلاح کے لیے کرتا ہے۔

الملائكة على سبعة أصناف والحجب سبعة

ملائکہ کی سات اصناف اور سات پردے

۱۰۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ بُهْلُولٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي مِخْنَفٍ لُوطِ بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِي مَنْصُورٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ سُئِلَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام عَنْ قُدْرَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ فَقَامَ خَطِيباً فَحَمِدَ اللهَ وَ اَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَلَائِكَةً لَوْ اَنَّ مَلَكاً مِنْهُمْ هَبَطَ اِلَى الْاَرْضِ مَا وَسِعَتْهُ لِعِظَمِ خَلْقِهِ وَ كَثْرَةِ اَجْنِحَتِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَوْ كُلِّفَتِ الْجِنُّ وَ الْاِنْسُ عَلَى اَنْ يَصِفُوهُ مَا وَصَفُوهُ لِبُعْدِ مَا بَيْنَ مَفَاصِلِهِ وَ حُسْنِ تَرْكِيبِ صُورَتِهِ وَ كَيْفَ يُوصَفُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ مِنْ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ وَ شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَسُدُّ الْاُفُقَ بِجَنَاحٍ مِنْ اَجْنِحَتِهِ دُونَ عِظَمِ بَدَنِهِ وَ مِنْهُمْ مَنِ السَّمَاوَاتُ اِلَى حُجْزَتِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ قَدَمُهُ عَلَى غَيْرِ قَرَارٍ فِي جَوِّ الْهَوَاءِ الْاَسْفَلِ وَ الْاَرَضُونَ اِلَى رُكْبَتَيْهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَوْ اُلْقِيَ فِي نُقْرَةِ اِبْهَامِهِ جَمِيعُ الْمِيَاهِ لَوَسِعَتْهَا وَ

مِنْهُمْ مَنْ لَوْ أُلْقِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِ عَيْنَيْهِ لَجَرَتْ دَهْرَ الدَّاهِرِينَ فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَ سُئِلَ عليه السلام عَنِ الْحُجُبِ فَقَالَ عليه السلام الْحُجُبُ سَبْعَةٌ غِلَظُ كُلِّ حِجَابٍ مِنْهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَ بَيْنَ كُلِّ حِجَابَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَ الْحِجَابُ الثَّانِي سَبْعُونَ حِجَاباً بَيْنَ كُلِّ حِجَابَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَ طُولُهُ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ حَجَبَةُ كُلِّ حِجَابٍ مِنْهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ قُوَّةُ كُلِّ مَلَكٍ مِنْهُمْ قُوَّةُ الثَّقَلَيْنِ مِنْهَا ظُلْمَةٌ وَ مِنْهَا نُورٌ وَ مِنْهَا نَارٌ وَ مِنْهَا دُخَانٌ وَ مِنْهَا سَحَابٌ وَ مِنْهَا بَرْقٌ وَ مِنْهَا مَطَرٌ وَ مِنْهَا رَعْدٌ وَ مِنْهَا ضَوْءٌ وَ مِنْهَا رَمْلٌ وَ مِنْهَا جَبَلٌ وَ مِنْهَا عَجَاجٌ وَ مِنْهَا مَاءٌ وَ مِنْهَا أَنْهَارٌ وَ هِيَ حُجُبٌ مُخْتَلِفَةٌ غِلَظُ كُلِّ حِجَابٍ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ أَلْفَ عَامٍ ثُمَّ سُرَادِقَاتُ الْجَلَالِ وَ هِيَ سِتُّونَ سُرَادِقاً فِي كُلِّ سُرَادِقٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ بَيْنَ كُلِّ سُرَادِقٍ وَ سُرَادِقٍ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ سُرَادِقُ الْعِزِّ ثُمَّ سُرَادِقُ الْكِبْرِيَاءِ ثُمَّ سُرَادِقُ الْعَظَمَةِ ثُمَّ سُرَادِقُ الْقُدْسِ ثُمَّ سُرَادِقُ الْجَبَرُوتِ ثُمَّ سُرَادِقُ الْفَخْرِ ثُمَّ سُرَادِقُ النُّورِ الْأَبْيَضِ ثُمَّ سُرَادِقُ الْوَحْدَانِيَّةِ وَ هُوَ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ أَلْفَ عَامٍ فِي سَبْعِينَ أَلْفَ عَامٍ ثُمَّ الْحِجَابُ الْأَعْلَى وَ انْقَضَى كَلَامُهُ عليه السلام وَ سَكَتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَا بَقِيتُ لِيَوْمٍ لَا أَرَاكَ فِيهِ يَا أَبَا الْحَسَنِ

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه ليست هذه الحجب مضروبة على الله عز و جل تعالى الله عن ذلك لأنه لا يوصف بمكان و لكنها مضروبة على العظمة العليا من خلقه التى لا يقدر قدرها غيره تبارك و تعالى.

ابی منصور زید بن وہب کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام سے قدرت الٰہی کے بارے میں سوال کیا گیا تو کھڑے ہو کر حمد و ثنائے الٰہی کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا کہ پروردگار عالم نے ایسے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں کہ اگر ایک فرشتہ زمین پر اتر آئے تو زمین میں اس کے لیے گنجائش نہ ہو اور اس کی عظمت و بزرگی اور پروں کی کثرت کی وجہ سے۔

بعض ایسے ہیں کہ ان کے دونوں شانوں کے درمیان کئی سو سال کی راہ کا فاصلہ ہے۔

بعض فرشتے ایسے ہیں کہ اپنے ایک پر سے سارے افق کو چھپا سکتے ہیں۔

بعض اتنے بلند قامت ہیں کہ آسمانوں کی بلندان کے کمر تک ہے۔

بعض صرف اس ہوا پر کھڑے ہیں جو زمین کے نیچے ہے اور زمین ان کے زانو تک ہے۔

بعض ایسے ہیں جن کے ناخن میں دنیا کے تمام دریا سما سکتے ہیں۔

بعض ایسے ہیں کہ اگر دنیا کے سارے جہاز اور کشتیاں ان کے آنسوؤں میں جلائے جائیں تو ہمیشہ ہمیشہ چل سکتے ہیں۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

پھر سوال کیا گیا کہ حجابوں کی تفصیل بیان فرمائیے تو ارشاد فرمایا کہ حجاب سات ہیں اور ہر حجاب ضخیم و دبیز ہے کہ پانچ سو برس میں طے ہو۔ پھر ایک حجاب سے دوسرے حجاب تک پانچ سو برس کی راہ ہے اور دوسرے ستر ہزار حجاب ہیں۔ ہر ایک کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور طول بھی پانچ سو سال کا ہے۔

ہر حجاب پر ستر ہزار دربان ہیں اور ایک ایک فرشتے میں تمام جن وانس کی طاقت ہے۔ ان میں بعض حجاب نورانی ہیں اور بعض تاریک بعض آتش ہیں۔ بعض دخان ہیں۔ بعض ابر ہیں۔ بعض برق، بعض رعد ہیں، بعض روشنی بعض ریگ ہیں، بعض کوہ یعنی پہاڑ بعض غبار ہیں۔ بعض پانی اور ہر حجاب ستر ہزار سال کی راہ ضخیم ہے۔

اس کے بعد سرا پردہ جلال الٰہی ہے جو ساٹھ ہزار پردے ہیں اور ہر پردے میں ستر ہزار فرشتے ہیں۔ ایک پردے سے دوسرے پردے تک پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔ پھر پردہ عزت ہے پھر پردہ کبریا ہے۔ پھر پردہ عظمت پھر پردہ قدس پھر پردہ جبروت پھر پردہ فخر پھر پردہ نور سفید پھر پردہ وحدانیت جو ہفتاد ہزار سال اور ہفتاد ہزار سال پھر حجاب اعلیٰ۔

اس کے بعد حضرت خاموش ہو گئے۔ عمر نے کہا یا علی علیہ السلام مجھ کو ایک دن بھی زندہ رہنا میسر نہ ہو بغیر آپ کے۔

صلى أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام قبل الناس بسبع سنين

امیر المومنین علیہ السلام نے لوگوں سے سات سال پہلے نماز پڑھی

﴿۱۱۰﴾ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مَسْعَدَةُ بْنُ اَسْمَعَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللهِ وَ اَخُو رَسُولِهِ وَ اَنَا الصِّدِّيقُ الْاَكْبَرُ لَا يَقُولُهَا بَعْدِي اِلَّا كَذَّابٌ صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِينَ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں ہوں عبداللہ اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی صدیق اکبر۔ کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا سوا اس کے جو بہت بڑا جھوٹ بولے۔ میں نے لوگوں سے سات برس پہلے نماز پڑھی۔

تنزلت الشياطين على سبعة من الغلاة

شیاطین سات قسم کے غالیوں پر اُترے ہیں

﴿۱۱۱﴾ اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى

مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيمٍ قَالَ هُمۡ سَبۡعَةٌ اَلۡمُغِيرَةُ وَ بُنَانٌ وَ صَائِدٌ وَ حَمۡزَةُ بۡنُ عُمَارَةَ الۡبَرۡبَرِيُّ وَ الۡحَارِثُ الشَّامِيُّ وَ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ الۡحَارِثِ وَ اَبُو الۡخَطَّابِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ارشاد الٰہی کہ میں بتاؤں کس پر شیاطین اترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر اور اس سے مراد سات آدمی ہیں: (۱) مغیرہ (۲) بنان (۳) صائد (۴) حمزہ بن عمارہ بربری (۵) حارث شامی (۶) عبداللہ بن حارث (۷) ابوالخطاب۔

أخبر جبرئيل عليه السلام عن الله جل جلاله أنه قد أعطى شيعة علي بن أبي طالب عليه السلام و محبيه سبع خصال

حضرت جبریلؑ نے اللہ تعالی کا پیغام دیا کہ مولا علی علیہ السلام کے شیعوں اور محبوں کو سات خصلتیں دی گئی ہیں

۱۱۲ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَمَّارُ بۡنُ الۡحُسَيۡنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ عِصۡمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ مُحَمَّدٍ الطَّبَرِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الۡحَسَنُ بۡنُ اللَّيۡثِ الرَّازِيُّ عَنۡ شَيۡبَانَ بۡنِ فَرُّوخٍ الۡاُبُلِّيِّ عَنۡ هَمَّامِ بۡنِ يَحۡيَى عَنِ الۡقَاسِمِ بۡنِ عَبۡدِ الۡوَاحِدِ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ عَقِيلٍ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ الۡاَنۡصَارِيِّ قَالَ كُنۡتُ ذَاتَ يَوۡمٍ عِنۡدَ النَّبِيِّ اِذۡ اَقۡبَلَ بِوَجۡهِهٖ عَلٰى عَلِيِّ بۡنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا الۡحَسَنِ قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هٰذَا جَبۡرَئِيلُ يُخۡبِرُنِي عَنِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَالُهُ اَنَّهُ قَدۡ اَعۡطٰى شِيعَتَكَ وَ مُحِبِّيكَ سَبۡعَ خِصَالٍ الرِّفۡقَ عِنۡدَ الۡمَوۡتِ وَ الۡاُنۡسَ عِنۡدَ الۡوَحۡشَةِ وَ النُّورَ عِنۡدَ الظُّلۡمَةِ وَ الۡاَمۡنَ عِنۡدَ الۡفَزَعِ وَ الۡقِسۡطَ عِنۡدَ الۡمِيزَانِ وَ الۡجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ وَ دُخُولَ الۡجَنَّةِ قَبۡلَ النَّاسِ نُورُهُمۡ يَسۡعٰى بَيۡنَ اَيۡدِيهِمۡ وَ بِاَيۡمَانِهِمۡ.

جابر بن عبداللہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا یا علی یہ جبریل امین ہیں اور خدا کی طرف سے کہہ رہے ہیں کہ سات خصلتیں تمہارے شیعوں اور دوستوں کو ملی ہیں: (۱) راحت وقت جانکنی (۲) وحشت و تنہائی میں خدا کی ذات سے انس اور اسی پر بھروسہ (۳) تاریکی جہالت میں نور (۴) امن و عافیت وقت نزع (۵) میزان عمل میں برابری (۶) صراط کے لیے پروانہ (۷) اور سب سے پہلے جنت میں داخل ہونا اس طرح کہ ان کا نور ان کے سامنے ہوگا۔

من روى أن أهل البيت الذين نزلت فيهم آية التطهير سبعة علیہ السلام

ایک روایت ہے کہ چادر تطہیر کے اندر سات افراد تھے

۱۱۳ أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْمُؤَدِّبُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا مُخَوَّلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ أَفْعَى قَالَتْ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي بَيْتِي إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً قَالَتْ وَ فِي الْبَيْتِ سَبْعَةٌ رَسُولُ اللهِ وَ جَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهم السلام قَالَتْ وَ أَنَا عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَ لَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ إِنَّكِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ مَا قَالَ إِنَّكِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه هذا حديث غريب لا أعرفه إلا بهذا الطريق و المعروف أن أهل البيت الذين نزلت فيهم آية التطهير خمسة و سادسهم جبرئيل علیہ السلام.

عمرۃ بنت افعی سے جناب ام سلمہ نے بیان کیا کہ آیہ تطہیر میرے گھر میں اتری اور گھر میں سات اشخاص تھے: (۱) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۲) جبریل (۳) میکائیل (۴) فاطمہ (۵) علی (۶) حسن (۷) حسین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین میں دروازے پر تھی میں نے عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اہل بیت میں نہیں ہوں۔ فرمایا تم میری زوجہ ہو مگر یہ نہ فرمایا کہ تم اہل بیت میں داخل ہو۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اس طریقہ پر اس حدیث کو ہم نہیں جانتے کیونکہ مشہور و معروف اور صحیح روایت یہی ہے کہ چادر تطہیر کے اندر پنجتن علیہم السلام تھے اور چھٹے ان کے ساتھ جبریل امین علیہ السلام تھے

سبعة لا يقصرون الصلاة

سات افراد کی نماز قصر نہیں ہوتی

۱۱۴ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ علیہ السلام قَالَ سَبْعَةٌ لَا يُقَصِّرُونَ الصَّلَاةَ الْجَابِي الَّذِي يَدُورُ فِي جِبَايَتِهِ وَ الْأَمِيرُ الَّذِي يَدُورُ فِي إِمَارَتِهِ وَ التَّاجِرُ الَّذِي يَدُورُ فِي تِجَارَتِهِ مِنْ سُوقٍ إِلَى سُوقٍ وَ الرَّاعِي وَ الْبَدَوِيُّ الَّذِي يَطْلُبُ

مَوَاضِعَ الْقَطْرِ وَ مَنْبِتَ الشَّجَرِ وَ الرَّجُلُ الَّذِی یَطْلُبُ الصَّیْدَ یُرِیدُ بِهِ لَهْوَ الدُّنْیَا وَ الْمُحَارِبُ الَّذِی یَقْطَعُ السَّبِیلَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سفر میں سات آدمیوں کی نمازیں قصر نہیں ہیں:

(۱) کارندہ جس کا کام ہی یہ ہے مختلف شہروں میں جا کر خراج کا روپیہ جمع کرے

(۲) وہ حاکم جو دورہ پر رہتا ہو

(۳) تاجر جو شہر شہر تجارت کرتا ہو

(۴) چرواہا جو جانوروں کے ساتھ چراگاہ کی تلاش میں پھرتا ہو

(۵) صحرائی لوگ جو ایک جگہ نہیں رہتے

(۶) شکاری جو شکار و تفریح میں ہو

(۷) چور ڈاکو جو راستہ چلنے والوں کو ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر لوٹتے اور قتل کرتے ہیں۔

الذكر مقسوم على سبعة أعضاء

ذکر حضرت باری سات اعضا پر تقسیم کیا گیا ہے

اللِّسَانُ وَ الرُّوحُ وَ النَّفْسُ وَ الْعَقْلُ وَ الْمَعْرِفَةُ وَ السِّرُّ وَ الْقَلْبُ وَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهَا يَحْتَاجُ إِلَى الِاسْتِقَامَةِ فَأَمَّا اسْتِقَامَةُ اللِّسَانِ فَصِدْقُ الْإِقْرَارِ وَ اسْتِقَامَةُ الرُّوحِ صِدْقُ الِاسْتِغْفَارِ وَ اسْتِقَامَةُ الْقَلْبِ صِدْقُ الِاعْتِذَارِ وَ اسْتِقَامَةُ الْعَقْلِ صِدْقُ الِاعْتِبَارِ وَ اسْتِقَامَةُ الْمَعْرِفَةِ صِدْقُ الِافْتِخَارِ وَ اسْتِقَامَةُ السِّرِّ السُّرُورُ بِعَالَمِ الْأَسْرَارِ وَ اسْتِقَامَةُ الْقَلْبِ صِدْقُ الْيَقِينِ وَ مَعْرِفَةُ الْجَبَّارِ فَذِكْرُ اللِّسَانِ الْحَمْدُ وَ الثَّنَاءُ وَ ذِكْرُ النَّفْسِ الْجُهْدُ وَ الْعَنَاءُ وَ ذِكْرُ الرُّوحِ الْخَوْفُ وَ الرَّجَاءُ وَ ذِكْرُ الْقَلْبِ الصِّدْقُ وَ الصَّفَاءُ وَ ذِكْرُ الْعَقْلِ التَّعْظِيمُ وَ الْحَيَاءُ وَ ذِكْرُ الْمَعْرِفَةِ التَّسْلِيمُ وَ الرِّضَا وَ ذِكْرُ السِّرِّ عَلَى رُؤْيَةِ اللِّقَاءِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَامِدٍ رَفَعَهُ إِلَى بَعْضِ الصَّالِحِينَ عَلَيْهِ السَّلَام.

ذکر حضرت باری سات اعضا پر تقسیم کر دیا گیا ہے: (۱) زبان (۲) روح (۳) روح (۴) نفس (۵) عقل (۵) معرفت (۶) سر (۷) دل اور ان میں سے ہر ایک استقامت و درستی کا محتاج ہے۔ زبان کی درستی صدق اقرار ہے۔ روح کی درستی صدق استغفار ہے۔ نفس کی درستی صدق عذر خواہی ہے۔ عقل کی درستی عبرت حاصل کرنا ہے۔ معرفت کی درستی

صدق افتخار وسرفرازی ہے۔سر کی درستی عالم اسرار میں سرشار ہونا ہے۔دل کی درستی یقین کامل وعرفان الٰہی ہے۔
زبان کا ذکر حمد وثنا ہے۔نفس کا ذکر کوشش ورنج ہے۔روح کا فکر امید وبیم ہے۔دل کا ذکر صداقت وسادگی ہے۔
عقل کا ذکر تعظیم وحیا ہے۔معرفت کا تسلیم ورضا ہے۔ذکر سر شہود وحق جل وعلا ہے۔

كان لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سبعة أولاد

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سات اولادیں تھیں

۱۱۵ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ وُلِدَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مِنْ خَدِيجَةَ الْقَاسِمُ وَ الطَّاهِرُ وَ هُوَ عَبْدُ اللهِ وَ اُمُّ كُلْثُومٍ وَ رُقَيَّةُ وَ زَيْنَبُ وَ فَاطِمَةُ وَ تَزَوَّجَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَاطِمَةَ عليها السلام وَ تَزَوَّجَ اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ وَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ زَيْنَبَ وَ تَزَوَّجَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اُمَّ كُلْثُومٍ فَمَاتَتْ وَ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَمَّا سَارُوا اِلَى بَدْرٍ زَوَّجَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله رُقَيَّةَ وَ وُلِدَ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله اِبْرَاهِيمُ مِنْ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ وَ هِيَ اُمُّ اِبْرَاهِيمَ اُمُّ وَلَدٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بطن جناب خدیجہ صلوۃ اللہ علیہا سے (۱) جناب قاسم (۲) طاہر جن کو عبداللہ بھی کہتے ہیں (۳) ام کلثوم (۴) رقیہ (۵) زینب (۶) فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ، زینب کی شادی ابوالعاص بن ربیع اموی، ام کلثوم و رقیہ کی شادی یکے بعد دیگرے عثمان کے ساتھ ہوئی اور ساتویں اولاد حضرت کی ابراہیم بطن ماریہ قبطیہ رحمۃ اللہ علیہا سے ہوئی۔

۱۱۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِصْمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْزِلَهُ فَاِذَا عَائِشَةُ مُقْبِلَةٌ عَلَى فَاطِمَةَ تُصَايِحُهَا وَ هِيَ تَقُولُ وَ اللهِ يَا بِنْتَ خَدِيجَةَ مَا تَرَيْنَ اِلَّا اَنَّ لِاُمِّكِ عَلَيْنَا فَضْلًا وَ اَيُّ فَضْلٍ كَانَ لَهَا عَلَيْنَا مَا هِيَ اِلَّا كَبَعْضِنَا فَسَمِعَ مَقَالَتَهَا فَاطِمَةُ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله بَكَتْ فَقَالَ لَهَا مَا يُبْكِيكِ يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ قَالَتْ ذَكَرَتْ اُمِّي فَتَنَقَّصَتْهَا فَبَكَيْتُ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ قَالَ مَهْ يَا حُمَيْرَاءُ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَارَكَ فِي الْوَلُودِ الْوَدُودِ وَ اِنَّ خَدِيجَةَ رَحِمَهَا اللهُ وَلَدَتْ مِنِّي طَاهِراً وَ هُوَ عَبْدُ اللهِ وَ هُوَ الْمُطَهَّرُ وَ وَلَدَتْ مِنِّي الْقَاسِمَ وَ فَاطِمَةَ وَ رُقَيَّةَ وَ اُمَّ كُلْثُومٍ وَ

زَيۡنَبَ وَاَنۡتِ مِمَّنۡ اَعۡقَمَ اللهُ رَحِمَهُ فَلَمۡ تَلِدِي شَيۡئاً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الشرف میں داخل ہوئے تو ام المومنین عائشہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے کہہ رہی تھیں کہ تم یہ گمان ہے کہ میری ماں عائشہ سے بہتر تھیں آخر ان میں کیا خوبی تھی وہ بھی تو ہم ہی لوگوں کی طرح سے حضرت کی ازواج میں سے ایک زوجہ تھیں۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اپنے پدر بزرگوار کو دیکھ کر رونے لگیں۔

حضرت نے پوچھا: کیوں روتی ہو۔

عرض کی: عائشہ نے میری والدہ مرحومہ کے متعلق ایسا ایسا کہا ہے۔

حضرت نے عائشہ سے (غیظ وغضب کے ساتھ) فرمایا: اے حمیرا خداوند عالم نے بچے والی اپنے شوہر سے محبت کرنے والی عورت کو مبارک قرار دیا ہے۔ خدیجہؓ کے بطن سے میرے دو بچے طاہر و قاسم اور چار بیٹیاں پیدا اور تجھ سے ایک اولاد بھی نہیں ہوئی تیرے لیے خدا نے رحمت کا دروازہ بند کر رکھا ہے۔

باب۔۸

ينبغي أن يكون في المؤمن ثمان خصال

مومن میں آٹھ خصلتیں ہونا چاہیے

① حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَمَانُ خِصَالٍ وَقُورٌ عِنْدَ الْهَزَاهِزِ صَبُورٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ شَكُورٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ قَانِعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ لَا يَظْلِمُ الْاَعْدَاءَ وَ لَا يَتَحَامَلُ لِلْاَصْدِقَاءِ بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ اِنَّ الْعِلْمَ خَلِيلُ الْمُؤْمِنِ وَ الْحِلْمَ وَزِيرُهُ وَ الصَّبْرَ اَمِيرُ جُنُودِهِ وَ الرِّفْقَ اَخُوهُ وَ اللِّينَ وَالِدُهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن میں آٹھ خصلتیں ہونا چاہیے: (۱) مصائب میں متحمل و باوقار (۲) سختیوں پر صبر کرے (۳) خوش حالی میں شکر خدا کرے (۴) مزاج میں عطائے الٰہی پر قناعت ہو (۵) دشمنوں پر ستم نہ کرے (۶) دوستوں پر بار نہ ہو (۷) تکلیف اٹھا کر دوسروں کو آرام پہنچائے (۸) علم اس کا دوست ہو۔

عقل مومن کی دوست ہے۔ حلم اس کا وزیر ہے۔ صبر سردار لشکر ہے۔ نرمی و مدارات اس کے بھائی ہیں۔ خوش خوئی گویا بمنزلہ پدر مہربان ہے۔

② حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ الْفَقِيهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ يَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ فِي الْمُؤْمِنِ ثَمَانُ خِصَالٍ وَقَارٌ عِنْدَ الْهَزَاهِزِ وَ صَبْرٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ وَ شُكْرٌ عِنْدَ الرَّخَاءِ وَ قُنُوعٌ بِمَا رَزَقَهُ اللهُ لَا يَظْلِمُ الْاَعْدَاءَ وَ لَا يَتَحَامَلُ لِلْاَصْدِقَاءِ بَدَنُهُ مِنْهُ فِي تَعَبٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ.

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے علی! مومن کے لئے سزاوار یہ ہے کہ اس میں آٹھ صفات پائی جائیں: (۱) لرزاں خیز پریشانیوں کے وقت باوقار ہو (۲) مصیبت کے وقت صبر کا دامن ہاتھ

سے نہ چھوڑے (۳) آسودہ حالی کے موقع پر شکر ادا کرے (۴) جو کچھ اللہ نے اسے روزی دی ہے اس پر قناعت اختیار کرے (۵) دشمنوں پر بھی ظلم نہ کرے (۶) دوستوں کے کاندھوں کا بار نہ ہو (۷) اس کا جسم رنج میں ہو پر لوگ اس سے راحت میں ہوں۔

ثمانية لا تقبل لهم صلاة

آٹھ افراد کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں

③ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثَمَانِيَةٌ لَا يَقْبَلُ اللهُ لَهُمْ صَلَاةً الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ وَ النَّاشِزَةُ عَنْ زَوْجِهَا وَ هُوَ عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَ مَانِعُ الزَّكَاةِ وَ تَارِكُ الْوُضُوءِ وَ الْجَارِيَةُ الْمُدْرِكَةُ تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ وَ إِمَامُ قَوْمٍ يُصَلِّي بِهِمْ وَ هُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَ الزِّبِّينُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ مَا الزِّبِّينُ قَالَ الَّذِي يُدَافِعُ الْغَائِطَ وَ الْبَوْلَ وَ السَّكْرَانُ فَهَؤُلَاءِ ثَمَانِيَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آٹھ آدمیوں کی نمازیں مقبول نہیں: (۱) اپنے مالک سے بھاگا ہوا غلام جب تک مالک کے پاس واپس نہ آجائے (۲) وہ نافرمان عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو (۳) زکوۃ نہ دینے والا (۴) بغیر وضو نماز پڑھنے والا (۵) جولڑکی سر کھول کر نماز پڑھے (۶) ایسے پیش نماز کی نماز جس کے پیچھے نماز پڑھنے سے لوگ پرہیز و کراہت کریں (۷) زبین کی نماز لوگوں نے سوال کیا زبین کون ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ جو پائخانہ اور پیشاب کو جان بوجھ کر روکے رکھے اور نماز پڑھے (۸) مست یعنی نشے میں ہو۔

حملة العرش ثمانية

حاملان عرش الٰہی آٹھ ہیں

④ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ إِنَّ حَمَلَةَ الْعَرْشِ ثَمَانِيَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثَمَانِيَةُ أَعْيُنٍ كُلُّ عَيْنٍ طِبَاقُ الدُّنْيَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حاملان عرش الٰہی آٹھ ہیں اور ان میں ہر ایک کی آٹھ آٹھ آنکھیں

ہیں۔ اور ایک ایک آنکھ تمام طبق زمین کے برابر ہے۔

۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام إِنَّ حَمَلَةَ الْعَرْشِ ثَمَانِيَةٌ اَحَدُهُمْ عَلَى صُورَةِ ابْنِ آدَمَ يَسْتَرْزِقُ اللهَ لِوُلْدِ آدَمَ وَ الثَّانِي عَلَى صُورَةِ الدِّيكِ يَسْتَرْزِقُ اللهَ لِلطَّيْرِ وَ الثَّالِثُ عَلَى صُورَةِ الْاَسَدِ يَسْتَرْزِقُ اللهَ لِلسِّبَاعِ وَ الرَّابِعُ عَلَى صُورَةِ الثَّوْرِ يَسْتَرْزِقُ اللهَ لِلْبَهَائِمِ وَ نَكَسَ الثَّوْرُ رَاْسَهُ مُنْذُ عَبَدَ بَنُو اِسْرَائِيلَ الْعِجْلَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صَارُوا ثَمَانِيَةً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حاملان عرش صرف چار ہیں ایک آدمی کی شکل کا جو تمام بنی آدم کے لیے خداوند عالم سے روزی طلب کرتا ہے۔ دوسرا مرغ کی صورت کا جو سارے پرندوں کے لیے روزی طلب کرتا ہے۔ تیسرا شیر کی صورت کا جو کل درندوں کے لیے روزی کی دعا کرتا ہے۔ چوتھا بیل کی صورت کا جو چوپایوں کے لیے روزی مانگتا ہے لیکن جس دن سے بنی اسرائیل نے گوسالے کی پرستش کی۔ اس فرشتے نے غیرت وندامت سے سر جھکا لیا مگر جب قیامت آئے گی تو حاملان عرش چار کے بجائے آٹھ ہو جائیں گے۔

للجنة ثمانية أبواب

جنت کے آٹھ دروازے ہیں

۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الرِّزْقِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ اِنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ النَّبِيُّونَ وَ الصِّدِّيقُونَ وَ بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ الشُّهَدَاءُ وَ الصَّالِحُونَ وَ خَمْسَةُ اَبْوَابٍ يَدْخُلُ مِنْهَا شِيعَتُنَا وَ مُحِبُّونَا فَلَا اَزَالُ وَاقِفاً عَلَى الصِّرَاطِ اَدْعُو وَ اَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ شِيعَتِي وَ مُحِبِّي وَ اَنْصَارِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي فِي دَارِ الدُّنْيَا فَإِذَا النِّدَاءُ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ قَدْ اُجِيبَتْ دَعْوَتُكَ وَ شُفِّعْتَ فِي شِيعَتِكَ وَ يُشَفَّعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْ شِيعَتِي وَ مَنْ تَوَلَّانِي وَ نَصَرَنِي وَ حَارَبَ مَنْ حَارَبَنِي بِفِعْلٍ اَوْ قَوْلٍ فِي سَبْعِينَ اَلْفَ مِنْ جِيرَانِهِ وَ اَقْرِبَائِهِ وَ بَابٌ يَدْخُلُ مِنْهُ سَائِرُ الْمُسْلِمِينَ مِمَّنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ لَمْ يَكُنْ فِي قَلْبِهِ مِقْدَارُ ذَرَّةٍ مِنْ بُغْضِنَا اَهْلَ الْبَيْتِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں: ایک دروازے سے انبیاء وصدیقین

دوسرے سے شہدا وصالحین اور پانچ دروازوں سے شیعیان حضرت امیر المومنین علیہ السلام داخل ہوں گے اور حضرت پل صراط پر کھڑے ہوئے دعا کرتے ہوں گے کہ بارالہا میرے شیعوں اور دوستوں کو سلامتی کے ساتھ جنت میں پہنچادے اس وقت عرش الٰہی سے ایک آواز آئے گی کہ تمہاری دعا مستجاب ہے۔ میں نے تمہاری شفاعت کو تمہارے شیعوں کے بارے میں قبول کیا۔ پھر ہر شخص حضرت کے شیعوں میں اور تولا رکھنے والوں مددگاروں اور قول وفعل سے میرے مخالفین سے جنگ کرنے والوں میں ستر ستر ہزار گناہگاروں کی اپنے اقربا اور ہمسایہ والوں کی شفاعت کرے گا اور ایک دروازے سے تمام وہ مسلمین جن کے دن میں اہل بیت علیہم السلام سے ذرہ برابر بھی بعض نہ ہوگا داخل ہوں گے۔

۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ اَحْسِنُوا الظَّنَّ بِاللهِ وَاعْلَمُوا اَنَّ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ اَبْوَابٍ عَرْضُ كُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَسِيرَةُ اَرْبَعِينَ سَنَةً.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا سے حسن ظن رکھو اور عمل کرتے رہو۔ جنت کے آٹھ دروازے میں اور ہر ایک دروازے میں چار ہزار برس کی چوڑائی ہے۔

لا يجوز أن يكون سمك البيت فوق ثمانية أذرع

۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ شَكَا اِلَيْهِ رَجُلٌ عَبَثَ اَهْلِ الْاَرْضِ بِاَهْلِ بَيْتِهِ وَ بِعِيَالِهِ فَقَالَ كَمْ سَمْكُ بَيْتِكَ قَالَ عَشَرَةُ اَذْرُعٍ فَقَالَ اذْرَعْ ثَمَانِيَةَ اَذْرُعٍ كَمَا تَدُورُ وَ اكْتُبْ عَلَيْهِ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فَاِنَّ كُلَّ بَيْتٍ سَمْكُهُ اَكْثَرُ مِنْ ثَمَانِيَةِ اَذْرُعٍ فَهُوَ مُحْتَضَرٌ يَحْضُرُهُ الْجِنُّ وَيَسْكُنُونَهُ.

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میرے گھر میں جن رہتے ہیں گھر والوں کو ستاتے ہیں، کھانا خراب کردیتے ہیں۔

حضرت نے پوچھا: تمہارے مکان کی چھت کتنی بلند ہے۔

اس نے عرض کی دس ہاتھ۔

فرمایا اپنے گھر کی دیواریں دو دو ہاتھ کم کردو اور اس پر آیت الکرسی بھی لکھ دو کیونکہ جو مکان آٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچا

ہوتا ہے اس میں جن رہتے ہیں۔

ثمانية ليسوا من الناس

آٹھ افراد کا آدمیوں میں شمار نہیں

⑨ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِنَا يَعْنِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ اَنَّهُ قَالَ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام اَ تَرَى هٰذَا الْخَلْقَ كُلَّهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ اَلْقِ مِنْهُمُ التَّارِكَ لِلسِّوَاكِ وَ الْمُتَرَبِّعَ فِي مَوْضِعِ الضِّيقِ وَ الدَّاخِلَ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ وَ الْمُمَارِيَ فِيمَا لَا عِلْمَ لَهُ وَ الْمُتَمَرِّضَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَ الْمُتَشَعِّثَ مِنْ غَيْرِ مُصِيبَةٍ وَ الْمُخَالِفَ عَلَى اَصْحَابِهِ فِي الْحَقِّ وَ قَدِ اتَّفَقُوا عَلَيْهِ وَ الْمُفْتَخِرَ يَفْتَخِرُ بِآبَائِهِ وَ هُوَ خِلْوٌ مِنْ صَالِحِ اَعْمَالِهِمْ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْخَلَنْجِ يُقْشَرُ لِحَاءً عَنْ لِحَاءٍ حَتَّى يُوصَلَ اِلَى جَوْهَرِيَّتِهِ وَ هُوَ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيلًا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (۱) وہ لوگ جو مسواک نہیں کرتے (۲) تنگ جگہ میں دوزانوں بیٹھتے ہیں (۳) جو بے فائدہ کاموں میں اور فضول باتوں میں دخل دیتے ہیں (۴) جو بغیر سمجھے ہوئے معاملات میں دخل دیتے ہیں اور بحث کرتے ہیں (۵) وہ جو بغیر بیماری کے بیمار بنتے ہیں (۶) جو بغیر مصیبت کے پریشان حال ہوتے ہیں (۷) جو اپنے دوستوں کی صحیح رائے کی مخالفت کرتے ہیں (۸) جو خود کمال نہیں رکھتے مگر باپ دادا کے محاسن اخلاق پر فخر کرتے ہیں۔ وہ لوگ انسانوں میں نہیں محسوب ہیں۔ ان کے متعلق خداوند عالم نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ مثل جانوروں کے بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

من اختلف إلى المسجد أصاب إحدى ثمان خصال

مسجد میں آنے جانے والے آٹھ باتوں سے کم از کم ایک فائدہ ضرور حاصل کر لیتے ہیں

⑩ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ سَعْدٍ الْاِسْكَافِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِي الْجَارُودِ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ كَانَ يَقُولُ مَنِ اخْتَلَفَ اِلَى الْمَسَاجِدِ اَصَابَ اِحْدَى الثَّمَانِ اَخاً مُسْتَفَاداً فِي اللهِ اَوْ عِلْماً مُسْتَطْرَفاً اَوْ آيَةً مُحْكَمَةً اَوْ رَحْمَةً مُنْتَظَرَةً اَوْ كَلِمَةً تَرُدُّهُ عَنْ رَدًى

اَوْ یَسْمَعُ کَلِمَةً تَدُلُّهُ عَلٰی هُدًی اَوْ یَتْرُكُ ذَنْباً خَشْیَةً اَوْ حَیَاءً.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مسجد میں آنے جانے والے آٹھ باتوں سے کم از کم ایک فائدہ ضرور حاصل کر لیتے ہیں: (۱) صرف خدا کے لیے کسی برادر مومن سے محبت ہو جاتی ہے (۲) یا اسے کوئی علمی فائدہ حاصل ہوتا ہے (۳) یا کوئی آیت وظیفہ بخش کا علم ہوتا ہے (۴) یا ایسی حکمت الٰہی حاصل ہوتی ہے جس کا منتظر تھا (۵) یا کوئی نصیحت حاصل ہوتی ہے (۶) یا ایسی بات سنتا ہے جس سے اس کی ہدایت ہو (۷) یا کسی گناہ کو خوف خدا سے ترک کرتا ہے (۸) کوئی گناہ آدمیوں کے خوف اور شرف و حیا سے نہیں کرتا۔

⑪ اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عُمَارَةَ الْحَافِظُ فِیمَا کَتَبَ اِلَیَّ قَالَ حَدَّثَنِی حُسَیْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِیفٍ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ مَاْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ علیہ السلام یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ یَقُولُ مَنْ اَدْمَنَ الْاِخْتِلَافَ اِلَی الْمَسَاجِدِ اَصَابَ اِحْدَی الثَّمَانِ اَخاً مُسْتَفَاداً فِی اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَوْ عِلْماً مُسْتَطْرَفاً اَوْ کَلِمَةً تَدُلُّهُ عَلٰی هُدًی اَوْ اُخْرَی تَصْرِفُهُ عَنِ الرَّدَی اَوْ رَحْمَةً مُنْتَظَرَةً اَوْ تَرَكَ الذَّنْبَ حَیَاءً اَوْ خَشْیَةً.

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: ہر وہ شخص جو مسجد میں آمد و رفت رکھتا ہو وہ آٹھ باتوں سے کم از کم ایک فائدہ ضرور حاصل کر لیتا ہے (۱) صرف خدا کے لیے کسی برادر مومن سے محبت ہو جاتی ہے (۲) عقل و دانش کی بات سیکھے گا (۳) ایسی گفتگو سنے گا جو اس کی ہدایت و نجات کا باعث بن جائے گی (۴) ایسی گفتگو سنے گا جو اسے برائی سے رہائی دے گی (۵) رحمت خدا کو پا لے گا (۶) حیا کی بنا پر ترک گناہ ہوگا (۷) خوف خدا پیدا ہوگا۔ (آٹھواں فائدہ اس حدیث میں موجود نہیں ہے)۔

ثمانية إن أهينوا فلا يلوموا إلا أنفسهم

آٹھ آدمی خود اپنی ذلت کا سبب ہوتے ہیں

⑫ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الشَّاهِ الْفَقِیهُ بِمَرْوَ الرُّوذِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو یَزِیدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِیمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ علیہ السلام عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ اَنَّهُ قَالَ فِی وَصِیَّتِهِ لَهُ یَا عَلِیُّ ثَمَانِیَةٌ اِنْ اُهِینُوا فَلَا یَلُومُوا اِلَّا اَنْفُسَهُمُ الذَّاهِبُ اِلَی مَائِدَةٍ لَمْ یُدْعَ اِلَیْهَا وَ الْمُتَاَمِّرُ عَلٰی رَبِّ الْبَیْتِ وَ

طَالِبُ الْخَيْرِ مِنْ اَعْدَائِهِ وَ طَالِبُ الْفَضْلِ مِنَ اللِّئَامِ وَ الدَّاخِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي سِرٍّ لَهُمْ لَمْ يُدْخِلَاهُ فِيهِ وَ الْمُسْتَخِفُّ بِالسُّلْطَانِ وَ الْجَالِسُ فِي مَجْلِسٍ لَيْسَ لَهُ بِأَهْلٍ وَ الْمُقْبِلُ بِالْحَدِيثِ عَلَى مَنْ لَا يَسْمَعُ مِنْهُ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یاعلی آٹھ آدمی خود اپنی ذلت کا سبب ہوتے ہیں: (۱) بغیر بلایا ہوا مہمان (۲) وہ مہمان جو میزبان سے کوئی فرمائش کرے (۳) جو اپنے دشمن سے دوستی کی امید رکھے (۴) جو کسی کمینے سے سخاوت و بخشش کی امید رکھے (۵) جو دو آدمیوں کے معاملے میں ان کی مرضی کے بغیر دخل دے (۶) جو بادشاہ کی توہین کرے (۷) جو ایسی جگہ بیٹھے جو اس کے مرتبے سے بلند ہے (۸) جو ایسے آدمی سے باتیں کرے جو نہیں سننا چاہتا۔

تجنب المساجد ثمانية أشياء

مسجد میں آٹھ باتوں کی ممانعت

⑬ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمُ الشِّرَاءَ وَ الْبَيْعَ وَ الْمَجَانِينَ وَ الصِّبْيَانَ وَ الضَّالَّةَ وَ الْاَحْكَامَ وَ الْحُدُودَ وَ رَفْعَ الصَّوْتِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مسجد میں آٹھ باتوں کی ممانعت فرمائی ہے: (۱) بیچنا (۲) خریدنا (۳) بچوں کو لانا (۴) دیوانوں کا داخل ہونا (۵) تلاش گمشدہ (۶) فیصلہ کرنا (۷) حد جاری کرنا (۸) آواز بلند کرنا۔

الإيمان ثمان خصال

ایمان کی آٹھ خصلتیں ہیں

⑭ حَدَّثَنِي اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَصْلَحَكَ اللهُ اِنَّ بِالْكُوفَةِ قَوْماً يَقُولُونَ مَقَالَةً يَنْسُبُونَهَا اِلَيْكَ فَقَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ يَقُولُونَ الْاِيمَانُ غَيْرُ الْاِسْلَامِ فَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ صِفْهُ لِي قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ اَقَرَّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ حَجَّ الْبَيْتَ فَهُوَ مُسْلِمٌ قُلْتُ فَالْاِيمَانُ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ اَقَرَّ بِمَا

جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَ اَقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ حَجَّ الْبَيْتَ وَ لَمْ يَلْقَ اللهَ بِذَنْبٍ اَوْعَدَ عَلَيْهِ النَّارَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ اَبُو بَصِيرٍ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ اَيُّنَا لَمْ يَلْقَ اللهَ بِذَنْبٍ اَوْعَدَ عَلَيْهِ النَّارَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ حَيْثُ تَذْهَبُ اِنَّمَا هُوَ لَمْ يَلْقَ اللهَ بِذَنْبٍ اَوْعَدَ عَلَيْهِ النَّارَ وَ لَمْ يَتُبْ مِنْهُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کی کہ اہل کوفہ کے کچھ عقائد ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ حضرات سے سنے ہوئے ہیں۔ پہلے یہ کہ ایمان اسلام کا جز ہے۔ حضرت نے فرمایا درست ہے۔ اس نے عرض کی کیونکر؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے وحدانیت باری عز اسمہ اور نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام کتب آسمانی کی تصدیق کی، نماز پڑھی، زکوٰۃ دی، رمضان کے روزے رکھے، حج کیا وہ مسلمان ہے اور ایمان یہ ہے کہ ان اعتقادات واعمال کے ساتھ ان گناہوں سے بھی پرہیز جن کی سزا جہنم ہے۔ تو وہ مومن ہے۔ راوی نے عرض کی ایسا کون ہے جو گناہگار نہ ہو؟ فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس نے گناہ سے توبہ نہ کی ہو اور بغیر توبہ کیے مر گیا ہو۔

الکبائر ثمان

آٹھ گناہ کبیرہ

⑮ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ ظَرِيفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ قُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا لَنَا نَشْهَدُ عَلَى مَنْ خَالَفَنَا بِالْكُفْرِ وَ بِالنَّارِ وَ لَا نَشْهَدُ لِاَنْفُسِنَا وَ لِاَصْحَابِنَا اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ ضَعْفِكُمْ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْكَبَائِرِ فَاشْهَدُوا اَنَّكُمْ فِي الْجَنَّةِ قُلْتُ فَاَيُّ شَيْءٍ الْكَبَائِرُ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ اَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ التَّعَرُّبُ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ وَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَ اَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً وَ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ وَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ فَقُلْتُ لَهُ الزِّنَا وَ السَّرِقَةُ فَقَالَ لَيْسَا مِنْ ذَاكَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه الأخبار في الكبائر ليست بمختلفة و إن كان بعضها ورد بأنها خمس و بعضها بسبع و بعضها بثمان و بعضها بأكثر لأن كل ذنب بعد الشرك كبير بالإضافة إلى ما هو أصغر منه و كل صغير من الذنوب كبير بالإضافة إلى ما هو أصغر منه و كل كبير صغير بالإضافة إلى الشرك بالله العظيم.

محمد بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ اپنے مخالفین کے کفر اور ان کے دوزخی ہونے

کا تو ہم کو یقین ہی ہے لیکن اپنے متعلق بھی حتمی طور سے نہیں کہہ سکتے کہ جنتی ہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ یہ تمہارا ضعف ایمان ہے۔تم میں جو شخص گناہ کبیرہ سے باز رہتا ہے وہ جنتی ہے۔

راوی نے عرض کی گناہان کبیرہ کون کون ہیں؟

فرمایا: (۱) شرک باللہ (۲) عقوق پدر و مادر (۳) مدینے میں ہجرت کے بعد پھر بیابان گردی (۴) پاکدامن عورتوں کی طرف زنا کاری کی نسبت دینا (۵) جہاد سے بھاگنا (۶) یتیم کا مال حرام طریقے سے کھانا (۷) یہ معلوم ہونے کے بعد کے سود حرام ہے پھر سود کھانا (۸) مومن کو قتل کرنا۔

راوی نے عرض کی زنا اور چوری کیسی ہے؟

حضرت نے فرمایا کہ یہ دونوں اس فہرست میں نہیں ہیں۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روایات میں گناہان کبیرہ کی تعداد کے بارے میں کافی اختلاف ہے بعض روایات میں گناہ کبیرہ پانچ بیان ہوئے ہیں بعض روایات میں گناہ کبیرہ سات بیان ہوئے ہیں بعض روایات میں گناہ کبیرہ آٹھ بیان ہوئے ہیں اور بعض روایات میں گناہ کبیرہ آٹھ سے بھی زیادہ بیان ہوئے ہیں ہر گناہ کی وجہ شرک باخدا ہے، ہر گناہ چھوٹے گناہ کی نسبت بڑا ہے اور ہر گناہ بڑے گناہ کی نسبت چھوٹا گناہ ہے۔

لعلي عليه السلام ثمان خصال

امیر المومنینؑ کی آٹھ فضیلتیں

⑯ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرِضَ مَرْضَةً فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ عليها السلام تَعُودُهُ وَ هُوَ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضِهِ فَلَمَّا رَأَتْ مَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْجَهْدِ وَ الضَّعْفِ خَنَقَتْهَا الْعَبْرَةُ حَتَّى جَرَتْ دَمْعَتُهَا عَلَى خَدِّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهَا يَا فَاطِمَةُ إِنَّ اللهَ جَلَّ ذِكْرُهُ اطَّلَعَ عَلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا أَبَاكِ وَ اطَّلَعَ ثَانِيَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا بَعْلَكِ فَأَوْحَى إِلَيَّ فَأَنْكَحْتُكِهِ أَ مَا عَلِمْتِ يَا فَاطِمَةُ أَنَّ لِكَرَامَةِ اللهِ إِيَّاكِ زَوَّجَكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْماً وَ أَعْظَمَهُمْ حِلْماً وَ أَكْثَرَهُمْ عِلْماً قَالَ فَسُرَّتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ وَ اسْتَبْشَرَتْ بِمَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَزِيدَهَا مَزِيدَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مِنَ الَّذِي قَسَمَهُ اللهُ لَهُ وَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَ آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عليه السلام يَا فَاطِمَةُ

لِعَلِيٍّ علیہ السلام ثَمَانُ خِصَالٍ إِيمَانُهُ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ عِلْمُهُ وَ حِكْمَتُهُ وَ زَوْجَتُهُ وَ سِبْطَاهُ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ وَ أَمْرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْيُهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ قَضَاؤُهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةُ إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ أُعْطِينَا سَبْعَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَهَا أَحَدٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَبْلَنَا وَ لَا يُدْرِكُهَا أَحَدٌ مِنَ الْآخِرِينَ بَعْدَنَا نَبِيُّنَا خَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ وَ هُوَ أَبُوكِ وَ وَصِيُّنَا خَيْرُ الْأَوْصِيَاءِ وَ هُوَ بَعْلُكِ وَ شَهِيدُنَا سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ هُوَ حَمْزَةُ عَمُّ أَبِيكِ وَ مِنَّا مَنْ لَهُ جَنَاحَانِ يَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ وَ هُوَ جَعْفَرٌ وَ مِنَّا سِبْطَا هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ هُمَا ابْنَاكِ.

ابوایوب انصاری کہتے ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیل ہوئے معصومہ عالم حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا آپ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئیں۔ پدر بزرگوار کو دیکھ کر رونے لگیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ پروردگار عالم نے ایک بار روئے زمین پر نگاہ انتخاب فرمائی تو مجھ کو منتخب کر کے (اپنا رسول بنایا) پھر دوسری بار نظر فرمائی تو تمہارے شوہر علی کو چنا اور مجھ پر وحی فرمائی کہ تجھ کو علی کی زوجیت میں دوں۔ فاطمہ یہ بارگاہ الٰہی میں تیری منزلت ہے۔ ایسے شخص کے ساتھ تمہارا خدا نے عقد کیا جو سابق الاسلام ہے۔ سب سے زیادہ حلیم و بردبار، سب سے زیادہ عالم۔

یہ سن کر جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا مسرور ہوگئیں۔

پھر فرمایا فاطمہؑ! علیؑ میں آٹھ صفتیں ہیں: (۱) خدا اور اس کے رسول پر ایمان (۲) علم (۳) حکمت (۴) تمہاری ایسی زوجہ (۵) حسنین سے فرزند (۶) امر بالمعروف (۷) نہی عن المنکر (۸) قضاوت از روئے کتاب خدا۔

اے فاطمہ ہمارا خاندان وہ ہے جس کو خداوند عالم نے سات ایسی خصلتیں عطا فرمائی جو نہ کسی کو ہم سے پہلے ملیں نہ کسی کو ہمارے بعد ملیں گی۔

(۱) ہمارا پیغمبر ہر نبی سے بہتر ہے یعنی میں تمہارا باپ (۲) اس کا جانشین ہر وصی سے افضل اور وہ تیرا شوہر ہے (۳) ہمارے خاندان کا شہید سید الشہداء ہے اور وہ حمزہ تمہارے باپ کا چچا اور ہمارے ہی خاندان سے جعفر طیار ہیں اور تمہارے دو بچے اس امت کے سردار ہیں۔

باب۔ ۹

تسع خصال أعطاها الله عز و جل نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نو خصوصیات عطا فرمائیں

① حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ الْقَصَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَظْهَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الْإِسْلَامَ عَلَى يَدِي وَ أَنْزَلَ الْفُرْقَانَ عَلَيَّ وَ فَتَحَ الْكَعْبَةَ عَلَى يَدِي وَ فَضَّلَنِي عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ وَ جَعَلَنِي فِي الدُّنْيَا سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ وَ فِي الْآخِرَةِ زَيْنَ الْقِيَامَةِ وَ حَرَّمَ دُخُولَ الْجَنَّةِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى أَدْخُلَهَا أَنَا وَ حَرَّمَهَا عَلَى أُمَمِهِمْ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتِي وَ جَعَلَ الْخِلَافَةَ فِي أَهْلِ بَيْتِي مِنْ بَعْدِي إِلَى النَّفْخِ فِي الصُّورِ فَمَنْ كَفَرَ بِمَا أَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللهِ الْعَظِيمِ.

جناب ام ہانی بنت ابوطالبؑ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند عالم نے (۱) دین اسلام کو میرے ہاتھ پر ظاہر فرمایا (۲) قرآن کو مجھ پر اتارا (۳) کعبہ کو میں نے فتح کیا (۴) مجھ کو تمام مخلوقات سے افضل بنایا (۵) مجھ کو دنیا میں بنی آدم کا سردار بنایا (۶) اور آخرت میں قیامت کی زینت قرار دیا (۷) جب تک میں نہ جاؤں تمام انبیاء پر جنت حرام رہے گی (۸) جب تک میری امت نہ جائے تمام امتوں جنت میں جانا حرام ہے (۹) اللہ نے خلافت کو روز قیامت تک میرے اہل بیت میں قرار دیا جو اس کا منکر ہو وہ خدا کا منکر ہے۔

أعطي شيعة علي عليه السلام و محبوه تسع خصال

مولا علی علیہ السلام کے شیعوں اور محبوں کو نو خصوصیات عطا ہوئی ہیں

② حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأُسْرُوشَنِيُّ رَضِيَ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّبَرِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اللَّيْثِ الرَّازِيُّ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ فَرُّوخٍ الْاُبُلِّيِّ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقَالَ اَ لَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ فَقَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ هَذَا جَبْرَئِيلُ يُخْبِرُنِي عَنِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ اَنَّهُ قَدْ اَعْطَى شِيعَتَكَ وَ مُحِبِّيكَ تِسْعَ خِصَالٍ الرِّفْقَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ الْاُنْسَ عِنْدَ الْوَحْشَةِ وَ النُّورَ عِنْدَ الظُّلْمَةِ وَ الْاَمْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ وَ الْقِسْطَ عِنْدَ الْمِيزَانِ وَ الْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ وَ دُخُولَ الْجَنَّةِ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ.

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ امیرالمومنین علیہ السلام سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تمہارے شیعوں کو خداوند عالم نے نو خصلتیں عنایت فرمائی ہیں: (۱) موت کے وقت آسانی ونرمی (۲) وحشت قبر میں انس (۳) تاریکی قبر میں نور (۴) خوف محشر میں امن (۵) عدالت وزن اعمال کے وقت (۶) صراط سے گزرنا (۷) بہشت میں داخل ہونا سب سے پہلے (۸) ان کا نور سامنے ہوگا (۹) اور داہنی طرف۔

لفاطمة عليها السلام بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم عند الله عز و جل تسعة أسماء

جناب زہرا سلام اللہ علیہا کے بارگاہ خدا میں نو نام

۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام لِفَاطِمَةَ عليها السلام تِسْعَةُ اَسْمَاءٍ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاطِمَةُ وَ الصِّدِّيقَةُ وَ الْمُبَارَكَةُ وَ الطَّاهِرَةُ وَ الزَّكِيَّةُ وَ الرَّاضِيَةُ وَ الْمَرْضِيَّةُ وَ الْمُحَدَّثَةُ وَ الزَّهْرَاءُ ثُمَّ قَالَ عليه السلام اَتَدْرِي اَيُّ شَيْءٍ تَفْسِيرُ فَاطِمَةَ قُلْتُ اَخْبِرْنِي يَا سَيِّدِي قَالَ فُطِمَتْ مِنَ الشَّرِّ قَالَ ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام تَزَوَّجَهَا لَمَا كَانَ لَهَا كُفْؤٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کے نو نام ہیں: (۱) فاطمہ (۲) صدیقہ (۳) مبارکہ (۴) طاہرہ (۵) زکیہ (۶) راضیہ (۷) مرضیہ (۸) محدثہ (۹) زہرا

اس کے بعد حضرت نے فرمایا جانتے ہو کہ فاطمہ کے معنی کیا ہیں؟

راوی نے عرض کی: ارشاد ہو۔

فرمایا کہ فاطمہ یعنی ہر برائی سے پاک۔ پھر فرمایا کہ اگر امیر المومنین علیہ السلام نہ ہوتے تو کوئی حضرت آدم سے لے کر کوئی نبی حضرت زہرا کا کفو یعنی ہمسر و برابر نہ ہوتا۔

أعطى الله عز وجل أمير المؤمنين عليه السلام تسعة أشياء لم يعطها أحد قبله سوى محمد صلى الله عليه وآله وسلم

خداوند عالم نے نو فضیلتیں امیر المومنین علیہ السلام کو ایسی دی ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور کسی کو نہیں ملیں

④ أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ أَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ يَزْدَادَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَمَّنْ حَدَّثَهُ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ اللهِ لَقَدْ أَعْطَانِي اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى تِسْعَةَ أَشْيَاءَ لَمْ يُعْطِهَا أَحَداً قَبْلِي خَلَا النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله لَقَدْ فُتِحَتْ لِي السُّبُلُ وَ عُلِّمْتُ الْأَنْسَابَ وَ أُجْرِيَ لِيَ السَّحَابُ وَ عُلِّمْتُ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ فَصْلَ الْخِطَابِ وَ لَقَدْ نَظَرْتُ فِي الْمَلَكُوتِ بِإِذْنِ رَبِّي فَمَا غَابَ عَنِّي مَا كَانَ قَبْلِي وَ مَا يَأْتِي بَعْدِي وَ إِنَّ بِوَلَايَتِي أَكْمَلَ اللهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ دِينَهُمْ وَ أَتَمَّ عَلَيْهِمُ النِّعَمَ وَ رَضِيَ إِسْلَامَهُمْ إِذْ يَقُولُ يَوْمَ الْوَلَايَةِ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْهُمْ أَنِّي أَكْمَلْتُ لَهُمُ الْيَوْمَ دِينَهُمْ وَ رَضِيتُ لَهُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِي كُلُّ ذَلِكَ مِنْ مَنِّ اللهِ عَلَيَّ فَلَهُ الْحَمْدُ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے نو فضیلتیں مجھ کو ایسی دی ہیں کہ حضرت رسول کے سوا اور کسی پیغمبر کو نہیں ملیں: (۱) راہیں میرے لیے کھول دی گئی ہیں (۲) علم انساب سے واقف ہوں (۳) ابر (رحمت) میرے ساتھ رہتا ہے (۴) مجھے علم دیا گیا ہے کہ موت یا مصیبت کس پر کب آئے گی (۵) مجھے علم فصل الخطاب ہے (۶) اپنے پروردگار کے حکم سے عالم ملکوت سموات کی سیر کرتا ہوں (۷) جو کچھ مجھ سے پہلے ہوا اور جو ہو رہا ہے مجھ پر ظاہر ہے (۸) میری ولایت اور دوستی پر خدا نے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمتوں کو تمام کیا (۹) اور اسلام کو دین پسندیدہ قرار دیا۔ جب خداوند عالم نے روزِ ولایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ان سب کو خبر دے دو کہ آج کے روز میں نے ان کے دین کو مکمل کر دیا اور ان کے دین اسلام پر راضی ہو گیا یہ سب کچھ میرے اللہ کی مجھ پر عطا ہے اور تمام حمد اسی کے لئے سزاوار ہے۔

أعطي النبي صلى الله عليه وآله وسلم في علي تسع خصال

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کو نو خصوصیات عطا کیں

⑤ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام اُعْطِيتُ فِيكَ يَا عَلِيُّ تِسْعَ خِصَالٍ ثَلَاثٌ فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثٌ فِي الْآخِرَةِ وَ اثْنَتَانِ لَكَ وَ وَاحِدَةٌ اَخَافُهَا عَلَيْكَ فَاَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَاِنَّكَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي فِي اَهْلِي وَ قَاضِي دَيْنِي وَ اَمَّا الثَّلَاثُ الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَاِنِّي اُعْطَى لِوَاءَ الْحَمْدِ فَاَجْعَلُهُ فِي يَدِكَ وَ آدَمُ وَ ذُرِّيَّتُهُ تَحْتَ لِوَائِي وَ تُعِينُنِي عَلَى مَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ وَ اُحَكِّمُكَ فِي شَفَاعَتِي لِمَنْ اَحْبَبْتَ وَ اَمَّا اللَّتَانِ لَكَ فَاِنَّكَ لَنْ تَرْجِعَ بَعْدِي كَافِراً وَ لَا ضَالّاً وَ اَمَّا الَّتِي اَخَافُهَا عَلَيْكَ فَغَدْرَةُ قُرَيْشٍ بِكَ بَعْدِي يَا عَلِيُّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ خداوند عالم سے نو خصلتیں عنایت فرمائی ہیں تین خصلتیں دنیا میں تین آخرت میں، دو تمہارے نفع کی اور ایک جس سے مجھ کو تم پر خوف ہے۔

دنیا میں (۱) تم میرے وصی اور جانشین ہو (۲) تم میرا قرض ادا کرو گے اور (۳) میرے غسل کے وقت احتیاط سے کام لو گے۔ آخرت میں میرا لوائے حمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔

روز قیامت (۱) آدم اور اولادِ آدم میرے پرچم کے نیچے ہوگی۔ (۲) تم کلید جنت کے لینے میں میرے معین ہو گے (۳) میں اپنی شفاعت کا اختیار تم کو دے دوں گا کہ جس کی چاہو شفاعت کرو۔

اور دو مفید باتیں یہ ہیں کہ (۱) تم میرے بعد اپنے عہد و پیمان پر باقی رہو گے (۲) اور اس کے خلاف نہ کرو گے۔

اور جس بات کا مجھے خوف ہے وہ یہ کہ میرے بعد قریش تمہاری بیعت سے منحرف ہو جائیں گے۔

⑥ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا قُطْنُ بْنُ نُسَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اُعْطِيتُ فِي عَلِيٍّ تِسْعَ خِصَالٍ ثَلَاثاً فِي الدُّنْيَا وَ ثَلَاثاً فِي الْآخِرَةِ وَ اثْنَتَيْنِ اَرْجُوهُمَا لَهُ وَ وَاحِدَةً اَخَافُهَا عَلَيْهِ وَ اَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَسَاتِرُ عَوْرَتِي وَ الْقَائِمُ بِاَمْرِ اَهْلِ بَيْتِي وَ وَصِيِّي فِي اَهْلِي وَ اَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي فِي

الْآخِرَةِ فَإِنِّي أُعْطَى لِوَاءَ الْحَمْدِ فَأُعْطِيهِ يَحْمِلُهُ وَ آتَّكِئُ عَلَيْهِ عِنْدَ قِيَامِ الشَّفَاعَةِ وَ يُعِينُنِي عَلَى مَفَاتِيحِ الْجَنَّةِ اَمَّا الِاثْنَتَانِ اللَّتَانِ اَرْجُوهُمَا لَهُ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بَعْدِي كَافِراً وَ لَا ضَالًّا وَ اَمَّا الْوَاحِدَةُ الَّتِي اَخَافُهَا عَلَيْهِ فَغَدْرُ قُرَيْشٍ بَعْدِي.

سابقہ حدیث الفاظ واسناد کی تبدیلی کے ساتھ تکا ؤرار ہوئی ہے۔

تسعة أشياء لها تسع آفات

نو چیزیں ایسی ہیں اور ان میں ہر ایک کے لیے ایک ایک آفت ہے

⑦ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ جَمِيعاً عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ الرَّبَعِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله آفَةُ الْحَدِيثِ الْكَذِبُ وَ آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَ آفَةُ الْحِلْمِ السَّفَهُ وَ آفَةُ الْعِبَادَةِ الْفَتْرَةُ وَ آفَةُ الظَّرْفِ الصَّلَفُ وَ آفَةُ الشَّجَاعَةِ الْبَغْيُ وَ آفَةُ السَّخَاءِ الْمَنُّ وَ آفَةُ الْجَمَالِ الْخُيَلَاءُ وَ آفَةُ الْحَسَبِ الْفَخْرُ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نو چیزیں ایسی ہیں اور ان میں ہر ایک کے لیے ایک ایک آفت ہے: (۱) بولنے کی آفت دروغ بیانی ہے (۲) علم کی آفت نسیان (۳) حلم و بردباری کی آفت حماقت ہے (۴) عبادت کی آفت سستی ہے (۵) ظرافت وخوش مزاجی کی آفت فضول گوئی ہے (۶) شجاعت و بہادری کی آفت ظلم ہے (۷) سخاوت کی آفت احسان جتانا ہے (۸) حسن وخوبصورتی کی آفت تکبر ہے (۹) حسب ونسب کی آفت فخر ہے۔

في التمر البرني تسع خصال

برنی کھجور میں نو خوبیاں ہیں

⑧ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْآدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الزَّيَّاتِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله اِذْ وَرَدَ عَلَيْهِ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَسَلَّمُوا ثُمَّ وَضَعُوا بَيْنَ يَدَيْهِ جُلَّةَ تَمْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَ صَدَقَةٌ اَمْ هَدِيَّةٌ قَالُوا بَلْ هِيَ هَدِيَّةٌ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ اَيُّ تَمَرَاتِكُمْ هَذِهِ قَالُوا الْبَرْنِيُّ فَقَالَ عليه السلام فِي تَمْرَتِكُمْ هَذِهِ تِسْعُ خِصَالٍ اِنَّ هَذَا جَبْرَئِيلَ يُخْبِرُنِي اَنَّ فِيهِ تِسْعَ خِصَالٍ يُطَيِّبُ النَّكْهَةَ وَ يُطَيِّبُ الْمَعِدَةَ وَ يَهْضِمُ الطَّعَامَ وَ يَزِيدُ فِي السَّمْعِ وَ الْبَصَرِ وَ يُقَوِّي الظَّهْرَ وَ

يُجَبِّلُ الشَّيْطَانَ وَيُقَرِّبُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيُبَاعِدُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خرمائے برنی میں نو صفتیں ہیں: (۱) منہ سے خوشبو آتی ہے (۲) معدہ کو پاک وصاف کرتا ہے (۳) کھانے کو ہضم کرتا ہے (۴) سماعت و (۵) بصارت میں قوت آتی ہے (۶) پشت کو قوی کرتا ہے (۷) شیطان کی تباہی کا سبب ہے (۸) قرب خدا حاصل ہوتا ہے (۹) شیطان سے دوری ہوتی ہے۔

رفع عن هذه الأمة تسعة أشياء

اِس امت (محمدیہ) کو نو چیزوں کی رعایت حاصل ہے

۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُفِعَ عَنْ اُمَّتِي تِسْعَةٌ اَلْخَطَأُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اُكْرِهُوا عَلَيْهِ وَمَا لَا يَعْلَمُونَ وَمَا لَا يُطِيقُونَ وَمَا اضْطُرُّوا اِلَيْهِ وَالْحَسَدُ وَالطِّيَرَةُ وَالتَّفَكُّرُ فِي الْوَسْوَسَةِ فِي الْخَلْقِ مَا لَمْ يَنْطِقْ بِشَفَةٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے جد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری امت کے لیے نو رعایتیں ہیں اور خداوند عالم ان اوقات میں ان کی غلطیوں کی سزا نہیں دے گا: (۱) خطاء (۲) فراموشی (۳) جس گناہ پر کوئی مجبور کرے (۴) جو گناہ لاعلمی سے ہو گیا ہو (۵) جو بات تاب وطاقت سے باہر ہو (۶) جو گناہ بحالت اضطرار ہو گیا ہو (۷) حسد (۸) فال بد (۹) خلقت عالم میں وسوسہ جب تک زبان پر نہ آئے۔

النهي عن تسعة أشياء

نو باتوں کی ممانعت

۱۰ اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عُمَارَةَ الْحَافِظُ فِيمَا كَتَبَ اِلَيَّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ سَالِمٍ وَ اَبُو عَرُوبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ دَعَا بِقَوْسِهِ فَاتَّكَأَ عَلَى سِيَتِهَا ثُمَّ حَمِدَ اللهَ وَ اَثْنَى عَلَيْهِ وَ ذَكَرَ مَا فَتَحَ اللهُ لَهُ وَ نَصَرَهُ بِهِ وَ نَهَى عَنْ خِصَالٍ تِسْعَةٍ عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَ عَنْ كَسْبِ الدَّابَّةِ يَعْنِي عَسْبَ الْفَحْلِ وَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ قَالَ اَبُو عَرُوبَةَ عَنْ مَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَ عَنْ لَبُوسِ ثِيَابِ الْقَسِّيِّ وَ هِيَ ثِيَابٌ تُنْسَجُ بِالشَّامِ وَ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ السِّبَاعِ وَ عَنْ صَرْفِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ

بِالْفِضَّةِ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ وَعَنِ النَّظَرِ فِي النُّجُومِ.

فتح خیبر کے بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو باتوں کی ممانعت فرمائی اوران کوحرام قرار دیا: (۱) زنا کی کمائی (۲) نر جانوروں کو اجرت لے کر جفت کرانا (۳) سونے کی انگوٹھی پہننا (۴) کتے کی قیمت لینا (۵) ایک قسم کا شامی کپڑا پہننا (۶) زین سرخ (۷) درندوں کا گوشت کھانے سے (۸) تبدیل الجنس بالجنس مع شی زائد یعنی ایک ہی قسم کی دو چیزوں کا زیادتی کے ساتھ تبادلہ کرنا جیسے تولہ بھر سونے کے عوض سوا تولہ سونا لینا (۹) عمل بعلم نجوم وستارہ شناسی۔

يؤجل المذنب تسع ساعات

گنہگار کو نو مواقع پر مہلت کا وقت دیا جاتا ہے

⑪ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فُرَاتٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ظَهِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَبْدِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْقَارِءِ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ إِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِذَا عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْهِ فَإِذَا عَمِلَهَا أُجِّلَ تِسْعَ سَاعَاتٍ فَإِنْ نَدِمَ عَلَيْهَا وَ اسْتَغْفَرَ وَ تَابَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَنْدَمْ وَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا كُتِبَتْ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بندہ جب کار خیر کا ارادہ کرتا ہے تو صرف ارادے پر ایک نیکی کرنے کا ثواب اس کے نامہ عمل میں لکھ لیا جاتا ہے اور جب نیکی کر چکتا ہے تو دس نیکیوں کا ثواب اس کے نامہ عمل میں لکھا جاتا ہے لیکن گناہ کے صرف ارادے پر گناہ نہیں لکھا جاتا۔ جب گناہ کر چکتا ہے تو اس وقت بھی نو ساعتوں تک توبہ کرنے کی مہلت دی جاتی ہے۔ اگر اس درمیان میں اس نے توبہ کر لی تو گناہ بخش دیا جاتا ہے اور اگر توبہ سے غافل رہا تو صرف ایک گناہ اس کے نامہ عمل میں لکھا جاتا ہے۔

الأئمة من ولد الحسين بن علي تسعة عليهم السلام

امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو امام

⑫ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ تَكُونُ تِسْعَةُ أَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے نو امام ہیں اور نویں امام قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ ہیں۔

قبض النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن تسع نسوة

وقت رحلت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نو (۹) ازواج تھیں

⑬ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ السُّكَّرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْجَوْهَرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِخَمْسَ عَشْرَةَ امْرَأَةً وَ دَخَلَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ مِنْهُنَّ وَ قُبِضَ عَنْ تِسْعٍ فَأَمَّا اللَّتَانِ لَمْ يَدْخُلْ بِهِمَا فَعَمْرَةُ وَ السَّنَى وَ أَمَّا الثَّلَاثَ عَشْرَةَ اللَّاتِي دَخَلَ بِهِنَّ فَأَوَّلُهُنَّ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ثُمَّ سورة [سَوْدَةُ] بِنْتُ زَمْعَةَ ثُمَّ أُمُّ سَلَمَةَ وَ اسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ ثُمَّ أُمُّ عَبْدِ اللهِ عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ ثُمَّ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ بْنِ الْحَارِثِ أُمُّ الْمَسَاكِينِ ثُمَّ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ ثُمَّ أُمُّ حَبِيبَةَ رَمْلَةُ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ ثُمَّ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ثُمَّ زَيْنَبُ بِنْتُ عُمَيْسٍ ثُمَّ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ ثُمَّ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَ الَّتِي وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ السُّلَمِيِّ وَ كَانَ لَهُ سُرِّيَّتَانِ يَقْسِمُ لَهُمَا مَعَ أَزْوَاجِهِ مَارِيَةُ وَ رَيْحَانَةُ الْخِنْدِفِيَّةِ وَ التِّسْعُ اللَّاتِي قُبِضَ عَنْهُنَّ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ وَ أُمُّ سَلَمَةَ وَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ وَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ وَ سورة [سَوْدَةُ] بِنْتُ زَمْعَةَ وَ أَفْضَلُهُنَّ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ ثُمَّ أُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ الْحَارِثِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پندرہ بی بیاں تھیں دو نے وفات پائی۔ قبل اس کے کہ حضرت کے گھر میں آئیں بقیہ میں ایک نے خود اپنا نفس حضرت کو ہبہ کیا تھا دو کنیزیں تھیں۔

بہترین ازواج (۱) حضرت خدیجہ کبریٰ اور (۲) جناب ام سلمہ تھیں۔ (۳) ان کے بعد میمونہ بنت حارث تھیں۔

حضرت کی وفات کے وقت نو بیبیاں موجود تھیں: (۱) ام سلمہ (ان کا نام ہند بنت ابی امیہ تھا) (۲) زینب بنت جحش (۳) میمونہ (۴) ام حبیبہ بنت ابوسفیان (۵) صفیہ بنت صحابن اخطب (۶) جویریہ بنت حارث (۷) سودہ بنت زمعہ (۸) حفصہ (۹) عائشہ۔

دو کنیزیں تھیں (۱) ماریہ قبطیہ (۲) ریحانہ خندقیہ۔
جس نے خود اپنا نفس ہبہ کیا تھا۔ خولی بنت حکیم سلمی تھیں۔

تسع كلمات تكلم بهن أمير المؤمنين عليه السلام

نو مکمل ترین کلمات امیرالمومنین علیہ السلام

۱۴ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ حَمْزَةَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّبَرِيّ عَنْ سَهْلٍ اَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ تَكَلَّمَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِتِسْعِ كَلِمَاتٍ ارْتَجَلَهُنَّ ارْتِجَالًا فَقَأْنَ عُيُونَ الْبَلَاغَةِ وَ اَيْتَمْنَ جَوَاهِرَ الْحِكْمَةِ وَ قَطَعْنَ جَمِيعَ الْاَنَامِ عَنِ اللِّحَاقِ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الْمُنَاجَاةِ وَ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الْحِكْمَةِ وَ ثَلَاثٌ مِنْهَا فِي الْاَدَبِ فَاَمَّا اللَّاتِي فِي الْمُنَاجَاةِ فَقَالَ اِلٰهِي كَفَى لِي عِزّاً اَنْ اَكُونَ لَكَ عَبْداً وَ كَفَى بِي فَخْراً اَنْ تَكُونَ لِي رَبّاً اَنْتَ كَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِي كَمَا تُحِبُّ وَ اَمَّا اللَّاتِي فِي الْحِكْمَةِ فَقَالَ قِيمَةُ كُلِّ امْرِءٍ مَا يُحْسِنُهُ وَ مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهُ وَ الْمَرْءُ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ وَ اَمَّا اللَّاتِي فِي الْاَدَبِ فَقَالَ امْنُنْ عَلَى مَنْ شِئْتَ تَكُنْ اَمِيرَهُ وَ احْتَجْ اِلَى مَنْ شِئْتَ تَكُنْ اَسِيرَهُ وَ اسْتَغْنِ عَمَّنْ شِئْتَ تَكُنْ نَظِيرَهُ.

عامر شعبی کہتے ہیں کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے نو کلمات ایسے ارشاد فرمائے ہیں جن کا مثل ونظیر نہیں۔ تین کلمات مناجات ہیں۔ فرماتے ہیں: (۱) الٰہی میرے فخر کے لیے یہی کافی ہے کہ تو میرا رب ہے (۲) اور میری عزت کے لیے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں (۳) تو ویسا ہے جیسا میں چاہتا تھا مجھے بھی ویسا بنا دے جیسا تو چاہتا ہے۔

تین کلمات حکمت میں فرمائے ہیں: (۱) ہر شخص کی قیمت وہی ہے جس کام اس کو نیک نام بنا دے (۲) جس نے اپنی قدر ومنزلت کو پہچان لیا وہ ہلاکت سے محفوظ رہا (۳) آدمی اپنی گفتگو سے پہچانا جاتا ہے۔

ادب میں تین باتیں فرمائی ہیں: (۱) جس پر احسان کرو گے اس کے امیر وسردار ہو جاؤ گے (۲) جس کے سامنے اپنی حاجت بیان کرو گے اس کے اسیر ہو جاؤ گے (۳) جس سے بےغرضی کرو گے اس کے برابر وہمسر رہو گے۔

حد بلوغ المرأة تسع سنين

خواتین کی بلوغت کی عمر نو سال ہے

۱۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لَا تَدْخُلْ بِالْجَارِيَةِ

حَتّٰى يَتِمَّ لَهَا تِسْعُ سِنِينَ اَوْ عَشْرُ سِنِينَ وَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ تِسْعٌ اَوْ عَشْرٌ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نو سال یا دس سے کم لڑکی شوہر کو نہ دو یعنی اس سے مقاربت و ہم بستری نہ کی جائے۔

⑯ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ وَطِئَ امْرَاَتَهُ قَبْلَ تِسْعِ سِنِينَ فَاَصَابَهَا عَيْبٌ فَهُوَ ضَامِنٌ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر وہ شخص کہ جو ایسی لڑکی سے ہمبستری کرے جس کی عمر ابھی سال پوری نہ ہوئی ہو تو اس کے عیب کا وہ ذمہ دار ہوگا۔

⑰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ حَدُّ بُلُوغِ الْمَرْاَةِ تِسْعُ سِنِينَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لڑکی کی بلوغت کی عمر نو سال ہے۔

المطلقة للعدة لا تحل لزوجها بعد تسع تطليقات أبدا

جس عورت کو نو بار طلاق دے دی جائے پھر وہ بالکل حرام ہو جاتی ہے

⑱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَاَلْتُهُ عَنِ الَّتِي تُطَلَّقُ ثُمَّ تُرَاجَعُ ثُمَّ تُطَلَّقُ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ وَ الَّتِي يُطَلِّقُهَا الرَّجُلُ ثَلَاثاً فَيَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا عَلَى السُّنَّةِ ثُمَّ تَرْجِعُ اِلَى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ فَيُطَلِّقُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ تَنْكِحُ زَوْجاً غَيْرَهُ فَيُطَلِّقُهَا ثُمَّ تَرْجِعُ اِلَى زَوْجِهَا الْاَوَّلِ فَيُطَلِّقُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ عَلَى السُّنَّةِ ثُمَّ تَنْكِحُ فَتِلْكَ الَّتِي لَا تَحِلُّ لَهُ اَبَداً وَ الْمُلَاعَنَةُ لَا تَحِلُّ لَهُ اَبَداً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس عورت کو نو بار طلاق دے دی جائے پھر وہ بالکل حرام ہو جاتی ہے یعنی کسی نے طلاق دے کر رجوع کیا پھر طلاع دی پھر رجوع کیا پھر طلاق دی پھر رجوع کیا اس کے بعد کسی اور نے عقد کیا اور طلاق دی۔ پہلے شوہر نے عقد کر کے پھر تین بار طلاق دی اور رجوع کیا پھر طلاق دی پھر اور کسی سے نکاح کر کے طلاق دی پھر پہلے

شوہر نے تین بار نکاح کیا اور طلاق دی تو نو مرتبہ طلاق دینے کے بعد ہمیشہ کے لیے وہ عورت اس مرد پر حرام ہو جائے گی جس نے طلاق دی ہے۔

الزكاة على تسعة أشياء

زکوٰۃ کا حکم نو (۹) چیزوں پر ہے

۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْقَمَّاطِ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الزَّكَاةَ عَلَى تِسْعَةٍ وَ عَفَا عَمَّا سِوَى ذَلِكَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ وَ الْإِبِلِ فَقَالَ السَّائِلُ فَالذُّرَةُ فَغَضِبَ ثُمَّ قَالَ كَانَ وَ اللهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله السَّمَاسِمُ وَ الذُّرَةُ وَ الدُّخْنُ وَ جَمِيعُ ذَلِكَ فَقِيلَ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ إِنَّمَا وَضَعَ عَلَى التِّسْعَةِ لِمَا لَمْ يَكُنْ بِحَضْرَتِهِ غَيْرُ ذَلِكَ فَغَضِبَ وَ قَالَ كَذَبُوا فَهَلْ يَكُونُ الْعَفْوُ إِلَّا عَنْ شَيْءٍ قَدْ كَانَ وَ لَا وَ اللهِ مَا أَعْرِفُ شَيْئاً عَلَيْهِ الزَّكَاةُ غَيْرَ هَذَا فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو چیزوں میں زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے: (۱) گندم (۲) جو (۳) خرما (۴) مویز (۵) سونا (۶) چاندی (۷) گائے (۸) بکری (۹) اونٹ۔

۲۰ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ جَمِيلٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ فِي كَمِ الزَّكَاةُ فَقَالَ فِي تِسْعَةِ أَشْيَاءَ وَضَعَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عَفَا عَمَّا سِوَى ذَلِكَ فَقَالَ الطَّيَّارُ إِنَّ عِنْدَنَا حَبّاً يُقَالُ لَهُ الْأَرُزُّ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ عِنْدَنَا أَيْضاً حَبٌّ كَثِيرٌ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ شَيْءٌ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَفَا عَمَّا سِوَى ذَلِكَ مِنْهَا الذَّهَبُ وَ الْفِضَّةُ وَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحَيَوَانِ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ وَ الْبَقَرِ وَ مِمَّا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ الْحِنْطَةُ وَ الشَّعِيرُ وَ الزَّبِيبُ وَ التَّمْرُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ زکوٰۃ کتنی چیزوں پر واجب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نو (۹) چیزوں پر اور ان چیزوں پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ عائد کی تھی اور ان کے علاوہ دیگر چیزوں پر زکوٰۃ معاف ہے۔

اس پر ایک طیار نامی شخص نے کہا: ہمارے ہاں دانوں میں سے ایک شے پائی جاتی ہے جسے چاول کہتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے ہاں بھی بے شمار دانے پائے جاتے ہیں۔

اس شخص نے سوال کیا: کیا ان پر زکوۃ واجب ہے؟

امامؑ نے فرمایا: کیا میں تمہیں نہیں کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان نو (۹) چیزوں کے علاوہ دیگر تمام چیزوں پر سے زکوٰۃ معاف کر دی ہے؟ (۱) سونا (۲) چاندی

تین قسم کے حیوانات (۳) اونٹ (۴) گائے (۵) بھیڑ بکری

اور وہ جنہیں زمین اگاتی ہے (۶) گندم (۷) جو (۸) کشمش (۹) کھجور۔

وضعت الجمعة عن تسعة

نماز جمعہ نو (۹) افراد پر ساقط ہے

۲۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نَجْرَانَ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام قَالَ اِنَّمَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ خَمْساً وَ ثَلَاثِينَ صَلَاةً فِيهَا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ فَرَضَهَا اللهُ فِي جَمَاعَةٍ وَ هِيَ الْجُمُعَةُ وَ وَضَعَهَا عَنْ تِسْعَةٍ عَنِ الصَّغِيرِ وَ الْكَبِيرِ وَ الْمَجْنُونِ وَ الْمُسَافِرِ وَ الْعَبْدِ وَ الْمَرْاَةِ وَ الْمَرِيضِ وَ الْاَعْمَى وَ مَنْ كَانَ عَلَى رَاْسِ فَرْسَخَيْنِ وَ الْقِرَاءَةُ فِيهَا جِهَارٌ وَ الْغُسْلُ فِيهَا وَاجِبٌ وَ عَلَى الْاِمَامِ فِيهَا قُنُوتَانِ قُنُوتٌ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ فِي الثَّانِيَةِ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۳۵ نمازیں واجب کی ہیں جس میں صرف ایک نماز یعنی جمعہ جماعت کے ساتھ واجب ہے لیکن وہ بھی نو آدمیوں پر واجب نہیں ہے: (۱) نابالغ (۲) پیر مرد یعنی بوڑھا (۳) دیوانہ (۴) مسافر (۵) غلام (۶) عورت (۷) بیمار (۸) اندھا (۹) وہ شخص جو مقام نماز جمعہ سے دو فرسخ دور ہو۔

نماز جمعہ میں حمد و سورہ بلند آواز سے پڑھنا چاہیے اور غسل روز جمعہ واجب ہے اور امام پر لازم ہے کہ نماز جمعہ میں دو قنوت پڑھے۔ ایک پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے دوسرا دوسری رکعت میں رکوع کے بعد۔

تسعة أشياء تورث النسيان

نو چیزوں سے نسیان کا مرض بڑھتا ہے

۴۲ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ عُبَیْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ بْنِ اَبِی مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِیمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیدِ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْاَوَّلِ علیہ السلام قَالَ تِسْعَةٌ یُورِثْنَ النِّسْیَانَ اَكْلُ التُّفَّاحِ یَعْنِی الْحَامِضَ وَ الْكُزْبُرَةَ وَ الْجُبُنَّ وَ اَكْلُ سُؤْرِ الْفَأْرِ وَ الْبَوْلُ فِی الْمَاءِ الْوَاقِفِ وَ قِرَاءَةُ كِتَابَةِ الْقُبُورِ وَ الْمَشْیُ بَیْنَ امْرَاَتَیْنِ وَ طَرْحُ الْقَمْلَةِ وَ الْحِجَامَةُ فِی النُّقْرَةِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نو (۹) چیزوں سے نسیان کا مرض بڑھتا ہے: (۱) کھٹا سیب کھانا (۲) دھنیا کھانا (۳) پنیر کھانا (۴) چوہے کا جھوٹا کھانا (۵) جہاں پانی جمع ہو اس میں پیشاب کرنا (۶) قبر پر لکھی ہوئی عبارت پڑھنا (۷) دو عورتوں کے درمیان سے گزرنا (۸) جوں پھینک دینا (۹) گدی سے خون نکلوانا۔

۴۳ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو یَزِیدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِیمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِی قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ علیہ السلام عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ اَنَّهُ قَالَ فِی وَصِیَّتِهِ لَهُ یَا عَلِیُّ تِسْعَةُ اَشْیَاءَ یُورِثْنَ النِّسْیَانَ اَكْلُ التُّفَّاحِ الْحَامِضِ وَ اَكْلُ الْكُزْبُرَةِ وَ الْجُبْنِ وَ سُؤْرِ الْفَأْرَةِ وَ قِرَاءَةُ كِتَابَةِ الْقُبُورِ وَ الْمَشْیُ بَیْنَ امْرَاَتَیْنِ وَ طَرْحُ الْقَمْلَةِ وَ الْحِجَامَةُ فِی النُّقْرَةِ وَ الْبَوْلُ فِی الْمَاءِ الرَّاكِدِ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ! نو (۹) چیزیں نسیان کا سبب بنتی ہیں (۱) کھٹا سیب کھانا (۲) دھنیا کھانا (۳) پنیر کھانا (۴) چوہے کا جھوٹا کھانا (۵) قبر پر لکھی ہوئی عبارت پڑھنا (۶) دو عورتوں کے درمیان چلنا (۷) جوں پھینکنا (۹) گدی سے فصد کھلوانا (۹) ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔

ذكر التسع الآيات التي أعطى الله عز و جل موسى علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نو (۹) نشانیوں کا ذکر

۴۴ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ اَبِی الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ وَ لَقَبُهُ یَزِیدُ بْنُ اِسْحَاقَ شَعِرٍ قَالَ حَدَّثَنِی هَارُونُ بْنُ حَمْزَةَ الْغَنَوِیُّ

الصَّيْرَفِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنِ التِّسْعِ الْآيَاتِ الَّتِي اُوتِيَ مُوسَى عليه السلام فَقَالَ الْجَرَادُ وَ الْقُمَّلُ وَ الضَّفَادِعُ وَ الدَّمُ وَ الطُّوفَانُ وَ الْبَحْرُ وَ الْحَجَرُ وَ الْعَصَا وَ يَدُهُ

ابی حمزہ غنوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے جناب موسیٰ علیہ السلام کی نشانیوں کے متعلق سوال کیا کہ وہ کون کون سی نشانیاں تھیں۔ فرمایا: (۱) ٹڈی (۲) جوں (۳) مینڈک (۴) خون (۵) طوفان (۶) دریا (۷) پتھر (۸) عصا اور (۹) ید بیضا۔

۲۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَلَقَدْ آتَيْنا مُوسى تِسْعَ آياتٍ بَيِّناتٍ قَالَ الطُّوفَانُ وَ الْجَرَادُ وَ الْقُمَّلُ وَ الضَّفَادِعُ وَ الدَّمُ وَ الْحَجَرُ وَ الْبَحْرُ وَ الْعَصَا وَ يَدُهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے جناب موسیٰ علیہ السلام کی نشانیوں کے متعلق سوال کیا کہ وہ کون کون سی نشانیاں تھیں۔ فرمایا: (۱) ٹڈی (۲) جوں (۳) مینڈک (۴) خون (۵) طوفان (۶) دریا (۷) پتھر (۸) عصا اور (۹) ید بیضا۔

الذين يقبلون مع القائم عليه السلام إلى أن يجتمع له العدد يكونون من تسعة أحياء

وہ افراد کہ جو امام زمانہ علیہ السلام کے ساتھ آئیں گے وہ نو (۹) قبیلوں کے افراد ہوں گے

۲۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام يُقْبِلُ الْقَائِمُ عليه السلام فِي خَمْسَةٍ وَ اَرْبَعِينَ رَجُلًا مِنْ تِسْعَةِ اَحْيَاءٍ مِنْ حَيٍّ رَجُلٌ وَ مِنْ حَيٍّ رَجُلَانِ وَ مِنْ حَيٍّ ثَلَاثَةٌ وَ مِنْ حَيٍّ اَرْبَعَةٌ وَ مِنْ حَيٍّ خَمْسَةٌ وَ مِنْ حَيٍّ سِتَّةٌ وَ مِنْ حَيٍّ سَبْعَةٌ وَ مِنْ حَيٍّ ثَمَانِيَةٌ وَ مِنْ حَيٍّ تِسْعَةٌ وَ لَا يَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يَجْتَمِعَ لَهُ الْعَدَدُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کے ساتھ نو قبیلوں کے ۴۵ آدمی ہوں گے۔ کسی قبیلہ سے ایک کسی سے دو کسی سے تین کسی سے چار کسی سے پانچ کسی سے چھ کسی سے سات کسی سے آٹھ اور کسی سے نو۔ اسی طرح سے لوگ شریک ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ وہ معین تعداد پوری ہو جائے جو مقرر کی جا چکی ہے۔

باب ۔ ۱۰

أسماء النبي صلى الله عليه وآله وسلم عشرة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس نام

① حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ بِآمِدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ السُّخْتِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْوَدَ الْوَرَّاقُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِآدَمَ وَ إِبْرَاهِيمُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِي خَلْقُهُ وَ خُلُقُهُ وَ سَمَّانِيَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ عَشَرَةَ أَسْمَاءٍ وَ بَيَّنَ اللَّهُ وَصْفِي وَ بَشَّرَ بِي عَلَى لِسَانِ كُلِّ رَسُولٍ بَعَثَهُ إِلَى قَوْمِهِ وَ سَمَّانِي وَ نَشَرَ فِي التَّوْرَاةِ اسْمِي وَ بَثَّ ذِكْرِي فِي أَهْلِ التَّوْرَاةِ وَ الْإِنْجِيلِ وَ عَلَّمَنِي كِتَابَهُ وَ رَفَعَنِي فِي سَمَائِهِ وَ شَقَّ لِيَ اسْماً مِنْ أَسْمَائِهِ فَسَمَّانِي مُحَمَّداً وَ هُوَ مَحْمُودٌ وَ أَخْرَجَنِي فِي خَيْرِ قَرْنٍ مِنْ أُمَّتِي وَ جَعَلَ اسْمِي فِي التَّوْرَاةِ أَحِيدَ وَ هُوَ مِنَ التَّوْحِيدِ فَبِالتَّوْحِيدِ حَرَّمَ أَجْسَادَ أُمَّتِي عَلَى النَّارِ وَ سَمَّانِي فِي الْإِنْجِيلِ أَحْمَدَ فَأَنَا مَحْمُودٌ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ وَ جَعَلَ أُمَّتِيَ الْحَامِدِينَ وَ جَعَلَ اسْمِي فِي الزَّبُورِ ماح مَحَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِي مِنَ الْأَرْضِ عِبَادَةَ الْأَوْثَانِ وَ جَعَلَ اسْمِي فِي الْقُرْآنِ مُحَمَّداً فَأَنَا مَحْمُودٌ فِي جَمِيعِ الْقِيَامَةِ فِي فَصْلِ الْقَضَاءِ لَا يَشْفَعُ أَحَدٌ غَيْرِي وَ سَمَّانِي فِي الْقِيَامَةِ حَاشِراً يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَ سَمَّانِيَ الْمُوقِفَ أُوقِفُ النَّاسَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ وَ سَمَّانِيَ الْعَاقِبَ أَنَا عَقِبُ النَّبِيِّينَ لَيْسَ بَعْدِي رَسُولٌ وَ جَعَلَنِي رَسُولَ الرَّحْمَةِ وَ رَسُولَ التَّوْبَةِ وَ رَسُولَ الْمَلَاحِمِ وَ الْمُقَفِّيَ قَفَّيْتُ النَّبِيِّينَ جَمَاعَةً وَ أَنَا الْقَيِّمُ الْكَامِلُ الْجَامِعُ وَ مَنَّ عَلَيَّ رَبِّي وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ قَدْ أَرْسَلْتُ كُلَّ رَسُولٍ إِلَى أُمَّتِهِ بِلِسَانِهَا وَ أَرْسَلْتُكَ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَ أَسْوَدَ مِنْ خَلْقِي وَ نَصَرْتُكَ بِالرُّعْبِ الَّذِي لَمْ أَنْصُرْ بِهِ أَحَداً وَ أَحْلَلْتُ لَكَ الْغَنِيمَةَ وَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ وَ أَعْطَيْتُ لَكَ وَ لِأُمَّتِكَ كَنْزاً مِنْ كُنُوزِ عَرْشِي فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ خَاتِمَةَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَ جَعَلْتُ لَكَ وَ لِأُمَّتِكَ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِداً وَ تُرَابَهَا طَهُوراً وَ أَعْطَيْتُ لَكَ وَ لِأُمَّتِكَ التَّكْبِيرَ وَ قَرَنْتُ ذِكْرَكَ بِذِكْرِي حَتَّى لَا يَذْكُرَنِي أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا ذَكَرَكَ مَعَ

ذِكْرِی طُوبَی لَكَ يَا مُحَمَّدُ وَلِأُمَّتِكَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں حضرت آدم سے زیادہ مشابہ ہوں اور حضرت ابراہیم سب سے زیادہ خلقت و اخلاق میں مجھ سے مشابہ ہیں۔ خداوند عالم نے دس ناموں سے مجھ کو سرفراز کیا ہے۔ ہر پیغمبر نے میری خوشخبری اپنی امت کو دی ہے۔ میرا نام تورات میں آیا ہے۔ میرا ذکر انجیل میں بھی فرمایا ہے۔ اپنی کتاب یعنی قرآن مجید مجھ پر اتارا۔ مجھ کو معاج سے معزز وممتاز فرمایا۔ میرا نام اپنے نام سے نکالا ہے۔ وہ خود محمود ہے میرا نام محمد رکھا ہے۔ میری امت کو بہترین زمانہ میں پیدا کیا ہے۔ میرا نام تورات میں احید ماوماد ہے اور یہ توحید سے ہے۔ میری امت پر آتش جہنم کو حرام کیا ہے۔ انجیل میں میرا نام احمد ہے۔ میں تمام آسمانوں میں محمود ہوں۔ میری امت کو حامد قرار دیا۔ زبون میں میرا نام ماح ہے۔ میرے واسطے سے خداوند عالم نے بت پرستی کو بند کیا۔ میرا نام قرآن میں محمد ہے اور مجمع قیامت وفصل القضاء میں میرا نام محمود ہے۔ روز محشر میرے سوا کوئی شفاعت نہ کر سکے گا۔ خدا نے میرا نام حاشر رکھا ہے۔ ساری دنیا میرے بعد محشور ہوگی۔ میرا نام موقف ہے۔ میں خداوند عالم کے سامنے بندوں کو پیش کروں گا۔ میرا نام عاقب ہے۔ یعنی خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی بھی نہ ہوگا۔ اللہ نے مجھ کو رسول رحمت وتوبہ وملاحم قرار دیا ہے یعنی صاحب شمشیر میرا نام مقفی ہے کیونکہ ہر پیغمبر کے بعد آیا ہوں۔ میرا نام قیم وکامل وجامع ہے۔ خداوند عالم نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ تمام بنی نوع انسان کا نبی بنایا اور مجھ کو بارعب وہیبت قرار دیا کہ اور کسی نبی کو یہ صفت نہیں ملی تھی۔ مال غنیمت جو کسی پیغمبر کے لیے حلال نہیں تھا میرے لیے حلال کیا۔ مجھ کو فاتحۃ الکتاب و خاتمہ سورہ بقرہ جو خزانہ ہائے عرش میں سے ایک خزانہ ہے عنایت فرمایا۔ میرے اور میری امت کے لیے زمین کو سجدہ گاہ اور مٹی کو طہارت کا ذریعہ قرار دیا۔ مجھ کو اور میری امت کو کثرت سے تسبیح عنایت فرمائی اور میرے نام کو اپنے نام کے ساتھ رکھا۔

② حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ لِرَسُولِ اللهِ عليه السلام عَشَرَةَ أَسْمَاءٍ خَمْسَةٌ مِنْهَا فِي الْقُرْآنِ وَخَمْسَةٌ لَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ فَأَمَّا الَّتِي فِي الْقُرْآنِ فَ مُحَمَّدٌ عليه السلام وَأَحْمَدُ وَعَبْدُ اللهِ وَيس وَن وَأَمَّا الَّتِي لَيْسَتْ فِي الْقُرْآنَ فَالْفَاتِحُ وَالْخَاتِمُ وَالْكَافِي وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول کے دس نام ہیں جن میں سے پانچ کا ذکر قرآن میں ہے اور پانچ کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔

وہ نام جو قرآن میں مذکور ہیں: (۱) محمد (۲) احمد (۳) یسین (۴) نون (۵) عبداللہ۔

اور جو نام قرآن میں مذکور نہیں ہیں: (۱) فاتح (۲) خاتم (۳) کافی (۴) مقفی (۵) حاشر ہیں۔

ينبغي أن يكون الاختلاف إلى الأبواب لعشرة أوجه

سفر اور ملاقات صرف دس کاموں کے لیے مناسب ہے

۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِي صَفِيَّةَ عَنْ سَعْدٍ الْخَفَّافِ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَانَتِ الْحُكَمَاءُ فِيمَا مَضَى مِنَ الدَّهْرِ تَقُولُ يَنْبَغِي اَنْ يَكُونَ الِاخْتِلَافُ اِلَى الْاَبْوَابِ لِعَشَرَةِ اَوْجُهٍ اَوَّلُهَا بَيْتُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِقَضَاءِ نُسُكِهِ وَ الْقِيَامِ بِحَقِّهِ وَ اَدَاءِ فَرْضِهِ وَ الثَّانِي اَبْوَابُ الْمُلُوكِ الَّذِينَ طَاعَتُهُمْ مُتَّصِلَةٌ بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَقُّهُمْ وَاجِبٌ وَ نَفْعُهُمْ عَظِيمٌ وَ ضَرُّهُمْ شَدِيدٌ وَ الثَّالِثُ اَبْوَابُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ يُسْتَفَادُ مِنْهُمْ عِلْمُ الدِّينِ وَ الدُّنْيَا وَ الرَّابِعُ اَبْوَابُ اَهْلِ الْجُودِ وَ الْبَذْلِ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمُ الْتِمَاسَ الْحَمْدِ وَ رَجَاءَ الْآخِرَةِ وَ الْخَامِسُ اَبْوَابُ السُّفَهَاءِ الَّذِينَ يُحْتَاجُ اِلَيْهِمْ فِي الْحَوَادِثِ وَ يُفْزَعُ اِلَيْهِمْ فِي الْحَوَائِجِ وَ السَّادِسُ اَبْوَابُ مَنْ يُتَقَرَّبُ اِلَيْهِ مِنَ الْاَشْرَافِ لِالْتِمَاسِ الْهِبَةِ وَ الْمُرُوءَةِ وَ الْحَاجَةِ وَ السَّابِعُ اَبْوَابُ مَنْ يُرْتَجَى عِنْدَهُمُ النَّفْعُ فِي الرَّاْيِ وَ الْمَشُورَةِ وَ تَقْوِيَةُ الْحَزْمِ وَ اَخْذُ الْاُهْبَةِ لِمَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ وَ الثَّامِنُ اَبْوَابُ الْاِخْوَانِ لِمَا يَجِبُ مِنْ مُوَاصَلَتِهِمْ وَ يَلْزَمُ مِنْ حُقُوقِهِمْ وَ التَّاسِعُ اَبْوَابُ الْاَعْدَاءِ الَّتِي تَسْكُنُ بِالْمُدَارَاةِ غَوَائِلُهُمْ وَ يُدْفَعُ بِالْحِيَلِ وَ الرِّفْقِ وَ اللُّطْفِ وَ الزِّيَارَةِ عَدَاوَتُهُمْ وَ الْعَاشِرُ اَبْوَابُ مَنْ يُنْتَفَعُ بِغِشْيَانِهِمْ وَ يُسْتَفَادُ مِنْهُمْ حُسْنُ الْاَدَبِ وَ يُؤْنَسُ بِمُحَادَثَتِهِمْ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زمانہ سابق کے حکما کہا کرتے تھے کہ سفر اور ملاقات صرف دس کاموں کے لیے مناسب ہے: (۱) حج خانہ کعبہ (۲) دوسرے ایسے سلاطین جن کی اطاعت خدا کی اطاعت ہو (۳) علما اور حکما جن سے علمی فوائد حاصل کیے جائیں (۴) سخی اور فیاض مالداروں کے پاس جانا جو رضائے الٰہی کے لیے بخشش کرتے ہیں (۵) جو لوگ وقت مصیبت تمہارے کام آئیں (۶) بزرگان قوم سے ملاقات کے لیے (۷) جو لوگ معاملات میں صحیح و مفید مشورہ دے سکیں (۸) برادران ایمانی سے ملنے کے لیے (۹) دشمنوں سے اس لیے ملاقات کرنا کہ ان کے شر سے محفوظ رہے (۱۰) ان مہذب لوگوں کے پاس جانا جن سے ادب و تہذیب حاصل ہو۔

إن الله تبارك وتعالى قوى العقل بعشرة أشياء

اللہ تعالیٰ نے عقل کو قوی کیا دس اشیاء کے ساتھ

④ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَرْوَزِيُّ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِءُ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَوْصِلِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ الطَّرِيفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ عَيَّاشُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكَحَّالُ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الْعَقْلَ مِنْ نُورٍ مَخْزُونٍ مَكْنُونٍ فِي سَابِقِ عِلْمِهِ الَّتِي لَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَ لَا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ فَجَعَلَ الْعِلْمَ نَفْسَهُ وَ الْفَهْمَ رُوحَهُ وَ الزُّهْدَ رَأْسَهُ وَ الْحَيَاءَ عَيْنَيْهِ وَ الْحِكْمَةَ لِسَانَهُ وَ الرَّأْفَةَ هَمَّهُ وَ الرَّحْمَةَ قَلْبَهُ ثُمَّ حَشَاهُ وَ قَوَّاهُ بِعَشَرَةِ اَشْيَاءَ بِالْيَقِينِ وَ الْإِيمَانِ وَ الصِّدْقِ وَ السَّكِينَةِ وَ الْإِخْلَاصِ وَ الرِّفْقِ وَ الْعَطِيَّةِ وَ الْقُنُوعِ وَ التَّسْلِيمِ وَ الشُّكْرِ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ تَكَلَّمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ ضِدٌّ وَ لَا نِدٌّ وَ لَا شَبِيهٌ وَ لَا كُفْوٌ وَ لَا عَدِيلٌ وَ لَا مِثْلٌ الَّذِي كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ خَاضِعٌ ذَلِيلٌ فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقاً اَحْسَنَ مِنْكَ وَ لَا اَطْوَعَ لِي مِنْكَ وَ لَا اَرْفَعَ مِنْكَ وَ لَا اَشْرَفَ مِنْكَ وَ لَا اَعَزَّ مِنْكَ بِكَ اُؤَاخِذُ وَ بِكَ اُعْطِي وَ بِكَ اُوَحَّدُ وَ بِكَ اُعْبَدُ وَ بِكَ اُدْعَى وَ بِكَ اُرْتَجَى وَ بِكَ اُبْتَغَى وَ بِكَ اُخَافُ وَ بِكَ اُحْذَرُ وَ بِكَ الثَّوَابُ وَ بِكَ الْعِقَابُ فَخَرَّ الْعَقْلُ عِنْدَ ذَلِكَ سَاجِداً فَكَانَ فِي سُجُودِهِ اَلْفَ عَامٍ فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ارْفَعْ رَأْسَكَ وَ سَلْ تُعْطَ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ فَرَفَعَ الْعَقْلُ رَأْسَهُ فَقَالَ اِلَهِي اَسْاَلُكَ اَنْ تُشَفِّعَنِي فِيمَنْ خَلَقْتَنِي فِيهِ فَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ لِمَلَائِكَتِهِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ شَفَّعْتُهُ فِيمَنْ خَلَقْتُهُ فِيهِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین کے سلسلے سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے کہ خداوند عالم نے اپنے نور پوشیدہ سے جواس کے سابق علم میں تھا اور کوئی نبی مرسل و ملک مقرب اس سے آگاہ نہ تھا۔ عقل کو پیدا کر کے علم کو اس کا نفس، فہم کو روح اور زہد کو سر اور حیا کو اس کی آنکھیں، حکمت کو زبان، مہربانی و رافت کو ہمت، رحمت کو دل، قرار دیا۔ اور دس چیزوں سے اس کو قوت بخشی: (۱) یقین (۲) ایمان (۳) صدق (۴) سکینہ (۵) اخلاص

(۶) رفق (۷) قناعت (۸) تسلیم (۹) شکر (۱۰) عطیہ۔

اس کے بعد حکم دیا کہ پیچھے ہٹ جاوہ ہٹ گئی۔ پھر ارشاد ہوا کہ آگے آ، وہ آگے بڑھی۔ پھر فرمایا کچھ تکلم کر یعنی بول اور کہہ۔ پس اس نے کہا: الحمد للہ الذی لیس لہ صد ولا ند ولہ شبہ ولا کفو ولا عدیل ولا مثل الذی کل شی لعظمتہ فاضع ذلیل۔ پس ارشاد جناب باری عز اسمہ ہوا کہ اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے کسی مخلوق کو تجھ سے بہتر نہیں پیدا کیا۔ نہ تجھ سے بلند وارفع نہ شریف باعزت۔ تیری وجہ سے میں مواخذہ کروں گا اور عطا تیری ہی وجہ سے میری وحدانیت کو گواہی دی جائے گی اور عبادت ہوگی۔ امید رکھی جائے گی اور بندے مجھ کو چاہیں گے اور ڈریں گے۔ تیری وجہ سے ثواب وعذاب کے مستحق ہوں گے۔ یہ سن کر عقل نے سجدہ کیا اور ایک ہزار برس سر نہ اٹھایا۔ اس وقت ارشاد الٰہی ہوا کہ اب سجدہ سے سر اٹھا اور سوال کر میں تجھ کو عطا کروں گا اور شفاعت کر میں تیری شفاعت قبول کروں گا۔ یہ سن کر عقل نے سر اٹھایا اور عرض کی بارالہا تو جس کو عقل عنایت فرمائے میری شفاعت کو اس کے حق میں قبول فرمایا۔ ارشاد الٰہی ہوا اے میرے ملائکہ شاہد رہو کہ میں نے ہر اس شخص کے بارے میں عقل کی شفاعت قبول کی جس کو عقل دی۔

عشر خصال من صفات الإمام عليه السلام

امام کے لیے دس صفات مخصوص ہیں

۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍؑ قَالَ عَشْرُ خِصَالٍ مِنْ صِفَاتِ الْاِمَامِ الْعِصْمَةُ وَ النُّصُوصُ وَ اَنْ يَكُونَ اَعْلَمَ النَّاسِ وَ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَ اَعْلَمَهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَ اَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَ يَكُونَ لَهُ الْمُعْجِزُ وَ الدَّلِيلُ وَ تَنَامَ عَيْنُهُ وَ لَا يَنَامَ قَلْبُهُ وَ لَا يَكُونَ لَهُ فَيْءٌ وَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ كَمَا يَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ.

قال مصنف هذا الكتاب رحمة الله عليه معجز الإمام و دليله في العلم و استجابة الدعوة فأما إخباره بالحوادث التي تحدث قبل حدوثها فذلك بعهد معهود إليه من رسول اللهﷺ و إنما لا يكون له فيء لأنه مخلوق من نور الله عز و جل و أما رؤيته من خلفه كما يرى من بين يديه فذلك بما أوتي من التوسم و التفرس في الأشياء قال الله عز و جل إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ.

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ امام کے لیے دس صفتیں مخصوص ہیں: (۱) عصمت (۲) نص بر

امامت (۳) علمیت یعنی دنیا کے ہر آدمی سے زیادہ عالم (۴) تقویٰ و پرہیزگاری (۵) علم قرآن وصحف سماوی (۶) وصیۃ ظاہری و باطنی (۷) معجزہ (۸) آنکھیں سوجائیں دل بیدار رہے (۹) جس طرح سامنے سے دیکھتا ہو اسی طرح پس پشت سے (۱۰) زمین پر اس کا سایہ نہ پڑتا ہو۔

كانت لعلي عليه السلام من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عشر خصال

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امیر المومنین علیہ السلام کی دس خصوصیات

⑥ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ مَقْبُرَةَ الْقَزْوِينِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُؤَمِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ أَبُو الْفَضْلِ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله عَشْرُ خِصَالٍ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِإِحْدَاهُنَّ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قَالَ لِي أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أَقْرَبُ الْخَلَائِقِ مِنِّي فِي الْمَوْقِفِ وَ أَنْتَ الْوَزِيرُ وَ الْوَصِيُّ وَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ وَ أَنْتَ آخِذُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَلِيُّكَ وَلِيِّي وَ وَلِيِّي وَلِيُّ اللهِ وَ عَدُوُّكَ عَدُوِّي وَ عَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس خصوصیتیں مجھے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس خوبیاں حاصل ہوئیں ہیں کہ میں دنیا و مافیہا کے بدلہ میں بھی کسی ایک کو دینے پر راضی نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ (۱، ۲) یا علیؑ! تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو (۳) قیامت کے دن سب سے زیادہ مجھ سے قریب ہوگے (۴) تم میرے اہل و مال میں میرے وزیر ہو (۵) میرے وصی ہو (۶) میرے جانشین ہو (۷، ۸) میرا پرچم دنیا و آخرت میں تم اٹھاؤ گے (۹) تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے (۱۰) تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

⑦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ الْمِنْقَرِيُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ كَانَ لِي عَشْرٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي وَ لَا يُعْطَاهُنَّ أَحَدٌ بَعْدِي قَالَ لِي يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ أَنْتَ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّي مَوْقِفاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْزِلِي وَ مَنْزِلُكَ فِي الْجَنَّةِ مُتَوَاجِهَيْنِ كَمَنْزِلِ الْأَخَوَيْنِ وَ أَنْتَ الْوَصِيُّ وَ أَنْتَ الْوَلِيُّ وَ أَنْتَ الْوَزِيرُ وَ عَدُوُّكَ عَدُوِّي وَ عَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ وَ وَلِيُّكَ وَلِيِّي وَ وَلِيِّي وَلِيُّ اللهِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس خوبیاں حاصل ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو حاصل نہ تھیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کو حاصل ہوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! (۱، ۲) تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو (۳) قیامت کے دن وقوف کے موقع پر مجھ سے سب سے قریب تر ہو گے (۴) جنت میں تمہارا اور میرا گھر آمنے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے گھر (۵) تم میرے وصی ہو (۶) تم میرے ولی ہو (۷) تم ہی میرے وزیر ہو (۸) تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے (۹) تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے۔

اس حدیث میں دسویں صفت مذکور نہیں ہے۔ (مجاہد حسین حرّ)

⑧ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّقْرِ الصَّائِغُ بِالرَّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ بَسَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الثَّقَفِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عَشْرُ خِصَالٍ مَا يَسُرُّنِي بِاِحْدَاهُنَّ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ مَا غَرَبَتْ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ بَيِّنْهَا لَنَا يَا عَلِيُّ قَالَ عليه السلام سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ يَا عَلِيُّ اَنْتَ الْوَصِيُّ وَ اَنْتَ الْوَزِيرُ وَ اَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ وَلِيُّكَ وَلِيِّي وَ عَدُوُّكَ عَدُوِّي وَ اَنْتَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِي وَ اَنْتَ اَخِي وَ اَنْتَ اَقْرَبُ الْخَلَائِقِ مِنِّي فِي الْمَوْقِفِ وَ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس خوبیاں حاصل ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو حاصل نہ تھیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کو حاصل ہوں گی۔ بعض اصحاب نے آپؑ سے کہا کہ اے علیؑ! ان خوبیوں کو ہم سے بیان فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے علیؑ! (۱) میرے اہل و مال کے تم وصی ہو (۲) تم ہی وزیر ہو (۳) تم ہی خلیفہ ہو (۴) تم ہی میرے جانشین ہو (۵) تمہارا دوست میرا دوست ہے (۶) تمہارا دشمن میرا دشمن ہے (۷) میرے بعد تم مسلمانوں کے پیشوا ہو (۸) تم میرے بھائی ہو (۹) تم قیامت کے دن وقوف کے موقع پر مجھ سے سب سے قریب تر ہو گے (۱۰) تم دنیا اور آخرت میں میرے علمبردار ہو۔

⑨ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عَشْرٌ مَا يَسُرُّنِي بِالْوَاحِدَةِ مِنْهُنَّ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ قَالَ اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ اَنْتَ اَقْرَبُ النَّاسِ مِنِّي مَوْقِفاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْزِلُكَ تُجَاهَ مَنْزِلِي فِي الْجَنَّةِ كَمَا يَتَوَاجَهُ

الْاَخَوَانُ فِي اللّٰهِ وَ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ اَنْتَ وَصِيِّي وَ وَارِثِي وَ خَلِيفَتِي فِي الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ غَيْبَةٍ شَفَاعَتُكَ شَفَاعَتِي وَ وَلِيُّكَ وَلِيِّي وَ وَلِيِّي وَلِيُّ اللّٰهِ وَ عَدُوُّكَ عَدُوِّي وَ عَدُوِّي عَدُوُّ اللّٰهِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دس خوبیاں حاصل ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو حاصل نہ تھیں اور نہ ہی میرے بعد کسی کو حاصل ہوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! (۱،۲) تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو (۳) قیامت کے دن وقوف کے موقع پر مجھ سے سب سے قریب تر ہو گے (۴) جنت میں تمہارا اور میرا گھر آمنے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے گھر (۵) تم دنیا و آخرت میرے علمبردار ہو (۶) تم اہل و مال اور مسلمانوں کے سلسلے میں میرے وصی اور وارث ہو (۷) تم ہی میرے خلیفہ و جانشین ہو (۸) تمہاری شفاعت میری شفاعت ہے (۹) تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے (۱۰) تمہارا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

بشارة شيعة علي عليه السلام وأنصاره بعشر خصال

حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعوں کی دس بشارتیں

⑩ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ بَشِّرْ شِيعَتَكَ وَ اَنْصَارَكَ بِخِصَالٍ عَشْرٍ اَوَّلُهَا طِيبُ الْمَوْلِدِ وَ ثَانِيهَا حُسْنُ اِيمَانِهِمْ بِاللّٰهِ وَ ثَالِثُهَا حُبُّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُمْ وَ رَابِعُهَا الْفُسْحَةُ فِي قُبُورِهِمْ وَ خَامِسُهَا النُّورُ عَلَى الصِّرَاطِ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ وَ سَادِسُهَا نَزْعُ الْفَقْرِ مِنْ بَيْنِ اَعْيُنِهِمْ وَ غِنَى قُلُوبِهِمْ وَ سَابِعُهَا الْمَقْتُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِاَعْدَائِهِمْ وَ ثَامِنُهَا الْاَمْنُ مِنَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُونِ يَا عَلِيُّ وَ تَاسِعُهَا انْحِطَاطُ الذُّنُوبِ وَ السَّيِّئَاتِ عَنْهُمْ وَ عَاشِرُهَا هُمْ مَعِي

فِي الْجَنَّةِ وَ اَنَا مَعَهُمْ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علیؑ! تم اپنے شیعوں اور دوستوں کو بشارت دیدو کہ (۱) ان کی ولادت پاکیزہ ہوگی (۲) اللہ پر ان کا ایمان ہوگا (۳) خدا ان کا دوست ہوگا (۴) ان کی قبریں کشادہ ہوں گی (۵) صراط پر ان کا نور سامنے ہوگا (۶) فقر و مفلسی کی تکلیفوں کا ان پر اثر نہ ہوگا (۷) ان کے دشمنوں سے خدا ناراض ہوگا (۸) برص و جذام و جنون سے محفوظ رہیں گے (۹) ان کے گناہ گر جائیں گے (۱۰) جنت میں میرے ساتھ اور میں ان کے ساتھ ہوں گا۔

عشر خصال من المكارم

دس خصوصیات مکارم اخلاق میں شمار ہوتی ہیں

⑪ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ الْمَكَارِمُ عَشْرٌ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُونَ فِيكَ فَلْتَكُنْ فَاِنَّهَا تَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَ لَا تَكُونُ فِي وَلَدِهِ وَ تَكُونُ فِي وَلَدِهِ وَ لَا تَكُونُ فِي اَبِيهِ وَ تَكُونُ فِي الْعَبْدِ وَ لَا تَكُونُ فِي الْحُرِّ صِدْقُ الْبَاْسِ وَ صِدْقُ اللِّسَانِ وَ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَ صِلَةُ الرَّحِمِ وَ اِقْرَاءُ الضَّيْفِ وَ اِطْعَامُ السَّائِلِ وَ الْمُكَافَاَةُ عَلَى الصَّنَائِعِ وَ التَّذَمُّمُ لِلْجَارِ وَ التَّذَمُّمُ لِلصَّاحِبِ وَ رَاْسُهُنَّ الْحَيَاءُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس باتیں سبب بزرگی ہیں۔ اگر ہو سکے تو ان کو اپنی ذات میں جمع کرلو اس لیے کہ یہ ضروری نہیں کہ باپ میں ہیں تو بیٹے میں بھی ہوں یا اس کا عکس آزاد میں ہو تو غلام میں بھی ہو یا اس کا عکس (۱) یہ کہ جنگ میں بہادر ہو (۲) سچ بولتا ہو (۳) امانت دار ہو (۴) اپنے عزیزوں سے ملتا ہو (۵) مہمان نواز ہو (۶) سائل کو کھانا کھلائے (۷) احسان کا بدلہ احسان سے کرے (۸) ہم سایہ کی عزت و حرمت کا لحاظ رکھے (۹) دوستوں سے وفاداری کرے (۱۰) اور ان سب اوصاف کا جامع حیا و شرم و غیرت ہے۔

⑫ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَصَّ رَسُولَهُ صلی اللہ علیہ وآلہ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَامْتَحِنُوا اَنْفُسَكُمْ فَاِنْ كَانَتْ فِيكُمْ فَاحْمَدُوا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ارْغَبُوا اِلَيْهِ فِي الزِّيَادَةِ مِنْهَا فَذَكَرَهَا عَشَرَةً الْيَقِينَ وَ الْقَنَاعَةَ وَ الصَّبْرَ وَ الشُّكْرَ وَ الرِّضَا وَ

حُسْنَ الْخُلُقِ وَ السَّخَاءِ وَ الْغَيْرَةَ وَ الشَّجَاعَةَ وَ الْمُرُوءَةَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جناب اقدس الٰہی نے مکارم اخلاق سے مخصوص فرمایا ہے تم اپنے نفوس کا امتحان کرو اگر تم میں بھی وہی اوصاف پائے جاتے ہیں تو خدا کا شکر کرو اور حضرت سے زیادہ تر مشابہ ہونے کی طرف رغبت کرو اسکے بعد ان دس اوصاف کا حضرت نے ذکر فرمایا ہے: (۱) یقین (۲) قناعت (۳) صبر (۴) شکر (۵) رضا (۶) حسن الخلق (۷) سخاوت (۸) غیرت (۹) شجاعت (۱۰) مروت

لا تقوم الساعة حتى تكون عشر آيات

قیامت واقع نہیں ہوگی یہاں تک کہ دس علامات ظاہر ہوں

⑬ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ اطَّلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ لَهُ وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ الدَّجَّالُ وَ الدُّخَانُ وَ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ دَابَّةُ الْأَرْضِ وَ يَأْجُوجُ وَ مَأْجُوجُ وَ ثَلَاثُ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَ تُقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے دس باتیں ہوں گی: (۱) دجال نکلے گا (۲) دھواں اٹھے گا (۳) آفتاب مغرب سے نکلے گا (۴) دابۃ الارض کا ظہور ہوگا (۵) یاجوج و (۶) ماجوج نکلیں گے (۷) مشرق میں لوگ زمین میں دھنس جائیں گے (۸) مغرب میں بھی یہی ہوگا (۹) جزیرۃ عرب میں بھی ایسا ہی ہوگا (۱۰) یمن کی سمت سے ایک شعلہ اٹھے گا اور جدھر جدھر لوگ بھاگیں گے وہ ان کے ساتھ رہے گا۔

عشر خصال جمعها الله عز و جل لنبيه و أهل بيته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دس خصال و فضائل اللہ تعالیٰ نے جمع فرمائے ہیں نبی و آل نبی علیہم السلام میں

⑭ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ بَسَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْيَمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو النَّصِيبِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا خَطِيباً فَقَالَ فِي آخِرِ خُطْبَتِهِ جَمَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَنَا عَشْرَ خِصَالٍ لَمْ يَجْمَعْهَا لِأَحَدٍ قَبْلَنَا وَ لَا تَكُونُ فِي

اَحَدٍ غَيْرِنَا فِينَا الْحُكْمُ وَ الْحِلْمُ وَ الْعِلْمُ وَ النُّبُوَّةُ وَ السَّمَاحَةُ وَ الشَّجَاعَةُ وَ الْقَصْدُ وَ الصِّدْقُ وَ الطَّهُورُ وَ الْعَفَافُ وَ نَحْنُ كَلِمَةُ التَّقْوَى وَ سَبِيلُ الْهُدَى وَ الْمَثَلُ الْاَعْلَى وَ الْحُجَّةُ الْعُظْمَى وَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ الْحَبْلُ الْمَتِينُ وَ نَحْنُ الَّذِينَ اَمَرَ اللهُ لَنَا بِالْمَوَدَّةِ فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ فَاَنَّى تُصْرَفُونَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ میں حمد وثنائے الٰہی کے بعد ارشاد فرمایا کہ پروردگار عالم نے ہم لوگوں میں دس خصلتیں جمع کر دی ہیں جو نہ ہم سے پہلے کسی میں جمع ہوئیں اور نہ ہمارے بعد کسی میں ہوں گی۔ ہم کو: (۱) حکم (۲) حلم (۳) علم (۴) نبوت (۵) بخشش وسخاوت (۶) شجاعت (۷) عدالت (۸)؟؟ (۹) صداقت (۱۰) پرہیز گاری وطہارت سے سرفراز فرمایا ہے۔ ہم کلمہ تقویٰ، راہ ہدایت اور مثل اعلیٰ ہیں۔ حجر عظمٰی ہیں عروۃ الوثقی، حبل المتین ہیں، ہم وہ ہیں جن کی مودت کا اللہ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔

عشر خصال من لقي الله عز وجل بهن دخل الجنة

دس خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ اہل بہشت سے ہے

⑮ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ وَ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ عَشْرٌ مَنْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ الْاِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَ اِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ حَجُّ الْبَيْتِ وَ الْوَلَايَةُ لِاَوْلِيَاءِ اللهِ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ اَعْدَاءِ اللهِ وَ اجْتِنَابُ كُلِّ مُسْكِرٍ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ اہل بہشت سے ہے: (۱) وحدانیت باری اور (۲) نبوت محمدی کی گواہی دے (۳) جو کچھ خدا نے اپنے انبیاء علیہم السلام پر اتارا ہے اس کا اقرار کرے (۴) نماز قائم کرے (۵) زکوٰۃ دے (۶) روزہ ماہ رمضان رکھے (۷) حج کرے (۸) دوستان خدا سے محبت ہو (۹) اللہ اور اس کے دوستوں کے دشمنوں سے بیزاری وبرائت کرے (۱۰) ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرے۔

⑯ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صُهَيْبُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ عَشْرٌ مَنْ لَقِيَ اللهَ بِهِنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ

الْاِقْرَارُ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَ اِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَ صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ الْوَلَايَةُ لِاَوْلِيَاءِ اللهِ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ اَعْدَاءِ اللهِ وَ اجْتِنَابُ كُلِّ مُسْكِرٍ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس خصلتیں جس میں پائی جائیں وہ اہل بہشت میں سے ہے: (۱) وحدانیت باری تعالیٰ کی گواہی دے (۲) نبوت محمدیؐ کی گواہی دے (۳) جو کچھ خدا کے ہاں سے آیا ہے اس کا اقرار کرے (۴) نماز قائم کرے (۵) زکوٰۃ دے (۶) ماہ رمضان کے روزے رکھے (۷) حج ادا کرے (۸) دوستانِ خدا سے محبت کرے (۹) اللہ اور اس کے دوستوں کے دشمنوں سے بیزاری و برائت کرے (۱۰) ہر نشہ آور چیز سے پرہیز کرے۔

لا يكون المؤمن عاقلا حتى يكون فيه عشر خصال

کوئی مومن عاقل نہیں ہوتا جب تک اس میں دس خصوصیات نہ پائی جائیں

⑰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَمْ يُعْبَدِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِشَيْءٍ اَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ وَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ عَاقِلًا حَتّٰى يَجْتَمِعَ فِيهِ عَشْرُ خِصَالٍ اَلْخَيْرُ مِنْهُ مَاْمُولٌ وَ الشَّرُّ مِنْهُ مَاْمُونٌ يَسْتَكْثِرُ قَلِيلَ الْخَيْرِ مِنْ غَيْرِهِ وَ يَسْتَقِلُّ كَثِيرَ الْخَيْرِ مِنْ نَفْسِهِ وَ لَا يَسْاَمُ مِنْ طَلَبِ الْعِلْمِ طُولَ عُمُرِهِ وَ لَا يَتَبَرَّمُ بِطُلَّابِ الْحَوَائِجِ قِبَلَهُ الذُّلُّ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِزِّ وَ الْفَقْرُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنَ الْغِنَى نَصِيبُهُ مِنَ الدُّنْيَا الْقُوتُ وَ الْعَاشِرَةُ وَ مَا الْعَاشِرَةُ لَا يَرَى اَحَداً اِلَّا قَالَ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَ اَتْقَى اِنَّمَا النَّاسُ رَجُلَانِ فَرَجُلٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَ اَتْقَى وَ آخَرُ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ وَ اَدْنَى فَاِذَا رَاَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَ اَتْقَى تَوَاضَعَ لَهُ لِيَلْحَقَ بِهِ وَ اِذَا لَقِيَ الَّذِي هُوَ شَرٌّ مِنْهُ وَ اَدْنَى قَالَ عَسَى خَيْرُ هَذَا بَاطِنٌ وَ شَرُّهُ ظَاهِرٌ وَ عَسَى اَنْ يُخْتَمَ لَهُ بِخَيْرٍ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ عَلَا مَجْدُهُ وَ سَادَ اَهْلَ زَمَانِهِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عقل سے بہتر کسی شئے سے خدا کی عبادت نہیں کی گئی اور مومن اس وقت عاقل نہیں ہوتا جب تک اس میں دس اوصاف نہ پائی جائیں: (۱) اس سے نیکی اور اچھائی ہی کی امید ہو (۲) (لوگ) اس کے شر سے امان میں ہوں (۳) دوسروں کی تھوڑی سی نیکی بھی زیادہ شمار کرے (۴) اپنی بہت سی نیکیوں کو بھی کم جانے (۵) ساری زندگی حصول علم میں لگا رہے (۶) حاجتمندوں کی کی حاجت پوری کرنے سے تنگ دل نہ ہو (۷) ذلت (اللہ کی خاطر دنیاوی) عزت سے پسندیدہ تر ہو (۸) تنگدستی (اللہ کی راہ میں دنیاوی) ثروت سے پسندیدہ تر ہو (۹) دنیا سے اس کا حصہ صرف زندہ رہنے کے لئے کھانا ہو (۱۰) رہی دسویں صفت دسویں صفت کیا ہی اعلیٰ صفت ہے جب بھی کسی کو دیکھتا ہے جو

اس سے زیادہ بہتر اور پرہیز گار ہے تو اس سے تواضع کرتا ہے تا کہ اس جیسا بن جائے اور جب کسی ایسے شخص کو دیکھتا ہے جو اس سے برا یا کم تر ہے تو کہتا ہے شاید اس کا باطن مجھ سے بہتر ہے اور اس کی بدی صرف ظاہری ہے یا کہتا ہے شاید اس کا انجام مجھ سے بہتر ہو پس جب کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس کی بڑائی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ زمانے کا آقا بن جاتا ہے۔

لا يؤكل من الشاة عشرة أشياء

بکرے کی دس چیزیں نہیں کھانی چاہیئے

۱۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لَا يُؤْكَلُ مِنَ الشَّاةِ عَشَرَةُ اَشْيَاءَ الْفَرْثُ وَ الدَّمُ وَ الطِّحَالُ وَ النُّخَاعُ وَ الْغُدَدُ وَ الْقَضِيبُ وَ الْاُنْثَيَيْنِ وَ الرَّحِمُ وَ الْحَيَاءُ وَ الْاَوْدَاجُ اَوْ قَالَ الْعُرُوقُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بکرے کی دس چیزیں نہیں کھانی چاہیئے: (۱) مینگنی (۲) خون (۳) تلی (۴) حرام مغز (۵) غدود (۶) عضو تناسل (۷) خصیے (۸) بچہ دانی (۹) شرمگاہ (مقام پاخانہ) (۱۰) شہ رگیں یا فرمایا: رگیں۔

عشرة أشياء من الميتة ذكية

مردار جانور کی دس چیزیں پاک ہیں

۱۹ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ يَرْفَعُهُ اِلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ عَشَرَةُ اَشْيَاءَ مِنَ الْمَيْتَةِ ذَكِيَّةٌ الْعَظْمُ وَ الشَّعْرُ وَ الصُّوفُ وَ الرِّيشُ وَ الْقَرْنُ وَ الْحَافِرُ وَ الْبَيْضُ وَ الْاِنْفَحَةُ وَ اللَّبَنُ وَ السِّنُّ.

۱۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مردہ جانور کی دس چیزیں پاک ہیں: (۱) ہڈی (۲) بال (۳) پشم (۴) پر (۵) سینگ (۶) سم (۷) انڈہ (۸) شیر دان (۹) دودھ (۱۰) دانت۔

لا يطمعن عشرة في عشر خصال

دس آدمی دس باتوں کی آرزو نہ کریں

۲۰ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَا يَطْمَعَنَّ ذُو الْكِبْرِ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَ لَا الْخَبُّ فِي كَثْرَةِ الصَّدِيقِ وَ لَا السَّيِّئُ الْأَدَبِ فِي الشَّرَفِ وَ لَا الْبَخِيلُ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ وَ لَا الْمُسْتَهْزِئُ بِالنَّاسِ فِي صِدْقِ الْمَوَدَّةِ وَ لَا الْقَلِيلُ الْفِقْهِ فِي الْقَضَاءِ وَ لَا الْمُغْتَابُ فِي السَّلَامَةِ وَ لَا الْحَسُودُ فِي رَاحَةِ الْقَلْبِ وَ لَا الْمُعَاقِبُ عَلَى الذَّنْبِ الصَّغِيرِ فِي السُّؤْدُدِ وَ لَا الْقَلِيلُ التَّجْرِبَةِ الْمُعْجَبُ بِرَأْيِهِ فِي رِئَاسَةٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (۱) مغرور ومتکبر کو نیک نامی (۲) مکار کو دوستوں کی کثرت (۳) بے ادب کو شرف وعزت (۴) بخیل کو صلہ رحم (۵) مسخرہ کو سچی محبت (۶) کم فہم کو فیصلہ کرنے کی جرائت (۷) غیبت کرنے والے کو سلامتی (۸) حاسد کو راحت قلب (۹) گناہگار کو بزرگی (۱۰) کم تجربہ رکھنے والے اور اپنی رائے پر اعتماد رکھنے والے کو ریاست کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔

عشرة مواضع لا يصلى فيها

دس مقامات جہاں نماز نہیں پڑھنا چاہیے

۲۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ عَشَرَةُ مَوَاضِعَ لَا يُصَلَّى فِيهَا الطِّينُ وَ الْمَاءُ وَ الْحَمَّامُ وَ مَسَانُّ الطَّرِيقِ وَ قُرَى النَّمْلِ وَ مَعَاطِنُ الْإِبِلِ وَ مَجْرَى الْمَاءِ وَ السَّبَخَةُ وَ الثَّلْجُ وَ وَادِي ضَجْنَانَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه هذه المواضع لا يصلى فيها الإنسان فی حال الاختيار فإذا حصل فی الماء و الطين و اضطر إلى الصلاة فيه فإنه يصلى إيماء و يكون ركوعه أخفض من سجوده و أما الطريق فإنه لا بأس بأن يصلى على الظواهر التی بين الجواد فأما على الجواد فلا يصلى و أما الحمام فإنه لا يصلى فيه على كل حال فأما مسلخ الحمام فلا بأس بالصلاة فيه لأنه ليس بحمام و أما قرى النمل فلا يصلى فيها لأنه لا يتمكن من الصلاة لكثرة ما يدب عليه من النمل فيؤذيه و يشغله عن الصلاة و أما معاطن الإبل فلا يصلى فيها إلا إذا خاف على متاعه الضيعة فلا بأس حينئذ بالصلاة فيها و أما مرابض الغنم فلا بأس بالصلاة فيها و أما مجرى الماء فلا يصلى فيه على كل حال لأنه لا يؤمن أن يجرى الماء إليه و هو فی صلاته و أما السبخة

فإنه لا يصلي فيها نبي و لا وصي نبي و أما غيرهما فإنه متى دق مكان سجوده حتى تتمكن الجبهة فيه مستوية في سجوده فلا بأس و أما الثلج فمتى اضطر الإنسان إلى الصلاة عليه فإنه يدق موضع جبهته حتى يستوي عليه في سجوده و أما وادي ضجنان و جميع الأودية فلا تجوز الصلاة فيها لأنها مأوى الحيات و الشياطين.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس مقامات ایسے ہیں جہاں نماز نہیں پڑھنا چاہئے (۱) کیچڑ (۲) پانی (۳) حمام (۴) راستے (۵) چیونٹی کے بلوں پر (۶) اونٹوں کے باندھنے کی جگہ (۷) جہاں پانی جاری ہو (۸) نمک زار (۹) برف (۱۰) وادی ضجنان نزدیک مکہ معظّمہ میں نماز نہیں پڑھنا چاہیے۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ بالا مقامات پر حالت اختیار میں انسان کو نماز نہیں پڑھنی چاہئے لہٰذا اگر کبھی پانی یا کیچڑ والی جگہ ہو اور اسی میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو تو اسے چاہئے کہ نماز اشارے سے پڑھے اور رکوع کے مقابلہ میں سجدہ کے لئے ذرا زیادہ سر جھکائے۔ جہاں تک درمیان راستے کا تعلق ہے تو وہاں نماز پڑھنے میں بظاہر کوئی حرج نہیں البتہ ایک گوشہ میں پڑھے لیکن اگر عین راستے پر نماز پڑھے تو یہ صحیح نہیں ہے، حمام میں کسی صورت میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے البتہ حمام میں کپڑے اتارنے کی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ وہ جگہ حمام میں شمار نہیں ہوتی۔ چیونٹیوں کے بلوں پر نماز نہیں پڑھنی چاہئے اس لئے کہ اس طرح انسان چیونٹیوں کی کثرت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکے گا اور وہ اسے اذیت پہنچائیں گی تو اس سے اس کی نماز میں خلل واقع ہوگا۔ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہیں پڑھنی چاہئے سوائے اس سے کے کوئی مال و متاع ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں وہاں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ بھیڑ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پانی جاری ہونے کے مقام پر نماز کسی صورت میں بھی نہیں پڑھنی چاہئے اس لئے کہ دوران نماز پانی اس کی طرف رخ کرے گا نمک زار میں نہ کسی نبی نے نماز پڑھی اور نہ کسی نبی کے وصی نے۔ البتہ ان دونوں کے علاوہ کے لئے اگر جگہ کو اس قدر درست کرے کہ سجدہ میں اس کی پیشانی ہموار رہے تو کوئی حرج نہیں۔ برف پر نماز پڑھنے پر مجبور ہو تو سجدہ کی جگہ اس قدر درست کر لے کہ سجدہ کرنے کہ جگہ ہموار ہو جائے۔ نیز وادی ضجنان یا دوسری کسی وادی میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ یہ سانپوں اور شیاطین کی پناہ گاہ ہوتی ہیں۔

عشرة لا يدخلون الجنة

دس آدمی جنت میں نہیں جائیں گے

۳۲ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْفَارِسِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ

بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَام عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَیْهِ السَّلَام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ خَلَقَهَا مِنْ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَ لَبِنَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَ جَعَلَ حِيطَانَهَا الْيَاقُوتَ وَ سَقْفَهَا الزَّبَرْجَدَ وَ حَصْبَاءَهَا اللُّؤْلُؤَ وَ تُرَابَهَا الزَّعْفَرَانَ وَ الْمِسْكَ الْاَذْفَرَ فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَدْ سَعِدَ مَنْ يَدْخُلُنِي فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ بِعِزَّتِي وَ عَظَمَتِي وَ جَلَالِي وَ ارْتِفَاعِي لَا يَدْخُلُهَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا سِكِّيرٌ وَلَا قَتَّاتٌ وَهُوَ النَّمَّامُ وَلَا دَيُّوثٌ وَهُوَ الْقَلْطَبَانُ وَلَا قَلَّاعٌ وَهُوَ الشُّرْطِيُّ وَلَا زَنُّوقٌ وَهُوَ الْخُنْثَى وَلَا خَيُّوفٌ وَهُوَ النَّبَّاشُ وَلَا عَشَّارٌ وَلَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا قَدَرِيٌّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہشت جس کے محلوں میں ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے چھتیں زمرد کی دیواریں زمرد کی۔ ایک موتی کے بجائے مٹی کے، زعفران ومشک بہت خوشبودار، خداوندعالم نے پیدا کر کے اس کو کلام کرنے کا حکم دیا۔ بہشت نے کہا کہ لا الہ الا انت الحی القیوم سعید و نیک بخت ہے وہ جس کو میرے محلوں میں جگہ ملی۔

ارشاد الٰہی ہوا کہ میری عزت وجلال کی قسم کوئی (۱) دائم الخمر ہمیشہ شراب پینے والا (۲) متکبر (۳) سخن چینی کرنے والا (۴) چغلی کرنے والا (۵) دیوث زنا کاری کا ذریعہ (۶) پولیس والا (۷) مخنث (۸) کفن چور (۹) چنگی اور کسٹم والا (۱۰) عزیزوں سے بے تعلق رہنے والا اور قدری جنت میں نہیں جاسکتا۔

۴۳ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بِاِسْنَادٍ لَهُ يَرْفَعُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا سِكِّيرٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا شَدِيدُ السَّوَادِ وَ لَا دَيُّوثٌ وَ لَا قَلَّاعٌ وَ هُوَ الشُّرْطِيُّ وَ لَا زَنُّوقٌ وَ هُوَ الْخُنْثَى وَ لَا خَيُّوفٌ وَ هُوَ النَّبَّاشُ وَ لَا عَشَّارٌ وَ لَا قَاطِعُ رَحِمٍ وَلَا قَدَرِيٌّ.

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه يعنى بشديد السواد الذى لا يبيض شىء من شعر رأسه ولا من شعر لحيته مع كبر السن ويسمى الغربيب.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس آدمی خود بھی زحمت مبتلا ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی زحمت مبتلا کرتے ہیں: (۱) وہ کم علم جو دوسروں کو تعلیم دینا چاہتا ہے (۲) اور وہ مرد حلیم و بردبار جو بے عقل ہے (۳) وہ شخص جو ایسی چیز طلب کرتا ہے جو نہیں ملنے والی ہے یا وہ اس کے لائق نہیں (۴) جو بہت محنت کرتا ہے اور آرام کا وقت نہیں رکھتا (۵) جو آرام کرتا ہے اور علم و بصیرت نہیں رکھتا (۶) وہ عالم جو پرہیزگار نہیں (۷) وہ پرہیزگار جو عالم نہیں (۸) وہ عالم جو ریاست کو پسند

کرتا ہے (۹) رحم دل بخیل (۱۰) وہ عالم جو اپنے سے زیادہ عالم سے بحث کرتا ہے اور قائل نہیں ہوتا۔

العافية عشرة أجزاء

عافیت کے دس اجزا ہیں

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمَعْرُوفِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الْعَافِيَةُ فِيهِ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا فِي اعْتِزَالِ النَّاسِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الصَّمْتِ.

مرفوع روایت ہے کہ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ جب عافیت دس حصوں پر مشتمل ہوگی ان میں سے نو حصے گوشہ نشینی میں جبکہ ایک حصہ خاموشی میں ہوگا۔

عشرة يفتنون أنفسهم وغيرهم

دس افراد خود بھی تکلیف اٹھاتے ہیں اور دوسروں کیلئے بھی باعث تکلیف ہیں

۴۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَشَرَةٌ يُفَتِّنُونَ أَنْفُسَهُمْ وَ غَيْرَهُمْ ذُو الْعِلْمِ الْقَلِيلِ يَتَكَلَّفُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ كَثِيراً وَ الرَّجُلُ الْحَلِيمُ ذُو الْعِلْمِ الْكَثِيرِ لَيْسَ بِذِي فِطْنَةٍ وَ الَّذِي يَطْلُبُ مَا لَا يُدْرِكُ وَ لَا يَنْبَغِي لَهُ وَ الْكَادُّ غَيْرُ الْمُتَّئِدِ وَ الْمُتَّئِدُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ مَعَ تُؤَدَتِهِ عِلْمٌ وَ عَالِمٌ غَيْرُ مُرِيدٍ لِلصَّلَاحِ وَ مُرِيدٌ لِلصَّلَاحِ وَ لَيْسَ بِعَالِمٍ وَ الْعَالِمُ يُحِبُّ الدُّنْيَا وَ الرَّحِيمُ بِالنَّاسِ يَبْخَلُ بِمَا عِنْدَهُ وَ طَالِبُ الْعِلْمِ يُجَادِلُ فِيهِ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ فَإِذَا عَلَّمَهُ لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دس افراد اپنے آپ کو اور دوسروں کو تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں: (۱) وہ کم علم جو دوسروں کو تعلیم دینا چاہتا ہے (۲) اور وہ مرد حلیم و بردبار جو بے عقل ہے (۳) وہ شخص جو ایسی چیز طلب کرتا ہے جو نہیں ملنے والی ہے یا وہ اس کے لائق نہیں (۴) جو بہت رنج اٹھائے پرسکون نہ ہو (۵) جو پرسکون تو ہو مگر اس کے پاس علم و بصیرت نہ ہو (۶) وہ دانشمند جو اصلاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو (۷) وہ اصلاح کرنے والا ہو جو صاحب علم نہ ہو (۸) وہ عالم جو دنیا پسند ہو (۹) رحم دل بخیل (۱۰) وہ عالم جو اپنے سے زیادہ عالم سے بحث کرتا ہے اور قائل نہیں ہوتا۔

الزهد عشرة أجزاء

زہد کے دس درجات ہیں

۞ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام اَنَّهُ جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ مَا الزُّهْدُ فَقَالَ الزُّهْدُ عَشَرَةُ اَجْزَاءٍ فَاَعْلَى دَرَجَاتِ الزُّهْدِ اَدْنَى دَرَجَاتِ الْوَرَعِ وَ اَعْلَى دَرَجَاتِ الْوَرَعِ اَدْنَى دَرَجَاتِ الْيَقِينِ وَ اَعْلَى دَرَجَاتِ الْيَقِينِ اَدْنَى دَرَجَاتِ الرِّضَا وَ اِنَّ الزُّهْدَ فِي آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِكَيْلا تَأْسَوْا عَلى ما فاتَكُمْ وَ لا تَفْرَحُوا بِما آتاكُمْ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ زہد کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ زہد کے دس درجے ہیں اور سب سے بلند درجہ ورع کا ادنی درجہ ہے اور ورع کا سب سے بلند درجہ یقین کا سب سے پست درجہ ہے اور یقین کا سب سے بلند درجہ رضا کا پست ترین درجہ ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید کی اس آیت میں ہے: "لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ"۔ (جب کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اس کا رنج نہ کرو اور جب کوئی چیز (نعمت) خدا تم کو دے تو اس پر نہ اترایا کرو)[1]

تحرم من الإماء عشرة

دس قسم کی لونڈیاں اپنے آقاؤں پر حرام ہیں

۞ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام تَحْرُمُ مِنَ الْاِمَاءِ عَشَرَةٌ لَا تَجْمَعُ بَيْنَ الْاُمِّ وَ الْبِنْتِ وَ لَا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ وَ لَا اَمَتَكَ وَ هِيَ حَامِلٌ مِنْ غَيْرِكَ حَتَّى تَضَعَ وَ لَا اَمَتَكَ وَ لَهَا زَوْجٌ وَ لَا اَمَتَكَ وَ هِيَ اُخْتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ لَا اَمَتَكَ وَ هِيَ عَمَّتُكَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ لَا اَمَتَكَ وَ هِيَ حَائِضٌ حَتَّى تَطْهُرَ وَ لَا اَمَتَكَ وَ هِيَ رَضِيعَتُكَ وَ لَا اَمَتَكَ وَ لَكَ فِيهَا شَرِيكٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس قسم کی لونڈیاں اپنے آقاؤں پر حرام ہیں: (۱) ماں اور بیٹی دونوں اگر کسی کی لونڈیاں ہوں تو دونوں مالک پر حلال نہ ہوں گی بلکہ صرف ماں حلال ہوگی یا بیٹی (۲) دو بہنیں جمع نہیں کی جاسکتیں (۳) وہ کنیز جو کسی دوسرے سے حاملہ ہوئی ہے جب تک ولادت نہ ہوجائے موجودہ مالک پر حرام ہے (۴) وہ کنیز جو کسی

[1] سورۂ حدید آیت ۲۳

دوسرے کے عقد میں ہے مالک پر حلال نہیں (۵) وہ کنیز جو تمہاری رضاعی یعنی دودھ شریکی بہن ہے (٦) وہ کنیز جو تمہاری رضاعی پھوپھی ہے (۷) وہ کنیز جو تمہاری رضاعی خالہ ہے (۸) وہ کنیز جو حیض سے ہو (۹) وہ کنیز جس نے تمہیں دودھ پلایا ہے (۱۰) وہ کنیز جس میں دو آدمی شریک ہوں۔

الشهوة عشر أجزاء

شہوت کے دس حصے ہیں

۴۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْقَمَّاطِ عَنْ ضُرَيْسٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ الشَّهْوَةَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ مِنْهَا فِي النِّسَاءِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الرِّجَالِ وَ لَوْ لَا مَا جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِنَّ مِنْ اَجْزَاءِ الْحَيَاءِ عَلَى قَدْرِ اَجْزَاءِ الشَّهْوَةِ لَكَانَ لِكُلِّ رَجُلٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ مُتَعَلِّقَاتٍ بِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شہوت کے دس حصوں میں سے نو حصے عورتوں میں ہیں اور ایک حصہ مردوں میں ہے لیکن عورتوں میں جتنی شہوت ہے اسی قدر شرم وحیا بھی ہے۔ اگر عورتوں میں غیرت نہ ہوتی تو ایک ایک مرد کی نو نو عورتیں خواستگار رہوتیں۔

الحياء عشرة أجزاء

شرم وحیا کے دس اجزا ہیں

۴۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ غَيْرِهِ بِاِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ اِلَى الصَّادِقِ عليه السلام اَنَّهُ قَالَ الْحَيَاءُ عَلَى عَشَرَةِ اَجْزَاءٍ تِسْعَةٌ فِي النِّسَاءِ وَ وَاحِدَةٌ فِي الرِّجَالِ فَاِذَا حَاضَتِ الْجَارِيَةُ ذَهَبَ جُزْءٌ مِنْ حَيَائِهَا فَاِذَا تَزَوَّجَتْ ذَهَبَ جُزْءٌ فَاِذَا افْتُرِعَتْ ذَهَبَ جُزْءٌ فَاِذَا وَلَدَتْ ذَهَبَ جُزْءٌ وَ بَقِيَ لَهَا خَمْسَةُ اَجْزَاءٍ فَاِنْ فَجَرَتْ ذَهَبَ حَيَاؤُهَا كُلُّهُ وَ اِنْ عَفَّتْ بَقِيَ لَهَا خَمْسَةُ اَجْزَاءٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شرم وحیا کے دس درجے ہیں۔ نو درجے عورتوں میں اور ایک حصہ مردوں میں۔ لڑکی کو جب حیض آنا شروع ہوتا ہے تو حیا کا حصہ کم ہوجاتا ہے۔ جب شادی ہوتی ہے تو ایک حصہ اور کم ہوجاتا ہے۔ جب حاملہ ہوتی ہے تو ایک حصہ حیا کا اور کم ہوجاتا ہے۔ جب ولادت ہوتی ہے تو ایک حصہ اور کم ہوجاتا ہے اور پانچ حصے حیا کے باقی رہ جاتے ہیں لیکن اگر بدکاری کی تو بالکل بے حیا ہوجاتی ہے ورنہ پانچ حصے باقی رہتے ہیں۔

يفرق بين الصبيان والنساء في المضاجع لعشر سنين

دس سال کے بچوں کو عورت سے الگ سلائیں

۳۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونِ الْقَدَّاحِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ علیہم السلام قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَ الصِّبْيَانِ وَ النِّسَاءِ فِي الْمَضَاجِعِ إِذَا بَلَغُوا عَشْرَ سِنِينَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس برس کے بچے کو عورتوں کے پاس نہ لٹاؤ۔

للمرأة صبر عشرة رجال

مردوں سے دس حصہ زیادہ عورتوں میں صبر کی طاقت ہے

۳۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ علیہ السلام قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى جَعَلَ لِلْمَرْاَةِ صَبْرَ عَشَرَةِ رِجَالٍ فَإِذَا حَمَلَتْ زَادَهَا قُوَّةَ صَبْرِ عَشَرَةِ رِجَالٍ أُخْرَى.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مردوں سے دس حصہ زیادہ عورتوں میں صبر کی طاقت ہے۔ عام اوقات وحالات میں اور جب وہ حاملہ ہوتی ہیں تو دس حصے اور بڑھ جاتی ہے۔

۳۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ لِلْمَرْاَةِ صَبْرَ عَشَرَةِ رِجَالٍ فَإِذَا هَاجَتْ كَانَ لَهَا قُوَّةُ عَشَرَةِ رِجَالٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو دس مردوں جتنی قوت صبر عطا کی ہے۔ پس جب وہ ہیجان میں آتی ہے تو اس کے پاس دس مردوں جتنی قوت ہوتی ہے۔

عشرة أشياء بعضها أشد من بعض

دس چیزیں آپس میں سخت تر ہیں

۳۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي نَجْرَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍؑ قَالَ بَيْنَمَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَؑ فِي الرَّحْبَةِ وَ النَّاسُ عَلَيْهِ مُتَرَاكِمُونَ فَمِنْ بَيْنِ مُسْتَفْتٍ وَ مِنْ بَيْنِ مُسْتَعْدٍ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَؑ بِعَيْنَيْهِ هَاتَيْكَ الْعَظِيمَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا رَجُلٌ مِنْ رَعِيَّتِكَ وَ اَهْلِ بِلَادِكَ قَالَ مَا اَنْتَ مِنْ رَعِيَّتِي وَ اَهْلِ بِلَادِي وَ لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيَّ يَوْماً وَاحِداً مَا خَفِيتَ عَلَيَّ فَقَالَ الْاَمَانَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَؑ هَلْ اَحْدَثْتَ فِي مِصْرِي هَذَا حَدَثاً مُنْذُ دَخَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّكَ مِنْ رِجَالِ الْحَرْبِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذَا وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا فَلَا بَأْسَ قَالَ اَنَا رَجُلٌ بَعَثَنِي اِلَيْكَ مُعَاوِيَةُ مُتَغَفِّلًا لَكَ اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعَثَ فِيهِ ابْنُ الْاَصْفَرِ وَ قَالَ لَهُ اِنْ كُنْتَ اَنْتَ اَحَقَّ بِهَذَا الْاَمْرِ وَ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ فَاَجِبْنِي عَمَّا اَسْاَلُكَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ اتَّبَعْتُكَ وَ اَبْعَثُ اِلَيْكَ بِالْجَائِزَةِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ جَوَابٌ وَ قَدْ اَقْلَقَهُ ذَلِكَ فَبَعَثَنِي اِلَيْكَ لِاَسْاَلَكَ عَنْهَا فَقَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَؑ قَاتَلَ اللهُ ابْنَ آكِلَةِ الْاَكْبَادِ مَا اَضَلَّهُ وَ اَعْمَاهُ وَ مَنْ مَعَهُ وَ اللهِ لَقَدْ اَعْتَقَ جَارِيَةً فَمَا اَحْسَنَ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِهَا حَكَمَ اللهُ بَيْنِي وَ بَيْنَ هَذِهِ الْاُمَّةِ قَطَعُوا رَحِمِي وَ اَضَاعُوا اَيَّامِي وَ دَفَعُوا حَقِّي وَ صَغَّرُوا عَظِيمَ مَنْزِلَتِي وَ اَجْمَعُوا عَلَى مُنَازَعَتِي عَلَيَّ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدٍ فَاُحْضِرُوا فَقَالَ يَا شَامِيُّ هَذَانِ ابْنَا رَسُولِ اللهِﷺ وَ هَذَا ابْنِي فَاسْاَلْ اَيَّهُمْ اَحْبَبْتَ فَقَالَ اَسْاَلُ ذَا الْوَفْرَةِ يَعْنِي الْحَسَنَؑ وَ كَانَ صَبِيّاً فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُؑ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ الشَّامِيُّ كَمْ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَ كَمْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ وَ كَمْ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا قَوْسُ قُزَحَ وَ مَا الْعَيْنُ الَّتِي تَأْوِي اِلَيْهَا اَرْوَاحُ الْمُشْرِكِينَ وَ مَا الْعَيْنُ الَّتِي تَأْوِي اِلَيْهَا اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ وَ مَا الْمُؤَنَّثُ وَ مَا عَشَرَةُ اَشْيَاءَ بَعْضُهَا اَشَدُّ مِنْ بَعْضٍ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّؑ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ اَرْبَعُ اَصَابِعَ فَمَا رَاَيْتَهُ بِعَيْنِكَ فَهُوَ الْحَقُّ وَ قَدْ تَسْمَعُ بِاُذُنَيْكَ بَاطِلًا كَثِيراً قَالَ الشَّامِيُّ صَدَقْتَ قَالَ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ مَدُّ الْبَصَرِ فَمَنْ قَالَ لَكَ غَيْرَ هَذَا فَكَذِّبْهُ قَالَ صَدَقْتَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِﷺ قَالَ وَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ يَوْمٍ لِلشَّمْسِ تَنْظُرُ اِلَيْهَا حِينَ تَطْلُعُ مِنْ مَشْرِقِهَا وَ حِينَ تَغِيبُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ الشَّامِيُّ صَدَقْتَ فَمَا قَوْسُ قُزَحَ قَالَؑ وَيْحَكَ لَا تَقُلْ قَوْسُ قُزَحَ فَاِنَّ قُزَحَ اسْمُ شَيْطَانٍ وَ هُوَ قَوْسُ اللهِ وَ عَلَامَةُ الْخِصْبِ وَ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ وَ اَمَّا الْعَيْنُ الَّتِي تَأْوِي اِلَيْهَا اَرْوَاحُ الْمُشْرِكِينَ فَهِيَ عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا بَرَهُوتُ وَ اَمَّا الْعَيْنُ الَّتِي تَأْوِي اِلَيْهَا اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ وَ

هِیَ عَیْنٌ یُقَالُ لَهَا سَلْمَی وَ اَمَّا الْمُؤَنَّثُ فَهُوَ الَّذِی لَا یُدْرَی اَ ذَکَرٌ هُوَ اَمْ اُنْثَی فَاِنَّهُ یُنْتَظَرُ بِهِ فَاِنْ کَانَ ذَکَراً احْتَلَمَ وَ اِنْ کَانَتْ اُنْثَی حَاضَتْ وَ بَدَا ثَدْیُهَا وَ اِلَّا قِیلَ لَهُ بُلْ عَلَی الْحَائِطِ فَاِنْ اَصَابَ بَوْلُهُ الْحَائِطَ فَهُوَ ذَکَرٌ وَ اِنِ انْتَکَصَ بَوْلُهُ کَمَا انْتَکَصَ بَوْلُ الْبَعِیرِ فَهِیَ امْرَاَةٌ وَ اَمَّا عَشَرَةُ اَشْیَاءَ بَعْضُهَا اَشَدُّ مِنْ بَعْضٍ فَاَشَدُّ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْحَجَرُ وَ اَشَدُّ مِنَ الْحَجَرِ الْحَدِیدُ الَّذِی یُقْطَعُ بِهِ الْحَجَرُ وَ اَشَدُّ مِنَ الْحَدِیدِ النَّارُ تُذِیبُ الْحَدِیدَ وَ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ الْمَاءُ یُطْفِئُ النَّارَ وَ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ السَّحَابُ یَحْمِلُ الْمَاءَ وَ اَشَدُّ مِنَ السَّحَابِ الرِّیحُ تَحْمِلُ السَّحَابَ وَ اَشَدُّ مِنَ الرِّیحِ الْمَلَکُ الَّذِی یُرْسِلُهَا وَ اَشَدُّ مِنَ الْمَلَکِ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِی یُمِیتُ الْمَلَکَ وَ اَشَدُّ مِنْ مَلَکِ الْمَوْتِ الْمَوْتُ الَّذِی یُمِیتُ مَلَکَ الْمَوْتِ وَ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ اَمْرُ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ یُمِیتُ الْمَوْتَ فَقَالَ الشَّامِیُّ اَشْهَدُ اَنَّکَ ابْنُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَقّاً وَ اَنَّ عَلِیّاً اَوْلَی بِالْاَمْرِ مِنْ مُعَاوِیَةَ ثُمَّ کَتَبَ هَذِهِ الْجَوَابَاتِ وَ ذَهَبَ بِهَا اِلَی مُعَاوِیَةَ فَبَعَثَهَا مُعَاوِیَةُ اِلَی ابْنِ الْاَصْفَرِ فَکَتَبَ اِلَیْهِ ابْنُ الْاَصْفَرِ یَا مُعَاوِیَةُ لِمَ تُکَلِّمُنِی بِغَیْرِ کَلَامِکَ وَ تُجِیبُنِی بِغَیْرِ جَوَابِکَ اُقْسِمُ بِالْمَسِیحِ مَا هَذَا جَوَابُکَ وَ مَا هُوَ اِلَّا مِنْ مَعْدِنِ النُّبُوَّةِ وَ مَوْضِعِ الرِّسَالَةِ وَ اَمَّا اَنْتَ فَلَوْ سَاَلْتَنِی دِرْهَماً مَا اَعْطَیْتُکَ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام رحبہ (ایک مقام کا نام) میں اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف رکھتے تھے کہ مجمع سے ایک شخص نے اٹھ کر سلام کیا۔ آپ نے اس کو بغور ملاحظہ فرما کر جواب سلام دیا اور دریافت کیا: تم کون ہو؟

اس نے عرض کی: میں آپ کے ملک کے رہنے والوں اور رعایا میں سے ہوں۔

حضرت نے فرمایا: ایسا نہیں ہے۔ اگر اس سے پہلے کبھی تم نے سلام کیا ہوتا تو میں پہچان لیتا۔

سلام کرنے والے نے کہا: اگر امان ہو تو سچ سچ بیان کروں۔

حضرت نے فرمایا: تو نے کوئی جرم تو نہیں کیا ہے۔ اس نے عرض کی نہیں کوئی نہیں۔ فرمایا تم مخالفین میں سے ہو۔

اس نے عرض کی، ہاں۔

آپ نے فرمایا: اب تو جنگ ختم ہو چکی ہے کوئی ہرج نہیں۔

اب اس نے عرض کی مولا حقیقت یہ ہے کہ میں شام کا رہنے والا ہوں۔ معاویہ سے بادشاہ روم نے کچھ سوالات کیے ہیں اور لکھا ہے کہ اگر تو خلیفہ رسول ہے تو ان سوالات کا جواب دے۔ میں تیرا مطیع و فرمانبردار ہو جاؤں گا اور تجھ کو خراج ادا کرتا رہوں گا۔ معاویہ جواب دینے سے عاجز تھا، اس نے مجھ کو آپ کے پاس جواب حاصل کرنے کے لیے بھیجا ہے۔

حضرت نے فرمایا: خدا قتل کرے بندہ جگر خوارہ کے فرزند کو، وہ اور اس کے ساتھی کس قدر اندھے ہیں۔ اس نے

ایک کنیز کو آزاد کیا اور یہ نہ سمجھا کہ کس طرح اس کے ساتھ تزویج کرے۔ خداوند عالم میرے اس کے اور اس امت کے درمیان فیصلہ کرے۔ اس نے میری عزیز داری وقرابت کے تعلقات کو بھی ختم کر دیا۔ اوقات کو ضائع کر دیا۔ حق کو غصب کیا۔ میرے مقام بلند کو پست کر دیا۔ پھر قنبر سے فرمایا کہ حسن علیہ السلام وحسین علیہ السلام ومحمد حنفیہ رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ جب یہ صاحبزادگان حاضر ہوئے تو اس شامی سے فرمایا کہ اے شامی یہ دونوں حضرت رسول کے فرزند ہیں اور محمد حنفیہ میرا فرزند ہے ان میں سے جس سے چاہو اپنے مسائل دریافت کرلو۔

شامی نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف ارشادہ کر کے کہا کہ میں ان صاحبزادے سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا جو دل چاہے سوال کر۔

شامی نے سوال کیا: (۱) حق وباطل میں کتنا فرق ہے (۲) آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے (۳) مشرق و مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے (۴) قوس قزح کیا چیز ہے (۵) وہ چشمہ جہاں مشرکین کی روحیں جمع ہوتی ہیں کہاں ہیں (۶) وہ چشمہ جہاں مومنین کی روحیں جمع ہوتی ہیں کہاں ہے (۷) مونث کیا ہے (۸) وہ دس چیزیں جن میں ایک دوسرے سے سخت وشدید ہے کون ہیں؟

حضرت نے فرمایا کہ حق وباطل کے درمیان چار انگلیوں کا فرق ہے جو آنکھوں سے دیکھا حق ہے اور سنا ہوا کبھی غلط بھی ہوتا ہے۔

آسمان وزمین کے درمیان دعائے مظلوم اور نظر کا فاصلہ ہے۔

مشرق ومغرب کے درمیان آفتاب کی ایک دن کی گردش کا فاصلہ ہے۔

اور قوس کو قوس قزح نہ کہو اس لیے قزح شیطان کا نام ہے اور قوس، قوس خدا ہے جو ارزانی اور اہل زمین کے لیے غرق ہونے سے امان کی علامت ہے۔

اور وہ چشمہ جہاں مشرکین کی روحیں جمع ہوتی ہیں اس کو برہوت کہتے ہیں۔

اور جہاں مومنین کی روح جمع ہوتی ہیں اس کا نام سلما ہے۔

مؤنث (جو شاید مخنث رہا ہو) وہ ہے جس کو نہ مادہ کہہ سکیں نہ نر۔ خنثیٰ اگر نر ہے تو بلوغ کے بعد اس کو احتلام ہوتا ہے اور مادہ ہے تو حیض آتا ہے اور اس کے پستان ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ دونوں علامتیں نہ ہوں تو اس سے کہا جائے گا کہ دیوار پر پیشاب کرے اگر دھار دیوار پر پڑے تو مرد ہے ورنہ عورت۔

وہ دس چیزیں جو ایک دوسرے سخت اور شدید ہیں وہ ہے پتھر اور اس سے سخت لوہا اور لوہے سے سخت آگ ہے جو لوہے کو گلا دیتی ہے اور آگ سے زیادہ سخت ہے پانی جو اس کو بجھا دیتا ہے اور پانی سے زیادہ طاقتور وہ ابر ہے جو اس کو لے کر

اڑتا ہے اور ابر سے زیادہ طاقتور وہ ہوا ہے جس پر ابر اڑتا ہے اور ہوا سے زیادہ طاقتور وہ فرشتہ ہے جو اس کو اڑنے کا حکم دیتا ہے اور فرشتے سے زیادہ قوی ملک الموت ہے جو اس فرشتے کی روح کو قبض کرے گا اور ملک الموت سے زیادہ قوی موت ہے اور موت سے زیادہ با اختیار حکم الٰہی ہے۔

شامی نے عرض کی بیشک آپ فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور معاویہ سے زیادہ حضرت علی علیہ السلام حکومت کے سزاوار ہیں۔

اس کے بعد اس نے ان جوابات کو لکھا اور انہیں معاویہ کو بھیج دیا اور معاویہ نے یہ جوابات ابن صفراء (شاہ روم) کو روانہ کر دیئے تو ابن صفراء نے معاویہ کو خط لکھا کہ تم کسی اور کی گفتار کو اپنا کلام کیوں کہہ رہے ہو اور کسی اور جوابات کو اپنے جوابات کیوں بتا رہے ہو۔ حضرت مسیح کی قسم یہ تمہارے جوابات نہیں ہیں اور یہ تو محض معدن نبوت اور مقام رسالت ہی کے جوابات ہیں رہی بات تمہاری تو اگر تم ایک درہم کا بھی مجھ سے سوال کرتے تو میں تم کو نہ دیتا۔

۴۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله قَالَ مَا خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَلْقاً اِلَّا وَ قَدْ اَمَّرَ عَلَيْهِ آخَرَ يَغْلِبُهُ بِهِ وَ ذٰلِكَ اَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ الْبِحَارَ فَخَرَتْ وَ زَخَرَتْ وَ قَالَتْ اَيُّ شَيْءٍ يَغْلِبُنِي فَخَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْفُلْكَ فَاَدَارَهَا بِهِ وَ ذَلَّلَهَا ثُمَّ اِنَّ الْاَرْضَ فَخَرَتْ وَ قَالَتْ اَيُّ شَيْءٍ يَغْلِبُنِي فَخَلَقَ اللهُ الْجِبَالَ فَاَثْبَتَهَا فِي ظَهْرِهَا اَوْتَاداً مَنَعَهَا اَنْ تَمِيدَ بِمَا عَلَيْهَا فَذَلَّتِ الْاَرْضُ وَ اسْتَقَرَّتْ ثُمَّ اِنَّ الْجِبَالَ فَخَرَتْ عَلَى الْاَرْضِ فَشَمَخَتْ وَ اسْتَطَالَتْ وَ قَالَتْ اَيُّ شَيْءٍ يَغْلِبُنِي فَخَلَقَ اللهُ الْحَدِيدَ فَقَطَعَهَا فَقَرَّتِ الْجِبَالُ وَ ذَلَّتْ ثُمَّ اِنَّ الْحَدِيدَ فَخَرَ عَلَى الْجِبَالِ وَ قَالَ اَيُّ شَيْءٍ يَغْلِبُنِي فَخَلَقَ اللهُ النَّارَ فَاَذَابَتِ الْحَدِيدَ فَذَلَّ الْحَدِيدُ ثُمَّ اِنَّ النَّارَ زَفَرَتْ وَ شَهَقَتْ وَ فَخَرَتْ وَ قَالَتْ اَيُّ شَيْءٍ يَغْلِبُنِي فَخَلَقَ اللهُ الْمَاءَ فَاَطْفَاَهَا فَذَلَّتْ ثُمَّ اِنَّ الْمَاءَ فَخَرَ وَ زَخَرَ وَ قَالَ اَيُّ شَيْءٍ يَغْلِبُنِي فَخَلَقَ اللهُ الرِّيحَ فَحَرَّكَتْ اَمْوَاجَهُ وَ اَثَارَتْ مَا فِي قَعْرِهِ وَ حَبَسَهُ عَنْ مَجَارِيهِ فَذَلَّ الْمَاءُ ثُمَّ اِنَّ الرِّيحَ فَخَرَتْ وَ عَصَفَتْ وَ اَرْخَتْ اَذْيَالَهَا وَ قَالَتْ اَيُّ شَيْءٍ يَغْلِبُنِي فَخَلَقَ الْاِنْسَانَ فَاحْتَالَ وَ اتَّخَذَ مَا يَسْتَتِرُ بِهِ مِنَ الرِّيحِ وَ غَيْرِهَا فَذَلَّتِ الرِّيحُ ثُمَّ الْاِنْسَانُ طَغَى وَ قَالَ مَنْ اَشَدُّ مِنِّي قُوَّةً فَخَلَقَ لَهُ الْمَوْتَ فَقَهَرَهُ فَذَلَّ الْاِنْسَانَ ثُمَّ اِنَّ الْمَوْتَ فَخَرَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ لَا تَفْخَرْ فَاِنِّي ذَابِحُكَ بَيْنَ الْفَرِيقَيْنِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ ثُمَّ لَا اُحْيِيكَ اَبَداً فَذَلَّ وَ خَافَ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق پیدا نہیں کی مگر یہ کہ اس پر ایک دوسری مخلوق کو خلق کیا تاکہ

اس کے ذریعے غالب آ سکے اس لئے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے سمندر کو متلاطم اور موجیں مارتا پیدا کیا تو اس نے کہا کہ مجھ پر بھلا کونسی چیز غالب آ سکتی ہے؟ اور انہیں اس کی پیٹھ پر کس دیا اور انہیں جھکنے سے منع کر دیا لہٰذا وہ رام ہو گیا اور وہ پہاڑ ٹھہر گئے۔ اس کے بعد پہاڑ زمین کے مقابلے میں فخر کرنے لگے اور اپنی بلندی اور اونچائی کی باتیں کرنے لگے کہنے لگے بھلا کون سی چیز ہم پر غالب آ سکتی ہے؟ اللہ نے لوہے کی چادر خلق کی اور پہاڑ کے ٹکڑے کئے تو وہ ٹھہر گئے اور رام ہو گئے اور لوہا بھی ٹھہر گیا اس کے بعد لوہا پہاڑ پر فخر کرے لگا کہ مجھ پر بھلا کون غالب آ سکتا ہے تو اللہ نے آگ پیدا فرمائی اس نے لوہے کو پگھلا دیا تو لوہا رام ہو گیا اس کے بعد جب آگ روشن ہوئی اور اس کے شعلے بھڑکنے لگے تو اس نے بھی فخر کرنا شروع کیا کہ بھلا کون مجھ پر غالب آ سکتا ہے تو اللہ نے پانی کو پیدا فرمایا کہ جس نے آگ کو بجھا دیا اور وہ آگ رام ہو گئی اس کے بعد پانی جب جوش مارا اور جھاگ بنانا شروع کی تو وہ فخر کرنے لگا کہ بھلا مجھ پر کون غالب آ سکتا ہے تو اللہ نے ہوا کو پیدا کیا جس نے پانی کی موجوں کو حرکت دی اور وہ پانی اپنی تہ میں میں جوش مارنے لگا تو ہوا نے اس کے باہر نکلنے کے راستے بند کر دیئے اس طرح پانی قید ہو گیا تو پانی رام ہو گیا اس کے بعد ہوا فخر کرنے لگی اور وہ زور زور سے چلنے لگی اس طرح گویا اپنے پاؤں پھیلا لیے اور کہنے لگی مجھ پر بھلا کون سی شے غالب آ سکتی ہے ے واللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا جو اس کی راہ میں رکاوٹ بن گیا اور اپنے ستر کو اس ہوا وغیرہ سے بنایا تو وہ ہوا رام ہو گئی اس کے بعد انسان سرکشی کرنے لگا اور کہنے لگا مجھ سے بھلا سخت تر کون سی شے ہو سکتا ہے تو اللہ نے موت کو خلق کیا جو انسان پر غالب آ گئی اور اس طرح انسان رام ہو گیا اس کے بعد موت اپنے آپ میں فخر کرنے لگی تو اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ فخر مت کر میں تجھے اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان ذبح کر دوں گا اور اس کے بعد تجھے کبھی حیات نہیں دوں گا تو وہ بھی رام ہو گئی اور خوفزدہ ہو گئی۔

في البطيخ عشر خصال مجتمعة

تربوز میں دس فوائد جمع کر دیئے گئے ہیں

۳۵ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كُلُوا الْبِطِّيخَ فَإِنَّ فِيهِ عَشْرَ خِصَالٍ مُجْتَمِعَةٍ هُوَ شَحْمَةُ الْأَرْضِ لَا دَاءَ فِيهِ وَلَا غَائِلَةَ وَهُوَ طَعَامٌ وَهُوَ شَرَابٌ وَهُوَ فَاكِهَةٌ وَهُوَ رَيْحَانٌ وَهُوَ أُشْنَانٌ وَهُوَ أُدْمٌ وَيَزِيدُ فِي الْبَاهِ وَيَغْسِلُ الْمَثَانَةَ وَيُدِرُّ الْبَوْلَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تربوز میں دس فائدے ہیں: (۱) اس سے کوئی مرض پیدا نہیں ہوتا (۲) یہ کھانے کا کھانا ہے اور پانی کا پانی (۳) میوہ ہے (۴) پھول ہے (۵) آنتوں کو صاف کرتا ہے (۶) نان خورش ہے جس کے ساتھ روٹی کھائی جا سکتی ہے (۷) جماع کی طاقت بڑھتی ہے (۸) مثانہ کو صاف کرتا ہے (۹) پیشاب زیادہ آتا ہے

(۱۰) سنگ مثانہ کو گھلا دیتا ہے۔

۳۶ وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَذَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ وَ يُذِيبُ الْحَصَى فِي الْمَثَانَةِ.

وَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ.

وَ فِي خَبَرٍ آخَرَ كَانَ عليه السلام يَأْكُلُ الْخِرْبِزَ بِالسُّكَّرِ.

وَ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام أَكْلُ الْبِطِّيخِ عَلَى الرِّيقِ يُورِثُ الْفَالِجَ وَ أَكْلُ التَّمْرِ الْبَرْنِيِّ عَلَى الرِّيقِ يُورِثُ الْفَالِجَ.

اسناد کے فرق کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے بعینہ سابقہ حدیث مذکور ہے۔

ایک دوسری حدیث میں وارد ہے کہ تربوز مثانہ کی پتھری کو گلا دیتا ہے۔

یہ بھی وارد ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تربوز کو کھجور کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔

جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپؑ تربوز کے ساتھ شکر کھایا کرتے تھے۔

نیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت میں ہے کہ نہار منہ تربوز کھانے سے فالج کا سبب بنتا ہے اور اسی طرح برنی کھجور نہار منہ کھانے سے فالج ہو جاتا ہے۔

النشوة في عشرة أشياء

دس چیزیں نشاط آور ہیں

۳۷ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ النُّشْوَةُ فِي عَشَرَةِ أَشْيَاءَ الْمَشْيُ وَ الرُّكُوبُ وَ الِارْتِمَاسُ فِي الْمَاءِ وَ النَّظَرُ إِلَى الْخُضْرَةِ وَ الْأَكْلُ وَ الشُّرْبُ وَ النَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ الْحَسْنَاءِ وَ الْجِمَاعُ وَ السِّوَاكُ وَ مُحَادَثَةُ الرِّجَالِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس چیزیں نشاط آور ہیں (۱) پیدل چلنا (۲) سوار ہونا (۳) پانی میں غوطہ لگانا (۴) سبزہ کی طرف نگاہ کرنا (۵،۶) کھانا، پینا (۷) حسین وجمیل عورت کی طرف نگاہ کرنا (۸) جماع کرنا (۹) مسواک کرنا (۱۰) لوگوں سے بات چیت کرنا۔

㊳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صُهَيْبُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ النَّشْوَةُ فِي عَشْرِ اَشْيَاءَ فِي الْمَشْيِ وَ الرُّكُوبِ وَ الارْتِمَاسِ فِي الْمَاءِ وَ النَّظَرِ اِلَى الْخُضْرَةِ وَ الْاَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الْجِمَاعِ وَ السِّوَاكِ وَ غَسْلِ الرَّاْسِ بِالْخِطْمِيِّ وَ النَّظَرِ اِلَى الْمَرْاَةِ الْحَسْنَاءِ وَ مُحَادَثَةِ الرِّجَالِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس چیزوں سے فرحت ہوتی ہے: (۱)راستہ چلنا (۲)سواری پر چلنا (۳)پانی میں غوطہ لگانا (۴)سبزہ پر نظر کرنا (۵)خوبصورت عورت کو دیکھنا (۶)جماع کرنا (۷)مسواک کرنا (۸)مردوں کے پاس بیٹھنا (۹)سر کو خطمی [1] سے دھونا (۱۰)کھانا پینا۔

الصلاة على عشرة أوجه

نماز کی دس اقسام ہیں

㊴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الصَّلَاةَ وَ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عَلَى عَشَرَةِ اَوْجُهٍ صَلَاةِ الْحَضَرِ وَ السَّفَرِ وَ صَلَاةِ الْخَوْفِ عَلَى ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ وَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ لِلشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ وَ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے نماز کو فرض و واجب کیا اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس وجوہات پر اس کا دستور دیا: (۱)نماز حضر (۲)نماز سفر (۳)نماز خوف کی تینوں قسمیں (۴)سورج گرہن (۵)چاند گرہن (۶)نماز عید فطر و نماز عید قرباں (۷)نماز استسقا (۸)نماز میت۔

في الشيعة عشر خصال

شیعوں کی دس علامات ہیں

㊵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي اَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَا اَبَا الْمِقْدَامِ اِنَّمَا شِيعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام الشَّاحِبُونَ النَّاحِلُونَ الذَّابِلُونَ ذَابِلَةٌ شِفَاهُهُمْ خَمِيصَةٌ

[1] نیلے رنگ کا ایک پھول ہے جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے۔

بُطُونُهُمْ مُتَغَيِّرَةٌ أَلْوَانُهُمْ مُصْفَرَّةٌ وُجُوهُهُمْ إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ اتَّخَذُوا الْأَرْضَ فِرَاشاً وَ اسْتَقْبَلُوا الْأَرْضَ بِجِبَاهِهِمْ كَثِيرٌ سُجُودُهُمْ كَثِيرَةٌ دُمُوعُهُمْ كَثِيرٌ دُعَاؤُهُمْ كَثِيرٌ بُكَاؤُهُمْ يَفْرَحُ النَّاسُ وَ هُمْ يَحْزَنُونَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شیعیان علیؑ وہ ہیں (۱) جن کے چہرے کا رنگ کثرت ریاضت کی وجہ سے اڑ جائے (۲) دبلے پتلے (۳) ہونٹ خشک ہوں روزے کی وجہ سے (۴) ان کے پیٹ پشت سے مل گئے ہوں روزہ رکھتے رکھتے (۵) خوف الٰہی سے چہرے کا رنگ متغیر ہو (۶) چہرے زرد ہوں (۷) فرش زمین رخت خواب ہو (۸) خاک پر سجدہ کرتے ہوں (۹) بکثرت اپنے گناہوں پر رات کو روتے ہوں (۱۰) بڑی دعائیں کرتے ہوں اور سب لوگ خوش ہوں اور یہ لوگ رنجیدہ۔

لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في الخمر عشرة

شراب سے متعلق دس افراد پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے

۴۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْخَزَّازِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً غَارِسَهَا وَ حَارِسَهَا وَ عَاصِرَهَا وَ شَارِبَهَا وَ سَاقِيَهَا وَ حَامِلَهَا وَ الْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَ بَائِعَهَا وَ مُشْتَرِيَهَا وَ آكِلَ ثَمَنِهَا.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس ایسے آدمیوں پر لعنت کی جن کا تعلق شراب سے ہے: (۱) اس کی کاشت کرنے والے پر (جس نے شراب بنانے کے لیے) کاشت کی ہو (۲) نگرانی کرنے والے پر (۳) شراب بنانے والے پر (۴) شراب پینے والے پر (۵) شراب انڈیلنے والے پر (۶) پلانے والے پر (۷) بیچنے والے پر (۸) خریدنے والے پر (۹) جو اس کی قیمت کھائے (۱۰) اٹھانے والے پر۔

ثواب من صام عشرة أشهر من رمضان

دس سال ماہ رمضان کے روزے رکھنے والے کا ثواب

۴۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْفَرَجِ الْمُؤَذِّنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكَرْخِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام يَقُولُ لِرَجُلٍ فِي دَارِهِ يَا أَبَا هَارُونَ مَنْ صَامَ عَشَرَةَ أَشْهُرِ رَمَضَانَ مُتَوَالِيَاتٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص دس برس تک برابر ہر سال رمضان میں روزے رکھے اس پر جنت واجب ہے۔

ثواب من حج عشر حجج

جس نے دس حج کیے اس کا ثواب

۴۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمُعَاذِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيِّ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَنْ حَجَّ عَشْرَ حِجَجٍ لَمْ يُحَاسِبْهُ اللهُ اَبَداً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے دس حج کیے ہیں خداوند عالم اس سے حساب نہ لے گا۔

البركة عشرة أجزاء

برکت کے دس اجزا ہیں

۴۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ الْجَرِيرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْبَرَكَةُ عَشَرَةُ اَجْزَاءٍ تِسْعَةُ اَعْشَارِهَا فِي التِّجَارَةِ وَ الْعُشْرُ الْبَاقِي فِي الْجُلُودِ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه يعني بالجلود الغنم و تصديق ذلك.

مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله: اَنَّهُ قَالَ تِسْعَةُ اَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ وَ الْجُزْءُ الْبَاقِي فِي السَّابِيَاءِ يَعْنِي الْغَنَمَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت کے دس حصے ہیں نو حصے تجارت میں ہیں اور ایک حصہ بھیڑوں کی پرورش میں ہے۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ جلود سے مراد بھیڑ بکریاں ہیں اور اس کی تصدیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رزق کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت میں ہیں جب کہ باقی ایک حصہ سائب یعنی بھیڑ بکریوں میں ہے۔

۴۵ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ تِسْعَةُ أَعْشَارِ الرِّزْقِ فِي التِّجَارَةِ وَ الْجُزْءُ الْبَاقِي فِي السَّابِيَاءِ يَعْنِي الْغَنَمَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت کے دس حصے ہیں نو حصے تجارت میں ہیں اور ایک حصہ بھیڑوں کی پرورش میں ہے۔

عشر آيات بين يدي الساعة

قیامت آنے سے پہلے دس علامتیں ظاہر ہوں گی

(۳۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ الْقَاضِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَاكِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ حَمْزَةَ الْبُخَارِيُّ وَ عَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُوسَى غُنْجَارٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ رَقَبَةَ وَ هُوَ ابْنُ مَصْقَلَةَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَمَّنْ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ أَسِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله يَقُولُ عَشْرُ آيَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ خَمْسٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَمْسٌ بِالْمَغْرِبِ فَذَكَرَ الدَّابَّةَ وَ الدَّجَّالَ وَ طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عليه السلام وَ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ وَ أَنَّهُ يَغْلِبُهُمْ وَ يُغْرِقُهُمْ فِي الْبَحْرِ وَ لَمْ يَذْكُرْ تَمَامَ الْآيَاتِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے دس علامتیں ظاہر ہوں گی: (۱) دابۃ (۲) دجال (۳) آفتاب کا مغرب سے نکلنا (۴) نزول جناب عیسیٰ (۵) یاجوج و ماجوج اس کے بعد اور علامتوں کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

بني الإسلام على عشرة أسهم

اسلام کی بنا دس چیزوں پر ہے

(۳۷) حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى عَشَرَةِ أَسْهُمٍ عَلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ هِيَ الْمِلَّةُ وَ الصَّلَاةُ وَ هِيَ الْفَرِيضَةُ وَ الصَّوْمُ وَ هُوَ الْجُنَّةُ وَ الزَّكَاةُ وَ هِيَ الطُّهْرُ وَ الْحَجُّ وَ هِيَ الشَّرِيعَةُ وَ

الْجِهَادُ وَ هُوَ الْغَزْوُ وَ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ هُوَ الْوَفَاءُ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ هُوَ الْحُجَّةُ وَ الْجَمَاعَةُ وَ هِيَ الْاُلْفَةُ وَالْعِصْمَةُ وَهِيَ الطَّاعَةُ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنا دس چیزوں پر ہے: (۱) اقرار وحدانیت باری جو اساس ملت اسلام ہے (۲) نماز جو فریضہ ہے (۳) روزہ جو سپر جہنم ہے (۴) زکوٰۃ جو طہارت مال کا سبب ہے (۵) حج جس سے قیام شرع ہے (۶) جہاد جو عزت اسلام ہے (۷) امر بالمعروف جو ایمان کی پائیداری ہے (۸) نہی عن المنکر جو اتمام حجت ہے (۹) نماز جماعت جو سبب الفت ہے (۱۰) عصمت جو بنائے وجوت اطاعت امام علیہ السلام ہے۔

الإيمان عشر درجات

ایمان کے دس درجات ہیں

۴۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْخَزَّازِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَرَاطِيسِيِّ قَالَ قَالَ لِي اَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ اِنَّ الْاِيمَانَ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السُّلَّمِ يُصْعَدُ مِنْهُ مِرْقَاةً بَعْدَ الْمِرْقَاةِ فَلَا تَقُولَنَّ صَاحِبُ الْوَاحِدِ لِصَاحِبِ الْاِثْنَيْنِ لَسْتَ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ اِلَى الْعَاشِرَةِ وَ لَا تُسْقِطْ مَنْ هُوَ دُونَكَ فَيُسْقِطَكَ الَّذِي هُوَ فَوْقَكَ فَاِذَا رَاَيْتَ مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْكَ فَارْفَعْهُ اِلَيْكَ بِرِفْقٍ وَلَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطِيقُ فَتَكْسِرَهُ فَاِنَّهُ مَنْ كَسَرَ مُؤْمِناً فَعَلَيْهِ جَبْرُهُ وَ كَانَ الْمِقْدَادُ فِي الثَّامِنَةِ وَاَبُو ذَرٍّ فِي التَّاسِعَةِ وَسَلْمَانُ فِي الْعَاشِرَةِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالعزیز ایمان کے دس درجے ہیں گویا ایک سیڑھی ہے کہ جس پر یکے بعد دیگرے زینے طے کئے جاتے ہیں لہٰذا ایک درجہ پر فائز شخص دوسرے درجے پر فائز ہونے شخص کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمہارا کوئی درجہ ہی نہیں یہاں تک کہ دس درجوں پر فائز ہو جائے نہ تم اپنے سے کم درجہ والے شخص کو نظروں سے گرا دو کہ گویا تم سے بلند درجے والا تم کو گرا دے پس اگر تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو تم سے نچلے درجہ پر کھڑا ہو تو نرمی کے ساتھ اپنے ساتھ اوپر لے جاؤ اور اسے نا قابل برداشت عمل کرنے کے لئے مت کہنا کہ وہ ٹوٹ جائے (یعنی دل برداشتہ ہو جائے) اور جو شخص کسی مومن کو دل برداشتہ کر دے تو اسے اس کے نقصان کی تلافی کرنی پڑے گی۔

(یاد رہے کہ) مقداد ایمان کے آٹھ درجوں پر اور ابوذر نو درجوں پر سلمان دس درجوں پر فائز تھے۔

۴۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ

مُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ اَخِي يُوسُفَ بْنِ حَمَّادٍ الْخَزَّازِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْقَرَاطِيسِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَذَكَرْتُ لَهُ شَيْئاً مِنْ اَمْرِ الشِّيعَةِ وَ مِنْ اَقَاوِيلِهِمْ فَقَالَ يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ الْاِيمَانُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ بِمَنْزِلَةِ السُّلَّمِ لَهُ عَشْرُ مَرَاقٍ وَ تُرْتَقَى مِنْهُ مِرْقَاةً بَعْدَ مِرْقَاةٍ فَلَا يَقُولَنَّ صَاحِبُ الْوَاحِدَةِ لِصَاحِبِ الثَّانِيَةِ لَسْتَ عَلَى شَيْءٍ وَ لَا يَقُولَنَّ صَاحِبُ الثَّانِيَةِ لِصَاحِبِ الثَّالِثَةِ لَسْتَ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى انْتَهَى اِلَى الْعَاشِرَةِ قَالَ وَ كَانَ سَلْمَانُ فِي الْعَاشِرَةِ وَ اَبُو ذَرٍّ فِي التَّاسِعَةِ وَ الْمِقْدَادُ فِي الثَّامِنَةِ يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ لَا تُسْقِطْ مَنْ هُوَ دُونَكَ فَيُسْقِطَكَ مَنْ هُوَ فَوْقَكَ اِذَا رَاَيْتَ الَّذِي هُوَ دُونَكَ فَقَدَرْتَ اَنْ تَرْفَعَهُ اِلَى دَرَجَتِكَ رَفْعاً رَفِيقاً فَافْعَلْ وَ لَا تَحْمِلَنَّ عَلَيْهِ مَا لَا يُطِيقُهُ فَتَكْسِرَهُ فَاِنَّهُ مَنْ كَسَرَ مُؤْمِناً فَعَلَيْهِ جَبْرُهُ لِاَنَّكَ اِذَا ذَهَبْتَ تَحْمِلُ الْفَصِيلَ حَمْلَ الْبَازِلِ فَسَخْتَهُ.

عبدالعزی قراطیسی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان سے شیعوں کے حالات اور جو کچھ وہ کہتے ہیں ان کا آپ سے تذکرہ کیا تو امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالعزیز ایمان کے دس درجے ہیں جیسے ایک سیڑھی کے دس زینے ہوں کہ جنہیں یکے بعد دیگرے طے کیا جاتا ہے پس ایک درجہ پر فائز شخص دوسرے درجہ کے حامل شخص کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے پاس کوئی شے ہی نہیں یہاں تک کہ دسویں درجے پر فائز ہو جائے۔

اس کے بعد امام نے فرمایا: سلمانؓ دسویں درجہ پر فائز تھے، ابوذرؓ نویں اور مقداد آٹھویں درجہ پر فائز تھے۔

اے عبدالعزیز! اپنے سے نچلے درجہ پر کھڑے شخص کو مت گراؤ کہ مبادا تم سے اونچے درجے والا تم کو گرا دے نیز جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو تم سے کم مرتبہ والا ہو اور تم اسے اوپر کے درجہ پر لے جا سکتے ہو تو اسے اپنے درجہ تک بلند کرو البتہ نرمی کے ساتھ۔ اس پر نا قابل برداشت بوجھ مت ڈالنا کہ وہ ٹوٹ جائے اور جو شخص کسی مومن کو توڑ دے تو اس پر اس کے نقصان کی تلافی کرنا لازم ہے اس لئے کہ اگر تم کسی اونٹ یا گائے کے بچہ پر کہ جس سے ابھی دودھ چھڑایا گیا ہو نویں سال میں داخل اونٹ جتنا بوجھ لادو گے تو تم نے اسے ناکارا کر دیا۔

ثواب من أذن عشر سنين محتسبا

اس شخص کا ثواب جو دس سال تک خوشنودئ خدا کے لئے اذان دے

۵۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَلَّامٍ التَّمِيمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ مَنْ اَذَّنَ عَشْرَ سِنِينَ مُحْتَسِباً يَغْفِرُ اللهُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَ مَدَّ صَوْتِهِ فِي السَّمَاءِ وَ يُصَدِّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ وَ يَابِسٍ سَمِعَهُ وَ

لَهُ مِنْ كُلِّ مَنْ يُصَلِّي مَعَهُ فِي مَسْجِدِهِ سَهْمٌ وَ لَهُ مِنْ كُلِّ مَنْ يُصَلِّي بِصَوْتِهِ حَسَنَةٌ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو دس برس تک اذان دے صرف اور صرف رضائے حضرت باری عزاسمہ کے لیے تو جہاں تک آسمان پر اس کی نگاہ پہنچتی ہے اور آواز جاتی ہے خداوند عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے اور ہر خشک وتر اس کی تصدیق کرتا ہے اور ہر نمازی کی نماز کے ثواب میں اس کا حصہ ہوتا ہے اور جتنے اشخاص اس کی اذان سن کر نماز پڑھتے ہیں ہر ایک کے عوض اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

في السواك عشر خصال

مسواک کرنے کے دس فوائد ہیں

۵۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مُعَاذٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السِّوَاكُ فِيهِ عَشْرُ خِصَالٍ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ يُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ سَبْعِينَ ضِعْفاً وَ هُوَ مِنَ السُّنَّةِ وَ يُذْهِبُ الْحَفَرَ وَ يُبَيِّضُ الْأَسْنَانَ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ يَقْطَعُ الْبَلْغَمَ وَ يَذْهَبُ بِغِشَاوَةِ الْبَصَرِ وَ يُشَهِّي الطَّعَامَ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسواک کرنے سے (۱) منہ صاف ہوتا ہے (۲) خدا خوش ہوتا ہے (۳) نیکیاں بڑھ جاتی ہیں ستر درجہ (۴) مسواک کرنا سنت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے (۵) دانتوں کا رنگ صاف ہوتا ہے (۶) اور چمکدار ہوجاتے ہیں (۷) دانت مضبوط ہوجاتے ہیں (۸) بلغم چھٹ جاتا ہے (۹) آنکھوں کا پردہ ہٹ جاتا ہے (۱۰) بھوک بڑھتی ہے۔

آيات الساعة عشر

قیامت کی دس نشانیاں ہیں

۵۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بَيَانٍ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا فُرَاتٌ الْقَزَّازُ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوساً فِي الْمَدِينَةِ فِي ظِلِّ حَائِطٍ قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا فَقَالَ فِيمَ أَنْتُمْ فَقُلْنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ عَمَّ ذَا قُلْنَا عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ السَّاعَةَ حَتَّى

تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ الدَّجَّالَ وَ دَابَّةَ الْأَرْضِ وَ ثَلَاثَةَ خُسُوفٍ فِي الْأَرْضِ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَ خُرُوجُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه السلام وَ خُرُوجُ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ وَ تَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ قَعْرِ الْأَرْضِ لَا تَدَعُ خَلْفَهَا أَحَداً تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ كُلَّمَا قَامُوا قَامَتْ لَهُمْ تَسُوقُهُمْ إِلَى الْمَحْشَرِ.

حزیفہ ابن اسید غفاری کہتے ہیں کہ ہم لوگ مدینہ میں ایک دیوار کے سایہ تلے بیٹھے ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرہ میں تشریف فرما تھے آپؐ نے ہماری طرف جھانکا اور پوچھا: کیا ہورہا ہے؟

ہم نے عرض کی: بات چیت کررہے ہیں۔

آپؐ نے پوچھا: کس چیز کے متعلق بات چیت ہورہی ہے؟

ہم نے عرض کی: قیامت کے بارے میں۔

آپؐ نے فرمایا: تم لوگ قیامت اس وقت تک نہیں دیکھو گے جب تک اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔

(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا (۲) دجال (۳) دابۃ الارض (۴، ۵، ۶) تین مقامات سے زمین کا دھنس جانا ایک مشرق سے، ایک مغرب سے ایک جزیرہ عرب میں (۷) خروج عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام (۸) یاجوج وماجوج کا نکلنا۔ (۹) آخر زمانے میں زمین کے نیچے سے آگ کا بھڑکنا لوگ اس کے خوف سے بھاگتے جائیں گے اور آگ ان کے پیچھے پیچھے ہوگی جب لوگ ٹھہریں گے تو وہ بھی ان کے سر پر ٹھہر جائے گی یہاں تک کہ ان کو محشر میں پہنچادے گی۔ یہ ہیں قیامت کی نشانیاں۔

كان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يطوف بالليل والنهار عشرة أسباع

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن رات میں خانہ کعبہ کے دس دس طواف کرتے تھے

۵۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ عَلِيٍّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ وَ الْقَاسِمِ عَنِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ أَبِي الْفَرَجِ قَالَ سَأَلَ أَبَانٌ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ طَوَافٌ يُعْرَفُ بِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ يَطُوفُ بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ عَشَرَةَ أَسْبَاعٍ ثَلَاثَةً أَوَّلَ النَّهَارِ وَ ثَلَاثَةً آخِرَ اللَّيْلِ وَ اثْنَيْنِ إِذَا أَصْبَحَ وَ اثْنَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَ كَانَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ رَاحَتُهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادات میں طواف کرنا شامل تھا؟

آپؑ نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن رات میں دس مرتبہ طواف کیا کرتے تھے۔ تین مرتبہ دن کے پہلے حصہ میں، تین مرتبہ رات کے آخری حصہ میں، دو مرتبہ جب صبح ہوتی تھی اور دو مرتبہ ظہر کے بعد۔ البتہ ان کے درمیان کے وقت آپؑ استراحت فرمایا کرتے تھے۔

فيمن واقع امرأة في يوم من شهر رمضان عشر مرات

اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں دن کے وقت عورت کے ساتھ دس مرتبہ ہمبستری کرے

۵۴ حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبِ الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ اَبِيهِ اَبِي النَّضْرِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيَّاشٍ الْعَيَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْفَتْحِ بْنِ يَزِيدَ الْجُرْجَانِي اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى اَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ وَاقَعَ امْرَاَةً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ حِلٍّ اَوْ حَرَامٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ قَالَ عَلَيْهِ عَشْرُ كَفَّارَاتٍ لِكُلِّ مَرَّةٍ كَفَّارَةٌ قَالَ فَاِنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَكَفَّارَةُ يَوْمٍ وَاحِدٍ.

فتح بن یزید نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کسی نے ماہ رمضان میں ایک عورت سے حلال یا حرام دس بار جماع کیا اس کے لیے کیا حکم ہے۔ فرمایا دس بار جماع کیا ہے تو دس کفارے دے۔ لیکن اگر ایک دن میں دس بار کھائے یا پیئے تو ایک ہی کفارہ دینا ہوگا۔

عشر كلمات عظات

دس نصیحت آموز کلمات

۵۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي عِظْنِي مَوْعِظَةً فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ تَكَفَّلَ بِالرِّزْقِ فَاهْتِمَامُكَ لِمَا ذَا وَ اِنْ كَانَ الرِّزْقُ مَقْسُوماً فَالْحِرْصُ لِمَا ذَا وَ اِنْ كَانَ الْحِسَابُ حَقّاً فَالْجَمْعُ لِمَا ذَا وَاِنْ كَانَ الْخَلَفُ مِنَ اللّٰهِ حَقّاً فَالْبُخْلُ لِمَا ذَا وَ اِنْ كَانَتِ الْعُقُوبَةُ مِنَ النَّارِ فَالْمَعْصِيَةُ لِمَا ذَا وَ اِنْ كَانَ الْمَوْتُ حَقّاً فَالْفَرَحُ لِمَا ذَا وَ اِنْ كَانَ الْعَرْضُ عَلَى اللّٰهِ حَقّاً فَالْمَكْرُ لِمَا ذَا وَ اِنْ كَانَ الْمَمَرُّ عَلَى الصِّرَاطِ حَقّاً فَالْعُجْبُ لِمَا ذَا وَ اِنْ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَضَاءٍ وَ قَدَرٍ فَالْحُزْنُ لِمَا ذَا وَ اِنْ كَانَتِ

الدُّنْيَا فَانِيَةٌ فَالطُّمَأْنِينَةُ اِلَيْهَا لِمَا ذَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کی مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت فرمایا: (۱) اگر یقین ہے کہ خدا روزی رسان ہے تو روزی کی فکر کیوں ہو اس لیے کہ وہ تقسیم ہو چکی ہے (۲) اگر مانتے ہو کہ حساب حق ہے تو مال کیوں جمع کرو (۳) اگر معلوم ہے کہ موت یقینی ہے تو خوشی کا کیا محل (۴) اگر جانتے ہو کہ بندوں کے اعمال سے خدا واقف ہے تو مکاری کیوں کرو (۵) اگر سمجھتے ہو کہ پل صراط پر گزرنا لازمی ہے تو غرور و خود بینی کے کیا معنی (۶) اگر جانتے ہو کہ ہر امر قضا و قدر و حکم الٰہی سے ہوتا ہے تو غم کس بات کا (۷) اگر معلوم ہے کہ دنیا فانی ہے تو اس پر بھروسہ کیوں ہے۔

كفر بالله العظيم من هذه الأمة عشرة

اس امت کے دس افراد خدائے بزرگ کے منکر ہیں

۵۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ كَفَرَ بِاللهِ الْعَظِيمِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَشَرَةٌ الْقَتَّاتُ وَ السَّاحِرُ وَ الدَّيُّوثُ وَنَاكِحُ امْرَاَةٍ حَرَاماً فِي دُبُرِهَا وَنَاكِحُ الْبَهِيمَةِ وَمَنْ نَكَحَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ وَ السَّاعِي فِي الْفِتْنَةِ وَبَائِعُ السِّلَاحِ مِنْ اَهْلِ الْحَرْبِ وَ مَانِعُ الزَّكَاةِ وَمَنْ وَجَدَ سَعَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اس امت کے دس افراد خدائے عظیم کے منکر ہیں (۱) جو آدم کش ہے (۲) جادوگر ہے (۳) دیوث ہے (۴) حرام طریقہ سے عورت سے غیر فطری کام کرتا ہے (۵) جو جانور سے جماع کرتا ہے (۶) جو اپنے محرم سے جماع کرتا ہے (۷) جو فتنہ برپا کرتا ہے (۸) جو مسلمانوں سے جنگ کے لیے کافروں کو اسلحہ دیتا ہے (۹) جو زکوٰۃ نہیں دیتا (۱۰) جو مالدار بغیر حج کیے مر جائے۔

الأزلام التي كان أهل الجاهلية يستقسمون بها عشرة

دورِ جاہلیت کے لوگوں کے جوئے تیر دس تھے

۵۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُؤَدِّبِ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ وَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أبي طَالِبٍ علیہ السلام قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي أَحْمَدَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَزْدِيِّ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ جَمِيعاً عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَحْمَرِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ علیہ السلام أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ الْآيَةَ قَالَ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيرِ مَعْرُوفٌ وَ مَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ يَعْنِي مَا ذُبِحَ لِلْأَصْنَامِ وَ أَمَّا الْمُنْخَنِقَةُ فَإِنَّ الْمَجُوسَ كَانُوا لَا يَأْكُلُونَ الذَّبَائِحَ وَ يَأْكُلُونَ الْمَيْتَةَ وَ كَانُوا يَخْنُقُونَ الْبَقَرَ وَ الْغَنَمَ فَإِذَا اخْتُنِقَتْ وَ مَاتَتْ أَكَلُوهَا وَ الْمُتَرَدِّيَةُ كَانُوا يَشُدُّونَ أَعْيُنَهَا وَ يُلْقُونَهَا مِنَ السَّطْحِ فَإِذَا مَاتَتْ أَكَلُوهَا وَ النَّطِيحَةُ كَانُوا يُنَاطِحُونَ بِالْكِبَاشِ فَإِذَا مَاتَتْ أَحَدُهَا أَكَلُوهَا وَ مَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ فَكَانُوا يَأْكُلُونَ مَا يَقْتُلُهُ الذِّئْبُ وَ الْأَسَدُ فَحَرَّمَ اللهُ ذَلِكَ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ كَانُوا يَذْبَحُونَ لِبُيُوتِ النِّيرَانِ وَ قُرَيْشٌ كَانُوا يَعْبُدُونَ الشَّجَرَ وَ الصَّخْرَ فَيَذْبَحُونَ لَهُمَا وَ أَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ قَالَ كَانُوا يَعْمِدُونَ إِلَى الْجَزُورِ فَيُجَزِّئُونَهُ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ يَجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَيُخْرِجُونَ السِّهَامَ وَ يَدْفَعُونَهَا إِلَى رَجُلٍ وَ السِّهَامُ عَشَرَةٌ سَبْعَةٌ لَهَا أَنْصِبَاءُ وَ ثَلَاثَةٌ لَا أَنْصِبَاءَ لَهَا فَالَّتِي لَهَا أَنْصِبَاءُ الْفَذُّ وَ التَّوْأَمُ وَ الْمُسْبِلُ وَ النَّافِسُ وَ الْحِلْسُ وَ الرَّقِيبُ وَ الْمُعَلَّى وَ الْفَذُّ لَهُ سَهْمٌ وَ التَّوْأَمُ لَهُ سَهْمَانِ وَ الْمُسْبِلُ لَهُ ثَلَاثَةُ أَسْهُمٍ وَ النَّافِسُ لَهُ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَ الْحِلْسُ لَهُ خَمْسَةُ أَسْهُمٍ وَ الرَّقِيبُ لَهُ سِتَّةُ أَسْهُمٍ وَ الْمُعَلَّى لَهُ سَبْعَةُ أَسْهُمٍ وَ الَّتِي لَا أَنْصِبَاءَ لَهَا السَّفِيحُ وَ الْمَنِيحُ وَ الْوَغْدُ وَ ثَمَنُ الْجَزُورِ عَلَى مَنْ لَا يُخْرِجُ لَهُ مِنَ الْأَنْصِبَاءِ شَيْءٌ وَ هُوَ الْقِمَارُ فَحَرَّمَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ.

آیت "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ" (حرام کیا گیا ہے تم پر (لوگو) مرا ہوا جانور اور خون اور سُور کا گوشت)[1] کی تفسیر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ما اہل لغیر اللہ سے مراد وہ جانور ہیں جو بتوں کے لیے قربان کیے جاتے تھے اور منخنقہ سے مراد وہ جانور ہیں جن کی گردن دبادی جائے اور مرجائیں اس لیے کہ مجوسی ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتے تھے۔ گائے اور گوسفند کی گردن دبا کر مار دیا کرتے تھے جب وہ مرجاتا تھا تو کھاتے تھے۔ کبھی جانور کی آنکھ پر پٹی باندھ کر بلند سے گرادیتے تھے اور مرجاتا تھا تو کھاتے تھے۔ کبھی جانوروں کو لڑاتے تھے جب ان میں ایک مرجاتا تھا تو کھاتے تھے۔ یا جس جانور کو شیر مارڈالتا تھا اس کو کھاتے تھے۔ خداوندعالم نے ان کو حرام قرار دیا۔ یا اپنے آتشکدوں کی قربانی کیے ہوئے جانور کھاتے تھے۔ قریش ہی اسلام سے پہلے درختوں اور پتھروں کی پرستش کیا کرتے

[1] سورۂ مائدہ آیت ۳

تھے اور ان کے لیے قربانی کرتے تھے اور کھاتے تھے۔ اور ان **تستمعوا بالازلام** سے اس طرح اشارہ ہے کہ قریش نحر کیے ہوئے اونٹ کے دس حصے کر کے دس تیروں سے قرعہ ڈالتے تھے اور ایک ایک تیر ایک ایک آدمی کو دیدیتے تھے۔ ان میں سات تیروں میں سے جس کے ہاتھ میں کوئی تیر ہوتا تھا وہ حصہ پاتا تھا اور جن کے پاس بقیہ تین تیر ہوتے تھے وہ محروم رہتے تھے، جن تیروں کے لیے حصے مقرر تھے ان کے نام یہ ہیں: (۱) فذ (۲) توام (۳) مسبل (۴) نافس (۵) حلبس (۶) رقیب (۷) معلیٰ۔ جس کے پاس فذ ہوتا اس کو ایک حصہ، توام والے کو دو حصے، مسبل والے کو تین حصے، نافس والے کو چار، حلبس والے کو پانچ، رقیب والے کو چھ اور معلیٰ والے کو سات حصے دیئے جاتے تھے اور جن تیروں پر حصہ نہیں ملتا تھا ان کے نام یہ ہیں: سمیع و مسیح اور دغد۔ اور قیمت بھی اونٹ کی ان لوگوں کو دینا پڑتی تھی جو محروم ہو جاتے تھے۔ حضرت احدیت نے ان کو قمار یعنی جوا قرار دیا ہے۔

ما فرض علی کل مسلم أن یقوله کل یوم قبل طلوع الشمس عشر مرات و قبل غروبها عشر مرات

وہ دعا جسے اللہ نے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے کہ وہ اسے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل دس مرتبہ پڑھے

۵۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَقَالَ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَقُولَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ فَقُلْتُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي فَقَالَ يَا هَذَا لَا شَكَّ فِي اَنَّ اللهَ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي وَ لَكِنْ قُلْ كَمَا اَقُولُ

آیہ "وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا" (اور آفتاب نکلنے کے قبل اور اس کے غروب ہونے کے قبل اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کیا کرو)[1] کی تفسیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر مسلمان مرد وزن پر فرض ہے کہ قبل طلوع آفتاب اور قبل غروب آفتاب دس دس بار اس طرح تسبیح الٰہی کرے:

[1] سورۂ طٰہٰ آیت ۱۳۰

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

راوی کہتا ہے کہ میں کہا: "لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيتُ وَ يُمِيتُ وَ يُحْيِي"

امامؑ نے فرمایا: اے شخص! اس میں کوئی شک نہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا اور مارے گا اور مارے اور زندہ کرے گا لیکن تم اس طرح کہو کہ جیسا میں کہتا ہوں۔

بنو عبد المطلب عشرة و العباس

بنوعبدالمطلب دس افراد تھے اور عباس

۵۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ الْاَحْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله عَنْ وُلْدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ عَشَرَةٌ وَ الْعَبَّاسُ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه و هم عبد الله و أبو طالب و الزبير و حمزة و الحارث و هو أسنهم و الغيداق و المقوم و حجل و عبد العزى و هو أبو لهب و ضرار و العباس و من الناس من يقول إن المقوم هو حجل. و لعبد المطلب عشرة أسماء تعرفه بها العرب و ملوك القياصرة و ملوك العجم و ملوك الحبشة فمن أسمائه عامر و شيبة الحمد و سيد البطحاء و ساقى الحجيج و ساقى المغيث و غيث الورى فى العام الجدب و أبو السادة العشرة و عبد المطلب و حافر زمزم و ليس ذلك لمن تقدمه.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین کے سلسلے سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نے فرمایا ہے کہ اولاد جناب عبدالمطلب میں دس فرزند اور جناب عباس تھے۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور وہ ہیں (۱) عبداللہ (۲) ابوطالب (۳) زبیر (۴) حمزہ (۵) حارث (جو سب سے بڑے تھے) (۶) غیداق (۷) مقوم (۸) حجل (۹) عبدالعزیٰ یعنی ابولہب (۱۰) ضرار۔ نیا کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مقوم و حجل ایک ہی شخص کے دو نام ہیں اور خود حضرت عبدالمطلب کے دس نام تھے جو عرب معروف تھے اور ان ناموں سے روم، عجم

اور حبشہ کے بادشاہ بھی واقف تھے اور وہ دس نام یہ ہیں: (۱) عامر (۲) شیبۃ الحمد (۳) سید البطحا (۴) ساقی حجاج (۵) ساقی مغیث (۶) غیث الوریٰ فی عام الجدب (۷) ابوالسادۃ العشرہ (۸) عبدالمطلب (۹) حافر زمزم۔ ایک نام مذکور نہیں ہے۔

مزید برآں یہ کہ حضرت عبدالمطلب سے پہلے کسی اور شخص کو یہ خصوصیت حاصل نہ تھی۔

باب۔ ۱۱

أسماء الكواكب الأحد عشر التي رآها يوسف عليه السلام في المنام له ساجدين مع الشمس والقمر

ان گیارہ ستاروں کے نام جنہیں حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں سورج اور چاند کے ساتھ سجدہ کرتے دیکھا تھا

① حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي ساجِدِينَ فَقَالَ فِي تَسْمِيَةِ النُّجُومِ وَ هُوَ الطَّارِقُ وَ جربانُ وَ الذَّيَّالُ وَ ذُو الْكَتِفَانِ وَ ذُو الْقَرْعِ وَ قَابِسٌ وَ وَثَّابٌ وَ عَمُودَانُ وَ فَيْلَقُ وَ مُصْبِحٌ وَ الضَّرُوحُ وَ الضِّيَاءُ وَ النُّورُ يَعْنِي الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ كُلُّ هَذِهِ الْكَوَاكِبِ مُحِيطَةٌ بِالسَّمَاءِ.

جابر بن عبداللہ انصاری سے اللہ تعالیٰ کے قول "اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ" (میں نے گیارہ ستاروں اورسورج چاندکو (خواب میں) دیکھا ہے میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کررہے ہیں)[1] جسے یوسف کی زبانی بیان کیا گیا ہے اس کے بارے میں مروی ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ ستاروں کے نام یہ تھے: طارق، جربان، ذیال، ذوالکفنان، ذوالقرع، قابس، وثاب، عمودان، فیلق، مصبح، ضروح، ضیاء اورنور یعنی سورج اور چانداور یہ تمام ستارے آسمان کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

② حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ حَامِدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

---

[1] سورۂ یوسف آیت ۴

عَرَفَةَ يَعْنِي الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ يُقَالُ لَهُ بُسْتَانٌ الْيَهُودِيُّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِي عَنِ الْكَوَاكِبِ الَّتِي رَآهَا يُوسُفُ علیه السلام اَنَّهَا سَاجِدَةٌ مَا اَسْمَاؤُهَا فَلَمْ يُجِبْهُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فِي شَيْءٍ وَ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ علیه السلام بَعْدُ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِاَسْمَائِهَا قَالَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اِلَى بُسْتَانٍ فَلَمَّا اَنْ جَاءَهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ اَنْتَ تُسْلِمُ اِنْ اَخْبَرْتُكَ بِاَسْمَائِهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ جربانُ وَ الطَّارِقُ وَ الذَّيَّالُ وَ ذُو الْكَنَفَانِ وَ قَابِسٌ وَ وَثَّابٌ وَ عَمُودَانُ وَ الْفَيْلَقُ وَ الْمُصْبِحُ وَ الضَّرُوحُ وَ ذُو الْقَرْعِ وَ الضِّيَاءُ وَ النُّورُ رَآهَا فِي اُفُقِ السَّمَاءِ سَاجِدَةً لَهُ فَلَمَّا قَصَّهَا يُوسُفُ علیه السلام عَلَى يَعْقُوبَ علیه السلام قَالَ يَعْقُوبُ هٰذَا اَمْرٌ مُتَشَتِّتٌ يَجْمَعُهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَعْدُ قَالَ فَقَالَ بُسْتَانٌ وَ اللهِ اِنَّ هٰذِهِ لَاَسْمَاؤُهَا.

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ایک یہودی بستان نام حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ان ستاروں کے نا کیا تھے جن کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ حضرت نے اس روز تو کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن اپنے اس کو بلوا کر فرمایا: اگر میں ان ستاروں کے نام تجھ کو بتادوں تو، تو مسلمان ہوجائے گا۔ اس نے عرض کی: ضرور۔ آپ نے فرمایا: ان کے نام: (۱) جربان (۲) طارق (۳) ذیال (۴) ذوالکنفان (۵) قابس (۶) وثاب (۷) عموودان (۸) فیلق (۹) مصبح (۱۰) ضروح (۱۱) ذوالقرع (۱۲) ضیا (۱۳) نور۔ جنہیں آسمانوں کے کنارے یوسف کے سامنے سجدہ ریز دیکھا تھا جب یوسف نے یہ قصہ یعقوب کو سنایا تو انہوں نے فرمایا: یہ امر پراگندہ ہے اس کے بعد اللہ اسے یکجا کردے گا تو بستان نے کہا: بخدا یہی ان ستاروں کے نام ہیں۔

أسماء زمزم أحد عشر

زمزم کے گیارہ نام ہیں

۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ علیه السلام قَالَ اَسْمَاءُ زَمْزَمَ رَكْضَةُ جَبْرَئِيلَ وَ حَفِيرَةُ اِسْمَاعِيلَ وَ حَفِيرَةُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ زَمْزَمُ وَ بَرَّةُ وَ الْمَضْمُونَةُ وَ الرِّوَاءُ وَ شُبْعَةُ وَ طَعَامٌ وَ مَطْعَمٌ وَ شِفَاءُ سُقْمٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چاہ زمزم کے گیارہ نام ہیں: (۱) رکضیۂ جبریل (۳) حفیرۂ اسماعیل (۴) حفیرۂ عبدالمطلب (۴) زمزم (۵) برہ (۶) مضمونہ (۷) رواء (۸) شبعہ (۹) طعام (۱۰) مطعم (۱۱) شفاء مرض۔

باب۔ ۱۲

باب الواحد إلى اثني عشر

پہلے باب سے بارہویں تک

① حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُحَمَّدِيِّ مِنْ وُلْدِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ أَتَى قَوْمٌ مِنَ الْيَهُودِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ وَالٍ عَلَى النَّاسِ فَقَالُوا أَنْتَ وَالِي هَذَا الْأَمْرِ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ وَ قَدْ أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ أَنْتَ أَخْبَرْتَنَا بِهَا آمَنَّا وَ صَدَّقْنَا وَ اتَّبَعْنَاكَ فَقَالَ عُمَرُ سَلُوا عَمَّا بَدَا لَكُمْ قَالُوا أَخْبِرْنَا عَنْ أَقْفَالِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ مَفَاتِيحِهَا وَ أَخْبِرْنَا عَنْ قَبْرٍ سَارَ بِصَاحِبِهِ وَ أَخْبِرْنَا عَمَّنْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَيْسَ مِنَ الْجِنِّ وَ لَا مِنَ الْإِنْسِ وَ أَخْبِرْنَا عَنْ مَوْضِعٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ وَ لَمْ تَعُدْ إِلَيْهِ وَ أَخْبِرْنَا عَنْ خَمْسَةٍ لَمْ يُخْلَقُوا فِي الْأَرْحَامِ عَنْ وَاحِدٍ وَ اثْنَيْنِ وَ ثَلَاثَةٍ وَ أَرْبَعَةٍ وَ خَمْسَةٍ وَ سِتَّةٍ وَ سَبْعَةٍ وَ عَنْ ثَمَانِيَةٍ وَ تِسْعَةٍ وَ عَشَرَةٍ وَ حَادِيَ عَشَرَ وَ ثَانِيَ عَشَرَ قَالَ فَأَطْرَقَ عُمَرُ سَاعَةً ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَأَلْتُمْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَمَّا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَ لَكِنَّ ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُخْبِرُكُمْ بِمَا سَأَلْتُمُونِي عَنْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَلَمَّا أَتَاهُ قَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّ مَعَاشِرَ الْيَهُودِ سَأَلُونِي عَنْ أَشْيَاءَ لَمْ أُجِبْهُمْ فِيهَا بِشَيْءٍ وَ قَدْ ضَمِنُوا لِي إِنْ أَخْبَرْتُهُمْ أَنْ يُؤْمِنُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اعْرِضُوا عَلَيَّ مَسَائِلَكُمْ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالُوا لِعُمَرَ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ أَ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا عَنْ شَيْءٍ سِوَى هَذَا قَالُوا لَا يَا أَبَا شَبَّرَ وَ شَبِيرٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَمَّا أَقْفَالُ السَّمَاوَاتِ فَالشِّرْكُ بِاللهِ وَ مَفَاتِيحُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَمَّا الْقَبْرُ الَّذِي سَارَ بِصَاحِبِهِ فَالْحُوتُ سَارَ بِيُونُسَ فِي بَطْنِهِ الْبِحَارَ السَّبْعَةَ وَ أَمَّا الَّذِي أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَيْسَ مِنَ الْجِنِّ وَ لَا مِنَ الْإِنْسِ فَتِلْكَ نَمْلَةُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عليه السلام أَمَّا الْمَوْضِعُ الَّذِي طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ فَلَمْ تَعُدْ إِلَيْهِ فَذَاكَ الْبَحْرُ الَّذِي أَنْجَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ مُوسَى عليه السلام وَ غَرَّقَ فِيهِ فِرْعَوْنَ وَ أَصْحَابَهُ وَ أَمَّا الْخَمْسَةُ الَّذِينَ لَمْ يُخْلَقُوا فِي الْأَرْحَامِ فَآدَمُ وَ حَوَّاءُ وَ

عَصَا مُوسَی وَ نَاقَةُ صَالِحٍ وَ كَبْشُ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ أَمَّا الْوَاحِدُ فَاللهُ الْوَاحِدُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَمَّا الِاثْنَانِ فَآدَمُ وَ حَوَّاءُ وَ أَمَّا الثَّلَاثَةُ فَجَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ وَ إِسْرَافِيلُ وَ أَمَّا الْأَرْبَعَةُ فَالتَّوْرَاةُ وَ الْإِنْجِيلُ وَ الزَّبُورُ وَ الْفُرْقَانُ وَ أَمَّا الْخَمْسُ فَخَمْسُ صَلَوَاتٍ مَفْرُوضَاتٍ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ أَمَّا السِّتَّةُ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَ أَمَّا السَّبْعَةُ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعاً شِدَاداً وَ أَمَّا الثَّمَانِيَةُ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ وَ أَمَّا التِّسْعَةُ فَالْآيَاتُ الْمُنْزَلَاتُ عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عليه السلام وَ أَمَّا الْعَشَرَةُ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ وَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَ أَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ وَ أَمَّا الْحَادِيَ عَشَرَ فَقَوْلُ يُوسُفَ لِأَبِيهِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَ أَمَّا الِاثْنَا عَشَرَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُوسَى عليه السلام اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً قَالَ فَأَقْبَلَ الْيَهُودُ يَقُولُونَ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ أَنَّكَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ أَقْبَلُوا عَلَى عُمَرَ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّ هَذَا أَخُو رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ اللهِ إِنَّهُ أَحَقُّ بِهَذَا الْمَقَامِ مِنْكَ وَ أَسْلَمَ مَنْ كَانَ مَعَهُمْ وَ حَسُنَ إِسْلَامُهُمْ.

طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عمر ابن خطاب کے پاس ایک یہودی وفد آیا جبکہ ان دنوں لوگ ان کی ولایت کے قائل تھے اس وفد نے آ کر کہا تم نبی کے بعد امت کے والی ہو لہٰذا ہم آئے ہیں تا کہ تم سے چند سوالات پوچھیں اگر تم نے صحیح جواب دیئے تو ہم اسلام لے آئیں گے اور تمہاری تصدیق کرتے ہوئے تمہارے پیروکار ہو جائیں گے۔ حضرت عمر نے کہا جو چاہو سوال کرو۔ انہوں نے کہا کہ آسمانوں کے قفل اور ان کی کنجیاں کیا ہیں اور وہ قبر کون سی ہے جو اپنے صاحب کو لے کر پھرتی رہی اور وہ کون ہے جس نے اپنی قوم کو ڈرایا مگر نہ وہ جنوں میں سے تھا نہ انسانوں میں سے اور وہ کون سا مقام ہے جہاں صرف ایک بار آفتاب چمکا اور وہ پانچ چیزیں کون ہیں جو اپنی ماں سے نہیں پیدا ہوئیں اور ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس، گیارہ اور بارہ کیا ہیں؟

راوی کہتا ہے کہ یہ سن کر حضرت عمر نے اپنے سر کو جھکا لیا کہنے لگے، مجھے تو معلوم نہیں لیکن حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تم کو بتا سکیں گے۔ انہوں نے حضرت علی کو بلوایا۔

جب امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائے تو حضرت عمر نے کہا اے ابوالحسنؑ! قوم یہود نے مجھ سے کچھ سوالات کیے ہیں مگر میں ان کی کسی بات کا جواب نہیں دے سکا مجھے انہوں نے ضمانت دی ہے کہ اگر میں ان کو آگاہ کر دوں تو یہ لوگ نبیؐ پر ایمان لے آئیں گے تو حضرت علی علیہ السلام نے یہودیوں سے ان کے سوالات پوچھے اور فرمایا اس کے سوا اور کوئی سوال بھی ہے۔

انہوں نے عرض کی: نہیں۔

آپ نے فرمایا: شرک باللہ آسمانوں کا قفل ہے اور اس کی کنجی ہے کلمہ لا الہ الا اللہ اور وہ قبر جو اپنے صاحب کو لے کر گردش کرتی رہی وہ ہے وہ مچھلی جس نے حضرت یونس کو اپنے پیٹ میں لے کر ساتوں سمندروں کی سیر کی اور اپنی قوم کو ڈرانے والا جو نہ انسان ہے نہ جن وہ چیونٹی تھی جس نے اپنی قوم کو لشکر حضرت سلیمان علیہ السلام سے ڈرایا تھا اور وہ مقام جہاں صرف ایک بار آفتاب چمکا وہ سمندر ہے جس سے خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی تھی اور وہ پانچ چیزیں یا مخلوق جو بطن مادر سے نہیں پیدا ہوئے وہ حضرت آدم وحوا علیہما السلام، عصائے حضرت موسیٰ علیہ السلام، ناقۂ حضرت صالح علیہ السلام، گوسفند حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ایک ذات الٰہی ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ دو حضرت آدم وحوا علیہما السلام ہیں، تین جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام ہیں، چار توریت، زبور، انجیل اور قرآن ہے۔ پانچ نماز پنجگانہ ہیں، چھ وہ ایام ہیں جس میں زمین وآسمان پیدا کیے گئے (مولا نے دلیل کے لئے آیت "وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ" اور ہم ہی نے یقیناً سارے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے بیچ میں ہے چھ دن میں پیدا کیے)[1]۔ سات سے مراد قول باری "وَبَنَیۡنَا فَوۡقَکُمۡ سَبۡعًا شِدَادًا" (اور تمہارے اُوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے)[2] ہے، آٹھ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف "وَیَحۡمِلُ عَرۡشَ رَبِّکَ فَوۡقَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ ثَمٰنِیَۃٌ" (اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس دن آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہوں گے)[3]، نو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں، دس سے اس قول باری تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے "وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰی ثَلٰثِیۡنَ لَیۡلَۃً وَّاَتۡمَمۡنٰہَا بِعَشۡرٍ" (اور ہم نے موسیٰؑ سے (توریت دینے کے لیے) تیس راتوں کا وعدہ کیا اور ہم نے اس میں دس روز (بڑھا کر) پورا کر دیا)[4]، گیارہ سے اشارہ ہے قول حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف "اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا" (میں نے گیارہ ستاروں کو دیکھا)[5]۔ بارہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے "اضۡرِبۡ بِّعَصَاکَ الۡحَجَرَ ؕ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ" (اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (لاٹھی مارتے ہی) اس میں بارہ چشمے پھوٹ نکلے)[6]۔

راوی کہتا ہے کہ یہودیوں نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔

اس کے بعد یہودیوں نے حضرت عمر کی طرف رخ کیا اور کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ (حضرت علی علیہ السلام)

[1] سورۂ ق آیت ۳۸
[2] سورۂ نبا آیت ۱۲
[3] سورۂ حاقہ آیت ۱۷
[4] سورۂ اعراف آیت ۱۴۲
[5] سورۂ یوسف آیت ۴
[6] سورۂ بقرہ آیت ۶۰

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں اور اس مقام کے تم سے زیادہ حقدار ہیں اس طرح ان کے قمراہیوں نے بھی اسلام قبول کیا اور ان کا یہ اسلام لانا خلوص کے ساتھ تھا۔

شر الأولين والآخرين اثنا عشر

اولین وآخرین میں سے بدترین افراد بارہ ہیں

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ الْكُوفِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فُرَاتٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ وَ عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْجُنَيْدِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْعُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ عَنِ الصَّخْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ الْأَزْدِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ جَمِيلٍ الضَّبِّيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ ضَمْرَةَ الرُّؤَاسِيِّ قَالَ لَمَّا سِيرَ أَبُو ذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَحِمَهُ اللهُ حَدِّثُوا حَدِيثاً نَذْكُرُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ نَشْهَدُ لَهُ وَ نَدْعُو لَهُ وَ نُصَدِّقُهُ بِالتَّوْحِيدِ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام مَا هَذَا زَمَانُ حَدِيثِي قَالُوا صَدَقْتَ فَقَالَ حَدِّثْنَا يَا حُذَيْفَةُ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي سَأَلْتُ الْمُعْضِلَاتِ وَ خُبِّرْتُهُنَّ لَمْ أَسْأَلْ عَنْ غَيْرِهَا قَالَ حَدِّثْنَا يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي قَرَأْتُ الْقُرْآنَ لَمْ أَسْأَلْ عَنْ غَيْرِهِ وَ لَكِنْ أَنْتُمْ أَصْحَابُ الْأَحَادِيثِ قَالُوا صَدَقْتَ قَالَ حَدِّثْنَا يَا مِقْدَادُ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي إِنَّمَا كُنْتُ صَاحِبَ السَّيْفِ لَا أَسْأَلُ عَنْ غَيْرِهِ وَ لَكِنْ أَنْتُمْ أَصْحَابُ الْأَحَادِيثِ قَالُوا صَدَقْتَ فَقَالَ حَدِّثْنَا يَا عَمَّارُ قَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي رَجُلٌ نَسِيٌّ إِلَّا أَنْ أُذَكَّرَ فَأَذْكُرَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَا أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ قَدْ سَمِعْتُمُوهُ وَ مَنْ سَمِعَهُ مِنْكُمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَ أَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ النَّارَ حَقٌّ قَالُوا نَشْهَدُ قَالَ وَ أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ثُمَّ قَالَ أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ شَرُّ الْأَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ اثْنَا عَشَرَ سِتَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَ سِتَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ ثُمَّ سَمَّى السِّتَّةَ مِنَ الْأَوَّلِينَ ابْنَ آدَمَ الَّذِي قَتَلَ أَخَاهُ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ قَارُونَ وَ السَّامِرِيَّ وَ الدَّجَّالَ اسْمُهُ فِي الْأَوَّلِينَ وَ يَخْرُجُ فِي الْآخِرِينَ وَ أَمَّا السِّتَّةُ مِنَ الْآخِرِينَ فَالْعِجْلُ وَ هُوَ نَعْثَلٌ وَ فِرْعَوْنُ وَ هُوَ مُعَاوِيَةُ وَ هَامَانُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ هُوَ زِيَادٌ وَ قَارُونُهَا وَ هُوَ سَعِيدٌ وَ السَّامِرِيُّ وَ هُوَ أَبُو مُوسَى عَبْدُ اللهِ بْنُ

قَيْسٍ لِاَنَّهُ قَالَ كَمَا قَالَ سَامِرِيُّ قَوْمِ مُوسَى لَا مِساسَ اَىْ لَا قِتَالَ وَ الْاَبْتَرُ وَ هُوَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَ
فَتَشْهَدُونَ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَ اَنَا عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ثُمَّ قَالَ اَ لَسْتُمْ تَشْهَدُونَ اَنَّ
رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اُمَّتِي تَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ عَلَى خَمْسِ رَايَاتٍ اَوَّلُهَا رَايَةُ الْعِجْلِ فَاَقُومُ فَآخُذُ بِيَدِهِ
فَاِذَا اَخَذْتُ بِيَدِهِ اسْوَدَّ وَجْهُهُ وَ رَجَفَتْ قَدَمَاهُ وَ خَفَقَتْ اَحْشَاؤُهُ وَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَهُ يَتْبَعُهُ فَاَقُولُ بِمَا
ذَا خَلَّفْتُمُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ مِنْ بَعْدِي فَيَقُولُونَ كَذَّبْنَا الْاَكْبَرَ وَ مَزَّقْنَاهُ وَ اضْطَهَدْنَا الْاَصْغَرَ وَ اَخَذْنَا
حَقَّهُ فَاَقُولُ اسْلُكُوا ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَنْصَرِفُونَ ظِمَاءً مُظْمَئِينَ قَدِ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ لَا يَطْعَمُونَ
مِنْهُ قَطْرَةً ثُمَّ تَرِدُ عَلَيَّ رَايَةُ فِرْعَوْنِ اُمَّتِي وَ هُمْ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ مِنْهُمُ الْمُبَهْرَجُونَ قِيلَ يَا رَسُولَ
اللهِ ﷺ وَ مَا الْمُبَهْرَجُونَ بَهْرَجُوا الطَّرِيقَ قَالَ ﷺ لَا وَ لَكِنْ بَهْرَجُوا دِينَهُمْ وَ هُمُ الَّذِينَ يَغْضَبُونَ
لِلدُّنْيَا وَ لَهَا يَرْضَوْنَ فَاَقُومُ فَآخُذُ بِيَدِ صَاحِبِهِمْ فَاِذَا اَخَذْتُ بِيَدِهِ اسْوَدَّ وَجْهُهُ وَ رَجَفَتْ قَدَمَاهُ وَ
خَفَقَتْ اَحْشَاؤُهُ وَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَهُ يَتْبَعُهُ فَاَقُولُ بِمَا خَلَّفْتُمُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ بَعْدِي فَيَقُولُونَ كَذَّبْنَا
الْاَكْبَرَ وَ مَزَّقْنَاهُ وَ قَاتَلْنَا الْاَصْغَرَ فَقَتَلْنَاهُ فَاَقُولُ اسْلُكُوا سَبِيلَ اَصْحَابِكُمْ فَيَنْصَرِفُونَ ظِمَاءً
مُظْمَئِينَ مُسْوَدَّةً وُجُوهُهُمْ لَا يَطْعَمُونَ مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ ثُمَّ تَرِدُ عَلَيَّ رَايَةُ هَامَانِ اُمَّتِي فَاَقُومُ فَآخُذُ
بِيَدِهِ فَاِذَا اَخَذْتُ بِيَدِهِ اسْوَدَّ وَجْهُهُ وَ رَجَفَتْ قَدَمَاهُ وَ خَفَقَتْ اَحْشَاؤُهُ وَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَهُ يَتْبَعُهُ
فَاَقُولُ بِمَا ذَا خَلَّفْتُمُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ بَعْدِي فَيَقُولُونَ كَذَّبْنَا الْاَكْبَرَ وَ مَزَّقْنَاهُ وَ خَذَلْنَا الْاَصْغَرَ وَ
عَصَيْنَاهُ فَاَقُولُ اسْلُكُوا سَبِيلَ اَصْحَابِكُمْ فَيَنْصَرِفُونَ ظِمَاءً مُظْمَئِينَ مُسْوَدَّةً وُجُوهُهُمْ لَا يَطْعَمُونَ
مِنْهُ قَطْرَةً ثُمَّ تَرِدُ عَلَيَّ رَايَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ وَ هُوَ اِمَامُ خَمْسِينَ ألف [اَلْفاً] مِنْ اُمَّتِي فَاَقُومُ فَآخُذُ
بِيَدِهِ فَاِذَا اَخَذْتُ بِيَدِهِ اسْوَدَّ وَجْهُهُ وَ رَجَفَتْ قَدَمَاهُ وَ خَفَقَتْ اَحْشَاؤُهُ وَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَهُ يَتْبَعُهُ
فَاَقُولُ بِمَا خَلَّفْتُمُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ بَعْدِي فَيَقُولُونَ كَذَّبْنَا الْاَكْبَرَ وَ عَصَيْنَاهُ وَ خَذَلْنَا الْاَصْغَرَ وَ
عَدَلْنَا عَنْهُ فَاَقُولُ اسْلُكُوا سَبِيلَ اَصْحَابِكُمْ فَيَنْصَرِفُونَ ظِمَاءً مُظْمَئِينَ مُسْوَدَّةً وُجُوهُهُمْ لَا
يَطْعَمُونَ مِنْهُ قَطْرَةً ثُمَّ تَرِدُ عَلَيَّ الْمُخْدَجُ بِرَايَتِهِ فَآخُذُ بِيَدِهِ فَاِذَا اَخَذْتُ بِيَدِهِ اسْوَدَّ وَجْهُهُ وَ رَجَفَتْ
قَدَمَاهُ وَ خَفَقَتْ اَحْشَاؤُهُ وَ مَنْ فَعَلَ فِعْلَهُ يَتْبَعُهُ فَاَقُولُ بِمَا خَلَّفْتُمُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ بَعْدِي فَيَقُولُونَ
كَذَّبْنَا الْاَكْبَرَ وَ عَصَيْنَاهُ وَ قَاتَلْنَا الْاَصْغَرَ وَ قَتَلْنَاهُ فَاَقُولُ اسْلُكُوا سَبِيلَ اَصْحَابِكُمْ فَيَنْصَرِفُونَ
ظِمَاءً مُظْمَئِينَ مُسْوَدَّةً وُجُوهُهُمْ لَا يَطْعَمُونَ مِنْهُ قَطْرَةً ثُمَّ تَرِدُ عَلَيَّ رَايَةُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ اِمَامِ
الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ فَاَقُومُ فَآخُذُ بِيَدِهِ فَاِذَا اَخَذْتُ بِيَدِهِ ابْيَضَّ وَجْهُهُ وَ وُجُوهُ اَصْحَابِهِ

فَاَقُولُ بِمَا خَلَّفْتُمُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ مِنْ بَعْدِي قَالَ فَيَقُولُونَ اتَّبَعْنَا الْاَكْبَرَ وَ صَدَّقْنَاهُ وَ وَازَرْنَا الْاَصْغَرَ وَ نَصَرْنَاهُ وَ قَاتَلْنَا مَعَهُ فَاَقُولُ رِدُوا رِوَاءً مَرْوِيِّينَ فَيَشْرَبُونَ شَرْبَةً لَا يَظْمَئُونَ بَعْدَهَا اَبَداً وَجْهُ اِمَامِهِمْ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ وَ وُجُوهُ اَصْحَابِهِ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَ كَاَضْوَاءِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ اَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ عَلَى ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَ اَنَا عَلَى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ قَالَ يَحْيَى وَ قَالَ عَبَّادٌ اشْهَدُوا عَلَيَّ بِهٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بِهٰذَا وَ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اشْهَدُوا عَلَيَّ بِهٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ حَصِيرَةَ حَدَّثَنِي بِهٰذَا وَ قَالَ الْحَارِثُ اشْهَدُوا عَلَيَّ بِهٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّ صَخْرَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنِي بِهٰذَا وَ قَالَ صَخْرُ بْنُ الْحَكَمِ اشْهَدُوا عَلَيَّ هٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّ حَيَّانَ حَدَّثَنِي بِهٰذَا وَ قَالَ حَيَّانُ اشْهَدُوا عَلَيَّ بِهٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّ الرَّبِيعَ بْنَ جَمِيلٍ حَدَّثَنِي بِهٰذَا وَ قَالَ الرَّبِيعُ اشْهَدُوا عَلَيَّ بِهٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي بِهٰذَا وَ قَالَ مَالِكُ بْنُ ضَمْرَةَ اشْهَدُوا عَلَيَّ بِهٰذَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ حَدَّثَنِي بِهٰذَا وَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ مِثْلَ ذٰلِكَ وَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِي بِهِ جَبْرَئِيلُ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى.

مالک ابن ضمرہ رواسی سے منقول ہے کہ جب حضرت ابوذرؓ کو شہر بدر کیا گیا تھا تو وہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام، مقداد ابن اسودؓ، عمار ابن یاسرؓ، حذیفہ ابن یمانؓ، عبداللہ ابن مسعودؓ، یکجا ہوئے تو حضرت ابوذر نے کہا: مجھے آپ حضرات کوئی حدیث بیان کریں کہ جو ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد دلائے اور ہم ان کے لئے گواہی دیں، دعائے خیر کریں اور توحید خدا کے ذریعے ان کی تصدیق کریں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری حدیث کا زمانہ نہیں ہے۔ سب نے کہا: آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب ابوذرؓ نے کہا: اے حذیفہؓ! ہمیں حدیث بیان کرو۔

انہوں نے کہا: آپ حضرات جانتے ہیں میں نے ہمیشہ مشکل امور کے متعلق سوالات کئے ہیں، ان ہی کو آزمایا ہے اور ان کے علاوہ میں نے کسی اور چیز کے متعلق کبھی نہیں پوچھا۔

سب نے کہا: درست کہا تم نے۔

جناب ابوذرؓ نے کہا: اے ابن مسعودؓ تم ہمیں حدیث بیان کرو۔

انہوں نے جواب دیا: میں نے ہمیشہ قرآن پڑھا اور اس کے علاوہ کسی اور چیز کے متعلق سوال نہیں کیا مگر آپ حضرات تو اصحاب احادیث ہیں۔

سب نے کہا: درست کہا تم نے۔

جناب ابوذرؓ نے کہا: اے مقدادؓ تم ہمیں حدیث بیان کرو۔

انہوں نے جواب دیا کہ آپ حضرات جانتے ہیں کہ میں ایک جنگجو ہوں اور اس کے علاوہ کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کرتا مگر آپ حضرات تو اصحاب احادیث ہیں۔

سب نے کہا: درست کہا تم نے۔

جناب ابوذرؓ نے کہا: اے عمارؓ تم ہمیں کوئی حدیث بیان کرو۔

انہوں نے جواب دیا: میں تو آجکل چیزیں بھول جاتا ہوں یاد آ گیا تو یاد آ گیا۔

حضرت ابوذرؓ نے کہا: میں آپ لوگوں کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں کہ جو آپ حضرات نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوگی اور بہت سے لوگوں نے آپ حضرات سے سنی ہوگی۔

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آیا تم الوہیت و وحدانیت الٰہی اور میری نبوت اور قیامت کے برحق ہونے بہشت اور دوزخ کی گواہی نہیں دیتے ہو۔

سب نے عرض کی بیشک ہم سب اس کے گواہ ہیں اور اقرار کرتے ہیں۔

حضرت فرمایا: تم سب کے ساتھ میں بھی گواہ ہوں۔

پھر فرمایا: کیا تم اس کے قائل نہیں کہ بدترین اولین بارہ آدمی ہیں۔ چھ آدمی پہلی امتوں کے اور چھ اس امت کے۔ اس کے بعد سابق میں جو لوگ بدترین خلائق ہیں ان کے نام لیے: قابیل، فرعون، ہامان، قارون، سامری اور دجال جو ہے تو اگلی امت سے لیکن ظاہر ہوگا آخر زمانے میں۔ اور چھ آدمی اس امت کے ان میں ایک لانبی ڈارھی والا نعثل، معاویہ، زیاد، سعد، ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عاص۔ کیا تم اس کے گواہ ہو۔

سب نے کہا: بے شک۔

فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

جناب ابوذر نے پھر فرمایا کہ کیا تم گواہ نہیں ہو۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت میں پانچ گروہ اپنے اپنے سرداروں کے ساتھ علم لیے ہوئے حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔

(۱) پہلا پرچم ایک بڑی ڈارھی والے روباہ صفت کا ہوگا۔ میں اٹھ کر علم اس کے ہاتھ سے لے لوں گا۔ اس وقت اس کا اور اس کے ساتھیوں کے چہرے کا رنگ سیاہ ہو جائے گا۔ پاؤں کانپنے لگیں گے۔ دل دھڑکنے لگے گا میں سوال کروں گا کہ میرے بعد ثقلین یعنی کتاب الٰہی اور میرے اہلبیت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ وہ کہیں گے کہ قرآن کو جھٹلایا اور اہلبیت کا حق غصب کیا۔ میں کہوں گا کہ بائیں طرف چلے جاؤ وہ پیاسے اور روسیاہ بائیں جانب چلے جائیں گے اور حوض کوثر سے ایک قطرہ

بھی ان کو پینے کو نہ ملے گا۔

(۲)اس کے بعد میری امت کے فرعون کا علم آئے گا جس کے ساتھ بہت سے لوگ ہوں گے۔ اس میں ایسے اشخاص ہوں گے۔ جو دین سے پھر گئے تھے دنیا حاصل ہوتی تھی تو خوش ہوتے تھے اور دنیا نہیں ملتی تھی تو برہم ہوجاتے ہیں۔ میں اٹھ کر علم ان کے ہاتھ سے لے لوں گا، ان کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا، پاؤں تھرانے لگیں گے، دل کانپنے لگے گا۔ میں سوال کروں گا، میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ کہیں گے کہ قرآن کو باطل قرار دیا اور اہلبیت سے ہم نے جنگ کی اور ان کو قتل کیا۔ میں کہوں گا کہ تم بھی انہیں کے ساتھ بائیں طرف چلے جاؤ۔ وہ بھی پیاسے باروے سیاہ چلے جائیں گے۔

(۳)اس کے بعد میرے پاس میری امت کے ہامان یعنی زیاد کا پرچم وارد ہوگا پس میں کھڑا ہوکر اس کے ہاتھ کو پکڑوں گا تو جیسے ہی میں اس کے ہاتھ کو پکڑوں گا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا، پاؤں تھرانے لگیں گے، دل کانپنے لگے گا۔ اور جنہوں نے اس کی مانند کردار ادا کیا ہوگا وہ اس کے پیچھے ہوں گے لہٰذا میں کہوں گا: میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ کہیں گے کہ قرآن کو باطل قرار دیا اور اہلبیت سے ہم نے جنگ کی اور ان کو قتل کیا۔ میں کہوں گا کہ تم بھی انہیں کے ساتھ بائیں طرف چلے جاؤ۔ وہ بھی پیاسے باروے سیاہ چلے جائیں گے۔

(۴)اس کے بعد میرے پاس عبداللہ بن قیس کا پرچم وارد ہوگا جو میری امت کے پچاس ہزار افراد کا امام ہوگا پس میں کھڑا ہوکر اس کے ہاتھ کو پکڑوں گا تو جیسے ہی میں اس کے ہاتھ کو پکڑوں گا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا، پاؤں تھرانے لگیں گے، دل کانپنے لگے گا۔ اور جنہوں نے اس کی مانند کردار ادا کیا ہوگا وہ اس کے پیچھے ہوں گے لہٰذا میں کہوں گا: میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ کہیں گے کہ قرآن کو باطل قرار دیا اور اہلبیت سے ہم نے جنگ کی اور ان کو قتل کیا۔ میں کہوں گا کہ تم بھی انہیں کے ساتھ بائیں طرف چلے جاؤ۔ وہ بھی پیاسے باروے سیاہ چلے جائیں گے۔

(۵)اس کے بعد میرے پاس مخدج اپنے پرچم کے ساتھ وارد ہوگا پس میں کھڑا ہوکر اس کے ہاتھ کو پکڑوں گا تو جیسے ہی میں اس کے ہاتھ کو پکڑوں گا تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے گا، پاؤں تھرانے لگیں گے، دل کانپنے لگے گا۔ اور جنہوں نے اس کی مانند کردار ادا کیا ہوگا وہ اس کے پیچھے ہوں گے لہٰذا میں کہوں گا: میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ کہیں گے کہ قرآن کو باطل قرار دیا اور اہلبیت سے ہم نے جنگ کی اور ان کو قتل کیا۔ میں کہوں گا کہ تم بھی انہیں کے ساتھ بائیں طرف چلے جاؤ۔ وہ بھی پیاسے باروے سیاہ چلے جائیں گے۔

(۶)اس کے بعد میرے پاس امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کا علم وارد ہوگا پس میں اٹھ کر ان کے ہاتھ سے علم لوں گا اس کا اور اس کے ساتھیوں کا چہرہ نورانی ہوجائے گا اور پھر میں سوال کروں گا کہ تم نے ثقلین کے ساتھ کیا کیا؟ وہ کہیں گے ہم نے ثقل اکبر (قرآن) کی تصدیق کی اور ثقل اصغر (اہل بیت علیہم السلام) کی پیروی کی اور ان کی مدد و نصرت کی، ان کے

ساتھ مل کر ان کے دشمنوں سے جہاد کیا۔ میں کہوں گا کہ تم سیر ہو کر آب کوثر پیو۔ وہ لوگ جام کوثر پینے کے بعد پھر کبھی پیاسے نہ ہوں گے، علی کا چہرہ آفتاب اور ان کے شیعوں کے چہرے مثل ماہ شب چہاردہم روشن ہوں گے۔

اس کے بعد جناب ابوذرؓ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دو گے؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں دیں گے۔

حضرت ابوذرؓ نے کہا: میں بھی تم سب لوگوں کے ساتھ گواہ ہوں۔

معرفة زوال الشمس في كل شهر من الشهور الاثني عشر الرومية

بارہ رومی مہینوں میں زوال شمس کا طریقہ

③ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْخَشَّابُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَخِي الضَّبِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ تَزُولُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْ حَزِيرَانَ عَلَى نِصْفِ قَدَمٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ تَمُّوزَ عَلَى قَدَمٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ آبَ عَلَى قَدَمَيْنِ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ اَيْلُولَ عَلَى ثَلَاثَةٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ تِشْرِينَ الْاَوَّلِ عَلَى خَمْسَةٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ تِشْرِينَ الْآخِرِ عَلَى سَبْعَةٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ كَانُونَ الْاَوَّلِ عَلَى تِسْعَةٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ كَانُونَ الْآخِرِ عَلَى سَبْعَةٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ شُبَاطَ عَلَى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ آذَارَ عَلَى ثَلَاثَةٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ نَيْسَانَ عَلَى قَدَمَيْنِ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ اَيَّارَ عَلَى قَدَمٍ وَ نِصْفٍ وَ فِي النِّصْفِ مِنْ حَزِيرَانَ عَلَى نِصْفِ قَدَمٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زوال آفتاب و اول وقت حزیران میں جب سایہ شاخص بقدر نیم قدم ہو جائے اور تموز میں ڈیڑھ قدم اور نصف ایلول ساڑھے تین قدم اور تشرین اول میں ساڑھے پانچ قدم اور نیمہ تشرین آخر میں ساڑھے سات قدم اور نیمہ شباط میں ساڑھے پانچ قدم اور نیمۂ آذار میں ساڑھے تین قدم اور نیمہ نیسان میں ڈھائی قدم اور نیمہ ایار میں ڈیڑھ قدم اور نیمہ حزیران میں نصف قدم ہو جائے تو اول وقت ظہر ہوتا ہے۔

الذين أنكروا على أبي بكر جلوسه في الخلافة وتقدمه على علي بن أبي طالب عليه السلام اثنا عشر

جن لوگوں نے ابوبکر کے خلافت پر بیٹھنے اور اسکے حضرت علی علیہ السلام پر مقدم ہونے سے

انکار کیا تھا ان کی تعداد بارہ تھی

④ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّهِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي النَّهِيكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كَانَ الَّذِينَ اَنْكَرُوا عَلَى اَبِي بَكْرٍ جُلُوسَهُ فِي الْخِلَافَةِ وَ تَقَدُّمَهُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْاَنْصَارِ وَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ اَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ وَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَ بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ وَ كَانَ مِنَ الْاَنْصَارِ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ وَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ وَ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ وَ غَيْرُهُمْ فَلَمَّا صَعِدَ الْمِنْبَرَ تَشَاوَرُوا بَيْنَهُمْ فِي اَمْرِهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هَلَّا نَأْتِيهِ فَنُنْزِلَهُ عَنْ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ قَالَ آخَرُونَ اِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ اَعَنْتُمْ عَلَى اَنْفُسِكُمْ وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَ لَكِنِ امْضُوا بِنَا اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام نَسْتَشِيرُهُ وَ نَسْتَطْلِعُ اَمْرَهُ فَاَتَوْا عَلِيّاً عليه السلام فَقَالُوا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ضَيَّعْتَ نَفْسَكَ وَ تَرَكْتَ حَقّاً اَنْتَ اَوْلَى بِهِ وَ قَدْ اَرَدْنَا اَنْ نَأْتِيَ الرَّجُلَ فَنُنْزِلَهُ عَنْ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَاِنَّ الْحَقَّ حَقُّكَ وَ اَنْتَ اَوْلَى بِالْاَمْرِ مِنْهُ فَكَرِهْنَا اَنْ نُنْزِلَهُ مِنْ دُونِ مُشَاوَرَتِكَ فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ عليه السلام لَوْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ مَا كُنْتُمْ اِلَّا حَرْباً لَهُمْ وَ لَا كُنْتُمْ اِلَّا كَالْكُحْلِ فِي الْعَيْنِ اَوْ كَالْمِلْحِ فِي الزَّادِ وَ قَدِ اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ الْاُمَّةُ التَّارِكَةُ لِقَوْلِ نَبِيِّهَا وَ الْكَاذِبَةُ عَلَى رَبِّهَا وَ لَقَدْ شَاوَرْتُ فِي ذَلِكَ اَهْلَ بَيْتِي فَاَبَوْا اِلَّا السُّكُوتَ لِمَا تَعْلَمُونَ مِنْ وَغْرِ صُدُورِ الْقَوْمِ وَ بُغْضِهِمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لِاَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ عليهم السلام وَ اِنَّهُمْ يُطَالِبُونَ بِثَارَاتِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ اللهِ لَوْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ لَشَهَرُوا سُيُوفَهُمْ مُسْتَعِدِّينَ لِلْحَرْبِ وَ الْقِتَالِ كَمَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَتَّى قَهَرُونِي وَ غَلَبُونِي عَلَى نَفْسِي وَ لَبَّبُونِي وَ قَالُوا لِي بَايِعْ وَ اِلَّا قَتَلْنَاكَ فَلَمْ اَجِدْ حِيلَةً اِلَّا اَنْ اَدْفَعَ الْقَوْمَ عَنْ نَفْسِي وَ ذَاكَ اَنِّي ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ اِنَّ الْقَوْمَ نَقَضُوا اَمْرَكَ وَ اسْتَبَدُّوا بِهَا دُونَكَ وَ عَصَوْنِي فِيكَ فَعَلَيْكَ بِالصَّبْرِ حَتَّى يَنْزِلَ الْاَمْرُ اَلَا وَ اِنَّهُمْ سَيَغْدِرُونَ بِكَ لَا مَحَالَةَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ سَبِيلًا اِلَى اِذْلَالِكَ وَ سَفْكِ دَمِكَ فَاِنَّ الْاُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِكَ بَعْدِي كَذَلِكَ اَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَنْ رَبِّي تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ لَكِنِ ائْتُوا الرَّجُلَ فَاَخْبِرُوهُ بِمَا سَمِعْتُمْ مِنْ نَبِيِّكُمْ وَ لَا تَجْعَلُوهُ فِي الشُّبْهَةِ مِنْ اَمْرِهِ لِيَكُونَ ذَلِكَ اَعْظَمَ لِلْحُجَّةِ

عَلَيْهِ وَ اَزْيَدَ وَ اَبْلَغَ فِي عُقُوبَتِهِ اِذَا اَتَى رَبَّهُ وَ قَدْ عَصَى نَبِيَّهُ وَ خَالَفَ اَمْرَهُ قَالَ فَانْطَلَقُوا حَتَّى حَفُّوا بِمِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالُوا لِلْمُهَاجِرِينَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَدَاَ بِكُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْاَنْصَارِ فَبِكُمْ بَدَاَ وَ كَانَ اَوَّلُ مَنْ بَدَاَ وَ قَامَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِاِدْلَالِهِ بِبَنِي اُمَيَّةَ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ اتَّقِ اللهَ فَقَدْ عَلِمْتَ مَا تَقَدَّمَ لِعَلِيٍّ عليه السلام مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَ لَا تَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَنَا وَ نَحْنُ مُحْتَوِشُوهُ فِي يَوْمِ بَنِي قُرَيْظَةَ وَ قَدْ اَقْبَلَ عَلَى رِجَالٍ مِنَّا ذَوِي قَدْرٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْاَنْصَارِ اُوصِيكُمْ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظُوهَا وَ اِنِّي مُؤَدٍّ اِلَيْكُمْ اَمْراً فَاقْبَلُوهُ اَلَا اِنَّ عَلِيّاً اَمِيرُكُمْ مِنْ بَعْدِي وَ خَلِيفَتِي فِيكُمْ اَوْصَانِي بِذَلِكَ رَبِّي وَ اِنَّكُمْ اِنْ لَمْ تَحْفَظُوا وَصِيَّتِي فِيهِ وَ تُؤْوُوهُ وَ تَنْصُرُوهُ اخْتَلَفْتُمْ فِي اَحْكَامِكُمْ وَ اضْطَرَبَ عَلَيْكُمْ اَمْرُ دِينِكُمْ وَ وَلِيَ عَلَيْكُمْ الْاَمْرَ شِرَارُكُمْ اَلَا وَ اِنَّ اَهْلَ بَيْتِي هُمُ الْوَارِثُونَ اَمْرِي الْقَائِلُونَ بِاَمْرِ اُمَّتِي اللَّهُمَّ فَمَنْ حَفِظَ فِيهِمْ وَصِيَّتِي فَاحْشُرْهُ فِي زُمْرَتِي وَ اجْعَلْ لَهُ مِنْ مُرَافَقَتِي نَصِيباً يُدْرِكُ بِهِ فَوْزَ الْآخِرَةِ اللَّهُمَّ وَ مَنْ اَسَاءَ خِلَافَتِي فِي اَهْلِ بَيْتِي فَاحْرِمْهُ الْجَنَّةَ الَّتِي عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَ الْاَرْضُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْكُتْ يَا خَالِدُ فَلَسْتَ مِنْ اَهْلِ الْمَشُورَةِ وَ لَا مِمَّنْ يُرْضَى بِقَوْلِهِ فَقَالَ خَالِدٌ بَلِ اسْكُتْ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَ اللهِ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْطِقُ بِغَيْرِ لِسَانِكَ وَ تَعْتَصِمُ بِغَيْرِ اَرْكَانِكَ وَ اللهِ اِنَّ قُرَيْشاً لَتَعْلَمُ اَنِّي اَعْلَاهَا حَسَباً وَ اَقْوَاهَا اَدَباً وَ اَجْمَلَهَا ذِكْراً وَ اَقَلَّهَا غِنًى مِنَ اللهِ وَ رَسُولِهِ وَ اِنَّكَ اَلْاَمُهَا حَسَباً وَ اَقَلُّهَا عَدَداً وَ اَخْمَلُهَا ذِكْراً وَ اَقَلُّهَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مِنْ رَسُولِهِ وَ اِنَّكَ لَجَبَانٌ عِنْدَ الْحَرْبِ بَخِيلٌ فِي الْجَدْبِ لَئِيمُ الْعُنْصُرِ مَا لَكَ فِي قُرَيْشٍ مَفْخَرٌ قَالَ فَاَسْكَتَهُ خَالِدٌ فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ اَبُو ذَرٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْدَ اَنْ حَمِدَ اللهَ وَ اَثْنَى عَلَيْهِ اَمَّا بَعْدُ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْاَنْصَارِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ وَ عَلِمَ خِيَارُكُمْ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْاَمْرُ لِعَلِيٍّ عليه السلام بَعْدِي ثُمَّ لِلْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ فِي اَهْلِ بَيْتِي مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ فَاطَّرَحْتُمْ قَوْلَ نَبِيِّكُمْ وَ تَنَاسَيْتُمْ مَا اَوْعَزَ اِلَيْكُمْ وَ اتَّبَعْتُمُ الدُّنْيَا وَ تَرَكْتُمْ نَعِيمَ الْآخِرَةِ الْبَاقِيَةِ الَّتِي لَا تُهْدَمُ بُنْيَانُهَا وَ لَا يَزُولُ نَعِيمُهَا وَ لَا يَحْزَنُ اَهْلُهَا وَ لَا يَمُوتُ سُكَّانُهَا وَ كَذَلِكَ الْاُمَمُ الَّتِي كَفَرَتْ بَعْدَ اَنْبِيَائِهَا بُدِّلَتْ وَ غُيِّرَتْ فَحَاذَيْتُمُوهَا حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ وَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ فَعَمَّا قَلِيلٍ تَذُوقُونَ وَبَالَ اَمْرِكُمْ وَ مَا اللهُ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ثُمَّ قَالَ ثُمَّ قَامَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَحِمَهُ اللهُ فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ اِلَى مَنْ تَسْتَنِدُ اَمْرَكَ اِذَا نَزَلَ بِكَ الْقَضَاءُ وَ اِلَى مَنْ تَفْزَعُ اِذَا سُئِلْتَ عَمَّا لَا تَعْلَمُ وَ فِي الْقَوْمِ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ وَ اَكْثَرُ فِي الْخَيْرِ اَعْلَاماً وَ مَنَاقِبَ مِنْكَ وَ اَقْرَبُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

قَرَابَةً وَ قِدْمَةً فِي حَيَاتِهِ قَدْ اَوْعَزَ اِلَيْكُمْ فَتَرَكْتُمْ قَوْلَهُ وَ تَنَاسَيْتُمْ وَصِيَّتَهُ فَعَمَّا قَلِيلٍ يَصْفُو الَكُمُ الْاَمْرُ حِينَ تَزُورُوا الْقُبُورَ وَ قَدْ اَثْقَلَتْ ظَهْرَكَ مِنَ الْاَوْزَارِ لَوْ حُمِلْتَ اِلَى قَبْرِكَ لَقَدِمْتَ عَلَى مَا قَدَّمْتَ فَلَوْ رَاجَعْتَ اِلَى الْحَقِّ وَ اَنْصَفْتَ اَهْلَهُ لَكَانَ ذٰلِكَ نَجَاةً لَكَ يَوْمَ تَحْتَاجُ اِلَى عَمَلِكَ وَ تَفَرَّدُ فِي حُفْرَتِكَ بِذُنُوبِكَ عَمَّا اَنْتَ لَهُ فَاعِلٌ وَ قَدْ سَمِعْتَ كَمَا سَمِعْنَا وَ رَاَيْتَ كَمَا رَاَيْنَا فَلَمْ يُرَوِّعْكَ ذٰلِكَ عَمَّا اَنْتَ لَهُ فَاعِلٌ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي نَفْسِكَ فَقَدْ اَعْذَرَ مَنْ اَنْذَرَ ثُمَّ قَامَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ ارْبَعْ عَلَى نَفْسِكَ وَ قِسْ شِبْرَكَ بِفِتْرِكَ وَ الْزَمْ بَيْتَكَ وَ ابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَسْلَمُ لَكَ فِي حَيَاتِكَ وَ مَمَاتِكَ وَ رُدَّ هٰذَا الْاَمْرَ اِلَى حَيْثُ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَسُولُهُ وَ لَا تَرْكَنْ اِلَى الدُّنْيَا وَ لَا يَغُرَّنَّكَ مَنْ قَدْ تَرَى مِنْ اَوْغَادِهَا فَعَمَّا قَلِيلٍ تَضْمَحِلُّ عَنْكَ دُنْيَاكَ ثُمَّ تَصِيرُ اِلَى رَبِّكَ فَيَجْزِيكَ بِعَمَلِكَ وَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لِعَلِيٍّ عليه السلام وَ هُوَ صَاحِبُهُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ قَدْ نَصَحْتُكَ اِنْ قَبِلْتَ نُصْحِي ثُمَّ قَامَ بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ نَسِيتَ اَمْ تَنَاسَيْتَ اَمْ خَادَعَتْكَ نَفْسُكَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَسَلَّمْنَا عَلَى عَلِيٍّ بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ نَبِيُّنَا عليه السلام بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَاتَّقِ اللّٰهَ رَبَّكَ وَ اَدْرِكْ نَفْسَكَ قَبْلَ اَنْ لَا تُدْرِكَهَا وَ اَنْقِذْهَا مِنْ هَلَكَتِهَا وَ دَعْ هٰذَا الْاَمْرَ وَ وَكِّلْهُ اِلَى مَنْ هُوَ اَحَقُّ بِهِ مِنْكَ وَ لَا تُمَادِ فِي غَيِّكَ وَ ارْجِعْ وَ اَنْتَ تَسْتَطِيعُ الرُّجُوعَ فَقَدْ نَصَحْتُكَ نُصْحِي وَ بَذَلْتُ لَكَ مَا عِنْدِي فَاِنْ قَبِلْتَ وُفِّقْتَ وَ رَشَدْتَ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَدْ عَلِمْتُمْ وَ عَلِمَ خِيَارُكُمْ اَنَّ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ صلى الله عليه وآله وسلم اَقْرَبُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْكُمْ وَ اِنْ كُنْتُمْ اِنَّمَا تَدَّعُونَ هٰذَا الْاَمْرَ بِقَرَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ تَقُولُونَ اِنَّ السَّابِقَةَ لَنَا فَاَهْلُ نَبِيِّكُمْ اَقْرَبُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْكُمْ وَ اَقْدَمُ سَابِقَةً مِنْكُمْ وَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام صَاحِبُ هٰذَا الْاَمْرِ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ فَاَعْطُوهُ مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُ وَ لَا تَرْتَدُّوا عَلَى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ ثُمَّ قَامَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَجْعَلْ لِنَفْسِكَ حَقّاً جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِغَيْرِكَ وَ لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ عَصَى رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ خَالَفَهُ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ وَ ارْدُدِ الْحَقَّ اِلَى اَهْلِهِ تَخِفُّ ظَهْرُكَ وَ تَقِلُّ وِزْرُكَ وَ تَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ هُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ تَصِيرُ اِلَى الرَّحْمٰنِ فَيُحَاسِبُكَ بِعَمَلِكَ وَ يَسْاَلُكَ عَمَّا فَعَلْتَ ثُمَّ قَامَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَبِلَ شَهَادَتِي وَحْدِي وَ لَمْ يُرِدْ مَعِي غَيْرِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ اَهْلُ بَيْتِي يَفْرُقُونَ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَ هُمُ الْاَئِمَّةُ الَّذِينَ يُقْتَدَى بِهِمْ ثُمَّ قَامَ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَنَا اَشْهَدُ

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ اَقَامَ عَلِيّاً فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مَا اَقَامَهُ اِلَّا لِلْخِلَافَةِ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ مَا اَقَامَهُ اِلَّا لِيَعْلَمَ النَّاسُ اَنَّهُ وَلِيُّ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَوْلَاهُ فَقَالَ عليه السلام اِنَّ اَهْلَ بَيْتِي نُجُومُ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَدِّمُوهُمْ وَ لَا تَقَدَّمُوهُمْ ثُمَّ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِمَامُكُمْ مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ هُوَ اَنْصَحُ النَّاسِ لِاُمَّتِي ثُمَّ قَامَ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ فِي اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ وَ رُدُّوا هَذَا الْاَمْرَ اِلَيْهِمْ فَقَدْ سَمِعْتُمْ كَمَا سَمِعْنَا فِي مَقَامٍ بَعْدَ مَقَامٍ مِنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ اَنَّهُمْ اَوْلَى بِهِ مِنْكُمْ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ فَتَكَلَّمَ وَ قَامَ جَمَاعَةٌ مِنْ بَعْدِهِ فَتَكَلَّمُوا بِنَحْوِ هَذَا فَاَخْبَرَ الثِّقَةُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ اَتَاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَشَرَةُ رِجَالٍ مِنْ عَشَائِرِهِمْ شَاهِرِينَ السُّيُوفَ فَاَخْرَجُوهُ مِنْ مَنْزِلِهِ وَ عَلَا الْمِنْبَرَ وَ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ وَ اللهِ لَئِنْ عَادَ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَتَكَلَّمَ بِمِثْلِ الَّذِي تَكَلَّمَ بِهِ لَنَمْلَاَنَّ اَسْيَافَنَا مِنْهُ فَجَلَسُوا فِي مَنَازِلِهِمْ وَ لَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ بَعْدَ ذَلِكَ.

مہاجرین و انصار میں سے جن لوگوں نے ابوبکر کے خلافت پر بیٹھنے اور اس کے حضرت علی علیہ السلام پر مقدم ہونے سے انکار کیا تھا ان کی تعداد بارہ تھی۔

مہاجرین میں سے: (۱) خالدؓ ابن سعید ابن عاص (۲) مقدادؓ ابن اسود (۳) ابیؓ ابن کعب (۴) عمار ابن یاسرؓ (۵) ابوذر غفاریؓ (۶) سلمان فارسیؓ (۷) عبداللہؓ ابن مسعود ۸) بریدہؓ اسلمی

انصار میں سے (۹) خزیمہؓ ابن ثابت ذوالشہادتین (۱۰) سہلؓ ابن حنیف (۱۱) ابوایوب انصاریؓ (۱۲) ابوالہیثمؓ ابن تیہان وغیرہ۔۔۔۔

ابوبکر جس وقت منبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گئے تو ان افراد نے باہم مشورہ کیا تو ان میں کچھ نے کہا: ہم اس کے پاس جا کر اسے منبر رسولؐ سے کیوں نہ اتار دیں جبکہ باقی لوگ کہنے لگے اگر تم نے ایسا کیا تو اس طرح تم لوگ اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ گے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو'' ہمیں حضرت علی علیہ السلام کے پاس جانا چاہیئے تا کہ ان سے مشورہ لے سکیں اور انہیں اس امر سے آگاہ بھی کر دیں، لہٰذا یہ لوگ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت آپ نے اپنا حق چھوڑ دیا اور خانہ نشین ہو گئے حالانکہ آپ زیادہ سزاوار تھے۔ ہم نے یہ سوچا تھا کہ اس کے پاس جا کر اسے منبر رسولؐ سے اتار دیں اس لئے کہ یہ حق آپ کا ہے اور اس خلافت کے آپ زیادہ سزاوار ہیں مگر ہم آپ

سے مشورہ لینے آئے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم نے اس کے ساتھ جنگ کر لی اور تمہاری مثال ایسی ہوگی جیسے آنکھ میں سرمہ یا سالن میں نمک کیونکہ اس بات پر اپنے نبیؐ کی بات کو ترک کرنے اور اپنے پروردگار کو جھٹلانے والی قوم متفق ہوگئی ہے اور اس سلسلے میں میں اپنے گھر والوں سے بھی مشورہ کر چکا ہوں تو وہ بھی چپ سادھنے کے علاوہ کسی اور بات سے منع کرتے ہیں اور اس کی وجہ تم لوگ بھی جانتے ہو کہ اس قوم کے سینوں میں کینہ اور اللہ اور اس کے نبی کے اہلبیتؑ کے لئے بغض بھرا ہوا ہے اور یہ لوگ دور جاہلیت کے خون کا بدلہ چاہتے ہیں۔

خدا کی قسم! اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو یہ لوگ تلواریں سونت لیں اور قتل و غارت گری پر اتر آئیں گے جس طرح کہ انہوں نے کیا تھا، یہاں تک کہ مجھے مقہور کر دیا اور مجھ پر غلبہ پالیا اور مجھ سے کہنے لگے بیعت کرو ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے پھر تو مجھے اس کے علاوہ کوئی حیلہ نظر نہ آیا کہ میں اس قوم سے اپنا دفاع کروں اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بات یاد آگئی تھی کہ اے علیؑ! جب یہ قوم تمہاری بیعت توڑ دے اور اس پر ہٹ دھرمی اختیار کر لے اور اس سلسلے میں میری نافرمانی پر اتر آئے تو تم پر صبر کرنا لازم ہوگا یہاں تک کہ خدا اپنا حکم نازل کرے اور یہ لوگ لامحالہ تم سے غداری کریں گے لہٰذا تم ان کو موقع مت دینا کہ یہ تم کو ذلیل کریں اور تمہارے خون کے طالب ہو جائیں اس لئے کہ یہ امت میرے بعد تم سے غداری کرے گی اور اس طرح کی خبر مجھے جبریل علیہ السلام نے میرے پروردگار کی جانب سے دی ہے۔

لیکن ہاں! تم اس کے پاس جاؤ اور اسے اس بات سے آگاہ کر دو جو تم نے اپنے نبیؐ سے سنا ہے اور اس پر کوئی بھی چیز مبہم مت رکھنا تاکہ یہ اس پر عظیم ترین اتمام حجت ہو اور جب وہ اپنے پروردگار کے سامنے اس حالت میں آئے کہ اس نے اللہ کی اور اس کے نبیؐ کی نافرمانی کی اور اس کی مخالفت کی ہو تو یہ اس کی زیادہ سے زیادہ عقوبت کا سبب بنے۔

یہ گروہ بروزِ جمعہ وہاں پہنچا اور منبر رسولؐ کو گھیر کر مہاجرین سے کہنے لگے کہ بلاشبہ اللہ نے قرآن میں تم لوگوں کو انصار پر مقدم رکھا ہے اور ارشاد ہوتا ہے "لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ" (خدا نے نبی اور ان مہاجرین و انصار پر بڑا فضل کیا)[1] آغاز تم لوگوں سے کیا پس اس طرح اللہ نے سب سے پہلے تمہیں یاد کیا۔

سب سے پہلے خالد بن سعید ابن عاص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! اللہ سے ڈرو جبکہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں کیا فرمایا تھا: کیا تم نہیں جانتے کہ جنگ بنو قریظہ کے دن جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے تو آپؐ نے کیا فرمایا تھا؟ یقیناً اللہ کے رسول نے ہم میں سے عالی مرتبت لوگوں کی جانب رخ کر کے فرمایا تھا اے گروہِ مہاجرین و انصار! میں تم لوگوں کو وصیت کرتا ہوں لہٰذا تم لوگ اسے محفوظ کر لو اور

---

[1] سورۂ توبہ آیت ۱۱۷

میں تمہیں ایک پیشکش کرتا ہوں تو تم لوگ اسے قبول کرلو! آگاہ رہو کہ میرے بعد علیؑ تمہارے امیر اور تمہارے خلیفہ ہیں مجھے میرے پروردگار نے اس چیز کی وصیت کی ہے اور اگر تم میری اس وصیت کی حفاظت نہیں کرو گے اور اس کی تائید ونصرت نہیں کرو گے تو تم اپنے احکام میں مخالفت کرو گے تمہارے دینی امور تشویش کا شکار ہو جائیں گے۔

آگاہ رہو! میرے اہلبیتؑ ہی میرے وارث اور میری امت کی باگ ڈور سنبھالنے والے ہیں۔اے میرے اللہ! ان میں سے جو بھی میری وصیت کی حفاظت کرے اس کو میرے زمرے میں محشور کرنا اور میری رفاقت سے بہرہ مند فرمانا تاکہ اسے اخروی سعادت نصیب ہو اگر کوئی شخص میرے پیچھے میرے اہلبیتؑ کے ساتھ برائی کے ساتھ پیش آئے تو تو اسے جنت سے محروم کر دینا کہ جس کا عرض تمام آسمان وزمین ہے۔

اس موقع پر عمر بن الخطاب نے کہا: اے خالد! چپ رہو تمہارا شمار شوریٰ کے لوگوں میں سے نہیں ہوتا اور نہ ہی تمہارا شماران لوگوں میں سے ہوتا ہے کہ جن کی بات تسلیم کر لی جائے۔

خالد کہنے لگے: اے ابن خطاب تم چپ رہو؛ خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ تم اپنی زبان سے بات نہیں کر رہے اور تم اپنے لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں پر اعتماد کر رہے ہو۔ بخدا سب قریش جانتا ہے کہ تمہارا سب سے زیادہ ملامت شدہ، ادب میں سب سے کم ترین اور گم نام ترین ہے نیز اللہ اور اس کے رسولؐ سے بے نیازی میں سے کم ترین ہے۔ میدان جنگ میں تم بزدل ہو، مال کے معاملہ میں لئیم ہو، قریش میں بھلا تمہارا کیا فخر؟ بالآخر خالد نے اسے خاموش کر دیا اور پھر بیٹھ گئے۔

اس کے بعد حضرت ابذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد وثنا بجالانے کے بعد فرمایا: اے گروہِ مہاجر! تم اور تمہارے نیک وکار جانتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد یہ خلافت علیؑ کے لئے ہے اس کے بعد حسنؑ اور حسینؑ کے لئے اور اس کے بعد اولادِ حسینؑ سے میرے اہلبیتؑ کے لئے۔ جبکہ تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو بالائے طاق رکھ کر ان کی وصیت کو فراموش کرنے کا بہانہ کر رہے ہو اور اس دنیائے فانی کی اتباع کرنے لگے اور آخرت کی لازوال اور لافانی نعمتوں کو ترک کر دیا کہ جس کے رہنے والے غمگین ہوں گے اور نہ ہی انہیں موت آئے گی۔ تمام انبیاء کی امتوں نے ان کے بعد اسی طرح کفر کیا اور ان کے احکامات میں ردوبدل کر دیا تو تم لوگ بھی ان ہی قوموں کے نقش قدم پر چلنے لگے اور جو انہوں نے کیا وہی تم بھی کر رہے ہو لہٰذا عنقریب ہی تم لوگ اپنے اس کام کا وبال دیکھو گے حالانکہ اللہ اپنے بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کرتا۔

اس کے بعد سلمان فارسیؓ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے ابوبکر! قضاوت کے وقت کس پر تکیہ کرو گے؟ جب تم سے کسی ایسی چیز کے بارے سوال کیا جائے گا کہ جس کا تم علم نہیں رکھتے تو کس کی پناہ میں جاؤ گے؟ حالانکہ اس قوم میں وہ شخص موجود ہے جو علم میں سب سے بڑھ کر ہے نیک نامی اور مناقب میں وفضائل میں سب سے زیادہ شہرت بھی اسی کی ہے نیز

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت داری میں تم سے زیادہ قریب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ہی میں انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو مقدم کر دیا تھا اور تم لوگوں کو اس کی وصیت بھی کر دی تھی مگر تم لوگوں نے پیغمبرؐ کے حکم کو چھوڑ دیا اور وصیت کو بالائے طاق رکھ دیا لہٰذا عنقریب اس امر کا تصفیہ ہوگا کہ جب تم قبروں میں جاؤ گے درحالانکہ تمہاری پیٹھ پر گناہوں کا بوجھ ہوگا اور اگر تم اسی حالت میں قبر میں گئے تو تم کو اپنے کئے پر ندامت ہوگی جبکہ اگر تم حق کی طرف پلٹ جاؤ اور اہل حق کے ساتھ انصاف کر دو تو یہ اس دن تمہاری نجات کا سامان ہوگا کہ جس تم عمل کے محتاج ہوگے اور تن تنہا اپنے گناہوں کے ساتھ قبر میں ہوگے حالانکہ جو ہم نے سنا وہ تم بھی سن چکے ہو اور جو ہم نے دیکھا وہ تم بھی دیکھ چکے ہو مگر یہ سب تمہارے کرتوتوں سے باز کیوں نہیں رکھ رہا؟ تم کو چاہئے کہ اپنے نفس کے لئے اللہ کو مدنظر رکھو اس لئے کہ جس نے تقویٰ اختیار کیا اس نے حق خدا ادا کر دیا۔

پھر مقدادؓ ابن اسود کھڑے ہوئے اور اور فرمایا: اپنے بارے میں اندازہ کر لو اور بالشت کو دو انگلیوں کے درمیان ناپ لو یعنی اپنی حد سے تجاوز نہ کرو اپنے گھر میں بیٹھ جاؤ اور اپنی غلطی پر آنسو بہاؤ کہ یہی تمہاری حیات و موت میں سلامتی کا باعث ہوگا اور اس امر خلافت کو وہیں لوٹا دو جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے قرار دیا ہے دنیا کی طرف مت جھکو اور اس کی جو فریب کاریاں تم دیکھ رہے ہو ان سے دھوکہ مت کھاؤ اس لئے کہ عنقریب یہ دنیا تم سے چھین لی جائے گی اور اس کے بعد تو تم اپنے پروردگار کی جانب لوٹ کر جاؤ گے کہ وہ تمہارے عمل کا حساب کرے گا حالانکہ تم جانتے ہی ہو کہ یہ امر خلافت حضرت علی علیہ السلام کے لئے ہی ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ انہی کا حق ہے میں نے تمہیں نصیحت کر دی اگر تم میری نصیحت قبول کرو۔

اس کے بعد بریدہ اسلمیؓ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے ابوبکر! تم واقعی بھول گئے ہو یا بھولنے کا بہانہ کر رہے ہو؟ یا کہیں اپنے آپ کو دھوکہ تو نہیں دے رہے ہو؟ کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا اور ہم نے علیؑ کو امیر المومنین تسلیم کر لیا تھا جب کہ ہمارے نبیؐ بھی ہمارے درمیان تھے۔ پس تم اللہ سے ڈرو جو تمہارا پالنے والا ہے اور اپنے نفس کا ادراک حاصل کرو قبل اس کے کہ اس کے ادراک کا موقع ہاتھ سے نکل جائے اس طرح اپنے نفس کو ہلاکت سے بچا لو اور اس خلافت کو چھوڑ دو اور اسے اس کے حوالے کر دو کہ جو اس کا تم سے زیادہ حقدار ہے اور اپنی سرکشی پر ڈٹے مت رہو اور اس سے باز آجاؤ کہ اس سے باز آنا تمہارے اختیار میں ہے میں تو نصیحت کا حق ادا کر دیا اور جو کچھ میں کہہ سکتا تھا کہہ دیا، اے کاش! کہ تمہیں اس کو قبول کرنے کی توفیق مل جائے اور تم ہدایت پا لو۔

اس کے بعد عبداللہؓ ابن مسعود کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے قریش کی جماعت! یقیناً تم اور تمہارے پسندیدہ لوگ بھی اس بات سے واقف ہیں کہ تمہارے نبیؐ کی اہلبیتؑ تم سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہیں اور اگر تم اس خلافت کے اس لئے دعویدار ہو کہ رسولؐ سے تمہاری قرابت داری ہے اور تم کہتے ہو ہم پہلے اسلام لائے تو تمہارے نبیؐ کی

اہلبیتؑ تم سے بھی رسول خداؐ سے قریب تر ہیں اور تم میں سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا تھا وہ علیؑ ہیں جو تمہارے نبی کے بعد اس خلافت کے حقیقی حقدار ہیں۔ لہٰذا جس چیز کو اللہ نے ان کے لئے مخصوص رکھا ہے تم لوگوں پر لازم ہے کہ وہ انہیں دے دو اور پیٹھ دکھا کر مت جاؤ کہ نقصان میں رہو گے۔

اس کے بعد عمار ابن یاسرؓ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے ابوبکر! کسی حق کو اپنا سمجھ کر مت لے لو کہ اللہ نے اسے کسی اور کے لئے قرار دیا ہے اور رسول خداؐ کے اہلبیتؑ کے سلسلہ میں آپؐ کے پہلے نافرمان مت بنو اور حق ان کے حقداروں کی جانب لوٹا دو کہ اس طرح سے تمہاری پیٹھ پر سے بوجھ ہلکا ہو جائے گا اور تم اپنا گناہ کم کر لو گے، لہٰذا تم رسول خداؐ سے جب ملاقات کرو گے تو وہ تم سے راضی وخوشنود ہوں گے اور پھر اس کے بعد تم خدائے رحمٰن کی طرف جاؤ گے تو وہ تمہارے عمل کا حساب کرے اور تم نے جو کچھ کیا ہے اس کے متعلق باز پرس کرے گا۔

اس کے بع خزیمہ بن ثابت ذوالشہادتین کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے ابوبکر! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خداؐ نے مجھ اکیلے کی گواہی قبول کی تھی جبکہ میرے ساتھ اور کوئی گواہ نہ تھا۔

ابوبکر نے کہا: ہاں! ایسا ہوا تھا۔

خزیمہؓ کہنے لگے پس میں اللہ کی خاطر گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول خداؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے اہلبیتؑ حق و باطل کے درمیان فرق واضح کر دیں گے اور وہ وہ ائمہ ہیں جن کی اقتدا کی جانی چاہئے۔

اس کے بعد ابوالہیثمؓ ابن تیہان کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اے ابوبکر! میں نبیؐ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ ایک مرتبہ آپؐ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام کو کھڑا کیا اس پر انصار کہنے لگے رسول خداؐ نے انہیں خلافت کے لئے کھڑا کیا ہے جبکہ ان میں سے کچھ کہنے لگے انہیں اس لئے کھڑا کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ حضرت علی علیہ السلام ان لوگوں کے ولی ہیں کہ جن کے رسول خداؐ ولی ومولا ہیں تو نبیؐ نے فرمایا تم لوگ اس بات کو جان لو کہ میرے اہلبیتؑ روئے زمین پر بسنے والوں کے لئے ستارے ہیں لہٰذا انہیں مقدم اور آگے کرو نہ کہ ان کے آگے ہو جاؤ۔

اس کے بعد سہل بن حنیفؓ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں رسول خداؐ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے بعد تمہارا امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہے اور یہ میری امت کے لئے مخلص ترین ہے۔

اس کے بعد ابوایوب انصاری کھڑے ہوئے اور فمایا: تم لوگ اہلبیتؑ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اس خلافت کو انہیں لوٹا دو کہ جس طرح ایک کے بعد ایک مقام پر ہم نے سنا ہے اور تم لوگوں نے بھی نبیؐ سے سنا ہے کہ یہ تم لوگوں سے زیادہ سزاوار ہیں پھر آپ بیٹھ گئے۔

اس کے بعد زیدؓ بن وہب نے کھڑے ہو کلام کیا اور ان کے بعد کچھ دیگر افراد نے بھی کھڑے ہو کر اسی قسم کی باتیں

کیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ قابل وثوق اصحاب نے خبر دی کہ ابوبکر تین دن اپنے گھر میں بیٹھے رہے اور تیسرے دن انہوں نے حضرت عمر، طلحہ، زبیر، عثمان، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد ابن وقاص اور ابوعبیدہ جراح سے ملاقات کی جبکہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ان کے خاندان کے دس افراد تھے جو تلوار سونتے ہوئے تھے ان لوگوں نے انہیں گھر سے نکالا اور منبر پر چڑھا دیا تو ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا: خدا کی قسم! اگر تم میں سے کوئی بھی دوبارہ آیا اور اس قسم کی باتیں کیں جیسے کہ پہلے کیں تھیں تو ہم اپنی تلواروں کو اس کے خون سے رنگ دیں گے۔ لہٰذا وہ لوگ گھر ہی میں بیٹھے رہے اور اس کے بعد کسی نے بات نہ کی۔

أخرج الله عز وجل من بني إسرائيل اثني عشر سبطا و نشر من الحسن و الحسين عليه السلام اثني عشر سبطا

خداوند عالم نے بنی اسرائیل سے بارہ سبط پیدا کر کے ان میں کتاب اور نبوت کو قرار دیا اور حسن وحسین علیہما السلام سے بھی ۱۲ بارہ سبط پیدا کیے۔

۵ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ النَّسَّابَةُ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيُّ السَّعْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحْكَمٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام عَمَّا يُقَالُ فِي بَنِي الْأَفْطَسِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَخْرَجَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ هُوَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام اثْنَيْ عَشَرَ سِبْطاً وَ جَعَلَ فِيهِمُ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتَابَ وَ نَشَرَ مِنَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ابْنَيْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله اثْنَيْ عَشَرَ سِبْطاً ثُمَّ عَدَّ الِاثْنَيْ عَشَرَ مِنْ وُلْدِ إِسْرَائِيلَ فَقَالَ رُوبِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ وَ شَمْعُونُ بْنُ يَعْقُوبَ وَ يَهُودَا بْنُ يَعْقُوبَ وَ يشاجر بْنُ يَعْقُوبَ وَ زيلون بْنُ يَعْقُوبَ وَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ وَ بِنْيَامِينُ بْنُ يَعْقُوبَ وَ نفتالى بْنُ يَعْقُوبَ وَ دَانُ بْنُ يَعْقُوبَ وَ سَقَطَ عَنْ أَبِي الحسن[1] الْحُسَيْنِ النَّسَّابَةِ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ عَدَّ الِاثْنَيْ عَشَرَ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَقَالَ أَمَّا الْحَسَنُ فَانْتَشَرَ مِنْ سِتَّةِ أَبْطُنٍ وَ هُمْ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ بَنُو إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ بَنُو دَاوُدَ بْنِ الْحَسَنِ

بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ بَنُو جَعْفَرِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَعَقَّبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ هَذِهِ السِّتَّةِ الْأَبْطُنِ ثُمَّ عَدَّ بَنِي الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ بَنُو مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَطْنٌ وَ بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ الْبَاهِرِ بْنِ عَلِيٍّ وَ بَنُو زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ بَنُو الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ بَنُو عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ بَنُو عَلِيِّ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَهَؤُلَاءِ السِّتَّةُ الْأَبْطُنِ نَشَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

عبیداللہ بن عبداللہ بن حسن نے فرمایا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے فرزندانِ افطس کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے اس بارے میں سوال کیا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے اسرائیل یعنی جناب یعقوب فرزند حضرت اسحاق بن حضرت خلیل اللہ سے بارہ سبط پیدا کر کے ان میں کتاب اور نبوت کو قرار دیا اور حسن و حسین فرزندان علی و فاطمہ علیہم السلام سے بھی ۱۲ بارہ سبط پیدا کیے۔

فرزندان یعقوب علیہ السلام کے نام یہ تھے: (۱) روبیل (۲) شمعون (۳) یہودا (۴) یشاجر (۵) زیلون (۶) یوسف (۷) بنیامین (۸) نفتالی (۹) ودان۔

اس کے بعد تین نام ذکر نہیں کیے گئے۔

امام حسن علیہ السلام سے چھ اسباط: (۱) بنی حسن بن زید بن حسن بن علی علیہما السلام (۲) بنی عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی علیہما السلام (۳) بنی ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی علیہما السلام (۴) بنی حسن بن حسن بن علی علیہما السلام (۵) بنی داود بن حسن بن حسن بن علی علیہما السلام (۶) بنی جعفر بن حسن بن حسن بن علی علیہما السلام۔

امام حسن بن علی کی نسل انہی چھ سے آگے بڑھی۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد کو شمار کرنا شروع کیا تو فرمایا: (۱) بنی محمد بن علی الباقر علی بن الحسین علیہما السلام (۲) بنی عبداللہ بن باہر بن علی (۳) بنی زید بن علی بن الحسین علیہما السلام (۴) بنی الحسین بن علی بن الحسین علیہما السلام (۵) بنی عمر بن علی بن الحسین بن علی علیہما السلام (۶) بنی علی بن علی بن حسین بن علی علیہما السلام۔

پس یہ چھ خاندان ہیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے امام حسین علیہ السلام کی نسل کو دنیا میں پھیلایا۔

الخلفاء والأئمة بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم اثنا عشر عليه السلام

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلفا و ائمہ علیہم السلام کی تعداد بارہ ہے

۱ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْمَرْوَزِيُّ بِالرَّيِّ فِي رَبِيعِ الْأَوَّلِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ هُوَ الْمَعْرُوفُ بِاِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَعْرِضُ مَصَاحِفَنَا عَلَيْهِ اِذْ قَالَ لَهُ فَتًى شَابٌّ هَلْ عَهِدَ اِلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ خَلِيفَةٌ قَالَ اِنَّكَ لَحَدَثُ السِّنِّ وَ اِنَّ هَذَا شَيْءٌ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ نَعَمْ عَهِدَ اِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ اَنَّهُ يَكُونُ بَعْدَهُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً بِعَدَدِ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ.

مسروق کہتا ہے کہ جس زمانے میں عبداللہ بن مسعود کے پاس میں اپنے قرآن کا مقابلہ کرنے جایا کرتا تھا ایک روز ایک نوجوان آیا اور عبداللہ بن مسعود سے سوال کیا کہ آیا تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو اپنے خلفاء کی تعداد بتائی ہے؟ ابن مسعود نے کہا کہ تم تو ابھی نوجوان ہو یہ بات تو مجھ جیسے کسی سن رسیدہ آدمی نے ابھی تک نہیں پوچھی تھی۔ بیشک ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو خبر دی ہے کہ میرے بعد میرے بارہ خلیفہ وجانشین مطابق تعداد نقبائے بنی اسرائیل کے ہوں گے۔ اس حدیث کو مولف علیہ الرحمہ نے بہت سے طریقوں سے نقل کیا ہے بعض میں یہ فقرہ بھی ہے کہ وہ خلفاء اور ائمہ قریش سے ہوں گے۔

۷ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ عَبْدٍ قَالَ كُنَّا جُلُوساً فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَيُّكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ هَلْ حَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ قَالَ نَعَمْ اثْنَا عَشَرَ عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ.

قیس بن عبدہ کہتا ہے کہ ہم لوگ ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس حلقہ میں عبداللہ ابن مسعودؓ بھی شامل تھے کہ ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا تم میں عبداللہ ابن مسعودؓ کون ہے؟

عبداللہ نے کہا: میں ہوں۔

اس شخص نے کہا: کیا تم لوگوں کے نبیؐ نے تمہیں یہ بیان کیا ہے کہ ان کے بعد کون حضرات خلفاء ہوں گے

عبداللہ ابن مسعود نے کہا: ہاں! بارہ خلفاء ہوں گے جیسے کہ بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد بارہ تھی۔

۸ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَامِينِيُّ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَضْلِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْغَفَّارِ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوا عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ عَبْدٍ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ عَتَّابٌ وَ هٰذَا حَدِيثُ مُطَرِّفٍ قَالَ كُنَّا جُلُوساً فِي الْمَسْجِدِ وَ مَعَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ فِيكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَمَا حَاجَتُكَ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ فِيكُمْ مِنْ خَلِيفَةٍ قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ مُنْذُ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ نَعَمْ اثْنَا عَشَرَ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ اَبُو عَرُوبَةَ فِي حَدِيثِهِ نَعَمْ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَ قَالَ جَرِيرٌ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْخُلَفَاءُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ كَعَدَدِ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ.

ابوالقاسم عتاب بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ عبداللہ ابن مسعودؓ بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور کہنے لگا تم میں عبداللہ ابن مسعودؓ کون ہے؟

عبداللہ نے کہا: میں ہوں۔

اس شخص نے کہا: کیا تم لوگوں کے نبیؐ نے تمہیں یہ بیان کیا ہے کہ ان کے بعد کون حضرات خلفاء ہوں گے

عبداللہ ابن مسعود نے کہا: تم نے مجھ سے ایک ایسے امر کے بارے میں سوال کیا ہے کہ جب سے میں عراق آیا ہوں تب سے مجھ اس کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا۔ ہاں تو ان کی تعداد بارہ ہے جیسے کہ بنی اسرائیل کے نقباء بارہ تھے۔

ابوعروبہ نے ایک اور جگہ بیان کیا ہے کہ ''ہاں! تعداد میں بنی اسرائیل کے نقباء جتنے ہوں گے''۔

جریر نے اشعث ابن مسعود کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ میرے بعد بارہ خلفا ہوں گے جس طرح کہ نقبائے بنی اسرائیل بھی بارہ تھے۔

⑨ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَامِينِيُّ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ هَلْ حَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنْ خَلِيفَةٍ فَقَالَ نَعَمْ مَا سَاَلَنِي عَنْهَا اَحَدٌ قَبْلَكَ وَ اِنَّكَ لَاَحْدَثُ الْقَوْمِ

سِنّاً قَالَ ﷺ يَكُونُ بَعْدِى عِدَّةُ نُقَبَاءِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام.

عامر نے مسروق کے ذریعہ خبر دی کہ ایک شخص ابن مسعود کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا تم لوگوں کے نبیؐ نے تمہیں یہ بیان کیا ہے کہ ان کے بعد کون حضرات خلفاء ہوں گے

عبداللہ ابن مسعود نے کہا: تم نے مجھ سے ایک ایسے امر کے بارے میں سوال کیا ہے کہ جب سے میں عراق آیا ہوں تب سے مجھ اس کے بارے میں کسی نے نہیں پوچھا۔ حالانکہ تم قوم کے سب سے کم عمر ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقباء کی تعداد میں ہوں گے۔

⑩ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نُعَيْمٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هَلْ حَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ قَالَ نَعَمْ وَ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ وَ اِنَّكَ لَاَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنّاً نَعَمْ قَالَ يَكُونُ بَعْدِى عِدَّةُ نُقَبَاءِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام.

اسناد کے فرق کے ساتھ حدیث تکرار ہوئی ہے۔

⑪ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نُعَيْمٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَالِدٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هَلْ حَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ فَقَالَ نَعَمْ وَ مَا سَاَلَنِي اَحَدٌ قَبْلَكَ وَ اِنَّكَ لَاَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنّاً نَعَمْ قَالَ يَكُونُ بَعْدِى عِدَّةُ نُقَبَاءِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام.

جابر ابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد آپؐ نے آواز دھیمی کر لی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے کیا بات پوشیدہ رکھ رہے ہیں؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

⑫ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ يَعْنِي الْهَمْدَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِى اثْنَا عَشَرَ اَمِيراً ثُمَّ اَخْفَى صَوْتَهُ فَقُلْتُ لِاَبِى مَا الَّذِى اَخْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

اسناد کے فرق کے ساتھ سابقہ حدیث تکرار ہوئی ہے۔

⑬ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْيَشْكُرِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أشوع عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جِئْتُ مَعَ اَبِى اِلَى الْمَسْجِدِ وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدِى اثْنَا عَشَرَ يَعْنِى اَمِيراً ثُمَّ خَفَضَ مِنْ صَوْتِهِ فَلَمْ اَدْرِ مَا يَقُولُ فَقُلْتُ لِاَبِى مَا قَالَ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

اسناد کے فرق کے ساتھ سابقہ حدیث تکرار ہوئی ہے۔

⑭ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ طَاهِرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ يَعْنِى مُحَمَّدَ بْنَ عَلَاءٍ الْهَمَدَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِى عَمِّى يَعْنِى ابْنَ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيَّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِى اثْنَا عَشَرَ اَمِيراً ثُمَّ تَكَلَّمَ فَخَفِيَ عَلَيَّ مَا قَالَ فَسَاَلْتُ اَبِى مَا الَّذِى قَالَ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

اسناد کے فرق کے ساتھ سابقہ حدیث تکرار ہوئی ہے۔

⑮ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَعْنِى الْبُسْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِى غُنْدَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِى اثْنَا عَشَرَ اَمِيراً وَ قَالَ كَلِمَةً لَمْ اَسْمَعْهَا فَقَالَ الْقَوْمُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

اسناد کے فرق کے ساتھ سابقہ حدیث تکرار ہوئی ہے۔

⑯ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْمَرْوَزِيُّ بِالرَّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ يَعْنِى ابْنَ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِى سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَنْ يَنْقَضِيَ حَتَّى يَمْلِكَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ فَقَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِاَبِى مَا قَالَ فَقَالَ قَالَ عليه السلام كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابر ابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ امر تکمیل تک نہیں پہنچے گا یہاں تک کہ میرے بعد بارہ خلفا متمکن ہوں جو سب کے سب............ اس کے بعد آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۱۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدَانَ بْنِ سَهْلٍ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيزاً مَنِيعاً يُنْصَرُونَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً وَ قَالَ كَلِمَةً اَصَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا الْكَلِمَةُ الَّتِي اَصَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابر ابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دین اسی طرح معزز و محفوظ رہے گا اور ان لوگوں کی مدد کرتا رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ مقرر ہوں گے۔

راوہ کہتا ہے کہ اس کے بعد آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۱۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ كُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَزَالُ هَذِهِ الْاُمَّةُ مُسْتَقِيماً اَمْرُهَا ظَاهِرَةً عَلَى عَدُوِّهَا حَتَّى يَمْضِيَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَتَيْتُهُ فِي مَنْزِلِهِ قُلْتُ ثُمَّ يَكُونُ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ الْهَرْجُ.

جابر ابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس مات کے امور بالکل درست رہیں گے اور یہ دین اپنے دشمن پر ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ بارہ خلیفہ گزر جائیں کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

میں آپؐ کے گھر آپؐ سے ملنے گیا اور آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ہرج مرج۔

⑲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ وَ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالُوا سَمِعْنَا جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ اَبِي فَقَالَ لَا تَزَالُ هَذِهِ الْاُمَّةُ صَالِحاً اَمْرُهَا ظَاهِرَةً عَلَى عَدُوِّهَا حَتَّى يَمْضِيَ اثْنَا عَشَرَ مَلِكاً اَوْ قَالَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَاَلْتُ اَبِي فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابرابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اس امت کے تمام امور درست رہیں گے اور یہ اپنے دشمن پر ہمیشہ غالب رہے گا یہاں تک کہ میرے بعد بارہ افراد بادشاہت کریں یا فرمایا: بارہ افراد خلیفہ مقرر ہوں۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول خدا ﷺ نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرما رہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریشی ہوں گے۔

⑳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَيْدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ عِلَاقَةَ وَ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ اَمِيراً ثُمَّ اَخْفَى صَوْتَهُ فَسَاَلْتُ اَبِي فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابرابن سمرہ بیان کرتا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول خدا ﷺ نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرما رہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریشی ہوں گے۔

㉑ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ وَ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ كُلُّهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ اَمِيراً غَيْرَ اَنَّ قَالَ فِي حَدِيثِهِ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ فِي حَدِيثِهِ فَسَاَلْتُ اَبِي وَ قَالَ بَعْضُهُمْ فَسَاَلْتُ الْقَوْمَ فَقَالُوا قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابرابن سمرہ بیان کرتا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ اس کے بعد

آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے میں سمجھ نہ سکا۔

ایک حدیث میں ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریشی ہوں گے۔

دوسری حدیث میں کہ میں نے لوگوں سے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریشی ہوں گے۔

۴۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عِمْرَانَ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَالِياً عَلَى مَنْ نَاوَاهَا حَتَّى تَمْلِكَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَسَاَلْتُ مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنِّي فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابرابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میری امت کے اموراس سے دشمنی کرنے والے پر گالب رہیں گے یہاں تک کہ میرے بعد بارہ خلفا متمکن ہوں۔اس کے بعد آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا میں نے اپنے والد سے پوچھا: وہ کلمہ کیا تھا جسے لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۴۳ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو يَعْقُوبَ السَّمِينُ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزاً مَنِيعاً سَنِيّاً يُنْصَرُونَ عَلَى مَنْ نَاوَاهُمْ اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَصَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا الْكَلِمَةُ الَّتِي اَصَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

جابرابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا درحالیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب فرمارہے تھے میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد آپؐ نے اپنی آواز دھیمی کرتو نیں جان نہ سکا کہ آپؐ نے کیا فرمایا۔میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۴۴ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

بْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَشْوَعَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السِّوَائِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي فِي الْمَسْجِدِ وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَكُونُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ اَمِيراً ثُمَّ خَفَضَ مِنْ صَوْتِهِ فَلَمْ اَدْرِ مَا يَقُولُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ ﷺ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابرابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد میں تھا درحالیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب فرمارہے تھے میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد آپؐ نے اپنی آواز دھیمی کرتو نہیں جان نہ سکا کہ آپؐ نے کیا فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۲۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ سَالِمٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَزِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِي فِي الْمَسْجِدِ وَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ خَفَضَ صَوْتَهُ فَلَمْ اَدْرِ مَا يَقُولُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا يَقُولُ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابرابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ تھا درحالیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب فرمارہے تھے میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد آپؐ نے اپنی آواز دھیمی کرتو نہیں جان نہ سکا کہ آپؐ نے کیا فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۲۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقَاضِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ اَتَيْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَقُلْتُ ثُمَّ يَكُونُ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ.

جابرابن سمرہ روایت بیان کرتا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ مسجد میں تھا جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے بعد بارہ خلفا ہوں گے اور یہ سب کے سب قریشی ہوں گے۔

پس جب آپؐ گھر لوٹ گئے تو میں آپؐ کے گھر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنجناب ﷺ سے سوال کیا کہ اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ہرج مرج۔

۲۷ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْقَاضِي قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِياً حَتَّى يَلِيَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابر ابن سمرہ بیان کرتا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے امور اپنی ڈگر پر چلتے رہیں گے یہاں تک بارہ افراد ان پر ولایت حاصل کر لیں۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے میں سمجھ نہ سکا میں نے اپنے والد سے پوچھا: رسول خدا ﷺ نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرما رہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریشی ہوں گے۔

۲۸ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْقَاضِي قَالَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الدِّينُ صَالِحاً لَا يَضُرُّهُ مَنْ عَادَاهُ اَوْ مَنْ نَاوَاهُ حَتَّى يَكُونَ اثْنَا عَشَرَ اَمِيراً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابر ابن سمرہ بیان کرتا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دین خدا زائل نہیں ہوگا اور اپنی ڈگر پر چلتا رہے گا اور اس کے دشمن اِسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ بارہ امیر ہوں گے اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔

۲۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي زواد [رَوَّادٍ] قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَوَّلُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَلِي هَذَا الْاَمْرَ اثْنَا عَشَرَ قَالَ فَصَرَخَ النَّاسُ فَلَمْ اَسْمَعْ مَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي وَ كَانَ اَقْرَبَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي فَقُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَ كُلُّهُمْ لَا يُرَى مِثْلُهُ.

جابر ابن سمرہ بیان کرتا ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دین کی

ولایت بارہ افراد کے ہاتھ میں ہوگی تو لوگ شور کرنے لگے کہ جس کی وجہ سے جس کی وجہ سے میں نے نہیں سنا کہ پھر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا جو میری نسبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزدیک تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا؟

انہوں جواب دیا کہ آپ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریشی ہوں گے اوران میں سے ہرایک بے مثال ہوگا۔

۳۰ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَتَبَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رَجْمِ الْاَسْلَمِيِّ لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِماً حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَ يَكُونَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

عامر ابن سعد سے منقول ہے کہ میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ جابر ابن سمرہ کو ایک خط ارسال کیا کہ جس میں میں نے اس سے کہا کہ جو تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے وہ مجھے بھی بتاؤ تو اس نے جوابی خط میں تحریر کیا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعہ کے روز کہ جس کی شب اسلمی کو سنگسار کیا گیا تھا یہ کہتے سنا کہ دین اسلام تا قیام قیامت قائم ودائم رہے گا اور تم پر بارہ خلفا مقرر ہوں گے جن میں سے ہرایک قریشی ہوگا۔

۳۱ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ قَارِنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِسَنْجَانِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مُجَيْرِ بْنِ اَبِي مُجَيْرٍ عَنْ سَرْجٍ الْبَرْمَكِيِّ قَالَ فِي الْكِتَابِ اِنَّ هَذِهِ الْاُمَّةَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ وَ جَلُّهُمْ نَبِيُّهُمْ فَاِذَا وَفَتِ الْعِدَّةُ طَغَوْا وَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَ كَانَ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ.

مجیر ابن ابی عنبہ نے سرج برمشی کے ذریعہ روایت بیان کی کہ اس نے اپنے خط میں لکھا تھا کہ اس امت میں بارہ (خلفا) ہوں گے اور جب یہ مدت ختم ہوجائے گی تو یہ لوگ باغی وسرکش ہوجائیں گے اوران میں باہم جنگ چھڑ جائے گی۔

۳۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَارِنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِسَنْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَدِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نَجْرَانَ اِنَّ اَبَا الْخَالِدِ حَدَّثَهُ وَ حَلَفَ لَهُ عَلَيْهِ اَلَا تُهْلِكُ هَذِهِ الْاُمَّةُ حَتَّى يَكُونَ فِيهَا اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ يَعْمَلُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ.

ابوخالد نے قسم کھا کر بیان کیا کہ جب تک اس امت میں بارہ خلیفہ نہیں آتے یہ امت ہلاک نہیں ہوگی کہ ان میں ہر

کوئی ہدایت اوردین حق کے راستے پر چلے گا۔

۴۳ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ الطَّيَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ بُرْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ اَنَّهُ قِيلَ لَهُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ نَعَمْ وَ ذَكَرَ لَفْظَةً اُخْرَى.

مکحول نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلفا ہوں گے (کیا یہ صحیح ہے؟) اس نے کہا: ہاں! اور اس نے کچھ اور بھی بیان کیا۔

۴۴ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ الطَّيَّانِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ ابْنِ مُبَارَكٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَمَّنْ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ ثُمَّ يَكُونُ كَذَا ثُمَّ يَكُونُ كَذَا وَ كَذَا.

وہب ابن عنبہ کو کہتے ہوئے سنا کہ بارہ خلفا ہوں گے اور کے بعد ہرج مرج اس کے بعد یہ اس کے بعد وہ............

۴۵ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو الْبَكَّائِيِّ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ فِي الْخُلَفَاءِ هُمْ اثْنَا عَشَرَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ انْقِضَائِهِمْ وَ اَتَى طَبَقَةٌ صَالِحَةٌ مَدَّ اللهُ لَهُمْ فِي الْعُمُرِ كَذَلِكَ وَعَدَ اللهُ هَذِهِ الْاُمَّةَ ثُمَّ قَرَاَ وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَالَ وَ كَذَلِكَ فَعَلَ اللهُ بِبَنِي اِسْرَائِيلَ وَ لَيْسَتْ بِعَزِيزٍ اَنْ تَجْمَعَ هَذِهِ الْاُمَّةَ يَوْماً اَوْ نِصْفَ يَوْمٍ وَ اِنَّ يَوْماً عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ.

کعب الاخبار نے نقل کیا کہ خلفا کی تعداد بارہ ہے۔ پس جب ان کی مدت ختم ہونے کو آئے گی تو ایک نیکوکار طبقہ آئے گا کہ جن کی عمریں دراز ہوں گی اور یہی اللہ تعالیٰ نے اپنی امت سے وعدہ کیا ہے اس کے بعد اس ننے اس آیت کی تلاوت کی:

"وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ" (اے ایماندارو) تم میں سے جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کیے ان سے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو (ایک نہ ایک دن) روئے زمین پر ضرور (اپنا) نائب مقرر کرے گا جس طرح ان لوگوں کو نائب بنایا جو

ان سے پہلے گزر چکے ہیں۔[1]

اس نے کہا: اور بنی اسرائیل کے ساتھ بھی خدا نے یہی سلوک روا رکھا تھا۔ نیز خدا کے لئے یہ بات کوئی گراں نہیں کہ وہ اس امت کے امور کو ایک یا نصف دن میں درست فرما دے جبکہ تمہارے پروردگار کے ہاں کا ایک دن ان ایک ہزار سالوں کی مانند ہے کہ جنہیں تم شمار کرتے ہو۔

۳۶ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْقَصَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ السُّوَائِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَقُومُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ اَمِيراً ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا فَسَاَلْتُ الْقَوْمَ فَقَالُوا قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابر ابن سمرہ بیان کرتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے میں سمجھ نہ سکا۔

میں نے لوگوں سے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریشی ہوں گے۔

۳۷ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ بْنِ بُهْلُولٍ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي عُمَرَ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِي ظَاهِراً حَتَّى يَمْضِيَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

جابر ابن سمرہ بیان کرتا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد بارہ امیر قائم ہوں گے۔ اس کے بعد آپؐ نے ایک ایسا کلمہ ادا فرمایا کہ جسے میں سمجھ نہ سکا۔

لہٰذا میں نے کچھ لوگوں سے پوچھا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے کیا فرمایا ہے؟

انہوں جواب دیا کہ آپؐ فرمارہے ہیں کہ وہ سب کے سب قریشی ہوں گے۔

۳۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ

---

[1] سورۂ نور آیت ۵۵

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ إِذَا الْحُسَيْنُ عَلَى فَخِذَيْهِ وَ هُوَ يُقَبِّلُ عَيْنَيْهِ وَ يَلْثِمُ فَاهُ وَ هُوَ يَقُولُ أَنْتَ سَيِّدٌ ابْنُ سَيِّدٍ أَنْتَ إِمَامٌ ابْنُ إِمَامٍ أَبُو الْأَئِمَّةِ أَنْتَ حُجَّةٌ ابْنُ حُجَّةٍ أَبُو حُجَجٍ تِسْعَةٍ مِنْ صُلْبِكَ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ.

سلمان فارسی سے منقول ہے کہ جب میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام آپ کی گود میں تشریف فرما ہیں اور آپ ان کی آنکھوں اور ہونٹوں کو بوسے دے رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے تم سید ابن سید ہو، تم امام ابن امام ہو، ابوالائمہ ہو، تم حجت ابن حجت ہو، اور حجتوں کے باپ ہو کہ تمہارے صلب سے نو حجتیں ہوں گی کہ جن میں نویں ان کے قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہوں گے۔

۳۹ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ علیہ السلام قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ علیہ السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْشِرُوا ثُمَّ أَبْشِرُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ غَيْثٍ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ حَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَاماً ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَاماً لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجاً يَكُونُ أَعْرَضَهَا بَحْراً وَ أَعْمَقَهَا طُولًا وَ فَرْعاً وَ أَحْسَنَهَا جَنًى وَ كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَ اثْنَا عَشَرَ مِنْ بَعْدِي مِنَ السُّعَدَاءِ وَ أُولِي الْأَلْبَابِ وَ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا وَ لَكِنْ يَهْلِكُ بَيْنَ ذَلِكَ نُتِجَ الْهَرْجِ لَيْسُوا مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُمْ.

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مبارک ہو مبارک .... تین مرتبہ۔ میری امت کی مثال ایسی بارش کی سی ہے کہ جس کے متعلق یہ نہیں پتا کہ آیا اس کی شروعات بہتر ہیں یا انجام بہتر ہے۔ میری امت کی مثال اس باغ کی سی ہے کہ جس میں سے ایک سال ایک قول کھاتی ہے تو دوسرے سال دوسری قوم سب سے بیشتر پر بار، برتر اور پائیدار ہے۔ نیز یہ قوم کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کا پہلا میں ہوں اور میرے بعد بارہ خوش بخت اور صاحبان بصیرت اور حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہما السلام اس کے آخر ہیں لیکن اس کے درمیان والے ہرج مرج میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائیں گے کہ وہ نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں ان سے۔

۴۰ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام قَالَ لَمَّا هَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ رَجَعَ عُمَرُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَعَدَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَ أَنَا عَلَّامَتُهُمْ وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَسَائِلَ إِنْ أَجَبْتَنِي فِيهَا أَسْلَمْتُ قَالَ مَا

هِیَ قَالَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثٌ وَ وَاحِدَةٌ فَإِنْ شِئْتَ سَأَلْتُكَ وَ إِنْ كَانَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْكَ فَأَرْشِدْنِي إِلَيْهِ قَالَ عَلَيْكَ بِذَلِكَ الشَّابِّ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَأَتَى عَلِيّاً عليه السلام فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ قُلْتَ ثَلَاثاً وَ ثَلَاثاً وَ وَاحِدَةً أَلَا قُلْتَ سَبْعاً قَالَ إِنِّي إِذاً لَجَاهِلٌ إِنْ لَمْ تُجِبْنِي فِي الثَّلَاثِ اكْتَفَيْتُ قَالَ فَإِنْ أَجَبْتُكَ تُسْلِمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَلْ قَالَ أَسْأَلُكَ عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ نَبَتَتْ قَالَ يَا يَهُودِيُّ أَنْتُمْ تَقُولُونَ أَوَّلُ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الَّذِي فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ كَذَبْتُمْ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِي نَزَلَ بِهِ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ أَنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَوَّلَ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الْعَيْنُ الَّتِي بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ كَذَبْتُمْ هِيَ عَيْنُ الْحَيَاةِ الَّتِي غَسَلَ فِيهَا يُوشَعُ بْنُ نُونٍ السَّمَكَةَ وَ هِيَ الْعَيْنُ الَّتِي شَرِبَ مِنْهَا الْخَضِرُ وَ لَيْسَ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا حَيِيَ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ أَنْتُمْ تَقُولُونَ أَوَّلُ شَجَرَةٍ نَبَتَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الزَّيْتُونُ وَ كَذَبْتُمْ هِيَ الْعَجْوَةُ الَّتِي نَزَلَ بِهَا آدَمُ عليه السلام مِنَ الْجَنَّةِ مَعَهُ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ الثَّلَاثُ الْأُخْرَى كَمْ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ إِمَامِ هُدًى لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ قَالَ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ فَأَيْنَ يَسْكُنُ نَبِيُّكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فِي أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَ أَشْرَفِهَا مَكَاناً فِي جَنَّةِ عَدْنٍ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَنْزِلُ بَعْدَهُ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى ثُمَّ قَالَ السَّابِعَةَ فَأَسْلَمَ كَمْ يَعِيشُ وَصِيُّهُ بَعْدَهُ قَالَ ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ قَالَ يُقْتَلُ يُضْرَبُ عَلَى قَرْنِهِ فَتُخْضَبُ لِحْيَتُهُ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى.

و قد أخرجت هذا الحديث من طرق فی کتاب الأوائل.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس وقت ابوبکر کی موت واقع ہوئی اور حضرت عمر اس کی جگہ خلیفہ بنے تو وہ مسجد کی طرف گئے اور وہاں جا کر بیٹھ گئے تو ان کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا: اے امیر المومنین! میں ایک یہودی شخص ہوں اور میں ان میں ایک علامت ہوں (یعنی ان کے درمیان ایک مقام رکھتا ہوں) میں نے آپ سے کچھ سوالات پوچھنے کا ارادہ کیا ہے اگر ان کے جوابات دے دیں تو میں اسلام قبول کر لوں گا۔

حضرت عمر نے کہا: سوالات کیا ہیں؟

یہودی نے کہا: تین تین اور ایک۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو پوچھوں ورنہ اگر آپ کی قوم میں کوئی آپ سے بہتر علم

رکھتا ہے تو میری رہنمائی اس شخص کی جانب کر دیں۔

حضرت عمر نے کہا: تمہیں چاہئے کہ اس نوجوان (حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) سے رجوع کرو۔

وہ شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تم نے یہ کیوں کہا تین تین اور ایک جبکہ تم سات بھی کہ سکتے تھے؟

اس نے کہا: اگر میں ایسا کہتا تو میں جاہل ہوتا۔ اس لئے کہ اگر آپ نے میرے پہلے تین سوالات کے جوابات نہ دیئے تو میرے لئے یہی کافی ہیں۔

آپ نے اس سے پوچھا اگر میں جوابات دے دوں تو کیا تم اسلام قبول کر لو گے؟

اس نے کہا: ہاں!

آپ نے فرمایا: پوچھو۔

اس نے کہا: (۱) میں آپ سے اس پتھر کے بارے میں پوچھوں گا جسے روئے زمین پر سب سے پہلے رکھا گیا (۲) اس چشمہ کے بارے میں جو سب سے پہلے پھوٹا اور (۳) اس درخت کے بارے میں جو سب سے پہلے اُگا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے یہودی! تم یہودی لوگ کہتے ہو کہ روئے زمین پر سب سے پہلے بیت المقدس میں پتھر رکھا گیا حالانکہ یہ جھوٹ ہے یہ وہ پتھر ہے جو حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لائے تھے۔

یہودی نے کہا: خدا کی قسم! آپ نے بالکل درست فرمایا کہ یہی حضرت ہارون علیہ السلام کی تحریر میں لکھا ہوا ہے جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے املاء کروایا تھا۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو کہ روئے زمین پر پھوٹنے والا سب سے پہلا چشمہ بیت المقدس میں ہے حالانکہ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو بلکہ یہ وہ چشمۂ حیات ہے جس میں حضرت یوشع بن نون علیہ السلام نے مچھلی دھوئی تھی اور یہی وہ چشمہ ہے جس میں سے حضرت خضر علیہ السلام نے پانی پیا تھا اور یہی آب حیات ہے کہ جس کا پینے والا ہمیشہ رہتا ہے۔

یہودی نے کہا: خدا کی قسم! آپ نے بالکل درست فرمایا کہ یہی حضرت ہارون علیہ السلام کی تحریر میں لکھا ہوا ہے جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے املاء کروایا تھا۔

پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو کہ روئے زمین پر سب سے پہلا درخت زیتون کا اگا ہے جبکہ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو بلکہ یہ درخت عبوہ (کھجور کی ایک قسم) ہے کہ جسے آدم علیہ السلام جنت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔

یہودی نے کہا: خدا کی قسم! آپ نے بالکل درست فرمایا کہ یہی حضرت ہارون علیہ السلام کی تحریر میں لکھا ہوا ہے جسے

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے املاء کروایا تھا۔

اس کے بعد یہودی نے کہا: دیگر تین سوالات یہ ہیں کہ اس امت کے امام ہادی کتنے ہیں کہ جن سے منہ پھیر نے والا ے ان کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے؟

آپؑ نے فرمایا: بارہ امام ہیں۔

یہودی نے کہا: خدا کی قسم! آپ نے بالکل درست فرمایا کہ یہی حضرت ہارون علیہ السلام کی تحریر میں لکھا ہوا ہے جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے املاء کروایا تھا۔

اس یہودی نے پوچھا: آپ لوگوں کے نبی جنت میں کس جگہ قیام کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جنات عدن میں سب سے بلند ترین اور بہترین جگہ میں۔

یہودی نے کہا: خدا کی قسم! آپ نے بالکل درست فرمایا کہ یہی حضرت ہارون علیہ السلام کی تحریر میں لکھا ہوا ہے جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے املاء کروایا تھا۔

اس کے بعد اس نے ساتواں سوال کیا اور مسلمان ہو گیا: نبی کے بعد اس کا وصی کتنے سال زندہ رہے گا؟

آپؑ نے فرمایا: تیس سال

اس نے پوچھا: اس کے بعد کیا وہ طبعی موت مرے یا اسے قتل کیا جائے گا؟

آپؑ نے فرمایا: اسے قتل کیا جائے گا کہ اس کے سر پر ضربت لگائی جائے گی اور اس کی داڑھی خون سے رنگین ہو جائے گی۔

یہودی نے کہا: خدا کی قسم! آپ نے بالکل درست فرمایا کہ یہی حضرت ہارون علیہ السلام کی تحریر میں لکھا ہوا ہے جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے املاء کروایا تھا۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کتاب اوائل میں کئی سلسلہ اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

۴۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ وَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ جَمِيعاً عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ عَنْ اَبَانِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ اَنَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ كَلَامٌ

فَقُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ثُمَّ اَخِي عَلِيُّ بْنُ اَبِي طالب علیہ السلام اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ عَلِيٌّ فَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنُهُ الْحُسَيْنُ بَعْدُ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ فَابْنُهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْاَكْبَرُ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا حُسَيْنُ ثُمَّ تَكْمِلَةُ اثْنَيْ عَشَرَ اِمَاماً تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ اسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَ عُمَرَ بْنَ اَبِي سَلَمَةَ وَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ قَيْسٍ الْهِلَالِيُّ وَ قَدْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ سَلْمَانَ وَ اَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ وَ ذَكَرُوا اَنَّهُمْ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ

عبداللہ ابن جعفر طیارؓ سے منقول ہے کہ ہم لوگ معاویہ کے پاس تھے میں امام حسنؑ، امام حسینؑ، عبداللہ ابن عباس، عمر ابن ابی سلمہ اور اسامہ ابن زید فجری (بھی میرے ساتھ تھے)۔ میرے اور معاویہ کے درمیان کچھ گفتگو ہوئی تو میں معاویہ سے کہا: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں مومنین کی جان سے بھی زیادہ اولیٰ ہوں، اس کے بعد میرا بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام مومنین کی جان سے بھی زیادہ ولی ہے۔ پس جب علی شہید ہو جائیں تو حسن ابن علی علیہما السلام مومنین کی جان سے زیادہ اولیٰ ہیں، اس کے بعد میرا بیٹا حسین علیہ السلام مومنین کی جان سے بھی زیادہ اولیٰ ہے جب یہ شہید ہو جائیں تو اس کا بڑا بیٹا علی ابن الحسین مومنین کی جان سے زیادہ اولیٰ ہے اس کے بعد میرا بیٹا محمد باقر ابن علی علیہما السلام مومنین کی جان سے بھی زیادہ اولیٰ ہے اور اس کو تم بھی دیکھو گے اس کے بعد حسین علیہ السلام کی اولاد سے بارہ امام پورے ہوں گے۔

عبداللہ ابن جعفر نے کہا: اس کے بعد میں نے امام حسنؑ امام حسینؑ، عبداللہ ابن قیس، عمر ابن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید کو گواہ بنایا اور ان سب حضرات نے معاویہ کے سامنے میرے حق میں گواہی دی کہ انہوں نے بھی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسے ہی سنا ہے۔

۴۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ اَبِي الْجَارُودِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ علیہا السلام وَ بَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ اَسْمَاءُ الْاَوْصِيَاءِ فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ اَحَدُهُمُ الْقَائِمُ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ.

جابر ابن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ کے دست مبارک میں ایک لوح تھی جس میں اوصیا کے نام تھے لہٰذا میں نے شمار کیا تو وہ بارہ تھے ان میں سے ایک قائم

تھے تین محمدؐ اور تین علیؑ۔

۴۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَرْسَلَ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله اِلَى الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ جَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَ الْاَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عَلَى سُنَّةِ اَوْصِيَاءِ عِيسَى وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ عليه السلام.

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جن وانس کی طرف بھیجا اور آپؐ کے بعد بارہ وصی مقرر کئے جن میں سے کوئی آچکا ہے کوئی باقی ہے جبکہ ہر وصی کی ایک روش وسنت ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آنے والے اوصیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصیا کی روش وسنت پر چلیں گے ان کی تعداد بھی بارہ تھی نیز امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام کی سنت پر چلیں گے۔

۴۴ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ اِمَاماً مِنْهُمْ حَسَنٌ وَ حُسَيْنٌ ثُمَّ الْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ.

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہم بارہ امام ہیں کہ ان میں سے حضرات حسن وحسین علیہما السلام ہیں اور ان کے بعد کے ائمہ اولاد امام حسین علیہ السلام سے ہوں گے۔

۴۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ اَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّلْتِ الْقُمِّيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ اَبُو بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلَى اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ اَبُو بَصِيرٍ تَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَحَلَّفَهُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَحَلَفَ اَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ فَقَالَ اَبُو بَصِيرٍ لٰكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام.

سماعہ ابن مہران سے منقول ہے کہ میں اور ابوبصیر اور امام محمد باقر علیہ السلام کے غلام محمد ابن عمران حضرت مکان میں تھے کہ محمد ابن عمران نے کہا کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم بارہ محدثین ہیں تو ابوبصیر کہنے لگے تمہیں خدا کا واسطہ بتاؤ کہ کیا تم نے واقعی یہ بات امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنی ہے تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ اس نے یہ بات امام جعفر

صادق علیہ السلام سے سنی ہے تو ابو بصیر کہنے لگے: لیکن نے یہ بات امام محمد باقرؑ سے سنی ہے۔

۳۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي الْهُذَيْلِ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْاِمَامَةِ فِيمَنْ تَجِبُ وَ مَا عَلَامَةُ مَنْ تَجِبُ لَهُ الْاِمَامَةُ فَقَالَ اِنَّ الدَّلِيلَ عَلَى ذٰلِكَ وَ الْحُجَّةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْقَائِمَ بِاُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَ النَّاطِقَ بِالْقُرْآنِ وَ الْعَالِمَ بِالْاَحْكَامِ اَخُو نَبِيِّ اللهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى اُمَّتِهِ وَ وَصِيُّهُ عَلَيْهِمْ وَ وَلِيُّهُ الَّذِي كَانَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى الْمَفْرُوضُ الطَّاعَةِ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ الْمَوْصُوفُ بِقَوْلِهِ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَ هُمْ رَاكِعُونَ الْمَدْعُوُّ اِلَيْهِ بِالْوَلَايَةِ الْمُثْبَتُ لَهُ الْاِمَامَةُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ بِقَوْلِ الرَّسُولِ ﷺ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَلَسْتُ اَوْلَى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَ اَعِنْ مَنْ اَعَانَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ اِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَ اَفْضَلُ الْوَصِيِّينَ وَ خَيْرُ الْخَلْقِ اَجْمَعِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ الْحُسَيْنُ سِبْطَا رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ ابْنَا خَيْرِ النِّسْوَانِ اَجْمَعِينَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ ابْنُ الْحَسَنِ عليه السلام اِلَى يَوْمِنَا هٰذَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ وَ هُمْ عِتْرَةُ الرَّسُولِ ﷺ الْمَعْرُوفُونَ بِالْوَصِيَّةِ وَ الْاِمَامَةِ وَ لَا تَخْلُو الْاَرْضُ مِنْ حُجَّةٍ مِنْهُمْ فِي كُلِّ عَصْرٍ وَ زَمَانٍ وَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَ اَوَانٍ وَ هُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ اَئِمَّةُ الْهُدَى وَ الْحُجَّةُ عَلَى اَهْلِ الدُّنْيَا اِلَى اَنْ يَرِثَ اللهُ الْاَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ كُلُّ مَنْ خَالَفَهُمْ ضَالٌّ مُضِلٌّ تَارِكٌ لِلْحَقِّ وَ الْهُدَى وَ هُمُ الْمُعَبِّرُونَ عَنِ الْقُرْآنِ وَ النَّاطِقُونَ عَنِ الرَّسُولِ وَ مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُهُمْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ دِينُهُمُ الْوَرَعُ وَ الْعِفَّةُ وَ الصِّدْقُ وَ الصَّلَاحُ وَ الِاجْتِهَادُ وَ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ اِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ طُولُ السُّجُودِ وَ قِيَامُ اللَّيْلِ وَ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَ انْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ وَ حُسْنُ الصُّحْبَةِ وَ حُسْنُ الْجِوَارِ

ثُمَّ قَالَ تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنِي اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فِي الْاِمَامَةِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

تمیم ابن بہلول سے منقول ہے کہ میں عبداللہ ابن ہذیل نے مجھ سے روایت بیان جبکہ میں نے اس سے امامت

کے متعلق سوال کیا کہ امامت کس کا حق ہے اور امامت جس کا حق ہے اس کی علامت کیا ہے؟

اس نے کہا: (بذات خود وہ امام) اس پر دلیل ہے مومنین پر حجت ہے امور مسلمین کی باگ ڈور سنبھالتا ہے قرآن ناطق ہے احکام خداوندی کو جانتا ہے اللہ کے نبی کا بھائی ہے ان کی امت کا خلیفہ ہے اور امت پر ان کا وصی ہے کہ اس کی منزلت ایسی ہے جیسی حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نسبت تھی اس کی اطعت فرض ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ" (اے ایماندارو خدا کی اطاعت کرو۔ اور رسولؐ کی اور جو تم میں سے (رسول ہی کی طرح) صاحبانِ حکم ہوں ان کی اطاعت کرو)[1] اور اللہ نے اس کی توصیف اس طرح فرمائی ہے: "اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ" (اے ایماندارو) تمہارے مالک سرپرست بس یہی ہیں خدا اور اس کا رسولؐ اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔[2] اس کی ولایت کی جانب بلایا گیا ہے اور غدیر خم کے روز اس کی ولایت ثابت کی گئی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کو نقل کیا تھا: کیا میں تمہاری جانوں سے زیادہ سزاوار نہیں ہوں تو لوگوں نے کہا تھا: یقیناً ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا تھا: پس جس کا میں مولا ہوں تو علی اس کا مولیٰ ہے اے میرے اللہ جو اس سے دوستی رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ اور جو اس کے ساتھ دشمنی رکھے تو بھی اس کا دشمن ہو جا، جو اس کی نصرت کرے تو بھی اس کی نصرت فرما جو اس سے منہ پھیرے تو بھی اسے تنہا چھوڑ دے اور جس کی مدد علی ابن ابی طالب علیہ السلام کریں تو بھی اس کی مدد فرما کہ یہ (علیؑ) امیر المومنین، امام المتقین، قائد غر المحجلین سب سے افضل ترین وصی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام کی تمام خلقت سے بہترین ہیں۔

علی علیہ السلام کے بعد اس کا بیٹا حسن علیہ السلام اس کے بعد حسین علیہ السلام کہ دونوں سبط رسولؐ ہیں اور دنیا کی تمام عورتوں میں سے بہترین عورت کے بیٹے، اس کے بعد علی ابن حسین علیہما السلام اس کے بعد محمد ابن علی علیہما السلام اس کے بعد جعفر ابن محمد علیہما السلام اس کے بعد موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام، اس کے بعد علی ابن موسیٰ علیہما السلام اس کے بعد محمد ابن علی ※ اس کے بعد علی ابن محمد علیہما السلام اس کے بعد حسن ابن علی علیہما السلام اور اس کے بعد محمد ابن حسن علیہما السلام۔

آج تک ان میں سے ہر کوئی یکے بعد دیگرے امام ہے اور یہی حضرات عترت رسولؐ ہیں جو امامت اور وصایت سے معروف ہیں کہ کسی زمانہ، کسی وقت اور کسی لمحہ زمین ان کے وجود سے خالی نہ رہے گی کہ یہی حضرات عروۃ الوثقیٰ (اللہ کی مضبوط رسی) ائمہ برحق اور دنیا والوں پر حجت ہیں یہاں تک کہ اللہ انہیں وارث زمین و اہل زمین قرار دے نیز جو ان کی مخالفت کرے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا بھی اور اس نے حق اور ہدایت کا راستہ چھوڑ دیا۔

---

[1] سورۂ نساء آیت ۵۹

[2] سورۂ مائدہ آیت ۵۵

یہی حضرات مفسر قرآن ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیابت میں گویا ہیں لہٰذا جو شخص ان کی معرفت کے بغیر مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی پرہیزگاری، پاکدامنی، سچائی، اصلاح انسانیت، اجتہاد، ادائے امانت خواہ امانت رکھوانے والا نیکوکار ہو یا فاجر، سجدہ کو طول دینا رات کو قیام کرنا گناہوں سے پرہیز کرنا، صبر کے ساتھ انتظار فرج اور ساتھیوں اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ان حضرات کا دین ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی بعینہ حدیث بیان ہوئی ہے۔

۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْحَرِيشِ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَ إِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَ لِذَلِكَ الْأَمْرِ وُلَاةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أَئِمَّةٌ مُحَدَّثُونَ.

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا: ہر سال شب قدر واقع ہوتی ہے اور اس رات امر سنت نازل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد والے حضرات ہیں

ابن عباس نے پوچھا: وہ کون لوگ ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: میں خود اور گیارہ میرے صلب سے ائمہ اور محدثین ہوں گے۔

۷۸ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لِأَصْحَابِهِ آمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنَّهَا تَكُونُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ وُلْدِهِ الْأَحَدَ عَشَرَ مِنْ بَعْدِي.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: شب قدر پر ایمان لاؤ کہ میرے بعد علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اس کے گیارہ فرزندوں کے لئے ہے۔

۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليهم السلام كُلُّهُمْ مُحَدَّثُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنْهُمْ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آل محمد علیہم السلام سے بارہ امام ہیں کہ جن میں سب محدث

ہوں گے اور علی ابن ابی طالب ان میں سے (پہلے) ہیں۔

۵۰ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ يَكُونُ تِسْعَةُ اَئِمَّةٍ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ عليه السلام.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امام حسین ابن علی علیہما السلام کے بعد نو ائمہ ہوں گے کہ ان میں نویں قائم ہیں۔

۵۱ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ اَبَانٍ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ اثْنَا عَشَرَ اِمَاماً مِنْهُمْ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام.

و قد أخرجت ما رويته فی هذا المعنی فی کتاب کمال الدین و تمام النعمة فی إثبات الغيبة و کشف الحيرة.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بارہ امام ہوں گے کہ جن میں حضرت علی علیہ السلام، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ہیں اور ان کے بعد اولاد امام حسین علیہ السلام سے نو امام ہوں گے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی مضمون کی حدیث کو میں نے اپنی کتاب ''کمال الدین وتمام النعمۃ فی اثبات الغیبۃ وکشف الحیر ۃ'' میں نقل کیا ہے۔

في السواك اثنتا عشرة خصلة

مسواک میں بارہ خوبیاں پائی جاتی ہیں

۵۲ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ عَنْ مُعَاذٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ جُمَيْعٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ قَالَ فِي السِّوَاكِ اثْنَتَا عَشَرَةَ خَصْلَةً مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ وَ يُبَيِّضُ الْاَسْنَانَ وَ يَذْهَبُ بِالْحَفَرِ وَ يُقِلُّ الْبَلْغَمَ وَ يُشَهِّي الطَّعَامَ وَ يُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ وَ تُصَابُ بِهِ السُّنَّةُ وَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ هُوَ يَمُرُّ بِطَرِيقَةِ الْقُرْآنِ وَ ركعتين [رَكْعَتَانِ] بِسِوَاكٍ اَحَبُّ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سِوَاكٍ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسواک کرنے میں بارہ فائدے ہیں: (۱) منہ پاک وصاف ہوتا ہے (۲) خدا کی رضا کا سبب ہے (۳) دانت سفید اور چمکدار ہوتے ہیں (۴) دانتوں کا میل دور ہوتا ہے (۵) بلغم میں کمی ہوتی ہے (۶) بھوک لگتی ہے (۷) حسنات دو چند ہوتے ہیں (۸) روش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے (۹) فرشتے گواہ ہوتے ہیں (۱۰) دانتوں کی جڑ مضبوط ہوتی ہے (۱۱) قرآن پڑھنے کی راہ مل جاتی ہے (۱۲) مسواک کر کے دو رکعت نماز بہتر ہے ستر رکعت بغیر مسواک کی نماز سے۔

۵۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ فِي السِّوَاكِ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَصْلَةً هُوَ مِنَ السُّنَّةِ وَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَ مَجْلَاةٌ لِلْبَصَرِ وَ يُرْضِي الرَّحْمَنَ وَ يُبَيِّضُ الْأَسْنَانَ وَ يَذْهَبُ بِالْحَفَرِ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ يُشَهِّي الطَّعَامَ وَ يَذْهَبُ بِالْبَلْغَمِ وَ يَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَ يُضَاعَفُ بِهِ الْحَسَنَاتُ وَ تَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسواک میں بارہ خوبیاں پائی جاتی ہیں؛ (۱) یہ سنت رسولؐ ہے (۲) منہ کو پاک کرتی ہے (۳) بصارت میں اضافہ کرتی ہے (۴) پروردگار کو راضی کرتی ہے (۵) دانتوں کو صاف کرتی ہے (۶) دانتوں کی پیلاہٹ کو دور کرتی ہے (۷) مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے (۸) بھوک بڑھاتی ہے (۹) بلغم دور کرتی ہے (۱۰) حافظہ کو بڑھاتی ہے (۱۱) اس سے نیکیاں دگنی ہوجاتی ہیں (۱۲) فرشتے خوش ہوجاتے ہیں۔

۵۴ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ السِّوَاكُ مِنَ السُّنَّةِ وَ هُوَ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُرْضِي الرَّحْمَنَ وَ يُبَيِّضُ الْأَسْنَانَ وَ يَذْهَبُ بِالْحَفَرِ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ يُشَهِّي الطَّعَامَ وَ يَذْهَبُ بِالْبَلْغَمِ وَ يَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَ يُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ وَ تَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: مسواک میں بارہ خوبیاں پائی جاتی ہیں؛ (۱) یہ سنت رسولؐ ہے (۲) منہ کو پاک کرتی ہے (۳) بصارت میں اضافہ کرتی ہے (۴) پروردگار کو راضی کرتی ہے (۵) دانتوں کو صاف کرتی ہے (۶) دانتوں کی پیلاہٹ کو دور کرتی ہے (۷) مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے (۸) بھوک بڑھاتی ہے (۹) بلغم دور کرتی ہے (۱۰) حافظہ کو بڑھاتی ہے (۱۱) اس سے نیکیاں دگنی ہوجاتی ہیں (۱۲) فرشتے خوش ہوجاتے ہیں۔

حديث الحجب اثنا عشر

بارہ حجابوں کی حدیث

۵۵ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَجْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ نُورَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله قَبْلَ أَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ وَ الْعَرْشَ وَ الْكُرْسِيَّ وَ اللَّوْحَ وَ الْقَلَمَ وَ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ وَ قَبْلَ أَنْ خَلَقَ آدَمَ وَ نُوحاً وَ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ وَ يَعْقُوبَ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ وَ كُلَّ مَنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي قَوْلِهِ وَ وَهَبْنا لَهُ إِسْحاقَ وَ يَعْقُوبَ إِلَى قَوْلِهِ وَ هَدَيْناهُمْ إِلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ وَ قَبْلَ أَنْ خَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ بِأَرْبَعِمِائَةِ أَلْفٍ وَ أَرْبَعٍ وَ عِشْرِينَ أَلْفَ سَنَةٍ وَ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَهُ اثْنَيْ عَشَرَ حِجَاباً حِجَابَ الْقُدْرَةِ وَ حِجَابَ الْعَظَمَةِ وَ حِجَابَ الْمِنَّةِ وَ حِجَابَ الرَّحْمَةِ وَ حِجَابَ السَّعَادَةِ وَ حِجَابَ الْكَرَامَةِ وَ حِجَابَ الْمَنْزِلَةِ وَ حِجَابَ الْهِدَايَةِ وَ حِجَابَ النُّبُوَّةِ وَ حِجَابَ الرِّفْعَةِ وَ حِجَابَ الْهَيْبَةِ وَ حِجَابَ الشَّفَاعَةِ ثُمَّ حَبَسَ نُورَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فِي حِجَابِ الْقُدْرَةِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَ فِي حِجَابِ الْعَظَمَةِ أَحَدَ عَشَرَ أَلْفَ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ عَالِمِ السِّرِّ وَ فِي حِجَابِ الْمِنَّةِ عَشَرَةَ آلَافِ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَلْهُو وَ فِي حِجَابِ الرَّحْمَةِ تِسْعَةَ آلَافِ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ الرَّفِيعِ الْأَعْلَى وَ فِي حِجَابِ السَّعَادَةِ ثَمَانِيَةَ آلَافِ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُو وَ فِي حِجَابِ الْكَرَامَةِ سَبْعَةَ آلَافِ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ غَنِيٌّ لَا يَفْتَقِرُ وَ فِي حِجَابِ الْمَنْزِلَةِ سِتَّةَ آلَافِ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ وَ فِي حِجَابِ الْهِدَايَةِ خَمْسَةَ آلَافِ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ فِي حِجَابِ النُّبُوَّةِ أَرْبَعَةَ آلَافِ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ فِي حِجَابِ الرِّفْعَةِ ثَلَاثَةَ آلَافِ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوتِ وَ فِي حِجَابِ الْهَيْبَةِ أَلْفَيْ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ وَ فِي حِجَابِ الشَّفَاعَةِ أَلْفَ سَنَةٍ وَ هُوَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ ثُمَّ أَظْهَرَ عَزَّ وَ جَلَّ اسْمَهُ عَلَى اللَّوْحِ وَ كَانَ عَلَى اللَّوْحِ مُنَوَّراً أَرْبَعَةَ آلَافِ سَنَةٍ ثُمَّ أَظْهَرَهُ عَلَى الْعَرْشِ فَكَانَ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مُثْبَتاً

سَبْعَةَ آلَافِ سَنَةٍ إِلَى أَنْ وَضَعَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي صُلْبِ آدَمَ ثُمَّ نَقَلَهُ مِنْ صُلْبِ آدَمَ إِلَى صُلْبِ نُوحٍ ثُمَّ جَعَلَ يُخْرِجُهُ مِنْ صُلْبٍ إِلَى صُلْبٍ حَتَّى أَخْرَجَهُ مِنْ صُلْبِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَكْرَمَهُ بِسِتِّ كَرَامَاتٍ أَلْبَسَهُ قَمِيصَ الرِّضَا وَ رَدَّاهُ رِدَاءَ الْهَيْبَةِ وَ تَوَّجَهُ تَاجَ الْهِدَايَةِ وَ أَلْبَسَهُ سَرَاوِيلَ الْمَعْرِفَةِ وَ جَعَلَ تِكَّتَهُ تِكَّةَ الْمَحَبَّةِ يَشُدُّ بِهَا سَرَاوِيلَهُ وَ جَعَلَ نَعْلَهُ الْخَوْفَ وَ نَاوَلَهُ عَصَا الْمَنْزِلَةِ ثُمَّ قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ يَا مُحَمَّدُ اذْهَبْ إِلَى النَّاسِ فَقُلْ لَهُمْ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَ كَانَ أَصْلُ ذَلِكَ الْقَمِيصِ فِي سِتَّةِ أَشْيَاءَ قَامَتُهُ مِنَ الْيَاقُوتِ وَ كُمَّاهُ مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَ دِخْرِيصُهُ مِنَ الْبِلَّوْرِ الْأَصْفَرِ وَ إِبْطَاهُ مِنَ الزَّبَرْجَدِ وَ جُرُبَّانُهُ مِنَ الْمَرْجَانِ الْأَحْمَرِ وَ جَيْبُهُ مِنْ نُورِ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ فَقَبِلَ اللهُ تَوْبَةَ آدَمَ عليه السلام بِذَلِكَ الْقَمِيصِ وَ رَدَّ خَاتَمَ سُلَيْمَانَ بِهِ وَ رَدَّ يُوسُفَ إِلَى يَعْقُوبَ بِهِ وَ نَجَّى يُونُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ بِهِ وَ كَذَلِكَ سَائِرُ الْأَنْبِيَاءِ عليهم السلام نَجَّاهُمْ مِنَ الْمِحَنِ بِهِ وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ الْقَمِيصُ إِلَّا قَمِيصَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه أرواح جميع الأئمة عليهم السلام و المؤمنين خلقت مع روح محمد صلى الله عليه وآله وسلم.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، زمین، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنت اور جہنم کو خلق کرنے سے پہلے نیز حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلمان علیہ السلام اور ہر اس چیز کو خلق کرنے سے پہلے کہ جس کے بارے میں اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے: "وَ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحٰقَ وَ يَعْقُوبَ" سے لے کر "وَ هَدَيْنٰهُمْ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ" تک اور تمام انبیا کو خلق کرنے سے بھی چار لاکھ چوبیس ہزار سال پہلے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلق کیا تھا اور اس نور کے ہمراہ بارہ حجاب خلق کئے: (۱) حجاب عظمت (۲) حجاب قدرت (۳) حجاب منت (۴) حجاب رحمت (۵) حجاب سعادت (۶) حجاب کرامت (۷) حجاب منزلت (۸) حجاب ہدایت (۹) حجاب نبوت (۱۰) حجاب رفعت (۱۱) حجاب ہیبت (۱۲) حجاب شفاعت۔

اس کے بعد نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارہ ہزار سال حجاب قدرت میں رکھا اور وہ نور تسبیح الٰہی کرتا تھا کہ سبحان ربی الاعلی پھر گیارہ ہزار سال حجاب عظمت میں کہتا رہا سبحان عالم السر پھر دس ہزار برس حجاب منت میں تسبیح کرتا رہا سبحان من هو قائم لا یلهو پھر حجاب رحمت میں نو ہزار سال کہتا رہا سبحان ربی الرفيع الاعلى پھر حجاب سعادت میں آٹھ ہزار سال سبحان من هو قائم لا يسهو پھر حجاب کرامت میں سال ہزار سال تک من ہو غنی لا يفتقر کہتا رہا۔ پھر حجاب

منزل میں چھ ہزار سال سبحان ربی العلی الکریم پھر حجاب ہدایت میں پانچ ہزار سال سبحان ربی العرش العظیم پھر حجاب نبوت میں چار ہزار سال سبحان رب العزة عما یصفون پھر حجاب رفعت میں تین ہزار سال سبحان ذی الملك والملكوت پھر حجاب ہیبت میں دو ہزار سال سبحان الله و بحمده پھر حجاب شفاعت میں ایک ہزار سال سبحان ربی العظیم و بحمده۔

پھر خداوند عالم نے آپ کا نام نامی لوح پر لکھا اور وہ نام ضو دیتا رہا چار ہزار سال تک پھر اس کو سایہ عرش پر ظاہر کیا اور وہاں سات ہزار برس رہا یہاں تک کہ صلبِ حضرت آدم علیہ السلام میں آیا پھر صلب حضرت نوح علیہ السلام میں اس کے بعد اصلاب آباء میں ہوتا ہوا حضرت عبداللہ علیہ السلام کے صلب میں منتقل کیا اور اسے چھ کرامتوں سے مکرم کیا (۱) اسے رضا کی قمیص (۲) ہیبت کی ردا (۳) تاج ہدایت اور معرفت کے زیر جامے پہنائے (۴) اس کو محبت کے ازار بند سے باندھا (۵) اس کی نعلین خوف کو قرار دیا (۶) اسے منزلت کی عصا دی اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمدؐ! لوگوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: ''کہہ دو نہیں ہے کوئی معبود سوائے خدا کے اور محمد اللہ کے رسول ہیں''۔

مزید یہ کہ اس قمیص کی حقیقت چھ چیزوں پر مشتمل تھی (۱) اس کی لمبائی یاقوت کی تھی (۲) اس کی آستینیں لؤلؤ کی تھیں (۳) اس کا دامن زرد بلور تھا (۴) اس کی بغلیں زبرجد کی تھیں (۵) اس کا گریبان سرخ مرجان کا تھا (۶) اس کا سینہ رب ازوالجلال کے نور کا تھا۔ پس اس قمیص کے ذریعہ اللہ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی، حضرت سلمان علیہ السلام کی انگوٹھی واپس کی، حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کا بیٹا یوسف علیہ السلام ملایا، حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نجات دی اسی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی اسی قمیص کی بدولت آزمائشوں سے نکالا اور یہ قمیص سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کی نہ تھی۔

مصنف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تمام ائمہ علیہم السلام اور مومنین کی ارواح کو بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح کے ساتھ خلق کیا گیا۔

لأهل التقوى اثنتا عشرة علامة

صاحبان تقویٰ کی بارہ علامتیں

۵۹ حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ الْمِصْرِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ اَبِيهِ اَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عليه السلام قَالَ كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ اِنَّ لِاَهْلِ التَّقْوٰى عَلَامَاتٍ يُعْرَفُونَ بِهَا صِدْقَ الْحَدِيثِ وَ اَدَاءَ الْاَمَانَةِ وَ الْوَفَاءَ بِالْعَهْدِ وَ قِلَّةَ الْفَخْرِ وَ الْبُخْلِ وَ صِلَةَ

الْاَرْحَامِ وَ رَحْمَةَ الضُّعَفَاءِ وَ قِلَّةَ الْمُؤَاتَاةِ لِلنِّسَاءِ وَ بَذْلَ الْمَعْرُوفِ وَ حُسْنَ الْخُلُقِ وَ سَعَةَ الْحِلْمِ وَ اتِّبَاعَ الْعِلْمِ فِيمَا يُقَرِّبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ طُوبٰى لَهُمْ وَ حُسْنُ مَآبٍ وَ طُوبٰى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَصْلُهَا فِي دَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَ فِي دَارِهِ غُصْنٌ مِنْ اَغْصَانِهَا لَا يَنْوِي فِي قَلْبِهِ شَيْئاً اِلَّا اَتَاهُ ذٰلِكَ الْغُصْنُ بِهِ وَلَوْ اَنَّ رَاكِباً مُجِدّاً سَارَ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهَا وَلَوْ اَنَّ غُرَاباً طَارَ مِنْ اَصْلِهَا مَا بَلَغَ اَعْلَاهَا حَتّٰى يَبْيَاضَّ هَرَماً اَلَا فَفِي هٰذَا فَارْغَبُوا اِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَفْسِهِ فِي شُغُلٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ اِذَا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ فَرَشَ وَجْهَهُ وَ سَجَدَ لِلّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُهُ بِمَكَارِمِ بَدَنِهِ وَ يُنَاجِي الَّذِي خَلَقَهُ فِي فَكَاكِ رَقَبَتِهِ اَلَا فَهٰكَذَا فَكُونُوا.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ارباب تقویٰ کی چند علامتیں ہیں: (۱) راست گوئی (۲) ادائے امانت (۳) وفا بعہد (۴) قلت فخر (۵) قلت بخل (۶) صلہ رحم (۷) کمزوروں پر رحم کرنا (۸) عورتوں سے دلچسپی کم ہونا (۹) نیکی کرنا (۱۰) حسن اخلاق (۱۱) بردباری (۱۲) علم وعبادت سے رغبت۔ ایسے متقین خوش انجام ہیں اور ان کے لیے طوبیٰ ہے۔ اور ان کا انجام بخیر ہوگا۔ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے کہ جس کی جڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں ہے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ اس درخت کی کوئی شاخ اس کے گھر میں نہ ہو اور وہ اپنے دل میں جس چیز کا ارادہ کرے وہ شاخ اسے عطا کرے گی اگر ایک تیز رفتار سوار اس کے سایہ میں سو سال تک سیر کرے گا تب بھی اس سے باہر نہ نکل سکے گا اور اگر کوئی کوا اس کی جڑ سے پرواز کرے گا تو اس کی انچائی تک نہ پہنچ سکے گا یہاں تک کہ وہ بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہو جائے گا۔ لہٰذا تم لوگ اس میں رغبت پیدا کرو کہ یقیناً مومن اپنے آپ میں مشغول ہوتا ہے اور لوگ اس سے راحت میں ہوتے ہیں جب رات چھا جاتی ہے تو اپنے چہرے کو خاک پہ رکھتا ہے اور اور اپنے بہترین اعضا سے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہے اور اپنے کو خلق کرنے والے سے مناجات کرتا ہے تا کہ اس کو (گناہوں) سے آزادی ملے۔

خبردار تم لوگ بھی ان کی طرح ہو جاؤ۔

لا يسلم على اثني عشر

بارہ افراد کو سلام کرنا ممنوع ہے

۞ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ علیہ السلام قَالَ لَا تُسَلِّمُوا عَلَى الْيَهُودِ وَ لَا عَلَى النَّصَارٰى وَ لَا عَلَى الْمَجُوسِ وَ لَا عَلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَ لَا عَلٰى مَوَائِدِ شُرْبِ الْخَمْرِ وَ لَا عَلٰى صَاحِبِ

الشِّطْرَنْجِ وَ النَّرْدِ وَلَا عَلَى الْمُخَنَّثِ وَلَا عَلَى الشَّاعِرِ الَّذِي يَقْذِفُ الْمُحْصَنَاتِ وَلَا عَلَى الْمُصَلِّي وَ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْمُصَلِّيَ لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ لِاَنَّ التَّسْلِيمَ مِنَ الْمُسَلِّمِ تَطَوُّعٌ وَ الرَّدَّ عَلَيْهِ فَرِيضَةٌ وَلَا عَلَى آكِلِ الرِّبَا وَ لَا عَلَى رَجُلٍ جَالِسٍ عَلَى غَائِطٍ وَ لَا عَلَى الَّذِي فِي الْحَمَّامِ وَ لَا عَلَى الْفَاسِقِ الْمُعْلِنِ بِفِسْقِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (۱) یہودی پر، (۲) نصرانی پر، (۳) مجوسی پر، (۴) بت پرست پر، (۵) جو شرابیوں کے دسترخوان پر جمع ہوں ان پر، (۶) شطرنج کھیلنے والوں پر، (۷) قمار باز پر، (۸) مخنث پر، (۹) پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے والے شاعروں پر اور (۱۰) نماز پڑھتے ہوئے کسی شخص پر کیونکہ وہ نماز پڑھ رہا ہے نمازی کو اس لئے سلام نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ جواب نہیں دے سکتا کیونکہ سلام کرنے والے کے لئے تو سلام کرنا جائز ہے مگر جس پر سلام کیا جائے اس پر جواب دینا فرض ہو جاتا ہے [1]، (۱۱) سود خور پر، (۱۲) جو شخص بیت الخلا میں ہو، (۱۳) جو حمام میں ہو، (۱۴) جو کھل کر گناہ کرتا ہو سلام نہ کرو۔ [2]

استقبل النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعفر بن أبي طالب علیہ السلام لما انصرف من الحبشة اثنتي عشرة خطوة

روزِ فتحِ خیبر جب جناب جعفر طیارؓ حبشہ سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بارہ قدم چل کر ان کی پیشوائی کے لیے گئے

۵۹ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي الْحَسَنِ الْجُرْجَانِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ الرِّضَا عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ اَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ اَبِيهِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمَّا جَاءَهُ جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مِنَ الْحَبَشَةِ قَامَ اِلَيْهِ وَ اسْتَقْبَلَهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ خُطْوَةً وَ عَانَقَهُ وَ قَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ بَكَى وَ قَالَ لَا اَدْرِي بِاَيِّهِمَا اَنَا اَشَدُّ

---

[1] نماز کو سلام کہنا حرام نہیں ہے اور نماز جواب بھی دے سکتا ہے سلام کرنے والا جن لفظوں میں سلام کہے نمازی کو چاہیئے کہ بعینہ انہی لفظوں میں جواب واپس لوٹائے۔ یعنی اگر سلام کرنے والا ''سلام علیکم'' کہے تو نمازی بھی جواب میں ''سلام علیکم'' کہے اور سلام کہنے والا ''سلام'' کہے تو نمازی بھی جواب میں ''سلام'' کہے گ۔ اگر اس کے علاوہ کہے کچھ کہے گا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ (مجاہد حسین حرّ)

[2] شیخ صدوق نے اس حیث کی شہ رخی میں بارہ کا عدد لکھا ہے جبکہ حدیث میں چودہ افراد پر سلام کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ (مجاہد حسین حرّ)

سُرُوراً بِقُدُومِكَ يَا جَعْفَرُ اَمْ بِفَتْحِ اللهِ عَلَى اَخِيكَ خَيْبَرَ وَ بَكَى فَرَحاً بِرُؤْيَتِهِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روزِ فتح خیبر جب جناب جعفر طیار حبشہ سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بارہ قدم چل کر ان کی پیشوائی کے لیے گئے۔ گلے سے لگایا، پیشانی پر بوسہ دیا اور انتہائے مسرت میں آنکھوں سے آنسو نکل آئے اور فرمایا میری سمجھ میں نہیں آتا کہ فتح خیبر کی خوشی آج مجھ کو زیادہ ہے یا جعفر کے حبشہ سے واپسی کی۔

في التابوت الأسفل من النار اثنا عشر

بارہ آدمی جہنم کے آخری طبقے میں ہیں

۵۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِسْكِينٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ جُعَيْدٍ هَمْدَانَ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام اِنَّ فِي التَّابُوتِ الْاَسْفَلِ سِتَّةً مِنَ الْاَوَّلِينَ وَ سِتَّةً مِنَ الْآخِرِينَ فَاَمَّا السِّتَّةُ مِنَ الْاَوَّلِينَ فَابْنُ آدَمَ قَاتِلُ اَخِيهِ وَ فِرْعَوْنُ الْفَرَاعِنَةِ وَ السَّامِرِيُّ وَ الدَّجَّالُ كِتَابُهُ فِي الْاَوَّلِينَ وَ يَخْرُجُ فِي الْآخِرِينَ وَ هَامَانُ وَ قَارُونُ وَ السِّتَّةُ مِنَ الْآخِرِينَ فَنَعْثَلُ وَ مُعَاوِيَةُ وَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ وَ نَسِيَ الْمُحَدِّثُ اثْنَيْنِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جہنم کے سب سے نیچے اور پست درجہ کے تابوت میں چھ آدمی اگلی امتوں کے اور چھ آدمی اس امت کے ہوں گے۔ اگلی امتوں میں سب سے پہلا قابیل (۲) فرعون (۳) سامری (۴) دجال (۵) ہامان (۶) قارون۔

اور اس امت سے (۱) نعثل (۲) معاویہ (۳) عمر بن عاص (۴) ابوموسیٰ اشعری اور دو نام راوی کو یاد نہیں۔

في المائدة اثنتا عشرة خصلة

مائدہ میں بارہ خصوصیات تھیں

۶۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْكَرْخِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ علیہم السلام قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ علیہما السلام فِي الْمَائِدَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَصْلَةً يَجِبُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَعْرِفَهَا اَرْبَعٌ مِنْهَا فَرْضٌ وَ اَرْبَعٌ مِنْهَا سُنَّةٌ وَ اَرْبَعٌ مِنْهَا تَأْدِيبٌ فَاَمَّا الْفَرْضُ فَالْمَعْرِفَةُ وَ الرِّضَا وَ التَّسْمِيَةُ وَ الشُّكْرُ وَ اَمَّا السُّنَّةُ

فَالْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ الْجُلُوسُ عَلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ وَ الْاَكْلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَلَعْقُ الْاَصَابِعِ وَ اَمَّا التَّأْدِيبُ فَالْاَكْلُ مِمَّا يَلِيكَ وَتَصْغِيرُ اللُّقْمَةِ وَ الْمَضْغُ الشَّدِيدُ وَقِلَّةُ النَّظَرِ فِي وُجُوهِ النَّاسِ.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دسترخوان کے آداب میں بارہ باتیں ہیں جن سے واقفیت ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ چار باتیں فرض ہیں۔ چار سنت اور چار آداب میں داخل ہیں۔

چار باتیں جو فرض ہیں: (۱) جو کچھ کھانا چاہتا ہے اس سے واقفیت (۲) رضا یعنی خدا کی دی ہوئی نعمت پر راضی رہنا اور خوش ہو کر کھانا (۳) کھانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہنا (۴) کھانا کھا کر شکر خدا کرنا۔

چار باتیں سنت ہیں: (۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا (۲) بائیں پہلو پر بیٹھنا (۳) تین انگلیوں سے کھانا (۴) انگلیوں کو خوب چاٹ لینا۔

آداب یہ ہیں: (۱) جو تمہارے سامنے ہو اس کو کھاؤ (۲) نوالے چھوٹے ہوں (۳) خوب چبا کر کھاؤ (۴) دوسروں کی طرف کم دیکھو۔

۶۱ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ اَحْمَدُ بْنُ الْخَالِدِ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ اثْنَتَا عَشْرَةَ خَصْلَةً يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ اَنْ يَتَعَلَّمَهَا فِي الْمَائِدَةِ اَرْبَعٌ مِنْهَا فَرِيضَةٌ وَ اَرْبَعٌ مِنْهَا سُنَّةٌ وَ اَرْبَعٌ مِنْهَا اَدَبٌ فَاَمَّا الْفَرِيضَةُ فَالْمَعْرِفَةُ بِمَا يَاْكُلُ وَ التَّسْمِيَةُ وَ الشُّكْرُ وَ الرِّضَا وَ اَمَّا السُّنَّةُ فَالْجُلُوسُ عَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرَى وَ الْاَكْلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ وَ اَنْ يَاْكُلَ مِمَّا يَلِيهِ وَ مَصُّ الْاَصَابِعِ وَ اَمَّا الْاَدَبُ فَتَصْغِيرُ اللُّقْمَةِ وَ الْمَضْغُ الشَّدِيدُ وَ قِلَّةُ النَّظَرِ فِي وُجُوهِ النَّاسِ وَ غَسْلُ الْيَدَيْنِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: دسترخوان سے متعلق بارہ ایسی باتیں ہیں جن کا جان لینا ہر مسلمان پر فرض ہے ان میں چار فرض ہیں چار سنت اور چار آداب ہیں۔

چار باتیں جو فرض ہیں: (۱) جو کچھ کھانا چاہتا ہے اس سے واقفیت (۲) کھانا شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہنا (۳) کھانا کھا کر شکر خدا کرنا۔ (۴) خداوند قدوس کی رضا پر راضی رہنا۔

چار باتیں سنت ہیں: (۱) بائیں پہلو پر بیٹھنا (۲) تین انگلیوں سے کھانا (۳) جو اس کے سامنے آئے اسی کو کھانا (۴) انگلیوں کو خوب چاٹ لینا۔

آداب یہ ہیں: (۱) نوالے چھوٹے ہوں (۲) خوب چبا کر کھاؤ (۳) دوسروں کی طرف کم دیکھو (۴) ہاتھ دھو کر کھانا۔

الشهور اثْنا عَشَرَ شَهْراً

سال میں بارہ مہینے ہوتے ہیں

۶۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ سَيَابَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ الشُّهُورَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْراً وَ هِيَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ سِتُّونَ يَوْماً فَحَجَزَ مِنْهَا سِتَّةَ أَيَّامٍ خَلَقَ فِيهَا السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ فَمِنْ ثَمَّ تَقَاصَرَتِ الشُّهُورُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے بارہ مہینے پیدا کیے ہیں اور تین سو ساٹھ دن اور ان میں سے وہ چھ دن جن میں زمین و آسمان پیدا کیے گئے کم ہو گئے۔ اس لیے بعض مہینے تیس دن سے کم ہیں۔

۶۲ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنُ أَخِي أَبِي زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ إِذا جاءَ نَصْرُ اللهِ وَ الْفَتْحُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَعَرَفَ أَنَّهُ الْوَدَاعُ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ الْعَضْبَاءَ فَحَمِدَ اللهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ هَدَرٌ وَ أَوَّلُ دَمٍ هُدِرَ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعاً فِي هُذَيْلٍ فَقَتَلَهُ بَنُو اللَّيْثِ أَوْ قَالَ كَانَ مُسْتَرْضِعاً فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَ كُلُّ رِباً كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَوْضُوعٌ وَ أَوَّلُ رِباً وُضِعَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ.

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ فَهُوَ الْيَوْمَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ وَ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللهِ اثْنا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ مِنْها أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ رَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَ شَعْبَانَ وَ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحِجَّةِ وَ الْمُحَرَّمُ فَلا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّ النَّسِيءَ زِيادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عاماً وَ يُحَرِّمُونَهُ عاماً لِيُواطِؤُا عِدَّةَ ما حَرَّمَ اللهُ وَ كَانُوا يُحَرِّمُونَ الْمُحَرَّمَ عَاماً وَ يَسْتَحِلُّونَ صفر اصَفَراً وَ يُحَرِّمُونَ صفر

[صَفَراً عَاماً وَيَسْتَحِلُّونَ الْمُحَرَّمَ.

اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ آخِرَ الْاَبَدِ وَ رَضِيَ مِنْكُمْ بِمُحَقَّرَاتِ الْاَعْمَالِ.

اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ وَدِيعَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا اِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا.

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النِّسَاءَ عِنْدَكُمْ عَوَانٍ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ ضَرّاً وَلَا نَفْعاً اَخَذْتُمُوهُنَّ بِاَمَانَةِ اللهِ وَ اسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللهِ فَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقٌّ وَ لَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقٌّ وَ مِنْ حَقِّكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ وَ لَا يَعْصِينَكُمْ فِي مَعْرُوفٍ فَاِذَا فَعَلْنَ ذَلِكَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا تَضْرِبُوهُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا- كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاعْتَصِمُوا بِهِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ

ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ فَاَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَ اَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا اِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَهُ اَلَا فَلْيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ لَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى اِنَّهُ لَيُرَى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اَنِّي قَدْ بَلَّغْتُ

عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ والفتح ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے درمیان نازل ہوا۔ حضرت نے سمجھ لیا کہ یہ حج وداع ہے شتر عضبا پر سوار ہوئے اور حمد وثنائے الٰہی کے بعد حضرت نے فرمایا کہ ایھا الناس! جوخون زمانہ جاہلیت میں ہو چکا ہے، وہ ہدر ہے اور سب سے پہلا خون جو معاف کیا جارہا ہے وہ حارث بن ربیعہ بن حارث (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچازاد بھائی) کا خون ہے جو بنو ہذیل میں ایک دایہ کی تلاش میں گیا تھا کہ بنولیث نے اسے قتل کر دیا (راوی کہتا ہے) یا بنو لیث میں کسی دایہ کی تلاش میں گیا تھا کہ بنو ہذیل نے اسے قتل کر دیا۔ اسی طرح جو سود زمانہ جاہلیت کا کسی کے ذمے تھا اس کو بھی معاف کیا اور سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا مطالبہ عفو فرمایا۔

اے لوگو! زمانہ گردش کرتا رہتا ہے لہٰذا آج کا دن اس دن کی مانند ہے کہ جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق فرمایا تھا اور جب سے اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا ہے اس کی کتاب میں یہ ثبت ہے کہ اللہ کے نزدیک مہینوں کی تعداد بارہ ہے کہ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں (ان مہینوں میں جنگ و جدال ممنوع ہے) رجب قبیلۂ مُضَر جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے اور ذیقعدہ و ذی الحجہ و محرم ان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو کہ حرمت والے مہینوں میں زیادتی کرنا کفر میں زیادتی کا سبب ہے اور اسی طرح اللہ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جنہوں نے کفر کیا دوسرے لفظوں میں انہوں

نے ایک سال اس کو حلال جانا اور ایک سال کو ان کو حرمت والا تا کہ اللہ کی مقرر کی ہوئی تعداد پوری ہو جائے لہٰذا وہ لوگ ایک سال محرم کو ماہ حرمت اور صفر کو ماہ حلال سمجھتے ہیں تو ایک سال محرم کو حلال سمجھتے ہیں۔

اے لوگو! شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ آج کے بعد کبھی بھی تمہارے شہروں میں اس پرستش کی جائے اور اب وہ راضی ہے کہ تم چھوٹے چھوٹے گناہ انجام دو پس تم لوگ اپنے دین میں چھوٹے چھوٹے گناہوں کے مرتکب ہونے سے بھی باز رہو۔

اے لوگو! جس کے پاس کوئی امنت رکھوائی گئی ہو تو اسے چاہئے کہ اس امانت کے رکھوالے وا کے کو لوٹا دے۔

لوگو! عورتیں تمہارے پاس بطور امانت ہیں اپنی ذات کے لیے نفع ونقصان پر قدرت نہیں رکھتیں۔ تم نے ان کو خدا سے بطور امانت لیا ہے اور خدا ہی کے حکم سے ان سے لذت اٹھاتے ہو۔ کچھ ان کا حق تمہارے اوپر ہے کچھ تمہارا حق ان کے اوپر۔ تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ تمہارے سوا کسی اور سے تعلق نہ رکھیں اور اچھی باتوں میں تمہاری نافرمانی نہ کریں تو وہ تم سے نان ونفقہ لینے کی حقدار ہیں، ان کو مارو نہیں۔

لوگو! میں تمہارے درمیان کچھ چیزیں بطور یادگار چھوڑ تا ہوں تم جب تک ان سے متمسک رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ان میں ایک کتاب الٰہی ہے۔

لوگو! آج کیسا دن ہے؟

سب نے جواب دیا کہ روز حرام۔

پھر فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟

سب نے کہا: ماہ حرام۔

پھر پوچھا: یہ کون سا شہر ہے؟

سب نے کہا: شہر حرام۔

فرمایا کہ خداوند عالم نے تمہارا خون، تمہارا دل، تمہاری آبرو ایک دوسرے پر حرام کی ہے۔ اسی طرح جیسے آج کے دن کی حرمت خدا کے نزدیک ہے۔ جو اس وقت موجود ہیں ان کو چاہیے کہ ان لوگوں سے بھی یہ کہہ دیں جو اس وقت یہاں نہیں ہیں کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی خداوندا تو گواہ رہنا کہ میں نے تبلیغ رسالت کر دی۔

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللهِ اثْنَا

عَشَرَ شَهْراً فِي كِتابِ اللهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّماواتِ وَ الْاَرْضَ قَالَ الْمُحَرَّمُ وَ صَفَرٌ وَ رَبِيعٌ الْاَوَّلُ وَ رَبِيعٌ الْآخِرُ وَ جُمَادَى الْاُولَى وَ جُمَادَى الْآخِرَةُ وَ رَجَبٌ وَ شَعْبَانُ وَ شَهْرُ رَمَضَانَ وَ شَوَّالٌ وَ ذُو الْقَعْدَةِ وَ ذُو الْحِجَّةِ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ عِشْرُونَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَ الْمُحَرَّمُ وَ صَفَرٌ وَ شَهْرُ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ وَ عَشْرٌ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الْآخِرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس قول "اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ" (اس میں تو شک ہی نہیں کہ خدا نے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا (اسی دن سے) خدا کے نزدیک خدا کی کتاب (لوح محفوظ) میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہے)[1] کے متعلق فرمایا: محرم، صفر، ربیع الاول، ربیع الثانی، جمادی الاول، جمادی الثانی، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذی القعد، ذی الحجہ۔ نیز ان میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں: ذی الحجہ کے بیس دن، محرم صفر ربیع الاول اور ماہ ربیع الثانی کے دس دن۔

ساعات الليل اثنتا عشرة ساعة و ساعات النهار كذلك

بارہ ساعتیں رات کے ہیں اور بارہ دن کی

۶۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اَبَانٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَاعَاتُ اللَّيْلِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً وَ سَاعَاتُ النَّهَارِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً وَ اَفْضَلُ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ اَوْقَاتُ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّهُ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ هَبَّتِ الرِّيَاحُ وَ نَظَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى خَلْقِهِ وَ إِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يَصْعَدَ لِي عِنْدَ ذَلِكَ إِلَى السَّمَاءِ عَمَلٌ صَالِحٌ ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ فِي اَدْبَارِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهُ مُسْتَجَابٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بارہ ساعتیں یعنی گھنٹے رات کے ہیں اور بارہ دن کے اور ان میں بہترین اوقات نماز پنجگانہ کے اوقات ہیں۔

پھر فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں، ہوا چلنے لگتی ہے اللہ اپنے بندوں پر نظر فرماتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان اوقات میں کوئی عمل خیر بارگاہ الٰہی میں پہنچے۔

پھر فرمایا کہ تمہارے لیے ضروری ہے کہ نماز کے بعد دعا کیا کرو کیونکہ وہ قبول کر لی جاتی ہے۔

---

[1] سورۂ توبہ آیت ۳۶

⑯ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عليه السلام لِمَ جُعِلَتِ الصَّلَاةُ الْفَرِيضَةُ وَ السُّنَّةُ خَمْسِينَ رَكْعَةً لَا يُزَادُ فِيهَا وَ لَا يُنْقَصُ مِنْهَا قَالَ إِنَّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً وَ فِيمَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ سَاعَةً وَ سَاعَاتِ النَّهَارِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً فَجَعَلَ لِكُلِّ سَاعَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَ مَا بَيْنَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى سُقُوطِ الْقُرْصِ غَسَقٌ.

ابوالحسن ماضی نے امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا واجب اور مستحب نمازوں کی رکعتوں کی تعداد پچاس کیوں ہے اس سے کم یا زیادہ کیوں نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں اور رات میں بھی بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں اور طلوع فجر اور طلوع شمس کے مابین ایک گھڑی ہوتی ہے جبکہ دن میں بھی بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں (کل بارہ گھڑیاں ہوئیں) لہٰذا ہر گھڑی کے لئے دو رکعتیں مقرر کی گئی ہیں نیز غروب آفتاب سے سورج کے پوشیدہ ہونے تک کے وقت کو غسق کہتے ہیں۔

⑰ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمِّي قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ أَمْلَى عَلَيْنَا ثَعْلَبٌ سَاعَاتِ اللَّيْلِ الْغَسَقَ وَ الْفَحْمَةَ وَ الْعَشْوَةَ وَ الْهَدْأَةَ وَ الْجُنْحَ وَ الْهَزِيعَ وَ الْفَقْدَ وَ الْعُقْرَ وَ الزُّلْفَةَ وَ السُّحْرَةَ وَ الْبُهْرَةَ وَ سَاعَاتِ النَّهَارِ الرَّادَّ وَ الشُّرُوقَ وَ الْمُتُوعَ وَ التَّرَحُّلَ وَ الدُّلُوكَ وَ الْجُنُوحَ وَ الْهَجِيرَ وَ الظَّهِيرَةَ وَ الْأَصِيلَ وَ الطِّفَلَ

ابواسحاق سے منقول ہے کہ تغلب نے ہمیں لکھوایا کہ رات کی گھڑیاں یہ ہیں: غسق، فحمہ، عشوہ، ہدأۃ، سباع، جنح، ہزیع، فقد، قعر، زلفہ، سحرہ اور بہرہ۔

دن کی ساعتیں یہ ہیں: راد، شروق، منزع، ترحل، دلوک، جنوح، ہجیر، ظہرۃ، اصیل، طفل اور تبوع۔

البروج اثنا عشر و البرا اثنا عشر و البحور اثنا عشر و العوالم اثنا عشر

برجوں کی تعداد بارہ، بیابان بارہ، سمندر بارہ اور عالم بارہ ہیں۔

⑱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَ غَيْرِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ قَالَ لَهُ مَرْحَباً بِكَ يَا سَعْدُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ بِهَذَا الِاسْمِ

سَمَّتْنِی اُمِّی وَ مَا اَقَلَّ مَنْ یَعْرِفُنِی بِهِ فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ صَدَقْتَ یَا سَعْدُ الْمَوْلَی فَقَالَ الرَّجُلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ بِهَذَا كُنْتُ اُلَقَّبُ فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام لَا خَیْرَ فِی اللَّقَبِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَی یَقُولُ فِی كِتَابِهِ وَ لَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْاِیمَانِ مَا صِنَاعَتُكَ یَا سَعْدُ فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنَّا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ نَنْظُرُ فِی النُّجُومِ لَا نَقُولُ اِنَّ بِالْیَمَنِ اَحَداً اَعْلَمَ بِالنُّجُومِ مِنَّا فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام فَاَسْاَلُكَ فَقَالَ الْیَمَانِیُّ سَلْ عَمَّا اَحْبَبْتَ مِنَ النُّجُومِ فَاِنِّی اُجِیبُكَ عَنْ ذَلِكَ بِعِلْمٍ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام كَمْ ضَوْءُ الشَّمْسِ عَلَی ضَوْءِ الْقَمَرِ دَرَجَةً فَقَالَ الْیَمَانِیُّ لَا اَدْرِی فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام صَدَقْتَ فَكَمْ ضَوْءُ الْقَمَرِ عَلَی ضَوْءِ الزُّهَرَةِ دَرَجَةً فَقَالَ الْیَمَانِیُّ لَا اَدْرِی فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام صَدَقْتَ فَكَمْ ضَوْءُ الزُّهَرَةِ عَلَی ضَوْءِ الْمُشْتَرِی دَرَجَةً فَقَالَ الْیَمَانِیُّ لَا اَدْرِی فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام صَدَقْتَ فَكَمْ ضَوْءُ الْمُشْتَرِی عَلَی ضَوْءِ عُطَارِدٍ دَرَجَةً فَقَالَ الْیَمَانِیُّ لَا اَدْرِی فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام صَدَقْتَ فَمَا اسْمُ النَّجْمِ الَّذِی اِذَا طَلَعَ هَاجَتِ الْبَقَرُ فَقَالَ الْیَمَانِیُّ لَا اَدْرِی فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام صَدَقْتَ فَمَا اسْمُ النَّجْمِ الَّذِی اِذَا طَلَعَ هَاجَتِ الْاِبِلُ فَقَالَ الْیَمَانِیُّ لَا اَدْرِی فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام صَدَقْتَ فَمَا اسْمُ النَّجْمِ الَّذِی اِذَا طَلَعَ هَاجَتِ الْكِلَابُ فَقَالَ الْیَمَانِیُّ لَا اَدْرِی فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام صَدَقْتَ فِی قَوْلِكَ لَا اَدْرِی فَمَا زُحَلُ عِنْدَكُمْ فِی النُّجُومِ فَقَالَ الْیَمَانِیُّ نَجْمٌ نَحْسٌ فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام مَهْ لَا تَقُولَنَّ هَذَا فَاِنَّهُ نَجْمُ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ وَ هُوَ نَجْمُ الْاَوْصِیَاءِ علیهم السلام وَ هُوَ النَّجْمُ الثَّاقِبُ الَّذِی قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِی كِتَابِهِ فَقَالَ لَهُ الْیَمَانِیُّ فَمَا یَعْنِی بِالثَّاقِبِ قَالَ اِنَّ مَطْلِعَهُ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَ اِنَّهُ ثَقَبَ بِضَوْئِهِ حَتَّی اَضَاءَ فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَمِنْ ثَمَّ سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ النَّجْمَ الثَّاقِبَ یَا اَخَا الْیَمَنِ عِنْدَكُمْ عُلَمَاءُ فَقَالَ الْیَمَانِیُّ نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنَّ بِالْیَمَنِ قَوْماً لَیْسُوا كَاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فِی عِلْمِهِمْ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام وَ مَا یَبْلُغُ مِنْ عِلْمِ عَالِمِهِمْ فَقَالَ لَهُ الْیَمَانِیُّ اِنَّ عَالِمَهُمْ لَیَزْجُرُ الطَّیْرَ وَ یَقْفُو الْاَثَرَ فِی السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مَسِیرَةَ شَهْرٍ لِلرَّاكِبِ الْمُجِدِّ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام فَاِنَّ عَالِمَ الْمَدِینَةِ اَعْلَمُ مِنْ عَالِمِ الْیَمَنِ فَقَالَ الْیَمَانِیُّ وَ مَا بَلَغَ مِنْ عِلْمِ عَالِمِ الْمَدِینَةِ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ علیه السلام عِلْمُ عَالِمِ الْمَدِینَةِ یَنْتَهِی اِلَی حَیْثُ لَا یَقْفُو الْاَثَرَ وَ یَزْجُرُ الطَّیْرَ وَ یَعْلَمُ مَا فِی اللَّحْظَةِ الْوَاحِدَةِ مَسِیرَةَ الشَّمْسِ تَقْطَعُ اثْنَیْ عَشَرَ بُرْجاً وَ اثْنَیْ عَشَرَ بَرّاً وَ اثْنَیْ عَشَرَ بَحْراً وَ اثْنَیْ عَشَرَ عَالَماً قَالَ فَقَالَ لَهُ الْیَمَانِیُّ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا ظَنَنْتُ اَنَّ اَحَداً یَعْلَمُ هَذَا اَوْ یَدْرِی مَا كُنْهُهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ الْیَمَانِیُّ فَخَرَجَ.

یمن سے ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔

آپ نے فرمایا: اے سعد! مرحبا، خوش آمدید۔

اس نے عرض کی: یا حضرت یہ نام تو میری ماں کا رکھا ہوا ہے۔ کوئی اس سے واقف نہیں۔

حضرت نے فرمایا: اے سعد مولیٰ! تو نے سچ کہا۔

اس نے عرض کی: مولیٰ میرا لقب ہے۔

حضرت نے فرمایا: یہ لقب اچھا نہیں۔ ارشاد الٰہی ہے "وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ" (تم ایک دوسرے کا بُرا نام نہ دہراؤ۔ ایمان لانے کے بعد بدکاری (کا) نام ہی بُرا ہے۔ اور جو لوگ باز نہ آئیں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں)[1] اے سعد! تیرا پیشہ کیا ہے؟

عرض کی یا حضرت میں اور میرا خاندان نجومی ہے۔ اس وقت علم نجوم کا جاننے والا مجھ سے زیادہ کوئی نہیں۔

حضرت نے فرمایا: علم نجوم کے متعلق کوئی سوال کروں؟

اس نے عرض کی: جو چاہے سوال کیجئے۔

حضرت نے سوال کیا: آفتاب کی روشنی چاند سے کتنے درجے زیادہ ہے؟

اس کو کہنا: پڑا نہیں معلوم۔

پھر پوچھا: چاند کی روشنی زہرہ سے کتنے درجہ زیادہ ہے؟

کہنے لگا معلوم نہیں۔

پھر پوچھا: کون سا ستارہ ہے جب وہ نکلتا ہے تو گائے کہ شہوت بڑھ جاتی ہے۔

عرض کی: معلوم نہیں۔

پھر پوچھا: مشتری کا نور کتنے درجہ عطارد سے زیادہ ہے۔

عرض کی: نہیں معلوم۔

پھر پوچھا: کون سا ستارہ نکلتا ہے تو اونٹ کے مزاج میں ہیجان ہوتا ہے۔

عرض کی: معلوم نہیں۔

پھر پوچھا: کون سا ستارہ نکلتا ہے تو کتوں کو شہوت ہوتی ہے۔

عرض کی: معلوم نہیں۔

پھر پوچھا: زحل تمہارے خیال میں کیسا ستارہ ہے؟

---

[1] سورۂ حجرات آیت ۱۱

اس نے عرض کی: منحوس ستارہ ہے۔

آپ نے فرمایا: ایسا نہ کہو زحل ستارۂ امیر المومنین علیہ السلام اور ستارۂ اوصیاء ہے اور وہ نجم ثاقب ہے جس کی خبر قرآن مجید کے سورۂ طارق میں خداوند عالم نے دی ہے۔

اس نے عرض کی: ثاقب کے کیا معنی ہیں؟

فرمایا: وہ آسمان ہفتم پر ہے اور اس کی روشنی تمام آسمانوں سے گزرتی ہوئی آسمان دنیا تک پہنچتی ہے۔

پھر حضرت نے پوچھا: تمہارا کوئی عالم بھی ہے؟

اس نے عرض کی: بے شک ہمارا عالم ہے اور کوئی عالم اس مرتبے کا نہیں ہے وہ پرندوں سے فال لیتا ہے اور ایک ساعت میں ایک ماہ کی راہ کو جسے کوئی تیز رفتار سوار طے کرے قطع کر لیتا ہے اور نشان قدم کو پہچانتا ہے۔

حضرت نے فرمایا: لیکن مدینے کا عالم اس سے اعلم و افضل ہے۔ اس کا علم وہاں تک ہے جہاں پرندے پر نہیں مار سکتے۔ جہاں کسی کی رسائی نہیں اور ایک لحظہ میں آفتاب کی گردش بارہ برجوں میں اور بارہ زمینوں اور بارہ دریاؤں کو طے کرتا ہے۔

یمانی نے عرض کی: میں آپ پر فدا ہوں میرے علم میں بھی نہیں تھا کہ کوئی شخص اس قدر علم رکھتا ہوگا۔

راوی کہتا ہے اس کے بعد یمانی اٹھ کر باہر نکل گیا۔

حديث الدراهم الاثني عشر التي أهديت إلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

ان بارہ درہموں کے متعلق حدیث جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ کئے گئے تھے

۷۹ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ اَبَانٍ الْاَحْمَرِ عَنِ الصَّادِقِ اَبِی عَبْدِاللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ علیه السلام قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وَ قَدْ بَلِیَ ثَوْبُهُ فَحَمَلَ اِلَیْهِ اثْنَیْ عَشَرَ دِرْهَماً فَقَالَ علیه السلام یَا عَلِیُّ خُذْ هَذِهِ الدَّرَاهِمَ فَاشْتَرِ لِی بِهَا ثَوْباً اَلْبَسُهُ قَالَ عَلِیٌّ علیه السلام فَجِئْتُ اِلَی السُّوقِ فَاشْتَرَیْتُ لَهُ قَمِیصاً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِرْهَماً وَ جِئْتُ بِهِ اِلَی رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله فَنَظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ یَا عَلِیُّ غَیْرُ هَذَا اَحَبُّ اِلَیَّ اَتَرَی صَاحِبَهُ یُقِیلُنَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِی فَقَالَ انْظُرْ فَجِئْتُ اِلَی صَاحِبِهِ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله قَدْ کَرِهَ هَذَا یُرِیدُ غَیْرَهُ فَاَقِلْنَا فِیهِ فَرَدَّ عَلَیَّ الدَّرَاهِمَ وَ جِئْتُ بِهَا اِلَی رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله فَمَشَی مَعَهُ اِلَی السُّوقِ لِیَبْتَاعَ قَمِیصاً فَنَظَرَ اِلَی جَارِیَةٍ قَاعِدَةٍ عَلَی الطَّرِیقِ تَبْکِی فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وَ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ یَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اَهْلِی اَعْطَوْنِی اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ لِاَشْتَرِیَ لَهُمْ

حَاجَةً فَضَاعَتْ فَلَا اَجْسُرُ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْهِمْ فَاَعْطَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ وَ قَالَ ارْجِعِي اِلَى اَهْلِكِ وَ مَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى السُّوقِ فَاشْتَرَى قَمِيصاً بِاَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ وَ لَبِسَهُ وَ حَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَاَى رَجُلًا عُرْيَاناً يَقُولُ مَنْ كَسَانِي كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ فَخَلَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَمِيصَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ وَ كَسَاهُ السَّائِلَ ثُمَّ رَجَعَ عليه السلام اِلَى السُّوقِ فَاشْتَرَى بِالْاَرْبَعَةِ الَّتِي بَقِيَتْ قَمِيصاً آخَرَ فَلَبِسَهُ وَ حَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ رَجَعَ اِلَى مَنْزِلِهِ فَاِذَا الْجَارِيَةُ قَاعِدَةٌ عَلَى الطَّرِيقِ تَبْكِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكِ لَا تَاْتِينَ اَهْلَكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي قَدْ اَبْطَاْتُ عَلَيْهِمْ اَخَافُ اَنْ يَضْرِبُونِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُرِّي بَيْنَ يَدَيَّ وَ دُلِّينِي عَلَى اَهْلِكِ وَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى وَقَفَ عَلَى بَابِ دَارِهِمْ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدَّارِ فَلَمْ يُجِيبُوهُ فَاَعَادَ السَّلَامَ فَلَمْ يُجِيبُوهُ فَاَعَادَ السَّلَامَ فَقَالُوا وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ فَقَالَ عليه السلام مَا لَكُمْ تَرَكْتُمْ اِجَابَتِي فِي اَوَّلِ السَّلَامِ وَ الثَّانِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْنَا كَلَامَكَ فَاَحْبَبْنَا اَنْ نَسْتَكْثِرَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هَذِهِ الْجَارِيَةَ اَبْطَاَتْ عَلَيْكُمْ فَلَا تُؤْذُوهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هِيَ حُرَّةٌ لِمَمْشَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ دِرْهَماً اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ هَذِهِ كَسَا اللّٰهُ بِهَا عَارِيَيْنِ وَ اَعْتَقَ نَسَمَةً

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا حضرت کا پیراہن بوسیدہ ہے اس نے بارہ درہم حضرت کی خدمت میں ہدیہ کے عنوان سے پیش کئے اور عرض کی: آپ اس کا ایک پیراہن خرید لیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں درہم لے کر بازار گیا اور ایک پیراہن لے کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت نے فرمایا: یا علیؑ! یہ میرے لیے مناسب نہیں اگر دوکاندار واپس لے لے تو واپس کر دو۔

آپ نے عرض کی: معلوم نہیں واپس لے یا نہ لے۔

میں کرتہ لے کر دوکاندار کے پاس آیا، دوکاندار کو کرتہ واپس دے کر قیمت لے آیا۔ اب حضرت میرے ساتھ خود بازار تشریف لے چلے، راستے میں دیکھا کہ ایک کنیز بیٹھی رو رہی ہے۔

حضرت نے بڑھ کر پوچھا: کیوں روتی ہو۔

اس نے عرض کی: یا حضرت مجھے گھر والوں نے چار درہم دیئے تھے اور ایک چیز منگوائی تھی۔ وہ درہم مجھ سے گم ہو گئے۔ اب خالی کیوں کر جاؤں۔ وہ لوگ سزا دیں گے۔

حضرت نے چار درہم اس کو دیئے اور گھر روانہ کیا پھر دوکان پر پہنچ کر چار درہم کا ایک کرتہ خرید کر پہنا اور شکر الٰہی بجالائے۔ مسجد کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں ایک برہنہ فقیر ملا جو یہ کہہ کر رو رہا تھا کہ جو مجھے لباس پہنائے خدا اس کو لباس جنت عطا فرمائے۔ حضرت نے جو نیا کرتہ پہنا تھا اتار کر سائل کو پہنا دیا اور خود وہی پرانا کرتہ پہن لیا پھر بازار واپس آ کر چار درہم کا دوسرا کرتہ لیا اور خود پہنا خدا کا شکر ادا کیا اب مسجد کی جانب روانہ ہوئے راستے میں دیکھا وہ کنیز جس کو درہم دیئے تھے اب بھی بیٹھی ہے۔

حضرت نے پوچھا: گھر کیوں نہیں جاتی۔

اس نے عرض کی: مجھے دیر ہوگئی ہے گھر والے پوچھیں گے تو کیا کہوں گی۔

آپ نے فرمایا: میرے ساتھ چل۔ اس کے مکان پر پہنچے۔

فرمایا: اے اہل خانہ تم سب پر سلام مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر سلام کیا پھر کسی نے جواب نہیں دیا۔ تیسری بار پھر سلام کیا تو جواب ملا۔

جب صاحب خانہ باہر آیا تو پوچھا: تم نے پہلی دو بار جواب سلام کیوں نہیں دیا۔

عرض کی: یا حضرت سنا تو ضرور تھا لیکن اگر جواب دے دیتے تو پھر آپ دوسری اور تیسری بار سلام نہ کرتے۔ ہم نے چاہا کہ آپ پر سلام کریں تا کہ ہم پر زیادہ رحمتیں نازل ہوں۔

حضرت نے فرمایا: تمہاری لونڈی کو واپسی میں تاخیر ہوگئی ہے لیکن اس کو معاف کر دینا۔

اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے تشریف لانے کی خوشی میں اس کو میں آزاد کرتا ہوں۔

حضرت نے فرمایا: شکر الٰہی کس قدر بابرکت تھے یہ درہم کہ دو برہنہ مومنوں نے لباس پہنا اور ایک لونڈی آزاد ہوئی۔

النقباء اثنا عشر

بارہ نقباء

⊙ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ وَ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ الْاَحْمَرِ عَنْ جَمَاعَةِ مَشِيخَتِهٖ قَالُوا اخْتَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ اُمَّتِهٖ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً اَشَارَ اِلَيْهِمْ جَبْرَئِيلُ وَ اَمَرَهُ بِاخْتِيَارِهِمْ كَعِدَّةِ نُقَبَاءِ مُوسَى عليه السلام تِسْعَةٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْاَوْسِ فَمِنَ الْخَزْرَجِ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَ رَافِعُ بْنُ مَالِكٍ وَ

سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ الْمُنْذِرُ بْنُ عَمْرٍو وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَ ابْنُ الْقَوَافِلِ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَ مَعْنَى الْقَوَافِلِ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ كَانَ إِذَا دَخَلَ يَثْرِبَ يَجِيءُ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَشْرَافِ الْخَزْرَجِ فَيَقُولُ أَجِرْنِي مَا دُمْتُ بِهَا مِنْ أَنْ أُظْلَمَ فَيَقُولُ قوفل حَيْثُ شِئْتَ فَأَنْتَ فِي جِوَارِي فَلَا يَتَعَرَّضُ لَهُ أَحَدٌ وَمِنَ الْأَوْسِ أَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ وَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَ سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ

و قد أخرجت قصتهم في كتاب النبوة قال مصنف هذا الكتاب رضي الله عنه النقيب الرئيس من العرفاء و قد قيل إنه الضمين و قد قيل إنه الأمين و قد قيل إنه الشهيد على قومه و أصل النقيب في اللغة من النقب و هو الثقب الواسع فقيل نقيب القوم لأنه ينقب عن أحوالهم كما ينقب عن الأسرار و عن مكنون الإضمار. معنى قول الله عز و جل وَ بَعَثْنا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً هو أنه أخذ من كل سبط منهم ضمينا بما عقد عليهم من الميثاق في أمر دينهم و قد قيل إنهم بعثوا إلى الجبارين ليقفوا على أحوالهم و يرجعوا بذلك إلى نبيهم موسى عليه السلام و رجعوا ينهون قومهم عن قتالهم لما رأوا من شدة بأسهم و عظم خلقهم و القصة معروفة و كان مرادنا ذكر معنى النقيب في اللغة والله الموفق للصواب

عثمان احمر اپنے اساتذہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت سے بارہ نقیب مطابق عدد نقبائے بنی اسرائیل معین فرمائے تھے نو اشخاص قبیلہ خزرج سے اور تین آدمی قبیلہ اوس سے۔

(۱) اسعد بن زرارہ (۲) براء بن معرور

(۳) عبدالرحمن بن حماد (۴) جابر بن عبداللہ

(۵) رافع بن مالک (۶) سعد بن عبادہ

(۷) منذر بن عمر (۸) عبداللہ بن رواحہ

(۹) سعد بن ربیع اور مہاجرین عربہائے مدینہ میں سے عبادہ بن صامت تھے جو اشراف خزرج میں سے ایک شخص کی پناہ میں تھے۔

اور قبیلہ اوس میں سے:

(۱) ابوالہیثم بن تیہان (۲) اسعد بن حفیر

(۳) سعد بن خیثمہ تھے۔

مصنفؒ فرماتے ہیں کہ نقیب عرفاء کے سردار کو کہتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو کسی کی

ضمانت لے ایک قول یہ بھی ہے کہ قوم پر گواہ کو کہتے ہیں۔

نقیب کا لغوی معنی نقب سے ہے یعنی کشادہ سوراخ۔لہٰذا نقیب قوم اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کے احوال کی ٹوہ میں رہتا ہے جس طرح کہ اسرار کا دلوں میں چھپے بھیدوں کا سراغ لگایا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا" (اور ہم (خدا) نے ان میں بارہ سردار (ان پر) مقرر کیے)[1] کے معنی یہ ہیں کہ ان کی قوم نے اپنے دین کے متعلق جو عہد و پیمان کئے تھے اللہ نے ان میں سے ہر ایک کے سبط کو ان کا ضامن و ذمہ دار قرار دیا ہے نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ نے ان کو سرکشوں کی جانب مبعوث کیا تھا تا کہ ان کے احوال سے واقف ہوں اور اس طرح وہ اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رجوع کریں، لہٰذا وہ لوٹے اور انہوں نے اپنی قوم کو شدید جنگ کرتے دیکھا اور ان کو عظیم الجثہ پایا تو انہوں نے اپنی قوم کو قتل و غارت گری کرنے سے منع کیا اور یہ قصہ بہت مشہور ہے تو ہماری مراد محض نقیب کے معنی کو بیان کرنا تھی............اور خدا ہی صحیح بات کی توفیق دینے والا ہے۔

[1] سورۂ مائدہ آیت ۱۲

باب ۔ ۱۳

المسوخ ثلاثة عشر صنفا

لوگ تیرہ صورتوں میں مسخ ہوں گے

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ الْمُسُوخُ مِنْ بَنِي آدَمَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ صِنْفاً مِنْهُمُ الْقِرَدَةُ وَ الْخَنَازِيرُ وَ الْخُفَّاشُ وَ الضَّبُّ وَ الدُّبُّ وَ الْفِيلُ وَ الدُّعْمُوصُ وَ الْجِرِّيثُ وَ الْعَقْرَبُ وَ سُهَيْلٌ وَ الْقُنْفُذُ وَ الزُّهَرَةُ وَ الْعَنْكَبُوتُ فَأَمَّا الْقِرَدَةُ فَكَانُوا قَوْماً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا يَنْزِلُونَ عَلَى شَاطِئِ الْبَحْرِ اعْتَدَوْا فِي السَّبْتِ فَصَادُوا الْحِيتَانَ فَمَسَخَهُمُ اللهُ قِرَدَةً وَ أَمَّا الْخَنَازِيرُ فَكَانُوا قَوْماً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ دَعَا عَلَيْهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَمَسَخَهُمُ اللهُ خَنَازِيرَ وَ أَمَّا الْخُفَّاشُ فَكَانَتِ امْرَأَةً مَعَ ظِئْرٍ لَهَا فَسَخِرَتْهَا فَمَسَخَهَا اللهُ خُفَّاشاً وَ أَمَّا الضَّبُّ فَكَانَ أَعْرَابِيّاً بَدَوِيّاً لَا يَدَعُ عَنْ قَتْلِ مَنْ مَرَّ بِهِ مِنَ النَّاسِ فَمَسَخَهُ اللهُ ضَبّاً وَ أَمَّا الدُّبُّ فَكَانَ رَجُلًا يَسْرِقُ الْحَاجَّ فَمَسَخَهُ اللهُ دُبّاً وَ أَمَّا الْفِيلُ فَكَانَ رَجُلًا يَنْكِحُ الْبَهَائِمَ فَمَسَخَهُ اللهُ فِيلًا وَ أَمَّا الدُّعْمُوصُ فَكَانَ رَجُلًا زَانِيَ الْفَرْجِ لَا يَدَعُ مِنْ شَيْءٍ فَمَسَخَهُ اللهُ دُعْمُوصاً وَ أَمَّا الْجِرِّيثُ فَكَانَ رَجُلًا نَمَّاماً فَمَسَخَهُ اللهُ جِرِّيثاً وَ أَمَّا الْعَقْرَبُ فَكَانَ رَجُلًا هَمَّازاً لَمَّازاً فَمَسَخَهُ اللهُ عَقْرَباً وَ أَمَّا سُهَيْلٌ فَكَانَ رَجُلًا عَشَّاراً صَاحِبَ مَكَاسٍ فَمَسَخَهُ اللهُ كَوْكَباً وَ أَمَّا الزُّهَرَةُ فَكَانَتِ امْرَأَةً فَتَنَتْ هَارُوتَ وَ مَارُوتَ فَمَسَخَهَا اللهُ وَ أَمَّا الْعَنْكَبُوتُ فَكَانَتِ امْرَأَةً سَيِّئَةَ الْخُلُقِ عَاصِيَةً لِزَوْجِهَا مُوَلِّيَةً عَنْهُ فَمَسَخَهَا اللهُ عَنْكَبُوتاً وَ أَمَّا الْقُنْفُذُ فَكَانَ رَجُلًا سَيِّئَ الْخُلُقِ فَمَسَخَهُ اللهُ قُنْفُذاً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے آدمیوں میں سے کچھ بندر کچھ (۲) سور (۳) چمگاڈر (۴) سوسمار (۵) ریچھ (۶) ہاتھی (۷) کرم سیاہ (۸) سگ ماہی (۹) عقرب (۱۰) سہیل (۱۱) خارپشت (۱۲) زہرہ (۱۳) مکڑی کی صورت میں مسخ ہو گئے ہیں۔

بندر وہ بنی اسرائیل جو دریائے سے شنبہ کے روز باوجود ممانعت کے مچھلیوں کا شکار کرتے تھے۔ لہٰذا اللہ نے انہیں بندر کی صورت میں مسخ کر دیا۔

سور بنی اسرائیل کا وہ گروہ ہے جس پر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام نے بد دعا کی تھی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انہیں سور کی صورت میں مسخ کر دیا۔

چمگادڑ ایک جادوگر عورت تھی کہ جس نے اپنی دایہ پر جادو کر دیا تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے چمگادڑ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

سوسمار ایک راہزن تھا جو مسافروں کو قتل کیا کرتا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے سوسمار کی صورت میں مسخ کر دیا۔

ریچھ ایک شخص تھا جسے فعل غیر فطری کروانے کی عادت تھی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے ریچھ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

ایک اور جگہ ہے کہ ریچھ ایک شخص تھا جو حاجیوں کا مال چرایا کرتا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے ریچھ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

ہاتھی ایک شخص تھا جو جانوروں کے ساتھ مباشرت کیا کرتا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے ہاتھی کی صورت میں مسخ کر دیا۔

دعموص یعنی کرم سیاہ ابی ایک شخص زنا کار تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے کرم سیاہ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

مار ماہی ایک سخن چین (اُدھر کی بات اِدھر اور اِدھر کی بات اُدھر کرنے والا) تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے مار ماہی کی صورت میں مسخ کر دیا۔

بچھو ایک بدزبان شخص تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے بچھو کی صورت میں مسخ کر دیا۔

سہیل چنگی لیا کرتا تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے سہیل ستارہ کی صورت میں مسخ کر دیا۔

زہرہ ایک عورت تھی جس نے ہاروت و ماروت کو بہکایا تھا۔ لہٰذا اللہ نے اسے مسخ کر دیا۔

مکڑی ایک بداخلاق عورت تھی جو اپنے شوہر کی نافرمان تھی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے مکڑی کی صورت میں مسخ کر دیا۔

خار پشت ایک بداخلاق مرد تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے خار پشت کی صورت میں مسخ کر دیا۔

۲ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْاَسْوَارِيُّ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعْدَوَيْهِ الْبَرْذَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْعَطَّارُ بِالْمِيَاطِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَلَانِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُعَتِّبٍ مَوْلَى جَعْفَرٍ عَنْ جَعْفَرٍ

بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَنِ الْمُسُوخِ فَقَالَ هُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ الْفِيلُ وَ الدُّبُّ وَ الْخِنْزِيرُ وَ الْقِرْدُ وَ الْجِرِّيثُ وَ الضَّبُّ وَ الْوَطْوَاطُ وَ الدُّعْمُوصُ وَ الْعَقْرَبُ وَ الْعَنْكَبُوتُ وَ الْأَرْنَبُ وَ سُهَيْلٌ وَ الزُّهَرَةُ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَ مَا كَانَ سَبَبُ مَسْخِهِمْ فَقَالَ أَمَّا الْفِيلُ فَكَانَ رَجُلًا لُوطِيّاً لَا يَدَعُ رَطْباً وَ لَا يَابِساً وَ أَمَّا الدُّبُّ فَكَانَ رَجُلًا مُؤَنَّثاً يَدْعُو الرِّجَالَ إِلَى نَفْسِهِ وَ أَمَّا الْخَنَازِيرُ فَكَانُوا قَوْماً نَصَارَى سَأَلُوا رَبَّهُمْ إِنْزَالَ الْمَائِدَةِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مَا كَانُوا كُفْراً وَ أَشَدَّ تَكْذِيباً وَ أَمَّا الْقِرَدَةُ فَقَوْمٌ اعْتَدَوْا فِي السَّبْتِ وَ أَمَّا الْجِرِّيثُ فَكَانَ رَجُلًا دَيُّوثاً يَدْعُو الرِّجَالَ إِلَى حَلِيلَتِهِ وَ أَمَّا الضَّبُّ فَكَانَ رَجُلًا أَعْرَابِيّاً يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ وَ أَمَّا الْوَطْوَاطُ فَكَانَ رَجُلًا يَسْرِقُ الثِّمَارَ مِنْ رُءُوسِ النَّخْلِ وَ أَمَّا الدُّعْمُوصُ فَكَانَ نَمَّاماً يُفَرِّقُ بَيْنَ الْأَحِبَّةِ وَ أَمَّا الْعَقْرَبُ فَكَانَ رَجُلًا لَدَّاغاً لَا يَسْلَمُ عَلَى لِسَانِهِ أَحَدٌ وَ أَمَّا الْعَنْكَبُوتُ فَكَانَتِ امْرَأَةً تَخُونُ زَوْجَهَا وَ أَمَّا الْأَرْنَبُ فَكَانَتِ امْرَأَةً لَا تَتَطَهَّرُ مِنْ حَيْضٍ وَ لَا غَيْرِهِ وَ أَمَّا سُهَيْلٌ فَكَانَ عَشَّاراً بِالْيَمَنِ وَ أَمَّا الزُّهَرَةُ فَكَانَتِ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً وَ كَانَتْ لِبَعْضِ مُلُوكِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ هِيَ الَّتِي فُتِنَ بِهَا هَارُوتُ وَ مَارُوتُ وَ كَانَ اسْمُهَا نَاهِيلَ وَ النَّاسُ يَقُولُونَ نَاهِيدَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه الناس يغلطون فی الزهرة و سهيل فيقولون إنهما نجمان و ليسا كما يقولون و لكنهما دابتان من دواب البحر سميتا باسمی نجمين فی السماء كما سميت بروج فی السماء بأسماء حيوان فی الأرض مثل الحمل و الثور و الجوزاء و السرطان و العقرب و الحوت و الجدی و كذلك الزهرة و سهيل و إنما غلط الناس فيهما دون غيرهما لتعذر مشاهدتهما و النظر إليهما لأنهما دابتان فی البحر المطيف بالدنيا بحيث لا تبلغه سفينة و لا تعمل فيه حيلة و ما كان الله عز و جل ليمسخ العصاة أنوارا مضيئة يهتدی بها فی البر و البحر ثم يبقيهما ما بقيت السماء و الأرض و المسوخ لم تبق أكثر من ثلاثة أيام حتى ماتت و لم تتوالد و هذه الحيوانات التی تسمى المسوخ فالمسوخية لها اسم مستعار مجازی بل هی مثل ما مسخ الله عز و جل على صورتها قوما عصوه و استحقوا بعصيانهم تغيير ما بهم من نعمة و حرم الله تبارك و تعالى لحومها لكيلا ينتفع بها و لا يستخف بعقوبتها حكيت لی هذه الحكاية عن أبی الحسين محمد بن جعفر الأسدی رضی الله عنه.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسخ شدہ مخلوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: ان کی تعداد تیرہ ہے۔

(۱)ہاتھی (۲) ریچھ (۳)سور (۴)بندر (۵)سگ ماہی (۶)سوسمار (۷)چمگادڑ (۸)کرم سیاہ (۹)بچھو (۱۰)مکڑی (۱۱)خرگوش(۱۲)سہیل اور(۱۳)زہرہ

آپؑ سے پوچھا گیا: ان کے مسخ ہونے کی کیا وجہ تھی؟

آپؑ نے فرمایا:

ہاتھی ایک اغلام باز تھا جو کسی خشک وتر سے گریز نہیں کرتا تھا۔

ریچھ مخنث شخص تھا جو مردوں کو اپنی طرف بدفعلی کے لئے بلاتا تھا۔

سور نصاریٰ کی ایک قوم جنہوں نے اپنے پروردگار سے ان پر مائدہ کے نازل کرنے کی درخواست کی تھی اور جب وہ نازل ہو گیا تو انہوں نے شدید ترین انداز میں کفر اختیار کیا اور اسی طرح اسے جھٹلا دیا۔

بندر وہ قوم ہے جس نے ہفتہ کے دن زیادتی کی (یعنی منع ہونے کے باوجود مچھلی کا شکار کیا)۔

سگ ماہی یہ بے غیرت مرد تھا جو دوسرے مردوں کو اپنی عورت کے ساتھ زنا کے لئے بلاتا تھا۔

سوسمار یہ بدو عرب تھا جو حاجیوں کی چوری کیا کرتا تھا۔

چمگاڈر یہ ایسا شخص تھا جو کھجور کے درختوں سے ان کے میوے چراتا تھا۔

کرم سیاہ یہ شخص اُدھر کی بات اِدھر اور ادھر کی بات اُدھر کرتا تھا اور طرح محبت کرنے والوں میں جدائی ڈالتا تھا۔

بچھو یہ شخص بدزبان تھا کہ اس کی زبان سے کوئی محفوظ نہیں تھا۔

مکڑی یہ عورت تھی جو اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کرتی تھی۔

خرگوش یہ ایسی عورت تھی جو حیض وغیرہ سے پاک نہیں ہوتی تھی۔

سہیل یہ شخص یمن میں خراج وصول کرتا تھا۔

زہرہ یہ ایک نصرانی عورت تھی جو بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی تھی اور یہی وہ عورت ہے جس نے ہاروت وماروت کو ورغلایا اس کا نام تاہیل تھا جبکہ لوگ اسے ناہید کہہ کر پکارتے تھے۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عوام الناس سہیل اور زہرہ کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ دوستاروں کے نام ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ دو چوپائے ہیں سمندر چوپائی کہ ان کے نام آسمان میں موجود دوستاروں کے نام پر رکھے گئے ہیں جس طرح کہ آسمانی برجوں کے نام روئے زمین پر موجود حیوانوں کے ناموں پر رکھے گئے ہیں جیسے:

حمل، ثور، جوزا، سرطان، عقرب، حوت، جدی اور اسی طرح زہرہ اور سہیل۔

لوگ ان دونوں کے متعلق ہی غلط فہمی کا شکار ہوئے نہ کہ باقی ستاروں لے متعلق اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر

ان دونوں کا مشاہدہ ممکن نہیں کہ انہیں دیکھا جا سکے کیونکہ یہ سمندر کی تہہ میں زندگی بسر کرتے ہیں کہ جہاں نہ کوئی کشتی جا سکتی ہے اور نہ کوئی اور حیلہ کام آتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو چمکتے انوار کی صورت مسخ نہیں کرے کہ ان سے خشکی و سمندر میں رہنمائی حاصل کی جائے اور پھر انہیں اس وقت تک باقی رکھے جب تک آسمان و زمین باقی ہیں جبکہ مسخ شدہ تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہے اور (تین دن کے بعد) مر گئے لہٰذا ان کی نسل آگے نہ بڑھ سکی۔

ان حیوانات کو مسخ شدہ کہا جاتا ہے لہٰذا یہ لفظ ''مسخ'' مجازی طور پر استعمال کیا جاتا ہے (نہ کہ حقیقی) بلکہ ان کی مثال ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے ان کی صورت میں اس قوم کو مسخ کیا تھا کہ جس نے اس کی نافرمانی کی تھی اور اس طرح اس کی نافرمانی کی وجہ سے وہ اللہ کی نعمت سے محرومی کے مستحق ہوئے تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ان کے گوشت کو حرام قرار دیا تا کہ ان سے کوئی نفع حاصل نہ کیا جا سکے اور نہ ہی ان اس سزا کو کوئی معلولی سمجھا جائے۔

آخر میں مؤلف مراتے ہیں کہ یہ حکایت میں نے ابوالحسین محمد ابن جعفر اسدی سے نقل کی ہے۔

حد بلوغ الغلام ثلاث عشرة سنة إلى أربع عشرة سنة

ایک لڑکے کے بالغ ہونے کی عمر تیرہ سے چودہ سال ہے

③ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْخَادِمِ بَيَّاعِ اللُّؤْلُؤِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَأَلَهُ أَبِي وَ أَنَا حَاضِرٌ عَنِ الْيَتِيمِ مَتَى يَجُوزُ أَمْرُهُ قَالَ حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ* قَالَ وَ مَا أَشُدُّهُ قَالَ الِاحْتِلَامُ قَالَ قُلْتُ قَدْ يَكُونُ الْغُلَامُ ابْنَ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً أَوْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ وَ لَا يَحْتَلِمُ قَالَ إِذَا بَلَغَ وَ كُتِبَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ جَازَ أَمْرُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سَفِيهاً أَوْ ضَعِيفاً.

عبداللہ بن سنان راوی ہیں کہ میرے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ یتیم کے ساتھ خرید و فروخت کب سے درست ہے۔ فرمایا جب وہ بالغ ہو جائے۔ عرض کی کب بالغ ہوتا ہے۔ فرمایا جب سے اس کو احتلام ہونے لگے۔ سنان نے عرض کی کبھی بچہ اٹھارہ کا ہوتا ہے اس وقت بالغ ہوتا ہے۔ فرمایا بالغ ہونے کے بعد اس کے معاملات درست ہوتے ہیں اور جب لڑکا تیرہ چودہ سال کا ہو جائے تو اس پر وہ تمام عبادات واجب ہو جاتے ہیں جو محتلم ہونے والے بچے پر واجب ہو جائے ہیں۔ اس کے نامہ عمل میں ہر نیک و بد لکھا جاتا ہے اور اس کے معاملات صحیح ہوتے ہیں۔ ہاں اگر سفیہ اور بے عقل ہو تو معاملات درست نہ ہوں گے۔

④ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ إِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ أَشُدَّهُ

ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَ دَخَلَ فِي الْاَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى الْمُحْتَلِمِينَ احْتَلَمَ اَمْ لَمْ يَحْتَلِمْ وَ كُتِبَتْ عَلَيْهِ السَّيِّئَاتُ وَ كُتِبَتْ لَهُ الْحَسَنَاتُ وَ جَازَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَالِهِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ ضَعِيفاً اَوْ سَفِيهاً.

تھوڑے سے الفاظ واسناد کے فرق سے سابقہ حدیث تکرار ہوئی ہے۔

ثلاث عشرة خصلة من فضائل أمير المؤمنين عليه السلام

امیر المومنین علیہ السلام کی تیرہ فضیلتیں

۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ الْمُؤَدِّبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى الْعَبْسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السُّلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله

يَقُولُ فِي عَلِيٍّ عليه السلام خِصَالًا لَوْ كَانَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهَا فِي جَمِيعِ النَّاسِ لَاكْتَفَوْا بِهَا فَضْلًا
قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله عَلِيٌّ مِنِّي كَهَارُونَ مِنْ مُوسَى
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله عَلِيٌّ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله عَلِيٌّ مِنِّي كَنَفْسِي طَاعَتُهُ طَاعَتِي وَ مَعْصِيَتُهُ مَعْصِيَتِي
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله حَرْبُ عَلِيٍّ حَرْبُ اللهِ وَ سِلْمُ عَلِيٍّ سِلْمُ اللهِ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله وَلِيُّ عَلِيٍّ وَلِيُّ اللهِ وَ عَدُوُّ عَلِيٍّ عَدُوُّ اللهِ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله عَلِيٌّ حُجَّةُ اللهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى عِبَادِهِ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله حُبُّ عَلِيٍّ اِيمَانٌ وَ بُغْضُهُ كُفْرٌ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله حِزْبُ عَلِيٍّ حِزْبُ اللهِ وَ حِزْبُ اَعْدَائِهِ حِزْبُ الشَّيْطَانِ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَ الْحَقُّ مَعَهُ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله عَلِيٌّ قَسِيمُ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ
وَ قَوْلُهُ صلى الله عليه وآله مَنْ فَارَقَ عَلِيّاً فَقَدْ فَارَقَنِي وَ مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ

وَقَوْلُهُ ﷺ شِيعَةُ عَلِيٍّ هُمُ الْفَائِزُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے امیر المومنین علیہ السلام کی تیرہ خصلتیں اپنے کانوں سے سنی ہیں کہ اگر ان میں سے کسی میں ایک خصلت بھی ہو تو اس کی فضیلت کے لیے کافی ہے:

(۱) یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں یہ علی ابن ابی طالب اس کا آقا و مولا ہے۔

(۲) پھر فرمایا کہ علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ سے ہارون کو تھی۔

(۳) پھر فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے۔

(۴) پھر فرمایا کہ علی کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو مجھ علی سے۔ میری ذات سے اس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔ اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

(۵) فرمایا کہ علی سے جنگ کرنا خدا سے جنگ اور علی سے مصالحت کرنا خدا سے مصالحت ہے۔

(۶) فرمایا کہ علی کا دوست خدا کا دوست اور علی کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

(۷) فرمایا کہ علی حجت خدا اور خلیفہ الٰہی ہے اس کے بندوں پر۔

(۸) فرمایا کہ علی کی محبت ایمان ہے، علی کی دشمنی کفر ہے۔

(۹) فرمایا کہ علی کا لشکر خدا کا لشکر ہے اور علی کے دشمنوں کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

(۱۰) فرمایا کہ علی حق کے ساتھ اور حق علی کے ساتھ ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں۔

(۱۱) فرمایا کہ علی جنت و دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

(۱۲) فرمایا کہ جو علی سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا جو مجھ سے جدا ہوا وہ خدا سے جدا ہوا

(۱۳) فرمایا کہ علی کے محب اور ان کے دوست قیامت کے دن کامیاب ہیں۔

باب۔ ۱۴

في الخضاب أربع عشرة خصلة

خضاب میں چودہ خوبیاں ہیں

① حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ النَّهَاوَنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَغْدَادِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ دِرْهَمٌ فِي الْخِضَابِ اَفْضَلُ مِنْ نَفَقَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ فِيهِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ خَصْلَةً يَطْرُدُ الرِّيحَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ وَ يَجْلُو الْغِشَاوَةَ عَنِ الْبَصَرِ وَ يُلَيِّنُ الْخَيَاشِيمَ وَ يُطَيِّبُ النَّكْهَةَ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ يَذْهَبُ بِالضَّنَى وَ يُقِلُّ وَسْوَسَةَ الشَّيْطَانِ وَ تَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ وَ يَسْتَبْشِرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ وَ يَغِيظُ بِهِ الْكَافِرَ وَ هُوَ زِينَةٌ وَ طِيبٌ وَ بَرَاءَةٌ فِي قَبْرِهِ وَ يَسْتَحِيي مِنْهُ مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خضاب کرنے کے لیے ایک درہم خرچ کرنا خدا کی راہ میں ایک ہزار درہم خرچ کرنے سے افضل ہے۔

خضاب میں چودہ خوبیاں ہیں:

(۱) کانوں کی ہوا نکال دیتا ہے۔	(۲) آنکھیں روشن ہوجاتی ہیں۔
(۳) نتھنوں کو لطیف وملائم کرتا ہے۔	(۴) منہ سے خوشبو آتی ہے۔
(۵) دانتوں کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔	(۶) سستی دور ہوتی ہے۔
(۷) بدن فربہ ہوتا ہے۔	(۸) وسوسہ نہیں ہوتا۔
(۹) فرشتے خوش ہوتے ہیں۔	(۱۰) مومن دیکھ کر مسرور ہوتا ہے۔
(۱۱) کافر برا مانتا ہے۔	(۱۲) زینت ہے۔
(۱۳) عذاب قبر سے نجات ہے۔	(۱۴) منکر ونکیر کو شرم آتی ہے۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍؑ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ دِرْهَمٌ فِي الْخِضَابِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ دِرْهَمٍ يُنْفَقُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَ فِيهِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ خَصْلَةً يَطْرُدُ الرِّيحَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ وَ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُلَيِّنُ الْخَيَاشِيمَ وَ يُطَيِّبُ النَّكْهَةَ وَ يَشُدُّ اللِّثَةَ وَ يَذْهَبُ بِالضَّنَى وَ يُقِلُّ وَسْوَسَةَ الشَّيْطَانِ وَ تَفْرَحُ بِهِ الْمَلَائِكَةُ وَ يَسْتَبْشِرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ وَ يَغِيظُ بِهِ الْكَافِرُ وَ هُوَ زِينَةٌ وَ طِيبٌ وَ يَسْتَحْيِي مِنْهُ مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ وَ هُوَ بَرَاءَةٌ لَهُ فِي قَبْرِهِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: خضاب کرنے کے لیے ایک درہم خرچ کرنا خدا کی راہ میں ایک ہزار درہم خرچ کرنے سے افضل ہے۔ اور اس میں چودہ خوبیاں پائی جاتی ہیں:

(۱) کانوں کی ہوا نکال دیتا ہے۔ (۲) آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔
(۳) نتھنوں کو لطیف و ملائم کرتا ہے۔ (۴) منہ سے خوشبو آتی ہے۔
(۵) دانتوں کی جڑ مضبوط ہوتی ہے۔ (۶) سستی دور ہوتی ہے۔
(۷) بدن فربہ ہوتا ہے۔ (۸) وسوسہ نہیں ہوتا۔
(۹) فرشتے خوش ہوتے ہیں۔ (۱۰) مومن دیکھ کر مسرور ہوتا ہے۔
(۱۱) کافر برا مانتا ہے (۱۲) زینت ہے۔
(۱۳) عذاب قبر سے نجات ہے۔
(۱۴) منکر و نکیر کو شرم آتی ہے اور یہ اس کی قبر میں (عذاب سے) برائت کا پروانہ ہے۔

۞ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الشَّافِعِيُّ الْفَرْغَانِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مَسْعَدَةُ بْنُ اَسْمَعَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَازِمِ اَبِي غَرَزَةَ الْغِفَارِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اَحْمَدُ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ اَبُو يَحْيَى الْاَسَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَتَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَ النَّصَارَى.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بوڑھاپے کو تبدیل کر دو اور یہود و نصاریٰ کے مشابہ نہ ہو جاؤ۔

۞ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الشَّافِعِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَشْعَثُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَ لَا تَتَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَ النَّصَارَى.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه إنما أوردت هذين الخبرين فی الخضاب أحدهما عن الزبير و الآخر عن أبي هريرة لأن أهل النصب ينكرون على الشيعة استعمال الخضاب و لا يقدرون على دفع ما يصح عنهما و فيهما حجة لنا عليهم.

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بوڑھاپے کو تبدیل کردو اور یہود ونصاریٰ کے مشابہ نہ ہو جاؤ۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ دونوں روایتوں کو میں نے باب خضاب میں بیان کیا ہے ایک کو زبیر اور دوسری کو ابوہریرہ سے، اس لئے کہ ناصبی افراد شیعوں کے خضاب استعمال کرنے کے منکر ہیں جب کہ اب ان روایتوں کو وہ رد نہیں کر سکتے اور اس طرح یہ دو حدیثیں ان پر ہماری حجت ہیں

الغسل في أربعة عشر موطنا

غسل کے چودہ مواقع

⑤ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیه السلام قَالَ إِنَّ الْغُسْلَ فِي أَرْبَعَةَ عَشَرَ مَوْطِناً غُسْلُ الْمَيِّتِ وَ غُسْلُ الْجُنُبِ وَ غُسْلُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ وَ غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَ الْعِيدَيْنِ وَ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ غُسْلُ الْإِحْرَامِ وَ دُخُولِ الْكَعْبَةِ وَ دُخُولِ الْمَدِينَةِ وَ دُخُولِ الْحَرَمِ وَ الزِّيَارَةِ وَ لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چودہ موقعوں پر غسل کرنا چاہیے:

(۱) غسل میت — (۲) غسل جنابت

(۳) غسل مس میت — (۴) غسل جمعہ

(۵) غسل روز عید الفطر — (۶) غسل عید قربان

(۷) غسل عید عرفہ — (۸) غسل احرام

(۹) غسل دخول خانہ کعبہ — (۱۰) غسل دخول در مدینہ

(۱۱) غسل دخول در حرم مکہ معظّمہ — (۱۲) غسل زیارت

(۱۳) غسل شب نوزدہم ماہ رمضان (۱۴) غسل شب بست ویکم وبست سوم ماہ رمضان۔

أصحاب العقبة أربعة عشر رجلا

اصحاب عقبہ کی تعداد چودہ ہے

۶ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي جَمَاعَةٌ مِنَ الْمَشِيخَةِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّهُ قَالَ الَّذِينَ نَفَرُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي مُنْصَرَفِهِ مِنْ تَبُوكَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ اَبُو الشُّرُورِ وَ اَبُو الدَّوَاهِي وَ اَبُو الْمَعَازِفِ وَ اَبُوهُ وَ طَلْحَةُ وَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَ اَبُو عُبَيْدَةَ وَ اَبُو الْاَعْوَرِ وَ الْمُغِيرَةُ وَ سَالِمٌ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ وَ خَالِدُ بْنُ وَلِيدٍ وَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَ هُمُ الَّذِينَ اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِمْ وَ هَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا.

حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ تبوک سے واپسی میں چودہ آدمیوں نے عقبہ میں حضرت رسول ﷺ کے ناقے کو بھڑکا کر آپ کو ہلاک کرنا چاہا تھا: (۱) ابوالشرور (۲) ابوالدواہی (۳) ابوالمعازف (۴) اور اس کا باپ (۵) طلحہ (۶) سعد بن ابی وقاص (۷) ابوعبیدہ (۸) ابوالاعور (۹) مغیرہ (۱۰) سالم ازا وکردۂ ابو حذیفہ (۱۱) خالد بن ولید (۱۲) عمروعاص (۱۳) ابوموسیٰ اشعری (۱۴) عبدالرحمن بن عوف۔

ان ہی اصحاب جانثار کے متعلق خداوندعالم نے سورۂ توبہ کی آیت ۷۲ میں فرمایا کہ ہموا بما لم ینالو یعنی انہوں نے اس کام کا ارادہ کیا جس کو وہ تمام نہ کر سکے۔

باب۔ ۱۵

إذا عملت الأمة خمس عشرة خصلة حل بها البلاء

جب یہ امت پندرہ عادتوں کی مرتکب ہوگی تو اس پر بلا نازل ہوگی

① حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا عَمِلَتْ اُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ مَا هِيَ قَالَ إِذَا كَانَتِ الْمَغَانِمُ دُوَلًا وَ الْاَمَانَةُ مَغْنَماً وَ الزَّكَاةُ مَغْرَماً وَ اَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَ عَقَّ اُمَّهُ وَ بَرَّ صَدِيقَهُ وَ جَفَا اَبَاهُ وَ كَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَ اُكْرِمَ الْقَوْمُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَ لَبِسُوا الْحَرِيرَ وَ اتَّخَذُوا الْقَيْنَاتِ وَ ضَرَبُوا بِالْمَعَازِفِ وَ لَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيُرْتَقَبْ عِنْدَ ذَلِكَ الرِّيحُ الْحَمْرَاءُ اَوِ الْخَسْفُ اَوِ الْمَسْخُ.

جناب محمد حنفیہؒ اپنے پدر بزرگوار امیر المومنین علیہ السلام کے واسطے سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا میری امت پر پندہ گناہوں کی وجہ سے بلا نازل ہوگی: (۱) جب جہاد کا مال غنیمت سے لوگ دولت مند ہوجائیں گے۔ (۲) جب امانت کو مال غنیمت سمجھیں گے۔ (۳) جب زکوٰۃ کو نقصان تصور کریں گے۔ (۴) مرد اپنی عورتوں کی اطاعت کریں گے۔ (۵) اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا۔ (۶) اپنے دوستوں کے ساتھ احسان کرے گا۔ (۷) باپ پر ظلم کرے گا۔ (۸) کمینہ لوگوں کا سردار ہوگا۔ (۹) لوگ اس کے خوف سے اس کا ادب واحترام کریں گے۔ (۱۰) مسجدوں میں چیخ و پکار ہوگی۔ (۱۱) مرد ریشمی کپڑے پہنیں گے۔ (۱۲) گانے والی لونڈیاں رکھیں گے۔ (۱۳) باجے بجائیں گے۔ (۱۴) اور اس امت کا آخری شخص پہلے پر لعنت کرے گا۔ جب ایسے ایسے گناہ سرزد ہوں گے تو سرخ آندھیوں سے زمین کے دھنس جانے اور آدمیوں کے مسخ ہوجانے کا اندیشہ ہوگا۔

② حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى

الْبَزَّازُ النَّيْسَابُورِيُّ فِيمَا أَجَازَهُ لَنَا قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُسَامِ بْنِ عِمْرَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِذَا عَمِلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيلَ وَ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَ الْأَمَانَةُ مَغْنَماً وَ الزَّكَاةُ مَغْرَماً وَ أَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَ عَقَّ أُمَّهُ وَ بَرَّ صَدِيقَهُ وَ جَفَا أَبَاهُ وَ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَ كَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ وَ ضَرَبُوا بِالْمَعَازِفِ وَلَعَنَ آخِرُ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحاً حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفاً أَوْ مَسْخاً

قال مصنف هذا الكتاب رضى الله عنه يعني بقوله و لعن آخر هذه الأمة أولها الخوارج الذين يلعنون أمير المؤمنين عليه السلام و هو أول الأمة إيمانا بالله عز و جل و برسوله صلى الله عليه وآله

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت پر پندرہ گناہوں کی وجہ سے بلا نازل ہوگی: (۱) جب جہاد کا مال غنیمت سے لوگ دولت مند ہوجائیں گے۔ (۲) جب امانت کو مال غنیمت سمجھیں گے۔ (۳) جب زکوٰۃ کو نقصان تصور کریں گے۔ (۴) مرد اپنی عورتوں کی اطاعت کریں گے۔ (۵) اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا۔ (۶) اپنے دوستوں کے ساتھ احسان کرے گا۔ (۷) باپ پر ظلم کرے گا۔ (۸) کمینہ لوگوں کا سردار ہوگا۔ (۹) لوگ اس کے خوف سے اس کا ادب واحترام کریں گے۔ (۱۰) مسجدوں میں چیخ و پکار ہوگی۔ (۱۱) مرد ریشمی کپڑے پہنیں گے۔ (۱۲) گانے والی لونڈیاں رکھیں گے۔ (۱۳) باجے بجائیں گے۔ (۱۴) اور اس امت کا آخری شخص پہلے پر لعنت کرے گا۔ جب ایسے ایسے گناہ سرزد ہوں گے تو سرخ آندھیوں سے زمین کے دھنس جانے اور آدمیوں کے مسخ ہوجانے کا اندیشہ ہوگا۔

مولفؒ کہتے ہیں کہ آخری لوگ امت کے خوارج ہیں جو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام پر جو ہر امر میں تمام اہل اسلام سے سابق و فائق ہیں معاذ اللہ لعنت کرتے ہیں۔ اس مضمون کی ایک حدیث اور بھی صاحب کتاب نے تحریر فرمائی ہے۔

يؤدب الصبي على الصوم ما بين خمس عشرة سنة إلى ست عشرة سنة

بچہ کو پندرہ سے سولہ سال کی عمر کے درمیان روزے کا پابند بنانا چاہئے

۳ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ الْقَصَبَانِيِّ عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ يُؤَدَّبُ الصَّبِيُّ عَلَى الصَّوْمِ مَا بَيْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً إِلَى سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بچہ کو پندرھویں سال کے بعد روزہ رکھنے کی تاکید کرنا چاہیے۔

التكبير في أيام التشريق بمنى في دبر خمس عشرة صلاة

④ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ قَالَ التَّكْبِيرُ بِمِنًى فِي دُبُرِ خَمْسَ عَشْرَةَ صَلَاةً وَ بِالْأَمْصَارِ فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ أَوَّلُ التَّكْبِيرِ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ تَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَ اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَ إِنَّمَا جُعِلَ فِي سَائِرِ الْأَمْصَارِ فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ التَّكْبِيرُ أَنَّهُ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ فِي النَّفْرِ الْأَوَّلِ أَمْسَكَ أَهْلُ الْأَمْصَارِ عَنِ التَّكْبِيرِ وَ كَبَّرَ أَهْلُ مِنًى مَا دَامُوا بِمِنًى إِلَى النَّفْرِ الْأَخِيرِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایام تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیر کہنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد تکبیر کہنی چاہیے جبکہ باقی شہروں میں دس نمازوں کے بعد پہلی تلبیر قربانی کے دن (دس ذی الحجہ کو) ظہر کی نماز کے بعد تکبیر ادا کرو اور کہو:

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَ اللهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ"

البتہ دیگر تمام شہروں میں دس نمازوں کے بعد تکبیر کہنی چاہیے اس لئے کہ جب لوگ منیٰ سے پہلی بار کوچ کریں (بارہ ذی الحجہ کو) تو دوسرے شہروں میں موجود افراد کو تکبیر کہنے سے رک جانا چاہیے جبکہ منیٰ میں موجود افراد کو اس وقت تک تکبیر کہنی چاہیے کہ جب تک منیٰ میں ہیں یہاں تک کہ آخری کوچ واقع ہو۔

⑤ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ إِسْحَاقَ التَّاجِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى وَ فَضَالَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنِ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ لِأَهْلِ الْأَمْصَارِ فَقَالَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَاةَ الظُّهْرِ إِلَى انْقِضَاءِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ وَ لِأَهْلِ مِنًى فِي خَمْسَ عَشْرَةَ صَلَاةً فَإِنْ أَقَامَ إِلَى الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ كَبَّرَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایام تشریق میں تکبیر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: قربانی کے دن نماز ظہر سے اگلی دس نمازوں تک جبکہ منیٰ میں موجود افراد کو چاہیئے کہ اگر وہ ظہر اور عصر تک قیام کریں تو تکبیر کہیں۔

ثواب من صام خمسة عشر يوما من رجب

ماہ رجب میں پندرہ دن تک روزہ رکھنے کا ثواب

⑥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيُّ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ كَثِيرٍ النَّوَّاءِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ نُوحاً عليه السلام رَكِبَ السَّفِينَةَ اَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ مَعَهُ اَنْ يَصُومُوا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَ قَالَ مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ تَبَاعَدَتِ النَّارُ عَنْهُ مَسِيرَةَ [عشرة] سَنَةٍ فَمَنْ صَامَ سَبْعَةَ اَيَّامٍ اُغْلِقَتْ عَنْهُ اَبْوَابُ النِّيرَانِ السَّبْعَةُ وَ مَنْ صَامَ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجِنَانِ الثَّمَانِيَةُ وَ مَنْ صَامَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً اُعْطِيَ مَسْاَلَتَهُ وَ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُهْتَدِي عَنْ سَيْفِ بْنِ الْمُبَارَكِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى اَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام عَنْ اَبِيهِ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ اِنَّ نُوحاً رَكِبَ السَّفِينَةَ اَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَجَبٍ وَ ذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

و قد أخرجت ما رويته في ثواب صوم رجب في كتاب فضائل رجب.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام پہلی رجب کو کشتی پر سوار ہوئے تھے اور اس روز اپنے تمام رفقاء کو روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا کہ جو آج روزہ رکھے آتش جہنم اس سے دس سال کی راہ دور ہو جاتی ہے اور جو ماہ رجب میں سات روزے رکھتا ہے اس پر جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جو آٹھ روزے رکھتا ہے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور جو پندرہ روزے رکھتا ہے۔ خدا سے جو سوال کرتا ہے اللہ اس کو پورا کرتا ہے اور جو اس سے زیادہ روزے رکھے خداوند عالم اس پر زیادہ رحمت فرماتا ہے۔

اسناد کے فرق کے ساتھ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بھی بعینہ یہی حدیث وارد ہوئی ہے۔

مؤلف کتاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب فضائل رجب میں اسی روایت کو بیان کیا ہے۔

السنة في النورة في كل خمسة عشر يوما

ہر پندرہ دنوں میں نورہ[1] لگانا سنت ہے

۞ حَدَّثَنَا اَبِی وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیدِ رَضِیَ اللہُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللہِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُمَیْرٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ اَبِی عَبْدِ اللہِ علیہ السلام قَالَ السُّنَّةُ فِی النُّورَةِ فِی کُلِّ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْماً فَمَنْ اَتَتْ عَلَیْهِ اِحْدَی وَ عِشْرُونَ یَوْماً فلیستدین فَلْیَسْتَدِنْ عَلَی اللہِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لْیَتَنَوَّرْ وَ مَنْ اَتَتْ عَلَیْهِ اَرْبَعُونَ یَوْماً وَ لَمْ یَتَنَوَّرْ فَلَیْسَ بِمُؤْمِنٍ وَ لَا مُسْلِمٍ وَ لَا کَرَامَةَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پندرہ دن میں ایک بار نورہ لگانا چاہیے اور اگر اکیس دن تک (پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے) نورہ نہ لگا سکا تو قرض لے کر نورہ خریدے اور لگائے اور جو چالیس دن نورہ نہ لگائے وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان نہ اس کی کوئی عزت ہے۔

---

[1] شرم گاہ اور بغل کے بالوں کو صاف کرنے کے لئے ایک پاؤڈر نما سفوف استعمال کیا جاتا ہے نورہ اس کا نام ہے

باب۔ ۱۶

من حق العالم ست عشرة خصلة

عالم کے سولہ حقوق ہیں

① حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ الْكُوفِيُّ فِي مَسْجِدِهِ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ القطفانی قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّدُوسِيُّ الْفَقِيهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ اِنَّ مِنْ حَقِّ الْعَالِمِ اَنْ لَا تُكْثِرَ السُّؤَالَ عَلَيْهِ وَلَا تَسْبِقَهُ فِي الْجَوَابِ وَلَا تُلِحَّ عَلَيْهِ اِذَا اَعْرَضَ وَلَا تَأْخُذَ بِثَوْبِهِ اِذَا كَسِلَ وَلَا تُشِيرَ اِلَيْهِ بِيَدِكَ وَلَا تَغْمِزَهُ بِعَيْنِكَ وَلَا تُسَارَّهُ فِي مَجْلِسِهِ وَلَا تَطْلُبَ عَوْرَاتِهِ وَاَنْ لَا تَقُولَ قَالَ فُلَانٌ خِلَافَ قَوْلِكَ وَلَا تُفْشِيَ لَهُ سِرّاً وَلَا تَغْتَابَ عِنْدَهُ اَحَداً وَاَنْ تَحْفَظَ لَهُ شَاهِداً وَغَائِباً وَاَنْ تَعُمَّ الْقَوْمَ بِالسَّلَامِ وَتَخُصَّهُ بِالتَّحِيَّةِ وَتَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ سَبَقْتَ الْقَوْمَ اِلَى خِدْمَتِهِ وَلَا تَمَلَّ مِنْ طُولِ صُحْبَتِهِ فَاِنَّمَا هُوَ مِثْلُ النَّخْلَةِ فَانْتَظِرْ مَتَى تَسْقُطُ عَلَيْكَ مِنْهَا مَنْفَعَةٌ وَالْعَالِمُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاِذَا مَاتَ الْعَالِمُ انْثَلَمَ فِي الْاِسْلَامِ ثُلْمَةٌ لَا تُسَدُّ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيُشَيِّعُهُ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ مِنْ مُقَرَّبِي السَّمَاءِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عالم کے حق اور ادب واحترام یہ ہے کہ (۱) اس سے زیادہ سوالات نہ کرو (۲) کوئی اس سے سوال کرے تو تم جواب دینے میں سبقت نہ کرو (۳) اگر کسی بات کا جواب وہ نہ دینا چاہے تو اصرار نہ کرو (۴) جب وہ خستہ ہو جائے تو اس کے پیچھے نہ پڑو (۵) اس کی طرف انگلی سے اشارہ نہ کرو (۶) آنکھوں سے اشارہ نہ کرو (۷) مجمع میں اس سے سرگوشی یعنی کانا پھوسی نہ کرو (۸) یہ نہ کہو کہ فلاں شخص نے آپ کے قول کے خلاف کہا ہے (۹) اس کے راز کو ظاہر نہ کرو (۱۰) اس کے سامنے کسی کو برا نہ کہو (۱۱) اس کے منہ پر اور اس کی عدم موجودگی میں اس کو برا نہ کہو (۱۲) مجمع ہو تو ایک سلام سارے مجمع کو اور ایک سلام صرف اس کو کرو (۱۳) اس کے سامنے ادب سے بیٹھو (۱۴) اس کا کوئی کام ہو تو دوسروں سے پہلے تم کرو (۱۵) اس کی ہم نشینی اور صحبت سے بددل نہ ہو (۱۶) اس کے لیے دعا کرو۔

عالم کی مثال میوہ دار درخت کی ہے نہ معلوم کب کوئی پھل ٹپک پکڑے اور کب عالم کی زبان سے کوئی مفید بات نکل جائے۔ عالم مثل اس شخص کے ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو۔ شب بھر عبادت کرتا ہو۔ خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔ عالم جب دنیا سے اٹھ جاتا ہے تو اسلام میں ایک ایسا رخنہ پڑتا ہے کہ قیامت تک مسدود نہیں ہوتا۔ ستر ہزار فرشتے عالم کے جنازے کے ساتھ چلتے ہیں۔

ست عشرة خصلة تورث الفقر و سبع عشرة خصلة تزيد في الرزق

سولہ چیزیں تنگدستی کا باعث ہیں جبکہ سترہ چیزیں رزق میں زیادتی کا باعث ہیں

۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْقُرَشِيِّ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو زِيَادٍ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ اَبِي صَفِيَّةَ الثُّمَالِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام يَقُولُ تَرْكُ نَسْجِ الْعَنْكَبُوتِ فِي الْبَيْتِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ الْبَوْلُ فِي الْحَمَّامِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ الْاَكْلُ عَلَى الْجَنَابَةِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ التَّخَلُّلُ بِالطَّرْفَاءِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ التَّمَشُّطُ مِنْ قِيَامٍ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ تَرْكُ الْقُمَامَةِ فِي الْبَيْتِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ الْيَمِينُ الْفَاجِرَةُ تُورِثُ الْفَقْرَ وَ الزِّنَا يُورِثُ الْفَقْرَ وَ اِظْهَارُ الْحِرْصِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ النَّوْمُ بَيْنَ الْعِشَاءَيْنِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ النَّوْمُ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ تَرْكُ التَّقْدِيرِ فِي الْمَعِيشَةِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ اعْتِيَادُ الْكَذِبِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ كَثْرَةُ الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْغِنَاءِ يُورِثُ الْفَقْرَ وَ رَدُّ السَّائِلِ الذَّكَرِ بِاللَّيْلِ يُورِثُ الْفَقْرَ.

ثُمَّ قَالَ عليه السلام اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَا يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ قَالُوا بَلَى يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ التَّعْقِيبُ بَعْدَ الْغَدَاةِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ كَسْحُ الْفِنَاءِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ مُوَاسَاةُ الْاَخِ فِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ الْبُكُورُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ الْاِسْتِغْفَارُ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ اسْتِعْمَالُ الْاَمَانَةِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ قَوْلُ الْحَقِّ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ اِجَابَةُ الْمُؤَذِّنِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ تَرْكُ الْكَلَامِ فِي الْخَلَاءِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ تَرْكُ الْحِرْصِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ شُكْرُ الْمُنْعِمِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ اجْتِنَابُ الْيَمِينِ الْكَاذِبَةِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ اَكْلُ مَا يَسْقُطُ مِنَ الْخِوَانِ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ وَ مَنْ سَبَّحَ اللهَ كُلَّ

يَوْمٍ ثَلَاثِينَ مَرَّةً دَفَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْهُ سَبْعِينَ نَوْعاً مِنَ الْبَلَاءِ اَيْسَرُهَا الْفَقْرُ

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (۱) مکڑی کا جالا مکان میں رہنا (۲) حمام میں پیشاب کرنا (۳) حالت جنابت میں کچھ کھانا پینا سبب فقر ہے (۴) گز کی لکڑی سے خلال کرنا (۵) کھڑے ہو کر کنگی کرنا (۶) گھر میں کوڑا جمع کرنا (۷) جھوٹی قسم کھانا (۸) زنا کرنا (۹) حرص و طمع کرنا (۱۰) مغرب و عشا کے درمیان سونا (۱۱) طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان سونا (۱۲) جھوٹ بولنے کی عادت ڈالنا (۱۳) بے اندازہ صرف کرنا (۱۴) قطع رحم کرنا (۱۵) گانا سننا (۱۶) رات کے وقت کسی مرد سائل کو رد کرنا سبب فقر ہے۔

اور (۱) دو نمازوں کو ملا کر پڑھنا (۲) نماز صبح اور عصر کے بعد تعقیبات یعنی وظیفہ پڑھنا (۳) صلہ رحم کرنا (۴) چوکھٹ پر جھاڑو دینا (۵) برادران دینی کے ساتھ احسان کرنا (۶) صبح کو روزی کی تلاش میں نکلنا (۷) بکثرت استغفار کرنا (۸) امانت داری (۹) حق گوئی (۱۰) اذان کو دہرانا (۱۱) بیت الخلا میں خاموش رہنا (۱۲) حرص نہ کرنا (۱۳) احسان کا شکر ادا کرنا (۱۴) جھوٹی قسم سے پرہیز کرنا (۱۵) کھانے سے قبل ہاتھ دھونا (۱۶) دسترخوان کے ریزہ چن کر کھانا روزی کو زیادہ کرتا ہے اور رزق میں وسعت ہوتی ہے۔ روزانہ تیس بار سبحان اللہ کہنے سے ستر بلائیں دور ہوتی ہیں جن میں کم از کم مفلسی ہے۔

ست عشرة خصلة من الحکم

سولہ خوبیاں حکمت و دانائی ہیں

③ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ الْآدَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ الزَّيَّاتِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ الْخَفَّافِ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ كَانَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ الصِّدْقُ اَمَانَةٌ وَ الْكَذِبُ خِيَانَةٌ وَ الْاَدَبُ رِئَاسَةٌ وَ الْحَزْمُ كِيَاسَةٌ وَ الشَّرَفُ مَثْوَاةٌ وَ الْقَصْدُ مَثْرَاةٌ وَ الْحِرْصُ مَفْقَرَةٌ وَ الدَّنَاءَةُ مَحْقَرَةٌ وَ السَّخَاءُ قُرْبَةٌ وَ اللُّؤْمُ غُرْبَةٌ وَ الرِّقَّةُ اسْتِكَانَةٌ وَ الْعَجْزُ مَهَانَةٌ وَ الْهَوَى مَيْلٌ وَ الْوَفَاءُ كَيْلٌ وَ الْعُجْبُ هَلَاكٌ وَ الصَّبْرُ مِلَاكٌ.

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ (۱) سچ بولنا امانت داری ہے۔ (۲) جھوٹ بولنا خیانت ہے۔ (۳) باادب ہونا بزرگی ہے۔ (۴) عزم کی پختگی ذہانت ہے (۵) میانہ روی ثروت مندی ہے (۶) حرص تنگدستی ہے (۷) پستی حقیر بنا دیتی ہے (۸) سخاوت قربت ہے (۸) ملامت اجنبیت ہے (۹) رقت قلبی عاجزی ہے (۱۰) عاجزی توہین ہے (۱۱) ہوا پرستی کج رفتاری ہے۔ (۱۲) وفاداری پیمانہ ہے۔ (۱۳) خود بینی ہلاکت ہے۔ (۱۴) صبر

زندگی کی کسوٹی ہے۔

اس حدیث کی شہ سرخی میں سولہ خوبیاں بیان کی ہیں جبکہ حدیث میں صرف چودہ خوبیان مذکور ہیں۔(مجاہد حسین حرؔ)

نوٹ:

درج ذیل حدیث ذکر نے سے پہلے اس بات کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ حدیث کئی حوالوں سے ضعیف ہے اس کے بہت سے راوی غیر موثق و مجھول ہیں ترتیب سند کے لحاظ سے بھی روایت مضطرب ہے اور متن کے اعتبار سے یہ قابل اعتماد نہیں ہے ظاہراً یہ حدیث امام کے دشمنوں کی گھڑی ہوئی یا حکومتی مشنری کی جعل کردہ ہے تا کہ لوگوں کو امام وقت سے کسی طرح کاٹ دیا جائے اور دور کر دیا جائے۔ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ستة عشر صنفا من أمة محمد صلى الله عليه وآله وسلم لا يحبون أهل بيته و يبغضونهم و يعادونهم

امت محمدیؐ میں سولہ قسم کے افراد آلِ محمد علیہم السلام محبت نہیں رکھتے بلکہ بغض و عناد رکھتے ہیں

④ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاطَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الزَّعْفَرَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ وَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالُوا كُلُّهُمْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَ قَالَ تَمِيمٌ سِتَّةَ عَشَرَ صِنْفاً مِنْ أُمَّةِ جَدِّي صلى الله عليه وآله وسلم لَا يُحِبُّونَنَا وَ لَا يُحَبِّبُونَنَا إِلَى النَّاسِ وَ يُبْغِضُونَنَا وَ لَا يَتَوَلَّوْنَنَا وَ يَخْذُلُونَنَا وَ يَخْذُلُونَ النَّاسَ عَنَّا فَهُمْ أَعْدَاؤُنَا حَقّاً لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذابُ الْحَرِيقِ قَالَ قُلْتُ بَيِّنْهُمْ لِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَقَاكَ اللهُ شَرَّهُمْ قَالَ الزَّائِدُ فِي خَلْقِهِ فَلَا تَرَى أَحَداً مِنَ النَّاسِ فِي خَلْقِهِ زِيَادَةٌ إِلَّا وَجَدْتَهُ لَنَا مُنَاصِباً وَ لَمْ تَجِدْهُ لَنَا مُوَالِياً وَ النَّاقِصُ الْخَلْقِ مِنَ الرِّجَالِ فَلَا تَرَى لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَلْقاً

نَاقِصَةَ الْخِلْقَةِ إِلَّا وَجَدْتَ فِي قَلْبِهِ عَلَيْنَا غِلًّا وَ الْأَعْوَرُ بِالْيَمِينِ لِلْوِلَادَةِ فَلَا تَرَى لِلّٰهِ خَلْقاً وُلِدَ أَعْوَرَ الْيَمِينِ إِلَّا كَانَ لَنَا مُحَارِباً وَ لِأَعْدَائِنَا مُسَالِماً وَ الْغِرْبِيبُ مِنَ الرِّجَالِ فَلَا تَرَى لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَلْقاً غِرْبِيباً وَ هُوَ الَّذِي قَدْ طَالَ عُمُرُهُ فَلَمْ يَبْيَضَّ شَعْرُهُ وَ تَرَى لِحْيَتَهُ مِثْلَ حَنَكِ الْغُرَابِ إِلَّا كَانَ عَلَيْنَا مُؤَلِّباً وَ لِأَعْدَائِنَا مُكَاثِراً وَ الْحُلْكُوكُ مِنَ الرِّجَالِ فَلَا تَرَى مِنْهُمْ أَحَداً إِلَّا كَانَ لَنَا شَتَّاماً وَ لِأَعْدَائِنَا مَدَّاحاً وَ الْأَقْرَعُ مِنَ الرِّجَالِ فَلَا تَرَى رَجُلًا بِهِ قَرَعٌ إِلَّا وَجَدْتَهُ هَمَّازاً لَمَّازاً مَشَّاءً بِالنَّمِيمَةِ عَلَيْنَا وَ الْمُفَصَّصُ بِالْخُضْرَةِ مِنَ الرِّجَالِ فَلَا تَرَى مِنْهُمْ أَحَداً وَ هُمْ كَثِيرُونَ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَلْقَانَا بِوَجْهٍ وَ يَسْتَدْبِرُنَا بِآخَرَ يَبْتَغِي لَنَا الْغَوَائِلَ وَ الْمَنْبُوذُ مِنَ الرِّجَالِ فَلَا تَلْقَى مِنْهُمْ أَحَداً إِلَّا وَجَدْتَهُ لَنَا عَدُوّاً مُضِلًّا مُبِيناً وَ الْأَبْرَصُ مِنَ الرِّجَالِ فَلَا تَلْقَى مِنْهُمْ أَحَداً إِلَّا وَجَدْتَهُ يَرْصُدُ لَنَا الْمَرَاصِدَ وَ يَقْعُدُ لَنَا وَ لِشِيعَتِنَا مَقْعَداً لِيُضِلَّنَا بِزَعْمِهِ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَ الْمَجْذُومُ وَ هُمْ حَصَبُ جَهَنَّمَ هُمْ لَهَا وَارِدُونَ وَ الْمَنْكُوحُ فَلَا تَرَى مِنْهُمْ أَحَداً إِلَّا وَجَدْتَهُ يَتَغَنَّى بِهِجَائِنَا وَ يُؤَلِّبُ عَلَيْنَا وَ أَهْلُ مَدِينَةٍ تُدْعَى سِجِسْتَانَ هُمْ لَنَا أَهْلُ عَدَاوَةٍ وَ نَصْبٍ وَ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيقَةِ عَلَيْهِمْ مِنَ الْعَذَابِ مَا عَلَى فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ قَارُونَ وَ أَهْلُ مَدِينَةٍ تُدْعَى الرَّيَّ هُمْ أَعْدَاءُ اللّٰهِ وَ أَعْدَاءُ رَسُولِهِ وَ أَعْدَاءُ أَهْلِ بَيْتِهِ يَرَوْنَ حَرْبَ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جِهَاداً وَ مَالَهُمْ مَغْنَماً فَلَهُمْ عَذَابُ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ وَ أَهْلُ مَدِينَةٍ تُدْعَى الْمَوْصِلَ هُمْ شَرُّ مَنْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَ أَهْلُ مَدِينَةٍ تُسَمَّى الزَّوْرَاءَ تُبْنَى فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَسْتَشْفُونَ بِدِمَائِنَا وَ يَتَقَرَّبُونَ بِبُغْضِنَا يُوَالُونَ فِي عَدَاوَتِنَا وَ يَرَوْنَ حَرْبَنَا فَرْضاً وَ قِتَالَنَا حَتْماً يَا بُنَيَّ فَاحْذَرْ هَؤُلَاءِ ثُمَّ احْذَرْهُمْ فَإِنَّهُ لَا يَخْلُو اثْنَانِ مِنْهُمْ بِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِكَ إِلَّا هَمُّوا بِقَتْلِهِ.

و اللفظ للتميمي من أول الحديث إلى آخره.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سولہ افراد میرے جد کی امت میں سے ایسے ہیں جو نہ ہم سے محبت کرتے ہیں اور نہ ہی ہم سے محبت کرنے پر اکساتے ہیں بلکہ وہ ہم سے بغض رکھتے ہیں ہمیں دوست نہیں رکھتے اور خود ہم سے دور ہو جاتے ہیں اور لوگوں کو ہم سے دور کر دیتے ہیں لہٰذا یہ ہمارے حقیقی دشمن ہیں کہ ان کے لئے جہنم کی آگ ہے اور ہمیشہ جلانے والا عذاب۔

راوی کہتا ہے میں نے کہا: اے فرزند رسولؐ مجھے ان کے بارے میں تفصیل سے بتائیں کہ خدا آپؑ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

آپ نے فرمایا: (۱) جس کی خلقت میں کوئی ایک زائد عضو ہو۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے کہ جس کی خلقت میں ایک زائد عضو ہو مگر یہ کہ وہ ہمارا دشمن ہوگا اور تم اس کے دل میں ہماری محبت نہیں پاؤ گے۔

(۲) جس کی خلقت میں کوئی ایک عضو کم ہو۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں پاؤ گے کہ جو ناقص الخلقت ہو مگر یہ کہ اس کے دل میں ہمارے لئے کینہ پاؤ گے۔

(۳) جس کی داہنی آنکھ پیدائشی طور پر دیکھنے سے معذور ہو لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے کہ جو داہنی آنکھ سے پیدائشی کانا ہو مگر یہ کہ وہ ہم سے جنگ کرنے والا ہوگا اور ہمارے دشمنوں سے صلح کرنے والا۔

(۴) جس کے بڑھاپے میں بھی کالے بال ہوں۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے جس کے بڑھاپے میں بھی کالے نال ہوں اور اس کی داڑھی کوے کے بالائی منہ کے بالائی حصہ کی مانند کالی ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے خلاف لوگوں کو اکٹھا کرتا ہوگا اور ہمارے دشمنوں سے جاملا ہوگا۔

(۵) جس شخص کا رنگ انتہائی سیاہ ہو۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے کہ جس کا رنگ انتہائی سیاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمیں گالی دیتا ہوگا اور ہمارے دشمنوں کی مدح سرائی کرتا ہوگا۔

(۶) جس شخص کے سر پر بال نہ ہوں۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے کہ جو گنجا ہو مگر وہ ہمارے خلاف بدگوئی اور بدزبانی کرتا ہوگا اور ہماری باتوں کو اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر کرتا ہوگا۔

(۷) جو شخص اپنے ہاتھ میں سبز نگینہ جڑا چاندی کی انگوٹھی پہنے ہو۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے کہ جو اپنے ہاتھ میں سبز نگینہ جڑی انگوٹھی پہنے ہوئے ہو مگر یہ کہ ان کی تعداد زیادہ ہوگی اور ایک چہرے کے ساتھ ہم سے آملیں گے تو ایک چہرے کے ساتھ ہم سے منہ پھیر لیں گے اور ایسے لوگ ہماری ہلاکت کی گھات میں بیٹھے ہوتے ہیں۔

(۸) جو شخص زنازادہ ہو۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے کہ جو زنازادہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارا دشمن ہوگا اور برملا کینہ پرور بھی۔

(۹) جو شخص برص میں مبتلا ہو۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے کہ جو برص میں مبتلا ہو مگر یہ کہ ہمارے لئے گھات لگائے بیٹھا ہوا اور ہمارے شیعوں کی تا کہ وہ اپنے زعم میں ہمیں راہ راست سے گمراہ کردے۔

(۱۰) جس شخص کو کوڑھ کا مرض ہو۔ کوڑھی افراد سنگ جہنم ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

(۱۱) جو شخص پستہ قد ہو۔ لہٰذا خدا کی مخلوق میں سے تم کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھو گے کہ جو پستہ قد ہو مگر یہ کہ وہ ہماری ہجو کرے گا اور لوگوں کو ہمارے خلاف جمع کرے گا۔

(۱۲) اُس شہر کے باسی جسے سجستان کے نام سے پکارا جاتا ہے کہ وہاں کے رہنے والے ہمارے دشمن ہیں اور یہ لوگ بدترین خلق ہیں کہ ان پر بھی وہی عذاب ہوگا جو فرعون، ہامان اور قارون پر ہوگا۔

(۱۳) اُس شہر کے باسی جسے رَے کے نام سے پکارا جاتا ہے کہ یہ لوگ اللہ، رسولؐ اور اس کے اہل بیت علیہم السلام کے دشمن ہیں۔ نیز یہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ جنگ کرنے کو جہاد کا نام دیتے ہیں اور ان کے مال کو غنیمت شمار کرتے ہیں لہٰذا ان کے دنیوی اور اُخروی حیات میں رُسوائی اور ہمیشہ کا عذاب ہے۔

(۱۴) اس شہر کے باسی جسے موصل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہ لوگ روئے زمین پر بدترین لوگ ہیں۔

(۱۵) اُس شہر کے باسی جس کا زُوراء ہے اور اسے آخری زمانہ میں تعمیر کیا جائے گا کہ یہ لوگ ہمارے خون سے شفا طلب کریں گے ہم سے بغض کے ذریعے خدا کا قرب چاہیں گے اور مسلسل ہماری دشمنی پر تلے ہوں گے کہ یہ لوگ ہم سے جنگ کرنے کو فرض سمجھتے ہیں اور ہمیں قتل کرنا ضروری جانتے ہیں۔

اے میرے بیٹے! تم ان لوگوں سے دور رہو، پھر آگاہ کرتا ہوں ان سے دور رہو کہ ان میں سے دو افراد بھی تمہارے اہل خانہ میں سے کسی سے نہیں ملتے مگر یہ کہ ان کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں۔

نوٹ:

حدیث کا ترجمہ مکمل کرنے کے بعد ایک مرتبہ ہم قارئین کرام کو مطلع کر دینا چاہتے ہیں کہ اس مذکورہ مواد کو حدیث کے لفظ سے یاد نہ کیا جائے۔

باب۔۱۷

الغسل في سبعة عشر موطنا

غسل کے سترہ مواقع ہیں

① حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیسَی عَنْ حَرِیزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ عليه السلام الْغُسْلُ فِی سَبْعَةَ عَشَرَ مَوْطِناً لَیْلَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ هِیَ لَیْلَةُ الْتِقَاءِ الْجَمْعَیْنِ لَیْلَةِ بَدْرٍ وَ لَیْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ وَ فِیهَا یُكْتَبُ الْوَفْدُ وَفْدُ السَّنَةِ وَ لَیْلَةِ اِحْدَی وَ عِشْرِینَ وَ هِیَ اللَّیْلَةُ الَّتِی مَاتَ فِیهَا اَوْصِیَاءُ النَّبِیِّینَ عليهم السلام وَ فِیهَا رُفِعَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَ قُبِضَ مُوسَی عليه السلام وَ لَیْلَةِ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِینَ یُرْجَی فِیهَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ.

وَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِی عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِیُّ قَالَ لِی اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام اغْتَسِلْ فِی لَیْلَةِ اَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِینَ مَا عَلَیْكَ اَنْ تَعْمَلَ فِی اللَّیْلَتَیْنِ جَمِیعاً.

رَجَعَ الْحَدِیثُ اِلَی مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِی الْغُسْلِ وَ یَوْمِ الْعِیدَیْنِ وَ اِذَا دَخَلْتَ الْحَرَمَیْنِ وَ یَوْمِ تُحْرِمُ وَ یَوْمِ الزِّیَارَةِ وَ یَوْمِ تَدْخُلُ الْبَیْتَ وَ یَوْمِ التَّرْوِیَةِ وَ یَوْمِ عَرَفَةَ وَ غُسْلُ الْمَیِّتِ وَ اِذَا غَسَّلْتَ مَیِّتاً وَ كَفَّنْتَهُ اَوْ مَسِسْتَهُ بَعْدَ مَا یَبْرُدُ وَ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ غُسْلُ الْكُسُوفِ اِذَا احْتَرَقَ الْقُرْصُ كُلُّهُ فَاسْتَیْقَظْتَ وَ لَمْ تُصَلِّ فَاغْتَسِلْ وَ اقْضِ الصَّلَاةَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شب ۱۷ ماہ صیام شب ۱۹ ماہ صیام اور شب ۲۱ ماہ صیام یہ وہ رات ہے جس میں اوصیائے انبیاء نے وفات پائی ہے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحلت ہوئی اور ۲۳ ماہ رمضان جس کے شب قدر ہونے کی امید ہے

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ۲۴ ویں کی شب کو غسل کیا کرو کہ ان دونوں راتوں میں ایسا کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

محمد ابن مسلم کی روایت کا اگلا حصہ ہے: روز عید فطر و عید قربان اور دخول حرم مکہ معظّمہ اور حرم مدینہ منورہ اور جس روز

احرام باندھا جائے اور زیارت کے لیے خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لیے، روز مرویہ، وروز عرفہ، میت اور مس میت اور روز جمعہ اور جب پورا سورج گہن ہوا اور تم خواب سے بیدار ہوئے ہو نماز نہ پڑھی ہو ان تمام اوقات میں غسل کرنا چاہیے اور سورج گہن کی نماز پڑھنا چاہیے۔

باب۔ ۱۸

لأمیر المؤمنین علیہ السلام ثماني عشرة منقبة

حضرا میر المومنین علیہ السلام کی اٹھارہ فضیلتیں

① حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاُشْنَانِيُّ الرَّازِيُّ بِبَلْخٍ قَالَ اَخْبَرَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَفَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ لِعَلِيٍّ عليه السلام ثَمَانِي عَشْرَةَ مَنْقَبَةً لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِلَّا وَاحِدَةٌ لَنَجَا وَ لَقَدْ كَانَتْ لَهُ ثَمَانِي عَشْرَةَ مَنْقَبَةً لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ.

ابن عباس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کو ایسی اٹھارہ فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر کسی میں ایک فضیلت بھی ان میں سے حاصل ہوتی تو اس کی نجات ہو جاتی درآنحالیکہ آپ اٹھارہ فضیلتیں رکھتے تھے۔

ما وبخ الله عزوجل به ابن ثمان عشرة سنة

اٹھارہ سالہ لڑکے کو اللہ تعالیٰ کی سرزنش

② حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ بِاِسْنَادِهٖ رَفَعَهُ اِلٰى اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ قَالَ تَوْبِيخٌ لِابْنِ ثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آیہ "اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ" (کیا ہم نے تمہیں اتنی عمریں نہ دی تھیں کہ جن میں جس کو جو کچھ سوچنا سمجھنا ہو سوچ سمجھ لے)[1] میں خداوند عالم نے اٹھارہ سالہ جوانوں کی تنبیہ فرمائی ہے۔

---

[1] سورۂ فاطر آیت ۳۷

باب۔ ۱۹

تسعة عشر حرفا فيها فرج للداعي بهن من الآفات

انیس کلمے ایسے ہیں کہ مصیبت کے وقت ان پڑھنے سے چھٹکارا ملتا ہے

① حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ هَانِئُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ هَانِئٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَادِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ البلغاشاذی قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنْ خُصَيْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَسَاَلَهُ شَيْئاً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله يَا عَلِيُّ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً مَا عِنْدِي قَلِيلٌ وَ لَا كَثِيرٌ وَ لٰكِنِّي اُعَلِّمُكَ شَيْئاً اَتَانِي بِهِ جَبْرَئِيلُ خَلِيلِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذِهِ هَدِيَّةٌ لَكَ مِنْ عِنْدِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَكْرَمَكَ اللهُ بِهَا لَمْ يُعْطِهَا اَحَداً قَبْلَكَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَ هِيَ تِسْعَةَ عَشَرَ حَرْفاً لَا يَدْعُو بِهِنَّ مَلْهُوفٌ وَ لَا مَكْرُوبٌ وَ لَا مَحْزُونٌ وَ لَا مَغْمُومٌ وَ لَا عِنْدَ سَرَقٍ وَ لَا حَرَقٍ وَ لَا يَقُولُهُنَّ عَبْدٌ يَخَافُ سُلْطَاناً اِلَّا فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ وَ هِيَ تِسْعَةَ عَشَرَ حَرْفاً اَرْبَعَةٌ مِنْهَا مَكْتُوبَةٌ عَلَى جَبْهَةِ اِسْرَافِيلَ وَ اَرْبَعَةٌ مِنْهَا مَكْتُوبَةٌ عَلَى جَبْهَةِ مِيكَائِيلَ وَ اَرْبَعَةٌ مِنْهَا مَكْتُوبَةٌ حَوْلَ الْعَرْشِ وَ اَرْبَعَةٌ مِنْهَا مَكْتُوبَةٌ عَلَى جَبْهَةِ جَبْرَئِيلَ وَ ثَلَاثَةٌ مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ اللهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام كَيْفَ نَدْعُو بِهِنَّ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ قُلْ

"يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ وَ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ وَ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ وَ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ وَ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ وَ يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ وَ يَا حَسَنَ الْبَلَاءِ وَ يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ وَ يَا عَوْنَ الضُّعَفَاءِ وَ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقَى وَ يَا مُنْجِيَ الْهَلْكَى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ اَنْتَ الَّذِي سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَ نُورُ النَّهَارِ وَ ضَوْءُ الْقَمَرِ وَ شُعَاعُ الشَّمْسِ وَ دَوِيُّ الْمَاءِ وَ حَفِيفُ الشَّجَرِ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ"

ثُمَّ تَقُولُ:

اللّٰهُمَّ افْعَلْ بِي كَذَا وَ كَذَا

فَإِنَّكَ لَا تَقُومُ مِنْ مَجْلِسِكَ حَتَّى تُسْتَجَابَ لَكَ إِنْ شَاءَ اللهُ۔

قال أحمد بن عبد الله قال أبو صالح لا تعلموا السفهاء ذلك.

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک بار امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ طلب کیا۔ حضرت نے فرمایا کہ یا علی جبرئیل امین نے بحکم الٰہی مجھے ۱۹ انیس کلمات تعلیم کیے جن میں چار کلمے پیشانی اسرافیل اور چار پیشانی میکائیل اور چار پیشانی جبریل اور عرش الٰہی کے گرد اور تین جہان منظور الٰہی تھا۔ دیان لکھے ہوئے ہیں کوئی بندۂ پریشان حال ان کلمات کے ذریعے سے دعا نہ کرے گا مگر سہ کہ جناب اقدس الٰہی اس کی پریشانی کو دور فرمائے گا نہ اس کو مال کے نقصان نہ بادشاہ کا خوف نہ آگ سے جلنے کا اندیشہ ہوگا۔ میں وہ کلمات تم کو تعلیم کرتا ہوں:

اے بے سہاروں کے سہارے، اے بے ذخیروں کے ذخیرے، اے سند نہ رکھنے والوں کی سند، اے پناہ سے محروموں کی پناہ، اے دادرس نہ رکھنے والوں کے دادرس، اے رحم کرنے والے، اے معاف کرنے والے، اے بہترین ممتحن، اے بڑی امیدگاہ، اے کمزوروں کے مددگار، اے ڈوبتوں کو بچانے والے، اے تباہ ہونے والوں کو بچانے والے، اے حسان کرنے والے، اے آرام دینے والے، اے نعمت دینے والے، اے عطا کرنے والے تو وہ ہے کہ سجدہ ریز ہے تیرے لئے رات کی تاریکی، دن کی روشنی، چاند کی چاندنی، سورج کی کرن، پانی کی آواز اور درختوں کی سرسراہٹ، اے اللہ اے اللہ اے اللہ تو یکتا و لا ثانی ہے۔

پھر کہو

خداوندا میری.............................تمام حاجات برلا۔

اے علیؑ! تم اپنی جگہ سے اٹھنے نہ پاؤ گے کہ خداوند عالم تمہاری حاجت برلائے گا (احمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ دعا ہر ایک شخص کو تعلیم نہ کرنا چاہیے)۔

وضع عن النساء تسعة عشر شيئا

انیس چیزیں عورتوں پر معاف ہیں

۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ جُمُعَةٌ وَلَا جَمَاعَةٌ وَلَا أَذَانٌ

وَلَا إِقَامَةٌ وَلَا عِيَادَةُ مَرِيضٍ وَلَا اتِّبَاعُ جَنَازَةٍ وَلَا هَرْوَلَةٌ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَا اسْتِلَامُ الْحَجَرِ وَلَا حَلْقٌ وَلَا تَوَلِّي الْقَضَاءِ وَلَا تُسْتَشَارُ وَلَا تَذْبَحُ إِلَّا عِنْدَ الضَّرُورَةِ وَلَا تَجْهَرُ بِالتَّلْبِيَةِ وَلَا تُقِيمُ عِنْدَ قَبْرٍ وَلَا تَسْمَعُ الْخُطْبَةَ وَلَا تَتَوَلَّى التَّزْوِيجَ وَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِنْ خَرَجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِهِ لَعَنَهَا اللهُ وَ جَبْرَئِيلُ وَ مِيكَائِيلُ وَ لَا تُعْطِي مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا شَيْئاً إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ لَا تَبِيتُ وَ زَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَإِنْ كَانَ ظَالِماً لَهَا.

میرالمومنین علیہ السلام سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؑ! (۱)عورتوں کے لیے نماز جمعہ، (۲)نماز جماعت، (۳)اذان، (۴)اقامت، (۵)بیماروں کی عیادت، (۶)جنازے کے ساتھ جانا، (۷)صفا ومروہ کے درمیان دوڑنا، (۸)حجراسودکو بوسہ دینا، (۹)سرمنڈوانا، (۱۰)فیصلے کرنا، (۱۱)مشورہ دینا، (۱۲)جانور ذبح کرنا بغیر ضروری ومجبوری کے، (۱۳)بلند آواز سے تلبیہ کہنا، (۱۴)قبروں پر جانا، (۱۵)خطبہ کا سننا، (۱۶)صیغہ نکاح پڑھنا، (۱۷)شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا، (۱۸)شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی چیز کسی کو دینا، (۱۹)شوہر کو ناراض کرنا جائز نہیں ہے۔

ذكر تسع عشرة مسألة سأل عنها الصادق عليه السلام الطبيب الهندي في مجلس المنصور فلم يعلمها وأخبره الصادق عليه السلام بجوابها

ان انیس مسائل کا تذکرہ جو منصور کے دربار میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے طبیب ہندی سے پوچھے مگر وہ جب جواب نہ دے سکا تو امام نے اس کو جوابات سے آگاہ کیا تھا

③ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الرَّبِيعِ صَاحِبِ الْمَنْصُورِ قَالَ حَضَرَ أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ عليه السلام مَجْلِسَ الْمَنْصُورِ يَوْماً وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْهِنْدِ يَقْرَأُ كُتُبَ الطِّبِّ فَجَعَلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّادِقُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يُنْصِتُ لِقِرَاءَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ الْهِنْدِيُّ قَالَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَ تُرِيدُ مِمَّا مَعِي شَيْئاً قَالَ لَا فَإِنَّ مَا مَعِي خَيْرٌ مِمَّا مَعَكَ قَالَ وَ مَا هُوَ قَالَ أُدَاوِي الْحَارَّ بِالْبَارِدِ وَ الْبَارِدَ بِالْحَارِّ وَ الرَّطْبَ بِالْيَابِسِ وَ الْيَابِسَ بِالرَّطْبِ وَ أَرُدُّ الْأَمْرَ كُلَّهُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَسْتَعْمِلُ مَا قَالَهُ رَسُولُهُ صلى الله عليه وآله وَ أَعْلَمُ أَنَّ الْمَعِدَةَ بَيْتُ الدَّاءِ وَ الْحِمْيَةَ هِيَ الدَّوَاءُ وَ أُعَوِّدُ الْبَدَنَ مَا اعْتَادَ فَقَالَ الْهِنْدِيُّ وَ هَلِ الطِّبُّ إِلَّا هَذَا فَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام أَ فَتَرَانِي عَنْ كُتُبِ الطِّبِّ أَخَذْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَا وَ اللهِ مَا أَخَذْتُ إِلَّا عَنِ اللهِ سُبْحَانَهُ فَأَخْبِرْنِي أَنَا أَعْلَمُ بِالطِّبِّ أَمْ أَنْتَ

فَقَالَ الْهِنْدِيُّ بَلْ اَنَا قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام فَاَسْاَلُكَ شَيْئاً قَالَ سَلْ قَالَ عليه السلام اَخْبِرْنِي يَا هِنْدِيُّ لِمَ كَانَ فِي الرَّاْسِ شُئُونٌ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ الشَّعْرُ عَلَيْهِ مِنْ فَوْقِهِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ خَلَتِ الْجَبْهَةُ مِنَ الشَّعْرِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ كَانَ لَهَا تَخْطِيطٌ وَ اَسَارِيرُ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ كَانَ الْحَاجِبَانِ مِنْ فَوْقِ الْعَيْنَيْنِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتِ الْعَيْنَانِ كَاللَّوْزَتَيْنِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ الْاَنْفُ فِيمَا بَيْنَهُمَا قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ وَ لِمَ كَانَ ثَقْبُ الْاَنْفِ فِي اَسْفَلِهِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتِ الشَّفَةُ وَ الشَّارِبُ مِنْ فَوْقِ الْفَمِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ احْتَدَّ السِّنُّ وَ عَرُضَ الضِّرْسُ وَ طَالَ النَّابُ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ جُعِلَتِ اللِّحْيَةُ لِلرِّجَالِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ خَلَتِ الْكَفَّانِ مِنَ الشَّعْرِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ خَلَا الظُّفُرُ وَ الشَّعْرُ مِنَ الْحَيَاةِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ كَانَ الْقَلْبُ كَحَبِّ الصَّنَوْبَرِ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ كَانَتِ الرِّئَةُ قِطْعَتَيْنِ وَ جُعِلَ حَرَكَتُهَا فِي مَوْضِعِهَا قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ كَانَتِ الْكَبِدُ حَدْبَاءَ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ كَانَتِ الْكُلْيَةُ كَحَبِّ اللُّوبِيَا قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ جُعِلَ طَيُّ الرُّكْبَتَيْنِ اِلَى خَلْفٍ قَالَ لَا اَعْلَمُ قَالَ فَلِمَ تَخَصَّرَتِ الْقَدَمَانِ قَالَ لَا اَعْلَمُ فَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام لَكِنِّي اَعْلَمُ قَالَ فَاَجِبْ فَقَالَ الصَّادِقُ عليه السلام كَانَ فِي الرَّاْسِ شُئُونٌ لِاَنَّهُ الْمُجَوَّفُ اِذَا كَانَ بِلَا فَصْلٍ اَسْرَعَ اِلَيْهِ الصُّدَاعُ فَاِذَا جُعِلَ ذَا فُصُولٍ كَانَ الصُّدَاعُ مِنْهُ اَبْعَدَ وَ جُعِلَ الشَّعْرُ مِنْ فَوْقِهِ لِيُوصَلَ بِوُصُولِهِ الْاَدْهَانُ اِلَى الدِّمَاغِ وَ يَخْرُجَ بِاَطْرَافِهِ الْبُخَارُ مِنْهُ وَ يَرُدَّ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ الْوَارِدَيْنِ عَلَيْهِ وَ خَلَتِ الْجَبْهَةُ مِنَ الشَّعْرِ لِاَنَّهَا مَصَبُّ النُّورِ اِلَى الْعَيْنَيْنِ وَ جُعِلَ فِيهَا التَّخْطِيطُ وَ الْاَسَارِيرُ لِيُحْتَبَسَ الْعَرَقُ الْوَارِدُ مِنَ الرَّاْسِ عَنِ الْعَيْنِ قَدْرَ مَا يُمِيطُهُ الْاِنْسَانُ عَنْ نَفْسِهِ كَالْاَنْهَارِ فِي الْاَرْضِ الَّتِي تَحْبِسُ الْمِيَاهَ وَ جُعِلَ الْحَاجِبَانِ مِنْ فَوْقِ الْعَيْنَيْنِ لِيَرِدَ عَلَيْهِمَا مِنَ النُّورِ قَدْرَ الْكِفَايَةِ اَلَا تَرَى يَا هِنْدِيُّ اَنَّ مَنْ غَلَبَهُ النُّورُ جَعَلَ يَدَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ لِيَرُدَّ عَلَيْهِمَا قَدْرَ كِفَايَتِهِمَا مِنْهُ وَ جُعِلَ الْاَنْفُ فِيمَا بَيْنَهُمَا لِيَقْسِمَ النُّورَ قِسْمَيْنِ اِلَى كُلِّ عَيْنٍ سَوَاءً وَ كَانَتِ الْعَيْنُ كَاللَّوْزَةِ لِيَجْرِيَ فِيهَا الْمِيلُ بِالدَّوَاءِ وَ يَخْرُجَ مِنْهَا الدَّاءُ وَ لَوْ كَانَتْ مُرَبَّعَةً اَوْ مُدَوَّرَةً مَا جَرَى فِيهَا الْمِيلُ وَ مَا وَصَلَ اِلَيْهَا دَوَاءٌ وَ لَا خَرَجَ مِنْهَا دَاءٌ وَ جُعِلَ ثَقْبُ الْاَنْفِ فِي اَسْفَلِهِ لِتَنْزِلَ مِنْهُ الْاَدْوَاءُ الْمُنْحَدِرَةُ مِنَ الدِّمَاغِ وَ يَصْعَدَ فِيهِ الْاَرَايِيحُ اِلَى الْمَشَامِّ وَ لَوْ كَانَ عَلَى اَعْلَاهُ لَمَا اُنْزِلَ دَاءٌ وَ لَا وُجِدَ رَائِحَةٌ وَ جُعِلَ الشَّارِبُ وَ الشَّفَةُ فَوْقَ الْفَمِ لِيُحْتَبَسَ مَا يَنْزِلُ مِنَ الدِّمَاغِ عَنِ الْفَمِ لِئَلَّا يَتَنَغَّصَ عَلَى الْاِنْسَانِ طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَيُمِيطَهُ عَنْ نَفْسِهِ وَ جُعِلَتِ اللِّحْيَةُ لِلرِّجَالِ لِيُسْتَغْنَى بِهَا عَنِ الْكَشْفِ فِي الْمَنْظَرِ وَ

يُعْلَمَ بِهَا الذَّكَرُ مِنَ الْأُنْثَى وَ جُعِلَ السِّنُّ حَادّاً لِأَنَّ بِهِ يَقَعُ الْمَضْغُ وَ جُعِلَ الضِّرْسُ عَرِيضاً لِأَنَّ بِهِ يَقَعُ الطَّحْنُ وَ الْمَضْغُ وَ كَانَ النَّابُ طَوِيلًا لِيَسْنِدَ الْأَضْرَاسُ وَ الْأَسْنَانُ كَالْأُسْطُوَانَةِ فِي الْبِنَاءِ وَ خَلَا الْكَفَّانِ مِنَ الشَّعْرِ لِأَنَّ بِهِمَا يَقَعُ اللَّمْسُ فَلَوْ كَانَ فِيهِمَا شَعْرٌ مَا دَرَى الْإِنْسَانُ مَا يُقَابِلُهُ وَ يَلْمِسُهُ وَ خَلَا الشَّعْرُ وَ الظُّفُرُ مِنَ الْحَيَاةِ لِأَنَّ طُولَهُمَا سَمِجٌ وَ قَصَّهُمَا حَسَنٌ فَلَوْ كَانَ فِيهِمَا حَيَاةٌ لَأَلَمَ الْإِنْسَانَ بِقَصِّهِمَا وَ كَانَ الْقَلْبُ كَحَبِّ الصَّنَوْبَرِ لِأَنَّهُ مُنَكَّسٌ فَجُعِلَ رَأْسُهُ دَقِيقاً لِيَدْخُلَ فِي الرِّئَةِ فَتَرَوَّحَ عَنْهُ بِبَرْدِهَا لِئَلَّا يَشِيطَ الدِّمَاغُ بِحَرِّهِ وَ جُعِلَتِ الرِّئَةُ قِطْعَتَيْنِ لِيَدْخُلَ بَيْنَ مَضَاغِطِهَا فَيَتَرَوَّحَ عَنْهُ بِحَرَكَتِهَا وَ كَانَ الْكَبِدُ حَدْبَاءَ لِيَثْقُلَ الْمَعِدَةُ وَ يَقَعَ جَمِيعُهَا عَلَيْهَا فَيَعْصِرَهَا لِيَخْرُجَ مَا فِيهَا مِنَ الْبُخَارِ وَ جُعِلَتِ الْكُلْيَةُ كَحَبِّ اللُّوبِيَا لِأَنَّ عَلَيْهَا مَصَبَّ الْمَنِيِّ نُقْطَةً بَعْدَ نُقْطَةٍ فَلَوْ كَانَتْ مُرَبَّعَةً أَوْ مُدَوَّرَةً احْتُبِسَتِ النُّقْطَةُ الْأُولَى إِلَى الثَّانِيَةِ فَلَا يَلْتَذُّ بِخُرُوجِهَا الْحَيُّ إِذِ الْمَنِيُّ يَنْزِلُ مِنْ فَقَارِ الظَّهْرِ إِلَى الْكُلْيَةِ فَهِيَ كَالدُّودَةِ تَنْقَبِضُ وَ تَنْبَسِطُ تَرْمِيهِ أَوَّلًا فَأَوَّلًا إِلَى الْمَثَانَةِ كَالْبُنْدُقَةِ مِنَ الْقَوْسِ وَ جُعِلَ طَيُّ الرُّكْبَةِ إِلَى خَلْفٍ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ يَمْشِي إِلَى بَيْنِ يَدَيْهِ فَيَعْتَدِلُ الْحَرَكَاتُ وَ لَوْ لَا ذَلِكَ لَسَقَطَ فِي الْمَشْيِ وَ جُعِلَتِ الْقَدَمُ مُخَصَّرَةً لِأَنَّ الْمَشْيَ إِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ جَمِيعُهُ ثَقُلَ كَثِقْلِ حَجَرِ الرَّحَى فَإِذَا كَانَ عَلَى حَرْفِهِ رَفَعَهُ الصَّبِيُّ وَ إِذَا وَقَعَ عَلَى وَجْهِهِ صَعُبَ نَقْلُهُ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ لَهُ الْهِنْدِيُّ مِنْ أَيْنَ لَكَ هَذَا الْعِلْمُ فَقَالَ عليه السلام أَخَذْتُهُ عَنْ آبَائِي عليهم السلام عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَنْ جَبْرَئِيلَ عليه السلام عَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَالُهُ الَّذِي خَلَقَ الْأَجْسَادَ وَ الْأَرْوَاحَ فَقَالَ الْهِنْدِيُّ صَدَقْتَ وَ أَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ وَ عَبْدُهُ وَ أَنَّكَ أَعْلَمُ أَهْلِ زَمَانِكَ.

ربیع صاحب منصور کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منصور دوانقی کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ایک ہندی طبیب بھی تھا اور اپنے علم کا منصور کے سامنے اظہار کر رہا تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بھی خاموشی سے سن رہے تھے جب کہہ چکا تو حضرت سے عرض کی کہ آپ کو اگر کوئی ضرورت ہو تو فرمائیے۔

آپ نے فرمایا: مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے جو کچھ میں جانتا ہوں وہ تیرے علم سے بہتر ہے۔

اس نے پوچھا: وہ کیا ہے؟

فرمایا کہ حرارت کا خنکی سے اور خنکی کا حرارت سے، تر کا خشک سے خشک کا تر سے علاج کرتا ہوں اور شفا کا اللہ کی طرف سے امیدوار رہتا ہوں اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایتوں پر عمل کرتا ہوں۔معدہ امراض کا گھر ہے اور پرہیز ہی دوا ہے اور اسی طرح جس چیز کی بدن کو عادت پڑ چکی ہے میں اسی کو اپنی عادت بنالیتا ہوں۔

طبیب ہندی نے عرض کی اسی کا نام طب ہے۔
آپ نے فرمایا تو سمجھتا ہوگا کہ یہ باتیں میں نے طب کی کتابوں سے حاصل کی ہیں۔
اس نے عرض کی: ہاں۔
حضرت نے فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ تعلیم الٰہی ہے۔ اچھا یہ بتا کہ
سوال (۱) کھوپڑی میں متعدد ہڈیاں کیوں رکھی گئی ہیں؟
اس نے عرض کی: معلوم نہیں۔
سوال (۲) پھر سوال کیا کہ سر کے بال اوپر کے حصے میں کیوں ہیں؟
کہا: نہیں معلوم۔
سوال (۳) پوچھا: پیشانی پر بال کیوں نہیں ہیں؟
عرض کی خدا جانے۔
سوال (۴) پوچھا: پیشانی میں لکیریں کیوں پڑی ہیں؟
کہا: خبر نہیں۔
سوال (۵) پوچھا: بھوئیں آنکھوں کے اوپر کیوں ہیں؟
کہا: اللہ کو معلوم ہے۔
سوال (۶) پوچھا: آنکھیں بادامی شکل کی کیوں ہیں؟
پوچھا: میں نہیں جانتا۔
سوال (۷) پوچھا: ناک آنکھوں کے درمیان کیوں ہے؟
کہا میں کیا جانوں۔
سوال (۸) پوچھا: ناک کے سوراخ نیچے کی طرف کیوں ہیں؟
کہا: خدا بہتر جانتا ہے۔
سوال (۹) پوچھا: ہونٹ اور مونچھوں کو منہ کے اوپر کیوں رکھا؟
کہا: کیا جانوں۔
سوال (۱۰) پوچھا: آگے کے دانت تیز، عقل داڑھ چوڑی اور کچلی لمبی کیوں ہوتی ہے؟
کہا: مجھے نہیں معلوم۔

سوال (۱۱) پوچھا: مردوں کے چہرے پر داڑھی کیوں ہے؟

کہا: مجھ کو علم نہیں۔

سوال (۱۲) پوچھا: ہتھیلیوں پر بال کیوں نہیں ہیں؟

کہا: میں نہیں کہہ سکتا۔

سوال (۱۳) پوچھا: مردہ ناخنوں میں اور بالوں میں جان نہیں ہیں؟

عرض کی: کیا بتاؤں۔

سوال (۱۴) پوچھا: دل کی شکل صنوبری کیوں ہے؟

عرض کی: نہیں بتا سکتا۔

سوال (۱۵) پوچھا: پھیپھڑوں کے دو ٹکڑے کیوں ہیں ان کو جنبش کیوں ہوتی ہے؟

کہا: معلوم نہیں۔

سوال (۱۶) پوچھا: جگر خمیدہ کیوں ہے؟

عرض کی: معلوم نہیں۔

سوال (۱۷) پوچھا: گردے لوبیا کے دانوں کی طرح کیوں ہیں؟

کہا: میں لاعلم ہوں۔

سوال (۱۸) پوچھا: دونوں زانو پشت کی جانب خم اور سیدھے کیوں ہوتے ہیں؟

عرض کی: میں اس سے بے خبر ہوں۔

سوال (۱۹) پوچھا: دونوں پیروں کے تلووں کے درمیانی حصہ میں گہرائی کیوں ہے (تلوے برابر کیوں نہیں ہیں)؟

کہا: میں لاعلم ہوں۔

اب حضرت نے فرمایا کہ میں تجھ کو ان کی وجہ بتا سکتا ہوں۔

اس نے عرض کی: ارشاد ہو۔

آپ نے فرمایا کہ

جواب (۱) کھوپڑی اگر صرف ایک ہی ہڈی کی ہوتی تو سر میں درد رہا کرتا اور اب معمولی ضرب سے نہیں ٹوٹ سکتی۔

جواب (۲) سر پر بال اس لیے ہیں کہ ان کے ذریعے سے سر میں تیل جذب ہو سکے اور بالوں کی جڑ سے بخارات

نکلتے رہیں اور گرمی سردی کو دفع کرتے رہیں۔

جواب (۳) پیشانی پر اس کے بال نہیں پیدا کیے گئے کہ روشنی آنکھوں تک پہنچ سکے۔

جواب (۴) اٹھی ہوئی شکن اس لیے ہے کہ پسینہ اور سر سے نکلی ہوئی رطوبتیں آنکھوں تک نہ پہنچیں۔

جواب (۵) دو ابروں کو اس لیے آنکھوں کے اوپر پیدا کیا کہ روشنی کو ایک خاص انداز سے پہنچائیں۔ آدمی تیز دھوپ یا روشنی میں طبعاً آنکھوں پر ہاتھ کو سائبان بنا کر رکھ لیتا ہے۔

جواب (۶) ناک کو اس لیے دونوں آنکھوں کے درمیان رکھا کہ دونوں میں روشنی پہنچتی رہے۔

جواب (۷) آنکھوں کو بادام نما اس لیے پیدا کیا گیا کہ سلائی سے بآسانی سرمہ لگایا جا سکے۔

جواب (۸) ناک کے سوراخ اس لیے نیچے کی طرف رکھے گئے کہ گندگی زمین پر بآسانی گرے اور خوشبو و بد بو سونگھ سکے۔

جواب (۹) مونچھوں اور اوپر کے ہونٹ کو اس لیے اس طرح پیدا کیا کہ جو گندگی دماغ سے نکلے وہ کھانے اور پانی میں مل نہ جائے۔

جواب (۱۰) مردوں کو داڑھی اس لیے دی کہ عورت سے فرق پیدا ہو۔

جواب (۱۱) آگے کے دانت تیز بنائے تا کہ چیزوں کو چبایا جا سکے، عقل کو چوڑا بنا گیا تا کہ اس کے ذریعہ چیزں چبائی اور پیسی جا سکیں اور کچلی کو لمبا اس لئے بنایا گیا تا کہ وہ عقل داڑھ کو مضبوطی سے پکڑی رہے چنانچہ اس کی اہمیت کسی عمارت کے ستون کی طرح ہے۔

جواب (۱۲) دونوں ہتھیلیوں کو صاف رکھا ان پر بال پیدا نہیں کیے کہ ہر چیز کو چھو سکے۔

جواب (۱۳) ناخنوں اور بالوں کو بے حس و بے جان کر دیا اگر ان میں احساس کی قوت ہوتی تو کاٹنے میں تکلیف ہوتی اور بڑھتے جاتے۔

جواب (۱۴) دل کو صنوبر سے مشابہ بنایا اس لئے کہ وہ اوندھا ہوتا ہے لہٰذا اس کے سر کو باریک بنایا گیا تا کہ وہ پھیپھڑے میں جا سکے اور اس کے ہوا دینے سے پھیپھڑا ٹھنڈا رہے کہ مبادا اس کی حرارت سے دماغ جل نہ جائے۔

جواب (۱۵) پھیپھڑے کے دو حصے کیے تا کہ دل ان کے درمیان میں رہے اور ان کی ہوا سے خنک رہے۔

جواب (۱۶) جگر کو خمیدہ پیدا کیا تا کہ معدہ کو ثقیل بنا سکے۔ یہ پورا کا پورا معدہ کے گرد آجائے اور اس پر دباؤ ڈال سکے تا کہ اس میں موجود بخارات اس میں سے باہر نکل سکیں۔

جواب (۱۷) گردوں کو مثال دانہ لوبیا کے پیدا کیا کیونکہ یکے بعد دیگرے منی کے قطروں کا مقام اسی پر واقع ہے

لہٰذا اگر یہ چوکور ہوتا یا دائرہ نما ہوتا تو نطفہ کا اگلا قطرہ پچھلے کے ساتھ ٹھہر جاتا، لہٰذا ایک جاندار کبھی بھی اس سے محفوظ نہ ہوتا کیونکہ منی ریڑھ کی ہڈی سے گردہ میں آتی ہے اور اس کی مثال ایک کیڑے کی سی ہے جو سکڑتا اور پھیلتا ہے اور یہ کمان کی غلہ کی مانند ہے جو منی کے قطروں کو ایک کے بعد مثانہ کی طرف پھینکتا ہے۔

جواب (۱۸) زانو کو پشت کی طرف بنایا گیا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ انسان آگے کی طرف چلتا ہے لہٰذا اس کی حرکات معتدل رہیں کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان چلتے چلتے گر جاتا۔

جواب (۱۹) تلووں میں گہرائی کہ وجہ یہ ہے کہ پیر زمین پر برابر ٹھہرتے تو وہ ایسے وزنی ہو جاتے کہ جیسے چکی کے پاٹ کہ اگر وہ سرے پر ہو تو بچہ بھی اسے آسانی سے اٹھا لے اور اگر برابر زمین پر پڑا ہو تو ایک توانا مرد کو بھی اٹھانے میں دقت و دشواری ہو۔

طبیب ہندی نے عرض کی: یہ علم کہاں سے آپ کو ملا؟

آپ نے فرمایا: میرے آبائے طاہرین کے واسطے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

طبیب ہندی نے عرض کی: میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول اور اس کے بندے ہیں اور آپ زمانے میں ہر عالم سے افضل و برتر ہیں۔

باب۔ ۲۰

اس باب میں عدد بیس سے انتیس عدد کی احادیث ہیں

في حب أهل البيت عليه السلام عشرون خصلة

اہلبیت علیہم السلام کی محبت میں بیس خوبیاں ہیں

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ زَيْدَوَيْهِ الْجَلَّابُ الْهَمَدَانِيُّ بِهَمَدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمْرُوسٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَزَقَهُ اللهُ حُبَّ الْأَئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَقَدْ أَصَابَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ فَلَا يَشُكَّنَّ أَحَدٌ أَنَّهُ فِي الْجَنَّةِ فَإِنَّ فِي حُبِّ أَهْلِ بَيْتِي عشرون [عِشْرِينَ خَصْلَةً عَشْرٌ مِنْهَا فِي الدُّنْيَا وَ عَشْرٌ مِنْهَا فِي الْآخِرَةِ أَمَّا الَّتِي فِي الدُّنْيَا فَالزُّهْدُ وَ الْحِرْصُ عَلَى الْعَمَلِ وَ الْوَرَعُ فِي الدِّينِ وَ الرَّغْبَةُ فِي الْعِبَادَةِ وَ التَّوْبَةُ قَبْلَ الْمَوْتِ وَ النَّشَاطُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ وَ الْيَأْسُ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ وَ الْحِفْظُ لِأَمْرِ اللهِ وَ نَهْيِهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ التَّاسِعَةُ بُغْضُ الدُّنْيَا وَ الْعَاشِرَةُ السَّخَاءُ وَ أَمَّا الَّتِي فِي الْآخِرَةِ فَلَا يُنْشَرُ لَهُ دِيوَانٌ وَ لَا يُنْصَبُ لَهُ مِيزَانٌ وَ يُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَ يُكْتَبُ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَ يَبْيَضُّ وَجْهُهُ وَ يُكْسَى مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَ يَشْفَعُ فِي مِائَةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَ يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ بِالرَّحْمَةِ وَ يُتَوَّجُ مِنْ تِيجَانِ الْجَنَّةِ وَ الْعَاشِرَةُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَطُوبَى لِمُحِبِّي أَهْلِ بَيْتِي.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اہلبیت کی محبت میں بیس خصلتیں ہیں اور جس شخص کے دل میں محبت ہو وہ اپنے جنتی ہونے میں شک نہ کرے۔ یقیناً اس کو دنیا و آخرت حاصل ہے۔ میرے اہلبیت کی محبت کے دس فائدے دنیا میں ہیں: (۱) زہد (۲) علم سے رغبت (۳) عمل کا شوق (۴) پرہیزگاری (۵) عبادت سے دلچسپی (۶) مرنے سے پہلے توبہ (۷) نماز شب کے لیے فرصت حاصل ہونا (۸) دوسروں کے مال سے بے نیازی (۹) احکام الٰہی پر عمل (۱۰) اہل دنیا سے نفرت و بیزاری اور سخاوت۔

اور دس باتیں آخرت میں حاصل ہوں گی: (۱) اس کا نامہ عمل نہ دیکھا جائے گا (۲) اس کے اعمال کا وزن نہ ہوگا (۳) اس کا نامہ عامل داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا (۴) اس کو جہنم سے آزادی کا پروانہ دیا جائے گا (۵) اس کا چہرہ روشن ہوگا (۶) لباس جنت سے آراستہ کیا جائے گا (۷) سو آدمیوں کو اپنے خاندان والوں سے شفاعت کرے گا (۸) خداوند عالم اس پر نظر رحمت فرمائے گا (۹) اس کے سر پر جنت کا تاج رکھا جائے گا (۱۰) جنت میں بغیر حساب داخل ہوگا۔ خوشا حال میرے اہلبیت کے دوستوں کا۔

للمؤمن على الله عز و جل عشرون خصلة

اللہ تعالیٰ پر مومنین کے دس حقوق ہیں

۞ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِشْرُونَ خَصْلَةً يَفِي لَهُ بِهَا عَلَى اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اَنْ لَا يَفْتِنَهُ وَ لَا يُضِلَّهُ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُعْرِيَهُ وَ لَا يُجُوعَهُ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُشْمِتَ بِهِ عَدُوَّهُ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يَخْذُلَهُ وَ يَعْزِلَهُ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يَهْتِكَ سِتْرَهُ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُمِيتَهُ غَرَقاً وَ لَا حَرَقاً وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يَقَعَ عَلَى شَيْءٍ وَ لَا يَقَعَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ يَقِيَهُ مَكْرَ الْمَاكِرِينَ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ يُعِيذَهُ مِنْ سَطَوَاتِ الْجَبَّارِينَ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ يَجْعَلَهُ مَعَنَا فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِ مِنَ الْاَدْوَاءِ مَا يَشِينُ خِلْقَتَهُ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ يُعِيذَهُ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُذَامِ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُمِيتَهُ عَلَى كَبِيرَةٍ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُنْسِيَهُ مُقَامَهُ فِي الْمَعَاصِي حَتَّى يُحْدِثَ تَوْبَةً وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يَحْجُبَ عَنْهُ مَعْرِفَتَهُ بِحُجَّتِهِ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُعَرِّزَ فِي قَلْبِهِ الْبَاطِلَ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ يَحْشُرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ نُورُهُ يَسْعَى بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ يُوَفِّقَهُ لِكُلِّ خَيْرٍ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِ عَدُوَّهُ فَيُذِلَّهُ وَ لَهُ عَلَى اللهِ اَنْ يُخْتَمَ لَهُ بِالْاَمْنِ وَ الْاِيمَانِ وَ يَجْعَلَهُ مَعَنَا فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلَى هٰذِهِ شَرَائِطُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم پر مومن کے بیس حقوق ہیں جن کا ادا کرنا اس کے ذمے ہے:
(۱) ایسا امتحان نہ لے جس کی سختی سے وہ بے دین ہو جائے (۲) اس کو گمراہ نہ کرے (۳) اس کو بے آبرو نہ کرے (۴) ڈوب کر یا جل کر نہ مرے (۵) نہ وہ کسی کو نقصان پہنچائے نہ کوئی اس کو تکلیف دے (۶) مکاروں سے محفوظ رہے (۷) خداوند عالم

ظالموں کے شر سے اس کو محفوظ رکھے (۸) خداوند عالم دنیا و آخرت میں اس کو ہمارے ساتھ رکھے (۹) خداوند عالم ایسا مرض نہ دے کہ صورت بدنما ہو جائے (۱۰) خداوند عالم اس کو سِسی اور خورہ سے محفوظ رکھے (۱۱) گناہ کبیرہ کرتے ہوئے اس کو موت نہ آئے (۱۲) خدا اس کو گناہوں کو یاد دلاتا رہے کہ توبہ کرے (۱۳) امام زمانہ کی معرفت سے سرفراز فرمائے (۱۴) دین باطل اس کی نظر میں بے حقیقت ہو (۱۵) قیامت کے دن اس کو ہمارے ساتھ محشور فرمائے (۱۶) اس کا نور ایمان اس کے پیش پیش ہو (۱۷) خداوند عالم اس کو ہر امر خیر کی توفیق دے (۱۸) اس کے دشمن کو اتنی طاقت نہ دے کہ اس کو ذلیل کر سکے (۱۹) اس کا انجام بہتر کرے (۲۰) اعلیٰ علیین میں اس کو ہمارے ساتھ جنت میں جگہ دے۔

ثواب من حج عشرين حجة

اس شخص کا ثواب جس نے بیس حج کئے

۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمُعَاذِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيِّ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام مَنْ حَجَّ عِشْرِينَ حَجَّةً لَمْ يَرَ جَهَنَّمَ وَلَمْ يَسْمَعْ شَهِيقَهَا وَلَا زَفِيرَهَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے بیس حج کیے ہوں گے نہ وہ جہنم کو دیکھے گا نہ اس کے بھڑکنے کی آواز اس کے کانوں میں آئے گی۔

ذكر ثلاث وعشرين خصلة من الخصال المحمودة التي وصف بها علي بن الحسين زين العابدين عليه السلام

امام زین العابدین علیہ السلام کی تیئیس صفات کا ذکر

۴ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ بْنِ الْعَلَوِيِّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حُمْرَانَ عَنْ اَبِيهِ حُمْرَانَ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عليه السلام قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يُصَلِّي فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ اَلْفَ رَكْعَةٍ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام كَانَتْ لَهُ خَمْسُمِائَةِ نَخْلَةٍ فَكَانَ يُصَلِّي عِنْدَ كُلِّ نَخْلَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ اِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ غَشِيَ لَوْنَهُ لَوْنٌ آخَرُ وَ كَانَ قِيَامُهُ فِي صَلَاتِهِ قِيَامَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ بَيْنَ يَدَيِ الْمَلِكِ الْجَلِيلِ

كَانَتْ اَعْضَاؤُهُ تَرْتَعِدُ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ كَانَ يُصَلِّي صَلَاةَ مُوَدِّعٍ يَرَى اَنَّهُ لَا يُصَلِّي بَعْدَهَا اَبَداً وَ لَقَدْ صَلَّى ذَاتَ يَوْمٍ فَسَقَطَ الرِّدَاءُ عَنْ اَحَدِ مَنْكِبَيْهِ فَلَمْ يُسَوِّهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَسَاَلَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَ تَدْرِي بَيْنَ يَدَيْ مَنْ كُنْتُ اِنَّ الْعَبْدَ لَا يُقْبَلُ مِنْ صَلَاتِهِ اِلَّا مَا اَقْبَلَ عَلَيْهِ مِنْهَا بِقَلْبِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ هَلَكْنَا فَقَالَ كَلَّا اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ مُتَمِّمُ ذَلِكَ بِالنَّوَافِلِ وَ كَانَ عليه السلام لَيَخْرُجُ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ فَيَحْمِلُ الْجِرَابَ عَلَى ظَهْرِهِ وَ فِيهِ الصُّرَرُ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَ الدَّرَاهِمِ وَ رُبَّمَا حَمَلَ عَلَى ظَهْرِهِ الطَّعَامَ اَوِ الْحَطَبَ حَتَّى يَاْتِيَ بَاباً بَاباً فَيَقْرَعُهُ ثُمَّ يُنَاوِلُ مَنْ يَخْرُجُ اِلَيْهِ وَ كَانَ يُغَطِّي وَجْهَهُ اِذَا نَاوَلَ فَقِيراً لِئَلَّا يَعْرِفَهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ عليه السلام فَقَدُوا ذَلِكَ فَعَلِمُوا اَنَّهُ كَانَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ لَمَّا وُضِعَ عليه السلام عَلَى الْمُغْتَسَلِ نَظَرُوا اِلَى ظَهْرِهِ وَ عَلَيْهِ مِثْلُ رُكَبِ الْاِبِلِ مِمَّا كَانَ يَحْمِلُ عَلَى ظَهْرِهِ اِلَى مَنَازِلِ الْفُقَرَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ وَ لَقَدْ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَ عَلَيْهِ مِطْرَفُ خَزٍّ فَعَرَضَ لَهُ سَائِلٌ فَتَعَلَّقَ بِالْمِطْرَفِ فَمَضَى وَ تَرَكَهُ وَ كَانَ يَشْتَرِي الْخَزَّ فِي الشِّتَاءِ فَاِذَا جَاءَ الصَّيْفُ بَاعَهُ فَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهِ وَ لَقَدْ نَظَرَ عليه السلام يَوْمَ عَرَفَةَ اِلَى قَوْمٍ يَسْاَلُونَ النَّاسَ فَقَالَ وَيْحَكُمْ اَ غَيْرَ اللهِ تَسْاَلُونَ فِي مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ اِنَّهُ لَيُرْجَى فِي هَذَا الْيَوْمِ لِمَا فِي بُطُونِ الْحَبَالَى اَنْ يَكُونُوا سُعَدَاءَ وَ لَقَدْ كَانَ عليه السلام يَاْبَى اَنْ يُؤَاكِلَ اُمَّهُ فَقِيلَ لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَ اَوْصَلُهُمْ لِلرَّحِمِ فَكَيْفَ لَا تُؤَاكِلُ اُمَّكَ فَقَالَ اِنِّي اَكْرَهُ اَنْ تَسْبِقَ يَدِي اِلَى مَا سَبَقَتْ عَيْنُهَا اِلَيْهِ وَ لَقَدْ قَالَ لَهُ عليه السلام رَجُلٌ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم اِنِّي لَاُحِبُّكَ فِي اللهِ حُبّاً شَدِيداً فَقَالَ اللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ اَنْ اُحَبَّ لَكَ وَ اَنْتَ لِي مُبْغِضٌ وَ لَقَدْ حَجَّ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ عِشْرِينَ حَجَّةً فَمَا قَرَعَهَا بِسَوْطٍ فَلَمَّا تَوَفَّتْ اَمَرَ بِدَفْنِهَا لِئَلَّا تَاْكُلَهَا السِّبَاعُ وَ لَقَدْ سُئِلَتْ عَنْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ فَقَالَتْ اُطْنِبُ اَوْ اَخْتَصِرُ فَقِيلَ لَهَا بَلِ اخْتَصِرِي فَقَالَتْ مَا اَتَيْتُهُ بِطَعَامٍ نَهَاراً قَطُّ وَ مَا فَرَشْتُ لَهُ فِرَاشاً بِلَيْلٍ قَطُّ وَ لَقَدِ انْتَهَى ذَاتَ يَوْمٍ اِلَى قَوْمٍ يَغْتَابُونَهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ فَغَفَرَ اللهُ لِي وَ اِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ فَغَفَرَ اللهُ لَكُمْ فَكَانَ عليه السلام اِذَا جَاءَهُ طَالِبُ عِلْمٍ فَقَالَ مَرْحَباً بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم ثُمَّ يَقُولُ اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ اِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ لَمْ يَضَعْ رِجْلَهُ عَلَى رَطْبٍ وَ لَا يَابِسٍ مِنَ الْاَرْضِ اِلَّا سَبَّحَتْ لَهُ اِلَى الْاَرَضِينَ السَّابِعَةِ وَ لَقَدْ كَانَ يَعُولُ مِائَةَ اَهْلِ بَيْتٍ مِنْ فُقَرَاءِ الْمَدِينَةِ وَ كَانَ يُعْجِبُهُ اَنْ يَحْضُرَ طَعَامَهُ الْيَتَامَى وَ الْاَضِرَّاءُ وَ الزَّمْنَى وَ الْمَسَاكِينُ الَّذِينَ لَا حِيلَةَ لَهُمْ وَ كَانَ يُنَاوِلُهُمْ بِيَدِهِ وَ مَنْ كَانَ لَهُمْ مِنْهُمْ عِيَالٌ حَمَلَهُ اِلَى عِيَالِهِ مِنْ طَعَامِهِ وَ كَانَ لَا يَاْكُلُ طَعَاماً حَتَّى يَبْدَاَ فَيَتَصَدَّقَ بِمِثْلِهِ وَ لَقَدْ كَانَ يَسْقُطُ مِنْهُ كُلَّ سَنَةٍ سَبْعُ ثَفِنَاتٍ مِنْ مَوَاضِعِ سُجُودِهِ لِكَثْرَةِ صَلَاتِهِ وَ كَانَ يَجْمَعُهَا فَلَمَّا

مَاتَ دُفِنَتْ مَعَهُ وَ لَقَدْ كَانَ بَكَى عَلَى أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عليه السلام عِشْرِينَ سَنَةً وَ مَا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ إِلَّا بَكَى حَتَّى قَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله أَ مَا آنَ لِحُزْنِكَ أَنْ يَنْقَضِيَ فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ إِنَّ يَعْقُوبَ النَّبِيَّ عليه السلام كَانَ لَهُ اثْنَا عَشَرَ ابْناً فَغَيَّبَ اللهُ عَنْهُ وَاحِداً مِنْهُمْ فَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنْ كَثْرَةِ بُكَائِهِ عَلَيْهِ وَ شَابَ رَأْسُهُ مِنَ الْحُزْنِ وَ احْدَوْدَبَ ظَهْرُهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَانَ ابْنُهُ حَيّاً فِي الدُّنْيَا وَ أَنَا نَظَرْتُ إِلَى أَبِي وَ أَخِي وَ عَمِّي وَ سَبْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي مَقْتُولِينَ حَوْلِي فَكَيْفَ يَنْقَضِي حُزْنِي.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ (میرے پدر بزرگوار) حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ہر شب و روز میں ایک ہزار رکعتیں نماز پڑھتے تھے جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا دستور تھا آپ کے باغ میں خرمے کے پانچ سو درخت تھے اور ہر درخت کے نیچے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ جب نماز کے کھڑے ہوتے تھے تو چہرے پر ایک رنگ آتا تھا اور ایک جاتا تھا۔ آپ نماز کے لیے اس طرح کھڑے ہوتے تھے جیسے ایک نہایت ذلیل آدمی کسی بڑے سے بڑے بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو۔ آپ کے جوڑ بند خوف الٰہی سے کانپنے اور بجنے لگتے تھے۔ اس طرح ہر نماز ادا کرتے تھے جیسے یہ بالکل آخری نماز ہے۔ نماز پڑھتے پڑھتے آپ کی ردا گر پڑی۔ آپ کو خبر نہ ہوئی اور برابر نہ کی۔ ایک شخص نے عرض کی یا حضرت آپ نے ردا دوبارہ کیوں نہ اوڑھ لی۔ آپ نے فرمایا نماز کا صرف اتنا ہی حصہ قابل قبول ہوتا ہے جو توجہ اور خضوع و خشوع سے پڑھا جائے۔ میں اپنے خالق کی عبادت کر رہا تھا۔ کیونکر دوسری طرف متوجہ ہوتا۔ اس نے عرض کی پھر ہم لوگ تو ہلاک ہو گئے۔ ہماری نمازیں تو اس توجہ سے نہیں ہوتیں۔ حضرت نے فرمایا ایسا نہیں بلکہ تم جو نافلہ نمازیں پڑھتے ہو اس سے وہ کمی پوری ہو جاتی ہے۔

آپ اندھیری راتوں میں درہم و دینار کی تھیلیاں لے کر نکلتے تھے اور کبھی روٹیاں اور کھانا لے کر نکلتے تھے اور مستحقین کے دروازوں پر جا کر اس طرح دیتے تھے کہ کوئی آپ کو پہچان نہ سکے۔ جب آپ کی رحلت ہوئی اور فقرا اس نعمت اور داد و دہش سے محروم ہو گئے تو سمجھے کہ ہماری خبر گیری کرنے والے حضرت تھے۔ جب آپ غسل کے لیے تختے پر لٹائے گئے تو پشت پر اس بار برداری کے نشانات لوگوں نے دیکھے۔

ایک روز آپ خز کی (ایک قیمتی کپڑا) چادر اوڑھے ہوئے کہیں جا رہے تھے۔ راستے میں ایک بے ادب نے وہ چادر اتار لی۔ آپ نے اس سے ایک لفظ نہ کہا اور چلے گئے۔

گرمیوں کے کپڑے جب سردی کا موسم آجاتا تھا تو فروخت کر کے قیمت مستحقین کو دے دیا کرتے تھے۔ اسی طرح جاڑے گزرتے تھے تو سردی کے کپڑے فروخت کر کے قیمت فقراء میں تقسیم کرتے تھے۔ عرفہ کے روز آپ نے کچھ لوگوں کو سوال کرتے دیکھا تو فرمایا افسوس ہے تم آج بھی خدا سے سوال نہیں کرتے۔ آج کے دن کی برکت سے عجب نہیں کے

بچے بطن مادر میں سعید وخوش نصیب ہو جائیں۔

اپنی مادر گرامی قدر کے ساتھ آپ نے کبھی کھانا نہیں کھایا۔لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس خیال سے کھانا ساتھ نہیں کھایا کہ شاید ان کو کوئی چیز پسند ہو اور میں ان سے پہلے اس چیز کو نہ کھالوں۔

آپ سے کسی نے عرض کی یا بن رسول اللہ میں صرف خدا کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں۔حضرت نے فرمایا: خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ لوگ تیری رضا کے لیے مجھ سے محبت کریں اور تو مجھ سے ناراض ہو۔

ایک اونٹنی پر آپ نے بیس حج کیے تھے جب وہ مرگئی تو آپ نے حکم دیا کہ اکو دفن کر دو تا کہ جانور اس کو نہ کھائیں۔ کبھی آپ نے اس کو کسی سفر میں ایک تازیانہ نہیں مارا۔

کسی نے آپ کی کنیز سے آپ کے حالات دریافت کئے۔اس نے کہا کہ مختصراً بیان کروں یا تفصیل سے۔اس نے کہا مختصراً۔اس نے کہا مختصرا یہ ہے کہ حضرت کے لیے دن کو کھانا نہیں پکایا اور کبھی رات کو بستر نہیں بچھایا۔ایک دن کہیں تشریف لے جارہے تھے راستے میں کچھ لوگ آپ کو برا کہہ رہے تھے۔آپ ٹھہر گئے۔فرمایا اگر تم سچ کہہ رہے ہو تو خدا مجھ کو معاف فرمائے اور اگر سچ نہیں ہے تو خداوند عالم تم کو بخش دے۔

اگر کوئی طالب علم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ خوش آمدید۔حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلبہ کی سفارش فرمائی ہے۔طالب علم جب تحصیل علم کے لیے اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو زمین کے ساتوں طبقے تک ہر خشک و تر اس کی طرف سے تسبیح الٰہی کرتا ہے۔

آپ مدینہ منورہ کے سو فقیروں کے خاندان کی کفالت فرماتے تھے۔

جب آپ کے دسترخوان پر مفلوج اور مجبور یتیم و مسکین جمع ہوتے تھے تو نہایت مسرور ہوتے تھے اور ان کے ساتھ کھانا نوش فرماتے تھے۔ان کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے جو عیال دار ہوتا تھا اس کو اس کے عیال کا حصہ بھی عنایت فرماتے تھے جتنا کھانا خود تناول فرماتے تھے، اتنا ہی پہلے صدقہ دے دیتے تھے۔

اس قدر رکوع وسجود کرتے تھے کہ اعضائے سجدہ پر گھٹے پڑ جاتے تھے اور ہر سال سات بار ان کو کٹواتے تھے اور ان کو جمع کرتے جاتے تھے۔جب حضرت کی وفات ہوئی تو وہ سب آپ کے ساتھ دفن کر دیئے گئے۔واقعہ کربلا کے بعد بیس برس تک آپ روتے رہے۔آپ کے سامنے جب کھانا آتا تھا تو روتے تھے۔ایک دن حضرت کے غلام نے عرض کی آخر آپ کا رونا کبھی کم بھی ہوگا۔آپ نے فرمایا: حضرت یعقوب نبی کے بارہ بیٹے تھے صرف ایک ان میں سے جدا ہو گیا تھا اس کے لیے آپ اتنا روئے کہ آنکھیں سفید ہو گئیں۔بال سفید ہو گئے کمر جھک گئی حالانکہ کے معلوم تھا کہ بیٹا مرا نہیں زندہ ہے۔ اور میرے سامنے تو ستر بنی ہاشم جن کا مثل و نظیر دنیا میں نہیں تھا شہید کر دیئے گئے۔

ما جاء في ليلة إحدى وعشرين وثلاث وعشرين من شهر رمضان

ماہ رمضان کی اکیسویں اور تیئیسویں رات کے بارے میں جو وارد ہوا ہے

⑤ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَخَذَ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَزُولَ اللَّيْلُ فَإِذَا زَالَ اللَّيْلُ صَلَّى.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا واقعہ تھا کہ ۲۱ اور ۲۳ رمضان کی رات کو نصف شب تک حضرت مشغول دعا رہتے تھے اور اس کے بعد نماز پڑھنا شروع کرتے تھے۔

⑥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبَانٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام صَلِّ لَيْلَةَ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَلَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ مِائَةَ رَكْعَةٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ الْحَمْدَ مَرَّةً وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ

سلیمان جعفری حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ بست ویکم و بست وسوم ماہ صیام کی شب میں سو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار حمد اور دس بار قل ھواللہ احد پڑھے۔

⑦ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ هِيَ أَوَّلُ السَّنَةِ وَهِيَ آخِرُهَا

و اتفق مشايخنا رضى الله عنهم على أنها ليلة ثلاث و عشرين من شهر رمضان و الغسل فيها من أول الليل و هو يجزى إلى آخره

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شب قدر گزرے ہوئے سال کی انتہا اور آنے والے سال کی ابتدا ہے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: ہمارے اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ شب قدر ماہ رمضان کی تیئیسویں شب ہے اور اس میں رات کی ابتدا سے انتہا تک غسل کرنا چاہیئے۔

حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ حَسَّانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

فَقَالَ الْتَمِسُوهَا لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

حسن بن مہران حضرت ہی سے روایت کرتے ہیں کہ شب قدر اکیسویں یا تیئیسویں ماہ صیام کی رات میں اس کی جستجو کرو۔

النهي عن أربع وعشرين خصلة

چوبیس بری عادتوں کی ممانعت

⑨ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِهَ لَكُمْ أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَرْبَعاً وَعِشْرِينَ خَصْلَةً وَنَهَاكُمْ عَنْهَا كَرِهَ لَكُمُ الْعَبَثَ فِي الصَّلَاةِ وَكَرِهَ الْمَنَّ فِي الصَّدَقَةِ وَكَرِهَ الضَّحِكَ بَيْنَ الْقُبُورِ وَكَرِهَ التَّطَلُّعَ فِي الدُّورِ وَكَرِهَ النَّظَرَ إِلَى فُرُوجِ النِّسَاءِ وَقَالَ يُورِثُ الْعَمَى وَكَرِهَ الْكَلَامَ عِنْدَ الْجِمَاعِ وَقَالَ يُورِثُ الْخَرَسَ يَعْنِي فِي الْوَلَدِ وَكَرِهَ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَكَرِهَ الْحَدِيثَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَكَرِهَ الْغُسْلَ تَحْتَ السَّمَاءِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ وَكَرِهَ الْمُجَامَعَةَ تَحْتَ السَّمَاءِ وَكَرِهَ دُخُولَ الْأَنْهَارِ إِلَّا بِمِئْزَرٍ وَقَالَ فِي الْأَنْهَارِ عُمَّارٌ وَسُكَّانٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَكَرِهَ دُخُولَ الْحَمَّامَاتِ إِلَّا بِمِئْزَرٍ وَكَرِهَ الْكَلَامَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تُقْضَى الصَّلَاةُ وَكَرِهَ رُكُوبَ الْبَحْرِ فِي هَيَجَانِهِ وَكَرِهَ النَّوْمَ فِي سَطْحٍ لَيْسَ بِمُحَجَّرٍ وَقَالَ مَنْ نَامَ عَلَى سَطْحٍ غَيْرِ ذِي مُحَجَّرٍ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَكَرِهَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ فِي بَيْتٍ وَحْدَهُ وَكَرِهَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَغْشَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَإِنْ غَشِيَهَا فَخَرَجَ الْوَلَدُ مَجْذُوماً أَوْ أَبْرَصَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ وَكَرِهَ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَقَدِ احْتَلَمَ حَتَّى يَغْتَسِلَ مِنِ احْتِلَامِهِ الَّذِي رَأَى فَإِنْ فَعَلَ فَخَرَجَ الْوَلَدُ مَجْنُوناً فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ وَكَرِهَ أَنْ يُكَلِّمَ الرَّجُلُ مَجْذُوماً إِلَّا أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَجْذُومِ قَدْرُ ذِرَاعٍ وَقَالَ فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ وَكَرِهَ الْبَوْلَ عَلَى شَطِّ نَهَرٍ جَارٍ وَكَرِهَ أَنْ يُحْدِثَ الرَّجُلُ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ أَيْنَعَتْ يَعْنِي أَثْمَرَتْ وَكَرِهَ أَنْ يَتَنَعَّلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ الرَّجُلُ الْبَيْتَ الْمُظْلِمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ وَكَرِهَ النَّفْخَ فِي مَوْضِعِ الصَّلَاةِ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تئیس خصلتیں خدا کی نظر میں بری ہیں: (۱) نماز میں فعل عبث (۲) صدقہ دے کر احسان جتانا (۳) قبرستان میں ہنسنا (۴) کسی غیر کے گھر میں جھانکنا (۵) عورت کی شرمگاہ کو دیکھنا کیونکہ آدمی کے اندھے ہونے کا خوف ہے (۶) ہمبستری کے وقت باتیں کرنا کیونکہ اولاد ہوئی تو اس کے گونگے ہونے کا اندیشہ ہے (۷) عشاء کی نماز سے پہلے سونا (۸) عشا کی نماز کے دوبرکت فضول باتیں کرنا (۹) زیرآسمان برہنہ ہوکر نہانا (۱۰) زیرآسمان جماع کرنا (۱۱) حمام میں برہنہ نہانا (۱۲) حوض میں برہنہ نہانا (۱۳) صبح کی نماز میں اذان واقامت کے درمیان باتیں کرنا (۱۴) طوفان کے زمانہ میں دریا کا سفر کرنا (۱۵) ایسی چھت پر سونا جس کے چاروں طرف دیوار نہ ہو، اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے (۱۶) حالت حیض میں اپنی زوجہ سے صحبت کرنا اور اگر نہیں باز رہا اور اولاد کے جذام یا برص ہو تو خود اپنی ذات کو ملامت کرے (۱۷) اور احتلام ہونے کے بعد غسل سے پہلے زوجہ سے صحبت کرنا اور اگر کی اور بچہ دیوانہ ہوا تو خود اس کی وجہ سے (۱۸) کسی جذامی کے قریب جا کر باتیں کرنا اتنا قریب جو ایک گز سے کم ہو۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ جذامی سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو (۱۹) نہر جاری کے کنارے جا کر پیشاب کرنا (۲۰) کسی پر ثمر درخت کے نیچے رفع حاجت کرنا (۲۱) کھڑے کھڑے جوتا پہننا (۲۲) کسی اندھیرے مکان میں روشنی کیے بغیر جانا (۲۳) نماز کی جگہ پر پھونکنا۔

عنوان ۲۴ کا ہے مگر لکھی ہوئی ہیں ۲۳ باتیں۔

صلاة الجماعة أفضل من صلاة الفرد بخمس وعشرين درجة

نماز جماعت فرادیٰ نماز سے پچیس درجہ بہتر ہے

⑩ اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ بِبَلْخٍ فِيمَا اَجَازَهُ لِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اُحَيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي عِيسَى الْحَافِظِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْفَرْدِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً

و قال أبي رضي الله عنه في رسالته إلي لصلاة الرجل في جماعة على صلاة الرجل وحده خمس و عشرين درجة في الجنة :

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ۲۵ درجہ بہتر ہے۔

مؤلف فرماتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے رسالہ نماز میں کہا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والا جنت میں فرادیٰ نماز پڑھنے والے سے پچیس درجہ بلند ہے۔

في الصلاة تسع وعشرون خصلة

نماز میں انتیس خوبیاں پائی جاتی ہیں

⑪ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ اَبَانٍ الْاَحْمَرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ عليه السلام الصَّلَاةُ مِنْ شَرَائِعِ الدِّينِ وَ فِيهَا مَرْضَاةُ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هِيَ مِنْهَاجُ الْاَنْبِيَاءِ وَ لِلْمُصَلِّي حُبُّ الْمَلَائِكَةِ وَ هُدًى وَ اِيمَانٌ وَ نُورُ الْمَعْرِفَةِ وَ بَرَكَةٌ فِي الرِّزْقِ وَ رَاحَةٌ لِلْبَدَنِ وَ كَرَاهَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَ سِلَاحٌ عَلَى الْكَافِرِ وَ اِجَابَةٌ لِلدُّعَاءِ وَ قَبُولٌ لِلْاَعْمَالِ وَ زَادٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَى الْآخِرَةِ وَ شَفِيعٌ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ وَ اُنْسٌ فِي قَبْرِهِ وَ فِرَاشٌ تَحْتَ جَنْبِهِ وَ جَوَابٌ لِمُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ وَ تَكُونُ صَلَاةُ الْعَبْدِ عِنْدَ الْمَحْشَرِ تَاجاً عَلَى رَأْسِهِ وَ نُوراً عَلَى وَجْهِهِ وَ لِبَاساً عَلَى بَدَنِهِ وَ سِتْراً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ وَ حُجَّةً بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ وَ نَجَاةً لِبَدَنِهِ مِنَ النَّارِ وَ جَوَازاً عَلَى الصِّرَاطِ وَ مِفْتَاحاً لِلْجَنَّةِ وَ مُهُوراً لِلْحُورِ الْعِينِ وَ ثَمَناً لِلْجَنَّةِ بِالصَّلَاةِ يَبْلُغُ الْعَبْدُ اِلَى الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا لِاَنَّ الصَّلَاةَ تَسْبِيحٌ وَ تَهْلِيلٌ وَ تَحْمِيدٌ وَ تَكْبِيرٌ وَ تَمْجِيدٌ وَ تَقْدِيسٌ وَ قَوْلٌ وَ دَعْوَةٌ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز شرائع دین میں داخل ہے۔ خدا کی رضا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ فرشتوں کی محبت کا سبب ہے۔ ہدایت ہے۔ ایمان ہے۔ نور معرفت ہے۔ روزی میں برکت کا سبب ہے۔ بدن کی راحت ہے۔ شیطان کی کراہت ہے۔ کافر کے مقابلے میں ہتھیار ہے۔ دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔ اعمال کے مقبول ہونے کا ذریعہ ہے۔ مومن کا زادِ آخرت ہے۔ مومن کی شفاعت ہے ملک الموت سے۔ قبر میں انس کا باعث ہے۔ قبر میں فرش مومن ہے۔ منکر و نکیر کے سوالات کا جواب ہے۔ مومن کے سر کا تاج ہے۔ چہرے کا نور ہے۔ بدن کا لباس ہے۔ جہنم سے پردہ ہے۔ اللہ اور بندے کے درمیان حجت ہے۔ آتش جہنم سے نجات کا سبب ہے۔ پلِ صراط پر پروانۂ راہداری ہے۔ جنت کی کنجی ہے۔ حوروں کا مہر ہے۔ جنت کی قیمت ہے۔ نماز کے ذریعے سے انسان بلند درجہ تک پہنچتا ہے۔ اس لیے کہ نماز میں تسبیح و تہلیل ہے۔ تکبیر ہے۔ تمجید ہے۔ تقدیس ہے۔ قول ہے۔

في العلم تسع وعشرون خصلة

علم میں انتیس خوبیاں ہیں

⑫ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ الْيَقْطِينِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا رَفَعُوهُ إِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ فَإِنَّ تَعَلُّمَهُ حَسَنَةٌ وَ مُدَارَسَتَهُ تَسْبِيحٌ وَ الْبَحْثَ عَنْهُ جِهَادٌ وَ تَعْلِيمَهُ مَنْ لَا يَعْلَمُهُ صَدَقَةٌ وَ بَذْلَهُ لِاَهْلِهِ قُرْبَةٌ لِاَنَّهُ مَعَالِمُ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَ سَالِكٌ بِطَالِبِهِ سَبِيلَ الْجَنَّةِ وَ هُوَ اَنِيسٌ فِي الْوَحْشَةِ وَ صَاحِبٌ فِي الْوَحْدَةِ وَ دَلِيلٌ عَلَى السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ سِلَاحٌ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَ زَيْنٌ لِلْاَخِلَّاءِ يَرْفَعُ اللهُ بِهِ اَقْوَاماً يَجْعَلُهُمْ فِي الْخَيْرِ اَئِمَّةً يُقْتَدَى بِهِمْ تُرْمَقُ اَعْمَالُهُمْ وَ تُقْتَبَسُ آثَارُهُمْ وَ تَرْغَبُ الْمَلَائِكَةُ فِي خَلَّتِهِمْ يَمْسَحُونَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُ لَهُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى حِيتَانَ الْبُحُورِ وَ هَوَامَّهَا وَ سِبَاعَ الْبَرِّ وَ اَنْعَامَهَا لِاَنَّ الْعِلْمَ حَيَاةُ الْقُلُوبِ وَ نُورُ الْاَبْصَارِ مِنَ الْعَمَى وَ قُوَّةُ الْاَبْدَانِ مِنَ الضَّعْفِ يُنْزِلُ اللهُ حَامِلَهُ مَنَازِلَ الْاَخْيَارِ وَ يَمْنَحُهُ مَجَالِسَ الْاَبْرَارِ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ بِالْعِلْمِ يُطَاعُ اللهُ وَ يُعْبَدُ وَ بِالْعِلْمِ يُعْرَفُ اللهُ وَ يؤخذ يُوَحَّدُ وَ بِالْعِلْمِ تُوصَلُ الْاَرْحَامُ وَ بِهِ يُعْرَفُ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ وَ الْعِلْمُ إِمَامُ الْعَمَلِ وَ الْعَمَلُ تَابِعُهُ يُلْهِمُهُ اللهُ السُّعَدَاءَ وَ يَحْرِمُهُ الْاَشْقِيَاءَ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم حاصل کرو۔ تحصیل علم نیکی ہے۔ اس کا درس دینا تسبیح خدا ہے۔ علمی بحث میں جہاد کا اجر ہے۔ پڑھانا صدقہ ہے، جو قابلیت وصلاحیت رکھتے ہیں ان کو بتانا رضائے الٰہی کا سبب ہے۔ اس لیے کہ اس سے حلال وحرام کا علم ہوتا ہے اور طالب علم مستحق جنت ہوتا ہے۔ علم وحشت میں انیس، تنہائی میں رفیق، تنگی اور سختی میں رہنما، دشمن کے مقابل سلاح، دوستوں میں زینت ہے۔ علم کے ذریعے سے خداوند عالم نے ایک گروہ کو بہت بلند درجہ تک پہنچایا اور پیشوائے خیر قرار دیا، ان کی پیروی کرنا چاہیے ان کے مقاصد کو اپنا نصب العین بنانا چاہیے۔ ان کے آثار سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ فرشتے ان کی دوستی کی خواہش کرتے ہیں اور نماز کے وقت اپنے پروں سے ان کو چھوتے ہیں۔ دریا کی مچھلیاں، صحرا کے جانور ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ علم دلوں کی زندگی، آنکھوں کی روشنی ہے۔ بدن کی طاقت ہے۔ عالم کو خداوند عالم اخیار ونیکوکاروں کی منزل میں جگہ دیتا ہے اور دنیا وآخرت میں ابرار کا ہم نشین قرار دیتا ہے۔ علم سے خدا کی اطاعت ہوتی حلال وحرام کا علم ہوتا ہے۔ علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کا پیرو۔ خداوند عالم سعید اور نیک بندوں کو الہام فرماتا ہے اور بدبختوں کو محروم رکھتا ہے۔

الخصال التي سأل عنها أبو ذر رحمه الله رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ خصلتیں جن کے متعلق ابوذرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا

۱۳ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَحْمَدَ الْاَسْوَارِيُّ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يُوسُفَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ السِّجْزِيُّ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسَدٍ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ فَاغْتَنَمْتُ خَلْوَتَهُ فَقَالَ لِي يَا اَبَا ذَرٍّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةٌ قُلْتُ وَ مَا تَحِيَّتُهُ قَالَ رَكْعَتَانِ تَرْكَعُهُمَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اِنَّكَ اَمَرْتَنِي بِالصَّلَاةِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرُ مَوْضُوعٍ فَمَنْ شَاءَ اَقَلَّ وَ مَنْ شَاءَ اَكْثَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ اِيمَانٌ بِاللهِ وَ جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَاَيُّ وَقْتِ اللَّيْلِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْغَابِرُ قُلْتُ فَاَيُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قُلْتُ وَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ اِلَى فَقِيرٍ ذِي سِرٍّ قُلْتُ مَا الصَّوْمُ قَالَ فَرْضٌ مُجْزِئٌ وَ عِنْدَ اللهِ اَضْعَافٌ كَثِيرَةٌ قُلْتُ فَاَيُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاهَا ثَمَناً وَ اَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَ اُهْرِيقَ دَمُهُ قُلْتُ فَاَيُّ آيَةٍ اَنْزَلَهَا اللهُ عَلَيْكَ اَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ فِي الْكُرْسِيِّ اِلَّا كَحَلْقَةٍ مُلْقَاةٍ فِي اَرْضٍ فَلَاةٍ وَ فَضْلُ الْعَرْشِ عَلَى الْكُرْسِيِّ كَفَضْلِ الْفَلَاةِ عَلَى تِلْكَ الْحَلْقَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمِ النَّبِيُّونَ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَ اَرْبَعَةٌ وَ عِشْرُونَ اَلْفَ نَبِيٍّ قُلْتُ كَمِ الْمُرْسَلُونَ مِنْهُمْ قَالَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ جَمَّاءَ غَفِيرَاءَ قُلْتُ مَنْ كَانَ اَوَّلَ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ آدَمُ قُلْتُ وَ كَانَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مُرْسَلًا قَالَ نَعَمْ خَلَقَهُ اللهُ بِيَدِهِ وَ نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ ثُمَّ قَالَ ﷺ يَا اَبَا ذَرٍّ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ سُرْيَانِيُّونَ آدَمُ وَ شَيْثٌ وَ اُخْنُوخُ وَ هُوَ اِدْرِيسُ عليه السلام وَ هُوَ اَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ وَ نُوحٌ عليه السلام وَ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعَرَبِ هُودٌ وَ صَالِحٌ وَ شُعَيْبٌ وَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ وَ اَوَّلُ نَبِيٍّ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مُوسَى وَ آخِرُهُمْ عِيسَى وَ سِتُّمِائَةِ نَبِيٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمْ اَنْزَلَ اللهُ مِنْ كِتَابٍ قَالَ مِائَةَ كِتَابٍ وَ اَرْبَعَةَ كُتُبٍ اَنْزَلَ اللهُ عَلَى شَيْثٍ خَمْسِينَ صَحِيفَةً وَ عَلَى اِدْرِيسَ ثَلَاثِينَ صَحِيفَةً وَ عَلَى اِبْرَاهِيمَ عِشْرِينَ صَحِيفَةً وَ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَ الْاِنْجِيلَ وَ الزَّبُورَ وَ الْفُرْقَانَ قُلْتُ يَا رَسُولَ

اللهِ ﷺ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَتْ أَمْثَالاً كُلُّهَا وَ كَانَ فِيهَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الْمُبْتَلَى الْمَغْرُورُ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْكَ لِتَجْمَعَ الدُّنْيَا بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ وَ لَكِنْ بَعَثْتُكَ لِتَرُدَّ عَنِّي دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنِّي لَا أَرُدُّهَا وَ إِنْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ وَ عَلَى الْعَاقِلِ مَا لَمْ يَكُنْ مَغْلُوباً عَلَى عَقْلِهِ أَنْ يَكُونَ لَهُ سَاعَاتٌ سَاعَةٌ يُنَاجِي فِيهَا رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سَاعَةٌ يُحَاسِبُ نَفْسَهُ وَ سَاعَةٌ يَتَفَكَّرُ فِيمَا صَنَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ وَ سَاعَةٌ يَخْلُو فِيهَا بِحَظِّ نَفْسِهِ مِنَ الْحَلَالِ فَإِنَّ هَذِهِ السَّاعَةَ عَوْنٌ لِتِلْكَ السَّاعَاتِ وَ اسْتِجْمَامٌ لِلْقُلُوبِ وَ تَوْزِيعٌ لَهَا وَ عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ بَصِيراً بِزَمَانِهِ مُقْبِلاً عَلَى شَأْنِهِ حَافِظاً لِلِسَانِهِ فَإِنَّ مَنْ حَسَبَ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ وَ عَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ طَالِباً لِثَلَاثٍ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ أَوْ تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ أَوْ تَلَذُّذٍ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوسَى قَالَ كَانَتْ عِبْرَانِيَّةً كُلُّهَا وَ فِيهَا عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ وَ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالنَّارِ لِمَ يَضْحَكُ وَ لِمَنْ يَرَى الدُّنْيَا وَ تَقَلُّبَهَا بِأَهْلِهَا لِمَ يَطْمَئِنُّ إِلَيْهَا وَ لِمَنْ يُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ كَيْفَ يَنْصَبُ وَ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ لِمَ لَا يَعْمَلُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ هَلْ فِي أَيْدِينَا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْكَ شَيْءٌ مِمَّا كَانَ فِي صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ اقْرَأْ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةُ خَيْرٌ وَ أَبْقَى إِنَّ هذا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولى صُحُفِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْصِنِي قَالَ أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَ ذِكْرِ اللهِ كَثِيراً فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيَاطِينِ وَ عَوْنٌ لَكَ عَلَى أَمْرِ دِينِكَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ إِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ الضِّحْكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَ يَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ زِدْنِي قَالَ انْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ تَحْتَكَ وَ لَا تَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللهِ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ زِدْنِي قَالَ صِلْ قَرَابَتَكَ وَ إِنْ قَطَعُوكَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ أَحِبَّ الْمَسَاكِينَ وَ مُجَالَسَتَهُمْ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَ إِنْ كَانَ مُرّاً قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ وَ لَا تَجِدْ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَأْتِي مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ كَفَى بِالْمَرْءِ عَيْباً أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ يَعْرِفُ مِنَ النَّاسِ مَا يَجْهَلُ مِنْ نَفْسِهِ وَ يَسْتَحْيِي لَهُمْ مِمَّا هُوَ فِيهِ وَ يُؤْذِي جَلِيسَهُ بِمَا لَا يَعْنِيهِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ وَ لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَ لَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

جناب ابوذر کہتے ہیں کہ ایک بار میں ایسے وقت مسجد میں پہنچا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا تشریف رکھتے تھے۔

میں موقع کو غنیمت سمجھ کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مسجد کا ایک کتبہ ہوتا ہے اور وہ دو رکعت نماز ہے۔
میں عرض کی: نماز کیا ہے؟
فرمایا: بہترین اشیا جو چاہے کم پڑھے جو چاہے زیادہ پڑھے۔
میں نے عرض کی: یا حضرت کونسا عمل بہتر ہے؟
فرمایا: ایمان بخدا اور جہاد خدا کی راہ میں۔
میں نے عرض کی: شب میں کون سا حصہ بہتر ہے؟
فرمایا: درمیانی شب۔
میں نے عرض کی: نماز میں کون سا عمل بہتر ہے؟
فرمایا: قنوت میں طول دینا۔
پھر دریافت کیا: کون سا صدقہ بہتر ہے؟
فرمایا: جو ایک متوسط طبقہ کا آدمی کسی پیر مرد کو دے۔
میں نے کہا: روزہ کیا ہے؟
فرمایا: ایک فریضہ ہے جس کی جزا دی جائے گی۔
میں نے عرض کی: کیسے غلام کے آزاد کرنے کا ثواب زیادہ ہے؟
فرمایا: جس کی قیمت زیادہ ہو اور اپنے خاندان میں باعزت ہو۔
میں نے عرض کی کون سا جہاد بہتر ہے؟
فرمایا: جو شخص اپنے گھوڑے کو پے کر کے اتنا لڑے کہ خود بھی مارا جائے۔
میں نے عرض کی: آیات قرآنی میں کونسی آیت بزرگتر ہے؟
فرمایا: آیت الکرسی۔
میں نے عرض کی: انبیاء کتنے ہیں؟
فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔
میں نے عرض کی: سب سے پہلا پیغمبر کون ہے؟
فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام۔
میں نے عرض کی: جناب آدم علیہ السلام مرسل تھے؟

فرمایا: ہاں۔ خداوند عالم نے اپنے دست قدرت سے ان کو پیدا کیا اور ان میں اپنی روح ڈالی۔

پھر فرمایا: پیغمبروں میں چار سریانی تھے: آدم علیہ السلام، شیث علیہ السلام، اخنوخ علیہ السلام یعنی ادریس علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے قلم سے لکھا اور چوتھے حضرت نوح علیہ السلام۔

اور چار پیغمبر عربی ہیں: ہود علیہ السلام و صالح علیہ السلام و شعیب علیہ السلام اور میں۔

بنی اسرائیل میں سب سے پہلے پیغمبر جناب موسیٰ علیہ السلام اور آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں

اور بنی اسرائیل میں چھ سو ۶۰۰ پیغمبر گزرے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند عالم نے کتنے صحیفے اتارے؟

فرمایا: ایک سو چار ۱۰۴۔

پچاس صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر بیس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور تورات، انجیل، زبور اور فرقان یعنی قرآن۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحف ابراہیم میں کس قسم کی باتیں ہیں؟

فرمایا: پند و نصیحت۔

میں نے عرض کی: صحف موسیٰ میں کیا تھا؟

فرمایا: سب عبرت انگیز باتیں۔

میں نے عرض کی: قرآن مجید میں بھی مثل صحف ابراہیم و موسیٰ کے مضامین ہیں؟

فرمایا: سورۂ اعلیٰ پڑھو اس میں موجود ہے: "قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسۡمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ﴿۱۶﴾ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰى ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى ﴿۱۹﴾" [1]۔

میں نے عرض کی یا حضرت کچھ نصیحت فرمایئے۔

فرمایا: تقویٰ اختیار کرو۔ اس سے بہتر کوئی شے نہیں۔

میں نے عرض کی: کچھ اور فرمایئے۔

فرمایا: قرآن کی تلاوت کرتے رہو۔ اور ذکر خدا سے غافل نہ ہو۔

میں نے عرض کی: اور ارشاد ہو۔

فرمایا: راہ خدا میں جہاد کرو۔ یہ میری امت کے لیے ریاضت ہے۔

---

[1] سورۂ اعلیٰ

میں نے عرض کی: کچھ اور۔

فرمایا: خاموش رہا کرو کہ اس سے تمہارے دین میں مدد ملے گی اور شیطان دور رہے گا۔

میں نے عرض کی: اور۔

فرمایا: زیادہ نہ ہنسو کہ تمہارا دل مردہ ہوجائے گا اور چہرے کی تازگی جاتی رہے گی۔

میں نے پھر خواہش کی۔

آپؐ نے فرمایا: اپنے سے کم درجے والوں کو دیکھو۔ اگر اپنے سے بہتر اور مالداروں کو دیکھو گے تو خدا نے جو کچھ تم کو دیا ہے اس کی قدر نہ کرو گے۔ صلہ رحم کرو۔ عزیزوں سے ملتے رہو۔ خواہ وہ تم سے نہ ملیں۔ مسکینوں سے محبت کرو۔ ان کے پاس بیٹھا کرو۔ جب کہو سچی بات کہو۔ خواہ وہ بری ہی معلوم ہو۔ خدا کے احکام میں کسی کی ملامت کا خوف نہ کرو۔ اپنے عیب کو دیکھو۔ دوسروں کی عیب جوئی نہ کرو۔ یہی عیب کیا کم ہے کہ آدمی اپنے عیوب سے بے خبر رہے اور دوسروں کے عیب کو دیکھا کرے اور اپنے ہم نشین کو اذیت پہنچائے۔

پھر فرمایا: اے ابوذر! تدبیر سے بہتر کوئی شئے نہیں۔ کوئی زراعت گناہ سے پرہیز کرنے سے اچھی نہیں۔ کوئی حسب حسن خلق سے عمدہ نہیں۔

باب۔ ۲۱

اس باب میں تیس سے انتالیس عدد کے بارے میں روایتیں ہیں

للإمام عليه السلام ثلاثون علامة

امام میں تیس علامتیں پائی جاتی ہیں

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام قَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ يَكُونُ أَعْلَمَ النَّاسِ وَ أَحْكَمَ النَّاسِ وَ أَتْقَى النَّاسِ وَ أَحْلَمَ النَّاسِ وَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَ أَسْخَى النَّاسِ وَ أَعْبَدَ النَّاسِ وَ يُولَدُ مَخْتُوناً وَ يَكُونُ مُطَهَّراً وَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ كَمَا يَرَى مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ وَ إِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ عَلَى رَاحَتَيْهِ رَافِعاً صَوْتَهُ بِالشَّهَادَةِ وَ لَا يَحْتَلِمُ وَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَ لَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَ يَكُونُ مُحَدَّثاً وَ يَسْتَوِي عَلَيْهِ دِرْعُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ لَا يُرَى لَهُ بَوْلٌ وَ لَا غَائِطٌ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ وَكَّلَ الْأَرْضَ بِابْتِلَاعِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ وَ يَكُونُ لَهُ رَائِحَةٌ أَطْيَبُ مِنْ رَائِحَةِ الْمِسْكِ وَ يَكُونُ أَوْلَى النَّاسِ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَ أَشْفَقَ عَلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَ أُمَّهَاتِهِمْ وَ يَكُونُ أَشَدَّ النَّاسِ تَوَاضُعاً لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَكُونُ آخَذَ النَّاسِ بِمَا يَأْمُرُهُمْ بِهِ وَ أَكَفَّ النَّاسِ عَمَّا يَنْهَى عَنْهُ وَ يَكُونُ دُعَاؤُهُ مُسْتَجَاباً حَتَّى لَوْ أَنَّهُ دَعَا عَلَى صَخْرَةٍ لَانْشَقَّتْ نِصْفَيْنِ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ سَيْفُهُ ذُو الْفَقَارِ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ شِيعَتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْمَاءُ أَعْدَائِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ الْجَامِعَةُ وَ هِيَ صَحِيفَةٌ طُولُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعاً فِيهَا جَمِيعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ الْجَفْرُ الْأَكْبَرُ وَ الْأَصْغَرُ إِهَابُ مَاعِزٍ وَ إِهَابُ كَبْشٍ فِيهِمَا جَمِيعُ الْعُلُومِ حَتَّى أَرْشُ الْخَدْشِ وَ حَتَّى الْجَلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجَلْدَةِ وَ ثُلُثُ الْجَلْدَةِ وَ يَكُونُ عِنْدَهُ مُصْحَفُ فَاطِمَةَA.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امام اعلم اہل زمانہ ہوتا ہے احکم اور اتقی ، بردبار وشجاع ، سخی ترین مردم ، اور

سب سے زیادہ عابد ہوتا ہے۔ختنہ کیا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ پیدائش پاک و پاکیزہ ہوتی ہے۔جس طرح اپنے سامنے کی چیزوں کو دیکھتا ہے اسی طرح پشت کی طرف بھی نظر کرتا ہے۔ زمین پر اس کا سایہ نہیں پڑتا۔ جب بطن مادر سے پیدا ہوتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر شہادتیں پڑھتا ہے۔ نہ اس کو احتلام ہوتا ہے اس کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔فرشتوں کی گفتگو سنتا ہے۔حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ اس کے جسم پر درست ہوتی ہے۔اس کا بول غائط نظر نہیں آتا کیونکہ زمین اس کا اپنے اندر چھپا لیتی ہے۔اس کی خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہوتی ہے۔لوگوں پر ان سے زیادہ اختیار رکھتا ہے اور بات سے زیادہ ان پر مہربان ہوتا ہے۔لوگوں کے ساتھ خاکساری اور تواضع سے پیش آتا ہے۔جس بات کا حکم دیتا ہے خود بھی اس پر عمل کرتا ہے۔ جس سے منع کرتا ہے خود بھی اس سے باز رہتا ہے۔اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے۔اگر وہ کسی پتھر کے شق ہونے کی دعا کرے تو وہ بھی دو ٹکڑے ہو جائے۔اس کے پاس سلاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے ہیں اور حضرت کی تلوار ذوالفقار ہوتی ہے۔اس کے پاس ایک صحیفہ میں اس کے دوستوں کے نام ہوتے ہیں جو قیامت تک ابتدا سے پیدا ہونے والے ہیں۔اس کے پاس کتاب یعنی وہ دفتر جس میں اس کے دشمنوں کے نام ہیں ہوتا ہے۔اس کے پاس جامعہ ہوتا ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور اس میں ہر وہ حکم ہے جس کی ضرورت پیش آتی رہے گی اور جعفر و اکبر و اصغر اہاب ماغر و اہاب کبش جو ہر علم کا مخزن ہے اور مصحف حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا یہ تمام تبرکات ہوتے ہیں۔

وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ أَنَّ الْإِمَامَ مُؤَيَّدٌ بِرُوحِ الْقُدُسِ وَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَمُودٌ مِنْ نُورٍ يَرَى فِيهِ أَعْمَالَ الْعِبَادِ وَ كُلَّمَا احْتَاجَ إِلَيْهِ لِدَلَالَةٍ اطَّلَعَ عَلَيْهِ

دوسری حدیث میں ہے کہ امام کے ساتھ روح القدس کی تائید ہوتی ہے اور اس کے سامنے ایک نور ہوتا ہے جس میں ہر بندے کے اعمال نیک و بد نظر آتے ہیں اور جس چیز کی احتیاج ہوتی ہے اس کو نظر آتی ہے۔اور جس امر سے خدا چاہتا ہے اس کو مطلع کرتا ہے۔

وَ قَالَ الصَّادِقُ عليه السلام يُبْسَطُ لَنَا فَنَعْلَمُ وَ يُقْبَضُ عَنَّا فَلَا نَعْلَمُ وَ الْإِمَامُ يُولَدُ وَ يَلِدُ وَ يَصِحُّ وَ يَمْرَضُ وَ يَأْكُلُ وَ يَشْرَبُ وَ يَبُولُ وَ يَتَغَوَّطُ وَ يَفْرَحُ وَ يَحْزَنُ وَ يَضْحَكُ وَ يَبْكِي وَ يَمُوتُ وَ يُقْبَرُ وَ يُزَارُ فَيَعْلَمُ وَ دَلَالَتُهُ فِي خَصْلَتَيْنِ فِي الْعِلْمِ وَ اسْتِجَابَةِ الدَّعْوَةِ وَ كُلَّمَا أَخْبَرَ بِهِ مِنَ الْحَوَادِثِ الَّتِي تَحْدُثُ قَبْلَ كَوْنِهَا كَذَلِكَ بِعَهْدٍ مَعْهُودٍ إِلَيْهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله تَوَارَثَهُ مِنْ آبَائِهِ C.

و كون ذلك مما عهده إليه جبرئيل عن علام الغيوب و جميع الأئمة الأحد عشر بعد النبي صلى الله عليه وآله قتلوا منهم بالسيف و هو أمير المؤمنين و الحسين عليه السلام و الباقون عليه السلام قتلوا بالسم و جرى ذلك عليهم على الحقيقة و الصحة لا كما يقوله الغلاة و المفوضة لعنهم الله بأنهم يقولون إنهم

لم يقتلوا على الحقيقة و إنما شبه للناس أمرهم و كذبوا ما شبه أمر أحد من أنبياء الله و حججه على الناس إلا أمر عيسى ابن مريم عليه السلام وحده لأنه رفع من الأرض حيا و قبض روحه بين السماء و الأرض ثم رفع إلى السماء و رد عليه روحه و ذلك قول الله عز و جل إِذْ قالَ اللهُ يا عِيسى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَ رافِعُكَ إِلَيَّ و قال عز و جل حكاية عما يقول عيسى يوم القيامة وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً ما دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَ أَنْتَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ و يقول المتجاوزون للحد في أمر الأئمة عليهم السلام إنه إن جاز أن يشبه أمر عيسى للناس فلم لا يجوز أن يشبه أمرهم أيضا و الذي يجب أن يقال لهم إن عيسى هو مولود من غير أب فلم لا يجوز أن يكونوا مولودين من غير أب و إنهم لا يجسرون على إظهار مذهبهم لعنهم الله في ذلك و متى جاز أن يكون جميع أنبياء الله و حججه عليهم السلام مولودين من الآباء و الأمهات و كان عيسى من بينهم مولودا من غير أب جاز أن يشبه أمره للناس دون أمر غيره من الأنبياء و الحجج عليهم السلام كما جاز أن يولد من غير أب دونهم و إنما أراد الله عز و جل أن يجعل أمره آية و علامة ليعلم بذلك أَنَّ اللهَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اس کے ساتھ ہی مثل تمام بنی آدم کے امام خود پیدا ہوتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے۔تندرست رہتا ہے۔ بیمار بھی ہوتا ہے۔خوش ہوتا ہے۔رنجیدہ ہوتا ہے، ہنستا ہے روتا ہے، وفات ہوتی ہے، دفن کیا جاتا ہے، مومنین اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس کو خبر ہوتی ہے۔امام کی دو علامتیں ہیں، ایک علم دوسرے تاثیر دعا۔امام اپنے آبائے طاہرین کے واسطے سے ہر حادثہ کی خبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جانتا ہے۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبرائیل علیہ السلام نے علام الغیوب کی طرف سے لا کر دی گئی۔ نبی کے بعد گیارہ کے گیارہ اماموں کو قتل کیا جائے گا، کچھ کو تلوار سے قتل کیا جائے گا یہ امیر المومنین علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام ہیں جبکہ باقی اماموں کو زہر سے شہید کیا جائے گا اور یہ چیز فی الحقیقت ان کے ساتھ پیش آتی ہے۔

وہ بات سچ نہیں ہے جسے غالی اور مفوّضہ افراد......خدا ان پر لعنت کرے...... بیان کرتے ہیں۔اس لئے کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ انہیں حقیقت میں قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کے امور میں لوگوں کو غلط فہمی ہوگئی ہے حالانکہ وہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں کیونکہ کسی نبی یا حجت خدا کے امور میں لوگ غلط فہمی کا شکار نہیں ہوئے مگر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے سلسلے میں لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں اس لئے کہ انہیں زمیں سے زندہ اٹھا لیا گیا ہے آسمان وزمین کے بیچ ان کی روح قبض کی گئی تھی اور آسمان پر بلند ہونے کے بعد ان ی روح ان کو لوٹا دی گئی تھی اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے "إِذْ قَالَ اللهُ يٰعِيْسَى إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ

وَرَافِعُكَ اِلَیَّ "(جب عیسیٰؑ سے خدا نے فرمایا اے عیسیٰ میں ضرور تمہاری (ارضی سکونت) کی مدّت پوری کروں گا اور تم کو اپنی طرف اٹھالوں گا)[1] اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے "وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ" (اور جب تک میں ان میں رہا ان کی دیکھ بھال کرتا رہا پھر جب تو نے مجھے (دنیا سے) اٹھالیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو تو خود ہر چیز کا گواہ (موجود) ہے)[2]

جبکہ ائمہ علیہم السلام کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے والے کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لوگ غلط فہمی کا شکار ہوسکتے ہیں تو ائمہ علیہم السلام کے سلسلہ میں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟

اب اس کے جواب میں جو بات کہی جاسکتی ہے وہ یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے تو اماموں کے لئے بغیر باپ کے پیدا ہونا کیونکر ممکن نہیں جبکہ اس سلسلہ میں تو وہ اپنے مذہب کے اظہار کی جسارت نہیں کرتے، خدا اس بارے ان پر لعنت کرے۔

جب تمام انبیائے الٰہی اور اس کی حجتیں ماں باپ سے پیدا ہوتے ہیں اور ان میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو جبکہ کسی اور نبی یا حجت خدا کے بارے میں نہیں بالکل اسی طرح جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بغیر باپ کے پیدا ہونا ممکن ہے مگر دیگر کسی نبی یا حجت خدا کے لئے نہیں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنے اس امر کو آیت اور علامت قرار دینا چاہتا ہے تاکہ یہ جان لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

شهر رمضان ثلاثون يوما لا ينقص أبدا

ماہ رمضان ہمیشہ تیس دن کا ہوتا ہے اس کم ہرگز نہیں

۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالُوا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ وَ يُقَالُ لَهُ مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ الْهَرَّاءُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ ثَلَاثُونَ يَوماً لَا يَنْقُصُ وَ اللهِ اَبَداً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم ماہ صیام تیس دن سے کم نہیں ہوتا کبھی۔

---

[1] سورۂ آل عمران آیت ۵۵

[2] سورۂ مائدہ آیت ۱۱۷

⑤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَاسِرٍ الْخَادِمِ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا عليه السلام هَلْ يَكُونُ شَهْرُ رَمَضَانَ تِسْعَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً فَقَالَ إِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ لَا يَنْقُصُ عَنْ ثَلَاثِينَ يَوْماً.

امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا گیا ماہ رمضان کیا انتیس دن کا بھی ہوتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ تیس دن سے کم ہرگز نہیں ہوتا۔

⑥ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الرَّقِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَسَأَلَهُ أَعْلَمُهُمْ عَنْ مَسَائِلَ فَكَانَ فِيمَا سَأَلَهُ أَنْ قَالَ لِأَيِّ شَيْءٍ فَرَضَ اللهُ الصَّوْمَ عَلَى أُمَّتِكَ بِالنَّهَارِ ثَلَاثِينَ يَوْماً وَ فَرَضَ عَلَى الْأُمَمِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله إِنَّ آدَمَ لَمَّا أَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ بَقِيَ فِي بَطْنِهِ ثَلَاثِينَ يَوْماً فَفَرَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى ذُرِّيَّتِهِ ثَلَاثِينَ يَوْماً الْجُوعَ وَ الْعَطَشَ وَ الَّذِي يَأْكُلُونَهُ تَفَضُّلٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِمْ كَذَلِكَ كَانَ عَلَى آدَمَ فَرَضَ اللهُ ذَلِكَ عَلَى أُمَّتِي ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذِهِ الْآيَةَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَّاماً مَعْدُوداتٍ قَالَ الْيَهُودِيُّ صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ (صلى الله عليه وآله).

ایک یہودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے چند سوالات دریافت کئے کہ ان میں سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ اللہ نے آپؐ کی امت پر دن کے وقت تیس دن کے روزے کیوں فرض کئے ہیں جبکہ دیگر امتوں پر اس نے زیادہ فرض کئے ہیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام نے درخت سے کھایا تھا تو وہ چیز آپ کے شکم میں تیس دن تک رہی تھی لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کی ذریت پر تیس دن بھوک و پیاس میں رہنا فرض قرار دیا۔ ان ان کے درمیانی وقت میں لوگ جو کھاتے ہیں تو یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل و مہربانی ہے چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام پر اسی طرح فرض تھا لہٰذا یہی فرض میری امت پر بھی عائد کیا گیا ہے۔

اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: "كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ" (روزہ رکھنا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر فرض تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کیا

گیا تا کہ تم (اس کی وجہ سے بہت سے) گناہوں سے بچو)[1]

⑦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَالَ ثَلَاثِينَ يَوماً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ" (تم لوگ گنتی کو پورا کرو)[2] کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: تیس دن۔

⑧ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ شَهْرُ رَمَضَانَ ثَلَاثُونَ يَوماً لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ الْكَامِلَةُ التَّامَّةُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ" (تم لوگ گنتی کو پورا کرو)[3] ایک نسخہ میں ہے کہ "الكامة التامة" کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: تیس دن۔

⑨ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ علیہ السلام يَقُولُ وَ اللهِ مَا كَلَّفَ اللهُ الْعِبَادَ إِلَّا دُونَ مَا يُطِيقُونَ إِنَّمَا كَلَّفَهُمْ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَ كَلَّفَهُمْ فِي كُلِّ أَلْفِ دِرْهَمٍ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ دِرْهَماً وَ كَلَّفَهُمْ فِي السَّنَةِ صِيَامَ ثَلَاثِينَ يَوماً وَ كَلَّفَهُمْ حِجَّةً وَاحِدَةً وَ هُمْ يُطِيقُونَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه مذهب خواص الشيعة و أهل الاستبصار منهم فی شهر رمضان أنه لا ينقص عن ثلاثين يوما أبدا و الأخبار فی ذلك موافقة للكتاب و مخالفة للعامة فمن ذهب من ضعفة الشيعة إلى الأخبار التی وردت للتقية فی أنه ينقص و يصيبه ما يصيبه الشهور من النقصان و التمام اتقى كما تتقی العامة ولم يكلم إلا بما يكلم به العامة و لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

---

[1] سورۂ بقرہ آیت ۱۸۳
[2] سورۂ بقرہ آیت ۱۸۵
[3] سورۂ بقرہ آیت ۱۸۵

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بخدا! اللہ نے بندوں پر ان کی طاقت سے بھی کم تکلیف عائد کی ہے لہٰذا انہیں پورے دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کو کہا ہے ہزار درہم میں سے پچیس درہم (زکوٰۃ) نکالنے کو کہا ہے اور سال بھر انہیں تیس روزے رکھنے کو کہا ہے ان (واجبات) میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے حجت ہے جبکہ لوگ اس سے زیادہ پر قادر ہیں۔

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ماہ رمضان کے متعلق شیعوں کے خواص اور صاحبان بصیرت کا عقیدہ ہے کہ یہ تیس دن سے ہرگز کم نہیں ہوتا اور روایتیں بھی قرآن کے موافق ہیں لیکن اہلسنت کی روایتوں کے مخالف۔ اب جو کمزور عقیدہ کے شیعوں نے ان روایاتکی طرف رجوع کیا ہے جو تقیہ میں وارد ہوئی تھیں کہ رمضان کا مہینہ بھی دیگر مہینوں کی مانند کم وزیادہ ہوتا ہے تو انہوں نے تقیہ کیا ہے جس طرح کہ مخالفین سے تقیہ کیا جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ بات نہیں کہی گئی کہ جس کے قائل مخالفین ہیں "لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ"۔

الفروج المحرمة في الكتاب والسنة على أربعة وثلاثين وجها

کتاب وسنت کے مطابق حرام قرار دی جانے والی شرمگاہیں چونتیس ہیں

⑩ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليهم السلام قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ سَهْلُ بْنُ صَالِحٍ الْعَبَّاسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْآمُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ سُئِلَ اَبِي عليه السلام عَمَّا حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْفُرُوجِ فِي الْقُرْآنِ وَ عَمَّا حَرَّمَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي سُنَّتِهِ فَقَالَ الَّذِي حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَرْبَعَةٌ وَ ثَلَاثُونَ وَجْهاً سَبْعَةَ عَشَرَ فِي الْقُرْآنِ وَ سَبْعَةَ عَشَرَ فِي السُّنَّةِ فَاَمَّا الَّتِي فِي الْقُرْآنِ فَالزِّنَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لا تَقْرَبُوا الزِّنى وَ نِكَاحُ امْرَاَةِ الْاَبِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لا تَنْكِحُوا ما نَكَحَ آباؤُكُمْ مِنَ النِّساءِ وَ اُمَّهاتُكُمْ وَ بَناتُكُمْ وَ اَخَواتُكُمْ وَ عَمَّاتُكُمْ وَ خالاتُكُمْ وَ بَناتُ الْاَخِ وَ بَناتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهاتُكُمُ اللَّاتِي اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَواتُكُمْ مِنَ الرَّضاعَةِ وَ اُمَّهاتُ نِسائِكُمْ وَ رَبائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَ فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلا جُناحَ عَلَيْكُمْ وَ حَلائِلُ اَبْنائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ اَصْلابِكُمْ وَ اَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا ما قَدْ سَلَفَ وَ الْحَائِضُ حَتَّى تَطْهُرَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّى يَطْهُرْنَ وَ النِّكَاحُ فِي الِاعْتِكَافِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لا تُباشِرُوهُنَّ وَ

اَنْتُمْ عاكِفُونَ فِي الْمَساجِدِ.

وَ اَمَّا الَّتِي فِي السُّنَّةِ فَالْمُوَاقَعَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَهَاراً وَ تَزْوِيجُ الْمُلَاعَنَةِ بَعْدَ اللِّعَانِ وَ التَّزْوِيجُ فِي الْعِدَّةِ وَ الْمُوَاقَعَةُ فِي الْإِحْرَامِ وَ الْمُحْرِمُ يَتَزَوَّجُ اَوْ يُزَوِّجُ وَ الْمُظَاهِرُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ وَ تَزْوِيجُ الْمُشْرِكَةِ وَ تَزْوِيجُ الرَّجُلِ امْرَاَةً قَدْ طَلَّقَهَا لِلْعِدَّةِ تِسْعَ تَطْلِيقَاتٍ وَ تَزْوِيجُ الْاَمَةِ عَلَى الْحُرَّةِ وَ تَزْوِيجُ الذِّمِّيَّةِ عَلَى الْمُسْلِمَةِ وَ تَزْوِيجُ الْمَرْاَةِ عَلَى عَمَّتِهَا وَ خَالَتِهَا وَ تَزْوِيجُ الْاَمَةِ مِنْ غَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهَا وَ تَزْوِيجُ الْاَمَةِ عَلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَى تَزْوِيجِ الْحُرَّةِ وَ الْجَارِيَةُ مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَ الْجَارِيَةُ الْمُشْتَرَكَةُ وَ الْجَارِيَةُ الْمُشْتَرَاةُ قَبْلَ اَنْ يَسْتَبْرِءَهَا وَ الْمُكَاتَبَةُ الَّتِي قَدْ اَدَّتْ بَعْضَ الْمُكَاتَبَةِ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے پدر بزرگوار سے سوال کیا گیا کہ از روئے قرآن وحدیث کون کون سی عورتیں حرام ہیں۔فرمایا:

سترہ عورتیں قرآن کی رو سے حرام ہیں

(۱)زنا (۲)جس عورت سے باپ نے نکاح کیا ہو (۳)مائیں، (۴)بیٹیاں (۵)بہنیں (۶)پھوپھیاں (۷)خالہ(۸)بھتیجی (۹)بھانجی (۱۰)جس عورت نے دودھ پلایا ہو(۱۱)اوران کی بیٹیاں یعنی رضاعی بہن (۱۲)بیوی کی ماں یعنی ساس (۱۳)زوجہ کی بیٹیاں،جس زوجہ کے ساتھ دخول کیا ہو(۱۴)بہوئیں (۱۵)سالی،بیوی کی زندگی اور موجودگی میں(۱۶)جوعورت حیض سے ہو جب تک پاک نہ ہو جائے (۱۷)حالت اعتکاف میں جماع۔

سنت میں حرام کردہ عورتیں درج ذیل ہیں:

(۱۸)ماہ رمضان میں دن میں جماع کرنا (۱۹)جس عورت سے لعان کیا ہو (۲۰)جو عورت عدت میں ہو (۲۱)جماع درحال احرام (۲۲)حالت احرام میں عقد کرانا (۲۳)جس عورت سے ظہار کیا ہو کفارہ سے پہلے (۲۴)زن مشرکہ سے عقد (۲۵)وہ عورت جس کو نو بار طلاق دی ہو (۲۶)آزاد زوجہ کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح کرنا (۲۷)مسلمان زوجہ کی موجودگی میں کافرہ ذمیہ سے نکاح (۲۸،۲۹)بیوی کی موجودگی میں اس کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح کرنا(۳۰)بغیر مالک کی اجازت کے اس کی لونڈی سے نکاح کرنا(۳۱)اس شخص کا لونڈی سے شادی کرنا جو آزاد عورت سے شادی کرسکتا ہو(۳۲)جو لونڈی مال غنیمت میں آئی ہو جب تک لونڈی کسی کے حصے میں نہ آجائے اس سے عقد کرنا ہر شخص کے لیے حرام ہے(۳۳)جو کنیز خریدی جائے استبرا کرنے سے پہلے اس سے جماع کرنا (۳۴)اور وہ کنیز مکاتبہ جس نے اپنی قیمت کا کچھ حصہ ادا کردیا ہو۔

فرض الله تبارك و تعالى على الناس من الجمعة إلى الجمعة خمسا و ثلاثين صلاة

۱۱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ حَرِيزٍ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّمَا فَرَضَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ خَمْساً وَ ثَلَاثِينَ صَلَاةً فِيهَا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ فَرَضَهَا اللهُ فِي جَمَاعَةٍ وَ هِيَ الْجُمُعَةُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ۳۵ نمازیں واجب ہیں جن میں ایک نماز جماعت ہی سے ہوسکتی ہے اور وہ نماز جمعہ ہے۔

باب۔ ۲۲

اس باب میں چالیس سے لے کر سو عدد کے متعلق احادیث ہیں

شارب الخمر لا تقبل صلاته أربعين يوما

شراب پینے والے

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُكَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَسَكِرَ مِنْهَا لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ أَرْبَعِينَ يَوْماً فَإِنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ ضُوعِفَ عَلَيْهِ الْعَذَابُ لِتَرْكِ الصَّلَاةِ.

وَفِي خَبَرٍ آخَرَ أَنَّ شَارِبَ الْخَمْرِ تُوقَفُ صَلَاتُهُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا تَابَ رُدَّتْ عَلَيْهِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شرابی کی نماز چالیس دن تک مقبول نہیں ہوتی اور نہ پڑھے تو ترک نماز کا عذاب بھی اس پر ہوتا ہے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ شرابی انسان کی نماز آسمان وزمین کے درمیان موقوف رہتی ہے لہٰذا جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس کو واپس لوٹا دی جاتی ہے۔

الصوم على أربعين وجها

روزے کی چالیس قسمیں

② حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْفَهَانِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي يَا زُهْرِيُّ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ قُلْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فِيمَ كُنْتُمْ قَالَ تَذَاكَرْنَا أَمْرَ الصَّوْمِ فَأَجْمَعَ رَأْيِي وَرَأْيُ أَصْحَابِي أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ الصَّوْمِ شَيْءٌ وَاجِبٌ إِلَّا صَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا زُهْرِيُّ لَيْسَ كَمَا قُلْتُمْ إِنَّ الصَّوْمَ عَلَى أَرْبَعِينَ وَجْهاً فَعَشَرَةُ أَوْجُهٍ مِنْهَا وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ شَهْرِ

رَمَضَانَ وَ عَشَرَةُ اَوْجُهٍ مِنْهَا صِيَامُهُنَّ حَرَامٌ وَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ وَجْهاً مِنْهَا صَاحِبُهَا فِيهَا بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَ إِنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَ صَوْمُ الْإِذْنِ عَلَى ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ وَ صَوْمُ التَّأْدِيبِ وَ صَوْمُ الْإِبَاحَةِ وَ صَوْمُ السَّفَرِ وَ الْمَرَضِ قُلْتُ فَسِّرْهُنَّ لِي جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ اَمَّا الْوَاجِبُ فَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ لِمَنْ اَفْطَرَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّداً وَ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِي قَتْلِ الْخَطَإِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْعِتْقَ وَاجِبٌ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى اَهْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْعِتْقَ وَاجِبٌ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَتَمَاسَّا ذَلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَ اللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَتَمَاسَّا وَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ وَاجِبٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِطْعَامَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ كُلُّ ذَلِكَ مُتَتَابِعٌ وَ لَيْسَ بِمُتَفَرِّقٍ وَ صِيَامُ اَذَى الْحَلْقِ حَلْقِ الرَّأْسِ وَاجِبٌ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً اَوْ بِهِ اَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ صَاحِبُهَا فِيهَا بِالْخِيَارِ وَ إِنْ صَامَ صَامَ ثَلَاثاً وَ صَوْمُ دَمِ الْمُتْعَةِ وَاجِبٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ وَ صَوْمُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَاجِبٌ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ مَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّداً فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْياً بَالِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ اَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَاماً ثُمَّ قَالَ اَ وَ تَدْرِي كَيْفَ يَكُونُ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَاماً يَا زُهْرِيُّ فَقُلْتُ لَا اَدْرِي قَالَ تُقَوَّمُ الصَّيْدُ قِيمَةً ثُمَّ تُفَضُّ تِلْكَ الْقِيمَةُ عَلَى الْبُرِّ ثُمَّ يُكَالُ ذَلِكَ الْبُرُّ اَصْوَاعاً فَيَصُومُ لِكُلِّ نِصْفِ صَاعٍ يَوْماً وَ صَوْمُ النَّذْرِ وَاجِبٌ وَ صَوْمُ الِاعْتِكَافِ وَاجِبٌ وَ اَمَّا الصَّوْمُ الْحَرَامُ فَصَوْمُ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْاَضْحَى وَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَ صَوْمُ يَوْمِ الشَّكِّ أُمِرْنَا بِهِ وَ نُهِينَا عَنْهُ أُمِرْنَا اَنْ نَصُومَهُ مَعَ شَعْبَانَ وَ نُهِينَا اَنْ يَنْفَرِدَ الرَّجُلُ بِصِيَامِهِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يَشُكُّ فِيهِ النَّاسُ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ صَامَ مِنْ شَعْبَانَ شَيْئاً كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يَنْوِي لَيْلَةَ الشَّكِّ اَنَّهُ صَائِمٌ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنْ كَانَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَجْزَاَ عَنْهُ وَ إِنْ كَانَ مِنْ شَعْبَانَ لَمْ يَضُرَّ قُلْتُ وَ كَيْفَ يُجْزِءُ صَوْمُ تَطَوُّعٍ عَنْ فَرِيضَةٍ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَامَ يَوْماً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

تَطَوُّعاً وَ هُوَ لَا يَدْرِي وَ لَا يَعْلَمُ اَنَّهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ عَلِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَجْزَاَ عَنْهُ لِاَنَّ الْفَرْضَ اِنَّمَا وَقَعَ عَلَى الْيَوْمِ بِعَيْنِهِ وَ صَوْمُ الْوِصَالِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ الصَّمْتِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ النَّذْرِ لِلْمَعْصِيَةِ حَرَامٌ وَ صَوْمُ الدَّهْرِ حَرَامٌ وَ اَمَّا الصَّوْمُ الَّذِي صَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ فَصَوْمُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ الْخَمِيسِ وَ الْاِثْنَيْنِ وَ صَوْمُ اَيَّامِ الْبِيضِ وَ صَوْمُ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كُلُّ ذٰلِكَ صَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ صَامَ وَ اِنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَ اَمَّا صَوْمُ الْاِذْنِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ لَا تَصُومُ تَطَوُّعاً اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا وَ الْعَبْدَ لَا يَصُومُ تَطَوُّعاً اِلَّا بِاِذْنِ سَيِّدِهِ وَ الضَّيْفَ لَا يَصُومُ تَطَوُّعاً اِلَّا بِاِذْنِ صَاحِبِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَمَنْ نَزَلَ عَلَى قَوْمٍ فَلَا يَصُومَنَّ تَطَوُّعاً اِلَّا بِاِذْنِهِمْ وَ اَمَّا صَوْمُ التَّاْدِيبِ فَاِنَّهُ يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ اِذَا رَاهَقَ بِالصَّوْمِ تَاْدِيباً وَ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَ كَذٰلِكَ مَنْ اَفْطَرَ لِعِلَّةٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ قَوِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُمِرَ بِالْاِمْسَاكِ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ تَاْدِيباً وَ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَ كَذٰلِكَ الْمُسَافِرُ اِذَا اَكَلَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ قَدِمَ اَهْلَهُ اُمِرَ بِالْاِمْسَاكِ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ تَاْدِيباً وَ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَ اَمَّا صَوْمُ الْاِبَاحَةِ فَمَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِياً اَوْ تَقَيَّاَ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ فَقَدْ اَبَاحَ اللهُ ذٰلِكَ لَهُ وَ اَجْزَاَ عَنْهُ صَوْمُهُ وَ اَمَّا صَوْمُ السَّفَرِ وَ الْمَرَضِ فَاِنَّ الْعَامَّةَ اخْتَلَفَتْ فِيهِ فَقَالَ قَوْمٌ يَصُومُ وَ قَالَ قَوْمٌ لَا يَصُومُ وَ قَالَ قَوْمٌ اِنْ شَاءَ صَامَ وَ اِنْ شَاءَ اَفْطَرَ وَ اَمَّا نَحْنُ فَنَقُولُ يُفْطِرُ فِي الْحَالَيْنِ جَمِيعاً فَاِنْ صَامَ فِي السَّفَرِ اَوْ فِي حَالِ الْمَرَضِ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ فِي ذٰلِكَ لِاَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ.

زہری امام چہارم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہاں سے آ رہے ہو۔ عرض کی مسجد میں تھا۔ فرمایا کیا باتیں کر رہے تھے۔ عرض کی یہ ذکر تھا کہ واجب روزے صرف ماہ رمضان کے ہیں۔ حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ روزی کی چالیس صورتیں ہیں۔ دس روزے اسی طرح واجب ہیں جس طرح ماہِ رمضان کے روزے ہیں۔ دس روزے حرام، چودہ روزوں میں اختیار ہے کہ رکھے یا نہ رکھے۔

روزہ اذن کی تین قسمیں ہیں: (۱) روزۂ تادیب (۲) روزۂ اباحہ (۳) روزۂ سفر و بیماری۔

میں نے عرض کی اس کی تشریح فرمایئے۔

حضرت نے فرمایا کہ دس روزے واجب یہ ہیں: (۱) روزۂ ماہ رمضان (۲) برابر دومہینہ کے روزے کفارہ کے اس کے لیے جس نے عمداً ایک روزہ ماہ رمضان میں بلاکسی عذر شرعی کے نہ رکھا ہو (۳) برابر دومہینہ کے روزے جس نے غلطی سے کسی کو قتل کر دیا اور کوئی غلام بھی آزاد نہ کر سکے (۴) برابر دو مہینے کے روزے اس کے لیے جس نے ظہار کیا ہو اور بندہ آزاد نہ

کر سکے (۵) تین دن کے روزے اس پر واجب ہیں جس نے جھوٹی قسم شرعی کھائی ہو اور مستحق کو کھانا نہ کھلا سکے (۶) تین دن کے روزے اس پر جس نے حالت احرام میں سر منڈوایا ہو (۷) روزۂ بدل قربانی حج تمتع میں اگر قربانی نہ ملے (۸) جس نے احرام واجب کی حالت میں شکار کیا ہو (۹) روزۂ نذر (۱۰) روزۂ اعتکاف واجب۔

اور روزہائے حرام یہ ہیں: (۱) روزہ عید ماہ رمضان (۲) روزۂ عید قربان (۳) روزۂ ایام تشریق ۱۱ تا ۱۳ ذی الحجہ جو منی میں ہو (۴) روز یوم اکشب یعنی یہ جب یہ شب ہو کہ شعبان کی ۳۰ یا رمضان کی پہلی ہے۔ (۵) روزہ وصال یعنی روزے پر روزہ رکھنا (۶) روزہ سکوت یعنی چپ کا روزہ رکھنا (۷) روزۂ نذر معصیت یعنی کوئی نذر کرے کہ میں چوری کرنے جاتا ہوں اگر پکڑا نہ گیا تو روزہ رکھوں گا (۸) روزہ تمام عمر کہ کسی روز افطار نہ کرے۔

وہ روزے جس میں آدمی کو اختیار ہے رکھے یا نہ رکھے وہ روزۂ جمعہ و پنجشنبہ و دوشنبہ و روزۂ ایام البیض، ۱۳، ۱۴، ۱۵ ہر مہینہ کی اور روزۂ یوم عرفہ۔

روزہ اذن جو بغیر اجازت نہیں رکھا جا سکتا: (۱) زوجہ شوہر کی اجازت کے بغیر مستحبی روزہ نہیں رکھ سکتی (۲) غلام بغیر مالک کی اجازت کے مستحبی روزہ نہیں رکھ سکتا (۳) مہمان بغیر میزبان کی اجازت کے مستحبی روزہ نہیں رکھ سکتا۔

روزۂ تائب (۱) یعنی جو بچہ نزدیک بلوغ ہو اس کو روزے کا عادی کرنے کے لیے روزہ کا حکم دینا چاہیے (۲) جو شخص بیماری یا جو عورت حیض آنے کی وجہ سے بحکم شرع افطار کر چکا ہو اور اس کے بعد اس کا عذر برطرف ہو جائے اور بقیہ وقت میں وہ مضطرات سے پرہیز کر سکتا ہو اس کو کھانا پینا نہ چاہیے (۳) جو شخص ماہ رمضان میں اول صبح سفر میں افطار کر چکا ہو وہ گھر پہنچنے کے بعد بقیہ وقت میں از روئے ادب کھانا نہ کھائے۔

روزہ اباحہ یعنی روزہ دار بھول کر اگر کچھ کھا لے یا خود بخود قے ہو جائے تو بقیہ دن بھر روزہ رکھے یہ روزہ اس کا کافی ہے۔

جہاں تک بیماری اور سفر کے روزے کی بات ہے تو اس میں اہل سنت کا نظریہ مختلف ہے کچھ لوگ کہتے ہیں چاہے تو روزہ رکھے چاہے تو نہ رکھے۔

لیکن ہم کہتے ہیں کہ دونوں حالتوں میں روزہ نہیں رکھے گا اور اگر بیماری یا سفر کی حالت میں روزہ رکھے تب بھی ان کی قضا اس پر واجب ہے اس لئے کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے: "تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر دے"۔ [1]

---

[1] سورۂ بقرہ آیت ۱۸۴

فيمن قدم أربعين رجلا من إخوانه في دعائه ثم دعا لنفسه

اس شخص کے متعلق جو پہلے چالیس دینی بھائیوں کے لئے دعا مانگے اور پھر اپنے لئے

③ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ قَدَّمَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِهِ فَدَعَا لَهُمْ ثُمَّ دَعَا لِنَفْسِهِ اسْتُجِيبَ لَهُ فِيهِمْ وَفِي نَفْسِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو اپنے لیے دعا کرنے سے پہلے چالیس برادران ایمانی کے لیے دعا کرے پھر اپنے لیے دعا کرے اس کی دعا خود اس کے لیے اور جن کے لیے دعا کی ہے قبول ہوگی۔

فيمن شهد له بعد موته أربعون رجلا من المؤمنين بالخير

اس شخص کے متعلق جس کی موت کے بعد چالیس مومنین اس کے لئے خیر کی گواہی دیں

④ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ فَحَضَرَ جِنَازَتَهُ أَرْبَعُونَ رَجُلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ إِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ إِلَّا خَيْراً وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ شَهَادَتَكُمْ وَغَفَرْتُ لَهُ مَا عَلِمْتُ مِمَّا لَا تَعْلَمُونَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس مومن کی نماز جنازہ میں چالیس آدمی اس کے نیکوکار اور خوش اعمال ہونے کی گواہی دیں تو خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری گواہیوں کی بنا پر اس کو بخش دیا اور اس کے جو گناہ میرے علم میں ہیں ان کو معاف کیا کیونکہ میں علم کی بنا پر عمل نہیں کرنا چاہتا۔

في النهي عن ترك حلق العانة فوق أربعين يوما

چالیس دن سے زیادہ زائد بالوں کو نہ تراشنے کی مذمت

⑤ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَتْرُكْ حَلْقَ عَانَتِهِ فَوْقَ الْأَرْبَعِينَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَسْتَقْرِضْ بَعْدَ الْأَرْبَعِينَ وَ لَا يُؤَخِّرْ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ چالیس دن سے زیادہ حلق عانہ اور موئے زہار یعنی ناف کے نیچے کے بالوں کو دور کرنے میں تاخیر نہ کرے۔

الأرض تنجس من بول الأغلف أربعين صباحا

جس بچے کا ختنہ نہ ہوا چالیس دن اس کے پیشاب سے زمین نجس رہتی ہے

⑥ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ السَّكُونِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَتِّنُوا أَوْلَادَكُمْ يَوْمَ السَّابِعِ فَإِنَّهُ أَطْهَرُ وَ أَطْيَبُ وَ أَسْرَعُ لِنَبَاتِ اللَّحْمِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تَنْجَسُ مِنْ بَوْلِ الْأَغْلَفِ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً.

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن ختنہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ پاکیزگی اور طہارت ہے۔ بغیر ختنہ کیے ہوئے آدمی کے پیشاب سے زمین چالیس دن تک نجس رہتی ہے۔

فيمن اتخذ جارية فلم يأتها في كل أربعين يوما ثم أتت محرما

اس شخص کے متعلق جس نے لونڈی خریدی اور چالیس دن اس سے ہمبستری نہ کرنے پر وہ حرام کی مرتکب ہوگئی

⑦ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ بِإِسْنَادِهِ يَرْفَعُهُ إِلَى سَلْمَانَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثٍ لَهُ مَنِ اتَّخَذَ جَارِيَةً فَلَمْ يَأْتِهَا فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ يَوْماً ثُمَّ أَتَتْ مُحَرَّماً كَانَ وِزْرُ ذَلِكَ عَلَيْهِ.

ایک طولانی حدیث کے ذیل میں جناب سلمان فارسی رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو کسی لڑکی سے عقد کرے یا لونڈی خریدے اور ہر چالیس روز میں ایک بار اس کے ساتھ صحبت نہ کرے اور وہ لونڈی یا لڑکی زنا کرے تو اس کا گناہ اس مالک یا شوہر پر ہوگا۔

⑧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ

الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَمَّنْ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنِ اتَّخَذَ جَارِيَةً فَلَمْ يَأْتِهَا فِي كُلِّ اَرْبَعِينَ يَوْماً كَانَ وِزْرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی اسی مضمون کی ایک حدیث نقل کی گئی ہے۔ شرح: چونکہ اصل حدیث میں جاریہ کا لفظ ہے اور عربی میں جاریہ لڑکی کو ہی کہتے ہیں اور لونڈی کو بھی اس لیے دونوں ترجمے کیے گئے اور دونوں ہو سکتے ہیں۔

دية كلب الصيد أربعون درهما

شکاری کتے کی دیت چالیس درہم ہے

⑨ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ فِي كِتَابِ عَلِيٍّ عليه السلام دِيَةُ كَلْبِ الصَّيْدِ اَرْبَعُونَ دِرْهَماً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شکار کتے کی دیت چالیس درہم ہے۔

⑩ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ دِيَةُ كَلْبِ الصَّيْدِ السَّلُوقِيِّ اَرْبَعُونَ دِرْهَماً مِمَّا اَمَرَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله بِهِ لِبَنِي خُزَيْمَةَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ شکار کتے کی دیت چالیس درہم ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنوخزیمہ کو اس بات کا حکم دیا تھا۔

أملى الله تبارك و تعالى لفرعون بين كلمتيه أربعين سنة

اللہ تعالیٰ نے فرعون کے دو کلموں کے درمیان اسے چالیس سال کی مہلت دی

⑪ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْزِيَارَ عَنْ اَخِيهِ عن عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي جَمِيلَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ اَمْلَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِفِرْعَوْنَ مَا بَيْنَ الْكَلِمَتَيْنِ قَوْلَهُ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلَى وَ قَوْلَهُ ما عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِي اَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ اَخَذَهُ اللهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَ الْاُولٰى وَ كَانَ بَيْنَ اَنْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمُوسَى وَ هَارُونَ عليهما السلام قَدْ اُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا وَ بَيْنَ اَنْ عَرَّفَهُ اللهُ تَعَالَى

الْإِجَابَةَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام نَازَلْتُ رَبِّي فِي فِرْعَوْنَ مُنَازَلَةً شَدِيدَةً فَقُلْتُ يَا رَبِّ تَدَعُهُ وَ قَدْ قَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَى فَقَالَ إِنَّمَا يَقُولُ مِثْلَ هَذَا عَبْدٌ مِثْلُكَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرعون کے دو کفریہ جملوں میں چالیس سال کا فاصلہ تھا۔ یعنی پہلے اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ پھر چالیس برس بعد کہا کہ میں اپنے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں جانتا۔ اور جس وقت خداوند عالم سے حضرت موسیٰ وہاروں نے بددعا کی تھی۔ اس کے چالیس برس بعد اس دعا کی قبولیت کا اثر ظاہر ہوا۔

استغفار يغفر به أربعون كبيرة

وہ استغفار جس سے چالیس گناہان کبیرہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

۱۲ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَقْتَرِفُ فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً فَيَقُولُ وَ هُوَ نَادِمٌ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ وَ أَسْأَلُهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ إِلَّا غَفَرَهَا اللهُ لَهُ ثُمَّ قَالَ وَ لَا خَيْرَ فِيمَنْ يُقَارِفُ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ أَرْبَعِينَ كَبِيرَةً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو چالیس گناہ کبیرہ ایک شب و روز میں کر چکا ہے اگر ندامت و پشیمانی کے ساتھ خلوص نیت سے یہ دعا پڑھے تو پروردگار عالم اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ دعا:

"أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ بَدِيعَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَ الْإِكْرَامِ وَ أَسْأَلُهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيَّ"۔

میں مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ سے کوئی معبود نہیں سوائے اس کے کہ وہ ہمیشہ سے زندہ و قائم ہے اور ہمیشہ رہے گا وہی آسمان و زمین کو وجود بخشنے والا ہے اور وہ صاحب جلال و اکرام ہے اور میں اسی سے سوال کرتا ہوں کہ وہ میری توبہ قبول کر لے۔

اور وہ شخص جو ایک شب و روز میں چالیس گناہان کبیرہ سے زیادہ کا مرتکب ہو اس میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

الرحم تلتقي في أربعين أبا

قرابت داری چالیس پشتوں تک ہوتی ہے

۱۳ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ رَحِماً مُتَعَلِّقَةً بِالْعَرْشِ تَشْكُو رَحِماً إِلَى رَبِّهَا فَقُلْتُ لَهَا كَمْ بَيْنَكِ وَبَيْنَهَا مِنْ أَبٍ فَقَالَتْ نَلْتَقِي فِي أَرْبَعِينَ أَباً.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شب معراج میں نے دیکھا کہ ایک شخص عرش الٰہی سے لپٹا ہوا اور اپنے قرابت دار کی شکایت کر رہا ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا وہ تیرا کیسا قرابت دار ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اور اس کے درمیان چالیس پشتوں کا فاصلہ ہے۔

إذا قام القائم عليه السلام جعل الله عز و جل قوة الرجل من الشيعة قوة أربعين رجلا

جب امام زمان علیہ السلام قیام کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایک شیعہ کو چالیس افراد کی قوت عطا کرے گا

⑭ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْكُوفِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ الْقَصَبَانِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسْلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام قَالَ إِذَا قَامَ قَائِمُنَا أَذْهَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ شِيعَتِنَا الْعَاهَةَ وَ جَعَلَ قُلُوبَهُمْ كَزُبَرِ الْحَدِيدِ وَ جَعَلَ قُوَّةَ الرَّجُلِ مِنْهُمْ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا وَ يَكُونُونَ حُكَّامَ الْأَرْضِ وَ سَنَامَهَا.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کا ظہور ہوگا تو ہمارے ایک ایک شیعہ کو چالیس چالیس آدمی کی قوت دی جائے گی۔ ان سے کاہلی و سستی دور ہو جائے گی۔ ان کے جسم لوہے کے پہاڑوں کی طرح مستحکم ہو جائیں گے اور وہ روئے زمین پر بادشاہی کریں گے۔

فيمن حفظ أربعين حديثا

چالیس احادیث یاد کرنے والے کے متعلق

⑮ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ الدِّهْقَانِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مَنْ حَفِظَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثاً مِمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ مِنْ أَمْرِ

دِينِهِمْ بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهاً عَالِماً.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں جوشخص ایسی چالیس حدیثیں جو مسائل دین معلوم کرنے میں مفید ہوں یاد کرلے وہ قیامت کے دن فقیہ اور عالم اٹھے گا۔

⑯ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ طَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ حَيْوَةَ الْفَقِيهُ فِيمَا أَجَازَهُ لِي بِبَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ نَجِيحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثاً مِنَ السُّنَّةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں جوشخص ایسی چالیس حدیثیں جو مسائل دین معلوم کرنے میں مفید ہوں یاد کرلے وہ قیامت کے دن میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

⑰ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ طَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْهَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبَانٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حَفِظَ عَنِّي مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثاً فِي أَمْرِ دِينِهِ يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهاً عَالِماً.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں جوشخص ایسی چالیس حدیثیں جو مسائل دین معلوم کرنے میں مفید ہوں یاد کرلے وہ قیامت کے دن فقیہ اور عالم اٹھے گا۔

⑱ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَتِّيلٍ الدَّقَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّاذِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يُوسُفَ عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَنْ حَفِظَ عَنَّا أَرْبَعِينَ حَدِيثاً مِنْ أَحَادِيثِنَا فِي الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ بَعَثَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيهاً عَالِماً وَ لَمْ يُعَذِّبْهُ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں جوشخص ایسی چالیس حدیثیں جو مسائل دین معلوم کرنے میں مفید ہوں یاد کرلے وہ قیامت کے دن فقیہ اور عالم اٹھے گا اس پر قطعاً عذاب نہ ہوگا۔

⑲ 19 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الدَّقَّاقُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ

الْمُكَتِّبُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْاَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ اَبُو الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ النَّخَعِيُّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ وَ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ جَمِيعاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اَوْصَى اِلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ كَانَ فِيمَا اَوْصَى بِهِ اَنْ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ مَنْ حَفِظَ مِنْ اُمَّتِي اَرْبَعِينَ حَدِيثاً يَطْلُبُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ حَسُنَ اُولَئِكَ رَفِيقاً فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اَخْبِرْنِي مَا هَذِهِ الْاَحَادِيثُ فَقَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ تَعْبُدَهُ وَ لَا تَعْبُدَ غَيْرَهُ وَ تُقِيمَ الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ سَابِغٍ فِي مَوَاقِيتِهَا وَ لَا تُؤَخِّرَهَا فَاِنَّ فِي تَأْخِيرِهَا مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ غَضَبَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ وَ تَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ وَ كُنْتَ مُسْتَطِيعاً وَ اَنْ لَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ وَ لَا تَأْكُلَ مَالَ الْيَتِيمِ ظُلْماً وَ لَا تَأْكُلَ الرِّبَا وَ لَا تَشْرَبَ الْخَمْرَ وَ لَا شَيْئاً مِنَ الْاَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ وَ لَا تَزْنِيَ وَ لَا تَلُوطَ وَ لَا تَمْشِيَ بِالنَّمِيمَةِ وَ لَا تَحْلِفَ بِاللهِ كَاذِباً وَ لَا تَسْرِقَ وَ لَا تَشْهَدَ شَهَادَةَ الزُّورِ لِاَحَدٍ قَرِيباً كَانَ اَوْ بَعِيداً وَ اَنْ تَقْبَلَ الْحَقَّ مِمَّنْ جَاءَ بِهِ صَغِيراً كَانَ اَوْ كَبِيراً وَ اَنْ لَا تَرْكَنَ اِلَى ظَالِمٍ وَ اِنْ كَانَ حَمِيماً قَرِيباً وَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بِالْهَوَى وَ لَا تَقْذِفَ الْمُحْصَنَةَ وَ لَا تُرَائِيَ فَاِنَّ اَيْسَرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ بِاللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَنْ لَا تَقُولَ لِقَصِيرٍ يَا قَصِيرُ وَ لَا لِطَوِيلٍ يَا طَوِيلُ تُرِيدُ بِذَلِكَ عَيْبَهُ وَ اَنْ لَا تَسْخَرَ مِنْ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِ اللهِ وَ اَنْ تَصْبِرَ عَلَى الْبَلَاءِ وَ الْمُصِيبَةِ وَ اَنْ تَشْكُرَ نِعَمَ اللهِ الَّتِي اَنْعَمَ بِهَا عَلَيْكَ وَ اَنْ لَا تَأْمَنَ عِقَابَ اللهِ عَلَى ذَنْبٍ تُصِيبُهُ وَ اَنْ لَا تَقْنَطَ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَ اَنْ تَتُوبَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ ذُنُوبِكَ فَاِنَّ التَّائِبَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَ اَنْ لَا تُصِرَّ عَلَى الذُّنُوبِ مَعَ الِاسْتِغْفَارِ فَتَكُونَ كَالْمُسْتَهْزِءِ بِاللهِ وَ آيَاتِهِ وَ رُسُلِهِ وَ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَ اَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُ لِيُصِيبَكَ وَ اَنْ لَا تَطْلُبَ سَخَطَ الْخَالِقِ بِرِضَا الْمَخْلُوقِ وَ اَنْ لَا تُؤْثِرَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ لِاَنَّ الدُّنْيَا فَانِيَةٌ وَ الْآخِرَةَ الْبَاقِيَةُ وَ اَنْ لَا تَبْخَلَ عَلَى اِخْوَانِكَ بِمَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ وَ اَنْ تَكُونَ سَرِيرَتُكَ كَعَلَانِيَتِكَ وَ اَنْ لَا تَكُونَ عَلَانِيَتُكَ حَسَنَةً وَ سَرِيرَتُكَ قَبِيحَةً فَاِنْ فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَ اَنْ لَا تَكْذِبَ وَ اَنْ لَا تُخَالِطَ الْكَذَّابِينَ وَ اَنْ لَا تَغْضَبَ اِذَا سَمِعْتَ حَقّاً وَ اَنْ تُؤَدِّبَ نَفْسَكَ وَ اَهْلَكَ وَ وُلْدَكَ وَ جِيرَانَكَ عَلَى حَسَبِ الطَّاقَةِ وَ اَنْ تَعْمَلَ بِمَا عَلِمْتَ وَ لَا تُعَامِلَنَّ اَحَداً مِنْ خَلْقِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَنْ تَكُونَ سَهْلاً لِلْقَرِيبِ وَ

الْبَعِيدِ وَ اَنْ لَا تَكُونَ جَبَّاراً عَنِيداً وَ اَنْ تُكْثِرَ مِنَ التَّسْبِيحِ وَ التَّهْلِيلِ وَ الدُّعَاءِ وَ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَ مَا بَعْدَهُ مِنَ الْقِيَامَةِ وَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ اَنْ تُكْثِرَ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ تَعْمَلَ بِمَا فِيهِ وَ اَنْ تَسْتَغْنِمَ الْبِرَّ وَ الْكَرَامَةَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَى كُلِّ مَا لَا تَرْضَى فِعْلَهُ لِنَفْسِكَ فَلَا تَفْعَلْهُ بِاَحَدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَا تَمَلَّ مِنْ فِعْلِ الْخَيْرِ وَ اَنْ لَا تَثْقُلَ عَلَى اَحَدٍ وَ اَنْ لَا تَمُنَّ عَلَى اَحَدٍ اِذَا اَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَ اَنْ تَكُونَ الدُّنْيَا عِنْدَكَ سِجْناً حَتَّى يَجْعَلَ اللهُ لَكَ جَنَّةً فَهٰذِهِ اَرْبَعُونَ حَدِيثاً مَنِ اسْتَقَامَ عَلَيْهَا وَ حَفِظَهَا عَنِّي مِنْ اُمَّتِي دَخَلَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَ كَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ وَ اَحَبِّهِمْ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَ الْوَصِيِّينَ وَ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ حَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيقاً.

حضرت سید الشہداامام حسین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے جد بزرگوار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پدر عالی قدر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے وصیت فرمائی کے کہ میری امت میں چالیس حدیثیں یاد کرے وہ قیامت کے دن انبیاء و شہداوصدیقین وصالحین کے ساتھ محشور ہوگا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ وہ کون سی حدیثیں ہیں؟

فرمایا خدائے وحدہ لاشریک پر ایمان لاؤ۔اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو اور مکمل وضو کر کے نماز کو قائم کرو اور وقت پر ادا کرو اس لیے کہ بغیر کسی وجہ کے نماز میں تاخیر کرنا غضب الٰہی کا سبب ہے۔زکوۃ دو۔ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ حج کرو بشرطیکہ استطاعت ہو اور سب شرائط پائے جائیں۔اطاعت والدین کرو کہ وہ تم کو عاق نہ کریں۔ناجائز طریقے سے مال یتیم میں تصرف نہ کرو۔سود نہ لو۔شراب یا کوئی نشہ آور شے استعمال نہ کرو اور نہ پیو نہ کھاؤ۔زنا نہ کرو۔لواطہ نہ کرو۔چغل خوری نہ کرو۔جھوٹی قسم نہ کھاؤ۔فضول خرچی نہ کرو۔جھوٹی گواہی نہ دو خواہ عزیز قریب کی کیوں نہ ہو۔حق اور صحیح کو کوئی بھی کہے چھوٹا ہو یا بڑا مان لو۔ظالموں اور جفا کاروں پر بھروسہ نہ کرو۔خواہ وہ تمہارا عزیز ہی ہو۔خواہش نفس کی پیروی نہ کرو۔پارسا و پاکدامن عورتوں پر زنا کی تہمت نہ لگاؤ۔نمائشی عمل نہ کرو اس لیے کہ کم سے کم ریا بھی شرک ہے۔کسی کوتاہ قامت کو 'کوتاہ' اور بلند قامت کو 'لمبا' اس نیت سے نہ کہو کہ یہ اس کا عیب ہے کسی شخص سے مذاق نہ کرو۔نہ مسخرہ پن کرو۔بلاؤں پر صبر کرو۔نعمت خدا کا شکر ادا کرو۔عذاب الٰہی سے ہوشیار رہو۔خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ کرو کیونکہ توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ نہ کرو کیونکہ بار بار گناہ کر کے ہر دفعہ توبہ کرنا گویا خدا سے مسخرہ پن ہے۔جو چیز تم کو نہ ملے سمجھ لو کہ وہ ملنے والی ہی نہ تھی، اس کا افسوس نہ کرو اور جو ملنے والی ہے وہ مل کے رہے گی۔ بندوں کی خوشی کے لیے حکم خدا کی خلاف ورزی نہ کرو۔آخرت پر دنیا کو مقدم نہ رکھو۔دنیا فانی ہے اور آخرت ہمیشہ رہنے والی

ہے۔ جوتم اپنے بھائیوں کے ساتھ کر سکتے ہواس میں بخل نہ کرو۔ تمہارا ظاہر و باطن ایک ہو۔ اگر تمہارا ظاہر کچھ اور باطن کچھ اور ہوگا تو تم منافق کہلاؤ گے۔ نہ جھوٹ بولو نہ جھوٹے آدمیوں سے ملو۔ غصے میں بھی غلط بات نہ کہو۔ سچ بات سن کر برا نہ مانو اور جہاں تک ہو سکے خود اپنی اولاد اور اپنے ہم سایہ لوگوں کو نصیحت کرو۔ ہر شخص سے کلمہ حق کہو اور قریبی دور دور والے شخص سے سہولت برتو۔ ظلم نہ کرو۔ بکثرت خدا کو یاد کرو۔ ہر وقت اپنی موت کا خیال رکھو۔ جنت و نار کو یاد کرتے رہو۔ قرآن کو پڑھو اور اس پر عمل کرو۔ مومنین و مومنات کے ساتھ نیکی کرنے کو غنیمت جانو۔ جس بات کو اپنے لیے ناپسند کرو۔ اس کو دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرو۔ نیکی کرنے سے گھبراؤ نہیں۔ کسی پر بار نہ ڈالو۔ کسی کے ساتھ نیکی کر کے احسان نہ جتاؤ اور دنیا کو قید خانہ سمجھو۔

یہ چالیس حدیثیں ہیں جو ان کو یاد رکھے گا اور عمل کرے گا۔ وہ رحمت الٰہی سے جنت میں داخل ہوگا اور خدا کے نزدیک محبوب تر ہوگا۔ انبیاء کے بعد اور قیامت کے دن نبیین و صدیقین و صالحین و شہدا کے ساتھ محشور ہوگا۔

حريم المسجد أربعون ذراعا والجوار أربعون دارا من أربعة جوانبها

حرم مسجد چالیس ہاتھ اور ہمسائے کی حد چاروں طرف سے چالیس چالیس مکانات ہیں۔

⑳ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَرِيمُ الْمَسْجِدِ اَرْبَعُونَ ذِرَاعاً وَالْجِوَارِ اَرْبَعُونَ دَاراً مِنْ اَرْبَعَةِ جَوَانِبِهَا

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حرم مسجد چالیس ہاتھ اور ہمسائے کی حد چاروں طرف سے چالیس چالیس مکانات ہیں۔

فيمن عمر أربعين سنة فما فوقها

اس شخص کے متعلق جس کی عمر چالیس سال یا اس سے زیادہ ہو

㉑ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَنْ عُمِّرَ اَرْبَعِينَ سَنَةً سَلِمَ مِنَ الْاَنْوَاعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ وَ مَنْ عُمِّرَ خَمْسِينَ سَنَةً رَزَقَهُ اللهُ الْاِنَابَةَ اِلَيْهِ وَ مَنْ عُمِّرَ سِتِّينَ سَنَةً هَوَّنَ اللهُ حِسَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ عُمِّرَ سَبْعِينَ سَنَةً

كُتِبَتْ حَسَنَاتُهُ وَ لَمْ تُكْتَبْ سَيِّئَاتُهُ وَ مَنْ عُمِّرَ ثَمَانِينَ سَنَةً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ وَ مَشَى عَلَى الْأَرْضِ مَغْفُوراً لَهُ وَ شُفِّعَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ.

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کی عمر چالیس سال ہوگئی وہ جنون وجذام و برص سے محفوظ ہوگیا۔ اور پچاس برس میں خداوند عالم اپنی طرف متوجہ ہونے کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور جس کی عمر ساٹھ برس ہوجائے اس کے حساب میں بروز قیامت آسانی ہوگی اور جو ستر برس کا ہوجائے اس کی صرف نیکیاں لکھی جاتی ہیں گناہ نہیں لکھے جاتے اور اسی برس والے کے گزشتہ اور آئندہ کے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور اس کے اہلبیت کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

۴۲ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَيُكْرِمُ ابْنَ الْأَرْبَعِينَ وَ يَسْتَحْيِي مِنِ ابْنِ الثَّمَانِينَ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم ستر سال والے کا اکرام فرماتا ہے اور اسی سال والے پر (عذاب کرنے میں) شرم کرتا ہے۔

۴۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَيْفٍ التَّمَّارِ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِذَا بَلَغَ الْعَبْدُ ثَلَاثاً وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً فَقَدْ بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ إِذَا بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَدْ بَلَغَ مُنْتَهَاهُ فَإِذَا طَعَنَ فِي إِحْدَى وَ أَرْبَعِينَ فَهُوَ فِي النُّقْصَانِ وَ يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْخَمْسِينَ أَنْ يَكُونَ كَمَنْ كَانَ فِي النَّزْعِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب آدمی ۳۳ سال کا ہوجاتا ہے تو وہ اپنی پوری طاقت حاصل کرلیتا ہے اور چالیس سال میں اس کی قوت کی انتہا ہوجاتی ہے اور اکتالیسویں سال سے قوت میں کمی شروع ہوجاتی ہے اور پچاس سال والے کو چاہیے کہ اپنے کو حالت احتضار میں تصور کرے۔

۴۴ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَيْفٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ الْعَبْدَ لَفِي فُسْحَةٍ مِنْ أَمْرِهِ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَإِذَا بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى مَلَائِكَتِهِ أَنِّي قَدْ عَمَّرْتُ عَبْدِي عُمُراً وَ قَدْ طَالَ فَغَلِّظَا وَ شَدِّدَا وَ تَحَفَّظَا وَ اكْتُبَا عَلَيْهِ قَلِيلَ عَمَلِهِ وَ كَثِيرَهُ وَ صَغِيرَهُ وَ كَبِيرَهُ قَالَ وَ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِذَا أَتَتْ عَلَى الْعَبْدِ أَرْبَعُونَ سَنَةً قِيلَ لَهُ خُذْ

حِذْرَكَ فَإِنَّكَ غَيْرُ مَعْذُورٍ وَ لَيْسَ ابْنُ اَرْبَعِينَ سَنَةً اَحَقَّ بِالْعُذْرِ مِنَ ابْنِ عِشْرِينَ سَنَةً فَإِنَّ الَّذِي يَطْلُبُهُمَا وَاحِدٌ وَلَيْسَ عَنْهُمَا بِرَاقِدٍ فَاعْمَلْ لِمَا اَمَامَكَ مِنَ الْهَوْلِ وَدَعْ عَنْكَ فُضُولَ الْقَوْلِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی کے ساتھ چالیس سال تک رعایت کی جاتی ہے لیکن اس کے بعد اپنے ملائکہ سے ارشاد باری ہوتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ اتنی عمر تک رعایت کی اب اس کے چھوٹے بڑے نیک و بد اعمال کو لکھو۔

۲۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نَجْرَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا بَلَغَ الْمَرْءُ اَرْبَعِينَ سَنَةً آمَنَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْاَدْوَاءِ الثَّلَاثَةِ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ فَاِذَا بَلَغَ الْخَمْسِينَ خَفَّفَ اللهُ حِسَابَهُ فَاِذَا بَلَغَ السِّتِّينَ رَزَقَهُ الْاِنَابَةَ اِلَيْهِ فَاِذَا بَلَغَ السَّبْعِينَ اَحَبَّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ فَاِذَا بَلَغَ الثَّمَانِينَ اَمَرَ اللهُ بِاِثْبَاتِ حَسَنَاتِهِ وَ اِلْقَاءِ سَيِّئَاتِهِ فَاِذَا بَلَغَ التِّسْعِينَ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ كُتِبَ اَسِيرَ اللهِ فِي اَرْضِهِ وَ فِي حَدِيثٍ آخَرَ فَاِذَا بَلَغَ الْمِائَةَ فَذٰلِكَ اَرْذَلُ الْعُمُرِ وَ رُوِيَ اَنَّ اَرْذَلَ الْعُمُرِ اَنْ يَكُونَ عَقْلُهُ عَقْلَ ابْنِ سَبْعِ سِنِينَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی جب نوے برس کا ہوجاتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کا نام خدا کے یہاں قیدیوں میں لکھا جاتا ہے جو اس کے حکم سے زمین پر قید ہیں۔ اور جب سو برس کا ہوجاتا ہے تو اس کی عمر سات برس کے بچے کی ایسی ہوجاتی ہے۔

۲۶ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يُؤْتَى بِالشَّيْخِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِ كِتَابُهُ ظَاهِرُهُ مِمَّا يَلِي النَّاسَ لَا يَرَى اِلَّا مَسَاوِءَ فَيَطُولُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَتَاْمُرُنِي اِلَى النَّارِ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ جَلَّ جَلَالُهُ يَا شَيْخُ اِنِّي اَسْتَحْيِي اَنْ اُعَذِّبَكَ وَ قَدْ كُنْتَ تُصَلِّي لِي فِي دَارِ الدُّنْيَا اذْهَبُوا بِعَبْدِي اِلَى الْجَنَّةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ روز قیامت ایک بڑھے کو فرشتے بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جائے گا اس کا نامہ عملی اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور وہ رخ جس طرح گناہ درج ہوں گے پڑھ کر مایوس ہوجائے گا۔ عرض کرے گا بارالہا پھر ڈال دے جہنم میں۔ ارشاد الٰہی ہوگا کہ نہیں تو نے نماز بھی پڑھی ہے مجھے شرم آتی ہے کہ تجھ پر عذاب کروں۔ میرے اس بندے کو جنت میں لے جاؤ۔

٢٧ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمُذَكِّرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْاَصَمُّ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُهَاجِرِ رُبَيْحٍ التُّجِيبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُعَمَّرٍ يُعَمَّرُ اَرْبَعِينَ سَنَةً اِلَّا صَرَفَ اللهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ اَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ الْبَرَصِ فَاِذَا بَلَغَ الْخَمْسِينَ لَيَّنَ اللهُ عَلَيْهِ حِسَابَهُ فَاِذَا بَلَغَ السِّتِّينَ رَزَقَهُ اللهُ الْاِنَابَةَ اِلَيْهِ بِمَا يُحِبُّ وَ يَرْضَى فَاِذَا بَلَغَ السَّبْعِينَ اَحَبَّهُ اللهُ وَ اَحَبَّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ فَاِذَا بَلَغَ الثَّمَانِينَ قَبِلَ اللهُ حَسَنَاتِهِ وَ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ فَاِذَا بَلَغَ التِّسْعِينَ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ سُمِّيَ اَسِيرَ اللهِ فِي اَرْضِهِ وَ شُفِّعَ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی ادھیڑ عمر شخص ایسا نہیں ہے جو
چالیس سال کا ہو جائے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے تین قسم کی بلاؤں کو تال دیتا ہے جنون، کوڑھ اور برص۔
جب وہ پچاس سال ہو جاتا ہے تو اس کا حساب نرمی سے کرتا ہے
جب وہ ساٹھ سال ہو جاتا ہے تو اللہ اس کو اپنی جانب رجوع کی نعمت سے نوازتا ہے جو اللہ کی محبت اور رضا کا سبب بنتا ہے
جب وہ ستر سال ہو جاتا ہے تو اللہ اسے دوست رکھتا ہے اور آسمان والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں
جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کی نیکیوں کو قبول کرتا ہے اور اس کی برائیوں سے درگزر کرتا ہے
جب وہ نوّے سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کے گذشتہ اور آئندہ گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اس کا شمار اللہ کی زمین پر اس کے اسیروں میں ہونے لگتا ہے نیز وہ اپنے اہل خانہ کی شفاعت کروائے گا۔

28 حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الْفَقِيهُ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ الْمَكِّيُّ بِمَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يُعَمَّرُ فِي الْاِسْلَامِ اَرْبَعِينَ سَنَةً اِلَّا صَرَفَ اللهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ اَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ الْجُنُونَ وَ الْجُذَامَ وَ الْبَرَصَ فَاِذَا بَلَغَ الْخَمْسِينَ لَيَّنَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِسَابَ فَاِذَا بَلَغَ السِّتِّينَ رَزَقَهُ اللهُ الْاِنَابَةَ اِلَيْهِ بِمَا يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا بَلَغَ السَّبْعِينَ اَحَبَّهُ اللهُ وَ اَحَبَّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ فَاِذَا بَلَغَ الثَّمَانِينَ قَبِلَ اللهُ حَسَنَاتِهِ وَ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ فَاِذَا بَلَغَ التِّسْعِينَ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ سُمِّيَ اَسِيرَ اللهِ فِي اَرْضِهِ وَ شُفِّعَ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ

اسناد کے فرق کے ساتھ سابقہ حدیث تکرار ہوئی ہے۔

ثواب من حج أربعين حجة

چالیس حج کرنے والے کا ثواب

۲۹ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ زَكَرِيَّا الْمَوْصِلِيِّ كَوْكَبِ الدَّمِ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبْدَ الصَّالِحَ عليه السلام يَقُولُ مَنْ حَجَّ اَرْبَعِينَ حَجَّةً قِيلَ لَهُ اشْفَعْ فِيمَنْ اَحْبَبْتَ وَ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْهُ هُوَ وَ مَنْ يَشْفَعُ لَهُ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے دنیا میں چالیس حج کیے ہوں گے قیامت میں اس سے کہا جائے گا کہ تو جس کی چاہے شفاعت کر اور جنت کا ایک دروازہ اس کے لیے کھول دیا جائے گا کہ وہ خود اور جس کو چاہے جنت میں لے جائے۔

احتجاج أمير المؤمنين عليه السلام على أبي بكر بثلاث وأربعين خصلة

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ابوبکر پر تینتالیس خوبیوں کے ذریعہ حجت قائم کرنا

۳۰ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ التَّغْلِبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْوَرَّاقُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عليه السلام قَالَ لَمَّا كَانَ مِنْ اَمْرِ اَبِي بَكْرٍ وَ بَيْعَةِ النَّاسِ لَهُ وَ فِعْلِهِمْ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام مَا كَانَ لَمْ يَزَلْ اَبُو بَكْرٍ يُظْهِرُ لَهُ الْاِنْبِسَاطَ وَ يَرَى مِنْهُ انْقِبَاضاً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ فَاَحَبَّ لِقَاءَهُ وَ اسْتِخْرَاجَ مَا عِنْدَهُ وَ الْمَعْذِرَةَ اِلَيْهِ لِمَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَ تَقْلِيدِهِمْ اِيَّاهُ اَمْرَ الْاُمَّةِ وَ قِلَّةِ رَغْبَتِهِ فِي ذٰلِكَ وَ زُهْدِهِ فِيهِ اَتَاهُ فِي وَقْتِ غَفْلَةٍ وَ طَلَبَ مِنْهُ الْخَلْوَةَ وَ قَالَ لَهُ وَ اللهِ يَا اَبَا الْحَسَنِ مَا كَانَ هٰذَا الْاَمْرُ مُوَاطَاةً مِنِّي وَ لَا رَغْبَةً فِيمَا وَقَعْتُ فِيهِ وَ لَا حِرْصاً عَلَيْهِ وَ لَا ثِقَةً بِنَفْسِي فِيمَا تَحْتَاجُ اِلَيْهِ الْاُمَّةُ وَ لَا قُوَّةً لِي لِمَالٍ وَ لَا كَثْرَةِ الْعَشِيرَةِ وَ لَا ابْتِزَازَ لَهُ دُونَ غَيْرِي فَمَا لَكَ تُضْمِرُ عَلَيَّ مَا لَمْ اَسْتَحِقَّهُ مِنْكَ وَ تُظْهِرُ لِي الْكَرَاهَةَ فِيمَا صِرْتُ اِلَيْهِ وَ تَنْظُرُ اِلَيَّ

بِعَيْنِ السَّآمَةِ مِنِّي قَالَ فَقَالَ لَهُ عليه السلام فَمَا حَمَلَكَ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ تَرْغَبْ فِيهِ وَ لَا حَرَصْتَ عَلَيْهِ وَ لَا وَثِقْتَ بِنَفْسِكَ فِي الْقِيَامِ بِهِ وَ بِمَا يَحْتَاجُ مِنْكَ فِيهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالٍ وَ لَمَّا رَأَيْتُ اجْتِمَاعَهُمْ اتَّبَعْتُ حَدِيثَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَ أَحَلْتُ أَنْ يَكُونَ اجْتِمَاعُهُمْ عَلَى خِلَافِ الْهُدَى وَ أَعْطَيْتُهُمْ قَوَدَ الْإِجَابَةِ وَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ أَحَداً يَتَخَلَّفُ لَامْتَنَعْتُ قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالٍ أَ فَكُنْتُ مِنَ الْأُمَّةِ أَوْ لَمْ أَكُنْ قَالَ بَلَى قَالَ وَ كَذَلِكَ الْعِصَابَةُ الْمُمْتَنِعَةُ عَلَيْكَ مِنْ سَلْمَانَ وَ عَمَّارٍ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ وَ ابْنِ عُبَادَةَ وَ مَنْ مَعَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كُلٌّ مِنَ الْأُمَّةِ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام فَكَيْفَ تَحْتَجُّ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَ أَمْثَالُ هَؤُلَاءِ قَدْ تَخَلَّفُوا عَنْكَ وَ لَيْسَ لِلْأُمَّةِ فِيهِمْ طَعْنٌ وَ لَا فِي صُحْبَةِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وسلم وَ نَصِيحَتِهِ مِنْهُمْ تَقْصِيرٌ قَالَ مَا عَلِمْتُ بِتَخَلُّفِهِمْ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِبْرَامِ الْأَمْرِ وَ خِفْتُ إِنْ دَفَعْتُ عَنِّي الْأَمْرَ أَنْ يَتَفَاقَمَ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ مُرْتَدِّينَ عَنِ الدِّينِ وَ كَانَ مُمَارَسَتُكُمْ إِلَى أَنْ أَجَبْتُمْ أَهْوَنَ مَئُونَةً عَلَى الدِّينِ وَ أَبْقَى لَهُ مِنْ ضَرْبِ النَّاسِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَيَرْجِعُوا كُفَّاراً وَ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَسْتَ بِدُونِي فِي الْإِبْقَاءِ عَلَيْهِمْ وَ عَلَى أَدْيَانِهِمْ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أَجَلْ وَ لَكِنْ أَخْبِرْنِي عَنِ الَّذِي يَسْتَحِقُّ هَذَا الْأَمْرَ بِمَا يَسْتَحِقُّهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِالنَّصِيحَةِ وَ الْوَفَاءِ وَ رَفْعِ الْمُدَاهَنَةِ وَ الْمُحَابَاةِ وَ حُسْنِ السِّيرَةِ وَ إِظْهَارِ الْعَدْلِ وَ الْعِلْمِ بِالْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ فَصْلِ الْخِطَابِ مَعَ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَ قِلَّةِ الرَّغْبَةِ فِيهَا وَ إِنْصَافِ الْمَظْلُومِ مِنَ الظَّالِمِ الْقَرِيبِ وَ الْبَعِيدِ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ عَلِيٌّ عليه السلام أَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا أَبَا بَكْرٍ أَ فِي نَفْسِكَ تَجِدُ هَذِهِ الْخِصَالَ أَوْ فِيَّ قَالَ بَلْ فِيكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ أَنَا الْمُجِيبُ لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَبْلَ ذُكْرَانِ الْمُسْلِمِينَ أَمْ أَنْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ أَنَا الْأَذَانُ لِأَهْلِ الْمَوْسِمِ وَ لِجَمِيعِ الْأُمَّةِ بِسُورَةِ بَرَاءَةَ أَمْ أَنْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ أَنَا وَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِنَفْسِي يَوْمَ الْغَارِ أَمْ أَنْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ أَ لِيَ الْوَلَايَةُ مِنَ اللهِ مَعَ وَلَايَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي آيَةِ زَكَاةِ الْخَاتَمِ أَمْ لَكَ قَالَ بَلْ لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ أَنَا الْمَوْلَى لَكَ وَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ بِحَدِيثِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الْغَدِيرِ أَمْ أَنْتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللهِ أَ لِيَ الْوِزَارَةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ الْمَثَلُ مِنْ هَارُونَ مِنْ مُوسَى أَمْ لَكَ قَالَ بَلْ لَكَ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ أَ بِي بَرَزَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ بِأَهْلِ بَيْتِي وَ وُلْدِي فِي مُبَاهَلَةِ الْمُشْرِكِينَ مِنَ النَّصَارَى أَمْ بِكَ وَ بِأَهْلِكَ وَ وُلْدِكَ قَالَ بِكُمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ أَ لِي وَ لِأَهْلِي وَ وُلْدِي آيَةُ التَّطْهِيرِ مِنَ الرِّجْسِ أَمْ لَكَ وَ لِأَهْلِ بَيْتِكَ قَالَ بَلْ لَكَ وَ لِأَهْلِ بَيْتِكَ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِاللهِ أَنَا صَاحِبُ دَعْوَةِ

رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ اَهْلِي وَ وُلْدِي يَوْمَ الْكِسَاءِ اللهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي اِلَيْكَ لَا اِلَى النَّارِ اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ
اَنْتَ وَ اَهْلُكَ وَ وُلْدُكَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا صَاحِبُ الْآيَةِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَ يَخَافُونَ يَوْماً كَانَ شَرُّهُ
مُسْتَطِيراً اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الْفَتَى الَّذِي نُودِيَ مِنَ السَّمَاءِ لَا سَيْفَ اِلَّا
ذُو الْفَقَارِ وَ لَا فَتَى اِلَّا عَلِيٌّ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الَّذِي رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ لِوَقْتِ
صَلَاتِهِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ تَوَارَتْ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الَّذِي حَبَاكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
بِرَايَتِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ فَفَتَحَ اللهُ لَهُ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الَّذِي نَفَّسْتَ عَنْ رَسُولِ
اللهِ ﷺ كُرْبَتَهُ وَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ بِقَتْلِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ
الَّذِي ائْتَمَنَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رِسَالَتِهِ اِلَى الْجِنِّ فَاَجَابَتْ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ اَنْشُدُكَ بِاللهِ
اَنْتَ الَّذِي طَهَّرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ السِّفَاحِ مِنْ آدَمَ اِلَى اَبِيكَ بِقَوْلِهِ اَنَا وَ اَنْتَ مِنْ نِكَاحٍ لَا مِنْ
سِفَاحٍ مِنْ آدَمَ اِلَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا الَّذِي اخْتَارَنِي رَسُولُ
اللهِ ﷺ وَ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ وَ قَالَ اللهُ زَوَّجَكَ اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا وَالِدُ
الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ رَيْحَانَتَيْهِ اللَّذَيْنِ قَالَ فِيهِمَا هٰذَانِ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا
اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَخُوكَ الْمُزَيَّنُ بِجَنَاحَيْنِ فِي الْجَنَّةِ لِيَطِيرَ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ
اَمْ اَخِي قَالَ بَلْ اَخُوكَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا ضَمِنْتُ دَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ نَادَيْتُ فِي الْمَوْسِمِ بِاِنْجَازِ
مَوْعِدِهِ اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا الَّذِي دَعَاهُ رَسُولُ اللهِ لِطَيْرٍ عِنْدَهُ يُرِيدُ اَكْلَهُ
فَقَالَ اللهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ بَعْدِي اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا الَّذِي
بَشَّرَنِي رَسُولُ اللهِ بِقِتَالِ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ عَلَى تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ
اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا الَّذِي شَهِدْتُ آخِرَ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ وَلِيتُ غُسْلَهُ وَ دَفْنَهُ اَمْ اَنْتَ
قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا الَّذِي دَلَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِعِلْمِ الْقَضَاءِ بِقَوْلِهِ عَلِيٌّ اَقْضَاكُمْ
اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنَا الَّذِي اَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَصْحَابَهُ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِ بِالْاِمْرَةِ
فِي حَيَاتِهِ اَمْ اَنْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الَّذِي سَبَقَتْ لَهُ الْقَرَابَةُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ
اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الَّذِي حَبَاكَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِدِينَارٍ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَ بَاعَكَ
جَبْرَئِيلُ وَ اَضَفْتَ مُحَمَّداً ﷺ وَ اَطْعَمْتَ وُلْدَهُ قَالَ فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ
اَنْتَ الَّذِي حَمَلَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى كَتِفَيْهِ فِي طَرْحِ صَنَمِ الْكَعْبَةِ وَ كَسْرِهِ حَتَّى لَوْ شَاءَ اَنْ يَنَالَ

اُفُقَ السَّمَاءِ لَنَالَهَا اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الَّذِی قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَائِي فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الَّذِی اَمَرَ رَسُولُ اللهِ بِفَتْحِ بَابِهِ فِي مَسْجِدِهِ حِينَ اَمَرَ بِسَدِّ جَمِيعِ اَبْوَابِ اَصْحَابِهِ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ وَ اَحَلَّ لَهُ فِيهِ مَا اَحَلَّهُ اللهُ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ اللهَ اَنْتَ الَّذِی قَدَّمَ بَيْنَ يَدَیْ نَجْوَى رَسُولِ اللهِ ﷺ صَدَقَةً فَنَاجَاهُ اَمْ اَنَا اِذَا عَاتَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَوْماً فَقَالَ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَیْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ الْآيَةَ قَالَ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَاَنْشُدُكَ بِاللهِ اَنْتَ الَّذِی قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ عليها السلام زَوَّجْتُكِ اَوَّلَ النَّاسِ اِيمَاناً وَ اَرْجَحَهُمْ اِسْلَاماً فِي كَلَامٍ لَهُ اَمْ اَنَا قَالَ بَلْ اَنْتَ فَلَمْ يَزَلْ عليه السلام يَعُدُّ عَلَيْهِ مَنَاقِبَهُ الَّتِي جَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ دُونَهُ وَ دُونَ غَيْرِهِ وَ يَقُولُ لَهُ اَبُو بَكْرٍ بَلْ اَنْتَ قَالَ فَبِهَذَا وَ شِبْهِهِ يُسْتَحَقُّ الْقِيَامُ بِاُمُورِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام فَمَا الَّذِی غَرَّكَ عَنِ اللهِ وَ عَنْ رَسُولِهِ وَ عَنْ دِينِهِ وَ اَنْتَ خِلْوٌ مِمَّا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ اَهْلُ دِينِهِ قَالَ فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ صَدَقْتَ يَا اَبَا الْحَسَنِ اَنْظِرْنِي يَوْمِي هَذَا فَاُدَبِّرُ مَا اَنَا فِيهِ وَ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام لَكَ ذَلِكَ يَا اَبَا بَكْرٍ فَرَجَعَ مِنْ عِنْدِهِ وَ خَلَا بِنَفْسِهِ يَوْمَهُ وَ لَمْ يَاْذَنْ لِاَحَدٍ اِلَى اللَّيْلِ وَ عُمَرُ يَتَرَدَّدُ فِي النَّاسِ لِمَا بَلَغَهُ مِنْ خَلْوَتِهِ بِعَلِيٍّ عليه السلام فَبَاتَ فِي لَيْلَتِهِ فَرَاَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ مُتَمَثِّلًا لَهُ فِي مَجْلِسِهِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُو بَكْرٍ لِيُسَلِّمَ عَلَيْهِ فَوَلَّى وَجْهَهُ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ هَلْ اَمَرْتَ بِاَمْرٍ فَلَمْ اَفْعَلْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرُدُّ السَّلَامَ عَلَيْكَ وَ قَدْ عَادَيْتَ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ عَادَيْتَ مَنْ وَالَى اللهَ وَ رَسُولَهُ رُدَّ الْحَقَّ اِلَى اَهْلِهِ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ اَهْلُهُ قَالَ مَنْ عَاتَبَكَ عَلَيْهِ وَ هُوَ عَلِيٌّ قَالَ فَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِاَمْرِكَ قَالَ فَاَصْبَحَ وَ بَكَى وَ قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام اُبْسُطْ يَدَكَ فَبَايَعَهُ وَ سَلَّمَ اِلَيْهِ الْاَمْرَ وَ قَالَ لَهُ اَخْرُجُ اِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاُخْبِرُ النَّاسَ بِمَا رَاَيْتُ فِي لَيْلَتِي وَ مَا جَرَى بَيْنِي وَ بَيْنَكَ فَاُخْرِجُ نَفْسِي مِنْ هَذَا الْاَمْرِ وَ اُسَلِّمُ عَلَيْكَ بِالْاِمْرَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عليه السلام نَعَمْ فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ مُتَغَيِّراً لَوْنُهُ فَصَادَفَهُ عُمَرُ وَ هُوَ فِي طَلَبِهِ فَقَالَ لَهُ مَا حَالُكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْهُ وَ مَا رَاَى وَ مَا جَرَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ عَلِيٍّ عليه السلام فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنْ تَغْتَرَّ بِسِحْرِ بَنِي هَاشِمٍ فَلَيْسَ هَذَا بِاَوَّلِ سِحْرٍ مِنْهُمْ فَمَا زَالَ بِهِ حَتَّى رَدَّهُ عَنْ رَاْيِهِ وَ صَرَفَهُ عَنْ عَزْمِهِ وَ رَغَّبَهُ فِيمَا هُوَ فِيهِ وَ اَمَرَهُ بِالثَّبَاتِ عَلَيْهِ وَ الْقِيَامِ بِهِ قَالَ فَاَتَى عَلِيٌّ عليه السلام الْمَسْجِدَ لِلْمِيعَادِ فَلَمْ يَرَ فِيهِ مِنْهُمْ اَحَداً فَاَحَسَّ بِالشَّرِّ مِنْهُمْ فَقَعَدَ اِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ دُونَ مَا تَرُومُ خَرْطُ الْقَتَادِ فَعَلِمَ بِالْاَمْرِ وَ قَامَ وَ رَجَعَ اِلَى بَيْتِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آبائے طاہرین کے واسطے سے روایت نے فرمایا ہے کہ جب لوگ ابوبکر کی بیعت کر چکے تو ابوبکر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے بہت خوش ہو کر ملتے لیکن آپ کبیدہ خاطر رہتے تھے ابوبکر کو یہ امر نا گوار تھا وہ چاہتے تھے کہ حضرت سے مل کر صفائی کریں۔

ایک دن ابوبکر خدمت امیر المومنین علیہ السلام میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا علی میں نے امر خلافت کے لیے نہ خواہش کی تھی نہ کوشش کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مجھ میں خلافت کرنے کی اہلیت نہیں ہے نہ میں لوگوں کی حاجت روائی کر سکتا ہوں۔ نہ امیر وغریب کا مقابلہ ہو تو میں مظلوم کا ظالم سے بدلہ لے سکتا ہوں نہ میرے پاس دولت ہے نہ قبیلہ۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کسی کا حق لے لوں آپ کیوں مجھ سے رنجیدہ ہیں۔

(۱) حضرت نے فرمایا کہ جب ایسا تھا تو کیوں تم نے بار خلافت اٹھالیا؟

ابوبکر نے کہا کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ فرما گئے ہیں کہ میری امت گمراہی پر اتفاق نہیں کرے گی اور امت نے میری خلافت پر اتفاق کر لیا تھا لہٰذا میں نے قبول کر لیا۔

(۲) حضرت نے فرمایا کہ کیا میں امت میں داخل نہیں ہوں۔

ابوبکر نے کہا: بالکل ہیں۔

(۳) حضرت نے فرمایا: کیا تمہارے خلاف کھڑے ہونے والے گروہ کے افراد سلمان، عمار، ابوذر، مقداد، قیس ابن عبادہ اور ان کے ہمراہ انصار امت محمدی میں نہیں تھے؟

ابوبکر نے کہا: بالکل یہ لوگ بھی امت محمدی میں سے تھے۔

(۴) حضرت نے فرمایا: پھر تم حدیث نبویؐ کو حجت کیسے قرار دے سکتے ہو جبکہ مذکورہ افراد جیسی ہستیاں مخالف تھیں حالانکہ نہ کسی امتی کو ان پر کسی قسم کا کوئی اعتراض ہے اور نہ ان کے صحابیٔ رسولؐ ہونے میں کوئی شک نیز انہوں نے اپنی خیر خواہی میں کسر نہیں چھوڑی۔

ابوبکر نے کہا: مجھے ان کی مخالفت کا علم اس وقت ہوا جب بیعت منعقد ہو چکی تھی جب لوگ بیعت کر چکے تو مجھے خیال ہوا کہ اگر اب انکار کرتا ہوں تو دین میں رخنہ پڑ جائے گا اور مخالفین کو راضی کر لینا آسان ہے۔ لہٰذا میں راضی ہو گیا اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ حفظ نفوس اہل اسلام کا لحاظ آپ کو مجھ سے کم نہیں ہے۔

(۵) حضرت نے فرمایا لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کون کون سے اوصاف ہونا لازم ہے۔

ابوبکر نے کہا: اس کا خیر خواہ امت اور وفادار ہونا ضروری ہے۔ بموقع جود و بخشش سے باز رہنا مناسب و عادلانہ داد و دہش کرنا جو کچھ دے خوش ہو کر دے۔ قرآن، سنت پیغمبر پر عمل اور فیصلہ عادلانہ کر سکے۔ دنیا سے بے تعلق ہو۔ اپنے اور بے

گانے سے اگر ظالم ہوتو انتقام لے کر مظلوم کی فریادرسی کرے۔ پھر خاموش گئے۔

(۶) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کو گواہ کر کے کہو کہ یہ اوصاف تم میں ہیں یا مجھ میں؟

ابوبکر نے نہایت صفائی سے کہا یہ تمام صفتیں اور سب خوبیاں آپ ہی میں۔

(۷) حضرت فرمایا بتاؤ جب حضرت ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالا علان دعوت اسلام دی تو سب سے پہلے بیعت کس نے کی؟

ابوبکر نے جواب دیا: آپ نے۔

(۸) پھر فرمایا کہ زمانہ حج میں تمام عربوں میں سورہ برائت کی تبلیغ تم نے کی یا میں نے؟

ابوبکر نے کہا آپ نے۔

(۹) پھر فرمایا شب ہجرت اپنی جان بیچ کر میں نے حفاظت کی یا تم نے؟

ابوبکر نے کہا آپ نے۔

(۱۰) پھر فرمایا کہ حالت رکوع میں انگوٹھی میں نے دی تھی یا تم نے؟

ابوبکر نے کہا آپ نے۔

(۱۱) پھر فرمایا کہ روز غدیر بحکم الٰہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام امت کا مولیٰ مثل اپنے مجھ کو بنایا تھا یا تم کو؟

ابوبکر نے کہا آپ کو۔

(۱۲) ا پھر فرمایا حضرت نے حدیث منزل کس کے بارے میں ارشاد فرمائی تھی میرے بارے میں یا تمہارے؟

ابوبکر نے کہا آپ کے حق میں۔

(۱۳) پھر فرمایا روز مباہلہ میرے اہل وعیال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے تھے یا تمہارے؟

ابوبکر نے کہا آپ کے۔

(۱۴) پھر فرمایا آیہ تطہیر میرے گھر والوں کی شان میں آئی یا تمہارے؟

ابوبکر نے کہا آپ کے۔

(۱۵) پھر فرمایا اصحاب کساء میں تم داخل ہو یا میں اور حضرت نے تمہارے لیے دعا کی تھی یا میرے اور میرے عیال واطفال کے لیے؟

ابوبکر نے کہا آپ اور جناب فاطمہ زہرا اور حسنین علیہم السلام اصحاب کساء ہیں اور آپ ہی حضرت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی تھی۔

(۱۶) پھر فرمایا: آیت "یُوۡفُوۡنَ بِالنَّذۡرِ وَیَخَافُوۡنَ یَوۡمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسۡتَطِیۡرًا" (یہ وہ لوگ ہیں جو نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی ہر طرف پھیلی ہوگی ڈرتے ہیں)[1] کا مصداق تم ہو یا میں ہوں؟

ابوبکر نے کہا آپ ہیں۔

(۱۷) پھر فرمایا آسمان سے لافتیٰ اور لاسیف کی آواز تمہارے لیے آئی تھی یا میرے لیے؟

ابوبکر نے کہا آپ کے لیے۔

(۱۸) پھر فرمایا کہ رجعت آفتاب تمہارے لیے ہوئی تھی یا میرے؟

ابوبکر نے کہا آپ کے لیے۔

(۱۹) پھر فرمایا روزِ خیبر رسول نے علم تم کو دیا تھا مجھے فاتح میں تھا یا تم؟

ابوبکر نے کہا: آپ۔

(۲۰) فرمایا: عمر بن عبدود کو قتل کر کے رسول اور مسلمانوں کے غم و اندوہ کو تم نے دور کیا تھا یا میں نے؟

ابوبکر نے کہا آپ نے۔

(۲۱) حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنوں کی ہدایت کے لیے تم کو بھیجا تھا یا مجھ کو اور ان کو کس نے مومن بنایا تھا؟

ابوبکر نے کہا: آپ کی ہدایت سے جن ایمان لائے تھے۔

(۲۲) پھر فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہاری نسل کی طہارت و پاکیزگی کی تصدیق کی تھی یا آدم سے لے کر ابوطالب تک میرے آباؤ اجداد کی طہارت کی تصدیق کی تھی؟

ابوبکر نے کہا: آپ کے آباؤ اجداد کی طہارت کی تصدیق فرمائی تھی۔

(۲۳) پھر فرمایا داماد رسول تم ہو یا میں؟

ابوبکر نے کہا آپ۔

(۲۴) پھر فرمایا تمہارے بیٹے جوانان جنت کے سردار ہیں یا میرے؟

عرض کی آپ کے فرزند۔

(۲۵) فرمایا: جنت میں دو پروں سے تمہارے بھائی کو آراستہ کیا گیا یا میرے؟

عرض کی آپ کے۔

---

[1] سورۂ دہر آیت ۷

(۲۶) فرمایا حضرت کے تمام مطالبات بعد رحلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم نے ادا کئے یا میں نے؟

عرض کی آپ نے۔

(۲۷) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت آئے ہوئے مرغ بریان کو تم نے کھایا تھا اور تم احب خلق الی اللہ تھے یا میں؟

عرض کی آپ۔

(۲۸) فرمایا ناکثین و قاسطین و مارقین سے تم نے جنگ کی اور حضرت نے یہ خوشخبری تمہارے متعلق دی تھی یا میرے۔

عرض کی آپ کے متعلق۔

(۲۹) فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجہیز و تکفین تم نے کی تھی یا میں نے؟

عرض کی آپ نے۔

(۳۰) فرمایا اقضاکم یعنی سب سے زیادہ صحیح فتویٰ دینے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے متعلق فرمایا تھا یا تمہارے بارے میں۔

عرض کی آپ کی شان میں فرمایا تھا۔

(۳۱) فرمایا حضرت نے اپنی زندگی میں تم پر امیر المومنین کہہ کر سلام کرنے کا اصحاب کو حکم دیا تھا یا مجھ پر۔

عرض کی آپ پر۔

(۳۲) فرمایا تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت قریبہ ہے یا مجھ کو؟

عرض کی آپ کو۔

(۳۳) فرمایا بوقت ضرورت حضرت کو تم نے دینار دیا جبریل امین نے تمہارے ہاتھ پر بیعت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزندوں کی تم نے دعوت کی یا میں نے۔

ابوبکر اتنا سن کر رونے لگے اور عرض کی آپ نے۔

(۳۴) فرمایا دوش رسول پر چڑھ کر تم نے بت شکنی کی تھی یا میں نے؟

عرض کی آپ نے۔

(۳۵) فرمایا حضرت کا علم بردار دنیا و آخرت میں ہوں یا تم؟

عرض کی آپ۔

(۳۶) فرمایا جب مسجد کی جانب تمام اصحاب کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے تو میرا دروازہ کھلا رہا یا تمہارا۔

عرض کی آپ کا۔

(۳۷) فرمایا آیت نجویٰ پر کس نے عمل کیا میں نے یا تم نے؟

عرض کی آپ نے۔

(۳۸) فرمایا کس کے بارے میں حضرت اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے فرمایا تھا کہ میں نے تمہارا عقد ایسے شخص سے کیا ہے جو سابق الایمان ہے اس کا اسلام سب سے بلند و برتر ہے تم تھے یا میں؟

عرض کی آپ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام برابر اپنے فضائل بیان کرتے جاتے تھے ابوبکر اقرار کرتے جاتے تھے کہ ایسے ہی شخص کو استحقاق خلافت ہے۔

(۳۹) حضرت نے فرمایا کہ پھر کس بنا پر اور کس حق سے تم نے یہ بار گراں اٹھانے کی ہمت کی۔ اور دین خدا اور سول سے منحرف ہو گئے۔ دعویٰ خلافت اور احکام شریعت سے جاہل ہو۔

ابوبکر رونے لگے اور عرض کی: یا علیؑ! آج مجھ کو مہلت دیجئے میں غور کروں گا۔

حضرت نے فرمایا: اچھا کوئی بات نہیں ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت سے واپس آ کر ابوبکر ایک حجرہ میں چلے گئے اور دروازہ اندر سے بند کر لیا اور شب تک کسی کو اندر نہ آنے دیا۔

عمر (آپ کے رفیق شفیق) سن چکے تھے کہ ابوبکر آج حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں گئے ہیں اور بہت دیر تک گفتگو ہوئی ہے۔ ان کو اختلاج ہو رہا تھا کہ نہ معلوم کیا باتیں ہوئیں۔ بار بار ابوبکر سے ملنے کی کوشش کی۔ مگر ملاقات نہ ہوئی۔ ابوبکر سو گئے شب کو حضرت کو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ پر تشریف رکھتے ہیں۔ انہوں نے جا کر سلام عرض کیا حضرت نے منہ پھیر لیا۔ انہوں نے یا حضرت کچھ خلاف مزاج گزرا ہے کیا میں نے کسی حکم کے بجالانے میں کوتاہی کی۔

حضرت نے فرمایا میں خدا اور سول اور ان کے محبوب بندے کے دشمن کے سلام کا جواب دوں۔ حق کو اس کے حقدار تک پہنچا دے۔

عرض کی کون ہے حقدار۔ فرمایا جس نے کل تجھے عتاب کیا تھا یعنی علی بن ابی طالب حقدار خلافت ہیں۔ عرض کیا حضرت بسر وچشم۔

جب صبح ہوئی تو بہت روئے۔ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی ہاتھ بڑھایئے۔ میں بیعت کرتا ہوں۔

حضرت فرمایا: مسجد میں چل کر لوگوں کو جمع کرو۔ سارا واقعہ بیان کرو۔ میں بھی مسجد میں آتا ہوں اس وقت بیعت کرنا مناسب ہے۔

ابوبکر یہ سن کر واپس آئے راستے میں عمر بن خطاب سے ملاقات ہوئی (ان کو تو پہلے ہی سے فکر تھی) پوچھا خیر تو ہے آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں؟ ابوبکر نے سارا واقعہ بیان کیا۔ عمر نے کہا اے خلیفہ رسول خدا یہ بنی ہاشم کا فریب اور جادو ہے۔ آپ دھوکے میں نہ آئیں اور امور خلافت کو انجام دینے میں مصروف رہیں۔ اس درجہ اصرار کیا کہ ابوبکر کو اپنا ارادہ بدلنا پڑا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے تو وہاں کوئی نہیں تھا انتظار کر کے آپ قبر مطہر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضر ہوئے۔ عمر نے دیکھا تو کہا کہ یا علی تم اپنے ارادے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ آپ بھی واپس چلے آئے۔

نوٹ:

اس حدیث کی شہ سرخی میں حضرت علی علیہ السلام کے ۴۳ استدلالات کا حوالہ ہے جب کہ اس حدیث میں ۳۹ استدلالات اور ایک تنبیہ منجانب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے نہیں معلوم حدیث کی عبارت میں کہیں کمی ہوئی ہے یا راوی نے سے بیان بیان کرنے میں چوک ہوگئی ہے۔ (مجاہد حسین حرؔ)

احتجاج أمير المؤمنين صلى الله عليه وآله وسلم بمثل هذه الخصال على الناس يوم الشورى

شوریٰ کے روز امیر المومنینؑ علیہ السلام کا لوگوں پر ان مناقب وفضائل سے حجت قائم کرنا

③ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِي الْجَارُودِ وَ هِشَامِ اَبِي سَاسَانَ وَ اَبِي طَارِقٍ السَّرَّاجِ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ فِي الْبَيْتِ يَوْمَ الشُّورَى فَسَمِعْتُ عَلِيّاً عليه السلام وَ هُوَ يَقُولُ اسْتَخْلَفَ النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ وَ اَنَا وَ اللهِ اَحَقُّ بِالْاَمْرِ وَ اَوْلَى بِهِ مِنْهُ وَ اسْتَخْلَفَ اَبُو بَكْرٍ عُمَرَ وَ اَنَا وَ اللهِ اَحَقُّ بِالْاَمْرِ وَ اَوْلَى بِهِ مِنْهُ اِلَّا اَنَّ عُمَرَ جَعَلَنِي مَعَ خَمْسَةِ نَفَرٍ اَنَا سَادِسُهُمْ لَا يُعْرَفُ لَهُمْ عَلَيَّ فَضْلٌ وَ لَوْ اَشَاءُ لَاحْتَجَجْتُ عَلَيْهِمْ بِمَا لَا يَسْتَطِيعُ عَرَبِيُّهُمْ وَ لَا عَجَمِيُّهُمُ الْمُعَاهَدُ مِنْهُمْ وَ الْمُشْرِكُ تَغْيِيرَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ اَيُّهَا النَّفَرُ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ

وَحَّدَ اللهَ قَبْلِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ سَاقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ هَدْياً فَاَشْرَكَهُ فِيهِ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِطَيْرٍ يَاْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ اللهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّيْرِ فَجِئْتُهُ اَنَا غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَجَعَ عُمَرُ يُجَبِّنُ اَصْحَابَهُ وَ يُجَبِّنُونَهُ قَدْ رَدَّ رَايَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِماً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَداً رَجُلًا لَيْسَ بِفَرَّارٍ يُحِبُّهُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ يُحِبُّ اللهَ وَ رَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ ادْعُوا لِي عَلِيّاً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ هُوَ رَمِدٌ مَا يَطْرِفُ فَقَالَ جِيئُونِي بِهِ فَلَمَّا قُمْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ تَفَلَ فِي عَيْنِي وَ قَالَ اللهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ فَاَذْهَبَ اللهُ عَنِّي الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ اِلَى سَاعَتِي هَذِهِ وَ اَخَذْتُ الرَّايَةَ فَهَزَمَ اللهُ الْمُشْرِكِينَ وَ اَظْفَرَنِي بِهِمْ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ لَهُ اَخٌ مِثْلُ اَخِي جَعْفَرٍ الْمُزَيَّنِ بِالْجَنَاحَيْنِ فِي الْجَنَّةِ يَحِلُّ فِيهَا حَيْثُ يَشَاءُ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ لَهُ عَمٌّ مِثْلُ عَمِّي حَمْزَةَ اَسَدِ اللهِ وَ اَسَدِ رَسُولِهِ وَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ لَهُ سِبْطَانِ مِثْلُ سبطاى [سِبْطَيَّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ لَهُ زَوْجَةٌ مِثْلُ زَوْجَتِي فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ بَضْعَةٌ مِنْهُ وَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ فَارَقَكَ فَارَقَنِي وَ مَنْ فَارَقَنِي فَارَقَ اللهَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَنْتَهِيَنَّ بَنُو وَلِيعَةَ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي طَاعَتُهُ كَطَاعَتِي وَ مَعْصِيَتُهُ كَمَعْصِيَتِي يَغْشَاهُمْ بِالسَّيْفِ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَصَلَ اِلَى قَلْبِهِ حُبِّي اِلَّا كَفَّرَ اللهُ عَنْهُ ذُنُوبَهُ وَ مَنْ وَصَلَ حُبِّي اِلَى قَلْبِهِ فَقَدْ وَصَلَ حُبُّكَ اِلَى قَلْبِهِ وَ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ يُبْغِضُكَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ وَ الْوَلَدِ وَ الْمُسْلِمِينَ فِي كُلِّ غَيْبَةٍ عَدُوُّكَ عَدُوِّي وَ عَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ وَ وَلِيُّكَ وَلِيِّي وَ وَلِيِّي وَلِيُّ اللهِ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ مَنْ اَحَبَّكَ وَ وَالَاكَ سَبَقَتْ

لَهُ الرَّحْمَةُ وَمَنْ اَبْغَضَكَ وَعَادَاكَ سَبَقَتْ لَهُ اللَّعْنَةُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ادْعُ اللهَ لِي وَلِاَبِي لَا نَكُونُ مِمَّنْ يُبْغِضُهُ وَ يُعَادِيهِ فَقَالَ ﷺ اسْكُتِي اِنْ كُنْتِ اَنْتِ وَ اَبُوكِ مِمَّنْ يَتَوَلَّاهُ وَ يُحِبُّهُ فَقَدْ سَبَقَتْ لَكُمَا الرَّحْمَةُ وَاِنْ كُنْتُمَا مِمَّنْ يُبْغِضُهُ وَيُعَادِيهِ فَقَدْ سَبَقَتْ لَكُمَا اللَّعْنَةُ وَلَقَدْ جِئْتِ اَنْتِ وَ اَبُوكِ اِنْ كَانَ اَبُوكِ اَوَّلَ مَنْ يَظْلِمُهُ وَ اَنْتِ اَوَّلُ مَنْ يُقَاتِلُهُ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَ مَا قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اَنْتَ اَخِي وَ اَنَا اَخُوكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ مَنْزِلُكَ مُوَاجِهُ مَنْزِلِي كَمَا يَتَوَاجَهُ الْاِخْوَانِ فِي الْخُلْدِ قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ خَصَّكَ بِاَمْرٍ وَ اَعْطَاكَهُ لَيْسَ مِنَ الْاَعْمَالِ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ وَ لَا اَفْضَلَ مِنْهُ عِنْدَهُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا فَلَيْسَ تَنَالُ مِنْهَا شَيْئاً وَ لَا تَنَالُهُ مِنْكَ وَ هِيَ زِينَةُ الْاَبْرَارِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَطُوبَى لِمَنْ اَحَبَّكَ وَ صَدَّقَ عَلَيْكَ وَ وَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَكَ وَ كَذَّبَ عَلَيْكَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيَجِيءَ بِالْمَاءِ كَمَا بَعَثَنِي فَذَهَبْتُ حَتَّى حَمَلْتُ الْقِرْبَةَ عَلَى ظَهْرِي وَ مَشَيْتُ بِهَا فَاسْتَقْبَلَتْنِي رِيحٌ فَرَدَّتْنِي حَتَّى اَجْلَسَتْنِي ثُمَّ قُمْتُ فَاسْتَقْبَلَتْنِي رِيحٌ فَرَدَّتْنِي حَتَّى اَجْلَسَتْنِي ثُمَّ قُمْتُ فَجِئْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِي مَا حَبَسَكَ عَنِّي فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ قَدْ جَاءَنِي جَبْرَئِيلُ فَاَخْبَرَنِي اَمَّا الرِّيحُ الْاُولَى فَجَبْرَئِيلُ كَانَ فِي اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْكَ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ فَمِيكَائِيلُ جَاءَ فِي اَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْكَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ مَنْ قَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ يَا مُحَمَّدُ اَ تَرَى هَذِهِ الْمُوَاسَاةَ مِنْ عَلِيٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّهُ مِنِّي وَ اَنَا مِنْهُ فَقَالَ جَبْرَئِيلُ وَ اَنَا مِنْكُمَا غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ كَمَا جَعَلْتُ اَكْتُبُ فَاَغْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاَنَا اَرَى اَنَّهُ يُمْلِي عَلَيَّ فَلَمَّا انْتَبَهَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ مَنْ اَمْلَى عَلَيْكَ مِنْ هَاهُنَا اِلَى هَاهُنَا فَقُلْتُ اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا وَلَكِنَّ جَبْرَئِيلَ اَمْلَاهُ عَلَيْكَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ نَادَى لَهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ لَا سَيْفَ اِلَّا ذُو الْفَقَارِ وَ لَا فَتَى اِلَّا عَلِيٌّ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا قَالَ لِي لَوْ لَا اَنْ اَخَافَ اَنْ لَا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا قَبَضَ مِنْ اَثَرِكَ قَبْضَةً يَطْلُبُ بِهَا الْبَرَكَةَ لِعَقِبِهِ مِنْ بَعْدِهِ لَقُلْتُ فِيكَ قَوْلًا لَا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا قَبَضَ مِنْ اَثَرِكَ قَبْضَةً غَيْرِي فَقَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ احْفَظِ الْبَابَ فَاِنَّ زُوَّاراً مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَزُورُونِي فَلَا تَأْذَنْ لِاَحَدٍ

مِنْهُمْ فَجَاءَ عُمَرُ فَرَدَدْتُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اَخْبَرْتُهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُحْتَجِبٌ وَ عِنْدَهُ زُوَّارٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ عِدَّتُهُمْ كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ اَذِنْتُ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اِنِّي قَدْ جِئْتُكَ غَيْرَ مَرَّةٍ كُلَّ ذَلِكَ يَرُدُّنِي عَلِيٌّ وَ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُحْتَجِبٌ وَ عِنْدَهُ زُوَّارٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ عِدَّتُهُمْ كَذَا وَ كَذَا فَكَيْفَ عَلِمَ بِالْعِدَّةِ اَ عَايَنَهُمْ فَقَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ قَدْ صَدَقَ كَيْفَ عَلِمْتَ بِعِدَّتِهِمْ فَقُلْتُ اخْتَلَفَتْ عَلَيَّ التَّحِيَّاتُ وَ سَمِعْتُ الْاَصْوَاتَ فَاَحْصَيْتُ الْعَدَدَ قَالَ صَدَقْتَ فَاِنَّ فِيكَ سُنَّةً مِنْ اَخِي عِيسَى فَخَرَجَ عُمَرُ وَ هُوَ يَقُولُ ضَرَبَهُ لِابْنِ مَرْيَمَ مَثَلًا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ قَالَ يَضِجُّونَ وَ قالُوا ءَ اَلِهَتُنا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ما ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنا عَلَيْهِ وَ جَعَلْناهُ مَثَلًا لِبَنِي اِسْرائِيلَ وَ لَوْ نَشاءُ لَجَعَلْنا مِنْكُمْ مَلائِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُونَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ كَمَا قَالَ لِي اِنَّ طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَصْلُهَا فِي دَارِ عَلِيٍّ لَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَ فِي مَنْزِلِهِ غُصْنٌ مِنْ اَغْصَانِهَا غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُقَاتِلُ عَلَى سُنَّتِي وَ تُبْرِئُ ذِمَّتِي غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُقَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ رَاْسُهُ فِي حَجْرِ جَبْرَئِيلَ فَقَالَ لِي ادْنُ مِنَ ابْنِ عَمِّكَ فَاَنْتَ اَوْلَى بِهِ مِنِّي غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاْسَهُ فِي حَجْرِهِ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَ لَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْتَبَهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ يَا عَلِيُّ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ قُلْتُ لَا فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُدَّتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً فَصَلَّيْتُ ثُمَّ انْحَدَرَتْ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ اَمَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ رَسُولَهُ اَنْ يَبْعَثَ بِبَرَاءَةَ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَاَتَاهُ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّهُ لَا يُؤَدِّي عَنْكَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِنْكَ فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاَخَذْتُهَا مِنْ اَبِي بَكْرٍ فَمَضَيْتُ بِهَا وَ اَدَّيْتُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ اَثْبَتَ اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ اَنِّي مِنْهُ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْتَ اِمَامُ مَنْ اَطَاعَنِي وَ نُورُ اَوْلِيَائِي وَ الْكَلِمَةُ الَّتِي اَلْزَمْتُهَا الْمُتَّقِينَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَحْيَى حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مَوْتِي وَ يَسْكُنَ جَنَّتِي الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي جَنَّاتِ عَدْنٍ قَضِيبٍ غَرَسَهُ اللهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَكَانَ فَلْيُوَالِ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ ذُرِّيَّتَهُ مِنْ بَعْدِهِ فَهُمُ الْاَئِمَّةُ وَ

هُمُ الْاَوْصِيَاءُ اَعْطَاهُمُ اللهُ عِلْمِي وَ فَهْمِي لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَ لَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى لَا تُعَلِّمُوهُمْ فَهُمْ اَعْلَمُ مِنْكُمْ يَزُولُ الْحَقُّ مَعَهُمْ اَيْنَمَا زَالُوا غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَضَى فَانْقَضَى اَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُكَ اِلَّا كَافِرٌ مُنَافِقٌ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلَ مَا قَالَ لِي اَهْلُ وَلَايَتِكَ يَخْرُجُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قُبُورِهِمْ عَلَى نُوقٍ بِيضٍ شِرَاكُ نِعَالِهِمْ نُورٌ يَتَلَاْلَاُ قَدْ سُهِّلَتْ عَلَيْهِمُ الْمَوَارِدُ وَ فُرِّجَتْ عَنْهُمُ الشَّدَائِدُ وَ اُعْطُوا الْاَمَانَ وَ انْقَطَعَتْ عَنْهُمُ الْاَحْزَانُ حَتَّى يُنْطَلَقَ بِهِمْ اِلَى ظِلِّ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ تُوضَعُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ مَائِدَةٌ يَاْكُلُونَ مِنْهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنَ الْحِسَابِ يَخَافُ النَّاسُ وَ لَا يَخَافُونَ وَ يَحْزَنُ النَّاسُ وَ لَا يَحْزَنُونَ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَاءَ اَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُ فَاطِمَةَ عليها السلام فَاَبَى اَنْ يُزَوِّجَهُ وَ جَاءَ عُمَرُ يَخْطُبُهَا فَاَبَى اَنْ يُزَوِّجَهُ فَخَطَبْتُ اِلَيْهِ فَزَوَّجَنِي فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَقَالَا اَبَيْتَ اَنْ تُزَوِّجَنَا وَ زَوَّجْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مَنَعْتُكُمَا وَ زَوَّجْتُهُ بَلِ اللهُ مَنَعَكُمَا وَ زَوَّجَهُ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا سَبَبِي وَ نَسَبِي فَاَيُّ سَبَبٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبَبِي وَ اَيُّ نَسَبٍ اَفْضَلُ مِنْ نَسَبِي اِنَّ اَبِي وَ اَبَا رَسُولِ اللهِ ﷺ لَاَخَوَانِ وَ اِنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ابْنَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ابْنَايَ وَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ زَوْجَتِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَفَرَّقَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ ثُمَّ جَعَلَهُمْ شُعُوباً فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ شُعْبَةٍ ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ قَبِيلَةٍ ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتاً فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بَيْتٍ ثُمَّ اخْتَارَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي اَنَا وَ عَلِيّاً وَ جَعْفَراً فَجَعَلَنِي خَيْرَهُمْ فَكُنْتُ نَائِماً بَيْنَ ابْنَيْ اَبِي طَالِبٍ فَجَاءَ جَبْرَئِيلُ وَ مَعَهُ مَلَكٌ فَقَالَ يَا جَبْرَئِيلُ اِلَى اَيِّ هٰؤُلَاءِ اُرْسِلْتَ فَقَالَ اِلَى هٰذَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَاَجْلَسَنِي غَيْرِي قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ سَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَبْوَابَ الْمُسْلِمِينَ كُلِّهِمْ فِي الْمَسْجِدِ وَ لَمْ يَسُدَّ بَابِي فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ وَ حَمْزَةُ وَ قَالَا اَخْرَجْتَنَا وَ اَسْكَنْتَهُ فَقَالَ لَهُمَا مَا اَنَا اَخْرَجْتُكُمْ وَ اَسْكَنْتُهُ بَلِ اللهُ اَخْرَجَكُمْ وَ اَسْكَنَهُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَوْحَى اِلَى اَخِي مُوسَى عليه السلام اَنِ اتَّخِذْ مَسْجِداً طَهُوراً وَ اسْكُنْهُ اَنْتَ وَ هَارُونُ وَ ابْنَا هَارُونَ وَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَوْحَى اِلَيَّ اَنِ اتَّخِذْ مَسْجِداً طَهُوراً وَ اسْكُنْهُ اَنْتَ وَ عَلِيٌّ وَ ابْنَا عَلِيٍّ غَيْرِي فَقَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ

اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَ عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ غَيْرِي قَالُوا اللّٰهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ وَقَى رَسُولَ اللهِ ﷺ حَيْثُ جَاءَ الْمُشْرِكُونَ يُرِيدُونَ قَتْلَهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي مَضْجَعِهِ وَ ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَحْوَ الْغَارِ وَ هُمْ يَرَوْنَ اَنِّي اَنَا هُوَ فَقَالُوا اَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ فَقُلْتُ لَا اَدْرِي فَضَرَبُونِي حَتَّى كَادُوا يَقْتُلُونَنِي غَيْرِي قَالُوا اللّٰهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا قَالَ لِي اِنَّ اللهَ اَمَرَنِي بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ فَوَلَايَتُهُ وَلَايَتِي وَ وَلَايَتِي وَلَايَةُ رَبِّي عَهْدٌ عَهِدَهُ اِلَيَّ رَبِّي وَ اَمَرَنِي اَنْ اُبَلِّغَكُمُوهُ فَهَلْ سَمِعْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَدْ سَمِعْنَاهُ قَالَ اَمَا اِنَّ فِيكُمْ مَنْ يَقُولُ قَدْ سَمِعْتُ وَ هُوَ يَحْمِلُ النَّاسَ عَلَى كَتِفَيْهِ وَ يُعَادِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَخْبِرْنَا بِهِمْ قَالَ اَمَا اِنَّ رَبِّي قَدْ اَخْبَرَنِي بِهِمْ وَ اَمَرَنِي بِالْاِعْرَاضِ عَنْهُمْ لِاَمْرٍ قَدْ سَبَقَ وَ اِنَّمَا يَكْتَفِي اَحَدُكُمْ بِمَا يَجِدُ لِعَلِيٍّ فِي قَلْبِهِ غَيْرِي قَالُوا اللّٰهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَتَلَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ تِسْعَةً مُبَارَزَةً غَيْرِي كُلُّهُمْ يَأْخُذُ اللِّوَاءَ ثُمَّ جَاءَ صُؤَابٌ الْحَبَشِيُّ مَوْلَاهُمْ وَ هُوَ يَقُولُ وَ اللهِ لَا اَقْتُلُ بِسَادَتِي اِلَّا مُحَمَّداً قَدْ اَزْبَدَ شِدْقَاهُ وَ احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ فَاتَّقَيْتُمُوهُ وَ حُدْتُمْ عَنْهُ وَ خَرَجْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا اَقْبَلَ كَاَنَّهُ قُبَّةٌ مَبْنِيَّةٌ فَاخْتَلَفْتُ اَنَا وَ هُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَقَطَعْتُهُ بِنِصْفَيْنِ وَ بَقِيَتْ رِجْلَاهُ وَ عَجُزُهُ وَ فَخِذُهُ قَائِمَةً عَلَى الْاَرْضِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَ يَضْحَكُونَ مِنْهُ غَيْرِي قَالُوا اللّٰهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ قَتَلَ مِنْ مُشْرِكِي قُرَيْشٍ مِثْلَ قَتْلِي قَالُوا اللّٰهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ جَاءَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ يُنَادِي هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ فَكَعْتُمْ عَنْهُ كُلُّكُمْ فَقُمْتُ اَنَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَى اَيْنَ تَذْهَبُ فَقُلْتُ اَقُومُ اِلَى هَذَا الْفَاسِقِ فَقَالَ اِنَّهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اِنْ كَانَ هُوَ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ فَاَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَاَعَادَ عَلَيَّ ﷺ الْكَلَامَ وَ اَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ امْضِ عَلَى اسْمِ اللهِ فَلَمَّا قَرُبْتُ مِنْهُ قَالَ مَنِ الرَّجُلُ قُلْتُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ قَالَ كُفُؤٌ كَرِيمٌ ارْجِعْ يَا ابْنَ اَخِي فَقَدْ كَانَ لِاَبِيكَ مَعِي صُحْبَةٌ وَ مُحَادَثَةٌ فَاَنَا اَكْرَهُ قَتْلَكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا عَمْرُو اِنَّكَ قَدْ عَاهَدْتَ اللهَ اَلَّا يُخَيِّرَكَ اَحَدٌ ثَلَاثَ خِصَالٍ اِلَّا اخْتَرْتَ اِحْدَاهُنَّ فَقَالَ اعْرِضْ عَلَيَّ قُلْتُ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ تُقِرَّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ قَالَ هَاتِ غَيْرَ هَذِهِ قُلْتُ تَرْجِعُ مِنْ حَيْثُ جِئْتَ قَالَ وَ اللهِ لَا تَحَدَّثُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ بِهَذَا اَنِّي رَجَعْتُ عَنْكَ فَقُلْتُ فَانْزِلْ فَاُقَاتِلُكَ قَالَ اَمَّا هَذِهِ فَنَعَمْ فَنَزَلَ فَاخْتَلَفْتُ اَنَا وَ هُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَاَصَابَ الْحَجَفَةَ وَ اَصَابَ السَّيْفُ رَاْسِي وَ ضَرَبْتُهُ ضَرْبَةً فَانْكَشَفَتْ رِجْلَيْهِ فَقَتَلَهُ اللهُ عَلَى يَدِي فَفِيكُمْ اَحَدٌ فَعَلَ هَذَا غَيْرِي قَالُوا اللّٰهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ حِينَ جَاءَ

مَرْحَبٌ وَهُوَ يَقُولُ

أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي مَرْحَبٌ
شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ
أَطْعَنُ أَحْيَاناً وَ حِيناً أَضْرِبُ

فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَضَرَبَنِي وَ ضَرَبْتُهُ وَ عَلَى رَأْسِهِ نَقِيرٌ مِنْ جَبَلٍ لَمْ تَكُنْ تَصْلُحُ عَلَى رَأْسِهِ بَيْضَةٌ مِنْ عِظَمِ رَأْسِهِ فَقَلَّبْتُ النَّقِيرَ وَ وَصَلَ السَّيْفُ إِلَى رَأْسِهِ فَقَتَلْتُهُ فَفِيكُمْ أَحَدٌ فَعَلَ هَذَا قَالُوا اللَّهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ آيَةَ التَّطْهِيرِ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِسَاءً خَيْبَرِيّاً فَضَمَّنِي فِيهِ وَ فَاطِمَةَ عليها السلام وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيراً قَالُوا اللَّهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ سَيِّدُ الْعَرَبِ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ نَظَرَ إِلَى شَيْءٍ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ فَبَادَرَهُ وَ لَحِقَهُ أَصْحَابُهُ فَانْتَهَى إِلَى سُودَانٍ أَرْبَعَةٍ يَحْمِلُونَ سَرِيراً فَقَالَ لَهُمْ ضَعُوا فَوَضَعُوا فَقَالَ اكْشِفُوا عَنْهُ فَكَشَفُوا فَإِذَا أَسْوَدُ مُطَوَّقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذَا قَالُوا غُلَامٌ لِلرِّيَاحِيِّينَ كَانَ قَدْ أَبَقَ عَنْهُمْ خُبْثاً وَ فِسْقاً فَأَمَرُونَا أَنْ نَدْفِنَهُ فِي حَدِيدِهِ كَمَا هُوَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَنِي قَطُّ إِلَّا قَالَ أَنَا وَ اللَّهِ أُحِبُّكَ وَ اللَّهِ مَا أَحَبَّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا أَبْغَضَكَ إِلَّا كَافِرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَلِيُّ لَقَدْ أَثَابَهُ اللَّهُ بِذَا هَذَا سَبْعُونَ قَبِيلًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ كُلُّ قَبِيلٍ عَلَى أَلْفِ قَبِيلٍ قَدْ نَزَلُوا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ فَفَكَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيدَتَهُ وَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ دَفَنَهُ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ مَا قَالَ لِي أُذِنَ لِي الْبَارِحَةَ فِي الدُّعَاءِ فَمَا سَأَلْتُ رَبِّي شَيْئاً إِلَّا أَعْطَانِيهِ وَ مَا سَأَلْتُ لِنَفْسِي شَيْئاً إِلَّا سَأَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ وَ أَعْطَانِيهِ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ قَالُوا اللَّهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جُذَيْمَةَ فَفَعَلَ مَا فَعَلَ فَصَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ يَا عَلِيُّ فَذَهَبْتُ فَوَدَيْتُهُمْ ثُمَّ نَاشَدْتُهُمْ بِاللَّهِ هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ فَقَالُوا إِذْ نَشَدْتَنَا بِاللَّهِ فَمِيلَغَةُ كِلَابِنَا وَ عِقَالُ بَعِيرِنَا فَأَعْطَيْتُهُمَا لَهُمْ وَ بَقِيَ مَعِي ذَهَبٌ كَثِيرٌ فَأَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهُ وَ قُلْتُ هَذَا لِذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ لِمَا

تَعْلَمُونَ وَلِمَا لَا تَعْلَمُونَ وَلِرَوْعَاتِ النِّسَاءِ وَ الصِّبْيَانِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ وَ اللهِ مَا يَسُرُّنِي يَا عَلِيُّ أَنَّ لِي بِمَا صَنَعْتَ حُمْرَ النَّعَمِ قَالُوا اللهُمَّ نَعَمْ قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِيَ الْبَارِحَةَ فَمَرَّ بِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لَكَ وَ لِشِيعَتِكَ فَقَالُوا اللهُمَّ نَعَمْ قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَجِدُهُ فِي مَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا فَرَجَعَ فَقَالَ قَتَلْتَهُ قَالَ لَا وَجَدْتُهُ يُصَلِّي قَالَ يَا عُمَرُ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَرَجَعَ فَقَالَ قَتَلْتَهُ قَالَ لَا وَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ أَمَرْتُكُمَا بِقَتْلِهِ فَتَقُولَانِ وَجَدْنَاهُ يُصَلِّي قَالَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَلَمَّا مَضَيْتُ قَالَ إِنْ أَدْرَكَهُ قَتَلَهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ أَجِدْ أَحَداً فَقَالَ صَدَقْتَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ وَجَدْتَهُ لَقَتَلْتَهُ قَالُوا اللهُمَّ نَعَمْ قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا قَالَ لِي إِنَّ وَلِيَّكَ فِي الْجَنَّةِ وَ عَدُوَّكَ فِي النَّارِ قَالُوا اللهُمَّ لَا قَالَ نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَيْسَ مِنْكَ وَ إِنَّهُ ابْنُ فُلَانٍ الْقِبْطِيِّ قَالَ يَا عَلِيُّ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا بَعَثْتَنِي أَكُونُ كَالْمِسْمَارِ الْمُحْمِيِّ فِي الْوَبَرِ أَوْ أَتَثَبَّتُ قَالَ لَا بَلْ تَثَبَّتْ فَذَهَبْتُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ اسْتَنَدَ إِلَى حَائِطٍ فَطَرَحَ نَفْسَهُ فِيهِ فَطَرَحْتُ نَفْسِي عَلَى أَثَرِهِ فَصَعِدَ عَلَى نَخْلٍ وَ صَعِدْتُ خَلْفَهُ فَلَمَّا رَآنِي قَدْ صَعِدْتُ رَمَى بِإِزَارِهِ فَإِذَا لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ مِمَّا يَكُونُ لِلرِّجَالِ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلهِ الَّذِي صَرَفَ عَنَّا السُّوءَ أَهْلَ الْبَيْتِ فَقَالُوا اللهُمَّ لَا فَقَالَ اللهُمَّ اشْهَدْ

عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ روز شوریٰ میں اسی مکان میں تھا جہاں شوریٰ ہو رہا تھا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مجمع سے فرما رہے تھے کہ میں اس دن بھی سب سے زیادہ حقدار خلافت تھا، جب لوگوں نے ابوبکر کو مسند خلافت پر بٹھایا تھا۔

یاد رکھو! عمر نے مجھے پانچ افراد کے ساتھ رکھا کہ وہ لوگ جو مجھ سے کسی طرح افضل نہیں ہیں اور مجھ کو ان کا چھٹا مقرر کیا ہے۔

اس کے بعد حضرت نے ان لوگوں سے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو قسم دیتا ہوں تم میں کوئی بھی ایسا ہے جس نے مجھ سے پہلے وحدانیت باری کی گواہی دی ہو اور ایمان لایا ہو۔ نہیں نہیں۔ میں وہ ہوں جس کے متعلق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے ہیں کہ

اے علیؑ! تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون و موسیٰ میں تھی بجز اس کے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔

لوگوں نے کہا کوئی نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو قسم دیتا ہوں تم میں سے کوئی ہے جو تمام جہانوں کے پروردگار، اللہ کے رسول کے لئے قربانی کا جانور لایا ہو اور پھر آپ نے اس کو اپنے ساتھ شریک کیا ہو؟

لوگوں نے کہا کوئی نہیں ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو قسم دیتا ہوں جب طائر بریان حضرت کے سامنے پیش کیا گیا اور آپ نے دعا کی، بارالٰہا اپنے محبوب ترین بندے کو بھیج دے جو میرے ساتھ کھانے میں شریک ہو تو کون آیا اور حضرت کے ساتھ کھانے میں میرے سوا تم میں کون شریک ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا بخدا کوئی نہیں۔

آپؑ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ جب عمر (بروزِ خیبر) واپس (ناکام) لوٹے اور ان کے ساتھی آپس میں ایک دوسرے کو بزدل کہتے تھے اور انہوں نے شکست تسلیم کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پرچم واپس کر دیا تو کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ہے کہ جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو: ''کل میں علم ایک ایسے شخص کو دوں گا جو میدان چھوڑ کر بھاگ نہیں اٹھتا، اللہ اور اس کا رسولؐ اُسے دوست رکھتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھتا ہے جب تک اللہ اس کے ہاتھوں فتح نصیب نہیں کرے گا وہ واپس نہیں آئے گا''۔ لہٰذا جب صبح ہوئی تو آپؐ نے فرمایا: ''علیؑ کو بلاؤ''

اس پر لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی کو آشوب چشم ہے جو ابھی ختم نہیں ہوا۔

آپؐ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ جب میں آپؐ کے سامنے آ کھڑا ہوا تو آپؐ نے میری آنکھ میں اپنا لعاب لگایا اور فرمایا: اے اللہ اس سے سردی و گرمی کو برطرف کر دے لہٰذا اسی لمحے اللہ نے سردی و گرمی کو مجھ سے برطرف فرما دیا اور میں نے پرچم اٹھا لیا تو اللہ نے مشرکین کو شکست دی اور مجھے ان پر فتح بخشی؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا۔

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم میں سے میرے علاوہ کسی کا بھائی میرے بھائی جعفرؑ کی طرح ہے جسے اللہ نے جنت میں دو پروں سے آراستہ کیا ہے اور ان کے ذریعے سے وہ جہاں چاہیں پرواز کرتا ہے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپؑ نے فرمایا: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے علاوہ تم میں سے کسی کا چچا حضرت حمزہؑ شیر خدا ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی شیر ہے اور جو سید الشہدا ہے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگوں میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آیا میرے علاوہ تم میں سے کسی کے ایسے دو سبط ہیں

جیسے حسنؑ وحسینؑ میرے دو سبط ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم میں سے سوائے میرے کسی کی بیوی حضرت فاطمہؑ کی مانند ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی، ان کے جگر کا ٹکڑا اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا نے فرمایا ہو جو تم سے جدا ہوا اس نے مجھ سے جدائی اختیار کی اور جس نے مجھ سے جدائی اختیار کی اس نے اللہ کو چھوڑ دیا۔

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ جس کے دل میں میری محبت جاگ جائے مگر یہ کہ اس کے گناہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور (اسی طرح) جس کے دل میں میری محبت ہو اس کے دم میں تمہاری محبت بھی جاگ جاتی ہے۔ نیز وہ شخص جھوٹ بولتا ہے جو اس زعم میں ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے جبکہ تم سے بغض رکھتا ہے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو تم ہر غیبت میں میرے اہل خانہ اور مسلمانوں کے جانشین ہو، تمہارا دشمن میرا اور خدا کا دشمن ہے جبکہ تمہارا دوست میرا اور خدا کا دوست ہے۔؟

لوگوں نے کہا: بخدا نہیں!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو، اے علی جو تم سے محبت کرے اور تم سے دوستی رکھے رحمت اس کی جانب پیش قدمی کرتی ہے اور جو شخص تم سے بغض رکھے اور تم سے دشمنی رکھے لعنت اس کی طرف پیش قدمی کرتی ہے، ۔اس وقت عائشہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے اور میرے والد کے لئے دعا فرمائیں مبادا ہم علی سے بغض اور دشمنی رکھنے والے ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم خاموش رہو، (کیونکہ) اگر تم اور تمہارا باپ ان لوگوں میں سے ہوئے جو علی سے دوستی رکھیں گے تو رحمت تمہاری جانب سبقت کرے گی جبکہ اگر ان لوگوں میں سے ہوئے جو اس سے بغض وعداوت رکھیں گے تو تمہاری جانب لعنت سبقت

کرے گی۔تم اور تمہارا باپ سخت ناپسندیدہ ہو اس لئے کہ تمہارا باپ وہ پہلا شخص ہے جو اس پر ظلم کرے گا اور اس سے جنگ کرنے میں تم پہلی ہو؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو، اے علی تم میرے بھائی ہو اور میں تمہارا بھائی ہوں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ نیز خلد میں تمہارا مکان میرے مکان کے عین سامنے ہوگا جس طرح کہ بھائی ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لتعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمیا ہو، اے علی خدا نے ایک بات سے تم کو خصوصیت بخشی ہے اور تم کو عطا بھی کیا ہے، اللہ کے نزدیک دنیا میں زہد اختیار کرنے سے زیادہ پسندیدہ اور افضل کوئی عمل نہیں ہے، لہذا تم دنیا سے کچھ لوگے اور نہ ہی وہ تم سے کچھ لے گی اور زہد قیامت کے دن اللہ کے نیکوکار بندوں کی زینت ہے۔خوشا نصیب اس شخص کے لئے جو تم سے محبت کرے اور تمہاری تصدیق کرے جبکہ وائے ہو اس شخص پر جو تم سے بغض رکھے اور تمہیں جھٹلائے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کو رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا ہوتا کہ وہ پانی لے کر آئے جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا تو میں جا کر اپنی پیٹھ پر مشک لاد کر لا ہی رہا تھا کہ ایک ہوا میرے سامنے آئی اور اس نے مجھے پلٹا دیا یہاں تک کہ مجھے زمین پر بٹھا دیا ، پھر میں کھڑا ہو گیا تو پھر ایک ہوا میرے سامنے آئی اور اس نے مجھے پلٹا دیا یہاں تک کہ مجھے زمین پر بیٹھا دیا ایک بار پھر میں کھڑا ہوا کہ ایک ہوا میرے سامنے آئی اور اس نے مجھے پلٹا دیا یہاں تک کہ مجھے زمین پر بٹھا دیا، بعد ازیں میں کھڑا ہو گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گیا تو آپ نے مجھ سے کہا: اتنی دیر کیوں لگا دی؟ میں نے آپ کو پورا قصہ سنا دیا تو آپ نے فرمایا، میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے اور انھوں نے مجھے خبر دی کہ پہلی ہوا جبرائیل تھے جو بمع ایک ہزار فرشتوں کے تم سلام کر رہے تھے، دوسری ہوا میکائیلؑ تھے جو بمع ایک ہزار فرشتوں کے تم کو سلام کر رہے تھے تیسری ہوا اسرافیلؑ تھے جو بمع ایک ہزار فرشتوں کے تم کو سلام کر رہے تھے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر کچھ لکھا ہو جس طرح میں نے لکھا ہے جب میں لکھ رہا تھا تو رسول خدا پر غشی طاری ہوگئی جب کہ میں سمجھ رہا تھا کہ آپ مجھے املا کروا رہے ہیں مگر جب آپ بیدار ہوئے تو کہنے لگے۔ اے علی تمہیں یہاں سے وہاں تک کس نے املا کروایا، تو میں نے کہا آپ نے اے اللہ کے رسول، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ جبرائیل نے تمہیں املا کروایا ہے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے لئے آسمان سے ندا آئی ہو، نہیں ہے کوئی تلوار مگر ذوالفقار اور نہیں ہے کوئی جوان مگر علی؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بات کہی ہو جو میرے متعلق کہی ہے، اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ ہر کوئی تمہارے قدموں کی مٹی بھر خاک لے کر اسے برکتی شمار کرے گا اور اسے اپنی آئندہ نسلوں کے لئے رکھ چھوڑے گا تو میں تمھارے بارے میں ایسی بات کہتا کہ لوگ تمہارے قدموں کی مٹی بھر خاک کو تبرک کے طور پر اٹھاتے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو، دروازے کی نگرانی کرو کہ بلا شبہ فرشتے میری زیارت کو آتے ہیں؛ لہٰذا لوگوں میں سے کسی کو بھی اجازت مت دینا، پس عمر تین مرتبہ آئے تو میں نے ان کو رسول کی بات بتا دی کہ آپ حجاب میں ہیں اور ان کی زیارت کو فرشتے آئے ہوئے ہیں اور ان کی اتنی اتنی تعداد ہے۔ اس کے بعد (چوتھی مرتبہ) میں نے ان کو اجازت دے دی اور وہ اندر داخل ہو کر کہنے لگے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کے پاس متعدد بار آیا مگر علی نے مجھے لوٹا دیا اور کہہ دیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجاب میں ہیں اور ان کی زیارت کو فرشتے آئے ہوئے ہیں کہ ان کی اتنی اتنی تعداد ہے، تو علی تعداد کے متعلق کیونکر جانتے ہیں، کیا انہوں نے فرشتوں کو دیکھا تھا؟

آپ نے فرمایا، اے علی، یہ ٹھیک کہہ رہا ہے؟ تمہیں ان کی تعداد کا علم کیسے ہوا؟،،

میں نے عرض کیا، مجھے کئی مرتبہ سلام کیا گیا اور میں نے ان آوازوں کو سنا اور نے (اس طرح) تعداد شمار کر لی،، اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو کیونکہ تم میرے بھائی عیسٰی کی سنت پائی جاتی ہے،، پس عمر یہ کہتے ہوئے باہر نکل گئے کہ آپ نے علی کے لئے ابن مریم کی مثال دی جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ. وَقَالُوا ءَ أَٰلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا

ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۔ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ،،

اور جب مریم کے بیٹے کی مثال بیان کی گئی تو اس سے تمہاری قوم کے کھل کھلا کے ہنسنے لگے اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ (عیسیٰ) ان لوگوں عیسیٰ کی مثال دی تو صرف جھگڑنے کے لئے، بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو، وہ (عیسیٰ) تو بس ہمارے ایک بندے تھے جن پر ہم نے احسان کیا اور ان کو ہم نے بنی اسرائیل کے لئے نمونہ بنایا اور اگر ہم چاہتے تو تم ہی لوگوں میں سے فرشتے بنا دیتے جو زمین میں تمہارے جانشین ہوتے،،۔[1]

لوگوں نے کہا: بخدا نہیں!

آپ نے فرمایا اے لوگوں میں تم کو اللہ کی وسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو،، بلاشبہ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کی جڑ علی کے مکان میں ہے اور کوئی مومن ایسا نہیں جس کے گھر میں اس کی شاخوں میں سے کوئی شاخ نہ ہو؟،،

لوگوں نے کہا؛ نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو، تم میری سنت پر رہ کر جنگ کرو گے اور مجھے بریٰ الذمہ کردو گے؟

لوگوں نے کہا نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو تم ناکثین، قاسطین اور مارقین سے جنگ کرو گے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو رسول خدا کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا ہو جب آپ کا سر مبارک ان (جبرائیل) کی گود میں ہو تو انہوں نے میرے متعلق کہا ہو اپنے چچا زاد بھائی سے قریب ہو جائیں کہ آپ اس کے سزاوار تر ہیں؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کی گود میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک رکھا ہو یہاں تک کہ سورج گروب ہو گیا ہو اور اس نے عصر (کی نماز) بھی نہ پڑھی ہو مگر جب

[1] سورۂ زخرف آیت ۵۷ تا ۶۰

آپ بیدار ہوئے تو فرمایا ہو، اے علی کیا تم نے عصر کی نماز پڑھ لی؟ میں نے کہا نہیں! اس موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی ہو اور اس طرح سورج اپنی تابانی پر لوٹ آیا اور میں نے نماز پڑھی اور اس کے بعد سورج گروب ہو گیا ہو؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (مجھے سچ بتاؤ) کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق اللہ عزوجل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا ہو کہ کسی کو اظہار بیزاری (برائت) کے لئے بھیجیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کو بھیجا مگر حضرت جبرائیل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کام سوائے آپ کے یا آپ کے قریبی رشتہ دار کے کوئی اور انجام نہ دے! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا اور میں ابوبکر سے لے کر چلا گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے میں نے یہ کام انجام دیا تو اس موقع پر اللہ نے آپ کی زبان پر یہ کلام جاری کیا کہ میں آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوں؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (مجھے سچ بتاؤ) کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو تم نور (ایک نسخہ میں امام ہے) ہو میری اطاعت سے اور میرے اولیا کے نور ہو نیز تم وہ کلمہ ہو جس سے پرہیزگار لوگ منسلک ہیں؟ لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا؛ اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو جس کے لئے یہ بات خوش آئند ہو کہ وہ میری زندگی جیئے، میری موت مرے اور میری اس جنت میں مکین ہو جس کا وعدہ مجھ سے میرے پروردگار نے کیا ہے وہ جنات عدن جس کی بنیاد اللہ نے اپنے ہاتھوں سے رکھی اور اس کے بعد کہا ہو جا! تو وہ ہو گئی لہٰذا ایسے شخص کو چاہئے کہ علی بن ابی طالب کو دوست رکھے اور اس کے بعد اس کی ذریت کو بھی کہ یہی آئمہ ہیں اور یہی اوصیا بھی نیز اللہ نے ان کو میرا علم اور میری فہم عطا کی ہے کہ (کہ) پھر تم لوگ گمراہی کے باپ میں داخل ہو گے اور نہ ہی باب ہدایت سے باہر نکلو گے۔ ان کو مت سکھاؤ کہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہوں کہ جہاں یہ جاتے ہیں وہاں حق ان کے ساتھ ساتھ رہتا ہے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو یہ حتمی امر ہے اور اس پر مہر ثبت ہو چکی ہے کہ تم سے سوائے مومن کے کوئی محبت نہیں کرے گا اور سوائے منافق کے تم سے کوئی بغض نہیں رکھے گا؟ لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمیا اے لوگو: میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بات کہی ہے، تمہاری ولایت کے قائل قیامت کے دن اپنی قبروں سے سفید اونٹنیوں پر سوار نکلیں گے اوران کی نعلین کے بند نور کے ہوں گے جو چمکیں گے، ان کے لئے راہیں آسان ہوچکی ہوں گی، ان سے سختیاں دور ہوگئی ہوں گی، انہیں امان بخشی جائے گی اورغم واندہ کوان سے برطرف کردیا جائے گا یہاں تک کہ وہ عرش رحمان کے سئے میں راہ چلیں گے۔ نیز ان کے سامنے دسترخوان رکھے جائیں گے جن میں سے وہ تناول کریں گے یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیں گے (درحالیکہ) لوگ خوف کررہے ہوں گے جبکہ ان کو کوئی خوف لاحق نہیں ہوگا، لوگ غمگین ہوں گے مگر ان کو کوئی غم لاحق نہ ہوگا؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے کہ جب ابوبکر حضرت فاطمہؑ کی خواستگاری کے لئے آئے تھے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نکاح میں دینے سے انکار کردیا، عمر خواستگاری کے لئے آئے تو ان کے نکاح میں دینے سے بھی انکار کردیا ہو اور جب میں نے خواستگاری کی تو آپ نے میری شادی ان سے کروادی، لہٰذا ابوبکر اور عمر آئے اور کہنے لگے آپ نے ہم دونوں کو انکار کردیا اور علیؑ سے شادی کروادی؟! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم دونوں کو منع کر کے علیؑ کی شادی نہیں کروائی، بلکہ اللہ نے تم دونوں کو دینے سے انکار کردیا اور علیؑ سے شادی کروادی؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم لوگوں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، کہ قیامت کے دن ہر سبب اور نسب منقطع ہوجائے گا سوائے میرے سبب اور نسب کے، تو بھلا میرے سبب سے افضل کون سا سبب ہے؟ اور میرے نسب سے افضل کونسا نسب ہے؟ جبکہ میرے والدؑ اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدؑ آپس میں بھائی تھے، حسنؑ و حسینؑ جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے اور جوانانِ جنت کے سردار ہیں وہ میرے بیٹے ہیں اور فاطمہؑ بنت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری زوجہ اور جنت کی عورتوں کی سردار ہیں؟

لوگوں نے کہا: بخدا، کیوں نہیں!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو، اللہ نے مخلوقات کو خلق کیا اور پھر انہیں دو دستوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین دستہ میں رکھا، پھر ان دستوں کو قبیلوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا، اس کے بعد قبیلوں کو خاندانوں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین خاندانوں میں

رکھا،اس کے بعد انہیں گھروں میں تقسیم کیا اور مجھے بہترین گھر میں رکھا،اس کے میرے گھر والوں میں مجھ علی اور جعفر کو منتخب کیا اور مجھے ان میں سے بہترین قرار دیا۔ پس میں ابوطالب کے دونوں بیٹوں کے سامنے سو رہا تھا کہ جبرائیل آئے اور ان کے ہمراہ ایک فرشتہ تھا تو اس نے کہا: اے جبرائیل،تمہیں ان میں سے کس کے پاس بھیجا گیا ہے؟ جبرائیل بولے: ان کی جانب اس کے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے بٹھا دیا؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد کی طرف کھلنے والے ہر مسلمان کا دروازہ بند کروا دیا مگر میرے دروازہ کو بند نہیں کیا تو حضرت عباسؓ اور حجرت حمزہؓ آکر کہنے لگے آپ نے ہمیں نکال دیا اور اس کو سکونت دی؟ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں نکالا ہے اور نہ ہی اسے سکونت دی، بلکہ اللہ نے تم لوگوں کو نکالا ہے اور اسے سکونت دی ہے؛ بلاشبہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰؑ کی جانب وحی کی کہ مسجد کو پاک کرو اور اس میں تم، ہارونؑ اور ہارون کے دونوں بیٹے فروکش ہو جاؤ۔ جبکہ اللہ عزوجل نے میری طرف وحی کی کہ میں مسجد کو پاک کرو اور میں، علی اور علی کے دونوں بیٹے اس میں فروکش ہو جائیں؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو حق علی کے ساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ، یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں؟ لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ جب مشرکین آپ کے قتل کے ارادے سے آئے تھے تو اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان سے بچایا ہو،لہٰذا میں ان کے بستر پر لیٹ گیا رہا جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار کی جانب چلے گئے تھے اور جب انہوں نے دیکھا کہ میں ہوں تو مجھ سے کہنے لگے :تمہارے چچا زاد کہاں ہیں؟ میں نے کہا: مجھے نہیں معلوم! تو ان لوگوں نے مجھے زدوکوب کیا اور قریب تھا کہ وہ مجھے قتل کر دیتے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا نے وہ بات کہی ہو جو آپ نے میرے متعلق کہی کہ اللہ نے مجھے علی کی ولایت کا حکم دیا ہے، پس اس کی ولایت میری ولایت ہے اور میرے پروردگار کی ولایت بھی؛ مجھ سے خدا نے عہد لیا ہے اور حکم دیا کہ میں یہ بات تم تک پہنچاؤں تو کیا تم

لوگوں نے سن لیا؟ لوگوں نے کہا: ہاں ہم نے سن لیا! آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں نے سن لیا جبکہ وہ اپنے کاندھوں پر لوگوں کو اٹھا کر اس (علی) سے عداوت سے کام لے گا! لوگ کہنے لگے: ہمیں ان افراد سے آگاہ کیجئے ،آپ نے فرمایا: آگاہ رہو! میرا پروردگار مجھے ان لوگوں کے بارے میں بتاتا ہے اور مجھے اس بات کا حکم دیتا ہے کہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس کی وجہ سے میں ان سے روگردانی کروں اوت تم میں سے ہر ایک کے لئے یہی کافی ہے جو علی کے لئے اس کے دل میں ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا؛ اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (مجھے سچ بتاؤ) کہ کیا میرے علاوہ کوئی تم میں سے ایسا ہے جس نے بنوعبدالدار کے نوسور ماؤں کو قتل کیا ہو؟ ان میں سے ہر ایک پرچم اٹھائے تھا اور ان کے بعد ان کا غلام صواب حبشی آیا اور کہنے لگا: بخدا میں اپنے آقاؤں کے بدلے میں سوائے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کسی کو قتل نہیں کروں گا درحالیکہ اس کے ہونٹوں سے جھاگ بہہ رہا تھا اور اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں اور اس موقع پر تم سب لوگ اس سے ڈر گئے اور کنارہ کشی کرلی مگر میں اس کے مقابلے میں آیا لہٰذا جب وہ میرے سامنے آیا تو بلند مینارہ کی مانند تھا اور ہمارے درمیان دو دو وار چلے تو میں نے اس کے دو نصف ٹکرے کر دیئے اب اس کی دونوں ٹانگیں اور کولہے رہ گئے تھے اور اس کی ٹانگیں زمیں پر رہ گئیں لہٰذا جب مسلمانوں کی نگاہ اس پر پڑی تو وہ ہنسنے لگے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے قریش کے مشرکوں کو اس طرح قتل کیا ہو جس طرح کہ میں نے؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے کہ جب عمرو ابن عبدود نے للکارا تھا کہ ''ہے کوئی میرے مقابلے پر آنے والا؟!'' اور تم سب کے سب دبک کر بیٹھ گئے تھے تو کیا میرے علاوہ کسی نے قیام کیا تھا کہ اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: ''کہاں جارہے ہو؟''

میں نے جواب دیا تھا: ''میں اس فاسق کی طرف جارہا ہوں!''

اس پر آپ نے کہا تھا: ''یہ عمرابن عبدود ہے!''

میں نے جواب میں کہا تھا: ''اے اللہ کے رسول، اگر وہ عمروابن عبدود ہے تو میں علی بن ابی طالب ہوں،''

اس وقت آپ نے اپنی بات دہرائی میں نے بھی اپنا جواب دہرادیا، لہٰذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا نام لے کر جاؤ!''

پس جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے کہا: ''یہ مرد کون ہے؟''

میں نے کہا: ''علی ابن ابی طالب''

اس نے کہا: ''کریم و ہم پلہ ہو، جاؤ اے میرے برادر زادہ کہ تمہارے والد میرے ہم نشین و ہم سخن رہ چکے ہیں لہٰذا مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں تمہیں قتل کروں۔''

میں نے اس سے کہا: ''اے عمرو! تم نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ جو کوئی تمہارے سامنے تین باتیں پیش کرے گا تم ان میں سے ایک کو قبول کر لو گے۔''

اس نے کہا: ''مجھے بتاؤ وہ کیا باتیں ہیں؟''

میں نے کہا: ''تم یہ گواہی دے دو کہ نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ کے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور اللہ کی جانب سے آئی ہوئی ہر چیز کا اقرار کر لو۔''

اس نے کہا: ''اس کے علاوہ کوئی اور بات کہو''

میں نے کہا: ''تم جہاں سے آئے ہو وہیں لوٹ جاؤ!''

اس نے کہا: ''بخدا، قریش کی عورتیں مجھے طعنے دیں گی اگر میں تمہیں پیٹھ دکھا کر چلا گیا''

اس وقت میں نے کہا: ''تو پھر میرے مقابلے پر اتر آؤ!''

اس نے کہا: ''ہاں یہ بات ٹھیک ہے''

لہٰذا وہ مقابلے پر آیا اور میرے اور اس کے درمیان دو دو وار ہوئے تو اس کی ایک تلوار نے میری ڈھال کو توڑ دیا اور میرے سر پر جا لگی تو اس پر میں نے بھی اس پر وار کیا اور اس کی دونوں ٹانگیں کٹ گئیں اور اللہ نے میرے ہاتھوں اسے قتل کیا؛ تو کیا تم میں سے کوئی ہے جس نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہو؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو مرحب کے مقابلہ پر گیا ہو جب وہ آ کر کہنے لگا تھا کہ میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام مرحب رکھا ہے میں سراپا ہتھیار اور تجربہ کار جنگجو ہوں کہ کبھی نیزہ مارتا ہوں تو کبھی تلوار سے وار کرتا ہوں۔ تو اس وقت میں اس کے مقابلے پر گیا تھا اور اس نے مجھے ضربت لگائی تھی لہٰذا میں نے اس کے سر پر ضربت لگائی کہ اس کا سر بہت بڑا تھا اور اس پر کوئی خود نہیں تھا کہ اس میں تلوار اپنی جگہ بناتی، اس نے ایک پہاڑی پتھر کو خود کی جگہ سر پر رکھا تھا جو بیچ سے کھوکھلا تھا لیکن میری تلوار اس کے سر کے اندر گھس گئی۔

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے بارے میں رسول خدا پر آیت تطہیر "اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا" نازل ہوئی ہو اور اس موقع پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خیبری چادر کو اٹھایا اور مجھے، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ کو اس میں شامل کرلیا اور پھر فرمایا "اے میرے پروردگار، یہ میرے اہل بیت ہیں لہٰذا تو ان سے پلیدی کو دور رکھا اور انہیں ایسا پاکیزہ قرار دے جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے"؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا؛ اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے بارے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو "میں بنی آدم کا پیشوا ہوں اور تم عرب کے پیشوا ہو، اے علی!"؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا؛ اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں آسمان سے نازل ہونے والی شے کو دیکھا تو آپ جلدی سے اس کی جانب گئے اور آپ کے اصحاب بھی آپ کے پیچھے چل دیئے، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار سیاہ افراد کے پاس پہنچے جو ایک تابوت اٹھائے ہوئے تھے تو آپ نے ان سے کہا: "اسے زمین پر رکھ دو!" انھوں نے رکھ دیا تو آپ نے فرمایا: "اسے کھولو!" انہوں نے کھول دیا تو کیا دیکھا کہ اس میں ایک سیاہ شخص ہے جس کی گردن میں آہنی طوق ہے، لہٰذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یہ کون ہے" انہوں نے کہا؛ "ریاحین کا غلام ہے جو خباثت اور فسق کرتے ہوئے ان کے ہاں سے بھاگ گیا تھا تو انہوں نے ہمیں اس کو آہنی طوق پہنا کے دفن کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح کہ آپ دیکھ رہے ہیں" تو اس وقت میں نے اسے دیکھا اور کہا: "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اس نے مجھے کبھی نہیں دیکھا مگر کہتا تھا کہ بخدا میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم سے سوائے مومن کے کوئی محبت نہیں کرے گا اور سوائے کافر کے کوئی تم سے بغض نہیں رکھے گا۔" تو کیا میرے علاوہ کوئی تم میں ایسا ہے جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو: "اے علی، اللہ نے اس کا ثواب اس کو عطا کر دیا ہے کہ ابھی فرشتوں کے ستر قبیلے کہ ان میں سے ہر قبیلہ ایک ہزار گروہوں پر مشتمل ہے نے نازل ہو کر اس پر نماز پڑھی ہے، پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے طوق کو نکالا، اس پر نماز پڑھی اور اسے دفن کر دیا؟

لوگوں نے کہا؛ نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (مجھے سچ بتاؤ) کہ کیا میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا جس کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی بات کہی ہو جو میرے متعلق کہی ہے کہ "گذشتہ شب مجھے اذن دیا گیا کہ جو چاہوں دعا مانگوں تو میں نے اپنے رب سے جو مانگا وہ اس نے مجھے عطا کیا جبکہ میں نے اپنی ذات کے لئے کچھ نہیں مانگا بلکہ محض تمہارے

لئے دعا کی ہے'' تو میں نے کہا ''الحمد للہ''

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید کو بنو جذیمہ کے پاس بھیجا تھا تو اس نے وہ کام کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور تین مرتبہ فرمایا: ''اے میرے اللہ، خالد ابن ولید نے جو کچھ کیا میں تیرے لئے اس سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔'' اس کے بعد فرمایا: ''اے علی، جاؤ!'' تو میں نے جا کے ان کی دیتیں ادا کر دیں۔ پھر میں نے انہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھا کہ آیا اب بھی کچھ باقی رہتا ہے؟ تو وہ کہنے لگے: ''آپ نے ہمیں اللہ کی قسم دی ہے تو اب ہمارے کتوں کے ظروف اور اونٹوں کے زانوں بند رہتے ہیں'' لہذا میں نے ان دونوں چیزوں کا جبران بھی کیا اور اس کے بعد بھی میرے پاس وافر مقدار میں سونا بچ گیا تو میں نے وہ بھی ان ہی کو دے دیا اور کہہ دیا: ''یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذمہ ہے کہ جو تم جانتے ہو وہ بھی اور جس کا تم کو علم نہیں ہے وہ بھی اس میں شامل ہے اور عورتوں اور بچوں کے حراساں ہونے کا عوض۔'' اس کے بعد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اس بات کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: ''اے علی، سرخ بالوں والے اونٹوں کے گلوں سے زیادہ خوش میں اس کام سے ہوں جو تم نے کیا ہے؟''

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ ''اے علی، گذشتہ شب میرے سامنے میری امت کو پیش کیا گیا اور اس میں پرچم دار میرے پاس سے گزرے تو میں نے تمہارے لئے اور تمہارے شیعوں کے لئے مغفرت طلب کی''

لوگوں نے کہا: بخدا، ہم نے سنا ہے!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے سنا ہے کہ ''اے ابو بکر، جاؤ اور اس شخص کی گردن ماردو جسے تم فلاں فلاں جگہ پر موجود پاؤ!'' پس وہ لوٹ آئے اور کہنے لگے: ''میں نے اس کو قتل کر دیا ہے۔''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، تم نے اسے نماز پڑھتے پایا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''اے عمر، تم جاؤ اور اسے قتل کر دو!'' وہ (بھی) واپس آ گئے اور کہنے لگے: ''میں نے اسے قتل کر دیا۔''

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں، تم نے اسے نماز کی حالت میں دیکھا؛ میں تم دونوں سے کہتا ہوں کہ اسے قتل کر دو تو تم دونوں کہتے ہو کہ ہم نے اسے نماز کی حالت میں پایا'' (پھر) آپ نے فرمایا: ''اے علی، تم جاؤ اور اس شخص کو قتل کر دو

!'' جب میں جانے لگا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ تم کو مل جائے تو اسے قتل کر دو''

پس میں واپس آیا اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میں نے وہاں کسی کو نہ دیکھا'' تو آپ نے فرمایا: تم ٹھیک کہہ رہے ہو اس لئے کہ اگر وہ تم کو مل جاتا تو تم اس کو قتل کر دیتے''؟

لوگوں نے کہا: نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا؛ اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے کتعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بات کہی ہو جو آپ نے میرے متعلق کہی ہے کہ ''تمہارا دوست جنت میں جائے گا اور تمہارا دشمن جہنم میں''؟

لوگوں نے کہا؛ نہیں بخدا!

آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کیا تمہیں اس بات کا علم ہے کہ عائشہؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا: ''ابراہیم آپ کی اولاد نہیں ہے بلکہ وہ تو فلاں قبطی کا بیٹا ہے'' تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے علی، جاؤ اور اس فلاں قبطی کو قتل کر دو!''

میں نے عرض کیا: ''اگر آپ نے مجھے بھیجا تو میری مثال اون میں تاپے ہوئے لوہے کی سی ہوگی یا یہ کہ میں حقیقت کا پتہ لگاؤں؟''

آپ نے فرمایا: ''نہیں بلکہ (پہلے) تحقیق کرو!'' لہٰذا میں چلا گیا اور جب اس قبطی نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا تو وہ ایک باغ کی طرف چلا گیا اور میں نے بھی اس کا تعقب کیا، اس پر وہ کھجور کے درخت پر جا چڑھا تو میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چڑھتا گیا، لہٰذا جب اس نے دیکھا کہ میں بھی چڑھ گیا ہوں تو اس نے اپنا ازار بند کھول دیا تو میں نے دیکھا کہ اس کا عضو تناسل ہی نہیں ہے اور میں نے آ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات بتا دی تو آپ نے فرمایا: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم اہل بیتؑ سے برائی کو ٹال دیا''؟

لوگوں نے کہا: بخدا، ہم جانتے ہیں!

آپؑ نے فرمایا: اے میرے اللہ، تو گواہ رہنا۔

باب۔۲۳

اس باب میں پچاس یا اس سے زیادہ عدد کی احادیث ہیں

الحقوق الخمسون التي كتب بها علي بن الحسين سيد العابدين عَلَيْهِ السَّلَام إلى بعض أصحابه

وہ پچاس حقوق جو امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے بعض اصحاب کو لکھوائے

① حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَيْرَانُ بْنُ دَاهِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجَبَلِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ هٰذِهِ رِسَالَةُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَام اِلَى بَعْضِ اَصْحَابِهِ اعْلَمْ اَنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْكَ حُقُوقاً مُحِيطَةً بِكَ فِي كُلِّ حَرَكَةٍ تَحَرَّكْتَهَا اَوْ سَكِينَةٍ سَكَنْتَهَا اَوْ حَالٍ حُلْتَهَا اَوْ مَنْزِلَةٍ نَزَلْتَهَا اَوْ جَارِحَةٍ قَلَبْتَهَا اَوْ آلَةٍ تَصَرَّفْتَ فِيهَا فَاَكْبَرُ حُقُوقِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَيْكَ مَا اَوْجَبَ عَلَيْكَ لِنَفْسِهِ مِنْ حَقِّهِ الَّذِي هُوَ اَصْلُ الْحُقُوقِ ثُمَّ مَا اَوْجَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْكَ لِنَفْسِكَ مِنْ قَرْنِكَ اِلَى قَدَمِكَ عَلَى اخْتِلَافِ جَوَارِحِكَ فَجَعَلَ عَزَّ وَ جَلَّ لِلِسَانِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِسَمْعِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِبَصَرِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِيَدِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِرِجْلِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِبَطْنِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِفَرْجِكَ عَلَيْكَ حَقّاً فَهٰذِهِ الْجَوَارِحُ السَّبْعُ الَّتِي بِهَا تَكُونُ الْاَفْعَالُ ثُمَّ جَعَلَ عَزَّ وَ جَلَّ لِاَفْعَالِكَ عَلَيْكَ حُقُوقاً فَجَعَلَ لِصَلَاتِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِصَوْمِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِصَدَقَتِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِهَدْيِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَ لِاَفْعَالِكَ عَلَيْكَ حُقُوقاً.

ثُمَّ يَخْرُجُ الْحُقُوقُ مِنْكَ اِلَى غَيْرِكَ مِنْ ذَوِي الْحُقُوقِ الْوَاجِبَةِ عَلَيْكَ فَاَوْجَبُهَا عَلَيْكَ حُقُوقُ اَئِمَّتِكَ ثُمَّ حُقُوقُ رَعِيَّتِكَ ثُمَّ حُقُوقُ رَحِمِكَ فَهٰذِهِ حُقُوقٌ تَتَشَعَّبُ مِنْهَا حُقُوقٌ فَحُقُوقُ اَئِمَّتِكَ ثَلَاثَةٌ اَوْجَبُهَا عَلَيْكَ حَقُّ سَائِسِكَ بِالسُّلْطَانِ ثُمَّ حَقُّ سَائِسِكَ بِالْعِلْمِ ثُمَّ حَقُّ سَائِسِكَ بِالْمِلْكِ وَ كُلُّ سَائِسٍ اِمَامٌ وَ حُقُوقُ رَعِيَّتِكَ ثَلَاثَةٌ اَوْجَبُهَا عَلَيْكَ حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالسُّلْطَانِ ثُمَّ حَقُّ رَعِيَّتِكَ

بِالْعِلْمِ فَإِنَّ الْجَاهِلَ رَعِيَّةُ الْعَالِمِ ثُمَّ حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالْمِلْكِ مِنَ الْاَزْوَاجِ وَ مَا مَلَكَتِ الْاَيْمَانُ وَ حُقُوقُ رَعِيَّتِكَ كَثِيرَةٌ مُتَّصِلَةٌ بِقَدْرِ اتِّصَالِ الرَّحِمِ فِي الْقَرَابَةِ وَ اَوْجَبُهَا عَلَيْكَ حَقُّ اُمِّكَ ثُمَّ حَقُّ اَبِيكَ ثُمَّ حَقُّ وَلَدِكَ ثُمَّ حَقُّ اَخِيكَ ثُمَّ الْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ وَ الْاَوْلَى فَالْاَوْلَى ثُمَّ حَقُّ مَوْلَاكَ الْمُنْعِمِ عَلَيْكَ ثُمَّ حَقُّ مَوْلَاكَ الْجَارِيَةِ نِعْمَتُهُ عَلَيْكَ ثُمَّ حَقُّ ذَوِي الْمَعْرُوفِ لَدَيْكَ ثُمَّ حَقُّ مُؤَذِّنِكَ لِصَلَاتِكَ ثُمَّ حَقُّ اِمَامِكَ فِي صَلَاتِكَ ثُمَّ حَقُّ جَلِيسِكَ ثُمَّ حَقُّ جَارِكَ ثُمَّ حَقُّ صَاحِبِكَ ثُمَّ حَقُّ شَرِيكِكَ ثُمَّ حَقُّ مَالِكَ ثُمَّ حَقُّ غَرِيمِكَ الَّذِي تُطَالِبُهُ ثُمَّ حَقُّ غَرِيمِكَ الَّذِي يُطَالِبُكَ ثُمَّ حَقُّ خَلِيطِكَ ثُمَّ حَقُّ خَصْمِكَ الْمُدَّعِي عَلَيْكَ ثُمَّ حَقُّ خَصْمِكَ الَّذِي تَدَّعِي عَلَيْهِ ثُمَّ حَقُّ مُسْتَشِيرِكَ ثُمَّ حَقُّ الْمُشِيرِ عَلَيْكَ ثُمَّ حَقُّ مُسْتَنْصِحِكَ ثُمَّ حَقُّ النَّاصِحِ لَكَ ثُمَّ حَقُّ مَنْ هُوَ اَكْبَرُ مِنْكَ ثُمَّ حَقُّ مَنْ هُوَ اَصْغَرُ مِنْكَ ثُمَّ حَقُّ سَائِلِكَ ثُمَّ حَقُّ مَنْ سَاَلْتَهُ ثُمَّ حَقُّ مَنْ جَرَى لَكَ عَلَى يَدَيْهِ مَسَاءَةٌ بِقَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ عَنْ تَعَمُّدٍ مِنْهُ اَوْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ ثُمَّ حَقُّ اَهْلِ مِلَّتِكَ عَلَيْكَ ثُمَّ حَقُّ اَهْلِ ذِمَّتِكَ ثُمَّ الْحُقُوقُ الْجَارِيَةُ بِقَدْرِ عِلَلِ الْاَحْوَالِ وَ تَصَرُّفِ الْاَسْبَابِ.

فَطُوبَى لِمَنْ اَعَانَهُ اللهُ عَلَى قَضَاءِ مَا اَوْجَبَ عَلَيْهِ مِنْ حُقُوقِهِ وَ وَفَّقَهُ لِذَلِكَ وَ سَدَّدَهُ فَاَمَّا حَقُّ اللهِ الْاَكْبَرُ عَلَيْكَ فَاَنْ تَعْبُدَهُ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً فَاِذَا فَعَلْتَ بِالْاِخْلَاصِ جَعَلَ لَكَ عَلَى نَفْسِهِ اَنْ يَكْفِيَكَ اَمْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ حَقُّ نَفْسِكَ عَلَيْكَ اَنْ تَسْتَعْمِلَهَا بِطَاعَةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَقُّ اللِّسَانِ اِكْرَامُهُ عَنِ الْخَنَى وَ تَعْوِيدُهُ الْخَيْرَ وَ تَرْكُ الْفُضُولِ الَّتِي لَا فَائِدَةَ لَهَا وَ الْبِرُّ بِالنَّاسِ وَ حُسْنُ الْقَوْلِ فِيهِمْ وَ حَقُّ السَّمْعِ تَنْزِيهُهُ عَنْ سَمَاعِ الْغِيبَةِ وَ سَمَاعِ مَا لَا يَحِلُّ سَمَاعُهُ وَ حَقُّ الْبَصَرِ اَنْ تَغُضَّهُ عَمَّا لَا يَحِلُّ لَكَ وَ تَعْتَبِرَ بِالنَّظَرِ بِهِ وَ حَقُّ يَدِكَ اَنْ لَا تَبْسُطَهَا اِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَكَ وَ حَقُّ رِجْلَيْكَ اَنْ لَا تَمْشِيَ بِهِمَا اِلَى مَا لَا يَحِلُّ لَكَ فَبِهِمَا تَقِفُ عَلَى الصِّرَاطِ فَانْظُرْ اَنْ لَا تَزِلَّ بِكَ فَتَرَدَّى فِي النَّارِ وَ حَقُّ بَطْنِكَ اَنْ لَا تَجْعَلَهُ وِعَاءً لِلْحَرَامِ وَ لَا تَزِيدَ عَلَى الشِّبَعِ وَ حَقُّ فَرْجِكَ اَنْ تُحْصِنَهُ عَنِ الزِّنَا وَ تَحْفَظَهُ مِنْ اَنْ يُنْظَرَ اِلَيْهِ وَ حَقُّ الصَّلَاةِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّهَا وِفَادَةٌ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَنْتَ فِيهَا قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا عَلِمْتَ ذَلِكَ قُمْتَ مَقَامَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ الْحَقِيرِ الرَّاغِبِ الرَّاهِبِ الرَّاجِي الْخَائِفِ الْمُسْتَكِينِ الْمُتَضَرِّعِ الْمُعَظِّمِ لِمَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالسُّكُونِ وَ الْوَقَارِ وَ تُقْبِلَ عَلَيْهَا بِقَلْبِكَ وَ تُقِيمَهَا بِحُدُودِهَا وَ حُقُوقِهَا وَ حَقُّ الْحَجِّ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّهُ وِفَادَةٌ اِلَى رَبِّكَ وَ فِرَارٌ اِلَيْهِ مِنْ ذُنُوبِكَ وَ بِهِ قَبُولُ تَوْبَتِكَ وَ قَضَاءُ الْفَرْضِ الَّذِي اَوْجَبَهُ اللهُ عَلَيْكَ وَ حَقُّ الصَّوْمِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّهُ حِجَابٌ ضَرَبَهُ اللهُ عَلَى لِسَانِكَ وَ سَمْعِكَ وَ

بَصَرِكَ وَ بَطْنِكَ وَ فَرْجِكَ لِيَسْتُرَكَ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنْ تَرَكْتَ الصَّوْمَ خَرَقْتَ سِتْرَ اللهِ عَلَيْكَ وَ حَقُّ الصَّدَقَةِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّهَا ذُخْرُكَ عِنْدَ رَبِّكَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ وَدِيعَتُكَ الَّتِي لَا تَحْتَاجُ إِلَى الْإِشْهَادِ عَلَيْهَا فَإِذَا عَلِمْتَ ذَلِكَ كُنْتَ بِمَا تَسْتَوْدِعُهُ سِرّاً اَوْثَقَ مِنْكَ بِمَا تَسْتَوْدِعُهُ عَلَانِيَةً وَ تَعْلَمَ اَنَّهَا تَدْفَعُ الْبَلَايَا وَ الْاَسْقَامَ عَنْكَ فِي الدُّنْيَا وَ تَدْفَعُ عَنْكَ النَّارَ فِي الْآخِرَةِ وَ حَقُّ الْهَدْيِ اَنْ تُرِيدَ بِهِ وَجْهَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تُرِيدَ بِهِ خَلْقَهُ وَ لَا تُرِيدَ بِهِ إِلَّا التَّعَرُّضَ لِرَحْمَةِ اللهِ وَ نَجَاةَ رُوحِكَ يَوْمَ تَلْقَاهُ وَ حَقُّ السُّلْطَانِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّكَ جُعِلْتَ لَهُ فِتْنَةً وَ اَنَّهُ مُبْتَلًى فِيكَ بِمَا جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهُ عَلَيْكَ مِنَ السُّلْطَانِ وَ اَنَّ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَعَرَّضَ لِسَخَطِهِ فَتُلْقِيَ بِيَدِكَ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَ تَكُونَ شَرِيكاً لَهُ فِيمَا يَأْتِي إِلَيْكَ مِنْ سُوءٍ وَ حَقُّ سَائِسِكَ بِالْعِلْمِ التَّعْظِيمُ لَهُ وَ التَّوْقِيرُ لِمَجْلِسِهِ وَ حُسْنُ الِاسْتِمَاعِ إِلَيْهِ وَ الْإِقْبَالُ عَلَيْهِ وَ اَنْ لَا تَرْفَعَ عَلَيْهِ صَوْتَكَ وَ اَنْ لَا تُجِيبَ اَحَداً يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يُجِيبُ وَ لَا تُحَدِّثَ فِي مَجْلِسِهِ اَحَداً وَ لَا تَغْتَابَ عِنْدَهُ اَحَداً وَ اَنْ تَدْفَعَ عَنْهُ إِذَا ذُكِرَ عِنْدَكَ بِسُوءٍ وَ اَنْ تَسْتُرَ عُيُوبَهُ وَ تُظْهِرَ مَنَاقِبَهُ وَ لَا تُجَالِسَ لَهُ عَدُوّاً وَ لَا تُعَادِيَ لَهُ وَلِيّاً فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ شَهِدَ لَكَ مَلَائِكَةُ اللهِ بِأَنَّكَ قَصَدْتَهُ وَ تَعَلَّمْتَ عِلْمَهُ لِلّٰهِ جَلَّ اسْمُهُ لَا لِلنَّاسِ وَ اَمَّا حَقُّ سَائِسِكَ بِالْمِلْكِ فَاَنْ تُطِيعَهُ وَ لَا تَعْصِيَهُ إِلَّا فِيمَا يُسْخِطُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ وَ اَمَّا حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالسُّلْطَانِ فَاَنْ تَعْلَمَ اَنَّهُمْ صَارُوا رَعِيَّتَكَ لِضَعْفِهِمْ وَ قُوَّتِكَ فَيَجِبُ اَنْ تَعْدِلَ فِيهِمْ وَ تَكُونَ لَهُمْ كَالْوَالِدِ الرَّحِيمِ وَ تَغْفِرَ لَهُمْ جَهْلَهُمْ وَ لَا تُعَاجِلَهُمْ بِالْعُقُوبَةِ وَ تَشْكُرَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى مَا آتَاكَ مِنَ الْقُوَّةِ عَلَيْهِمْ وَ اَمَّا حَقُّ رَعِيَّتِكَ بِالْعِلْمِ فَاَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا جَعَلَكَ قَيِّماً لَهُمْ فِيمَا آتَاكَ مِنَ الْعِلْمِ وَ فَتَحَ لَكَ مِنْ خَزَائِنِهِ فَإِنْ اَحْسَنْتَ فِي تَعْلِيمِ النَّاسِ وَ لَمْ تَخْرَقْ بِهِمْ وَ لَمْ تَضْجَرْ عَلَيْهِمْ زَادَكَ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ إِنْ اَنْتَ مَنَعْتَ النَّاسَ عِلْمَكَ اَوْ خَرِقْتَ بِهِمْ عِنْدَ طَلَبِهِمُ الْعِلْمَ مِنْكَ كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَسْلُبَكَ الْعِلْمَ وَ بَهَاءَهُ وَ يُسْقِطَ مِنَ الْقُلُوبِ مَحَلَّكَ وَ اَمَّا حَقُّ الزَّوْجَةِ فَاَنْ تَعْلَمَ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَهَا لَكَ سَكَناً وَ اُنْساً فَتَعْلَمَ اَنَّ ذَلِكَ نِعْمَةٌ مِنَ اللهِ عَلَيْكَ فَتُكْرِمَهَا وَ تَرْفُقَ بِهَا وَ إِنْ كَانَ حَقُّكَ عَلَيْهَا اَوْجَبَ فَإِنَّ لَهَا عَلَيْكَ اَنْ تَرْحَمَهَا لِاَنَّهَا اَسِيرُكَ وَ تُطْعِمَهَا وَ تَكْسُوَهَا فَإِذَا جَهِلَتْ عَفَوْتَ عَنْهَا وَ اَمَّا حَقُّ مَمْلُوكِكَ فَاَنْ تَعْلَمَ اَنَّهُ خَلْقُ رَبِّكَ وَ ابْنُ اَبِيكَ وَ اُمِّكَ وَ لَحْمُكَ وَ دَمُكَ لَمْ تَمْلِكْهُ لِاَنَّكَ مَا صَنَعْتَهُ دُونَ اللهِ وَ لَا خَلَقْتَ شَيْئاً مِنْ جَوَارِحِهِ وَ لَا اَخْرَجْتَ لَهُ رِزْقاً وَ لَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ كَفَاكَ ذَلِكَ ثُمَّ سَخَّرَهُ لَكَ وَ ائْتَمَنَكَ عَلَيْهِ وَ اسْتَوْدَعَكَ إِيَّاهُ لِيَحْفَظَ لَكَ مَا تَأْتِيهِ

مِنْ خَيْرٍ إِلَيْهِ فَأَحْسِنْ إِلَيْهِ كَمَا أَحْسَنَ اللهُ إِلَيْكَ وَإِنْ كَرِهْتَهُ اسْتَبْدَلْتَ بِهِ وَلَمْ تُعَذِّبْ خَلْقَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَحَقُّ أُمِّكَ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهَا حَمَلَتْكَ حَيْثُ لَا يَحْتَمِلُ أَحَدٌ أَحَداً وَأَعْطَتْكَ مِنْ ثَمَرَةِ قَلْبِهَا مَا لَا يُعْطِي أَحَدٌ أَحَداً وَ وَقَتْكَ بِجَمِيعِ جَوَارِحِهَا وَ لَمْ تُبَالِ أَنْ تَجُوعَ وَ تُطْعِمَكَ وَ تَعْطَشَ وَ تَسْقِيَكَ وَ تَعْرَى وَ تَكْسُوَكَ وَ تَضْحَى وَ تُظِلَّكَ وَ تَهْجُرَ النَّوْمَ لِأَجْلِكَ وَ وَقَتْكَ الْحَرَّ وَ الْبَرْدَ لِتَكُونَ لَهَا فَإِنَّكَ لَا تُطِيقُ شُكْرَهَا إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ تَعَالَى وَ تَوْفِيقِهِ وَ أَمَّا حَقُّ أَبِيكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ أَصْلُكَ وَ أَنَّهُ لَوْلَاهُ لَمْ تَكُنْ فَمَهْمَا رَأَيْتَ فِي نَفْسِكَ مِمَّا يُعْجِبُكَ فَاعْلَمْ أَنَّ أَبَاكَ أَصْلُ النِّعْمَةِ عَلَيْكَ فِيهِ فَاحْمَدِ اللهَ وَ اشْكُرْهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَ أَمَّا حَقُّ وَلَدِكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ مِنْكَ وَ مُضَافٌ إِلَيْكَ فِي عَاجِلِ الدُّنْيَا بِخَيْرِهِ وَ شَرِّهِ وَ أَنَّكَ مَسْئُولٌ عَمَّا وُلِّيتَهُ مِنْ حُسْنِ الْأَدَبِ وَ الدَّلَالَةِ عَلَى رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمَعُونَةِ لَهُ عَلَى طَاعَتِهِ فَاعْمَلْ فِي أَمْرِهِ عَمَلَ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ مُثَابٌ عَلَى الْإِحْسَانِ إِلَيْهِ مُعَاقَبٌ عَلَى الْإِسَاءَةِ إِلَيْهِ وَ أَمَّا حَقُّ أَخِيكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ يَدُكَ وَ عِزُّكَ وَ قُوَّتُكَ فَلَا تَتَّخِذْهُ سِلَاحاً عَلَى مَعْصِيَةِ اللهِ وَ لَا عُدَّةً لِلظُّلْمِ لِخَلْقِ اللهِ وَ لَا تَدَعْ نُصْرَتَهُ عَلَى عَدُوِّهِ وَ النَّصِيحَةَ لَهُ فَإِنْ أَطَاعَ اللهَ وَ إِلَّا فَلْيَكُنِ اللهُ أَكْرَمَ عَلَيْكَ مِنْهُ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَ أَمَّا حَقُّ مَوْلَاكَ الْمُنْعِمِ عَلَيْكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ أَنْفَقَ فِيكَ مَالَهُ وَ أَخْرَجَكَ مِنْ ذُلِّ الرِّقِّ وَ وَحْشَتِهِ إِلَى عِزِّ الْحُرِّيَّةِ وَ أُنْسِهَا فَأَطْلَقَكَ مِنْ أَسْرِ الْمَلَكَةِ وَ فَكَّ عَنْكَ قَيْدَ الْعُبُودِيَّةِ وَ أَخْرَجَكَ مِنَ السِّجْنِ وَ مَلَّكَكَ نَفْسَكَ وَ فَرَّغَكَ لِعِبَادَةِ رَبِّكَ وَ تَعْلَمَ أَنَّهُ أَوْلَى الْخَلْقِ بِكَ فِي حَيَاتِكَ وَ مَوْتِكَ وَ أَنَّ نُصْرَتَهُ عَلَيْكَ وَاجِبَةٌ بِنَفْسِكَ وَ مَا احْتَاجَ إِلَيْهِ مِنْكَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ وَ أَمَّا حَقُّ مَوْلَاكَ الَّذِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ عِتْقَكَ لَهُ وَسِيلَةً إِلَيْهِ وَ حِجَاباً لَكَ مِنَ النَّارِ وَ أَنَّ ثَوَابَكَ فِي الْعَاجِلِ مِيرَاثُهُ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ رَحِمٌ مُكَافَاةً بِمَا أَنْفَقْتَ مِنْ مَالِكَ وَ فِي الْآجِلِ الْجَنَّةُ وَ أَمَّا حَقُّ ذِي الْمَعْرُوفِ عَلَيْكَ فَأَنْ تَشْكُرَهُ وَ تَذْكُرَ مَعْرُوفَهُ وَ تُكْسِبَهُ الْمَقَالَةَ الْحَسَنَةَ وَ تُخْلِصَ لَهُ الدُّعَاءَ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ كُنْتَ قَدْ شَكَرْتَهُ سِرّاً وَ عَلَانِيَةً ثُمَّ إِنْ قَدَرْتَ عَلَى مُكَافَأَتِهِ يَوْماً كَافَأْتَهُ وَ أَمَّا حَقُّ الْمُؤَذِّنِ أَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ مُذَكِّرٌ لَكَ رَبَّكَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ دَاعٍ لَكَ إِلَى حَظِّكَ وَ عَوْنُكَ عَلَى قَضَاءِ فَرْضِ اللهِ عَلَيْكَ فَاشْكُرْهُ عَلَى ذَلِكَ شُكْرَكَ لِلْمُحْسِنِ إِلَيْكَ وَ أَمَّا حَقُّ إِمَامِكَ فِي صَلَاتِكَ فَأَنْ تَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ تَقَلَّدَ السِّفَارَةَ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ رَبِّكَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَكَلَّمَ عَنْكَ وَ لَمْ تَتَكَلَّمْ عَنْهُ وَ دَعَا لَكَ وَ لَمْ تَدْعُ لَهُ وَ كَفَاكَ هَوْلَ الْمُقَامِ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنْ كَانَ بِهِ نَقْصٌ كَانَ بِهِ دُونَكَ وَ إِنْ كَانَ تَمَاماً كُنْتَ شَرِيكَهُ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْكَ فَضْلٌ فَوَقَى نَفْسَكَ بِنَفْسِهِ وَ

صَلَاتَكَ بِصَلَاتِهِ فَتَشْكُرُ لَهُ عَلَى قَدْرِ ذَلِكَ وَ اَمَّا حَقُّ جَلِيسِكَ فَاَنْ تُلِينَ لَهُ جَانِبَكَ وَ تُنْصِفَهُ فِي مُجَازَاةِ اللَّفْظِ وَلَا تَقُومَ مِنْ مَجْلِسِكَ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَمَنْ يَجْلِسُ اِلَيْكَ يَجُوزُ لَهُ الْقِيَامُ عَنْكَ بِغَيْرِ اِذْنِكَ وَ تَنْسَى زَلَّاتِهِ وَ تَحْفَظَ خَيْرَاتِهِ وَلَا تُسْمِعَهُ اِلَّا خَيْراً وَ اَمَّا حَقُّ جَارِكَ فَحِفْظُهُ غَائِباً وَاِكْرَامُهُ شَاهِداً وَ نُصْرَتُهُ اِذَا كَانَ مَظْلُوماً وَ لَا تَتَبَّعُ لَهُ عَوْرَةً فَاِنْ عَلِمْتَ عَلَيْهِ سُوءاً سَتَرْتَهُ عَلَيْهِ وَ اِنْ عَلِمْتَ اَنَّهُ يَقْبَلُ نَصِيحَتَكَ نَصَحْتَهُ فِيمَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ وَ لَا تُسْلِمُهُ عِنْدَ شَدِيدَةٍ وَ تُقِيلُ عَثْرَتَهُ وَ تَغْفِرُ ذَنْبَهُ وَ تُعَاشِرُهُ مُعَاشَرَةً كَرِيمَةً وَ لا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ اَمَّا حَقُّ الصَّاحِبِ فَاَنْ تَصْحَبَهُ بِالتَّفَضُّلِ وَ الْاِنْصَافِ وَ تُكْرِمَهُ كَمَا يُكْرِمُكَ وَ كُنْ عَلَيْهِ رَحْمَةً وَلَا تَكُنْ عَلَيْهِ عَذَاباً وَ لا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ اَمَّا حَقُّ الشَّرِيكِ فَاِنْ غَابَ كَفَيْتَهُ وَاِنْ حَضَرَ رَعَيْتَهُ وَلَا تَحْكُمُ دُونَ حُكْمِهِ وَلَا تُعْمِلُ رَاْيَكَ دُونَ مُنَاظَرَتِهِ وَ تَحْفَظُ عَلَيْهِ مَالَهُ وَلَا تَخُونُهُ فِيمَا عَزَّ اَوْ هَانَ مِنْ اَمْرِهِ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عَلَى الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَتَخَاوَنَا وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ اَمَّا حَقُّ مَالِكَ فَاَنْ لَا تَاْخُذَهُ اِلَّا مِنْ حِلِّهِ وَلَا تُنْفِقَهُ اِلَّا فِي وَجْهِهِ وَلَا تُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِكَ مَنْ لَا يَحْمَدُكَ فَاعْمَلْ فِيهِ بِطَاعَةِ رَبِّكَ وَلَا تَبْخَلْ بِهِ فَتَبُوءَ بِالْحَسْرَةِ وَ النَّدَامَةِ مَعَ السَّعَةِ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ اَمَّا حَقُّ غَرِيمِكَ الَّذِي يُطَالِبُكَ فَاِنْ كُنْتَ مُوسِراً اَعْطَيْتَهُ وَاِنْ كُنْتَ مُعْسِراً اَرْضَيْتَهُ بِحُسْنِ الْقَوْلِ وَ رَدَدْتَهُ عَنْ نَفْسِكَ رَدّاً لَطِيفاً وَ حَقُّ الْخَلِيطِ اَنْ لَا تَغُرَّهُ وَ لَا تَغُشَّهُ وَ لَا تَخْدَعَهُ وَ تَتَّقِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي اَمْرِهِ وَحَقُّ الْخَصْمِ الْمُدَّعِي عَلَيْكَ فَاِنْ كَانَ مَا يَدَّعِي عَلَيْكَ حَقّاً كُنْتَ شَاهِدَهُ عَلَى نَفْسِكَ وَلَمْ تَظْلِمْهُ وَ اَوْفَيْتَهُ حَقَّهُ وَاِنْ كَانَ مَا يَدَّعِي بَاطِلًا رَفَقْتَ بِهِ وَلَمْ تَاْتِ فِي اَمْرِهِ غَيْرَ الرِّفْقِ وَ لَمْ تُسْخِطْ رَبَّكَ فِي اَمْرِهِ وَ لا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ حَقُّ خَصْمِكَ الَّذِي تَدَّعِي عَلَيْهِ اِنْ كُنْتَ مُحِقّاً فِي دَعْوَتِكَ اَجْمَلْتَ مُقَاوَلَتَهُ وَلَمْ تَجْحَدْ حَقَّهُ وَاِنْ كُنْتَ مُبْطِلًا فِي دَعْوَتِكَ اتَّقَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تُبْتَ اِلَيْهِ وَ تَرَكْتَ الدَّعْوَى وَ حَقُّ الْمُسْتَشِيرِ اِنْ عَلِمْتَ اَنَّ لَهُ رَاْياً اَشَرْتَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ تَعْلَمْ اَرْشَدْتَهُ اِلَى مَنْ يَعْلَمُ وَ حَقُّ الْمُشِيرِ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَّهِمَهُ فِيمَا لَا يُوَافِقُكَ مِنْ رَاْيِهِ فَاِنْ وَافَقَكَ حَمِدْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَقُّ الْمُسْتَنْصِحِ اَنْ تُؤَدِّيَ اِلَيْهِ النَّصِيحَةَ وَ لْيَكُنْ مَذْهَبُكَ الرَّحْمَةَ لَهُ وَ الرِّفْقَ بِهِ وَ حَقُّ النَّاصِحِ اَنْ تُلِينَ لَهُ جَنَاحَكَ وَ تُصْغِيَ اِلَيْهِ بِسَمْعِكَ فَاِنْ اَتَى الصَّوَابَ حَمِدْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَاِنْ لَمْ يُوَافِقْ رَحِمْتَهُ وَ لَمْ تَتَّهِمْهُ وَ عَلِمْتَ اَنَّهُ اَخْطَاَ وَ لَمْ تُؤَاخِذْهُ بِذَلِكَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ مُسْتَحِقّاً لِلتُّهَمَةِ فَلَا تَعْبَاْ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِهِ عَلَى حَالٍ وَ لا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ حَقُّ الْكَبِيرِ تَوْقِيرُهُ لِسِنِّهِ وَ اِجْلَالُهُ لِتَقَدُّمِهِ فِي الْاِسْلَامِ قَبْلَكَ وَ تَرْكُ مُقَابَلَتِهِ عِنْدَ الْخِصَامِ وَ لَا تَسْبِقُهُ اِلَى طَرِيقٍ وَ لَا تَتَقَدَّمُهُ وَ لَا تَسْتَجْهِلُهُ وَ اِنْ جَهِلَ عَلَيْكَ

احْتَمَلْتَهُ وَ اَكْرَمْتَهُ لِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَ حُرْمَتِهِ وَ حَقُّ الصَّغِيرِ رَحْمَتُهُ فِي تَعْلِيمِهِ وَ الْعَفْوُ عَنْهُ وَ السَّتْرُ عَلَيْهِ وَ الرِّفْقُ بِهِ وَ الْمَعُونَةُ لَهُ وَ حَقُّ السَّائِلِ إِعْطَاؤُهُ عَلَى قَدْرِ حَاجَتِهِ وَ حَقُّ الْمَسْئُولِ إِنْ أَعْطَى فَاقْبَلْ مِنْهُ بِالشُّكْرِ وَ الْمَعْرِفَةِ بِفَضْلِهِ وَ إِنْ مَنَعَ فَاقْبَلْ عُذْرَهُ وَ حَقُّ مَنْ سَرَّكَ لِلَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ أَنْ تَحْمَدَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَوَّلًا ثُمَّ تَشْكُرَهُ وَ حَقُّ مَنْ أَسَاءَكَ أَنْ تَعْفُوَ عَنْهُ وَ إِنْ عَلِمْتَ أَنَّ الْعَفْوَ عَنْهُ يُضِرُّ انْتَصَرْتَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ لَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولئِكَ ما عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ وَ حَقُّ أَهْلِ مِلَّتِكَ إِضْمَارُ السَّلَامَةِ وَ الرَّحْمَةِ لَهُمْ وَ الرِّفْقُ بِمُسِيئِهِمْ وَ تَأَلُّفُهُمْ وَ اسْتِصْلَاحُهُمْ وَ شُكْرُ مُحْسِنِهِمْ وَ كَفُّ الْأَذَى عَنْهُمْ وَ تُحِبُّ لَهُمْ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَ تَكْرَهُ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَ أَنْ تَكُونَ شُيُوخُهُمْ بِمَنْزِلَةِ أَبِيكَ وَ شُبَّانُهُمْ بِمَنْزِلَةِ إِخْوَتِكَ وَ عَجَائِزُهُمْ بِمَنْزِلَةِ أُمِّكَ وَ الصِّغَارُ بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِكَ وَ حَقُّ الذِّمَّةِ أَنْ تَقْبَلَ مِنْهُمْ مَا قَبِلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تَظْلِمَهُمْ مَا وَفَوْا لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِعَهْدِهِ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی کو لکھا۔ اس کی روایت ابوحمزہ ثمالی سے ہے: تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہر حرکت وسکون ہر حال اور ہر زمانے، ہر مقام اور ہر منزل پر ہر عضو کو ہر حرکت دینے میں خداوند عالم کی طرف سے کوئی نہ کوئی حق ضرور ہے۔ اوران میں سب سے اہم حقوق حقِ حضرت باری عزاسمہ ہے۔ پھر وہ حقوق ہیں جو تمہاری ذات سے متعلق ہیں۔ تمہارے سر سے قدم تک۔ تمہاری نماز، روزے، زکوٰۃ، قربانی وغیرہ کے حقوق ہیں ان حقوق کے علاوہ کچھ حقوق دوسروں کے بھی تمہارے اوپر ہیں۔ ان میں سب سے اہم حق حضرات ائمہ دین کا ہے۔ پھر رعایا اور جو تمہارے زبردست ہیں۔ پھر تمہارے خوش واقربا کے حقوق اوران میں ہر برحق کے شعبے ہیں۔ حضرات ائمہ اور پیشوایان ملت ومذہب کے تین حق ہیں۔ اب سے پہلا حق اس امام وپیشوا کا ہے (جو تمہاری روحانی) تربیت کرتا ہے۔ پھر استاد، پھر بادشاہ، یہ تمام پرورش کرنے والے تمہارے پیشوا ہیں پھر رعایا کے حقوق۔ پھر تمہارے شاگرد، پھر زن وفرزند وغلام وکنیز اور جس طرح تمہارے اعزا کے حقوق ہیں اسی طرح تمہاری رعایا کے حقوق ہیں۔ اعزا میں تمہاری ماں کا حق سب سے زیادہ ہے۔ پھر باپ کا، پھر اولاد، پھر بھائی، پھر جو تم سے زیادہ قریب عزیز ہو، پھر تمہارا محسن سابق، پھر وہ شخص جو اس وقت تم پر احسان کررہا ہے۔ پھر موزن کا حق جو تم کو نماز کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ پھر پیش نماز، پھر دوست پھر ہم سایہ، پھر شریک کار اور ہم نشین، پھر تمہارے مالی، پھر جس نے تم کو قرض دیا ہے، پھر جس کا تم پر کوئی دعویٰ ہے، پھر تمہارا مدعی علیہ، پھر تم سے مشورہ کرنے والے، پھر جس سے تم مشورہ کررہے ہو، پھر بزرگوں کا حق، پھر چھوٹوں کا حق، پھر تم سے درخواست کرنے والے کا حق، پھر اس کا حق جس نے تمہارے ساتھ کوئی بدی کی ہو، ہاتھ سے خواہ زبان سے برے برتاؤ سے، جان کر یا سہواً، پھر مذہب وملت، پھر کافران ذمی کا حق، پھر اور لوگوں کے حقوق۔

(۱) سب سے بزرگ اور پہلا خدا کا حق ہے کہ اس کو وحدہ لاشریک مانو۔ جب تم خلوص کے ساتھ توحید باری کا اقرار کو گے تو خداوند عالم تمہارے دنیا وآخرت کے کاموں کو درست کرے گا۔

(۲) نفس کا حق یہ ہے کہ اطاعت الٰہی میں بسر کرو۔

(۳) زبان کا حق یہ ہے کہ اس کو بری باتوں سے محفوظ رکھو، اچھی باتوں کا عادی بناؤ۔

(۴) کان سے غیبت اور بری باتیں نہ سنو۔

(۵) آنکھوں سے ادھر نہ دیکھو جدھر دیکھنا حرام ہے جو کچھ دیکھو اس سے عبرت اور سبق حاصل کرو۔

(۶) ہاتھوں سے کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

(۷) پیروں سے اس طرف نہ جاؤ جدھر جانا گناہ ہے۔ انہی پیروں سے پل صراط سے گزرنا ہوگا ایسا نہ ہو کہ جہنم میں گر پڑو۔

(۸) پیٹ میں وہ غذا داخل نہ ہو جس کا کھانا حرام ہے اور اندازے سے زیادہ نہ کھاؤ۔

(۹) شرم گاہ سے زنا نہ کرو اور پوشیدہ رکھو۔

(۱۰) نماز پڑھتے وقت یہ خیال رہے کہ تم خدائے عزوجل کی بارگاہ میں کھڑے ہو اور اس طرح جیسے نہایت حقیر و ذلیل بندہ باحال زار وامیدوار رحمت خائف وترسان ایک باوقار وجلیل سلطان السلاطین کے حضور میں جاتا ہے۔

(۱۱) حج کرو تو یہ سمجھ کے تم مہمان الٰہی ہو اپنے گناہوں سے توبہ کے لیے حاضر ہوئے ہو اور تم اپنا فریضہ ادا کر رہے ہو۔

(۱۲) روزہ رکھو تو یہ سمجھ کر خدا نے تمہارے چشم وگوش وشکم اور تمام اعضا پر ایک قفل لگا دیا ہے تا کہ تم کو آتش جہنم سے آزاد کرے۔ روزہ نہ رکھا تو اس پردہ کو تم نے چاک کر دیا جو تم کو جہنم سے بچاتا۔

(۱۳) صدقہ اور زکوٰۃ خزانہ رحمت میں تمہارا اندوختہ اور جمع کی ہوئی رقم ہے اور ایسی امانت ہے جس کے لیے گواہ کی ضرورت نہیں۔ پوشیدہ طور پر صدقہ دینا ظاہر کر کے دینے سے بہتر ہے۔ صدقہ دینے سے ہر بلا دنیا میں دور ہو جاتی ہے اور آخرت میں آتش جہنم تم سے دور ہو جائے گی۔

(۱۴) قربانی کا مطلب یہ ہے کہ تم رضائے الٰہی کے خواہاں ہو مخلوق کی خوشی نہیں چاہتے۔

(۱۵) بادشاہ کے لیے تم اس کے امتحان کا ذریعہ ہو۔ خدا نے اس کو تمہارے اوپر حاکم مقرر فرمایا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم پر غضبناک ہو اور یہ تمہاری ہلاکت کا سبب ہو اور تم اپنے اوپر ظلم کیے جانے کا سبب ہو۔

(۱۶) جس نے تمہاری علمی پرورش کی ہے اس کا حق تمہارے اوپر یہ ہے کہ اس کی تعظیم کرو۔ اس کی باتوں کو غور

سے سنو۔ اپنی آواز کو اس کی آواز سے کم رکھو۔ اگر کوئی سوال کر رہا ہو تو تم اس کو جواب نہ دو۔ اس کے پاس کسی اور سے باتیں نہ کرو۔ اس کے سامنے کسی کی غیبت نہ کرو۔ اگر دوسرا کسی کی غیبت کر رہا ہو تو اس کو روکے اور جس کی غیبت کی جا رہی ہے اس کے عیوب کو چھپاؤ۔ خوبیوں کو بیان کرو۔ اس کے دشمنوں کے پاس نہ بیٹھو۔ اس کے دوستوں سے محبت کرو۔ جب ایسا کرو گے تو فرشتے گواہی دیں گے کہ تم نے صرف رضائے الٰہی کے لیے علم حاصل کیا ہے۔

(۱۷) غلام کا فرض ہے کہ اپنے مالک کی فرمانبرداری کرے، لیکن انہیں باتوں میں جو حکم الٰہی کے مخالف نہ ہوں اس لیے کہ حکم خدا کی مخالفت کر کے مخلوق کی فرمانبرداری ہر طرح سے ناجائز ہے۔

(۱۸) اپنی رعایا کے بارے میں یہ خیال رکھو کہ وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے تمہارے ماتحت ہیں۔ تمہارا فرض ہے کہ ان کے ساتھ عدالت کرو۔ ان کی نادانیوں کو معاف کرو۔ جس طرح باپ اولاد کے ساتھ برتاؤ کرتا ہے۔ ان کو سزا دینے میں جلدی نہ کرو اور خدا کا شکر کرو کہ اس نے تم کو حاکم بنایا محکوم نہیں۔

(۱۹) شاگرد تمہاری سرپرستی میں ہے، اس کو نرمی سے بڑھاؤ خداوند عالم تم سے راضی ہوگا اگر تم نے ان پر سختی کی تو تمہاری قدرت و منزلت ان کی نظر میں نہ رہے گی۔

(۲۰) زوجہ تمہاری آسائش و آرام کے لیے ہے اور تمہارے لیے خدا کی نعمت ہے۔ اس کی عزت کرو۔ آرام و نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ اگرچہ تمہارا حق اس پر زیادہ ہے لیکن تم پر بھی اس کا حق ہے۔ وہ تمہاری قیدی ہے، اس کو نان و نفقہ کے تم ذمہ دار ہو۔ اگر وہ ضد اور جہالت کرے تو معاف کرو۔

(۲۱) تمہارے غلام کا حق یہ ہے کہ اس کو بھی خدا کا بندہ سمجھو جس طرح تم کو خداوند عالم نے گوشت و پوست و خون دیا ہے اس کو بھی دیا ہے۔ تم نے اس کو پیدا نہیں کیا تمہارا اور اس کا خالق ایک ہے۔ وہ تمہارے پاس بطور امانت کے ہے۔ تم اس کو روزی نہیں دیتے ہو۔ روزی دینے والا خدا ہے۔ تم اس کے امین ہو اور وہ تمہارا مطیع۔ جس طرح تم کو مالک بنا کر تم پر احسان کیا ہے۔ تم اس پر احسان کرو۔ وہ تمہارے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر وہ تمہاری مرضی کے مطابق نہیں تو اس کے عوض دوسرا غلام خرید لو لیکن اس پر سختی نہ کرو۔

(۲۲) ماں نے تم کو اپنے پیٹ میں رکھا جہاں کوئی دوسرا نہیں رہ سکتا تھا۔ اس کے خون سے تمہاری پرورش ہوئی۔ تمہاری حفاظت کی۔ خود بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کر کے تم کو کھلایا پلایا۔ خود برہنہ رہی تم کو پہنایا۔ خود دھوپ میں رہی، تم کو سائے میں رکھا۔ تمہاری خدمت کے لیے راتوں کو جاگی۔ تم کسی طرح اس کے احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔

(۲۳) باپ وہ جس سے تم پیدا ہوئے ہو اگر وہ نہ ہوتا تو تمہارا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ باپ تمہارے لیے نعمت اور ہر نعمت کی اصل ہے۔ خدا کا شکر کرو اور تم جیسا چاہیے شکر نہیں کر سکتے۔

(۲۴) اولاد تمہاری تم سے ہے۔ اچھی ہو یا بری اس کے عنوان پرورش کا تم سے سوال کیا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ معرفت الٰہی حاصل کرنے، احکام دین معلوم کرنے میں تم نے اس کی مدد کی یا نہیں۔ اگر اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو گے تو ثواب ورنہ عذاب ہوگا۔

(۲۵) بھائی تمہارا قوت بازو اور تمہاری عزت ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد کرو۔ اس کا فائدہ اور بھلائی مدنظر رکھو۔

(۲۶) غلام جو آزاد کر دیا جائے اس کو خیال رکھنا چاہیے کہ مالک نے باوجودیکہ روپیہ صرف کر کے خریدا تھا لیکن نقصان برداشت کر کے اس کو آزاد کر دیا۔ قید و اسیری کی زحمتوں سے نجات دے دی۔ اب وہ آزادی سے خدا کی عبادت کر سکتا ہے وہ اس کی زندگی میں ہی اور مرنے کے بعد بھی سزاوار نہ رہے۔ اس کے معاملات میں اس کی نصرت کرنا جان و مال سے واجب ہے۔

غلام آزاد کرنے والے کو چاہیے کہ وہ سمجھے کہ میں نے آتش جہنم کے لیے ایک پروانہ فراہم کیا ہے اور قربت الٰہی حاصل ہونے کا وسیلہ ہے۔ اگر اس غلام کا کوئی وارث نہیں تو میں اس کا وارث ہوں اس کے علاوہ آخرت میں بہشت ہے۔

(۲۷) محسن یعنی احسان کرنے والے کا حق یہ ہے کہ اس کے احسان کو ہمیشہ یاد رکھے۔ موقع پر اس کی مدح و ثنا کرے۔ اس کا شکریہ ادا کرے۔ خداوند عالم سے اس کے لیے دعا کرے اور اگر تم کو خداوند عالم اس قابل کر دے تو اس کے احسان کا عوض ادا کرو۔

(۲۸) موذن تم کو وقت پر نماز کی طرف متوجہ کرتا ہے فریضہ ادا کرنے کے لیے بلاتا ہے یہ اس کا احسان ہے۔ تم کو اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

(۲۹) پیش نماز وہ ہے جو بارگاہ الٰہی میں تمہاری نمائندگی کرتا ہے۔ تمہارے مدعا کو خدا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ تمہاری طرف سے خدا کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ نماز میں کوئی خلل ہو تو تم سے مطلب نہیں ہاں درست ہے تو تم ثواب میں اس کے شریک ہو۔ لہٰذا اس کا شکریہ اتنا ادا کرو جس قدر اس کی ذمہ داریاں ہیں۔

(۳۰) ہم نشین کے ساتھ بھی نرمی سے پیش آؤ۔ انصاف سے باتیں کرو، بغیر اجازت کے اس کے پاس سے نہ اٹھو۔ وہ بھی تمہاری اجازت کے بغیر نہ اٹھے۔ اس کی غلطیوں کو بھول جاؤ۔ خوبیوں کو یاد رکھو، اس کے بارے میں جب کہو تو اچھی بات کہو۔

(۳۱) ہم سائے کا احترام اور اس کی عزت کرو۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کی ہر شئے کی حفاظت کرو۔ اس کے عیب کو تلاش نہ کرو۔ جو بے عنوانی تم سے ہو جائے اس کی مکافات کرو۔ اگر کوئی عیب اس کا دیکھو تو پوشیدہ رکھو۔ اگر سمجھو کہ مان

لے گا تو اس کو نصیحت کرو۔ سختیوں میں اس کا ساتھ غلطیوں کو معاف کرو۔

(۳۲) دوست سے عزت و احترام عدل و انصاف کے ساتھ برتاؤ کرو۔ جس طرح وہ تمہارے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ تم بھی اسی طرح اس کے ساتھ پیش آؤ۔ ایسا موقع نہ دو کہ وہ کسی بزرگی و کرامت میں تم سے آگے بڑھ جائے۔ جس طرح وہ تم سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ اگر وہ کسی گناہ کا ارادہ کرے تو روکو۔ اس کے لیے رحمت کا سبب بنو۔ عذاب کا باعث نہ ہو۔

(۳۳) شریک کار اگر نہ موجود ہو تو تم اس کا کام کرو اور موجود ہو تو اس کی مدد کرو۔ اس کے حکم کے خلاف کوئی کام نہ کرو۔ اس سے مشورہ کیے بغیر بھی کوئی کام نہ کرو۔ خواہ وہ کام تمہارا ہی ہو۔ اس کے مال کی حفاظت کرو۔ خیانت نہ کرو، کیونکہ دو شریک جب خیانت نہ کریں۔ خداوند عالم کا ہاتھ ان کے درمیان رہتا ہے۔

(۳۴) مال کو حلال طریقہ سے حاصل کرو اور صحیح مصرف میں خرچ کرو۔ جائز اور مناسب کام میں لاؤ۔ جو تمہارا شکرگزار نہ ہو اس کو اپنی ذات پر مقدم نہ رکھو۔

(۳۵) تمہارے ذمے جس کا مطالبہ اور قرض ہے اس کو ادا کرو۔ ورنہ نرم گفتاری اور شیریں کلامی سے معذرت کرلو۔

(۳۶) اپنے ہم نشین مصاحب اور پاس بیٹھنے والے کو دھوکہ نہ دو اس کے معاملات میں خدا سے ڈرتے رہو۔

(۳۷) جو تم پر کسی حق کا دعویٰ کرے۔ اگر صحیح ہے تو تم اس کا اقرار کرلو۔ اگر غلط ہے تو نرمی سے جواب دو۔

(۳۸) تمہارا کسی پر دعویٰ ہو تو نرمی سے مطالبہ کرو اور دعویٰ غلط کیا ہے تو خدا سے ڈرو اور توبہ کرو اور دعویٰ سے باز آؤ۔

(۳۹) جو تم سے اپنے معاملے میں کوئی مشورہ کرے۔ اگر مفید اور صحیح مشورہ دے سکتے ہو تو خود مشورہ دو اور تمہاری سمجھ یا اختیار سے باہر تو ایسے شخص کا پتہ بتا دو جو مفید مشورہ دے سکے۔

(۴۰) تم جس سے مشورہ لینا چاہو اگر تمہاری مرضی کے خلاف دے تو اس کو بری نظر سے نہ دیکھو اور موافق مزاج ہے تو خدا کا شکر ادا کرو۔

(۴۱) جو چاہتا ہے کہ تم اس کو نصیحت کرو۔ اس کو اس طرح نصیحت کرو جو نصیحت کرنے کا حق ہے۔

(۴۲) تم جس سے نصیحت حاصل کرنا چاہتے ہو اس کے سامنے خاکساری و فروتنی کرو۔ اس کی بات کو غور سے سنو اگر صحیح رائے دے تو بہتر اور اگر غلط کہہ رہا ہے تو بھی اس سے بدگمان و بداندیش نہ ہو اس سے مواخذہ نہ کرو۔

(۴۳) بزرگوں کی عزت و احترام کرو کیونکہ وہ سن میں تم سے زیادہ ہے اس سے لڑنا برا ہے۔ اس کے آگے چلنا اور

بچوں کی طرح باتیں کرنا اچھا نہیں ہے۔ اگر سخت بات کہہ دے تو صبر کرو۔ اس کی پیری کا لحاظ کرو، اسلام کو مدنظر رکھو۔

(۴۴) جو تم سے چھوٹے ہیں ان کی غلطیوں کو معاف کرو۔ شفقت و مہربانی کی باتیں کرو اور سمجھاؤ اس کے عیب کو ظاہر نہ کرو۔ اس کی مدد کرو۔

(۴۵) سوال کرنے والے کو اس کی حالت سے کم نہ دو۔

(۴۶) جس سے تم کوئی خواہش کرو اور وہ تمہاری ضرورت پوری کر دے تو اس کا شکریہ ادا کرو۔ اس کے حق کو پہچانو۔ اگر عذر کرے تو اس کے عذر کو قبول کرو۔

(۴۷) جو تم کو رضائے باری عزاسمہ کے لیے خوش کرے تو پہلے خداوند عالم کی حمد کرو پھر اس کا شکریہ ادا کرو اور احسان مند ہو۔

(۴۸) جس نے تم سے برائی کی ہے اس کی معاف کرو یا بدلہ لے لو۔

(۴۹) برادران ملت کا حق یہ ہے کہ دل سے ان کی صحت و سلامتی کے خواہاں رہو۔ انہیں جو برے ہیں ان کی اصلاح کی کوشش کرو جو اچھے ہیں ان کا شکریہ ادا کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو ان کے لیے بھی وہی چاہو۔ پسران ملت کو اپنا باپ جوانوں کو بھائی اور بچوں کو اپنی اولاد کے برابر جانو۔

(۵۰) ذمی جو پناہ اہل اسلام میں ہیں ان کے اس عمل کو جس کی خداوند عالم نے قبول کیا ہے تم بھی قبول کرو اور ان پر ظلم نہ کرو۔

خمسون خصلة من صفات المؤمن

مومنین کی پچاس صفات

② حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي سُلَيْمَانَ الْحُلْوَانِيِّ اَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ قُوَّةٌ فِي دِينٍ وَ حَزْمٌ فِي لِينٍ وَ اِيمَانٌ فِي يَقِينٍ وَ حِرْصٌ فِي فِقْهٍ وَ نَشَاطٌ فِي هُدًى وَ بِرٌّ فِي اسْتِقَامَةٍ وَ اِغْمَاضٌ عِنْدَ شَهْوَةٍ وَ عِلْمٌ فِي حِلْمٍ وَ شُكْرٌ فِي رِفْقٍ وَ سَخَاءٌ فِي حَقٍّ وَ قَصْدٌ فِي غِنًى وَ تَجَمُّلٌ فِي فَاقَةٍ وَ عَفْوٌ فِي قُدْرَةٍ وَ طَاعَةٌ فِي نَصِيحَةٍ وَ وَرَعٌ فِي رَغْبَةٍ وَ حِرْصٌ فِي جِهَادٍ وَ صَلَاةٌ فِي شُغُلٍ وَ صَبْرٌ فِي شِدَّةٍ وَ فِي الْهَزَاهِزِ وَقُورٌ وَ فِي الْمَكَارِهِ صَبُورٌ وَ فِي الرَّخَاءِ شَكُورٌ لَا يَغْتَابُ وَ لَا يَتَكَبَّرُ وَ لَا يَبْغِي وَ اِنْ بُغِيَ عَلَيْهِ صَبَرَ وَ لَا يَقْطَعُ الرَّحِمَ وَ لَيْسَ بِوَاهِنٍ وَ لَا فَظٍّ وَ لَا غَلِيظٍ وَ لَا

يَسْبِقُهُ بَصَرُهُ وَلَا يَفْضَحُهُ بَطْنُهُ وَلَا يَغْلِبُهُ فَرْجُهُ وَلَا يَحْسُدُ النَّاسَ وَلَا يَفْتُرُ وَلَا يُبَذِّرُ وَلَا يُسْرِفُ بَلْ يَقْتَصِدُ يَنْصُرُ الْمَظْلُومَ وَ يَرْحَمُ الْمَسَاكِينَ نَفْسُهُ مِنْهُ فِي عَنَاءٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ لَا يَرْغَبُ فِي عِزِّ الدُّنْيَا وَلَا يَجْزَعُ مِنْ اَلَمِهَا لِلنَّاسِ هَمٌّ قَدْ اَقْبَلُوا عَلَيْهِ وَلَهُ هَمٌّ قَدْ شَغَلَهُ لَا يُرَى فِي حِلْمِهِ نَقْصٌ وَلَا فِي رَأْيِهِ وَهْنٌ وَ لَا فِي دِينِهِ ضَيَاعٌ يُرْشِدُ مَنِ اسْتَشَارَهُ وَ يُسَاعِدُ مَنْ سَاعَدَهُ وَ يَكِيعُ عَنِ الْبَاطِلِ وَ الْخَنَى وَ الْجَهْلِ فَهَذِهِ صِفَةُ الْمُؤْمِنِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کو چاہیے کہ

(۱) دین میں پختہ اور قوی ہونا چاہیے۔

(۲) احتیاط ملائمت ونرمی میں ہے۔

(۳) ایمان بعد یقین ہو۔

(۴) مسائل شرعیہ حاصل کرنے میں حریص ہو۔

(۵) ہدایت میں نشاط۔

(۶) نیکی میں استقلال و پائیداری۔

(۷) خواہشات سے چشم پوشی۔

(۸) علم وحلم دونوں ساتھ ہوں۔

(۹) شکر گزار رہو۔

(۱۰) مناسب موقع پر سخاوت کرے۔

(۱۱) دولت کے ساتھ میانہ روی ہو۔

(۱۲) بردبار رہو۔

(۱۳) عوض لے سکتا ہو مگر نہ لے۔

(۱۴) اپنے پیشوا کی فرماں برداری کرے،

(۱۵) اپنے پیشوا کا خیر خواہ ہو۔

(۱۶) پرہیز گار رہو۔

(۱۷) جہاد کا شوق ہو۔

(۱۸) کوئی ضروری سے ضروری کام ہو لیکن نماز وقت پر پڑھے۔

(۱۹) سختی میں صبر کرے۔

(۲۰) حوادث زمانہ سے بددل نہ ہو۔

(۲۱) مکروہات دنیا میں باوقار ہو

(۲۲) خوشحالی میں انتہائی شاکر ہو

(۲۳) غیبت نہ کرتا ہو۔

(۲۴) متکبر نہ ہو۔

(۲۵) ظالم نہ ہو۔

(۲۶) ظلم پر صبر کرے۔

(۲۷) قطع رحمی نہ کرتا ہو

(۲۸) کاہل نہ ہو

(۲۹) سنگدل نہ ہو

(۳۰) بداخلاق نہ ہو۔

(۳۱) لالچی نہ ہو

(۳۲) پیٹو نہ ہو۔

(۳۳) خواہش نفسانی اس کو بدنام ورسوا نہ کرے۔

(۳۴) حاسد نہ ہو

(۳۵) بخیل نہ ہو۔

(۳۶) فضول خرچ نہ ہو۔

(۳۷) درمیانی رفتار سے چلے۔

(۳۸) مظلوموں کا مددگار رہو

(۳۹) مسکینوں کی مدد کرے۔

(۴۰) خود تکلیف اٹھائے مگر دوسروں کو آرام دے۔

(۴۱) دنیاوی عزت کی پرواہ نہ کرے۔

(۴۲) مصائب میں فریاد نہ کرے۔

(۴۳) اپنی تکالیف کے وقت لوگوں سے جزع وفزع نہ کرتا ہو

(۴۴) لوگ مصیبت کے وقت اس کی طرف رجوع کرتے ہوں

(۴۵) رائے میں کمزور نہ ہو۔

(۴۶) دین میں پختہ ہو۔

(۴۷) جو مشورہ کرے اس کو صحیح مشورہ دے۔

(۴۸) جو اس کی مدد کرے، اس کا معین ہو۔

(۴۹) بے ہودگی نہ کرتا ہو

(۵۰) بدزبانی سے پرہیز کرے۔

ثواب من حج خمسين حجة

سو حج کرنے والے کا ثواب

③ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ حَجَّ خَمْسِينَ حِجَّةً بَنَى اللهُ لَهُ مَدِينَةً فِي جَنَّةِ عَدْنٍ فِيهَا مِائَةُ أَلْفِ قَصْرٍ فِي كُلِّ قَصْرٍ حُورٌ مِنْ حُورِ الْعِينِ وَأَلْفُ زَوْجَةٍ وَيُجْعَلُ مِنْ رُفَقَاءِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْجَنَّةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو سو حج کرے خداوند عالم جنت عدن میں اس کے لیے ایک محل تعمیر کرتا ہے جس میں سو ہزار قصر ہوتے ہیں اور ہر قصر میں ایک حور اور ہزار عورتیں ہوتی ہیں اور وہ رفیقان محمد وآل محمد صلی اللہ علیہم اجمعین میں ہوتا ہے۔

باب۔ ۲۴

اس باب میں ستر یا اس سے زیادہ عدد کی احادیث ہیں

لأمير المؤمنين عليه السلام سبعون منقبة لم يشركه فيها أحد من الأئمة

امیر المومنین علیہ السلام کے ستر مناقب جن ان کا کوئی شریک نہیں

① حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الدَّقَّاقُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حُكَيْمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام لَقَدْ عَلِمَ الْمُسْتَحْفَظُونَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ مَنْقَبَةٌ اِلَّا وَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِيهَا وَ فَضَلْتُهُ وَ لِي سَبْعُونَ مَنْقَبَةً لَمْ يَشْرَكْنِي فِيهَا اَحَدٌ مِنْهُمْ قُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاَخْبِرْنِي بِهِنَّ فَقَالَ عليه السلام اِنَّ اَوَّلَ مَنْقَبَةٍ لِي اَنِّي لَمْ اُشْرِكْ بِاللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَ لَمْ اَعْبُدِ اللَّاتَ وَ الْعُزَّى وَ الثَّانِيَةُ اَنِّي لَمْ اَشْرَبِ الْخَمْرَ قَطُّ وَ الثَّالِثَةُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اسْتَوْهَبَنِي عَنْ اَبِي فِي صِبَائِي وَ كُنْتُ اَكِيلَهُ وَ شَرِيبَهُ وَ مُؤْنِسَهُ وَ مُحَدِّثَهُ وَ الرَّابِعَةُ اَنِّي اَوَّلُ النَّاسِ اِيمَاناً وَ اِسْلَاماً وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ السَّادِسَةُ اَنِّي كُنْتُ آخِرَ النَّاسِ عَهْداً بِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ دَلَّيْتُهُ فِي حُفْرَتِهِ وَ السَّابِعَةُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اَنَامَنِي عَلَى فِرَاشِهِ حَيْثُ ذَهَبَ اِلَى الْغَارِ وَ سَجَّانِي بِبُرْدِهِ فَلَمَّا جَاءَ الْمُشْرِكُونَ ظَنُّونِي مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله فَاَيْقَظُونِي وَ قَالُوا مَا فَعَلَ صَاحِبُكَ فَقُلْتُ ذَهَبَ فِي حَاجَتِهِ فَقَالُوا لَوْ كَانَ هَرَبَ لَهَرَبَ هَذَا مَعَهُ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَّمَنِي اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ وَ لَمْ يُعَلِّمْ ذَلِكَ اَحَداً غَيْرِي وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اِذَا حَشَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْاَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ نُصِبَ لِي مِنْبَرٌ فَوْقَ مَنَابِرِ النَّبِيِّينَ وَ نُصِبَ لَكَ مِنْبَرٌ فَوْقَ مَنَابِرِ الْوَصِيِّينَ فَتَرْتَقِي عَلَيْهِ وَ

اَمَّا الْعَاشِرَةُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ لَا اُعْطَى فِي الْقِيَامَةِ اِلَّا سَاَلْتُ لَكَ مِثْلَهُ وَ اَمَّا الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ اَنْتَ اَخِي وَ اَنَا اَخُوكَ يَدُكَ فِي يَدِي حَتَّى تَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ اَمَّا الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي اُمَّتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَ اَمَّا الثَّالِثَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَمَّمَنِي بِعِمَامَةِ نَفْسِهِ بِيَدِهِ وَ دَعَا لِي بِدَعَوَاتِ النَّصْرِ عَلَى اَعْدَاءِ اللهِ فَهَزَمْتُهُمْ بِاِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَنِي اَنْ اَمْسَحَ يَدِي عَلَى ضَرْعِ شَاةٍ قَدْ يَبِسَ ضَرْعُهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَلِ امْسَحْ اَنْتَ فَقَالَ يَا عَلِيُّ فِعْلُكَ فِعْلِي فَمَسَحْتُ عَلَيْهَا يَدِي فَدَرَّ عَلَيَّ مِنْ لَبَنِهَا فَسَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرْبَةً ثُمَّ اَتَتْ عَجُوزَةٌ فَشَكَتِ الظَّمَأَ فَسَقَيْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي سَاَلْتُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يُبَارِكَ فِي يَدِكَ فَفَعَلَ وَ اَمَّا الْخَامِسَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَوْصَى اِلَيَّ وَ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا يَلِيَ غُسْلِي غَيْرُكَ وَ لَا يُوَارِي عَوْرَتِي غَيْرُكَ فَاِنَّهُ اِنْ رَاَى اَحَدٌ عَوْرَتِي غَيْرُكَ تَفَقَّاَتْ عَيْنَاهُ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ لِي بِتَقْلِيبِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّكَ سَتُعَانُ فَوَ اللهِ مَا اَرَدْتُ اَنْ اُقَلِّبَ عُضْواً مِنْ اَعْضَائِهِ اِلَّا قُلِّبَ لِي وَ اَمَّا السَّادِسَةَ عَشْرَةَ فَاِنِّي اَرَدْتُ اَنْ اُجَرِّدَهُ فَنُودِيتُ يَا وَصِيَّ مُحَمَّدٍ لَا تُجَرِّدْهُ فَغَسِّلْهُ وَ الْقَمِيصُ عَلَيْهِ فَلَا وَ اللهِ الَّذِي اَكْرَمَهُ بِالنُّبُوَّةِ وَ خَصَّهُ بِالرِّسَالَةِ مَا رَاَيْتُ لَهُ عَوْرَةً خَصَّنِي اللهُ بِذَلِكَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ وَ اَمَّا السَّابِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ زَوَّجَنِي فَاطِمَةَ وَ قَدْ كَانَ خَطَبَهَا اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَزَوَّجَنِي اللهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَنِيئاً لَكَ يَا عَلِيُّ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ زَوَّجَكَ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَوَ لَسْتُ مِنْكَ فَقَالَ بَلَى يَا عَلِيُّ وَ اَنْتَ مِنِّي وَ اَنَا مِنْكَ كَيَمِينِي مِنْ شِمَالِي لَا اَسْتَغْنِي عَنْكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ وَ اَمَّا الثَّامِنَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اَنْتَ صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ فِي الْآخِرَةِ وَ اَنْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَقْرَبُ الْخَلَائِقِ مِنِّي مَجْلِساً يُبْسَطُ لِي وَ يُبْسَطُ لَكَ فَاَكُونُ فِي زُمْرَةِ النَّبِيِّينَ وَ تَكُونُ فِي زُمْرَةِ الْوَصِيِّينَ وَ يُوضَعُ عَلَى رَاْسِكَ تَاجُ النُّورِ وَ اِكْلِيلُ الْكَرَامَةِ يَحُفُّ بِكَ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يَفْرُغَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ وَ اَمَّا التَّاسِعَةَ عَشْرَةَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَتُقَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ فَمَنْ قَاتَلَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ لَكَ بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ شَفَاعَةً فِي مِائَةِ اَلْفٍ مِنْ شِيعَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَمَنِ النَّاكِثُونَ قَالَ طَلْحَةُ وَ الزُّبَيْرُ سَيُبَايِعَانِكَ بِالْحِجَازِ وَ يَنْكُثَانِكَ بِالْعِرَاقِ فَاِذَا فَعَلَا ذَلِكَ فَحَارِبْهُمَا فَاِنَّ فِي قِتَالِهِمَا طَهَارَةً لِاَهْلِ الْاَرْضِ قُلْتُ فَمَنِ الْقَاسِطُونَ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَ

اَصۡحَابُهُ قُلۡتُ فَمَنِ الۡمَارِقُونَ قَالَ اَصۡحَابُ ذِی الثُّدَيَّةِ وَ هُمۡ يَمۡرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمۡرُقُ السَّهۡمُ مِنَ الرَّمۡيَةِ فَاقۡتُلۡهُمۡ فَإِنَّ فِي قَتۡلِهِمۡ فَرَجاً لِاَهۡلِ الۡاَرۡضِ وَ عَذَاباً مُعَجَّلًا عَلَيۡهِمۡ وَ ذُخۡراً لَكَ عِنۡدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ وَ اَمَّا الۡعِشۡرُونَ فَإِنِّي سَمِعۡتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِي مَثَلُكَ فِي اُمَّتِي مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي اِسۡرَائِيلَ فَمَنۡ دَخَلَ فِي وَلَايَتِكَ فَقَدۡ دَخَلَ الۡبَابَ كَمَا اَمَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اَمَّا الۡحَادِيَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَإِنِّي سَمِعۡتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَنَا مَدِينَةُ الۡعِلۡمِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا وَ لَنۡ تُدۡخَلِ الۡمَدِينَةُ إِلَّا مِنۡ بَابِهَا ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّكَ سَتَرۡعَى ذِمَّتِي وَ تُقَاتِلُ عَلَى سُنَّتِي وَ تُخَالِفُكَ اُمَّتِي وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَإِنِّي سَمِعۡتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقَ ابۡنَيَّ الۡحَسَنَ وَ الۡحُسَيۡنَ مِنۡ نُورٍ اَلۡقَاهُ إِلَيۡكَ وَ إِلَى فَاطِمَةَ وَ هُمَا يَهۡتَزَّانِ كَمَا يَهۡتَزُّ الۡقُرۡطَانِ إِذَا كَانَا فِي الۡاُذُنَيۡنِ وَ نُورُهُمَا مُتَضَاعِفٌ عَلَى نُورِ الشُّهَدَاءِ سَبۡعِينَ اَلۡفَ ضِعۡفٍ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدۡ وَعَدَنِي اَنۡ يُكۡرِمَهُمَا كَرَامَةً لَا يُكۡرِمُ بِهَا اَحَداً مَا خَلَا النَّبِيِّينَ وَ الۡمُرۡسَلِينَ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَعۡطَانِي خَاتَمَهُ فِي حَيَاتِهِ وَ دِرۡعَهُ وَ مِنۡطَقَتَهُ وَ قَلَّدَنِي سَيۡفَهُ وَ اَصۡحَابُهُ كُلُّهُمۡ حُضُورٌ وَ عَمِّيَ الۡعَبَّاسُ حَاضِرٌ فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنۡهُ بِذَلِكَ دُونَهُمۡ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنۡزَلَ عَلَى رَسُولِهِ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيۡتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيۡنَ يَدَيۡ نَجۡوَاكُمۡ صَدَقَةً فَكَانَ لِي دِينَارٌ فَبِعۡتُهُ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَكُنۡتُ إِذَا نَاجَيۡتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَصَّدَّقُ قَبۡلَ ذَلِكَ بِدِرۡهَمٍ وَ وَ اللهِ مَا فَعَلَ هَذَا اَحَدٌ مِنۡ اَصۡحَابِهِ قَبۡلِي وَ لَا بَعۡدِي فَاَنۡزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ ا اَشۡفَقۡتُمۡ اَنۡ تُقَدِّمُوا بَيۡنَ يَدَيۡ نَجۡوَاكُمۡ صَدَقَاتٍ فَإِذۡ لَمۡ تَفۡعَلُوا وَ تَابَ اللهُ عَلَيۡكُمۡ الۡآيَةَ فَهَلۡ تَكُونُ التَّوۡبَةُ إِلَّا مِنۡ ذَنۡبٍ كَانَ اَمَّا الۡخَامِسَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَإِنِّي سَمِعۡتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الۡجَنَّةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الۡاَنۡبِيَاءِ حَتَّى اَدۡخُلَهَا اَنَا وَ هِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الۡاَوۡصِيَاءِ حَتَّى تَدۡخُلَهَا اَنۡتَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى بَشَّرَنِي فِيكَ بِبُشۡرَى لَمۡ يُبَشِّرۡ بِهَا نَبِيّاً قَبۡلِي بَشَّرَنِي بِاَنَّكَ سَيِّدُ الۡاَوۡصِيَاءِ وَ اَنَّ ابۡنَيۡكَ الۡحَسَنَ وَ الۡحُسَيۡنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهۡلِ الۡجَنَّةِ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَإِنَّ جَعۡفَراً اَخِي الطَّيَّارُ فِي الۡجَنَّةِ مَعَ الۡمَلَائِكَةِ الۡمُزَيَّنُ بِالۡجَنَاحَيۡنِ مِنۡ دُرٍّ وَ يَاقُوتٍ وَ زَبَرۡجَدٍ وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَعَمِّي حَمۡزَةُ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ فِي الۡجَنَّةِ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَعَدَنِي فِيكَ وَعۡداً لَنۡ يُخۡلِفَهُ جَعَلَنِي نَبِيّاً وَ جَعَلَكَ وَصِيّاً وَ سَتَلۡقَى مِنۡ اُمَّتِي مِنۡ بَعۡدِي مَا لَقِيَ مُوسَى مِنۡ فِرۡعَوۡنَ فَاصۡبِرۡ وَ احۡتَسِبۡ حَتَّى تَلۡقَانِي فَاُوَالِي مَنۡ وَالَاكَ وَ اُعَادِي مَنۡ عَادَاكَ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الۡعِشۡرُونَ فَإِنِّي سَمِعۡتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ

يَا عَلِيُّ اَنْتَ صَاحِبُ الْحَوْضِ لَا يَمْلِكُهُ غَيْرُكَ وَ سَيَأْتِيكَ قَوْمٌ فَيَسْتَسْقُونَكَ فَتَقُولُ لَا وَ لَا مِثْلَ ذَرَّةٍ فَيَنْصَرِفُونَ مُسْوَدَّةً وُجُوهُهُمْ وَ سَتَرِدُ عَلَيْكَ شِيعَتِي وَ شِيعَتُكَ فَتَقُولُ رَوُّوا رِوَاءً مَرْوِيِّينَ فَيَرْوَوْنَ مُبْيَضَّةً وُجُوهُهُمْ وَ اَمَّا الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُحْشَرُ اُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى خَمْسِ رَايَاتٍ فَاَوَّلُ رَايَةٍ تَرِدُ عَلَيَّ رَايَةُ فِرْعَوْنِ هَذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ مُعَاوِيَةُ وَ الثَّانِيَةُ مَعَ سَامِرِيِّ هَذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَ الثَّالِثَةُ مَعَ جَاثَلِيقِ هَذِهِ الْاُمَّةِ وَ هُوَ اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ وَ الرَّابِعَةُ مَعَ اَبِي الْاَعْوَرِ السُّلَمِيِّ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ فَمَعَكَ يَا عَلِيُّ تَحْتَهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لِلْاَرْبَعَةِ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُوراً فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَ هُمْ شِيعَتِي وَ مَنْ وَالانِي وَ قَاتَلَ مَعِيَ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ وَ النَّاكِبَةَ عَنِ الصِّرَاطِ وَ بَابُ الرَّحْمَةِ وَ هُمْ شِيعَتِي فَيُنَادِي هَؤُلَاءِ اَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَى وَ لَكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتَّى جَاءَ اَمْرُ اللهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُورُ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَ لَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَ بِئْسَ الْمَصِيرُ ثُمَّ تَرِدُ اُمَّتِي وَ شِيعَتِي فَيَرْوَوْنَ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ بِيَدِي عَصَا عَوْسَجٍ اَطْرُدُ بِهَا اَعْدَائِي طَرْدَ غَرِيبَةِ الْاِبِلِ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْ لَا اَنْ يَقُولَ فِيكَ الْغَالُونَ مِنْ اُمَّتِي مَا قَالَتِ النَّصَارَى فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لَقُلْتُ فِيكَ قَوْلًا لَا تَمُرُّ بِمَلَإٍ مِنَ النَّاسِ اِلَّا اَخَذُوا التُّرَابَ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْكَ يَسْتَشْفُونَ بِهِ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَصَرَنِي بِالرُّعْبِ فَسَاَلْتُهُ اَنْ يَنْصُرَكَ بِمِثْلِهِ فَجَعَلَ لَكَ مِنْ ذَلِكَ مِثْلَ الَّذِي جَعَلَ لِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْتَقَمَ اُذُنِي وَ عَلَّمَنِي مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَسَاقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ ذَلِكَ اِلَيَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ النَّصَارَى ادَّعَوْا اَمْراً فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَ اَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ فَكَانَتْ نَفْسِي نَفْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ النِّسَاءُ فَاطِمَةَ عليها السلام وَ الْاَبْنَاءُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ ثُمَّ نَدِمَ الْقَوْمُ فَسَاَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ الْاِعْفَاءَ فَاَعْفَاهُمْ وَ الَّذِي اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى وَ الْفُرْقَانَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ لَوْ بَاهَلُونَا لَمُسِخُوا قِرَدَةً وَ خَنَازِيرَ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَّهَنِي يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ ائْتِنِي بِكَفِّ حَصَيَاتٍ مَجْمُوعَةٍ فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ فَاَخَذْتُهَا ثُمَّ شَمِمْتُهَا فَاِذَا هِيَ طَيِّبَةٌ تَفُوحُ مِنْهَا رَائِحَةُ الْمِسْكِ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَرَمَى بِهَا

وُجُوهَ الْمُشْرِكِينَ وَ تِلْكَ الْحَصَيَاتُ اَرْبَعٌ مِنْهَا كُنَّ مِنَ الْفِرْدَوْسِ وَ حَصَاةٌ مِنَ الْمَشْرِقِ وَ حَصَاةٌ مِنَ الْمَغْرِبِ وَ حَصَاةٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِائَةُ اَلْفِ مَلَكٍ مَدَداً لَنَا لَمْ يُكْرِمِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ اَحَداً قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَيْلٌ لِقَاتِلِكَ اِنَّهُ اَشْقَى مِنْ ثَمُودَ وَ مِنْ عَاقِرِ النَّاقَةِ وَ اِنَّ عَرْشَ الرَّحْمَنِ لَيَهْتَزُّ لِقَتْلِكَ فَاَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ فِي زُمْرَةِ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَدْ خَصَّنِي مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ بِعِلْمِ النَّاسِخِ وَ الْمَنْسُوخِ وَ الْمُحْكَمِ وَ الْمُتَشَابِهِ وَ الْخَاصِّ وَ الْعَامِّ وَ ذَلِكَ مِمَّا مَنَّ اللهُ بِهِ عَلَيَّ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ قَالَ لِيَ الرَّسُولُ ﷺ يَا عَلِيُّ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَمَرَنِي اَنْ اُدْنِيَكَ وَ لَا اُقْصِيَكَ وَ اُعَلِّمَكَ وَ لَا اَجْفُوَكَ وَ حَقٌّ عَلَيَّ اَنْ اُطِيعَ رَبِّي وَ حَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ تَعِيَ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنِي بَعْثاً وَ دَعَا لِي بِدَعَوَاتٍ وَ اَطْلَعَنِي عَلَى مَا يَجْرِي بَعْدَهُ فَحَزِنَ لِذَلِكَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ قَدَرَ مُحَمَّدٌ اَنْ يَجْعَلَ ابْنَ عَمِّهِ نَبِيّاً لَجَعَلَهُ فَشَرَّفَنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِالاِطِّلَاعِ عَلَى ذَلِكَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الثَّلَاثُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ يُبْغِضُ عَلِيّاً لَا يَجْتَمِعُ حُبِّي وَ حُبُّهُ اِلَّا فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ اَهْلَ حُبِّي وَ حُبِّكَ يَا عَلِيُّ فِي اَوَّلِ زُمْرَةِ السَّابِقِينَ اِلَى الْجَنَّةِ وَ جَعَلَ اَهْلَ بُغْضِي وَ بُغْضِكَ فِي اَوَّلِ زُمْرَةِ الضَّالِّينَ مِنْ اُمَّتِي اِلَى النَّارِ وَ اَمَّا الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَّهَنِي فِي بَعْضِ الْغَزَوَاتِ اِلَى رَكِيٍّ فَاِذَا لَيْسَ فِيهِ مَاءٌ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَ فِيهِ طِينٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ائْتِنِي مِنْهُ فَاَتَيْتُ مِنْهُ بِطِينٍ فَتَكَلَّمَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اَلْقِهِ فِي الرَّكِيِّ فَاَلْقَيْتُهُ فَاِذَا الْمَاءُ قَدْ نَبَعَ حَتَّى امْتَلَاَ جَوَانِبُ الرَّكِيِّ فَجِئْتُ اِلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي وُفِّقْتَ يَا عَلِيُّ وَ بِبَرَكَتِكَ نَبَعَ الْمَاءُ فَهَذِهِ الْمَنْقَبَةُ خَاصَّةٌ بِي مِنْ دُونِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّ جَبْرَئِيلَ اَتَانِي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى نَظَرَ اِلَى اَصْحَابِكَ فَوَجَدَ ابْنَ عَمِّكَ وَ خَتَنَكَ عَلَى ابْنَتِكَ فَاطِمَةَ خَيْرَ اَصْحَابِكَ فَجَعَلَهُ وَصِيَّكَ وَ الْمُؤَدِّيَ عَنْكَ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَبْشِرْ يَا عَلِيُّ فَاِنَّ مَنْزِلَكَ فِي الْجَنَّةِ مُوَاجِهُ مَنْزِلِي وَ اَنْتَ مَعِي فِي الرَّفِيقِ الْاَعْلَى فِي اَعْلَى عِلِّيِّينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ مَا اَعْلَى عِلِّيُّونَ فَقَالَ قُبَّةٌ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ لَهَا سَبْعُونَ اَلْفَ مِصْرَاعٍ مَسْكَنٌ لِي وَ لَكَ يَا عَلِيُّ وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَسَّخَ حُبِّي فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وَ كَذَلِكَ رَسَّخَ حُبَّكَ يَا عَلِيُّ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَسَّخَ بُغْضِي وَ بُغْضَكَ فِي قُلُوبِ الْمُنَافِقِينَ

فَلَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَ لَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ كَافِرٌ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يُبْغِضَكَ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَعِيٌّ وَ لَا مِنَ الْعَجَمِ اِلَّا شَقِيٌّ وَ لَا مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا سَلَقْلَقِيَّةٌ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَانِي وَ اَنَا رَمِدُ الْعَيْنِ فَتَفَلَ فِي عَيْنِي وَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَرَّهَا فِي بَرْدِهَا وَ بَرْدَهَا فِي حَرِّهَا فَوَ اللهِ مَا اشْتَكَتْ عَيْنِي اِلَى هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهُ وَ عُمُومَتَهُ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ وَ فَتَحَ بَابِي بِاَمْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَيْسَ لِاَحَدٍ مَنْقَبَةٌ مِثْلُ مَنْقَبَتِي وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَنِي فِي وَصِيَّتِهِ بِقَضَاءِ دُيُونِهِ وَ عِدَاتِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي مَالٌ فَقَالَ سَيُعِينُكَ اللهُ فَمَا اَرَدْتُ اَمْراً مِنْ قَضَاءِ دُيُونِهِ وَ عِدَاتِهِ اِلَّا يَسَّرَهُ اللهُ لِي حَتَّى قَضَيْتُ دُيُونَهُ وَ عِدَاتِهِ وَ اَحْصَيْتُ ذٰلِكَ فَبَلَغَ ثَمَانِينَ اَلْفاً وَ بَقِيَ بَقِيَّةٌ اَوْصَيْتُ الْحَسَنَ اَنْ يَقْضِيَهَا وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَتَانِي فِي مَنْزِلِي وَ لَمْ يَكُنْ طَعِمْنَا مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقُلْتُ وَ الَّذِي اَكْرَمَكَ بِالْكَرَامَةِ وَ اصْطَفَاكَ بِالرِّسَالَةِ مَا طَعِمْتُ وَ زَوْجَتِي وَ ابْنَايَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا فَاطِمَةُ ادْخُلِي الْبَيْتَ وَ انْظُرِي هَلْ تَجِدِينَ شَيْئاً فَقَالَتْ خَرَجْتُ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَدْخُلُهُ اَنَا فَقَالَ ادْخُلْ بِاسْمِ اللهِ فَدَخَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِطَبَقٍ مَوْضُوعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ مِنْ تَمْرٍ وَ جَفْنَةٍ مِنْ ثَرِيدٍ فَحَمَلْتُهَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا عَلِيُّ رَاَيْتَ الرَّسُولَ الَّذِي حَمَلَ هٰذَا الطَّعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ صِفْهُ لِي فَقُلْتُ مِنْ بَيْنِ اَحْمَرَ وَ اَخْضَرَ وَ اَصْفَرَ فَقَالَ تِلْكَ خِطَطُ اخُطُوطُ جَنَاحِ جَبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام مُكَلَّلَةً بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوتِ فَاَكَلْنَا مِنَ الثَّرِيدِ حَتَّى شَبِعْنَا فَمَا رُئِيَ اِلَّا خَدْشُ اَيْدِينَا وَ اَصَابِعِنَا فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذٰلِكَ مِنْ بَيْنِ اَصْحَابِهِ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الْاَرْبَعُونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَصَّ نَبِيَّهُ ﷺ بِالنُّبُوَّةِ وَ خَصَّنِي النَّبِيُّ ﷺ بِالْوَصِيَّةِ فَمَنْ اَحَبَّنِي فَهُوَ سَعِيدٌ يُحْشَرُ فِي زُمْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَام وَ اَمَّا الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بِبَرَاءَةَ مَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا مَضَى اَتَى جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَا يُؤَدِّي عَنْكَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِنْكَ فَوَجَّهَنِي عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَلَحِقْتُهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَخَذْتُهَا مِنْهُ فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذٰلِكَ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَقَامَنِي لِلنَّاسِ كَافَّةً يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ فَبُعْداً وَ سُحْقاً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا عَلِيُّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ جَبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَقُلْتُ بَلَى قَالَ قُلْ يَا رَازِقَ الْمُقِلِّينَ وَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِينِ وَ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِينَ وَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ارْحَمْنِي وَ

ارْزُقْنِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَنْ يَذْهَبَ بِالدُّنْيَا حَتَّى يَقُومَ مِنَّا الْقَائِمُ يَقْتُلُ مُبْغِضِينَا وَ لَا يَقْبَلُ الْجِزْيَةَ وَ يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَ الْاَصْنَامَ وَ يَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا وَ يَدْعُو إِلَى اَخْذِ الْمَالِ فَيَقْسِمُهُ بِالسَّوِيَّةِ وَ يَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ سَيَلْعَنُكَ بَنُو اُمَيَّةَ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ مَلَكٌ بِكُلِّ لَعْنَةٍ اَلْفَ لَعْنَةٍ فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ لَعَنَهُمْ اَرْبَعِينَ سَنَةً وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِي سَيُفْتَتَنُ فِيكَ طَوَائِفُ مِنْ اُمَّتِي فَيَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يُخَلِّفْ شَيْئاً فَبِمَا ذَا اَوْصَى عَلِيّاً اَ وَ لَيْسَ كِتَابُ رَبِّي اَفْضَلَ الْاَشْيَاءِ بَعْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَئِنْ لَمْ تَجْمَعْهُ بِإِتْقَانٍ لَمْ يُجْمَعْ اَبَداً فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ مِنْ دُونِ الصَّحَابَةِ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَصَّنِي بِمَا خَصَّ بِهِ اَوْلِيَاءَهُ وَ اَهْلَ طَاعَتِهِ وَ جَعَلَنِي وَارِثَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَنْ سَاءَهُ سَاءَهُ وَ مَنْ سَرَّهُ سَرَّهُ وَ اَوْمَاَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْغَزَوَاتِ فَفَقَدَ الْمَاءَ فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ قُمْ إِلَى هَذِهِ الصَّخْرَةِ وَ قُلْ اَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ انْفَجِرِي لِي مَاءً فَوَ اللهِ الَّذِي اَكْرَمَهُ بِالنُّبُوَّةِ لَقَدْ اَبْلَغْتُهَا الرِّسَالَةَ فَاطَّلَعَ مِنْهَا مِثْلُ ثُدِيِّ الْبَقَرِ فَسَالَ مِنْ كُلِّ ثَدْيٍ مِنْهَا مَاءٌ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذَلِكَ اَسْرَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ انْطَلِقْ يَا عَلِيُّ فَخُذْ مِنَ الْمَاءِ وَ جَاءَ الْقَوْمُ حَتَّى مَلَئُوا قِرَبَهُمْ وَ إِدَاوَاتِهِمْ وَ سَقَوْا دَوَابَّهُمْ وَ شَرِبُوا وَ تَوَضَّئُوا فَخَصَّنِي اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِذَلِكَ مِنْ دُونِ الصَّحَابَةِ وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَنِي فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ وَ قَدْ نَفِدَ الْمَاءُ فَقَالَ يَا عَلِيُّ ائْتِنِي بِتَوْرٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى وَ يَدِي مَعَهَا فِي التَّوْرِ فَقَالَ انْبُعْ فَنَبَعَ الْمَاءُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِنَا وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ الْخَمْسُونَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَجَّهَنِي إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ وَجَدْتُ الْبَابَ مُغْلَقاً فَزَعْزَعْتُهُ شَدِيداً فَقَلَعْتُهُ وَ رَمَيْتُ بِهِ اَرْبَعِينَ خُطْوَةً فَدَخَلْتُ فَبَرَزَ إِلَيَّ مَرْحَبٌ فَحَمَلَ عَلَيَّ وَ حَمَلْتُ عَلَيْهِ وَ سَقَيْتُ الْاَرْضَ مِنْ دَمِهِ وَ قَدْ كَانَ وَجَّهَ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهِ فَرَجَعَا مُنْكَسِفَيْنِ وَ اَمَّا السِّتُّونَ فَإِنِّي قَتَلْتُ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ وَ كَانَ يُعَدُّ بِاَلْفِ رَجُلٍ وَ اَمَّا الْحَادِيَةُ وَ السِّتُّونَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي اُمَّتِي مَثَلُ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ فَمَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَ اَعَانَكَ بِلِسَانِهِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ وَ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهِ وَ اَعَانَكَ بِلِسَانِهِ وَ نَصَرَكَ بِيَدِهِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ وَ اَمَّا الثَّانِيَةُ وَ السِّتُّونَ فَإِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَمِيعِ الْمَوَاطِنِ وَ الْحُرُوبِ وَ كَانَتْ رَايَتُهُ مَعِي وَ اَمَّا الثَّالِثَةُ وَ السِّتُّونَ فَإِنِّي لَمْ اَفِرَّ مِنَ الزَّحْفِ قَطُّ وَ لَمْ يُبَارِزْنِي اَحَدٌ إِلَّا سَقَيْتُ

الْاَرْضَ مِنْ دَمِهٖ وَ اَمَّا الرَّابِعَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اُتِیَ بِطَیْرٍ مَشْوِیٍّ مِنَ الْجَنَّةِ فَدَعَا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ یَدْخُلَ عَلَیْهِ اَحَبُّ خَلْقِهٖ اِلَیْهِ فَوَفَّقَنِی اللهُ لِلدُّخُولِ عَلَیْهِ حَتّٰی اَکَلْتُ مَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ الطَّیْرِ وَ اَمَّا الْخَامِسَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّی کُنْتُ اُصَلِّی فِی الْمَسْجِدِ فَجَاءَ سَائِلٌ فَسَاَلَ وَ اَنَا رَاکِعٌ فَنَاوَلْتُهُ خَاتَمِی مِنْ اِصْبَعِی فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِیَّ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِینَ آمَنُوا الَّذِینَ یُقِیمُونَ الصَّلَاةَ وَ یُؤْتُونَ الزَّکَاةَ وَ هُمْ رَاکِعُونَ وَ اَمَّا السَّادِسَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی رَدَّ عَلَیَّ الشَّمْسَ مَرَّتَیْنِ وَ لَمْ یَرُدَّهَا عَلٰی اَحَدٍ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ غَیْرِی وَ اَمَّا السَّابِعَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَ اَنْ اُدْعٰی بِاِمْرَةِ الْمُؤْمِنِینَ فِی حَیَاتِهٖ وَ بَعْدَ مَوْتِهٖ وَ لَمْ یُطْلِقْ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ غَیْرِی وَ اَمَّا الثَّامِنَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ یَا عَلِیُّ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ نَادٰی مُنَادٍ مِنْ بُطْنَانِ الْعَرْشِ اَیْنَ سَیِّدُ الْاَنْبِیَاءِ فَاَقُومُ ثُمَّ یُنَادٰی اَیْنَ سَیِّدُ الْاَوْصِیَاءِ فَتَقُومُ وَ یَاْتِینِی رِضْوَانُ بِمَفَاتِیحِ الْجَنَّةِ وَ یَاْتِینِی مَالِكٌ بِمَقَالِیدِ النَّارِ فَیَقُولَانِ اِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ اَمَرَنَا اَنْ نَدْفَعَهَا اِلَیْكَ وَ نَاْمُرَكَ اَنْ تَدْفَعَهَا اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَتَکُونُ یَا عَلِیُّ قَسِیمَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ اَمَّا التَّاسِعَةُ وَ السِّتُّونَ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ یَقُولُ لَوْلَاكَ مَا عُرِفَ الْمُنَافِقُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِینَ وَ اَمَّا السَّبْعُونَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَامَ وَ نَوَّمَنِی وَ زَوْجَتِی فَاطِمَةَ وَ ابْنَیَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ وَ اَلْقٰی عَلَیْنَا عَبَاءَةً قَطَوَانِیَّةً فَاَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فِینَا اِنَّمَا یُرِیدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیراً وَ قَالَ جَبْرَئِیلُ علیه السلام اَنَا مِنْکُمْ یَا مُحَمَّدُ فَکَانَ سَادِسَنَا جَبْرَئِیلُ علیه السلام.

مکحول کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہے کہ میں ہر صحابی کی فضیلت میں شریک ہوں اور اس سے افضل ہوں اور مجھ میں ستر فضیلتیں ایسی ہیں جو کسی میں نہیں۔

(۱) میں نے ایک آن کے لیے بھی خدا کے سوا کسی کی پرستش نہیں کی اور نہ لات وعزیٰ کی پرستش کی۔

(۲) کبھی شراب نہیں پی۔

(۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو کمسنی ہی میں میرے والد سے لے لیا تھا اور میں اسی زمانے سے حضرت کے ساتھ رہا اور آپ کی خدمت کا شرف حاصل کرتا رہا۔

(۴) میں سب سے پہلے اسلام وایمان لایا۔

(۵) حسب ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو آپ سے وہی نسبت ومنزلت تھی جو جناب ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی۔

(۶) میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر میں اتارا اور سب کے بعد آپ سے جدا ہوا۔

(۷) میں شبِ ہجرت حضرت کے فرش خواب پر سویا۔ مشرکوں نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں گئے؟ میں نے کہا ضرورت سے گئے ہیں۔ سب نے کہا بیشک اگر ہمارے خوف سے بھاگے ہوتے تو علی ضرورت ان کے ساتھ جاتے۔

(۸) مجھ کو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے کہ ہر بر ور سے ہزار ہزار بات علم کے اور کشادہ ہو گئے اور تمام اصحاب میں کسی کو علم کا ایک باب بھی تعلیم نہ فرمایا۔

(۹) حضرت نے فرمایا کہ یا علی روز قیامت تمام انبیاء اپنے اپنے منبروں پر ہوں گے اور میرا منبر ہر نبی کے منبر سے برتر ہوگا اور ان کے اوصیا بھی اپنے اپنے منبروں پر ہوں گے اور تمہارا منبر ہر وصی کے منبر سے برتر ہوگا اور اس پر بیٹھو گے۔

(۱۰) حضرت نے فرمایا ہے کہ روز قیامت مجھ کو کوئی شرف نہ حاصل ہوگا مگر یہ کہ تم کو بھی ویسا ہی شرف دیا جائے گا۔

(۱۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ تمہاری مثال کشتی نوح کی ہے جس نے اس کی مخالفت کی اور اس پر نہ بیٹھا وہ غرق ہوا جس نے تم سے روگردانی کی وہ گمراہ ہوا۔

(۱۲) میں حضرت کا بھائی ہوں اور حضرت میرے بھائی۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم دونوں جنت میں ساتھ جائیں گے۔

(۱۳) روز جنگ (خندق) حضرت نے اپنا عمامہ میرے سر پر باندھ کر دعائے فتح و کامیابی دی اور میں نے خدا کی مدد سے دشمن کو قتل کیا۔

(۱۴) ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ یہ گوسفند جس کا دودھ خشک ہو گیا ہے اس کا دودھ نکالو۔ میں نے عرض کی یا حضرت آپ اپنا دست برکت اس پر پھیریں۔ آپ نے فرمایا کہ یا علی تمہارا فعل میرا فعل ہے۔ میں نے آپ کے حکم سے دودھ دوہ کر حضرت کی خدمت میں پیش کیا۔

(۱۵) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنا وصی قرار دیا اور فرمایا کہ یا علی تمہارے سوا کوئی اور مجھ سے غسل نہ دے نہ دفن کرے۔ اگر کسی نے غسل دیا اور اس کی نظر میرے جسم پر پڑیں تو آنکھیں نکل پڑیں گی۔

(میں نے عرض کی یا حضرت میں تنہا کیوں کر آپ کو غسل دوں گا۔ فرمایا غیبی امداد تمہارے شامل حال ہوگی۔ خدا کی قسم میں نے حضرت کے جس عضو کو اٹھانا چاہا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ خود اٹھا جا رہا ہے۔

(۱۶) میں نے چاہا کہ غسل دینے کے لیے حضرت کا کرتہ اتاروں لیکن ایک غیبی آواز آئی کہ یا علی جسم رسول کو برہنہ نہ کرو۔ تمام اصحاب پیغمبر میں یہ شرافت مجھی کو حاصل ہے۔

(۱۷) باوجود اس کے کہ ابوبکر و عمر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فاطمہ کی درخواست کی تھی مگر خداوند عالم کے حکم سے میرا عقد سیدہ کے ساتھ ہوا۔ حضرت فرمایا کہ یا علی تم کو گوارا ہو یہ نعمت کہ خدا نے تمہاری شادی فاطمہ کے ساتھ کی۔ میں نے عرض

کی یا حضرت کیا میں آپ سے نہیں ہوں۔ فرمایا (بیشک) تم مجھ سے ہو اور میں تم سے۔ جس طرح ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کا معین و مددگار رہوتا ہے اسی طرح ہم ہیں اور دنیا و آخرت میں ایک دوسرے سے مستغنی نہیں ہیں۔

(۱۸) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت میں میرے علم بردار ہو گے۔ لوائے حمد تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔ اس دن تم مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہو گے۔ میری مسند گروہ انبیاء میں اور تمہاری گروہ اوصیاء میں ہوگی۔ تاج نور اور اکلیل کرامت تمہارے سر پر رکھا جائے گا اور ستر ہزار فرشتے تم کو اپنے حلقے میں لیے رہیں گے جب تک خداوند عالم حساب خلائق سے فارغ ہو۔

(۱۹) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ عن قریب تم ناکثان و مارقان و قاسطان سے جنگ کرو گے۔ تم اپنے دشمن کے ہر ہر فرد کے عوض ایک ایک لاکھ شیعوں کی شفاعت کرو گے۔

میں نے عرض کی یا حضرت ناکثان سے کون سا گروہ مقصود ہے؟ فرمایا طلحہ وزبیر جو حجاز میں تم سے بیعت کریں گے اور عراق میں منحرف ہو جائیں گے جب وہ لوگ تم سے پھر جائیں تو ان سے جنگ کرنا تاکہ اہل زمین پاک ہو جائیں۔

میں نے عرض کی مارقین کون ہیں؟ فرمایا خوارج جو ذوالندیہ کا گروہ ہے وہ لوگ اس طرح دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ ان کو قتل کرنا کہ اہل زمین کو راحت ہو اور ان پر عذاب اور تمہارے لیے عمل خیر کا ذخیرہ۔

پھر میں نے سوال کیا قاسطین کون لوگ ہیں؟ فرمایا معاویہ اور اس کے ہم خیال۔

(۲۰) میرے بارے میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری مثال میری امت میں باب حطہ کی ہے بنی اسرائیل میں یعنی جس کے دل میں تمہاری محبت ہے دوا یہ میں دین میں اس در سے داخل ہوا جس در سے داخل ہونے کا خدا نے حکم دیا ہے۔

(۲۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور اے علی تم اس کا دروازہ۔ شہر میں کوئی آ نہیں سکتا جب تک دروازے سے داخل نہ ہو۔

(پھر فرمایا یا علی تم عن قریب میرے عہد کا لحاظ کرو گے اور میری ہی طرح جہاد کرو گے۔ مگر میری امت تمہاری مخالفت کرے گی۔

(۲۲) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے فرزندوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ حسن و حسین کو خدا نے اس نور سے پیدا کیا ہے جو تم کو اور فاطمہ کو ملا ہے ان کی مثال دو گوشواروں کی ہے جو کانوں میں چمکتے رہتے ہیں اور شہدا کے نور سے ستر درجہ زیادہ نورانی ہوتے ہیں۔ اے علی خدا نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کو وہ عزت دوں گا جو انبیاء و مرسلین کے علاوہ کسی کو حاصل نہ ہوگی۔

(۲۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگوٹھی، زرہ اور کمر بند مجھ کو عنایت فرمایا۔ تلوار میری کمر میں باندھی حالانکہ تمام اصحاب خصوصاً میرے چچا عباس موجود تھے۔

(۲۴) آیہ نجویٰ پر عمل کرنے والا سارے اصحاب میں میرے سوا کوئی اور نہیں۔

(۲۵) حضرت نے فرمایا کہ تمام انبیاء پر بہشت حرام ہے جب تک میں اخل جنت نہ ہوں اور تمام اوصیاء پر حرام ہے۔ جب تک تم داخل نہ ہو یا علی خداوند عالم نے تمہارے بارے میں ایسا مژدہ دیا ہے جو کسی پیغمبر کو نہیں دیا گیا یعنی تم تمام انبیاء کے سید و سردار ہو اور تمہارے دونوں فرزند سردار جوانان جنت ہیں۔

(۲۶) جعفر طیار میرا بھائی ہے جو جواہر نگار پروں سے جنت میں فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔

(۲۷) میرے چچا حمزہ سید الشہداء ہیں۔

(۲۸) حضرت فرما گئے ہیں کہ خداوند عالم نے تمہارے بارے میں خبر دی ہے کہ میں پیغمبر ہوں اور تم میرے جانشین۔ عنقریب میری امت تمہارے ساتھ وہی برتاؤ جو قوم موسیٰ نے جناب موسیٰ کے ساتھ کیا تھا۔ صبر کرنے کے لیے آمادہ رہو۔ یا علی تمہارا دوست میرا دوست۔ میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

(۲۹) مجھ کو حضرت نے خبر دی ہے کہ روز قیامت حوض کوثر پر تمہارا تسلط اور قبضہ تم میرے اور اپنے دشمنوں کو وہاں سے مایوس واپس کرو گے اور دوستوں کو سیراب کرو گے۔

(۳۰) حضرت فرما گئے ہیں کہ میری امت کے پانچ علم بردار بروز قیامت محشور ہوں گے۔ سب سے پہلا علم بردار اس امت کا فرعون معاویہ ہے۔ دوسرے اس امت کا سامری عمر عاص ہے۔ تیسرے اس امت کا جاثلیق ابوموسیٰ اشعری ہے۔ چوتھا علم ابواعور سلمی کا ہے اور پانچواں علم یا علی تمہارا ہوگا جس کے نیچے سارے مومنین ہوں گے تم ان کے پیشوا ہو گے۔

اس کے بعد خداوند عالم پہلے چار علم برداروں سے فرمائے گا کہ جاؤ اور نور کو تلاش کرو۔ ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو جائے گی جس کے اندر رحمت الٰہی ہوگی اور وہ میرے شیعہ ہوں گے اور وہ لوگ جنہوں نے مجھ سے محبت کی میرے ساتھ باغیوں اور ناکثوں سے جنگ کی، یہی وہ لوگ یعنی دشمن آواز دیں گے کہ آیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے۔ یہ لوگ کہیں گے، تھے تو لیکن تم نے خود اپنے کو فریب دیا اور شک میں مبتلا ہو گئے۔ دنیا کی آرزو نے تم کو دھوکہ دیا یہاں تک کہ تم کو موت آ گئی۔ آج نہ تم سے کوئی عوض قبول کیا جائے گا۔ نہ کفار سے تمہاری جگہ جہنم۔ تم کو وہیں پناہ ملے گی اور انجام تمہارا برا ہے پھر میرے دوست آ آ کر حوض محمدی سے سیراب ہوں گے۔ میرے ہاتھ میں ایک عصا ہوگا جس سے میں دشمنان خدا ہٹاتا جاؤں گا۔ جس طرح اجنبی اونٹ کنوئیں پر سے ہٹا دیا جاتا ہے۔

(۳۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر یہ خیال نہ ہوگا کہ امت کے غالی تمہارے حق میں وہ کلمہ

کہیں جو پسر جناب مریم کے متعلق نصرانی کہتے ہیں تو آج تمہاری وہ فضیلت بیان کرتا کہ تم جدھر سے گزرتے لوگ تمہارے قدموں کی خاک باعث شفا سمجھ کا اٹھالے جاتے۔

(۳۲) حضرت نے فرمایا ہے کہ جس طرح خداوند عالم نے دشمنوں سے مجھ کو محفوظ رکھا اور مدد کی میں نے دعا کی ہے کہ اسی طرح تم کو بھی محفوظ رکھے۔

(۳۳) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اخبار گزشتہ وآئندہ مجھے بتائے۔

(۳۴) آیہ مباہلہ میں انفسنا سے میں، نسائنا سے فاطمہ زہرا، ابنائنا سے حسن وحسین مراد ہیں۔

(۳۵) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز جنگ مجھ سے ایک مٹھی خاک منگوائی۔ میں نے اٹھا کر سونگھی تو اس سے بوئے مشک آ رہی تھی۔ میں نے وہ مٹی حضرت کی خدمت میں پیش کی۔ اس میں چار سنگریزے فردوس کے۔ ایک مشرق کا، ایک مغرب کا، ایک تحت عرش کا تھا۔ حضرت نے لے کر مشرکین کی طرف پھینکا۔ اس میں ہر دانہ کے ساتھ ایک لاکھ فرشتے میری مدد کے لیے آئے تھے۔ خدا نے اس فضیلت سے نہ مجھے پہلے کسی کو سرفراز کیا نہ میرے بعد معزز وممتاز فرمائے گا۔

(۳۶) حضرت فرما چکے ہیں یا علی تمہارے قاتل پروائے ہے، وہ نمرود سے زیادہ بدنصیب، پے کنندہ ناقہ ثمود سے زیادہ شقی ہے۔ تمہارے قتل سے عرش الٰہی لرزاں ہوگا۔ خوشخبری ہو تم کو کہ تمہارا شمار گروہ صدیقین وشہداء صالحین میں ہے۔

(۳۷) تمام اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خداوند عالم نے قرآن کی ناسخ ومنسوخ ومحکم ومتشابہ عام وخاص کا علم عنایت فرمایا۔ یہ مجھ پر اللہ کا احسان ہے اس نے حضرت کو حکم دیا کہ مجھ کو اپنے سے قریب تر رکھیں۔ تعلیم دین اور سختی نہ فرمائیں اور مجھ کو یاد رکھنے کی تاکید فرمائیں۔

(۳۸) حضرت نے مجھ کو ایک لڑائی پر پہنچا کر میرے حق میں دعا کی اور جو باتیں میرے جانے کے بعد ہوئیں، ان سے مجھ کو آگاہ فرمایا۔ بعض اصحاب نے حضرت کے اس لطف وکرم کو دیکھ کر کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار میں ہوتا تو علی کو نبوت بھی دیدیتے۔

(۳۹) حضرت کا ارشاد ہے جو مجھ کو دوست رکھے اور علی کا دشمن ہو وہ ہرگز میرا دوست نہیں۔ صرف مومن ہی کے دل میں میری اور علی کی محبت بیک وقت ہو سکتی ہے۔ فرمایا یا علی میرے اور تمہارے دوست کو خداوند عالم نے جنت کا پیش رو بنایا ہے اور میرے اور تمہارے دشمنوں کو جہنمی قرار دیا ہے۔

(۴۰) کسی لڑائی میں ایک بار حضرت نے مجھ کو پانی لانے کے لیے کنوئیں پر بھیجا۔ کنواں خشک پڑا تھا میں نے عرض کی، یا حضرت کنواں خشک ہے۔ آپ نے فرمایا اس کی گیلی مٹی لے آؤ۔ میں لے آیا۔ آپ نے اس پر کچھ پڑھا اور فرمایا یہ مٹی پھر اسی کنوئیں میں ڈال دو۔ میں نے کنوئیں میں ڈال دی، کنوئیں سے پانی ابلنے لگا۔ میں نے حضرت کو خبر دی آپ

نے فرمایا کہ یہ پانی برکت سے نکلا۔

(۴۱) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل امین نے مجھ کو خبر دی کہ خداوند عالم نے آپ کے اصحاب پر نظر فرمائی اور آپ کے خویش علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ان میں سب سے بہتر دیکھ کر ان کو آپ کا جانشین بنایا۔

(۴۲) حضرت فرمایا ہے کہ بہشت عنبر سرشت میں میرا قصر اور تمہارا برابر برابر ہے۔ تم اعلائے علیین میں میرے ساتھ ہوگے۔ میں نے عرض کی یا حضرت اعلائے علیین کیا ہے؟ فرمایا اعلائے علیین سفید موتی کا محل ہے جس میں ستر ہزار دروازے ہیں اور وہ ہم دونوں کا محل ہے۔

(۴۳) حضرت فرمایا ہے کہ یا علی صرف مومن پرہیز گار تم سے محبت کرے گا اور تمہارا دشمن منافق ہوگا۔

(۴۴) حضرت فرما گئے ہیں کہ میرا دشمن عرب ہے تو ولدالزنا ہوگا اور عجمی ہے تو بدنصیب ہوگا۔

(۴۵) حضرت نے میری آنکھوں پر لعاب دہن لگا کر دعا کی اور جب سے مجھے آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی۔

(۴۶) حضرت نے اپنے تمام اصحاب کو حکم دیا کہ جن کے دروازے مسجد میں ہیں وہ بند کرلیں، لیکن میرے لیے یہ حکم نہیں تھا۔

(۴۷) حضرت نے مجھ سے وصیت کی تھی کہ قرضوں کو ادا کروں۔ وعدوں کو پورا کروں۔ میں نے عرض کی یا حضرت میں کیوں کر ادا کرسکتا ہوں؟ حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری مدد فرمائے گا (ویسا ہی ہوا کہ) جب میں نے قرض ادا یا وعدہ کو پورا کرنا چاہا، خداوند عالم نے میری مدد فرمائی اور میں نے اسی ہزار ادا کردیئے۔ بقیہ کے متعلق میں نے اپنے فرزند حسن سے وصیت کی ہے، وہ ادا کرے گا۔

(۴۸) حضرت ایک بار میرے یہاں تشریف لائے۔ ہم لوگ تین دن کے فاقے سے تھے۔ آپ نے فرمایا کچھ کھانا ہے؟ میں نے عرض کی یا حضرت ہم سب لوگ تین روز کے فاقے سے ہیں۔ اپنی دختر نیک اختر سے فرمایا دیکھو اندر کچھ رکھا ہے؟ انہوں نے عرض کی میں اندر سے آرہی ہوں۔ کچھ نہیں تھا۔ میں نے عرض کی حکم ہو تو میں جاؤں۔ فرمایا خدا کا نام لے کر جاؤ۔ میں گیا تو دیکھا ایک کاسہ میں ٹکڑے پکے ہوئے اور ایک طبق میں رطب تازہ رکھے ہوئے ہیں۔ میں لے آیا اور حضرت کی خدمت میں رکھ دیا۔ پھر حضرت کے ساتھ ہم لوگوں نے سیر ہو کر کھایا۔

(۴۹) خداوند عالم نے اپنے حبیب کو نبوت سے سرفراز کیا اور انہوں نے مجھ کو خلافت کا شرف بخشا۔ جو مجھے دوست رکھے وہ خوش نصیب ہے۔

(۵۰) میں نے بحکم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر سے سورۂ برات لے کر اس کی تبلیغ کی۔

(۵۱) حضرت نے مجھ کو مقام غدیر خم میں بلند کر کے فرمایا کہ جس کا مولا میں ہوں یہ علی بھی اس کا مولا ہے۔

(۵۲) حضرت نے مجھ کو دعائے وسعت رزق تعلیم فرمائی اور وہ یہ دعا ہے:

یَا رَازِقَ الْمُقِلِّینَ وَ یَا رَاحِمَ الْمَسَاکِینِ وَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِینَ وَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِینَ وَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ ارْحَمْنِی وَ ارْزُقْنِی.

(اے تہی دامنوں کو رزق دینے والے اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اور سب سے زیادہ سننے والے اے سب سے بہتر دیکھنے والے، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے تو مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا فرما)۔

(۵۳) جناب اقدس الٰہی اس وقت تک دنیا کو فنا نہ کرے گا جب تک ہمارے خاندان سے ایک قائم ظاہر ہو کر ہمارے دشمنوں کا خاتمہ نہ کر دے۔ وہ کسی سے جزیہ قبول نہ کرے گا۔ صلیب اور بتوں کو توڑ ڈالے گا وہ دنیا کی آخری جنگ ہوگی۔ کفار کے مال کو ضبط کر کے برابر تقسیم کرے گا۔ رعایا کے درمیان عدل و انصاف کرے گا۔

(۵۴) میں نے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ یا علی عنقریب بنی امیہ لعنہم اللہ تم پر لعنت کریں گے اور خداوند عالم ہر ہر لعنت کے عوض ان پر ہزار ہزار لعنت کرے گا اور جب ہمارا قائم ظاہر ہوگا تو بنی امیہ پر چالیس برس تک لعنت کرے گا۔

(۵۵) حضرت فرما گئے ہیں کہ بعض فرقوں کا تمہارے متعلق امتحان ہوگا وہ کہیں جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مال دنیا سے) کچھ چھوڑا ہی نہیں تو علی کا اپنا وصی کیوں بنایا۔ کیا حضرت کے بعد قرآن مجید ہر شے سے بہتر نہیں ہے۔ یا علی خدا کی قسم اگر تم قرآن کو جمع نہ کرو گے تو کوئی جمع نہ کر سکے گا۔

(۵۶) مجھ کو خداوند عالم نے اپنے اطاعت شعار بندوں اور دوستوں کی (تمام) خصوصیتیں عنایت فرمائی ہیں۔ میں حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وارث ہوں جو چاہے (اس امر سے) خوش ہو جو چاہے ناراض۔

(۵۷) ایک غزوہ میں حضرت کا لشکر نایابی آب کی مشکل میں گرفتار ہو گیا۔ ایک پتھر کی جانب اشارہ کر کے) آپ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس پتھر کے قریب جا کر کہو کہ میں فرستادہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں مجھ کو پانی دے۔ یہ کہنا تھا کہ پتھر سے پانی جاری ہوا۔ میں نے حضرت کو خبر دی، آپ نے فرمایا جاؤ اور پانی لے آؤ۔ میں اور میرے ساتھ اور لوگ بھی گئے اپنی اپنی مشکیں بھریں۔ خود پیا، جانوروں کو پلایا۔ یہ شرف پیغام رسانی اور اظہار معجزہ میرے ذریعے سے ہوا۔

(۵۸) پھر دوسرے موقعہ پر کسی لڑائی میں پانی کی ضرورت ہوئی تو حضرت نے ایک پیالہ منگوا کر اپنا اور میرا ہاتھ پیالے میں رکھا۔ بقدرت الٰہی ہم دونوں کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا۔

(۵۹) جنگ خیبر میں حضرت نے مجھ کو جہاد کے لیے بھیجا۔ جب قلعہ کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ دروازہ بند ہے۔ میں نے ایک ہی جھٹکے میں توڑ کو اس کو چالیس قدم دور پھینکا۔ مرحب مقابلے کے لیے نکلا۔ بس تھوڑی سی رد و بدل کے بعد اس

کوقتل کیا۔ حالانکہ مجھ سے پہلے حضرت دوصحابیوں کوبھیج چکے تھے مگروہ ناکام وشکست خوردہ واپس آچکے تھے۔

(۶۰) جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کو جو ایک ہزار جوانوں کے برابر تھا۔ حضرت کے حکم سے میں نے قتل کیا۔ جب میں چلا تو آپ نے فرمایا کل کفر کے مقابلہ میں پورا ایمان جارہا ہے۔ اور جب عمرو کو قتل کیا تو فرمایا علی ایک ضرت جنگ خندق میں دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۶۱) میرے بارے میں حضرت نے فرمایا ہے کہ یاعلی تمہاری مثال میری امت میں سورۂ قل ہواللہ احد کی ہے جس نے تم کو دل سے دوست رکھا۔ ان سے ایک ثلث (تہائی) قرآن گویا ختم کیا اور جس نے تم سے دل سے محبت کی، زبان سے اقرار کیا گویا اس نے دوثلث قرآن ختم کیا۔ اور جس نے دل سے محبت کی، زبان سے اقرار کیا اور ہاتھوں سے مدد بھی کی، اس نے گویا پورا قرآن ختم کیا۔

(۶۲) میں ہر لڑائی میں حضرت کا علم بردار رہا۔

(۶۳) میں کبھی جنگ سے نہیں بھاگا۔ جو میرے مقابلے میں آیا وہ قتل ہوا اور مارا گیا۔

(۶۴) میں نے طائر بریان جنت حضرت کے ساتھ نوش کیا۔

(۶۵) میں حالت رکوع میں جب مسجد نبی ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اپنی انگشتری سائل کو زکوٰۃ میں دی اور میرے بارے میں آیہ انما ولیکم اللہ ورسول نازل ہوا۔

(۶۶) میرے لیے دوبارہ رجعت آفتاب ہوئی۔

(۶۷) حضرت ﷺ نے صرف مجھ کو امیر المومنین کا خطاب دیا ہے جو میرے سوا کسی اور کا خطاب نہیں ہوسکتا۔

(۶۸) میں تقسیم کنندہ جنت و نار ہوں حضرت فرمایا ہے کہ روز قیامت ایک منادی آواز دے گا کہ کہاں ہے سید المرسلین؟ یہ آواز سن کر میں آگے بڑھوں گا، پھر آواز آئے گی کہ کہاں ہے سید الاوصیاء؟ یاعلی تم آگے بڑھو گے۔ پھر رضوان خازن جنت کی کنجیاں اور مالک دوزخ کی کنجیاں میرے سامنے پیش کرے گا اور دونوں کہیں گے کہ حکم الٰہی ہے کہ یہ کنجیاں آپ کے سپرد کی جائیں اور آپ کو حکم الٰہی ہے کہ یہ کنجیاں علی کے حوالے کردیں۔ پس میں جس کو چاہوں گا جنت میں بھیجوں گا اور جس کو چاہوں گا دوزخ میں ڈال دوں گا۔

(۶۹) حضرت نے فرمایا ہے کہ یاعلی اگر تم نہ ہوتے تو مومن اور منافق میں فرق پیدا نہ ہوتا۔ یعنی تم سے محبت ہے تو مومن، عداوت ہے تو منافق۔

(۷۰) آیہ تطہیر میری، فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوا۔

② حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

يَحْيَى الْجَلُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ تَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ عليه السلام سَبْعُونَ آيَةً مَا شَرِكَهُ فِي فَضْلِهَا اَحَدٌ.

مجاہد کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی ستر آیتیں صرف علی ابن ابیطالب علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئیں۔ کوئی دوسرا ان فضائل میں حضرت کا شریک نہیں۔

ثواب من استغفر الله عزوجل في الوتر سبعين مرة

نماز وتر میں ستر مرتبہ استغفار کا ثواب

③ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ قَالَ فِي وَتْرِهِ اِذَا اَوْتَرَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ هُوَ قَائِمٌ فَوَاظَبَ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَمْضِيَ لَهُ سَنَةٌ كَتَبَهُ اللهُ عِنْدَهُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْاَسْحَارِ وَ وَجَبَتْ لَهُ الْمَغْفِرَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو نماز وتر کے قنوت میں سال بھر تک ستر ستر بار کہے استغفر اللہ واتوب الیہ اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جو صبح صادق کے وقت خدا سے طلب اعرزش کرتے ہیں اور خداوند ان کو بخش دیتا ہے۔

ثواب من استغفر الله عزوجل بعد صلاة الفجر سبعين مرة

جو شخص نماز صبح کے بعد ستر مرتبہ استغفار کرے اس کا ثواب

④ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ مَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ سَبْعِينَ مَرَّةً غَفَرَ اللهُ لَهُ وَلَوْ عَمِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَبْعِينَ اَلْفَ ذَنْبٍ وَمَنْ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ اَلْفَ ذَنْبٍ فَلَا خَيْرَ فِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرَى سَبْعَمِائَةِ ذَنْبٍ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو نماز صبح کے بعد ستر بار استغفار کرے، خداوند عالم اس کے ستر ہزار گناہوں کو بخش دیتا ہے جو اس دن سرزد ہوئے ہوں۔

ایک دوسری روایت میں بجائے ستر ہزار کے سات سو ہے۔

ثواب من استغفر الله عز وجل كل يوم من شعبان سبعين مرة

شعبان میں اللہ تعالیٰ سے روزانہ ستر مرتبہ استغفار کا اجر

۵ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ سَبْعِينَ مَرَّةً أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ كُتِبَ فِي الْأُفُقِ الْمُبِينِ قَالَ قُلْتُ وَ مَا الْأُفُقُ الْمُبِينُ قَالَ قَاعٌ بَيْنَ يَدَيِ الْعَرْشِ فِيهَا أَنْهَارٌ تَطَّرِدُ فِيهِ مِنَ الْقِدْحَانِ عَدَدَ النُّجُومِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو ماہ شعبان میں روزانہ ستر بار کہے استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الرحمن الرحیم الحی القیوم واتوب الیہ اس کا نام افق مبین میں لکھا جائے گا۔

راوی نے سوال کیا افق مبین کیا ہے؟ فرمایا افق مبین کے سامنے ایک مقام ہے جہاں نہریں جاری ہیں اور اس کے گرد بیشمار جام رکھے ہیں۔

۶ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْمُظَفَّرِ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَنْ صَامَ مِنْ شَعْبَانَ يَوْماً وَاحِداً ابْتِغَاءَ ثَوَابِ اللهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنِ اسْتَغْفَرَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ سَبْعِينَ مَرَّةً حُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ وَجَبَتْ لَهُ مِنَ اللهِ الْكَرَامَةُ وَ مَنْ تَصَدَّقَ فِي شَعْبَانَ بِصَدَقَةٍ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ حَرَّمَ اللهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ شَعْبَانَ وَ وَصَلَهَا مِنْ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ كَتَبَ اللهُ لَهُ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ.

عباس ابن بلال امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ماہ رمضان میں ایک روزہ رکھے اس کے لیے جنت ہے اور جو شخص روزآنہ ستر بار استغفار کرے اور خدا سے دعائے مغفرت کرے وہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گروہ میں روز قیامت اٹھایا جائے گا اور خدا کی طرف سے اس کا احترام واجب ہے اور جو ماہِ شعبان میں صدقہ دے خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔ اور جو تین دن ماہ صیام سے قبل اور ماہِ صیام میں بھی روزہ رکھے اس کے نامِ عمل میں برابر دو ماہ روزہ رکھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔

لواء الحمد سبعون شقة

لوائے حمد کے ستر پھریرے

۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْاِسْكِيفِ الْقُمِّيُّ بِالرَّيِّ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ اِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْقَوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الرَّازِيُّ الْمَعْرُوفُ بِاَبِي زُرْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَتَانِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام وَ هُوَ فَرِحٌ مُسْتَبْشِرٌ فَقُلْتُ حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ مَعَ مَا اَنْتَ فِيهِ مِنَ الْفَرَحِ مَا مَنْزِلَةُ اَخِي وَ ابْنِ عَمِّي عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عِنْدَ رَبِّهِ فَقَالَ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالنُّبُوَّةِ وَ اصْطَفَاكَ بِالرِّسَالَةِ مَا هَبَطْتُ فِي وَقْتِي هَذَا اِلَّا لِهَذَا يَا مُحَمَّدُ اللهُ الْاَعْلَى يَقْرَأُ عَلَيْكُمَا السَّلَامَ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ نَبِيُّ رَحْمَتِي وَ عَلِيٌّ مُقِيمُ حُجَّتِي لَا اُعَذِّبُ مَنْ وَالاهُ وَ اِنْ عَصَانِي وَ لَا اَرْحَمُ مَنْ عَادَاهُ وَ اِنْ اَطَاعَنِي قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَأْتِينِي جَبْرَئِيلُ وَ مَعَهُ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَ هُوَ سَبْعُونَ شِقَّةً الشِّقَّةُ مِنْهُ اَوْسَعُ مِنَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ وَ اَنَا عَلَى كُرْسِيٍّ مِنْ كَرَاسِيِّ الرِّضْوَانِ فَوْقَ مِنْبَرٍ مِنْ مَنَابِرِ الْقُدْسِ فَآخُذُهُ وَ اَدْفَعُهُ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَوَثَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَ كَيْفَ يُطِيقُ عَلِيٌّ حَمْلَ اللِّوَاءِ وَ قَدْ ذَكَرْتَ اَنَّهُ سَبْعُونَ شِقَّةً الشِّقَّةُ مِنْهُ اَوْسَعُ مِنَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُعْطِي اللهُ عَلِيّاً مِنَ الْقُوَّةِ مِثْلَ قُوَّةِ جَبْرَئِيلَ وَ مِنَ النُّورِ مِثْلَ نُورِ آدَمَ وَ مِنَ الْحِلْمِ مِثْلَ حِلْمِ رِضْوَانَ وَ مِنَ الْجَمَالِ مِثْلَ جَمَالِ يُوسُفَ وَ مِنَ الصَّوْتِ مَا يُدَانِي صَوْتَ دَاوُدَ وَ لَوْ لَا اَنْ يَكُونَ دَاوُدُ خَطِيباً فِي الْجِنَانِ لَاُعْطِيَ مِثْلَ صَوْتِهِ وَ اِنَّ عَلِيّاً اَوَّلُ مَنْ يَشْرَبُ مِنَ السَّلْسَبِيلِ وَ الزَّنْجَبِيلِ لَا يَجُوزُ لِعَلِيٍّ قَدَمٌ عَلَى الصِّرَاطِ اِلَّا وَ ثَبَتَتْ لَهُ مَكَانَهَا اُخْرَى وَ اِنَّ لِعَلِيٍّ وَ شِيعَتِهِ مِنَ اللهِ مَكَاناً يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُونَ وَ الْآخِرُونَ.

ابن عباس کہتے ہیں کہ جبریل امین حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک روز نہایت خوش و مسرور حاضر ہوئے۔ حضرت نے فرمایا آج کوئی خوشخبری لائے ہو۔ عرض کی ہاں یا رسول اللہ قسم اس خدا کی جس نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ پروردگار عالم کے نزدیک علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی یہ منزلت ہے کہ اس نے آپ دونوں کو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پیغمبر رحمت اور علی علیہ السلام میری حجت کو قائم کرنے والے ہیں۔ علی کے دوست پر کبھی عذاب نہ کرے گا

اور دشمن پر کبھی رحم نہ کروں گا۔

اس کے بعد فرمایا کہ روز قیامت جبریل لوائے حمد جس کے ستر ہزار شقے ہوں گے اور ہر شقہ آفتاب و ماہتاب سے زیادہ وسیع ہوگا میرے پاس لائیں گے میں کرسی رضوان اور منبر قدس پر بیٹھا ہوا ہوں گا۔ اس پرچم کو لے کر علی کو دے دوں گا۔

یہ سنا تھا کہ عمر بن خطاب نے اٹھ کر عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی بزرگی کے ساتھ علی اس پرچم کو کیوں کر اٹھالیں گے؟

فرمایا اس روز خداوند عالم علی کو جبریل کی طاقت، ادم کا نور، رضوان خازن جنت کا حلم، حضرت یوسف کا حسن و جمال اور آواز جناب داؤد سے ملتی ہوئی عنایت فرمائے گا۔

پھر فرمایا کہ علی پہلے وہ شخص ہوں گے جو حوض سلسبیل و زنجبیل سے اس دن سب سے پہلے سیراب ہوں گے۔ علی اور شیعیان علی کے لیے روز قیامت وہ مقام و مرتبہ ہے جسے دیکھ کر تمام اولین و آخرین تعجب کریں گے۔

الربا سبعون جزءا

سود کے ستر اجزا ہیں

⑧ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو حَامِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله اَنَّهُ قَالَ فِي وَصِيَّتِهِ لَهُ يَا عَلِيُّ الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءاً فَاَيْسَرُهَا مِثْلُ اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهُ فِي بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ يَا عَلِيُّ دِرْهَمُ رِبًا اَعْظَمُ مِنْ سَبْعِينَ زَنْيَةً كُلُّهَا بِذَاتِ مَحْرَمٍ فِي بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ربا کے ستر جز ہیں۔ کم سے کم یہ ہے کہ جیسے آدمی کعبۂ محترم میں اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے۔ سود کا ایک درہم لینے کا عذاب وہ ہے جو اپنی ماں بہنوں کے ساتھ خانہ کعبہ میں زنا کرنے کا عذاب ہے۔

حديث العبد الذي مكث في النار سبعين خريفا

ستر خریف جہنم میں رہنے والے شخص کے متعلق حدیث

⑨ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ رِزْقٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ اِنَّ عَبْداً مَكَثَ فِي النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفاً وَ الْخَرِيفُ سَبْعُونَ سَنَةً ثُمَّ اِنَّهُ

سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ اِلَّا رَحِمْتَنِي فَاَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَى جَبْرَئِيلَ عليه السلام اَنَّهُ اهْبِطْ اِلَى عَبْدِي فَاَخْرِجْهُ قَالَ يَا رَبِّ وَ كَيْفَ لِي بِالْهُبُوطِ فِي النَّارِ قَالَ اِنِّي قَدْ اَمَرْتُهَا اَنْ تَكُونَ عَلَيْكَ بَرْداً وَ سَلَاماً قَالَ يَا رَبِّ فَمَا عِلْمِي بِمَوْضِعِهِ قَالَ اِنَّهُ فِي جُبٍّ مِنْ سِجِّينٍ قَالَ فَهَبَطَ فِي النَّارِ وَ هُوَ مَعْقُولٌ عَلَى وَجْهِهِ فَاَخْرَجَهُ فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ يَا عَبْدِي كَمْ لَبِثْتَ تُنَاشِدُنِي فِي النَّارِ فَقَالَ مَا اُحْصِي يَا رَبِّ فَقَالَ اَمَا وَ عِزَّتِي لَوْ لَا مَا سَاَلْتَنِي بِهِ لَاَطَلْتُ هَوَانَكَ فِي النَّارِ وَ لٰكِنَّهُ حَتْمٌ عَلَى نَفْسِي اَنْ لَا يَسْاَلَنِي عَبْدٌ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ اِلَّا غَفَرْتُ لَهُ مَا كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ وَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ الْيَوْمَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک شخص ستر خریف یعنی ہر خریف ستر سال کی جہنم میں رہنے کے بعد خداوند عالم سے بحق محمد و آل محمد علیہم السلام دعا کرے گا کہ بارالہا مجھے بخش دے۔ جبریل سے ارشاد الٰہی ہوگا کہ جا اس کو جہنم سے نکال کر لے آ۔ جبریل عرض کریں گے خداوندا میں جہنم میں کیوں کر جا سکتا ہوں۔ ارشاد ہوگا میں نے حکم دے دیا ہے جہنم کی آگ سے تم کو نقصان نہ پہنچے گا۔ جبریل عرض کریں گے بارالہا مجھے معلوم نہیں وہ کس مقام پر ہے۔ ارشاد ہوگا وہ سجین کے ایک کنویں میں ہے۔ جبریل اپنا منہ چھپا کر دوزخ میں جا کر اس کو نکال لائیں گے۔ خداوند عالم اس سے سوال کرے گا کہ میرے بندے کتنے دنوں تو جہنم میں رہا۔ عرض کرے گا کہ خداوندا تجھ کو خوب معلوم ہے۔ ارشاد ہوگا کہ اپنی عزت و جلال کی قسم جو شخص محمد و آل محمد کے واسطے سے دعا کرے گا۔ میں اس کی دعا ضرورت قبول کروں گا۔ میں نے تجھ کو بخشا اور تیرے سب گناہ جن کو میں خوب جانتا ہوں معاف کیے۔ اللہم صلی علی محمد و آل محمد

انس بن مالک کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے اکہتر فرقے ہو گئے جس میں ستر فرقے ہلاک گئے اور ایک فرقے نے نجات پائی۔ میرے بعد میری امت کے بہتر فرقے ہو جائیں گے جن میں اکہتر گمراہ ہوں گے اور ایک مذہب حق پر ہوگا۔

اصحاب نے عرض کی یا حضرت وہ ایک فرقہ کون ہوگا۔ فرمایا ایک گروہ ہوگا، ایک گروہ ہوگا، ایک گروہ ہوگا۔

الأمة تفترق على اثنتين و سبعين فرقة

امت محمدیؐ بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ جائے گی

۱۰ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الشَّافِعِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ اَعْيَنَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اِنَّ بَنِي اِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى عِيسَى اِحْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً فَهَلَكَ

سَبْعُونَ فِرْقَةً وَ تَخَلَّصَ فِرْقَةٌ وَ إِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً يَهْلِكُ إِحْدَى وَ سَبْعُونَ وَ يَتَخَلَّصُ فِرْقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ مَنْ تِلْكَ الْفِرْقَةُ قَالَ الْجَمَاعَةُ الْجَمَاعَةُ الْجَمَاعَةُ.

قَالَ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الْجَمَاعَةُ أَهْلُ الْحَقِّ وَ إِنْ قَلُّوا.

وَ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ وَحْدَهُ حُجَّةٌ وَ الْمُؤْمِنُ وَحْدَهُ جَمَاعَةٌ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے کہ ان میں سے ستر فرقے ہلاک ہو گئے اور ایک فرقہ نجات پائے گا جبکہ میری امت کے بہتر (۷۲) فرقے ہو جائیں گے جن میں اکہتر فرقے ہلاک ہو جائیں گے اور صرف ایک فرقہ ہدایت پائے گا۔

لوگوں نے سوال کیا اے اللہ کے رسولؐ وہ کونسا فرقہ ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جماعت، جماعت، جماعت [1]

مؤلف کتاب فرماتے ہیں: جماعت اہل حق ہیں اگر چہ وہ کم ہی کیوں نہ ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اکیلا مومن بھی حجت ہے اکیلا مومن ہی جماعت ہے۔

من روى أن الأمة ستفترق على ثلاث وسبعين فرقة

جنہوں نے یہ روایت بیان کی کہ امت محمدیؐ تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی

⑪ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أُمَّةَ مُوسَى افْتَرَقَتْ بَعْدَهُ عَلَى إِحْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً فِرْقَةٌ مِنْهَا نَاجِيَةٌ وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَ افْتَرَقَتْ أُمَّةُ عِيسَى عليه السلام بَعْدَهُ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً فِرْقَةٌ مِنْهَا نَاجِيَةٌ وَ إِحْدَى وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَ إِنَّ أُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ بَعْدِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً فِرْقَةٌ مِنْهَا نَاجِيَةٌ وَ اثْنَتَانِ وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی امت اکہتر فرقوں میں بٹ گئی کہ ان میں سے ایک فرقہ نجات یافتہ ہے جبکہ ستر جہنم میں جائیں گے، امت عیسیٰ علیہ السلام ان

[1] عربی میں جماعت کے لفظ پر الف لام ہے کہ جو تخصیص کا معنی دے رہا ہے یعنی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک خاص جماعت۔ (مجاہد حسین حرّ)

کے بعد بہتر فرقوں میں بٹ گئی کہ ان میں سے ایک فرقہ نجات یافتہ ہے جبکہ ستر جہنم میں جائیں گے اور میرے بعد میری امت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوجائیں گے جن میں صرف ایک فرقہ ہدایت پائے گا جبکہ بہتر فرقے جہنم میں جائیں گے۔

ثلاث وسبعون خصلة في آداب النساء والفرق بين أحكامهن وأحكام الرجال

خواتین کے تہتر آداب اور خواتین اور مردوں کے احکام میں فرق

⑫ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَاقِرَ عليه السلام يَقُولُ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ اَذَانٌ وَ لَا اِقَامَةٌ وَ لَا جُمُعَةٌ وَ لَا جَمَاعَةٌ وَ لَا عِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَ لَا اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ لَا اِجْهَارٌ بِالتَّلْبِيَةِ وَ لَا الْهَرْوَلَةُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ لَا اسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَ لَا دُخُولُ الْكَعْبَةِ وَ لَا الْحَلْقُ اِنَّمَا يُقَصِّرْنَ مِنْ شُعُورِهِنَّ وَ لَا تَوَلِّي الْمَرْاَةِ الْقَضَاءَ وَ لَا تَوَلِّي الْاِمَارَةِ وَ لَا تُسْتَشَارُ وَ لَا تَذْبَحُ اِلَّا مِنِ اضْطِرَارٍ وَ تَبْدَاُ فِي الْوُضُوءِ بِبَاطِنِ الذِّرَاعِ وَ الرَّجُلُ بِظَاهِرِهِ وَ لَا تَمْسَحُ كَمَا يَمْسَحُ الرِّجَالُ بَلْ عَلَيْهَا اَنْ تُلْقِيَ الْخِمَارَ مِنْ مَوْضِعِ مَسْحِ رَاْسِهَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَ الْمَغْرِبِ وَ تَمْسَحَ عَلَيْهِ وَ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ تُدْخِلُ اِصْبَعَهَا فَتَمْسَحُ عَلَى رَاْسِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ تُلْقِيَ عَنْهَا خِمَارَهَا فَاِذَا قَامَتْ فِي صَلَاتِهَا ضَمَّتْ رِجْلَيْهَا وَ وَضَعَتْ يَدَيْهَا عَلَى صَدْرِهَا وَ تَضَعُ يَدَيْهَا فِي رُكُوعِهَا عَلَى فَخِذَيْهَا وَ تَجْلِسُ اِذَا اَرَادَتِ السُّجُودَ سَجَدَتْ لَاطِئَةً بِالْاَرْضِ وَ اِذَا رَفَعَتْ رَاْسَهَا مِنَ السُّجُودِ جَلَسَتْ ثُمَّ نَهَضَتْ اِلَى الْقِيَامِ وَ اِذَا قَعَدَتْ لِلتَّشَهُّدِ رَفَعَتْ رِجْلَيْهَا وَ ضَمَّتْ فَخِذَيْهَا وَ اِذَا سَبَّحَتْ عَقَدَتْ بِالْاَنَامِلِ لِاَنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ وَ اِذَا كَانَتْ لَهَا اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَاجَةٌ صَعِدَتْ فَوْقَ بَيْتِهَا وَ صَلَّتْ رَكْعَتَيْنِ وَ كَشَفَتْ رَاْسَهَا اِلَى السَّمَاءِ فَاِنَّهَا اِذَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ اسْتَجَابَ اللهُ لَهَا وَ لَمْ يُخَيِّبْهَا وَ لَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلُ الْجُمُعَةِ فِي السَّفَرِ وَ لَا يَجُوزُ لَهَا تَرْكُهُ فِي الْحَضَرِ وَ لَا يَجُوزُ شَهَادَةُ النِّسَاءِ فِي شَيْءٍ فِي الْحُدُودِ وَ لَا يَجُوزُ شَهَادَتُهُنَّ فِي الطَّلَاقِ وَ لَا فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَ تَجُوزُ شَهَادَتُهُنَّ فِيمَا لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ النَّظَرُ اِلَيْهِ وَ لَيْسَ لِلنِّسَاءِ مِنْ سَرَوَاتِ الطَّرِيقِ شَيْءٌ وَ لَهُنَّ جَنْبَتَاهُ وَ لَا يَجُوزُ لَهُنَّ نُزُولُ الْغُرَفِ وَ لَا تَعَلُّمُ الْكِتَابَةِ وَ يُسْتَحَبُّ لَهُنَّ تَعَلُّمُ الْمِغْزَلِ وَ سُورَةِ النُّورِ وَ يُكْرَهُ لَهُنَّ تَعَلُّمُ سُورَةِ يُوسُفَ وَ اِذَا ارْتَدَّتِ الْمَرْاَةُ عَنِ الْاِسْلَامِ اسْتُتِيبَتْ فَاِنْ تَابَتْ وَ اِلَّا خُلِّدَتْ فِي

السِّجْنِ وَلَا تُقْتَلُ كَمَا يُقْتَلُ الرَّجُلُ إِذَا ارْتَدَّ وَلَكِنَّهَا تُسْتَخْدَمُ خِدْمَةً شَدِيدَةً وَ تُمْنَعُ مِنَ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ إِلَّا مَا تُمْسِكُ بِهِ نَفْسَهَا وَ لَا تُطْعَمُ إِلَّا جَشِبَ الطَّعَامِ وَ لَا تُكْسَى إِلَّا غَلِيظَ الثِّيَابِ وَ خَشِنَهَا وَ تُضْرَبُ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الصِّيَامِ وَ لَا جِزْيَةَ عَلَى النِّسَاءِ وَ إِذَا حَضَرَ وِلَادَةَ الْمَرْأَةِ وَجَبَ إِخْرَاجُ مَنْ فِي الْبَيْتِ مِنَ النِّسَاءِ كَيْ لَا يَكُنَّ أَوَّلَ نَاظِرٍ إِلَى عَوْرَتِهَا وَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ الْحَائِضِ وَ لَا الْجُنُبِ الْحُضُورُ عِنْدَ تَلْقِينِ الْمَيِّتِ لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى بِهِمَا وَ لَا يَجُوزُ لَهُمَا إِدْخَالُ الْمَيِّتِ قَبْرَهُ وَ إِذَا قَامَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَجْلِسَ فِيهِ حَتَّى يَبْرُدَ وَ جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ وَ أَعْظَمُ النَّاسِ حَقّاً عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَ أَحَقُّ النَّاسِ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهَا إِذَا مَاتَتْ زَوْجُهَا وَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَنْكَشِفَ بَيْنَ يَدَيِ الْيَهُودِيَّةِ وَ النَّصْرَانِيَّةِ لِأَنَّهُنَّ يَصِفْنَ ذَلِكَ لِأَزْوَاجِهِنَّ وَ لَا يَجُوزُ لَهَا أَنْ تَتَطَيَّبَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا وَ لَا يَجُوزُ لَهَا أَنْ تَتَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُعَطِّلَ نَفْسَهَا وَ لَوْ أَنْ تُعَلِّقَ فِي عُنُقِهَا خَيْطاً وَ لَا يَجُوزُ أَنْ تُرَى أَظَافِيرُهَا بَيْضَاءَ وَ لَوْ أَنْ تَمْسَحَهَا بِالْحِنَّاءِ مَسْحاً وَ لَا تَخْضِبُ يَدَيْهَا فِي حَيْضِهَا لِأَنَّهُ يُخَافُ عَلَيْهَا الشَّيْطَانُ وَ إِذَا أَرَادَتِ الْمَرْأَةُ الْحَاجَةَ وَ هِيَ فِي صَلَاتِهَا صَفَقَتْ بِيَدَيْهَا وَ الرَّجُلُ يُومِئُ بِرَأْسِهِ وَ هُوَ فِي صَلَاتِهِ وَ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَ يُسَبِّحُ وَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُصَلِّيَ بِغَيْرِ خِمَارٍ إِلَّا أَنْ تَكُونَ أَمَةً فَإِنَّهَا تُصَلِّي بِغَيْرِ خِمَارٍ مَكْشُوفَةَ الرَّأْسِ وَ يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ لُبْسُ الدِّيبَاجِ وَ الْحَرِيرِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ وَ إِحْرَامٍ وَ حُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الرِّجَالِ إِلَّا فِي الْجِهَادِ وَ يَجُوزُ أَنْ تَتَخَتَّمَ بِالذَّهَبِ وَ تُصَلِّيَ فِيهِ وَ حُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الرِّجَالِ إِلَّا فِي الْجِهَادِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ لَا تَتَخَتَّمْ بِالذَّهَبِ فَإِنَّهُ زِينَتُكَ فِي الْجَنَّةِ وَ لَا تَلْبَسِ الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لِبَاسُكَ فِي الْجَنَّةِ وَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ فِي مَالِهَا عِتْقٌ وَ لَا بِرٌّ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَ لَا يَجُوزُ لَهَا أَنْ تَصُومَ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُصَافِحَ غَيْرَ ذِي مَحْرَمٍ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ ثَوْبِهَا وَ لَا تُبَايِعُ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ ثَوْبِهَا وَ لَا يَجُوزُ أَنْ تَحُجَّ تَطَوُّعاً إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا وَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَدْخُلَ الْحَمَّامَ فَإِنَّ ذَلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهَا وَ لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ رُكُوبُ السَّرْجِ إِلَّا مِنْ ضَرُورَةٍ أَوْ فِي سَفَرٍ وَ مِيرَاثُ الْمَرْأَةِ نِصْفُ مِيرَاثِ الرَّجُلِ وَ دِيَتُهَا نِصْفُ دِيَةِ الرَّجُلِ وَ تُقَابِلُ الْمَرْأَةُ الرَّجُلَ فِي الْجِرَاحَاتِ حَتَّى تَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الثُّلُثِ ارْتَفَعَ الرَّجُلُ وَ سَفَلَتِ الْمَرْأَةُ وَ إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا مَعَ الرَّجُلِ قَامَتْ خَلْفَهُ وَ لَمْ تَقُمْ بِجَنْبِهِ وَ إِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ وَقَفَ الْمُصَلِّي عَلَيْهَا عِنْدَ صَدْرِهَا وَ مِنَ الرَّجُلِ إِذَا صَلَّى عَلَيْهِ عِنْدَ رَأْسِهِ وَ إِذَا أُدْخِلَتِ الْمَرْأَةُ الْقَبْرَ وَقَفَ زَوْجُهَا فِي مَوْضِعٍ يَتَنَاوَلُ وَرِكَهَا وَ

لَا شَفِيعَ لِلْمَرْاَةِ اَنْجَحُ عِنْدَ رَبِّهَا مِنْ رِضَا زَوْجِهَا وَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام قَامَ عَلَيْهَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ قَالَ اللهُمَّ اِنِّي رَاضٍ عَنِ ابْنَةِ نَبِيِّكَ اللهُمَّ اِنَّهَا قَدْ اُوحِشَتْ فَآنِسْهَا اللهُمَّ اِنَّهَا قَدْ هُجِرَتْ فَصِلْهَا اللهُمَّ اِنَّهَا قَدْ ظُلِمَتْ فَاحْكُمْ لَهَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ.

أعطى الله عز و جل العقل خمسة و سبعين جندا و أعطى الجهل خمسة و سبعين جندا.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے:

عورت کے لیے اذان واقامہ نہیں ہے۔

نماز جمعہ وجماعت نہیں۔

بیماروں کی عیادت (فرض) نہیں۔

جنازے کی مشایعت نہیں۔

حج میں بلند آواز سے تلبیہ۔

صفاومروہ کے درمیان سعی نہیں۔

حجر اسود کو بوسہ دینا (فرض) نہیں

خانہ کعبہ میں داخل ہونا (فرض) نہیں۔

(حج کے موقع پر) سر منڈوانے کا حکم نہیں مگر یہ کہ وہ اپنے بالوں کو تراشے گی۔

قضاوت نہیں کرسکتی۔

حکومت نہیں کرسکتی۔

اس سے مشورہ نہیں کرنا چاہیے۔

جانور ذبح نہیں کرسکتی۔ مگر یہ کہ مجبوری میں۔

وضو میں اپنے ہاتھوں کو کہنیوں کے اندرونی طرف سے دھوئے اور مرد بیرونی طرف سے۔

مردوں کی طرح مسح نہ کرے۔

صبح اور مغرب کی نماز میں سر سے کپڑا اٹھا کر اور ظہر وعصر وعشا میں انگلیاں کپڑے کے نیچے لے جا کر مسح کرے۔

نماز میں دونوں پیروں کو ملا کر کھڑی ہو

دونوں ہاتھ سینے پر رکھے۔

حالت رکوع میں اپنے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے۔

سجدے میں اپنے جسم کو زمین سے متصل کردے۔

سجدہ کرنا چاہے تو پہلے بیٹھ جائے۔

جب سجدے سے سر اٹھائے تو پہلے سیدھی بیٹھے اور اس کے بعد قیام کے لئے کھڑی ہو

تشہد میں دونوں گھٹنے اٹھالے اور رانوں کو ملادے۔

انگلیوں پر تسبیح پڑھے۔ اس لیے کہ انگلیوں سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

جب عورت کو کوئی حاجت ہو تو کوٹھے پر جا کر دو رکعت نماز پڑھ کر آسمان کی جانب سر بلند کر کے دعا کرے۔ خداوند عالم اس کی دعا کو قبول فرمائے گا اور وہ ناامید نہ ہوگی۔

سفر میں اس پر غسل جمعہ نہیں ہے لیکن وطن میں ترک نہ کرے۔

حدود کے بارے میں عورتوں کی گواہی معتبر نہیں۔

اسی طرح طلاق اور چاند دیکھنے میں بھی اس کی گواہی کا اعتبار نہیں، لیکن جن باتوں میں مرد گواہی نہیں دے سکتے۔ مثلاً حیض و بکارت میں عورت کی گواہی معتبر ہے۔

راستہ چلنے میں کنارے چلیں۔

مکان کے بالائی حصے میں اگر کھڑکیاں ہوں اور راستے کے کنارے پر ہو تو ایسے مکان میں نہ رہیں

لکھنا نہ سیکھیں۔

چرخہ چلائیں (یعنی گھریلو دستکاری سکھائیں)۔

سورۂ نور یاد کریں۔

(جن عورتوں کے بہنے کا خطرہ ہو وہ) سورۂ یوسف نہ پڑھیں۔

اگر بے دین ہو جائے تو توبہ کرے ورنہ اس کو حبس دوام میں رکھیں اس کو قتل نہیں کیا جائے گا جیسے کہ مرتد ہونے والے مردوں کو قتل کیا جاتا ہے۔

البتہ ایسی عورت سے سخت کام لیں۔ کھانا کم دیں۔ موٹے کپڑے پہنائیں۔

اگر نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے تو اس کو ماریں۔

عورتوں پر جزیہ نہیں ہے۔

ولادت کے وقت صرف وہی عورتیں اس کے پاس رہیں جن کی ضرورت ہے۔

تلقین کے وقت ایسی عورت مُردے کے پاس نہ رہے جسے حیض آرہا ہے یا حالت جنابت میں ہے کیونکہ ایسی

عورتوں سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

عورتیں مردے کو قبر میں نہ اتاریں۔

جب کوئی عورت کسی جگہ سے اٹھ کر چلی جائے تو جب تک اس مقام پر اس کی گرمی موجود ہے مرد کو بیٹھنا جائز نہیں۔

عورت کا جہاد اچھی شوہرداری ہے اور لوگوں میں اس پر سب سے زیادہ شوہر کا حق ہے۔

جب عورت کا انتقال ہو جائے تو شوہر سب سے زیادہ حق رکھتا ہے کہ جنازہ پڑھائے۔

عورت کے یہودی ونصرانی کے سامنے بھی بے پردہ ہونا جائز نہیں ہے کیونکہ اپنے شوہروں سے اس کا حلیہ بیان کریں گی۔

گھر سے باہر جاتے وقت خوشبو لگانا جائز نہیں ہے۔

مردوں کی شباہت اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں سے مشابہ مردوں اور مردوں سے مشابہ عورتوں پر لعنت کی ہے۔

عورت کے لئے (زیورات) خالی رہنا جائز نہیں ہے چاہے اپنی گردن (نمائشی) دھاگہ ہی باندھ لے۔

عورت کے جائز نہیں کہ وہ ناخن سفید رکھے اگر چہ اس پر مہندی ہی سے رنگ لے کافی ہے

حیض کے دوران اپنے ہاتھوں پر خضاب نہیں لگانا چاہئے کہ ممکن ہے شیطان اسے بہکائے۔

عورت کے لئے نقاب کے بغیر نماز جائز نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ کنیز ہو۔

عورت کے لئے نماز اور احرام کے علاوہ دیبا اور ریشم پہننا جائز ہے جبکہ مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے سوائے جہاد میں۔

عورت کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا جائز ہے اس میں نماز پڑھنا بھی جبکہ مردوں پر ایسا کرنا حرام ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! سونے کی انگوٹھی مت پہننا کہ یہ جنت میں تمہاری زینت ہے ریشم مت پہنو کہ جنت میں یہ تمہارا لباس ہوگا۔

عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر غلام آزاد کرنا یا صدقہ دینا جائز نہیں۔

شوہر کی اجازت کے بغیر مستحب روزہ رکھنا بھی عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔

عورت کے لئے نامحرم کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ ہاتھ کپڑے میں ڈھکا ہوا ہو۔

ہاتھوں کو ڈھکے بغیر خرید وفروخت بھی جائز نہیں ہے۔

عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر مستحب حج جائز نہیں ہے۔

عورت کے لئے حمام میں داخل ہونا جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔
عورت کے لئے زین پر سوار ہونا جائز نہیں ہے مگر مجبوری میں۔
میراث میں عورت کو مرد کا آدھا حصہ ملے گا۔
عورت کی دیت بھی مرد سے آدھی ہے۔
زخموں کی دیت میں ایک تہائی تک عورت مرد کے مساوی ہے لیکن جب اس کی مقدار ایک تہائی سے بڑھ جائے تو پھر مرد کا پلہ بھاری ہو جائے گا اور عورت کا پلہ ہلکا۔
عورت مرد کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے پیچھے کھڑی ہو اس کے پہلو میں کھڑی نہ ہو۔
جب عورت کا انتقال ہو اور اس پر نماز جنازہ پڑھنے والا اس کے سینے کے برابر کھڑا ہو جبکہ مرد پر نماز پڑھتے وقت اس کے سر کے برابر کھڑا ہو۔
عورت کو قبر میں اتارتے وقت شوہر ایسی جگہ کھڑا کہ عورت کی ران کو صرف وہی اٹھائے۔
عورت کے اس کے شوہر کی رضا مندی سے بڑھ کر کوئی شفاعت کرنے والا نہیں۔
جس وقت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا انتقال ہوا تھا تو امیر المومنین علیہ السلام نے ان کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا تھا: خداوندا! میں تیرے نبیؐ کی بیٹی سے راضی ہوں۔
خداوندا! انہیں وحشت میں دال دیا گیا ہے تو تو انہیں انس عطا فرما۔
خدایا! انہیں (تیرے پاس) چھوڑ دیا گیا ہے تو اس کے ساتھ رہ۔
خداوندا! ان پر ظلم کیا گیا تو اس کا فیصلہ کر کہ تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

⑫ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام وَ عِنْدَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ فَجَرَى ذِكْرُ الْعَقْلِ وَ الْجَهْلِ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام اعْرِفُوا الْعَقْلَ وَ جُنْدَهُ وَ الْجَهْلَ وَ جُنْدَهُ تَهْتَدُوا قَالَ سَمَاعَةُ فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَا نَعْرِفُ اِلَّا مَا عَرَّفْتَنَا فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام اِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ خَلَقَ الْعَقْلَ وَ هُوَ اَوَّلُ خَلْقٍ خَلَقَهُ مِنَ الرُّوحَانِيِّينَ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ مِنْ نُورِهِ فَقَالَ لَهُ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ فَقَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى خَلَقْتُكَ خَلْقاً عَظِيماً وَ كَرَّمْتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي قَالَ ثُمَّ خَلَقَ الْجَهْلَ مِنَ الْبَحْرِ الْاُجَاجِ ظُلْمَانِيّاً فَقَالَ لَهُ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبِلْ فَقَالَ لَهُ اسْتَكْبَرْتَ فَلَعَنَهُ۔ ثُمَّ جَعَلَ لِلْعَقْلِ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ جُنْداً فَلَمَّا

رَاَی الْجَهْلُ مَا اَکْرَمَ اللهُ بِهِ الْعَقْلَ وَ مَا اَعْطَاهُ اَضْمَرَ لَهُ الْعَدَاوَةَ فَقَالَ الْجَهْلُ يَا رَبِّ هَذَا خَلْقٌ مِثْلِي خَلَقْتَهُ وَ کَرَّمْتَهُ وَ قَوَّيْتَهُ وَ اَنَا ضِدُّهُ وَ لَا قُوَّةَ لِي بِهِ فَاَعْطِنِي مِنَ الْجُنْدِ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَإِنْ عَصَيْتَ بَعْدَ ذَلِكَ اَخْرَجْتُكَ وَ جُنْدَكَ مِنْ رَحْمَتِي قَالَ قَدْ رَضِيتُ فَاَعْطَاهُ خَمْسَةً وَ سَبْعِينَ جُنْداً فَكَانَ مِمَّا اَعْطَى الْعَقْلَ مِنَ الْخَمْسَةِ وَ السَّبْعِينَ الْجُنْدَ الْخَيْرُ وَ هُوَ وَزِيرُ الْعَقْلِ وَ جَعَلَ ضِدَّهُ الشَّرَّ وَ هُوَ وَزِيرُ الْجَهْلِ وَ الْإِيمَانُ وَ ضِدَّهُ الْكُفْرَ وَ التَّصْدِيقُ وَ ضِدَّهُ الْجُحُودَ وَ الرَّجَاءُ وَ ضِدَّهُ الْقُنُوطَ وَ الْعَدْلُ وَ ضِدَّهُ الْجَوْرَ وَ الرِّضَا وَ ضِدَّهُ السُّخْطَ وَ الشُّكْرُ وَ ضِدَّهُ الْكُفْرَ وَ الطَّمَعُ وَ ضِدَّهُ الْيَأْسَ وَ التَّوَكُّلُ وَ ضِدَّهُ الْحِرْصَ وَ الرَّأْفَةُ وَ ضِدَّهَا الْغِرَّةَ وَ الرَّحْمَةُ وَ ضِدَّهَا الْغَضَبَ وَ الْعِلْمُ وَ ضِدَّهُ الْجَهْلَ وَ الْفَهْمُ وَ ضِدَّهُ الْحُمْقَ وَ الْعِفَّةُ وَ ضِدَّهَا التَّهَتُّكَ وَ الزُّهْدُ وَ ضِدَّهُ الرَّغْبَةَ وَ الرِّفْقُ وَ ضِدَّهُ الْخُرْقَ وَ الرَّهْبَةُ وَ ضِدَّهَا الْجُرْاَةَ وَ التَّوَاضُعُ وَ ضِدَّهُ التَّكَبُّرَ وَ التُّؤَدَةُ وَ ضِدَّهَا التَّسَرُّعَ وَ الْحِلْمُ وَ ضِدَّهُ السَّفَهَ وَ الصَّمْتُ وَ ضِدَّهُ الْهَذَرَ وَ الِاسْتِسْلَامُ وَ ضِدَّهُ الِاسْتِكْبَارَ وَ التَّسْلِيمُ وَ ضِدَّهُ التَّجَبُّرَ وَ الْعَفْوُ وَ ضِدَّهُ الْحِقْدَ وَ الرِّقَّةُ وَ ضِدَّهَا الْقَسْوَةَ وَ الْيَقِينُ وَ ضِدَّهَا الشَّكَّ وَ الصَّبْرُ وَ ضِدَّهُ الْجَزَعَ وَ الصَّفْحُ وَ ضِدَّهُ الِانْتِقَامَ وَ الْغِنَى وَ ضِدَّهُ الْفَقْرَ وَ التَّفَكُّرُ وَ ضِدَّهُ السَّهْوَ وَ الْحِفْظُ وَ ضِدَّهُ النِّسْيَانَ وَ التَّعَطُّفُ وَ ضِدَّهُ الْقَطِيعَةَ وَ الْقُنُوعُ وَ ضِدَّهُ الْحِرْصَ وَ الْمُوَاسَاةُ وَ ضِدَّهَا الْمَنْعَ وَ الْمَوَدَّةُ وَ ضِدَّهَا الْعَدَاوَةَ وَ الْوَفَاءُ وَ ضِدَّهُ الْغَدْرَ وَ الطَّاعَةُ وَ ضِدَّهَا الْمَعْصِيَةَ وَ الْخُضُوعُ وَ ضِدَّهُ التَّطَاوُلَ وَ السَّلَامَةُ وَ ضِدَّهَا الْبَلَاءَ وَ الْحُبُّ وَ ضِدَّهُ الْبُغْضَ وَ الصِّدْقُ وَ ضِدَّهُ الْكَذِبَ وَ الْحَقُّ وَ ضِدَّهُ الْبَاطِلَ وَ الْاَمَانَةُ وَ ضِدَّهَا الْخِيَانَةَ وَ الْإِخْلَاصُ وَ ضِدَّهُ الشَّوْبَ وَ الشَّهَامَةُ وَ ضِدَّهَا الْبَلَادَةَ وَ الْفَهْمُ وَ ضِدَّهُ الْغَبَاوَةَ وَ الْمَعْرِفَةُ وَ ضِدَّهَا الْإِنْكَارَ وَ الْمُدَارَاةُ وَ ضِدَّهَا الْمُكَاشَفَةَ وَ سَلَامَةُ الْغَيْبِ وَ ضِدَّهَا الْمُمَاكَرَةَ وَ الْكِتْمَانُ وَ ضِدَّهُ الْإِفْشَاءَ وَ الصَّلَاةُ وَ ضِدَّهَا الْإِضَاعَةَ وَ الصَّوْمُ وَ ضِدَّهُ الْإِفْطَارَ وَ الْجِهَادُ وَ ضِدَّهُ النُّكُولَ وَ الْحَجُّ وَ ضِدَّهُ نَبْذَ الْمِيثَاقِ وَ صِدْقُ الْحَدِيثِ وَ ضِدَّهُ النَّمِيمَةَ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَ ضِدَّهُ الْعُقُوقَ وَ الْحَقِيقَةُ وَ ضِدَّهَا الرِّيَاءَ وَ الْمَعْرُوفُ وَ ضِدَّهُ الْمُنْكَرَ وَ السَّتْرُ وَ ضِدَّهُ التَّبَرُّجَ وَ التَّقِيَّةُ وَ ضِدَّهَا الْإِذَاعَةَ وَ الْإِنْصَافُ وَ ضِدَّهُ الْحَمِيَّةَ وَ التَّهْيِئَةُ وَ ضِدَّهَا الْبَغْيَ وَ النَّظَافَةُ وَ ضِدَّهَا الْقَذَرَ وَ الْحَيَاءُ وَ ضِدَّهُ الْخَلْعَ وَ الْقَصْدُ وَ ضِدَّهُ الْعُدْوَانَ وَ الرَّاحَةُ وَ ضِدَّهَا التَّعَبَ وَ السُّهُولَةُ وَ ضِدَّهَا الصُّعُوبَةَ وَ الْبَرَكَةُ وَ ضِدَّهَا الْمَحْقَ وَ الْعَافِيَةُ وَ ضِدَّهَا الْبَلَاءَ وَ الْقَوَامُ وَ ضِدَّهُ الْمُكَاثَرَةَ وَ الْحِكْمَةُ وَ ضِدَّهَا الْهَوَى وَ الْوَقَارُ وَ ضِدَّهُ الْخِفَّةَ وَ السَّعَادَةُ وَ ضِدَّهَا الشَّقَاءَ وَ التَّوْبَةُ وَ ضِدَّهَا الْإِصْرَارَ وَ الِاسْتِغْفَارُ وَ ضِدَّهُ الِاغْتِرَارَ وَ الْمُحَافَظَةُ وَ ضِدَّهَا التَّهَاوُنَ وَ الدُّعَاءُ وَ

ضِدَّهُ الِاسْتِنْكَافَ وَ النَّشَاطُ وَ ضِدَّهُ الْكَسَلَ وَ الْفَرَحُ وَ ضِدَّهُ الْحَزَنَ وَ الْأُلْفَةُ وَ ضِدَّهَا الْفُرْقَةَ وَ السَّخَاءُ وَ ضِدَّهُ الْبُخْلَ فَلَا تَجْتَمِعُ هَذِهِ الْخِصَالُ كُلُّهَا مِنْ أَجْنَادِ الْعَقْلِ إِلَّا فِي نَبِيٍّ أَوْ وَصِيِّ نَبِيٍّ أَوْ مُؤْمِنٍ امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَ أَمَّا سَائِرُ ذَلِكَ مِنْ مَوَالِينَا فَإِنَّ أَحَدَهُمْ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ فِيهِ بَعْضُ هَذِهِ الْجُنُودِ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ وَ يَنْقَى مِنْ جُنُودِ الْجَهْلِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ فِي الدَّرَجَةِ الْعُلْيَا مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَ الْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام وَ إِنَّمَا يُدْرَكُ الْفَوْزُ بِمَعْرِفَةِ الْعَقْلِ وَ جُنُودِهِ وَ مُجَانَبَةِ الْجَهْلِ وَ جُنُودِهِ وَفَّقَنَا اللهُ وَ إِيَّاكُمْ لِطَاعَتِهِ وَ مَرْضَاتِهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابتدائے آفرینش روحانیین میں خداوند عالم نے عقل کو اپنے نور سے پیدا کر کے عرش کے داہنے پہلو میں جگہ دی پھر اس سے فرمایا کہ آگے بڑھ۔ وہ آگے بڑھے۔ پھر حکم دیا پیچھے ہٹ جا۔ وہ ہٹ گئی۔ پھر ارشاد الٰہی ہوا کہ میں نے تجھ کو ایک مخلوق بزرگ پیدا کیا اور مخلوقات میں برتر کیا۔

اس کے بعد جہل کو ایک دریائے تلخ و تاریک سے پیدا کر کے پیچھے ہٹنے کا حکم دیا وہ بھی ہٹ گئی۔ پھر آگے بڑھنے کا حکم دیا مگر نہ بڑھا۔ اللہ نے اس پر لعنت کی اور عقل کو پچھتر لشکر عنایت فرمائے۔

جہل نے عرض کی بارالہا عقل بھی تیری ہی مخلوق اور مجھے بھی تو ہی نے پیدا کیا۔ تو نے عقل کو اتنے لشکر دے کر اس کو طاقتور بنایا اور مجھے کسی قسم کی طاقت نہ دی۔ مجھے بھی تو طاقت کی ضرورت ہے۔

ارشاد الٰہی ہوا کہ تجھے طاقتور بنائے دیتا ہوں لیکن اگر پھر بھی تو نے معصیت کی تو تجھ کو تیرے لشکر سمیت اپنی رحمت سے دور رکھوں گا۔ خداوند عالم نے اتنے ہی لشکر جہل کو بھی عنایت فرمائے۔

عقل کے لشکر میں ایک خیر و نیکی ہے جو وزیر عقل ہے اس کے خلاف شر ہے جو وزیر جہل ہے۔
عقل کے لشکر میں ایمان ہے اور جہل کی فوج میں کفر۔
عقل کے لیے یقین ہے جہل کے لیے انکار۔
عقل کے لیے امید ہے جہل کے لیے ناامیدی۔
عقل کے لیے عدالت ہے جہل کے لیے ظلم۔
عقل کے لیے رضا ہے جہل کے لیے خشم۔
عقل کے لیے شکر ہے جہل کے لیے کفر۔
عقل کے لیے طمع رحمت ہے جہل کے لیے مایوسی۔
عقل کے لیے رفق و مداوا ہے جہل کے لیے کج خلقی و بدمزاجی۔

عقل کے لیے توکل ہے جہل کے لیے حرص۔
عقل کے لیے خوف خدا ہے جہل کے لیے گناہوں میں بے باکی۔
عقل کے لیے مہربانی ہے جہل کے لیے فریب۔
عقل کے لیے تواضع ہے جہل کے لیے تکبر۔
عقل کے لیے رحمت ہے جہل کے لیے غضب۔
عقل کے لیے علم ہے جہل کے لیے لاعلمی۔
عقل کے لیے آرام وسکون ہے جہل کے لیے جلدی کرنا۔
عقل کے لیے دانائی ہے جہل کے لیے نادانی۔
عقل کے لیے حلم ہے جہل کے لیے سفاہت۔
عقل کے لیے فہم ہے جہل کے لیے حماقت۔
عقل کے لیے خاموشی ہے جہل کے لیے زیادہ باتیں کرنا۔
عقل کے لیے پارسائی ہے جہل کے لیے بے حیائی اور گناہ۔
عقل کے لیے تسلیم ورضا ہے جہل کے لیے جباری۔
عقل کے لیے زہد فی الدنیا ہے جہل کے لیے رغبت۔
عقل کے لیے غلطی کو معاف کرنا ہے جہل کے لیے کینہ رکھنا۔
عقل کے لیے نرم دل ہونا ہے جہل کے لیے سنگدل ہونا۔
عقل کے لیے راز داری ہے جہل کے لیے راز کو ظاہر کرنا۔
عقل کے لیے یقین ہے جہل کے لیے شک۔
عقل کے لیے نماز ہے جہل کے لیے ترک نماز۔
عقل کے لیے صبر ہے جہل کے لیے بے صبری۔
عقل کے لیے روزہ ہے جہل کے لیے ترک صوم۔
عقل کے لیے گناہ کو بخش دینا ہے جہل کے لیے بدلہ اور انتقام لینا۔
عقل کے لیے جہاد ہے جہل کے لیے پست ہمتی۔
عقل کے لیے بے نیازی ہے جہل کے لیے حاجت مندی۔

عقل کے لیے حج ہے جہل کے لیے عہد شکنی۔
عقل کے لیے صدق اور حق ہے جہل کے لیے جھوٹ اور فریب۔
عقل کے لیے راست گوئی ہے جہل کے لیے ضمیر دروغ گوئی۔
عقل کے لیے تفکر کرنا ہے جہل کے لیے بھول جانا۔
عقل کے لیے والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے جہل کے لیے عاق والدین ہونا۔
عقل کے لیے تندرستی ہے جہل کے لیے گرفتار بلا ہونا۔
عقل کے لیے حقیقت ہے جہل کے لیے ریا۔
عقل کے لیے دوستی ہے جہل کے لیے دشمنی۔
عقل کے لیے نیکی ہے جہل کے لیے بداعمالی و برائی۔
عقل کے لیے حق ہے جہل کے لیے باطل۔
عقل کے لیے پردہ ہے جہل کے لیے بے پردگی۔
عقل کے لیے امانت ہے جہل کے لیے خیانت۔
عقل کے لیے تقیہ کرنا ہے جہل کے لیے تقیہ نہ کرنا۔
عقل کے لیے اخلاص ہے جہل کے لیے ریا و بددلی۔
عقل کے لیے انصاف ہے جہل کے لیے طرفداری خلاف حق۔
عقل کے لیے شہامت ہے جہل کے لیے کند ذہنی۔
عقل کے لیے محنت ہے جہل کے لیے سستی۔
عقل کے لیے فہم ہے جہل کے لیے نافہمی۔
عقل کے لیے پاکیزگی وطہارت ہے جہل کے لیے گندگی ونجاست۔
عقل کے لیے معرفت ہے جہل کے لیے انکار۔
عقل کے لیے حیاوشرم ہے جہل کے لیے بے حیائی و بے شرمی۔
عقل کے لیے مداراو پردہ داری ہے جہل کے لیے پردہ دری۔
عقل کے لیے میانہ روی ہے جہل کے لیے اسراف وفضول خرچی۔
عقل کے لیے عیب پوشی ہے جہل کے لیے اظہار عیب۔

عقل کے لیے راحت وآرام ہے جہل کے لیے لقب ومشقت۔
عقل کے لیے سہولت وآسانی ہے جہل کے لیے مشقت ومحنت۔
عقل کے لیے برکت ہے جہل کے لیے نقصان۔
عقل کے لیے عافیت ہے جہل کے لیے بلا۔
عقل کے لیے صمیمیت ہے جہل کے لیے ظاہرداری۔
عقل کے لیے حکمت ہے جہل کے لیے خواہش پرستی۔
عقل کے لیے وقار وسکون ہے جہل کے لیے سبکی۔
عقل کے لیے خوش نصیبی ہے جہل کے لیے بدنصیبی۔
عقل کے لیے گناہ پر شرمندگی ہے جہل کے لیے گناہ پر گناہ۔
عقل کے لیے استغفار ہے جہل کے لیے غرور۔
عقل کے لیے خدا سے دعا کرنا ہے جہل کے لیے دعا سے غفلت۔
عقل کے لیے نشاط ہے جہل کے لیے کاہلی۔
عقل کے لیے خوشدلی ہے جہل کے لیے رنج وافسوس۔
عقل کے لیے یکجائی ہے جہل کے لیے جدائی۔
عقل کے لیے سخاوت ہے جہل کے لیے بخل۔
عقل کے لیے محافظت کار ہے جہل کے لیے سہل انگاری۔

پس عقل کے ان لشکروں کی یہ تمام خوبیاں سوائے نبی یا وصی یا اس مومن کے کسی میں جمع نہیں ہوتیں جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے لئے آزمایا ہے۔ جہاں تک ہمارے دیگر چاہنے والوں کا تعلق ہے تو ان میں ان لشکروں کی بعض خصوصات پائی جاتی ہیں اور بتدریج وہ کامل ہو جاتا ہے اور پھر وہ جہل کے شکر سے دور ہو جاتا ہے کہ تب جا کر وہ انبیاء و اوصیا علیہم السلام کے بلندترین درجات تک جا پہنچتا ہے۔

یہ کامیابی صرف عقل اور اس کے لشکروں کی معرفت اور جہل اور اس کے لشکروں سے دوری اختیار کرنے کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم لوگوں کو اپنی اطاعت اور خوشنودی کی توفیق مرحمت فرمائے۔

باب۔ ۲۵

اس باب میں اسی یا اس سے زیادہ کی احادیث ہیں

نزلت في أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عَلَيْهِ السَّلَام ثمانون آية ما شركه فيها أحد

امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں اسی آیات نازل ہوئیں کہ جن میں ان کا کوئی شریک نہیں

① حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْجَلُودِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبَانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَام ثَمَانُونَ آيَةً صَفْواً فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا شَرِكَهُ فِيهَا أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ.

ابن لیلی کہتے ہیں کہ قرآن میں اسی آیتیں امیر المومنین علیہ السلام کی شان والا شان میں نازل ہوئیں۔ جن میں کوئی حضرت کا شریک نہیں اوران میں سے ایک فضیلت بھی کسی کونصیب نہیں ہوئی۔

ضرب النبي صلى الله عليه وآله وسلم في الخمر ثمانين

نبیؐ نے شراب پینے پر اسی تازیانے لگائے

② حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ رَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بِمَرْوِ الرُّوذِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْجُمَحِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ نَبِيهِ بْنِ وَهْبٍ الْعَبْدَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَام أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ.

جناب محمد حنفیہ امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب پینے کی حد (سزا) اسی

(۸۰) تازیانے معین فرمائی ہے۔

تکبیرات الصلاۃ خمس وتسعون تکبیرۃ

دن بھر کی نمازوں میں پچانوے تکبیریں ہیں

۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الصَّبَّاحِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام تَكْبِيرَاتُ الصَّلَاةِ خَمْسٌ وَ تِسْعُونَ تَكْبِيرَةً فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ مِنْهَا تَكْبِيرَةُ الْقُنُوتِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز پنجگانہ میں ۹۵ تکبیریں ہیں اور تکبیر قنوت بھی اس میں شامل ہے۔

لِلّٰہ تبارک وتعالی تسعۃ وتسعون اسما

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام

۴ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ اسْماً مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ هِيَ اللهُ الْإِلَهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْقَدِيرُ الْقَاهِرُ الْعَلِيُّ الْأَعْلَى الْبَاقِي الْبَدِيعُ الْبَارِئُ الْأَكْرَمُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْحَيُّ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ الْحَفِيظُ الْحَقُّ الْحَسِيبُ الْحَمِيدُ الْحَفِيُّ الرَّبُّ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الذَّارِئُ الرَّزَّاقُ الرَّقِيبُ الرَّءُوفُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ السَّيِّدُ السُّبُّوحُ الشَّهِيدُ الصَّادِقُ الصَّانِعُ الطَّاهِرُ الْعَدْلُ الْعَفُوُّ الْغَفُورُ الْغَنِيُّ الْغِيَاثُ الْفَاطِرُ الْفَرْدُ الْفَتَّاحُ الْفَالِقُ الْقَدِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ الْقَوِيُّ الْقَرِيبُ الْقَيُّومُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ قَاضِي الْحَاجَاتِ الْمَجِيدُ الْمَوْلَى الْمَنَّانُ الْمُحِيطُ الْمُبِينُ الْمُقِيتُ الْمُصَوِّرُ الْكَرِيمُ الْكَبِيرُ الْكَافِي كَاشِفُ الضُّرِّ الْوَتْرُ النُّورُ الْوَهَّابُ النَّاصِرُ الْوَاسِعُ الْوَدُودُ الْهَادِي الْوَفِيُّ الْوَكِيلُ الْوَارِثُ الْبَرُّ الْبَاعِثُ التَّوَّابُ الْجَلِيلُ الْجَوَادُ الْخَبِيرُ الْخَالِقُ

خَيْرُ النَّاصِرِينَ الدَّيَّانُ الشَّكُورُ الْعَظِيمُ اللَّطِيفُ الشَّافِي.[1]

و قد أخرجت تفسير هذه الأسماء فی كتاب التوحيد و قد رويت هذا الخبر من طرق مختلفة و ألفاظ مختلفة.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم کے ۹۹ نام ہیں جو ان کو یاد کرلے گا وہ جنتی ہوگا۔

مؤف فرماتے ہیں کہ میں نے ان اسمائے الٰہی کی تشریح کتاب توحید میں کردی ہے اور اس روایت کو بھی مختلف اسناد اور الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

ثواب مائة تهليلة و ثواب الاستغفار مائة مرة

سو مرتبہ تحلیل (لا الٰہ الا اللہ کہنے) اور سو مرتبہ استغفار کا اجر و ثواب

⑤ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ أَفْضَلَ النَّاسِ ذَلِكَ الْيَوْمَ عَمَلًا إِلَّا مَنْ زَادَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص سو بار ایک دن میں لا الٰہ الا اللہ کہے۔ اس روز دنیا کے ہر عبادت کرنے والے سے اس کا عمل بہتر ہوگا۔ سوائے اس کے جو سو بار سے بھی زیادہ کہے اور جو شخص سوتے وقت سو بار کہے اس کے لیے بہشت میں ایک مکان بنایا جائے گا اور جو شخص سو بار سوتے وقت استغفار کرے۔ اس کے تمام گناہ اس طرح گر جائیں گے جیسے درختوں کے پتے۔

⑥ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَيْفٍ عَنْ سَيْفٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ غَانِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مِائَةَ مَرَّةٍ بَنَى اللهُ بَيْتاً لَهُ فِي الْجَنَّةِ وَ مَنِ اسْتَغْفَرَ اللهَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ تَحَاتَّتْ ذُنُوبُهُ كَمَا يَسْقُطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص سو بار ایک دن میں لا الٰہ الا اللہ کہے تو اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت (سوکھے) پتے۔

---

[1] ان الفاظ کے معانی مختلف جگہوں پر مختلف ہوا کرتے ہیں لہٰذا یہاں ان کے معانی ذکر نہیں کئے گئے اگر کوئی قاری ان اسمائے الٰہی کے معانی اور اوراد سے دلچسپی رکھتے ہوں تو اس کے لئے ہماری کتاب ''خوص اسمائے الٰہی'' کا مطالعہ فرمائیں۔ ادارہ قاری اکیڈمی انچولی کراچی کے تحت شائع ہو چکی ہے۔ (مجاہد حسین حرّ)

باب۔ ۲۶

اس باب میں ایک سوایک سے زائد عدد کی روایتیں ہیں

① حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْجَبَلِيُّ الصَّيْدَنَانِيُّ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّلْتِ وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ [مُحَمَّدُ] بْنُ نَصْرٍ الْخَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ بْنِ اَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ يَهُودِيَّانِ اَخَوَانِ مِنْ رُؤَسَاءِ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَا يَا قَوْمِ اِنَّ نَبِيَّنَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ نَبِيٌّ بِتِهَامَةَ يُسَفِّهُ اَحْلَامَ الْيَهُودِ وَ يَطْعَنُ فِي دِينِهِمْ وَ نَحْنُ نَخَافُ اَنْ يُزِيلَنَا عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ آبَاؤُنَا فَاَيُّكُمْ هٰذَا النَّبِيُّ فَاِنْ يَكُنِ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ دَاوُدُ آمَنَّا بِهِ وَ اتَّبَعْنَاهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ يُورِدُ الْكَلَامَ عَلَى ائْتِلَافِهِ وَيَقُولُ الشِّعْرَ وَ يَقْهَرُنَا بِلِسَانِهِ جَاهَدْنَاهُ بِاَنْفُسِنَا وَ اَمْوَالِنَا فَاَيُّكُمْ هٰذَا النَّبِيُّ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْاَنْصَارُ اِنَّ نَبِيَّنَا ﷺ قَدْ قُبِضَ فَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاَيُّكُمْ وَصِيُّهُ فَمَا بَعَثَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَبِيّاً اِلَى قَوْمٍ اِلَّا وَ لَهُ وَصِيٌّ يُؤَدِّي عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ وَ يَحْكِي عَنْهُ مَا اَمَرَهُ رَبُّهُ فَاَوْمَاَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْاَنْصَارُ اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَقَالُوا هُوَ وَصِيُّهُ فَقَالَا لِاَبِي بَكْرٍ اِنَّا نُلْقِي عَلَيْكَ مِنَ الْمَسَائِلِ مَا يُلْقَى عَلَى الْاَوْصِيَاءِ وَ نَسْاَلُكَ عَمَّا تُسْاَلُ الْاَوْصِيَاءُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُمَا اَبُو بَكْرٍ اَلْقِيَا مَا شِئْتُمَا اُخْبِرْكُمَا بِجَوَابِهِ اِنْ شَاءَ اللهُ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مَا اَنَا وَ اَنْتَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا نَفْسٌ فِي نَفْسٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا رَحِمٌ وَ لَا قَرَابَةٌ وَ مَا قَبْرٌ سَارَ بِصَاحِبِهِ وَ مِنْ اَيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَ فِي اَيْنَ تَغْرُبُ وَ اَيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ لَمْ تَطْلُعْ فِيهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ اَيْنَ تَكُونُ الْجَنَّةُ وَ اَيْنَ تَكُونُ النَّارُ وَ رَبُّكَ يَحْمِلُ اَوْ يُحْمَلُ وَ اَيْنَ يَكُونُ وَجْهُ رَبِّكَ وَ مَا اثْنَانِ شَاهِدَانِ وَ مَا اثْنَانِ غَائِبَانِ وَ مَا اثْنَانِ مُتَبَاغِضَانِ وَ مَا الْوَاحِدُ وَ مَا الِاثْنَانِ وَ مَا الثَّلَاثَةُ وَ مَا الْاَرْبَعَةُ وَ مَا الْخَمْسَةُ وَ مَا السِّتَّةُ وَ مَا السَّبْعَةُ وَ مَا الثَّمَانِيَةُ وَ مَا التِّسْعَةُ وَ مَا الْعَشَرَةُ وَ مَا الْاَحَدَ عَشَرَ وَ مَا الِاثْنَا عَشَرَ وَ مَا الْعِشْرُونَ وَ مَا الثَّلَاثُونَ وَ مَا الْاَرْبَعُونَ وَ مَا الْخَمْسُونَ وَ مَا السِّتُّونَ وَ مَا السَّبْعُونَ وَ مَا الثَّمَانُونَ وَ مَا التِّسْعُونَ وَ مَا الْمِائَةُ قَالَ فَبَقِيَ اَبُو بَكْرٍ لَا يَرُدُّ جَوَاباً وَ تَخَوَّفْنَا اَنْ يَرْتَدَّ الْقَوْمُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَاَتَيْتُ مَنْزِلَ عَلِيِّ بْنِ

اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ يَا عَلِيُّ اِنَّ رُؤَسَاءَ الْيَهُودِ قَدْ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ وَ اَلْقَوْا عَلَى اَبِي بَكْرٍ مَسَائِلَ فَبَقِيَ
اَبُو بَكْرٍ لَا يَرُدُّ جَوَاباً فَتَبَسَّمَ عَلِيٌّ عليه السلام ضَاحِكاً ثُمَّ قَالَ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي وَعَدَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَاَقْبَلَ
يَمْشِي اَمَامِي وَ مَا اَخْطَاَتْ مِشْيَتُهُ مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم شَيْئاً حَتَّى قَعَدَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ
يَقْعُدُ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْيَهُودِيَّيْنِ فَقَالَ يَا يَهُودِيَّانِ ادْنُوَا مِنِّي وَ اَلْقِيَا عَلَيَّ مَا اَلْقَيْتُمَاهُ
عَلَى الشَّيْخِ فَقَالَ الْيَهُودِيَّانِ وَ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ لَهُمَا اَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَخُو النَّبِيِّ وَ
زَوْجُ ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ وَ اَبُو الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ وَصِيُّهُ فِي حَالَاتِهِ كُلِّهَا وَ صَاحِبُ كُلِّ مَنْقَبَةٍ وَ عِزٍّ وَ مَوْضِعُ
سِرِّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ لَهُ اَحَدُ الْيَهُودِيَّيْنِ مَا اَنَا وَ اَنْتَ عِنْدَ اللهِ قَالَ اَنَا مُؤْمِنٌ مُنْذُ عَرَفْتُ نَفْسِي وَ اَنْتَ
كَافِرٌ مُنْذُ عَرَفْتَ نَفْسَكَ فَمَا اَدْرِي مَا يُحْدِثُ اللهُ فِيكَ يَا يَهُودِيُّ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ فَمَا نَفْسٌ فِي
نَفْسٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا رَحِمٌ وَ لَا قَرَابَةٌ قَالَ ذَاكَ يُونُسُ عليه السلام فِي بَطْنِ الْحُوتِ قَالَ فَمَا قَبْرٌ سَارَ بِصَاحِبِهِ قَالَ
يُونُسُ حِينَ طَافَ بِهِ الْحُوتُ فِي سَبْعَةِ اَبْحُرٍ قَالَ لَهُ فَالشَّمْسُ مِنْ اَيْنَ تَطْلُعُ قَالَ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيِ
الشَّيْطَانِ قَالَ فَاَيْنَ تَغْرُبُ قَالَ فِي عَيْنٍ حَامِيَةٍ قَالَ لِي حَبِيبِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَا تُصَلِّ فِي اِقْبَالِهَا وَ لَا
فِي اِدْبَارِهَا حَتَّى تَصِيرَ مِقْدَارَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ قَالَ فَاَيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ لَمْ تَطْلُعْ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ
قَالَ فِي الْبَحْرِ حِينَ فَلَقَهُ اللهُ لِبَنِي اِسْرَائِيلَ لِقَوْمِ مُوسَى عليه السلام قَالَ لَهُ فَرَبُّكَ يَحْمِلُ اَوْ يُحْمَلُ قَالَ اِنَّ رَبِّي
عَزَّ وَ جَلَّ يَحْمِلُ كُلَّ شَيْءٍ بِقُدْرَتِهِ وَ لَا يَحْمِلُهُ شَيْءٌ قَالَ فَكَيْفَ قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ يَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ قَالَ يَا يَهُودِيُّ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ
مَا تَحْتَ الثَّرَى فَكُلُّ شَيْءٍ عَلَى الثَّرَى وَ الثَّرَى عَلَى الْقُدْرَةِ وَ الْقُدْرَةُ تَحْمِلُ كُلَّ شَيْءٍ قَالَ فَاَيْنَ تَكُونُ
الْجَنَّةُ وَ اَيْنَ تَكُونُ النَّارُ قَالَ اَمَّا الْجَنَّةُ فَفِي السَّمَاءِ وَ اَمَّا النَّارُ فَفِي الْاَرْضِ قَالَ فَاَيْنَ يَكُونُ وَجْهُ
رَبِّكَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ائْتِنِي بِنَارٍ وَ حَطَبٍ فَاَتَيْتُهُ بِنَارٍ وَ حَطَبٍ فَاَضْرَمَهَا
ثُمَّ قَالَ يَا يَهُودِيُّ اَيْنَ يَكُونُ وَجْهُ هَذِهِ النَّارِ قَالَ لَا اَقِفُ لَهَا عَلَى وَجْهٍ قَالَ فَاِنَّ رَبِّي عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ هَذَا
الْمَثَلِ وَ لَهُ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ فَقَالَ لَهُ مَا اثْنَانِ شَاهِدَانِ قَالَ
السَّمَاوَاتُ وَ الْاَرْضُ لَا يَغِيبَانِ سَاعَةً قَالَ فَمَا اثْنَانِ غَائِبَانِ قَالَ الْمَوْتُ وَ الْحَيَاةُ لَا يُوقَفُ
عَلَيْهِمَا قَالَ فَمَا اثْنَانِ مُتَبَاغِضَانِ قَالَ اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ قَالَ فَمَا الْوَاحِدُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَمَا
الِاثْنَانِ قَالَ آدَمُ وَ حَوَّاءُ قَالَ فَمَا الثَّلَاثَةُ قَالَ كَذَبَتِ النَّصَارَى عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالُوا ثَالِثُ
ثَلَاثَةٍ وَ اللهُ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَ لَا وَلَداً قَالَ فَمَا الْاَرْبَعَةُ قَالَ الْقُرْآنُ وَ الزَّبُورُ وَ التَّوْرَاةُ وَ الْاِنْجِيلُ

قَالَ فَمَا الْخَمْسَةُ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ مُفْتَرَضَاتٍ قَالَ فَمَا السِّتَّةُ قَالَ خَلَقَ اللهُ السَّماواتِ وَ الْأَرْضَ وَ ما بَيْنَهُما فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ قَالَ فَمَا السَّبْعَةُ قَالَ سَبْعَةُ أَبْوَابِ النَّارِ مُتَطَابِقَاتٍ قَالَ فَمَا الثَّمَانِيَةُ قَالَ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ فَمَا التِّسْعَةُ قَالَ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَ لا يُصْلِحُونَ قَالَ فَمَا الْعَشَرَةُ قَالَ عَشَرَةُ أَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ فَمَا الْأَحَدَ عَشَرَ قَالَ قَوْلُ يُوسُفَ لِأَبِيهِ يا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي ساجِدِينَ قَالَ فَمَا الِاثْنَا عَشَرَ قَالَ شُهُورُ السَّنَةِ قَالَ فَمَا الْعِشْرُونَ قَالَ بَيْعُ يُوسُفَ بِعِشْرِينَ دِرْهَماً قَالَ فَمَا الثَّلَاثُونَ قَالَ ثَلَاثُونَ يَوْماً شَهْرُ رَمَضَانَ صِيَامُهُ فَرْضٌ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ إِلَّا مَنْ كانَ مَرِيضاً أَوْ عَلى سَفَرٍ قَالَ فَمَا الْأَرْبَعُونَ قَالَ كَانَ مِيقَاتُ مُوسَى عليه السلام ثَلَاثُونَ لَيْلَةً فَأَتَمَّهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً قَالَ فَمَا الْخَمْسُونَ قَالَ لَبِثَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عاماً قَالَ فَمَا السِّتُّونَ قَالَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ فَمَا السَّبْعُونَ قَالَ اخْتارَ مُوسى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فَمَا الثَّمَانُونَ قَالَ قَرْيَةٌ بِالْجَزِيرَةِ يُقَالُ لَهَا ثَمَانُونَ مِنْهَا قَعَدَ نُوحٌ فِي السَّفِينَةِ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَ أَغْرَقَ اللهُ الْقَوْمَ قَالَ فَمَا التِّسْعُونَ قَالَ الْفُلْكُ الْمَشْحُونُ اتَّخَذَ نُوحٌ عليه السلام فِيهِ تِسْعِينَ بَيْتاً لِلْبَهَائِمِ قَالَ فَمَا الْمِائَةُ قَالَ كَانَ أَجَلُ دَاوُدَ عليه السلام سِتِّينَ سَنَةً فَوَهَبَ لَهُ آدَمُ عليه السلام أَرْبَعِينَ سَنَةً مِنْ عُمُرِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ آدَمَ الْوَفَاةُ جَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ لَهُ يَا شَابُّ صِفْ لِي مُحَمَّداً كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حَتَّى أُومِنَ بِهِ السَّاعَةَ فَبَكَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ قَالَ يَا يَهُودِيُّ هَيَّجْتَ أَحْزَانِي كَانَ حَبِيبِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله صَلْتَ الْجَبِينِ مَقْرُونَ الْحَاجِبَيْنِ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ أَقْنَى الْأَنْفِ دَقِيقَ الْمَسْرُبَةِ كَثَّ اللِّحْيَةِ بَرَّاقَ الثَّنَايَا كَأَنَّ عُنُقَهُ إِبْرِيقُ فِضَّةٍ كَانَ لَهُ شُعَيْرَاتٌ مِنْ لَبَّتِهِ إِلَى سُرَّتِهِ مَلْفُوفَةً كَأَنَّهَا قَضِيبُ كَافُورٍ لَمْ يَكُنْ فِي بَدَنِهِ شُعَيْرَاتٌ غَيْرُهَا لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَ لَا بِالْقَصِيرِ النَّزْرِ كَانَ إِذَا مَشَى مَعَ النَّاسِ غَمَرَهُمْ نُورُهُ وَ كَانَ إِذَا مَشَى كَأَنَّهُ يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ أَوْ يَنْحَدِرُ مِنْ صَبَبٍ كَانَ مُدَوَّرَ الْكَعْبَيْنِ لَطِيفَ الْقَدَمَيْنِ دَقِيقَ الْخَصْرِ عِمَامَتُهُ السَّحَابُ وَ سَيْفُهُ ذُو الْفَقَارِ وَ بَغْلَتُهُ دُلْدُلُ وَ حِمَارُهُ الْيَعْفُورُ وَ نَاقَتُهُ الْعَضْبَاءُ وَ فَرَسُهُ لَزَازٌ وَ قَضِيبُهُ الْمَمْشُوقُ وَ كَانَ عليه السلام أَشْفَقَ النَّاسِ عَلَى النَّاسِ وَ أَرْأَفَ النَّاسِ بِالنَّاسِ كَانَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ مَكْتُوبٌ عَلَى الْخَاتَمِ سَطْرَانِ أَمَّا أَوَّلُ سَطْرٍ فَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَمَّا الثَّانِي فَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله هَذِهِ صِفَتُهُ يَا يَهُودِيُّ فَقَالَ الْيَهُودِيَّانِ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ اَنَّكَ وَصِيُّ مُحَمَّدٍ حقّاً فَاَسْلَمَا وَ حَسُنَ اِسْلَامُهُمَا وَ لَزِمَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام فَكَانَا مَعَهُ حَتَّى كَانَ مِنْ اَمْرِ الْجَمَلِ مَا كَانَ فَخَرَجَا مَعَهُ اِلَى الْبَصْرَةِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِي وَقْعَةِ الْجَمَلِ وَ بَقِيَ الْآخَرُ حَتَّى خَرَجَ مَعَهُ اِلَى صِفِّينَ فَقُتِلَ بِصِفِّينَ.

ابن عباس کہتے ہیں کہ یہودیوں میں سے دو بھائی مدینے میں آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ مدینے میں ایک شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے۔ اور یہودیوں کے عقائد وخیالات کو غلط کہتا ہے۔ ہم کو خوف کہ وہ ہماری قوم کو گمراہ نہ کردے اور اگر یہ وہی پیغمبر ہے جس کی بشارت ہم کو ہمارے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام دے گئے ہیں تو ہم اس کی تصدیق وپیروی کریں ورنہ ہم اس سے جنگ کریں۔

اصحاب نے کہا، وہ پیغمبر رحلت فرما چکے ہیں۔

یہودی، خدا کا شکر ہے لیکن اس کا جانشین کون ہے؟

سب نے ابوبکر کی طرف اشارہ کیا۔ دونوں بھائیوں نے کہا کہ ہم کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟

ابوبکر نے جواب دیا کہ جو چاہو پوچھو۔

ان میں سے ایک بھائی نے سوال کیا کہ فرمائیے کہ

(۱) ہم اور آپ خدا کے نزدیک کیا ہیں؟

(۲) وہ کون جاندار ہے جس کے اندر دوسرا جاندار تھا اور ان دونوں میں کوئی قرابت بھی نہیں تھی؟

(۳) وہ کونسی قبر ہے جو قبر والے کے ساتھ گردش کرتی رہی؟

(۴) آفتاب کہاں سے نکلتا ہے اور کہاں ڈوبتا ہے؟

(۵) کس مقام پر آفتاب صرف ایک بار چمکا؟

(۶) بہشت کہاں ہے؟

(۷) دوزخ کس جگہ ہے؟

(۸) تمہارا پروردگار اٹھاتا یا اٹھایا جاتا ہے؟

(۹) تمہارے پروردگار کا رخ کس طرف ہے؟

(۱۰) دو حاضر کون ہیں؟

(۱۱) دو غائب کون ہیں؟

(۱۲) دو ایسی چیزیں کون ہے جس میں مخالفت ہے؟

(۱۳) ایک سے بارہ اور بیس سے سو تک کون کون سی چیزیں ہیں؟

ابوبکر ششدر رہ گئے اور ہم ڈر گئے کہ مبادا لوگ اسلام سے مرتد ہو جائیں لہٰذا فوراً خدمت امیر المومنین علیہ السلام میں حاضر ہوئے، سارا واقعہ بیان کیا حضرت سن کر مسکرائے۔ فرمایا یہ وہی دن ہے جس کی خبر مجھ کو حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے گئے تھے۔ یہ فرما کر اٹھے۔ ابن عباس بھی عقب میں روانہ ہوئے۔ دل میں خیال کر رہے تھے کہ دیکھوں حضرت کیا جواب دیتے ہیں۔ اس وقت کی رفتار بالکل حضرت رسول کی رفتار تھی۔ آپ مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر بیٹھ گئے۔ دونوں یہودیوں کو سامنے بلایا ان سے سوالات پوچھے۔

انہوں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ حضرت نے فرمایا میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا زاد بھائی اور فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ علیہا کا شوہر ہوں، حسن و حسین میرے فرزند ہیں۔

اب یہودی نے سوال کیا: (۱) میں کیا ہوں اور آپ کیا ہیں؟

آپ نے فرمایا: میں مومن ہوں اور تم کافر۔

(۲) کون وہ جاندار ہے جس میں دوسرا ذی روح سیر کرتا رہا؟

فرمایا وہ مچھلی اور یونس علیہ السلام پیغمبر خدا ہیں۔

(۳) وہ کون سی قبر تھی جو صاحب قبر کے ساتھ گردش کرتی رہی؟

فرمایا: وہی مچھلی اور یونس۔

(۴) آفتاب کہاں سے نکلتا ہے؟

فرمایا: شیطان کی دونوں شاخوں کے درمیان سے۔

(۵) کہاں ڈوبتا ہے؟ ایک چشمہ گرم و جاری میں۔

(۶) آفتاب صرف ایک بار کس مقام پر چمکا؟

فرمایا: اس مقام پر جو بنی اسرائیل کے لیے دریا شگافتہ ہونے کے بعد ظاہر ہوا تھا۔

(۷) آپ کا پروردگار اٹھاتا ہے یا اٹھایا جاتا ہے؟

فرمایا: میرا پروردگار ہر شئے اپنی توانائی سے اٹھا سکتا ہے اور کوئی شے اس کی عظمت و جلالت کا بار اٹھا نہیں سکتی۔

انہوں نے عرض کی آپ کے قرآن میں ہے کہ تمہارے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ نفر اٹھائے ہوں گے؟

آپ نے جواب دیا کہ جو آسمان و زمین یا ان کے درمیان یا زمین کے نیچے ہیں سب کو خدا ہی نے اپنی قدرت کاملہ سے اٹھایا ہے لیکن اسے کوئی نہیں اٹھا سکتا۔

(۸) بہشت و دوزخ کہاں ہیں؟

بہشت آسمان پر ہے اور دوزخ زمین پر۔

(۹) انہوں سے پوچھا آپ کے پروردگار کا رخ کدھر ہے؟

حضرت نے ابن عباس سے فرمایا آگ روشن کرو۔ جب آگ بھڑکنے لگی تو آپ نے اس سے پوچھا اس آگ کا رخ کدھر ہے؟

اس نے جواب دیا ہر طرف ہے۔

آپ نے فرمایا کہ عالم کا مشرق و مغرب خدا ہی کا پیدا کیا ہوا ہے، وہ ہر طرف اور ہر جگہ ہے۔

(۱۰) دو چیزیں جو ہمیشہ پیش نظر رہتی ہیں وہ کون ہیں؟

فرمایا آسمان و زمین۔

(۱۱) پوچھا دو پوشیدہ چیزیں کون سی ہیں؟

فرمایا موت و حیات۔

(۱۲) دو مخالفت چیزیں کون سی ہیں؟

فرمایا شب و روز۔

(۱۳) وہ ایک جس کا دوسرا نہیں وہ کون ہے؟

فرمایا ذات الٰہی۔

(۱۴) وہ دو چیزیں جن کا تیسرا نہیں وہ کون ہیں؟

فرمایا حضرت آدم و حوا علیہا السلام۔

(۱۵) تین میں تیسرا کون ہے؟

فرمایا وہ نصاریٰ کا قول ہے خدا تین کا میں کا تیسرا ہے۔

(۱۶) چار کون ہیں؟

فرمایا: قرآن و زبور و توراۃ و انجیل۔

(۱۷) پانچ کیا ہیں؟

فرمایا نماز پنجگانہ

(۱۸) چھ کیا ہیں؟

فرمایا وہ چھ دن جن میں زمین وآسمان پیدا ہوئے۔

(۱۹) سات کیا ہیں؟

فرمایا جہنم کے سات دروازے۔

(۲۰) آٹھ کیا ہیں؟

فرمایا بہشت کے آٹھ دروازے۔

(۲۱) نو کیا ہیں؟

فرمایا قوم صالح کے نو فسادی گروہ۔

(۲۲) دس کیا ہیں؟

عشرے کے دس دن۔

(۲۳) گیارہ کیا ہیں؟

فرمایا ستارے جن کو حضرت یوسف نے خواب میں دیکھا تھا۔

(۲۴) بارہ کیا ہیں؟

سال کے مہینے۔

(۲۵) بیس کیا ہیں؟

فرمایا بیس درہم جناب یوسف علیہ السلام کی قیمت کے۔

(۲۶) تیس کیا ہے؟

فرمایا: ماہ صیام کے روزے۔

(۲۷) چالیس کیا ہے؟

فرمایا: ایام میقات جناب موسیٰ علیہ السلام۔

(۲۸) پچاس کیا ہے؟

نوح علیہ السلام پچاس کم ایک ہزار برس زندہ رہے۔

(۲۹) ساٹھ کیا ہے؟

کفارہ ظہار ساٹھ آدمیوں کا کھانا۔

(۳۰) ستر کیا ہے؟

حضرت موسیٰ کے منتخب کیے ہوئے میقات کے لیے ستر آدمی۔

(۳۱) اسی کیا ہے؟

فرمایا ثمانون اس جزیرے کا نام ہے جہاں سے حضرت نوح کشتی میں سوار ہوئے تھے۔

(۳۲) نوے کیا ہے؟

فرمایا کشتی حضرت نوح علیہ السلام کے نوے خانے جن میں مختلف جانور تھے۔

(۳۳) سو کیا ہے؟

فرمایا جناب داؤد علیہ السلام کی عمر کے ساٹھ سال تھے جن کو حضرت آدم نے اپنی عمر سے چالیس سال دے کر پورے سو برس کیے۔

اب یہودیوں نے کہا کہ آپ اپنے نبی کے اوصاف اس طرح بیان فرمائیں جیسے ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

یہ سن کر حضرت رونے لگے۔ فرمایا تم نے میرے غم کو تازہ کر دیا۔

حضرت بلند و کشادہ پیشانی، ملے ہوئے ابرو، سیاہ چشم، رخسارے ہموار، لمبی ناک، باریک ہونٹ، چمکدار دانت، گھنی ڈارھی، چاندی کی طرح چمکدار گردن سینے پر بال، جدھر سے گزرتے رہے آپ کا نور ہر شے کو نورانی کر دیتا تھا۔

جب راستہ چلتے تھے تو قدم جما کر اور برابر رکھتے تھے۔ آپؐ کے ٹخنے مدوّر تھے، لطیف القدم، رقیق الحضر تھے۔ عمامہ سحاب، تلوار ذوالفقار، خچر دلدل، گدھا صحار، اونٹنی غضبا، گھوڑا الزاز، عصا عشوق، سب سے زیادہ مہربان و دل سوز۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت جس میں دو سطریں تھیں: پہلی میں لا الہ الا اللہ اور دوسری میں محمد رسول اللہ لکھا تھا۔ اے یہودی یہ تھے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف۔ دونوں نے اسلام قبول کر کے حضرت کی رفاقت اختیار کی۔ یہاں تک کہ جنگ جمل ہوئی۔ ایک ان میں سے شہید ہو گیا۔ پھر جنگ صفین میں دوسرا بھی شہید ہوا۔

⑦ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ سَعِیدٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ یَحْیَی عَنْ اَبِیهِ رَفَعَهُ اِلَی بَعْضِ الصَّادِقِینَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ علیہ السلام قَالَ جَاءَ رَجُلَانِ مِنْ یَهُودِ خَیْبَرَ وَ مَعَهُمَا التَّوْرَاةُ مَنْشُورَةً یُرِیدَانِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ فَوَجَدَاهُ قَدْ قُبِضَ فَاَتَیَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَا اِنَّا قَدْ جِئْنَا نُرِیدُ النَّبِیَّ لِنَسْاَلَهُ عَنْ مَسْاَلَةٍ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُبِضَ فَقَالَ وَ مَا مَسْاَلَتُكُمَا قَالَا اَخْبِرْنَا عَنِ الْوَاحِدِ وَ الِاثْنَیْنِ وَ الثَّلَاثِ وَ الْاَرْبَعَةِ وَ الْخَمْسَةِ وَ السِّتَّةِ وَ السَّبْعَةِ وَ الثَّمَانِیَةِ وَ التِّسْعَةِ وَ الْعَشَرَةِ وَ الْعِشْرِینَ وَ الثَّلَاثِینَ وَ الْاَرْبَعِینَ وَ الْخَمْسِینَ وَ السِّتِّینَ وَ السَّبْعِینَ وَ الثَّمَانِینَ وَ التِّسْعِینَ وَ الْمِائَةِ فَقَالَ لَهُمَا اَبُو بَكْرٍ مَا عِنْدِی فِی هَذَا شَیْءٌ ائْتِیَا عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ قَالَ فَاَتَیَاهُ فَقَصَّا عَلَیْهِ

الْقِصَّةَ مِنْ اَوَّلِهَا وَ مَعَهُمَا التَّوْرَاةُ مَنْشُورَةً فَقَالَ لَهُمَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام اِنْ اَنَا اَخْبَرْتُكُمَا بِمَا تَجِدَانِهِ عِنْدَ كُمَا تُسْلِمَانِ قَالَا نَعَمْ قَالَ اَمَّا الْوَاحِدُ فَهُوَ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَمَّا الِاثْنَانِ فَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ لَا تَتَّخِذُوا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَاحِدٌ وَ اَمَّا الثَّلَاثَةُ وَ الْاَرْبَعَةُ وَ الْخَمْسَةُ وَ السِّتَّةُ وَ السَّبْعَةُ وَ الثَّمَانِيَةُ فَهُنَّ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ فِي اَصْحَابِ الْكَهْفِ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَ يَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْماً بِالْغَيْبِ وَ يَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ وَ اَمَّا التِّسْعَةُ فَهُوَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ كَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُونَ وَ اَمَّا الْعَشَرَةُ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ وَ اَمَّا الْعِشْرُونَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ اِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَ اَمَّا الثَّلَاثُونَ وَ الْاَرْبَعُونَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ وَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَ اَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَ اَمَّا الْخَمْسُونَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ وَ اَمَّا السِّتُّونَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِيناً وَ اَمَّا السَّبْعُونَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ اخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا وَ اَمَّا الثَّمَانُونَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَ اَمَّا التِّسْعُونَ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ اِنَّ هٰذَا اَخِي لَهُ تِسْعٌ وَ تِسْعُونَ نَعْجَةً وَ اَمَّا الْمِائَةُ فَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ الزَّانِيَةُ وَ الزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ قَالَ فَاَسْلَمَ الْيَهُودِيَّانِ عَلَى يَدَيْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام.

امام جعفر صادق علیہ السلام مرفوعاً منقول ہے کہ خیبر کے یہودیوں میں سے دو افراد اپنے ساتھ کھلی ہوئی توریت لے کر آئے تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہو جائے مگر انہیں معلوم ہوا کہ آپؐ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں تو وہ دونوں حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہم اس ارادے سے آئے تھے کہ نبی سے ملاقات کریں اور ان سے کچھ مسائل دریافت کریں مگر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ اب اس دنیا میں رہے۔

حضرت ابوبکر کہنے لگے: تم دونوں کے سوالات کیا ہیں؟

ان دونوں نے کہا: ہمیں بتائیے کہ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نو، دس، بیس، تیس، چالی، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوّے اور سو کیا ہیں؟

حضرت ابوبکر نے کہا ان میں سے مجھے کچھ معلوم نہیں لہٰذا تم دونوں حضرتؑ کے پاس جاؤ۔

وہ دوں حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور از سر نو اپنی روداد بیان کر دی جبکہ ان کے ہاتھ کھلی ہوئی توریت تھی۔

امیر المومنین علیہ السلام نے ان دونوں سے کہا: اگر میں ان باتوں کی خبر دے دوں جو تمہارے علم میں ہے تو کیا تم دونوں اسلام قبول کر لو گے؟

کہنے لگے: جی ہاں!

آپ نے فرمایا: واحد تو تو خدائے وحدہ لاشریک کی ذات ہے۔

دو اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: دو معبود مت بناؤ کیونکہ وہ ایک ہی معبود ہے۔

تین، چار، پانچ، چھ سات، اور آٹھ اصحاب کہف کے بارے میں کتاب خدا میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ".

عنقریب یہ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے اور چوتھا ان کا کتّا تھا اور بعض کہیں گے کہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا اور یہ سب صرف غیبی اندازے ہوں گے اور بعض تو یہ بھی کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔[1]

نو اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ"

اور اس شہر میں نو افراد تھے جو زمین میں فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح نہیں کرتے تھے۔[2]

دس اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"

اس طرح دس پورے ہو جائیں۔[3]

بیس اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ"

اگر ان میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آجائیں گے۔[4]

---

[1] سورۂ کہف آیت ۲۲
[2] سورۂ نمل آیت ۴۸
[3] سورۂ بقرہ آیت ۱۹۶
[4] سورۂ نمل آیت ۶۵

تیس اور چالیس اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً"

اور ہم نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا وعدہ لیا اور اسے دس مزید راتوں سے مکمل کر دیا کہ اس طرح ان کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا وعدہ ہو گیا۔ [۱]

پچاس اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ"

اس ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ [۲]

ساٹھ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا"

پھر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ [۳]

ستر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا"

اور موسیٰؑ نے ہمارے وعدہ کے لئے اپنی قوم کے ستر افراد کا انتخاب کیا۔ [۴]

اسی اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً"

اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ فراہم نہیں کرتے ہیں انہیں اسّی کوڑے لگاؤ۔ [۵]

نوّے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ"

یہ ہمارا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک ہے۔ [۶]

---

[۱] سورۂ اعراف آیت ۱۴۲
[۲] سورۂ معارج آیت ۴
[۳] سورۂ مجادلہ آیت ۴
[۴] سورۂ اعراف آیت ۱۵۵
[۵] سورۂ نور آیت ۴
[۶] سورۂ ص آیت ۲۳

سو اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

"اَلزَّانِیَةُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ"

زنا کار عورت اور زنا کار مرد دونوں کو سو سو کوڑے لگاؤ۔ [1]

راوی کہتا ہے اس کے بعد دونوں یہودیوں نے اسلام قبول کر لیا۔

عرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلى السماء مائة وعشرين مرة

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سو بیس مرتبہ معراج پر تشریف لے گئے

③ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیْدِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَتِّیلٍ الدَّقَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ مَنِیعِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ یُوْنُسَ عَنْ صَبَّاحٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ عَرَجَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ مِائَةً وَ عِشْرِیْنَ مَرَّةً مَا مِنْ مَرَّةٍ اِلَّا وَ قَدْ اَوْصَی اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْهَا النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ بِالْوَلَایَةِ لِعَلِیٍّ وَ الْاَئِمَّةِ علیہم السلام اَکْثَرَ مِمَّا اَوْصَاهُ بِالْفَرَائِضِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سو بیس مرتبہ معراج ہوئی اور ہر مرتبہ بہ نسبت اور احکام دین کے ولایت ائمہ اثناعشر کے بارے میں زیادہ تاکید کی گئی۔

الفاكهة مائة وعشرون لونا

پھلوں کے رنگ ایک سو بیس ہیں

④ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْیَرِیُّ جَمِیْعاً عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرٍ عَمَّنْ ذَکَرَهُ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ لَمَّا اَهْبَطَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ آدَمَ علیہ السلام مِنَ الْجَنَّةِ اَهْبَطَ مَعَهُ عِشْرِیْنَ وَ مِائَةَ قَضِیْبٍ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ مَا یُؤْکَلُ دَاخِلُهَا وَ خَارِجُهَا وَ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا مَا یُؤْکَلُ دَاخِلُهَا وَ یُرْمَی بِخَارِجِهَا وَ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا مَا یُؤْکَلُ خَارِجُهَا وَ یُرْمَی بِدَاخِلِهَا وَ غِرَارَةٌ فِیْهَا بَزْرُ کُلِّ شَیْءٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کے ساتھ ایک سو بیس شاخیں جنت سے زمین پر اتاری گئیں جن میں چالیس شاخیں ایسے درختوں کی تھیں جن کے پھل پوری طور پر ظاہر و باطن سب کھائے جاتے ہیں اور چالیس ایسے درختوں کی شاخیں تھیں جن کے پھل اوپر سے کھائے جاتے ہیں اور گٹھلی پھینک دی جاتی ہے اور

[1] سورۂ نور آیت ۲

چالیس ایسے درختوں کی شاخیں جن کے اندر کا گودا کھالیا جاتا ہے اور چھلکا پھینک دیا جاتا ہے۔
اور ایک جوال یا غرارہ یا تھیلا جس میں ہر طرح کے بیج تھے ساتھ آیا تھا۔

أهل الجنة عشرون ومائة صنف

ایک سو بیس قسم کے جنتی افراد

⑤ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبُنْدَارُ الشَّافِعِيُّ بِفَرْغَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صِنْفٍ هٰذِهِ الْاُمَّةُ مِنْهَا ثَمَانُونَ صِنْفاً.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس قسمیں ہیں جن میں اسّی قسمیں صرف اس امت کی ہیں۔

من حفظ القرآن فله في كل سنة مائتا دينار في بيت المال

حافظانِ قرآن کو بیت المال سے ہر سال دو سو دینار دیئے جائیں گے

⑥ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَزَّازُ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّوَيْهِ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ اَبِي الْاَشْهَبِ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ علیہ السلام مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ طَائِعاً وَ قَرَاَ الْقُرْآنَ ظَاهِراً فَلَهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِائَتَا دِينَارٍ فِي بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِينَ اِنْ مُنِعَ فِي الدُّنْيَا اَخَذَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَافِيَةً اَحْوَجَ مَا يَكُونُ اِلَيْهَا.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص پورے قرآن کا حافظ ہو اس کو بیت المال سے دو سو اشرفیاں ملیں گی اگر دنیا میں نہ دی گئیں تو قیامت میں دی جائیں گی جس روز اس کو دنیا سے زیادہ ضرورت ہوگی اس اجر و ثواب کی۔

السنة ثلاثمائة وستون يوما

سال بھر میں تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں

⑦ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ السَّنَةِ كَمْ يَوماً هِيَ قَالَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ سِتُّونَ يَوماً مِنْهَا سِتَّةُ اَيَّامٍ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا الدُّنْيَا فَطُرِحَتْ مِنْ اَصْلِ السَّنَةِ فَصَارَتِ السَّنَةُ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ اَرْبَعَةً وَ خَمْسِينَ يَوماً يُسْتَحَبُّ اَنْ يَطُوفَ الرَّجُلُ فِي مُقَامِهِ بِمَكَّةَ عَدَدَ اَيَّامِ السَّنَةِ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّينَ اُسْبُوعاً فَاِنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى ذٰلِكَ طَافَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّينَ شَوْطاً.

سال کے دن

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سال تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہے ان میں سے چھ دن اس لیے کم کر دیئے گئے کہ ان میں خلقت دنیا ہوئی لہٰذا تین سو چوّن رہ گئے۔

۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبَانٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَيُّوبَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ يُسْتَحَبُّ اَنْ تَطُوفَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّينَ اُسْبُوعاً عَدَدَ اَيَّامِ السَّنَةِ فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَمَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مکہ معظّمہ جانے والے کے لیے بہتر ہے کہ تین سو ساٹھ طواف کرے۔ اگر یہ ناممکن ہو تو تین سو ساٹھ بار خانہ کعبہ کے گرد گردش کرے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو جس قدر ہو سکے اتنے طواف کرے۔

خصال من شرائع الدين

وہ خوبیاں جو شرائع دین میں ہیں

۹ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ هٰذِهِ شَرَائِعُ الدِّينِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَتَمَسَّكَ بِهَا وَ اَرَادَ اللهُ هُدَاهُ اِسْبَاغُ الْوُضُوءِ كَمَا اَمَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ النَّاطِقِ غَسْلُ الْوَجْهِ وَ الْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَ مَسْحُ

الرَّأْسِ وَ الْقَدَمَيْنِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ مَرَّةً مَرَّةً وَ مَرَّتَانِ جَائِزٌ وَ لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ إِلَّا الْبَوْلُ وَ الرِّيحُ وَ النَّوْمُ وَ الْغَائِطُ وَ الْجَنَابَةُ وَ مَنْ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَدْ خَالَفَ اللهَ وَ رَسُولَهُ وَ كِتَابَهُ وَ وُضُوؤُهُ لَمْ يَتِمَّ وَ صَلَاتُهُ غَيْرُ مُجْزِيَةٍ وَ الْأَغْسَالُ مِنْهَا غُسْلُ الْجَنَابَةِ وَ الْحَيْضِ وَ غُسْلُ الْمَيِّتِ وَ غُسْلُ مَنْ مَسَّ الْمَيِّتَ بَعْدَ مَا يَبْرُدُ وَ غُسْلُ مَنْ غَسَّلَ الْمَيِّتَ وَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ غُسْلُ الْعِيدَيْنِ وَ غُسْلُ دُخُولِ مَكَّةَ وَ غُسْلُ دُخُولِ الْمَدِينَةِ وَ غُسْلُ الزِّيَارَةِ وَ غُسْلُ الْإِحْرَامِ وَ غُسْلُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ غُسْلُ لَيْلَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ غُسْلُ لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ غُسْلُ لَيْلَةِ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ وَ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَ عِشْرِينَ مِنْهُ أَمَّا الْفَرْضُ فَغُسْلُ الْجَنَابَةِ وَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ وَ الْحَيْضِ وَاحِدٌ وَ صَلَاةُ الْفَرِيضَةِ الظُّهْرُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَ الْعَصْرُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَ الْمَغْرِبُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ وَ الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَ الْفَجْرُ رَكْعَتَانِ فَجُمْلَةُ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَ السُّنَّةُ أَرْبَعٌ وَ ثَلَاثُونَ رَكْعَةً مِنْهَا أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا تَقْصِيرَ فِيهَا فِي السَّفَرِ وَ الْحَضَرِ وَ رَكْعَتَانِ مِنْ جُلُوسٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ تُعَدَّانِ بِرَكْعَةٍ وَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فِي السَّحَرِ وَ هِيَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَ الشَّفْعُ رَكْعَتَانِ وَ الْوَتْرُ رَكْعَةٌ وَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ بَعْدَ الْوَتْرِ وَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعَصْرِ وَ الصَّلَاةُ يُسْتَحَبُّ فِي أَوَّلِ الْأَوْقَاتِ وَ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْفَرْدِ بِأَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِينَ وَ لَا صَلَاةَ خَلْفَ الْفَاجِرِ وَ لَا يُقْتَدَى إِلَّا بِأَهْلِ الْوَلَايَةِ وَ لَا يُصَلَّى فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَ إِنْ دُبِغَتْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَ لَا فِي جُلُودِ السِّبَاعِ وَ لَا يُسْجَدُ إِلَّا عَلَى الْأَرْضِ أَوْ مَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ إِلَّا الْمَأْكُولَ وَ الْقُطْنَ وَ الْكَتَّانَ وَ يُقَالُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ تَعَالَى عَرْشُكَ وَ لَا يُقَالُ تَعَالَى جَدُّكَ وَ لَا يُقَالُ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ لِأَنَّ تَحْلِيلَ الصَّلَاةِ هُوَ التَّسْلِيمُ وَ إِذَا قُلْتَ هَذَا فَقَدْ سَلَّمْتَ وَ التَّقْصِيرُ فِي ثَمَانِيَةِ فَرَاسِخَ وَ هُوَ بَرِيدَانِ وَ إِذَا قَصَّرْتَ أَفْطَرْتَ وَ مَنْ لَمْ يُقَصِّرْ فِي السَّفَرِ لَمْ تُجْزِ صَلَاتُهُ لِأَنَّهُ قَدْ زَادَ فِي فَرْضِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْقُنُوتُ فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَ الصَّلَاةُ عَلَى الْمَيِّتِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ فَمَنْ نَقَصَ مِنْهَا فَقَدْ خَالَفَ السُّنَّةَ وَ الْمَيِّتُ يُسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ سَلًّا وَ الْمَرْأَةُ تُؤْخَذُ بِالْعَرْضِ مِنْ قِبَلِ اللَّحْدِ وَ الْقُبُورُ تُرَبَّعُ وَ لَا تُسَنَّمُ وَ الْإِجْهَارُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَاجِبٌ وَ فَرَائِضُ الصَّلَاةِ سَبْعٌ الْوَقْتُ وَ الطَّهُورُ وَ التَّوَجُّهُ وَ الْقِبْلَةُ وَ الرُّكُوعُ وَ السُّجُودُ وَ الدُّعَاءُ وَ الزَّكَاةُ فَرِيضَةٌ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَ لَا تَجِبُ فِيمَا دُونَ ذَلِكَ مِنَ الْفِضَّةِ وَ لَا تَجِبُ عَلَى مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ مِنْ يَوْمَ مَلَكَهُ صَاحِبُهُ وَ لَا يَحِلُّ

اَنْ تُدْفَعَ الزَّكَاةُ اِلَّا اِلَى اَهْلِ الْوَلَايَةِ وَ الْمَعْرِفَةِ وَ يَجِبُ عَلَى الذَّهَبِ الزَّكَاةُ اِذَا بَلَغَ عِشْرِينَ مِثْقَالًا فَيَكُونُ فِيهِ نِصْفُ دِينَارٍ وَ تَجِبُ عَلَى الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ الْعُشْرُ اِنْ كَانَ سُقِيَ سَيْحاً وَاِنْ سُقِيَ بِالدَّوَالِي فَعَلَيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ وَ الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعاً وَ الصَّاعُ اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ وَ تَجِبُ عَلَى الْغَنَمِ الزَّكَاةُ اِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِينَ شَاةً وَ تَزِيدُ وَاحِدَةٌ فَتَكُونُ فِيهَا شَاةٌ اِلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا شَاتَانِ اِلَى مِائَتَيْنِ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ وَبَعْدَ ذٰلِكَ يَكُونُ فِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَ تَجِبُ عَلَى الْبَقَرِ الزَّكَاةُ اِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعَةً حَوْلِيَّةً فَيَكُونُ فِيهَا تَبِيعٌ حَوْلِيٌّ اِلَى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعِينَ بَقَرَةً ثُمَّ يَكُونُ فِيهَا مُسِنَّةٌ اِلَى سِتِّينَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ فَفِيهَا تَبِيعَتَانِ اِلَى سَبْعِينَ ثُمَّ فِيهَا تَبِيعَةٌ وَ مُسِنَّةٌ اِلَى ثَمَانِينَ وَ اِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِينَ فَتَكُونُ فِيهَا مُسِنَّتَانِ اِلَى تِسْعِينَ ثُمَّ يَكُونُ فِيهَا ثَلَاثُ تَبَايِعَ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ يَكُونُ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعٌ وَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ وَ تَجِبُ عَلَى الْاِبِلِ الزَّكَاةُ اِذَا بَلَغَتْ خَمْساً فَيَكُونُ فِيهَا شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةً فَشَاتَانِ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشَرَةَ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ فَاِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ فَاَرْبَعُ شِيَاهٍ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْساً وَ عِشْرِينَ فَخَمْسُ شِيَاهٍ فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْساً وَ ثَلَاثِينَ وَ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْساً وَ اَرْبَعِينَ وَ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا حِقَّةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ وَ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا جَذَعَةٌ اِلَى ثَمَانِينَ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَنِيٌّ اِلَى تِسْعِينَ فَاِذَا بَلَغَتْ تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ اِلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ فَاِذَا كَثُرَتِ الْاِبِلُ فَفِي كُلِّ اَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَ فِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَ يَسْقُطُ الْغَنَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ يُرْجَعُ اِلَى اَسْنَانِ الْاِبِلِ وَ زَكَاةُ الْفِطْرَةِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ رَاْسٍ صَغِيرٍ اَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثَى اَرْبَعَةُ اَمْدَادٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيرِ وَ التَّمْرِ وَ الزَّبِيبِ وَ هُوَ صَاعٌ تَامٌّ وَ لَا يَجُوزُ دَفْعُ ذٰلِكَ اَجْمَعَ اِلَّا اِلَى اَهْلِ الْوَلَايَةِ وَ الْمَعْرِفَةِ وَ اَكْثَرُ اَيَّامِ الْحَيْضِ عَشَرَةُ اَيَّامٍ وَ اَقَلُّهَا ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ وَ تَحْتَشِي وَ تُصَلِّي وَ الْحَائِضُ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ وَ لَا تَقْضِيهَا وَ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَ تَقْضِيهِ وَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَرِيضَةٌ يُصَامُ لِرُؤْيَتِهِ وَ يُفْطَرُ لِرُؤْيَتِهِ وَ لَا يُصَلَّى التَّطَوُّعُ فِي جَمَاعَةٍ لِاَنَّ ذٰلِكَ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ وَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ سُنَّةٌ وَ هُوَ صَوْمُ خَمِيسَيْنِ بَيْنَهُمَا اَرْبِعَاءُ الْخَمِيسُ الْاَوَّلُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَّلِ وَ الْاَرْبِعَاءُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ وَ الْخَمِيسُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَخِيرِ وَ صَوْمُ شَعْبَانَ حَسَنٌ لِمَنْ صَامَهُ لِاَنَّ الصَّالِحِينَ قَدْ صَامُوهُ وَ رَغَّبُوا فِيهِ وَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصِلُ

شَعْبَانَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ وَ الْفَائِتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ قُضِيَ مُتَفَرِّقاً جَازَ وَ إِنْ قُضِيَ مُتَتَابِعاً فَهُوَ أَفْضَلُ وَ حَجُّ الْبَيْتِ وَاجِبٌ لِمَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَ هُوَ الزَّادُ وَ الرَّاحِلَةُ مَعَ صِحَّةِ الْبَدَنِ وَ أَنْ يَكُونَ لِلْإِنْسَانِ مَا يُخَلِّفُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَ مَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ بَعْدَ حَجِّهِ وَ لَا يَجُوزُ الْحَجُّ إِلَّا تَمَتُّعاً وَ لَا يَجُوزُ الْقِرَانُ وَ الْإِفْرَادُ إِلَّا لِمَنْ كَانَ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ لَا يَجُوزُ الْإِحْرَامُ قَبْلَ بُلُوغِ الْمِيقَاتِ وَ لَا يَجُوزُ تَأْخِيرُهُ عَنِ الْمِيقَاتِ إِلَّا لِمَرَضٍ أَوْ تَقِيَّةٍ وَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَ تَمَامُهَا اجْتِنَابُ الرَّفَثِ وَ الْفُسُوقِ وَ الْجِدَالِ فِي الْحَجِّ وَ لَا يُجْزِءُ فِي النُّسُكِ الْخَصِيُّ لِأَنَّهُ نَاقِصٌ وَ يَجُوزُ الْمَوْجُوءُ إِذَا لَمْ يُوجَدْ غَيْرُهُ وَ فَرَائِضُ الْحَجِّ الْإِحْرَامُ وَ التَّلْبِيَةُ الْأَرْبَعُ وَ هِيَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ لِلْعُمْرَةِ فَرِيضَةٌ وَ رَكْعَتَاهُ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَرِيضَةٌ وَ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَرِيضَةٌ وَ طَوَافُ الْحَجِّ فَرِيضَةٌ وَ رَكْعَتَاهُ عِنْدَ الْمَقَامِ فَرِيضَةٌ وَ بَعْدَهُ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَرِيضَةٌ وَ طَوَافُ النِّسَاءِ فَرِيضَةٌ وَ رَكْعَتَاهُ عِنْدَ الْمَقَامِ فَرِيضَةٌ وَ لَا يُسْعَى بَعْدَهُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ الْوُقُوفُ بِالْمَشْعَرِ فَرِيضَةٌ وَ الْهَدْيُ لِلْمُتَمَتِّعِ فَرِيضَةٌ فَأَمَّا الْوُقُوفُ بِعَرَفَةَ فَهُوَ وَاجِبٌ وَ الْحَلْقُ سُنَّةٌ وَ رَمْيُ الْجِمَارِ سُنَّةٌ وَ الْجِهَادُ وَاجِبٌ مَعَ إِمَامٍ عَادِلٍ وَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ أَحَدٍ مِنَ الْكُفَّارِ وَ النُّصَّابِ فِي دَارِ التَّقِيَّةِ إِلَّا قَاتِلٍ أَوْ ساعی [سَاعٍ] فِي فَسَادٍ وَ ذَلِكَ إِذَا لَمْ تَخَفْ عَلَى نَفْسِكَ وَ لَا عَلَى أَصْحَابِكَ وَ اسْتِعْمَالُ التَّقِيَّةِ فِي دَارِ التَّقِيَّةِ وَاجِبٌ وَ لَا حِنْثَ وَ لَا كَفَّارَةَ عَلَى مَنْ حَلَفَ تَقِيَّةً يَدْفَعُ بِذَلِكَ ظُلْماً عَنْ نَفْسِهِ وَ الطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ وَ لَا يَجُوزُ طَلَاقٌ لِغَيْرِ السُّنَّةِ وَ كُلُّ طَلَاقٍ يُخَالِفُ الْكِتَابَ فَلَيْسَ بِطَلَاقٍ كَمَا أَنَّ كُلَّ نِكَاحٍ يُخَالِفُ الْكِتَابَ فَلَيْسَ بِنِكَاحٍ وَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِ حَرَائِرَ وَ إِذَا طُلِّقَتِ الْمَرْأَةُ لِلْعِدَّةِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَحِلَّ لِلزَّوْجِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ وَ قَدْ قَالَ عليه السلام اتَّقُوا تَزْوِيجَ الْمُطَلَّقَاتِ ثَلَاثاً فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُنَّ ذَوَاتُ أَزْوَاجٍ وَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاجِبَةٌ فِي كُلِّ الْمَوَاطِنِ وَ عِنْدَ الْعُطَاسِ وَ الرِّيَاحِ وَ غَيْرِ ذَلِكَ وَ حُبُّ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَ الْوَلَايَةُ لَهُمْ وَاجِبَةٌ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ أَعْدَائِهِمْ وَاجِبَةٌ وَ مِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا آلَ مُحَمَّدٍ عليهم السلام وَ هَتَكُوا حِجَابَهُ فَأَخَذُوا مِنْ فَاطِمَةَ عليها السلام فَدَكَ وَ مَنَعُوهَا مِيرَاثَهَا وَ غَصَبُوهَا وَ زَوْجَهَا حُقُوقَهُمَا وَ هَمُّوا بِإِحْرَاقِ بَيْتِهَا وَ أَسَّسُوا الظُّلْمَ وَ غَيَّرُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ الْبَرَاءَةُ مِنَ النَّاكِثِينَ وَ الْقَاسِطِينَ وَ الْمَارِقِينَ وَاجِبَةٌ وَ الْبَرَاءَةُ مِنَ الْأَنْصَابِ وَ الْأَزْلَامِ أَئِمَّةِ الضَّلَالِ وَ قَادَةِ الْجَوْرِ كُلِّهِمْ أَوَّلِهِمْ وَ

آخِرِهِمْ وَاجِبَةٌ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ اَشْقَى الْاَوَّلِينَ وَ الْآخِرِينَ شَقِيقِ عَاقِرِ نَاقَةِ ثَمُودَ قَاتِلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَاجِبَةٌ وَ الْبَرَاءَةُ مِنْ جَمِيعِ قَتَلَةِ اَهْلِ الْبَيْتِ عليهم السلام وَاجِبَةٌ وَ الْوَلَايَةُ لِلْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ لَمْ يُغَيِّرُوا وَ لَمْ يُبَدِّلُوا بَعْدَ نَبِيِّهِمْ صلى الله عليه وآله وسلم وَاجِبَةٌ مِثْلِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ وَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ وَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ وَ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ وَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ وَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ذِي الشَّهَادَتَيْنِ وَ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ مَنْ نَحَا نَحْوَهُمْ وَ فَعَلَ مِثْلَ فِعْلِهِمْ وَ الْوَلَايَةُ لِاَتْبَاعِهِمْ وَ الْمُقْتَدِينَ بِهِمْ وَ بِهُدَاهُمْ وَاجِبَةٌ وَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَاجِبٌ فَاِنْ كَانَا مُشْرِكَيْنِ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ لَا غَيْرَهُمَا فِي الْمَعْصِيَةِ فَاِنَّهُ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ وَ الْاَنْبِيَاءُ وَ الْاَوْصِيَاءُ لَا ذُنُوبَ لَهُمْ لِاَنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مُطَهَّرُونَ وَ تَحْلِيلُ الْمُتْعَتَيْنِ وَاجِبٌ كَمَا اَنْزَلَهُمَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي كِتَابِهِ وَ سَنَّهُمَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم مُتْعَةِ الْحَجِّ وَ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَ الْفَرَائِضُ عَلَى مَا اَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ الْعَقِيقَةُ لِلْوَلَدِ الذَّكَرِ وَ الْاُنْثَى يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُسَمَّى الْوَلَدُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُحْلَقُ رَاْسُهُ وَ يُصَدَّقُ بِوَزْنِ شَعْرِهِ ذَهَباً اَوْ فِضَّةً وَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُكَلِّفُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَهَا وَ لَا يُكَلِّفُهَا فَوْقَ طَاقَتِهَا وَ اَفْعَالُ الْعِبَادِ مَخْلُوقَةٌ خَلْقَ تَقْدِيرٍ لَا خَلْقَ تَكْوِينٍ وَ اللهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَ لَا يَقُولُ بِالْجَبْرِ وَ لَا بِالتَّفْوِيضِ وَ لَا يَاْخُذُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْبَرِيءَ بِالسَّقِيمِ وَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْاَطْفَالَ بِذُنُوبِ الْآبَاءِ فَاِنَّهُ قَالَ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى وَ قَالَ عَزَّ وَ جَلَ وَ اَنْ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعَى وَ اَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى وَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَعْفُوَ وَ يَتَفَضَّلَ وَ لَيْسَ لَهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يَظْلِمَ وَ لَا يَفْرِضُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى عِبَادِهِ طَاعَةَ مَنْ يَعْلَمُ اَنَّهُ يُغْوِيهِمْ وَ يُضِلُّهُمْ وَ لَا يَخْتَارُ لِرِسَالَتِهِ وَ لَا يَصْطَفِي مِنْ عِبَادِهِ مَنْ يَعْلَمُ اَنَّهُ يَكْفُرُ بِهِ وَ يَعْبُدُ الشَّيْطَانَ دُونَهُ وَ لَا يَتَّخِذُ عَلَى خَلْقِهِ حُجَّةً اِلَّا مَعْصُوماً وَ الْاِسْلَامُ غَيْرُ الْاِيمَانِ وَ كُلُّ مُؤْمِنٍ مُسْلِمٌ وَ لَيْسَ كُلُّ مُسْلِمٍ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَ هُوَ مُؤْمِنٌ وَ اَصْحَابُ الْحُدُودِ مُسْلِمُونَ لَا مُؤْمِنُونَ وَ لَا كَافِرُونَ فَاِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى لَا يُدْخِلُ النَّارَ مُؤْمِناً وَ قَدْ وَعَدَهُ الْجَنَّةَ وَ لَا يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ كَافِراً وَ قَدْ اَوْعَدَهُ النَّارَ وَ الْخُلُودَ فِيهَا وَ يَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَ اَصْحَابُ الْحُدُودِ فُسَّاقٌ لَا مُؤْمِنُونَ وَ لَا كَافِرُونَ وَ لَا يُخَلَّدُونَ فِي النَّارِ وَ يَخْرُجُونَ مِنْهَا يَوْماً وَ الشَّفَاعَةُ جَائِزَةٌ لَهُمْ وَ لِلْمُسْتَضْعَفِينَ اِذَا ارْتَضَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ دِينَهُمْ وَ الْقُرْآنُ كَلَامُ اللهِ لَيْسَ بِخَالِقٍ وَ لَا مَخْلُوقٍ وَ الدَّارُ الْيَوْمَ دَارُ تَقِيَّةٍ وَ هِيَ دَارُ اِسْلَامٍ لَا

دَارُ كُفْرٍ وَ لَا دَارُ إِيمَانٍ وَ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ النَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاجِبَانِ عَلَى مَنْ أَمْكَنَهُ وَ لَمْ يَخَفْ عَلَى نَفْسِهِ وَ لَا عَلَى أَصْحَابِهِ وَ الْإِيمَانُ هُوَ أَدَاءُ الْفَرَائِضِ وَ اجْتِنَابُ الْكَبَائِرِ وَ الْإِيمَانُ هُوَ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ وَ الْإِقْرَارُ بِعَذَابِ الْقَبْرِ وَ مُنْكَرٍ وَ نَكِيرٍ وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْحِسَابِ وَ الصِّرَاطِ وَ الْمِيزَانِ وَ لَا إِيمَانَ بِاللَّهِ إِلَّا بِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ وَاجِبٌ أَمَّا فِي الْفِطْرِ فَفِي خَمْسِ صَلَوَاتٍ يُبْتَدَأُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْفِطْرِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ هُوَ أَنْ يُقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا أَبْلَانَا لِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَ وَ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلى ما هَداكُمْ وَ فِي الْأَضْحَى بِالْأَمْصَارِ فِي دُبُرِ عَشْرِ صَلَوَاتٍ يُبْتَدَأُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الثَّالِثِ وَ بِمِنًى فِي دُبُرِ خَمْسَ عَشْرَةَ صَلَاةً يُبْتَدَأُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الرَّابِعِ وَ يُزَادُ فِي هَذَا التَّكْبِيرِ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ عَلَى مَا رَزَقَنَا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ وَ النُّفَسَاءُ لَا تَقْعُدُ أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِينَ يَوْماً إِلَّا أَنْ تَطْهُرَ قَبْلَ ذَلِكَ وَ إِنْ لَمْ تَطْهُرْ بَعْدَ الْعِشْرِينَ اغْتَسَلَتْ وَ احْتَشَتْ وَ عَمِلَتْ عَمَلَ الْمُسْتَحَاضَةِ وَ الشَّرَابُ فَكُلُّ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ وَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ وَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ وَ الطِّحَالُ حَرَامٌ لِأَنَّهُ دَمٌ وَ الْجِرِّيُّ وَ الْمَارْمَاهِي وَ الطَّافِي وَ الزِّمِّيرُ حَرَامٌ وَ كُلُّ سَمَكٍ لَا يَكُونُ لَهُ فُلُوسٌ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ وَ يُؤْكَلُ مِنَ الْبَيْضِ مَا اخْتَلَفَ طَرَفَاهُ وَ لَا يُؤْكَلُ مَا اسْتَوَى طَرَفَاهُ وَ يُؤْكَلُ مِنَ الْجَرَادِ مَا اسْتَقَلَّ بِالطَّيَرَانِ وَ لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ الدَّبَى لِأَنَّهُ لَا يَسْتَقِلُّ بِالطَّيَرَانِ وَ ذَكَاةُ السَّمَكِ وَ الْجَرَادِ أَخْذُهُ وَ الْكَبَائِرُ مُحَرَّمَةٌ وَ هِيَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ الْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَ أَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ ظُلْماً وَ أَكْلُ الرِّبَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ وَ بَعْدَ ذَلِكَ الزِّنَا وَ اللِّوَاطُ وَ السَّرِقَةُ وَ أَكْلُ الْمَيْتَةِ وَ الدَّمِ وَ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَ ما أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ وَ أَكْلُ السُّحْتِ وَ الْبَخْسُ مِنَ الْمِكْيَالِ وَ الْمِيزَانِ وَ الْمَيْسِرُ وَ شَهَادَةُ الزُّورِ وَ الْيَأْسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ وَ الْأَمْنُ مِنْ مَكْرِ اللَّهِ وَ الْقُنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَ تَرْكُ مُعَاوَنَةِ الْمَظْلُومِينَ وَ الرُّكُونُ إِلَى الظَّالِمِينَ وَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَ حَبْسُ الْحُقُوقِ مِنْ غَيْرِ عُسْرٍ وَ اسْتِعْمَالُ الْكِبْرِ وَ التَّجَبُّرُ وَ الْكَذِبُ وَ الْإِسْرَافُ وَ التَّبْذِيرُ وَ الْخِيَانَةُ وَ الِاسْتِخْفَافُ بِالْحَجِّ وَ الْمُحَارَبَةُ لِأَوْلِيَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْمَلَاهِي الَّتِي تَصُدُّ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مَكْرُوهَةٌ كَالْغِنَاءِ وَ ضَرْبِ الْأَوْتَارِ وَ الْإِصْرَارُ عَلَى صَغَائِرِ الذُّنُوبِ ثُمَّ قَالَ عليه السلام إِنَّ فِي هذا لَبَلاغاً لِقَوْمٍ عابِدِينَ.

قال مصنف هذا الكتاب رضی الله عنه الكبائر هی سبع و بعدها فكل ذنب كبير بالإضافة إلى ما هو أصغر منه و صغير بالإضافة إلى ما هو أكبر منه و هذا معنى ما ذكره الصادقؑ فی هذا الحدیث من ذکر الکبائر الزائدة علی السبع و لا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

علم أمیر المؤمنینؑ أصحابه فی مجلس واحد أربعمائة باب مما یصلح للمسلم فی دینه ودنیاه.

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ حسب ذیل امور آداب وشریعت دین اسلام ہیں۔

وضو اس طرح کرے جیسا خداوند عالم نے حکم دیا ہے۔ چہرے کو (پورا) اور دونوں ہاتھوں کو کہنی سے دھوئے۔ سر کا مسح کرے اور پیروں کا پشت پا پر گٹے تک مسح چہرہ اور کہنیوں سے دونوں ہاتھ دوسری بار بھی دھوسکتا ہے۔

وضو سوائے پیشاب، پائخانہ، ریح ہوا، خیانت اور سونے کے کسی اور چیز سے باطل نہیں ہوتا۔ جو شخص موزوں پر مسح کرے گا وہ خدا اور رسول وقرآن کی مخالفت کرے گا نہ اس کا وضو درست ہوگا نہ اس وضو سے نماز صحیح ہوگی۔

غسل کی چند قسمیں ہیں۔ غسل جنابت، غسل حیض، عورتوں کے لیے غسل میت اور غسل مس میت یعنی ٹھنڈی ہونے کے بعد اور غسل میت سے پہلے مردے کو چھونے سے چھونے والے پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔ غسل میت دینے والے پر بھی غسل کرنا واجب ہے۔ غسل جمعہ و غسل عیدالفطر وعیدقربان مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لیے غسل زیارت اور احرام کے لیے روز عرفہ وشب ۱۷ ماہِ رمضان و ۲۱ و ۲۳ سنت ہے۔ غسل جنابت وحیض فرض ہیں اور دونوں ایک ہی طرح کیے جاتے ہیں۔

نماز ظہر وعصر چار چار رکعت مغرب کی تین اور عشا کی چار رکعت صبح کی دو رکعت جو سب ملا کر ۱۷ رکعتیں ہوتی ہیں۔

نافلہ نمازیں ۳۴ رکعتیں ہیں۔ چار مغرب کے بعد جو سفر میں ساقط ہوجاتی ہیں۔ دو رکعت بیٹھ کر عشا کے بعد جو ایک رکعت شمار کی جاتی ہے۔ آٹھ رکعتیں نماز شب کی دو رکعت نماز شفع، نماز وتر، ایک رکعت نافلہ صبح دو رکعت نماز وتر کے بعد اور آٹھ رکعت نماز ظہر اور آٹھ رکعت نماز عصر سے پہلے۔

مستحب ہے کہ نماز کو اول وقت ادا کرے۔ نماز جماعت کا ثواب فرادیٰ نماز سے ۲۴ درجہ زیادہ ہے۔ امام فاجر کے پیچھے نماز درست نہیں اور جو اثنا عشری شیعہ نہ ہو اس کے پیچھے بھی نماز نہ پڑھے۔ مردار جانور کی کھال پہن کر نماز درست نہیں۔ اگرچہ ستر بار اس کی دباغی کی جائے۔ نہ درندوں کی کھال پہن کر۔

سجدہ صرف زمین (پاک) یا ان چیزوں پر جو زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور کھائی یا پہنی نہیں جاتیں صحیح ہے۔

ابتدائے نماز میں کہیں تعالیٰ عرشک کہیں تعالیٰ جدک کہنا نہیں چاہیے۔

جس نماز میں دو بار تشہد پڑھنے کا حکم یعنی ظہر وعصر ومغرب وعشا اس کے پہلے تشہد میں سلام نہ پڑھیں۔ یعنی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین نہ کہیں گے کہ اس سلام پر نماز ختم ہو جاتی ہے۔

آٹھ فرسخ کے سفر میں نماز قصر ہے یعنی دو منزل کے سفر میں اور روزۂ رمضان بھی قصر ہے۔ سفر میں جہاں قصر کرنے کا حکم ہے پوری نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔

قنوت ہر نماز میں سنت موکدہ ہے جو دوسری رکعت کے رجوع سے پہلے پڑھنا چاہیے حمد وسورہ کے بعد۔

نماز میت میں پانچ تکبیریں ہیں اس سے کم کہنا شرع کی مخالفت ہے۔

مرد کے مردے کو قبر کی پائنتی سے اور عورت کی میت کو قبر کے پہلو سے بآہستگی اتارنا چاہیے۔ قبروں کو برابر رکھنا چاہیے۔ ماہی پشت نہ ہوں۔ نماز (واجب) میں بسم اللہ کو بآواز بلند کہے۔ از روئے قرآن واجبات نماز سات ہیں یعنی جن کا لحاظ رکھنا ضروری ہے: (۱) وقت (۲) طہارت (۳) تکبیرۃ الاحرام (۴) قبلہ (۵) رکوع (۶) دونوں سجدے (۷) ذکر رکوع و سجود۔

زکوٰۃ چاندی کے دوسو درہم میں سے پانچ درہم نکالنا واجب ہے۔ اس سے کم سکہ وار چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور کسی مال میں سال ختم ہونے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی یعنی ایک مالک کے پاس جب تک سال بھر مال نہ رکھا رہے۔ زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

زکوٰۃ ایسے شیعہ کے علاوہ جو امام برحق کی اطاعت کو واجب جانتا ہو کسی کو نہیں دے سکتے۔ سونے کے سکہ میں جب تک بیس مثقال نہ ہو جائے زکوٰۃ واجب نہیں۔ بیس مثقال سکہ دار سونے میں آدھا مثقال زکوٰۃ دینا واجب ہے۔

گندم وجو وخرما وکشمش اگر پانچ وسق ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر بارش کے پانی سے پیدا ہوا ہو تو دس حصے میں سے ایک حصہ اور اگر خود کسی جانور وغیرہ کی مدد سے آب پاشی کی ہو تو بیسواں حصہ۔

وسق ساٹھ صاع شرعی کا ہوتا ہے اور صاع چار مد کا اور ہر مد ایک سو ترپن مثقال سے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔

گوسفند اگر ۱۴۰ ہیں تو ان میں ایک سو بیس تک ایک گوسفند زکوٰۃ ہے۔ اگر اس سے ایک گوسفند بھی زیادہ ہو جائے تو دو گوسفند دیئے جائیں دوسو تک۔ اور دوسو ایک سے تین سو تک تین گوسفند دیئے جائیں اور جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو گوسفند پر ایک گوسفند دیا جائے۔

گائے: تیس عدد گائے میں ایک سال کا ایک بچہ گائے کا۔ چالیس گائے میں دو سال کا ایک بچہ گائے کا۔ ساٹھ گائے میں دو دو سال کے دو بچے، نوے گائے میں ایک ایک سال کے گائے کے تین بچے۔ اس سے زیادہ ہوں تو ہر تیس گائے میں ایک سال کا ایک بچہ اور ہر چالیس میں ایک بچہ دو سال کا۔

اونٹ: پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں پر ایک بکری، دس میں دو بکریاں، پندرہ پر تین بکریاں، بیس اونٹوں پر چار بکریاں، پچیس اونٹوں پر پانچ بکریاں اور پچیس سے زیادہ پر ایک اونٹ کا بچہ جو دو سال کا ہو۔ پینتیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو ایک اونٹ جس کو تین سال شروع ہو چکا ہو۔ ۴۵ سے ایک زیادہ ہو جائے تو ایک اونٹ جس کو چوتھا سال شروع ہو چکا ہو۔

۶۰ سے ایک اونٹ بڑھ جائے تو ایک اونٹ جو پانچویں سال میں داخل ہوا ہو۔ ۸۰ سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ایک اونٹ جس کو چھٹا سال شروع ہوا ہو۔ ۹۰ اونٹوں میں دو اونٹ کے بچے جن کو تیسرا سال شروع ہوا ہو۔ ۱۲۰ میں دو اونٹ جن کو چوتھا سال شروع ہوا ہو۔ جب زیادہ اونٹ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹوں میں سے ایک اونٹ جس کو تیسرا سال شروع ہوا ہو یا ہر پچاس میں ایک اونٹ جس کو چوتھا سال شروع ہو۔

زکوٰۃ فطرہ: ہر فرد کی طرف سے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ غلام ہو یا آزاد ہو۔ مرد ہو یا عورت ہو فطرہ دینا واجب ہے۔ فطرے کی مقدار چار مد گیہوں، جو، خرما و مویز ہے۔ چار مد برابر ایک صاع کے ہوتا ہے جو مستحق اور شیعہ اثنا عشری حق امام علیہ السلام کو پہچاننے والا ہو اس کو دینا چاہیے۔

حیض عورتوں کو ہر ماہ زیادہ سے زیادہ دس دن آتا ہے اور کم از کم تین روز آتا ہے۔ جس عورت کو استحاضہ کا (جو ایک مرض ہے) خون آتا ہو اور اس کو غسل کر کے روئی رکھ کے باندھ کر نماز پڑھنا چاہیے۔

حیض والی عورت روزہ نماز ترک کر دے گی اور اس نماز کی قضا بھی نہیں ہے۔ لیکن روزے کی قضا لازم ہے۔ ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ چاند ہونے کے بعد اور عید کے چاند کے بعد افطار کرے اور روزے نہ رکھے۔

نافلہ اور مستحبی نماز کو جماعت سے نہ پڑھے کیونکہ یہ بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہ جہنمی ہے۔

ہر ماہ میں تین دن کے روزے سنت ہیں، مہینہ کا پہلا پنجشنبہ یعنی نوچندی جمعرات اور درمیانی دس روز یعنی دس سے بیس تک جو چہارشنبہ آئے یعنی بدھ اور آخری دس روز کا پنجشنبہ۔ ماہ شعبان میں اگر خدا توفیق دے تو ہر شخص کے لیے بہتر ہے کیونکہ خدا کے نیک بندے اس مہینے میں روزے رکھتے تھے اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا شوق دلاتے تھے۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان کے روزوں سے رمضان کے روزے ملا دیتے تھے۔

ماہ رمضان کے قضا روزے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد بھی رکھ سکتا ہے۔ لیکن اگر برابر ایک ماہ روزہ رکھے تو بہتر ہے۔

حج جو شخص بغیر کسی عذر کے کر سکتا ہے اس پر واجب ہے کر سکنے کے یہ معنی ہیں کہ آمد و رفت کے مصارف عیال کے لیے جب تک سفر میں رہے۔ ان کا خرچ، صحت و تندرستی ہو۔ اس کو حج تمتع کرنا چاہیے۔

اور جولوگ اطراف مکہ معظّمہ میں رہتے ہیں ان کو حج قرآن وافراد کرنا چاہیے۔

احرام صرف میقات ہی سے باندھا جاسکتا ہے۔ نہ اس سے قبل نہ اس کے بعد۔ سوا مرض اور تقیہ کے۔ ارشاد باری عزاسمہ ہے کہ حج کو تمام کرو یعنی زمانہ حج میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ۔ جھوٹ نہ بولو۔ لڑو نہیں۔ قربانی حج میں قربانی کے لیے ایسا جانور ہو جو آختہ نہ ہو اور اگر صحیح وسالم جانور موجود ہو تو خایہ مالیدہ جانور کی قربانی نہ کی جائے۔

حج کے واجبات میں احرام باندھنا اور تلبیہ کہنا ہے یعنی لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لاشریک لک

اور طواف خانہ کعبہ اور دو رکعت نماز طواف واجبات عمرہ سے ہے مقام ابراہیم پر۔ سعی کرنا صفا ومروہ کے درمیان واجب ہے۔

طواف نساء بھی واجب ہے اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز طواف بھی واجب ہے۔ مشعر الحرام میں ٹھہرنا بھی واجب ہے۔

قربانی بھی واجب ہے، اس پر جس نے حج تمتع کیا ہے۔

عرفہ میں ٹھہرنا سنت واجبہ ہے۔

سر منڈانا سنت ہے، رمی جمرات سنت ہے۔

جہاد کرنا امام عادل برحق کے ساتھ ہو کر واجب ہے جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مرجائے وہ شہید ہے۔ حکومت جور میں جبکہ تقیہ کرنا فرض ہو کسی کافر یا دشمن اہلبیت علیہم السلام کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ وہ کافر یا ناصبی کسی کا خون کرے یا رہزنی کر کے یا فساد برپا کرے تو اس کو قتل کرسکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قتل کرنے سے خود اس کو اپنی یا اپنے مددگاروں اور دوستوں کی جان کا خطرہ نہ ہو۔

حکومت جور میں تقیہ واجب ہے، جو شخص تقیہ کرنے میں اپنی جان ومال وآبرو کی حفاظت کے لیے قسم کھالے اس کی مخالفت جائز ہے اور کوئی کفارہ بھی نہیں ہے۔

طلاق شرعی وہی ہے جو قرآن وحدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق ہو۔ خلاف قاعدہ شرعی طلاق صحیح نہیں۔ جس طرح نکاح خلاف قاعدہ شرعی صحیح نہیں۔

ایک مرد چار آزاد عورتوں سے زیادہ ایک وقت میں اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔ طلاق عدی اگر ایک عورت کو تین بار دیا جائے، یعنی ایک بار طلاق دے کر رجوع کریں اور دوبارہ دخول کرنے کے بعد پھر طلاق دیں اس کے بعد پھر طلاق دیں اور رجوع کر کے دخول کریں پھر طلاق دیں تو تیسری بار کے بعد شوہر اس عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔ جب تک وہ

عورت دوسرا شوہر نہ کرے اور اس کے ساتھ دخول نہ کرے۔

وہ عورت جس کو ایک وقت میں تین بار طلاق دی جائے۔ اس سے نکاح نہ کرو۔ وہ شوہر دار ہیں۔ حضرات رسول و آل رسول صلوۃ اللہ علیہم پر چھینک آنے اور ہوا چلنے کے وقت واجب ہے کہ صلواۃ پڑھے۔ اس کے علاوہ جب حضرت کا نام نامی لیا جائے صلواۃ پڑھے۔

دوستان خدا سے دوستی اور دشمنان خدا سے نفرت و بیزاری اور جن لوگوں نے خانوادہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظلم کیا اور ان کو میراث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رکھا اور جنگ جمل و صفین و نہروان کا باعث ہوئے۔ دوش پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدلا ان سے برائت کرنا فرض ہے۔ اور شقی ترین اولین و آخرین برادر بے کنندہ ناقہ قاتل امیر المومنین علیہ السلام سے اظہار نفرت اور قاتلان اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیزاری واجب ہے۔

اور بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حضرات اسی مکتب و مذہب پر باقی رہے جیسے جناب سلمان محمدی، ابوذر غفاری، مقداد بن اسود کندی، خدیمہ بن یمان، ابی ہیثم بن تیہان، سہل بن حنیف، ابوایوب انصاری وغیرہ کی دوستی اور ان سے محبت واجب ہے۔

ماں باپ اگر چہ کافر و مشرک ہوں پھر بھی ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرنا واجب ہے، لیکن اگر وہ حکم خدا کے خلاف کوئی حکم دیں تو اس پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔

تمام انبیاء واوصیاء علیہم السلام ہر گناہ سے پاک اور معصوم ہیں۔

شریعت میں دو متعہ بطور وجوب حلال ہیں اور حسب الحکم خدا اور سول جائز ہیں۔ ایک متعہ حج دوسرا متعہ نشاء۔

میراث کے فرائض بھی حکم الٰہی کے مطابق ہیں:

عقیقہ فرزند خواہ بیٹا ہو یا بیٹی، ساتویں روز پیدا ہونے کے بعد ہونا چاہیے اور اسی دن نام بھی رکھے اور بچے کا سر منڈوانے کا حکم ہے۔ سر کے بالوں کا جتنا وزن ہو اتنا ہی سونا یا چاندی تصدق کریں۔ خداوند عالم نے طاقت سے زیادہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا۔

بندے اپنے ارادے سے اختیار افعال کرتے ہیں، البتہ وہ ہر شے کا خالق ہے۔ جبر و تعویض کا عقیدہ نہ رکھو۔ اللہ کسی گنہ گار کے اعمال کی باز پرس بے گناہ سے نہیں کرتا۔ بروں کی بداعمالیوں کا عذاب بچوں پر نہیں کرتا۔ ان سے فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کا بار نہیں اٹھائے گا جس کی جیسی کوشش ہوگی ویسا نتیجہ ہوگا اور صلہ پائے گا۔ خداوند عالم بندوں کے بخشنے اوران پر فضل کریم کرتا ہے۔ خدا ظالم نہیں ہے۔ ان سے کسی گمراہ کی اطاعت کا حکم نہیں دیا۔ نہ کسی کافر کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ صرف معصوم ہی خدا کی طرف سے مخلوقات کے لیے حجت ہوتا ہے۔ ہر مومن مسلمان ضرور ہوتا ہے۔ لیکن ہر مسلمان

مومن نہیں ہوتا۔ چور جس وقت چوری کرتا ہے ایمان سے خالی ہوتا ہے۔ زنا کار جب تک زنا کر رہا ہے مومن نہیں ہے۔ جن لوگوں پر حد جاری ہو چکی ہے، مومن نہیں ہیں نہ کافر بلکہ مسلمان ہیں۔

جن مومنین کے لیے خدا نے بہشت کا وعدہ فرمایا ہے وہ دوزخ میں نہ جائیں گے اور جن کافروں کے متعلق ہمیشہ دوزخ میں رہنے کو فرمایا ہے وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے۔ لیکن کافروں کے علاوہ خداوند عالم جسے چاہے گا بخشے گا۔ جو لوگ واجب الحد ہو چکے ہیں وہ فاسق ہیں نہ مومن نہ کافر۔ وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہ جائیں گے۔ ایک دن ان کا عذاب ختم ہو جائے گا اور جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ حضرات ائمہ اطہار علیہم السلام ان کی شفاعت بھی کریں گے اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کی شفاعت بھی کی جائے گی۔ بشرطیکہ خداوند عالم کے نزدیک دیانت دار ہوں۔

قرآن مجید کلام الٰہی ہے نہ خالق ہے نہ مخلوق۔

ممالک اسلامی اس زمانے میں دارا التقیہ کے حکم میں ہیں نہ دارالاسلام نہ دارالکفر ہیں نہ دارالایمان۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی نیک باتوں کی طرف متوجہ کرنا اور بری باتوں سے روکنا اس شرط سے واجب ہے کہ خود اپنی جان اور اپنے اعزاء واحباب کی جانوں کا خطرہ نہ ہو۔ ایمان یہ ہے کہ واجبات پر عمل کرے اور گناہان کبیرہ سے پرہیز کرے۔ ایمان معرفت قلبی، اقرار زبانی اور عمل کا نام ہے۔ عذاب قبر (سوال) منکر ونکیر اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہونے، حساب قیامت وصراط ومیزان اعمال کے اعتقاد کے ساتھ۔

ایمان بخدا کی شرط ہے کہ دشمنان خدا سے بیزار ہو۔

تکبیرات روز عید فطر وقربان واجب ہیں۔ عید فطر میں پانچ نمازوں کے بعد یعنی نماز مغرب شب فطر سے نماز عصر روز عید فطر تک جس کا طریقہ یہ ہے: اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر علی ماہدینا والحمد للہ علی ما ابلانا کیونکہ حکم باری عزاسمہ ہے اور عید قربان میں ان مقامات پر جو مکہ معظمہ سے دور رہیں دس نمازوں کے بعد ظہر عید قربان سے روز سوم نماز صبح تک۔ اور مقام منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد ظہر عید سے چوتھے دن کی نماز صبح تک اور تکبیرات عید قربان میں کہنا چاہیے اللہ اکبر علی مارزقنا من بہیمۃ الانعام۔

زچہ خانہ میں عورت بیس دن سے زیادہ نماز وروزہ ترک نہ کرے اگر بیس دن خون آتا رہے اور پاک نہ ہو اور اگر بیس دن کے بعد بھی خون آتا رہے تو غسل کر کے روئی رکھ لے اور جو عمل استحاضہ میں ہوتا ہے بجا لائے۔

شراب کم ہو یا زیادہ حرام ہے۔

ہر درندہ، ذی ناب اور پرندۂ چنگال دار حرام ہے۔ سپرز طحال تلی حرام ہے کیونکہ خون ہے۔

دریائی جانوروں میں سگ ماہی و مار ماہی طافی وزمبر حرام ہیں اور مچھلی جس کے سفنے نہ ہوں حرام ہے۔

انڈے جوگا ؤدم صنوبری ہوں ان کا بالائی حصہ موٹا اور نیچے کا پتلا ہو حلال ہیں۔ جو بالکل گول ہیں وہ حرام ہیں۔

ٹڈی جو اڑ سکتی ہو پوری طرح سے حلال ہے اور جو اچھی طرح اڑنے سے مجبور ہو حرام ہے۔ مچھلی اور ٹڈی کا تذکیہ ان کا زندہ پکڑ لینا ہے۔

گناہان کبیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے یعنی (۱) شرک باللہ (۲) قتل نفس (۳) ترک حقوق پدر و مادر یعنی ماں باپ کا حق ادا نہ کرنا (۴) جہاد سے بھاگنا (۵) ناجائز طریقے سے یتیم کا مال کھانا (۶) یہ جان کر کہ سود کھانا حرام ہے سود کھانا (۷) پاکدامن عورتوں کی طرف زنا کی نسبت دینا (۸) زنا (۹) لواط (۱۰) چوری (۱۱) مردہ جانور کا گوشت کھانا (۱۲) سور کا گوشت کھانا (۱۳) جو چیز خدا کے عالوہ کسی کو خدا سمجھ کر اس کی نذر کی جائے اس کا کھانا (۱۴) حرام کاری کا پیسہ، فیصلہ کرنے کی اجرت، گانے والی لونڈیوں کی قیمت لینا (۱۵) کم تولنا اور کم بیچنا (۱۶) جوا کھیلنا (۱۷) جھوٹی گواہی دینا (۱۸) خدا کی رحمت سے ناامیدی (۱۹) خدا سے گلہ کرنا (۲۰) رحمت خدا کا امیدوار نہ ہونا (۲۱) مظلوم کی مدد نہ کرنا (۲۲) ظالموں پر بھروسہ کرنا (۲۳) جھوٹی قسم کھانا (۲۴) کسی کا حق نہ دینا (۲۵) تکبر کرنا اور کمزوروں پر ظلم کرنا (۲۶) فضول خرچی کرنا (۲۷) بخل کرنا (۲۸) خیانت کرنا (۲۹) حج کو سبک سمجھنا (۳۰) خدا کے دوستوں سے جنگ کرنا (۳۱) ایسا کام کرنا کہ دل سے یاد خدا نکل جائے جیسے گانا بجانا (۳۲) گناہان صغیرہ کو بار بار کرنا۔

پھر فرمایا کہ اتنی ہدایتیں عبادت گزار بندے کے لیے کافی ہیں۔

مؤلف کتابؒ نے فرمایا ہے کہ گناہان کبیرہ مطلقاً سات ہیں جو خصال ہفت گانہ میں درج کیے جا چکے ہیں۔ اپنے سے کم گناہوں کے مقابلہ میں اور صغیرہ ہیں۔ اپنے سے بزرگ گناہوں کی نسبت سے اور اس حدیث میں جن گناہوں کا ذکر ہے وہ علاوہ اس کے ہیں۔

⑩ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ الْيَقْطِينِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ آبَائِهِ عليهم السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَّمَ أَصْحَابَهُ فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ أَرْبَعَمِائَةِ بَابٍ مِمَّا يُصْلِحُ لِلْمُسْلِمِ فِي دِينِهِ وَ دُنْيَاهُ قَالَ عليه السلام إِنَّ الْحِجَامَةَ تُصَحِّحُ الْبَدَنَ وَ تَشُدُّ الْعَقْلَ وَ الطِّيبَ فِي الشَّارِبِ مِنْ أَخْلَاقِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ كَرَامَةَ الْكَاتِبِينَ وَ السِّوَاكَ مِنْ مَرْضَاةِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وَ مَطْيَبَةٌ لِلْفَمِ وَ الدُّهْنَ يُلَيِّنُ الْبَشَرَةَ وَ يَزِيدُ فِي الدِّمَاغِ وَ يُسَهِّلُ مَجَارِيَ الْمَاءِ وَ يَذْهَبُ بِالْقَشَفِ وَ يُسْفِرُ اللَّوْنَ وَ غَسْلَ الرَّأْسِ يَذْهَبُ بِالدَّرَنِ وَ يَنْفِي الْقَذَى وَ الْمَضْمَضَةَ وَ الِاسْتِنْشَاقَ سُنَّةٌ وَ طَهُورٌ لِلْفَمِ وَ الْأَنْفِ وَ السَّعُوطَ مَصَحَّةٌ لِلرَّأْسِ وَ تَنْقِيَةٌ لِلْبَدَنِ وَ سَائِرِ أَوْجَاعِ

الرَّأْسِ وَ النُّورَةَ نُشْرَةٌ وَ طَهُورٌ لِلْجَسَدِ اسْتِجَادَةُ الْحِذَاءِ وِقَايَةٌ لِلْبَدَنِ وَ عَوْنٌ عَلَى الطَّهُورِ وَ الصَّلَاةِ وَ تَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ يَمْنَعُ الدَّاءَ الْأَعْظَمَ وَ يُدِرُّ الرِّزْقَ وَ يُورِدُهُ وَ نَتْفُ الْإِبْطِ يَنْفِي الرَّائِحَةَ الْمُنْكَرَةَ وَ هُوَ طَهُورٌ وَ سُنَّةٌ مِمَّا أَمَرَ بِهِ الطَّيِّبُ عليه السلام غَسْلُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ بَعْدَهُ زِيَادَةٌ فِي الرِّزْقِ وَ إِمَاطَةٌ لِلْغَمَرِ عَنِ الثِّيَابِ وَ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ قِيَامُ اللَّيْلِ مَصَحَّةٌ لِلْبَدَنِ وَ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ وَ تَعَرُّضٌ لِلرَّحْمَةِ وَ تَمَسُّكٌ بِأَخْلَاقِ النَّبِيِّينَ أَكْلُ التُّفَّاحِ نَضُوحٌ لِلْمَعِدَةِ مَضْغُ اللُّبَانِ يَشُدُّ الْأَضْرَاسَ وَ يَنْفِي الْبَلْغَمَ وَ يَذْهَبُ بِرِيحِ الْفَمِ وَ الْجُلُوسُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ أَسْرَعُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِي الْأَرْضِ وَ أَكْلُ السَّفَرْجَلِ قُوَّةٌ لِلْقَلْبِ الضَّعِيفِ وَ يُطَيِّبُ الْمَعِدَةَ وَ يَزِيدُ فِي قُوَّةِ الْفُؤَادِ وَ يُشَجِّعُ الْجَبَانَ وَ يُحَسِّنُ الْوَلَدَ أَكْلُ إِحْدَى وَ عِشْرِينَ زَبِيبَةً حَمْرَاءَ فِي كُلِّ يَوْمٍ عَلَى الرِّيقِ يَدْفَعُ جَمِيعَ الْأَمْرَاضِ إِلَّا مَرَضَ الْمَوْتِ يُسْتَحَبُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ أَوَّلَ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِقَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيامِ الرَّفَثُ إِلى نِسائِكُمْ وَ الرَّفَثُ الْمُجَامَعَةُ لَا تَخَتَّمُوا بِغَيْرِ الْفِضَّةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَا طَهُرَتْ يَدٌ فِيهَا خَاتَمُ حَدِيدٍ وَ مَنْ نَقَشَ عَلَى خَاتَمِهِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلْيُحَوِّلْهُ عَنِ الْيَدِ الَّتِي يَسْتَنْجِي بِهَا فِي الْمُتَوَضَّإِ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ فِي الْمِرْآةِ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَأَحْسَنَ خَلْقِي وَ صَوَّرَنِي فَأَحْسَنَ صُورَتِي وَ زَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي وَ أَكْرَمَنِي بِالْإِسْلَامِ وَ لْيَتَزَيَّنْ أَحَدُكُمْ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِذَا أَتَاهُ كَمَا يَتَزَيَّنُ لِلْغَرِيبِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَرَاهُ فِي أَحْسَنِ الْهَيْئَةِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَرْبِعَاءَ بَيْنَ خَمِيسَيْنِ وَ صَوْمُ شَعْبَانَ يَذْهَبُ بِوَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَ بَلَابِلِ الْقَلْبِ وَ الِاسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ يَقْطَعُ الْبَوَاسِيرَ غَسْلُ الثِّيَابِ يُذْهِبُ الْهَمَّ وَ الْحَزَنَ وَ هُوَ طَهُورٌ لِلصَّلَاةِ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ وَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَ لَهُ نُوراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَنَامُ الْمُسْلِمُ وَ هُوَ جُنُبٌ وَ لَا يَنَامُ إِلَّا عَلَى طَهُورٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ فَلْيَتَيَمَّمْ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّ رُوحَ الْمُؤْمِنِ تُرْفَعُ إِلَى اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فَيَقْبَلُهَا وَ يُبَارِكُ عَلَيْهَا فَإِنْ كَانَ أَجَلُهَا قَدْ حَضَرَ جَعَلَهَا فِي كُنُوزِ رَحْمَتِهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَجَلُهَا قَدْ حَضَرَ بَعَثَ بِهَا مَعَ أُمَنَائِهِ مِنْ مَلَائِكَتِهِ فَيَرُدُّونَهَا فِي جَسَدِهَا لَا يَتْفُلُ الْمُؤْمِنُ فِي الْقِبْلَةِ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ نَاسِياً فَلْيَسْتَغْفِرِ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ لَا يَنْفُخُ الرَّجُلُ فِي مَوْضِعِ سُجُودِهِ وَ لَا يَنْفُخُ فِي طَعَامِهِ وَ لَا فِي شَرَابِهِ وَ لَا فِي تَعْوِيذِهِ لَا يَنَامُ الرَّجُلُ عَلَى الْمَحَجَّةِ وَ لَا يَبُولَنَّ مِنْ سَطْحٍ فِي الْهَوَاءِ وَ لَا يَبُولَنَّ فِي مَاءٍ جَارٍ فَإِنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فَإِنَّ لِلْمَاءِ أَهْلًا وَ لِلْهَوَاءِ أَهْلًا لَا يَنَامُ الرَّجُلُ عَلَى وَجْهِهِ وَ مَنْ رَأَيْتُمُوهُ نَائِماً عَلَى وَجْهِهِ فَأَنْبِهُوهُ

وَ لَا تَدَعُوهُ وَ لَا يَقُومَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ مُتَكَاسِلًا وَ لَا نَاعِساً وَ لَا يُفَكِّرَنَّ فِي نَفْسِهِ فَإِنَّهُ بَيْنَ يَدَيْ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ إِنَّمَا لِلْعَبْدِ مِنْ صَلَاتِهِ مَا اَقْبَلَ عَلَيْهِ مِنْهَا بِقَلْبِهِ كُلُوا مَا يَسْقُطُ مِنَ الْخِوَانِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ بِإِذْنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْتَشْفِيَ بِهِ إِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَاماً فَمَصَّ اَصَابِعَهُ الَّتِي اَكَلَ بِهَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَارَكَ اللهُ فِيكَ الْبَسُوا ثِيَابَ الْقُطْنِ فَإِنَّهَا لِبَاسُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ لِبَاسُنَا وَ لَمْ نَكُنْ نَلْبَسُ الشَّعْرَ وَ الصُّوفَ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ وَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَ يُحِبُّ اَنْ يَرَى اَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ صِلُوا اَرْحَامَكُمْ وَ لَوْ بِالسَّلَامِ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ اتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَ الْاَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً لَا تَقْطَعُوا نَهَارَكُمْ بِكَذَا وَ كَذَا وَ فَعَلْنَا كَذَا وَ كَذَا فَإِنَّ مَعَكُمْ حَفَظَةً يَحْفَظُونَ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُمْ اذْكُرُوا اللهَ فِي كُلِّ مَكَانٍ فَإِنَّهُ مَعَكُمْ صَلُّوا عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقْبَلُ دُعَاءَكُمْ عِنْدَ ذِكْرِ مُحَمَّدٍ وَ دُعَائِكُمْ لَهُ وَ حِفْظِكُمْ إِيَّاهُ ﷺ اَقِرُّوا الْحَارَّ حَتَّى يَبْرُدَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالَ اَقِرُّوهُ حَتَّى يَبْرُدَ وَ يُمْكِنَ اَكْلُهُ مَا كَانَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِيُطْعِمَنَا النَّارَ وَ الْبَرَكَةُ فِي الْبَارِدِ إِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يُطَمِّحَنَّ بِبَوْلِهِ فِي الْهَوَاءِ وَ لَا يَسْتَقْبِلُ الرِّيحَ عَلِّمُوا صِبْيَانَكُمْ مَا يَنْفَعُهُمُ اللهُ بِهِ لَا تَغْلِبُ عَلَيْهِمُ الْمُرْجِئَةُ بِرَأْيِهَا كُفُّوا اَلْسِنَتَكُمْ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً تَغْنَمُوا اَدُّوا الْاَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكُمْ وَ لَوْ إِلَى قَتَلَةِ اَوْلَادِ الْاَنْبِيَاءِ عليه السلام اَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا دَخَلْتُمُ الْاَسْوَاقَ عِنْدَ اشْتِغَالِ النَّاسِ فَإِنَّهُ كَفَّارَةٌ لِلذُّنُوبِ وَ زِيَادَةٌ فِي الْحَسَنَاتِ وَ لَا تُكْتَبُوا فِي الْغَافِلِينَ لَيْسَ لِلْعَبْدِ اَنْ يَخْرُجَ فِي سَفَرٍ إِذَا حَضَرَ شَهْرُ رَمَضَانَ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ لَيْسَ فِي شُرْبِ الْمُسْكِرِ وَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ تَقِيَّةٌ إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُوَّ فِينَا قُولُوا إِنَّا عَبِيدٌ مَرْبُوبُونَ وَ قُولُوا فِي فَضْلِنَا مَا شِئْتُمْ مَنْ اَحَبَّنَا فَلْيَعْمَلْ بِعَمَلِنَا وَ لْيَسْتَعِنْ بِالْوَرَعِ فَإِنَّهُ اَفْضَلُ مَا يُسْتَعَانُ بِهِ فِي اَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ لَا تُجَالِسُوا لَنَا عَائِباً وَ لَا تَمْتَدِحُوا بِنَا عِنْدَ عَدُوِّنَا مُعْلِنِينَ بِإِظْهَارِ حُبِّنَا فَتُذِلُّوا اَنْفُسَكُمْ عِنْدَ سُلْطَانِكُمُ الْزَمُوا الصِّدْقَ فَإِنَّهُ مَنْجَاةٌ وَ ارْغَبُوا فِيمَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اطْلُبُوا طَاعَتَهُ وَ اصْبِرُوا عَلَيْهَا فَمَا اَقْبَحَ بِالْمُؤْمِنِ اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَ هُوَ مَهْتُوكُ السِّتْرِ لَا تُعَنُّونَا فِي الطَّلَبِ وَ الشَّفَاعَةِ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا قَدَّمْتُمْ لَا تَفْضَحُوا اَنْفُسَكُمْ عِنْدَ عَدُوِّكُمْ فِي الْقِيَامَةِ وَ لَا تُكَذِّبُوا اَنْفُسَكُمْ عِنْدَهُمْ فِي مَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَ اللهِ بِالْحَقِيرِ مِنَ الدُّنْيَا تَمَسَّكُوا بِمَا اَمَرَكُمُ اللهُ بِهِ فَمَا بَيْنَ اَحَدِكُمْ وَ بَيْنَ اَنْ يُغْتَبَطَ وَ يَرَى مَا يُحِبُّ إِلَّا اَنْ يَحْضُرَهُ رَسُولُ اللهِ وَ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ وَ اَبْقَى * وَ تَأْتِيهِ الْبِشَارَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَتَقَرُّ عَيْنُهُ وَ يُحِبُّ لِقَاءَ

اللهِ لَا تُحَقِّرُوا ضُعَفَاءَ إِخْوَانِكُمْ فَإِنَّهُ مَنِ احْتَقَرَ مُؤْمِناً لَمْ يَجْمَعِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَيْنَهُمَا فِي الْجَنَّةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ لَا يُكَلِّفُ الْمُؤْمِنُ أَخَاهُ الطَّلَبَ إِلَيْهِ إِذَا عَلِمَ حَاجَتَهُ تَوَازَرُوا وَ تَعَاطَفُوا وَ تَبَاذَلُوا وَ لَا تَكُونُوا بِمَنْزِلَةِ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَصِفُ مَا لَا يَفْعَلُ تَزَوَّجُوا فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَثِيراً مَا كَانَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَتَّبِعَ سُنَّتِي فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّ مِنْ سُنَّتِي التَّزْوِيجَ وَ اطْلُبُوا الْوَلَدَ فَإِنِّي أُكَاثِرُ بِكُمُ الْأُمَمَ غَداً وَ تَوَقَّوْا عَلَى أَوْلَادِكُمْ لَبَنَ الْبَغِيِّ مِنَ النِّسَاءِ وَ الْمَجْنُونَةِ فَإِنَّ اللَّبَنَ يُعْدِي تَنَزَّهُوا عَنْ أَكْلِ الطَّيْرِ الَّذِي لَيْسَتْ لَهُ قَانِصَةٌ وَ لَا صِيصِيَةٌ وَ لَا حَوْصَلَةٌ وَ اتَّقُوا كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَ لَا تَأْكُلُوا الطِّحَالَ فَإِنَّهُ بَيْتُ الدَّمِ الْفَاسِدِ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَإِنَّهُ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ اتَّقُوا الْغُدَدَ مِنَ اللَّحْمِ فَإِنَّهُ يُحَرِّكُ عِرْقَ الْجُذَامِ وَ لَا تَقِيسُوا الدِّينَ فَإِنَّ مِنَ الدِّينِ مَا لَا يَنْقَاسُ وَ سَيَأْتِي أَقْوَامٌ يَقِيسُونَ وَ هُمْ أَعْدَاءُ الدِّينِ وَ أَوَّلُ مَنْ قَاسَ إِبْلِيسُ لَا تَتَّخِذُوا الْمَلْسَ فَإِنَّهُ حِذَاءُ فِرْعَوْنَ وَ هُوَ أَوَّلُ مَنْ حَذَا الْمَلْسَ خَالِفُوا أَصْحَابَ الْمُسْكِرِ وَ كُلُوا التَّمْرَ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنَ الْأَدْوَاءِ اتَّبِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّهُ قَالَ مَنْ فَتَحَ عَلَى نَفْسِهِ بَابَ مَسْأَلَةٍ فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَكْثِرُوا الِاسْتِغْفَارَ تَجْلِبُوا الرِّزْقَ وَ قَدِّمُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ عَمَلِ الْخَيْرِ تَجِدُوهُ غَداً إِيَّاكُمْ وَ الْجِدَالَ فَإِنَّهُ يُورِثُ الشَّكَّ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَاجَةٌ فَلْيَطْلُبْهَا فِي ثَلَاثِ سَاعَاتٍ سَاعَةٍ فِي الْجُمُعَةِ وَ سَاعَةٍ تَزُولُ الشَّمْسُ حِينَ تَهُبُّ الرِّيَاحُ وَ تُفَتَّحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ وَ يَصُوتُ الطَّيْرُ وَ سَاعَةٍ فِي آخِرِ اللَّيْلِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَإِنَّ مَلَكَيْنِ يُنَادِيَانِ هَلْ مِنْ تَائِبٍ يُتَابُ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ سَائِلٍ يُعْطَى هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَيُغْفَرَ لَهُ هَلْ مِنْ طَالِبِ حَاجَةٍ فَتُقْضَى لَهُ فَ أَجِيبُوا دَاعِيَ اللهِ وَ اطْلُبُوا الرِّزْقَ فِيمَا بَيْنَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ فِي طَلَبِ الرِّزْقِ مِنَ الضَّرْبِ فِي الْأَرْضِ وَ هِيَ السَّاعَةُ الَّتِي يَقْسِمُ اللهُ فِيهَا الرِّزْقَ بَيْنَ عِبَادِهِ وَ انْتَظِرُوا الْفَرَجَ وَ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللهِ فَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ انْتِظَارُ الْفَرَجِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ تَوَكَّلُوا عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا صَلَّيْتُمُوهَا فَفِيهَا تُعْطَوُا الرَّغَائِبَ لَا تَخْرُجُوا بِالسُّيُوفِ إِلَى الْحَرَمِ وَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَيْفٌ فَإِنَّ الْقِبْلَةَ أَمْنٌ أَتِمُّوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّكُمْ إِذَا خَرَجْتُمْ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَإِنَّ تَرْكَهُ جَفَاءٌ وَ بِذَلِكَ أُمِرْتُمْ وَ أَتِمُّوا بِالْقُبُورِ الَّتِي أَلْزَمَكُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ حَقَّهَا وَ زِيَارَتَهَا وَ اطْلُبُوا الرِّزْقَ عِنْدَهَا وَ لَا تَسْتَصْغِرُوا قَلِيلَ الْآثَامِ فَإِنَّ الصَّغِيرَ يُحْصَى وَ يَرْجِعُ إِلَى الْكَبِيرِ وَ أَطِيلُوا السُّجُودَ فَمَا مِنْ عَمَلٍ أَشَدَّ عَلَى إِبْلِيسَ مِنْ أَنْ يَرَى ابْنَ آدَمَ سَاجِداً لِأَنَّهُ أُمِرَ بِالسُّجُودِ فَعَصَى وَ هَذَا

أُمِرَ بِالسُّجُودِ فَأَطَاعَ فَنَجَا أَكْثِرُوا ذِكْرَ الْمَوْتِ وَ يَوْمِ خُرُوجِكُمْ مِنَ الْقُبُورِ وَ قِيَامِكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ تُهَوَّنْ عَلَيْكُمُ الْمَصَائِبُ إِذَا اشْتَكَى أَحَدُكُمْ عَيْنَيْهِ فَلْيَقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ لْيُضْمِرْ فِي نَفْسِهِ أَنَّهَا تَبْرَأُ فَإِنَّهُ يُعَافَى إِنْ شَاءَ اللهُ تَوَقَّوُا الذُّنُوبَ فَمَا مِنْ بَلِيَّةٍ وَ لَا نَقْصِ رِزْقٍ إِلَّا بِذَنْبٍ حَتَّى الْخَدْشِ وَ الْكَبْوَةِ وَ الْمُصِيبَةِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ ما أَصابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِما كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَ يَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى الطَّعَامِ وَ لَا تَطْغَوْا فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ مِنْ نِعَمِ اللهِ وَ رِزْقٌ مِنْ رِزْقِهِ يَجِبُ عَلَيْكُمْ فِيهِ شُكْرُهُ وَ حَمْدُهُ أَحْسِنُوا صُحْبَةَ النِّعَمِ قَبْلَ فَوَاتِهَا فَإِنَّهَا تَزُولُ وَ تَشْهَدُ عَلَى صَاحِبِهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا مَنْ رَضِيَ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ بِالْيَسِيرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللهُ مِنْهُ بِالْقَلِيلِ مِنَ الْعَمَلِ إِيَّاكُمْ وَ التَّفْرِيطَ فَتَقَعُ الْحَسْرَةُ حِينَ لَا تَنْفَعُ الْحَسْرَةُ إِذَا لَقِيتُمْ عَدُوَّكُمْ فِي الْحَرْبِ فَأَقِلُّوا الْكَلَامَ وَ أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ فَتُسْخِطُوا اللهَ رَبَّكُمْ وَ تَسْتَوْجِبُوا غَضَبَهُ وَ إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ إِخْوَانِكُمْ فِي الْحَرْبِ الرَّجُلَ الْمَجْرُوحَ أَوْ مَنْ قَدْ نُكِّلَ بِهِ أَوْ مَنْ قَدْ طَمِعَ عَدُوُّكُمْ فِيهِ فَقَوُّوهُ بِأَنْفُسِكُمْ اصْطَنِعُوا الْمَعْرُوفَ بِمَا قَدَرْتُمْ عَلَى اصْطِنَاعِهِ فَإِنَّهُ يَقِي مَصَارِعَ السَّوْءِ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَعْلَمَ كَيْفَ مَنْزِلَتُهُ عِنْدَ اللهِ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ مِنْهُ عِنْدَ الذُّنُوبِ كَذَلِكَ تَكُونُ مَنْزِلَتُهُ عِنْدَ اللهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَفْضَلُ مَا يَتَّخِذُهُ الرَّجُلُ فِي مَنْزِلِهِ لِعِيَالِهِ الشَّاةُ فَمَنْ كَانَتْ فِي مَنْزِلِهِ شَاةٌ قَدَّسَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً وَ مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ شَاتَانِ قَدَّسَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَرَّتَيْنِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ كَذَلِكَ فِي الثَّلَاثِ تَقُولُ بُورِكَ فِيكُمْ إِذَا ضَعُفَ الْمُسْلِمُ فَلْيَأْكُلِ اللَّحْمَ وَ اللَّبَنَ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْقُوَّةَ فِيهِمَا إِذَا أَرَدْتُمُ الْحَجَّ فَتَقَدَّمُوا فِي شِرَى الْحَوَائِجِ بِبَعْضِ مَا يُقَوِّيكُمْ عَلَى السَّفَرِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ وَ لَوْ أَرادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّمْسِ فَلْيَسْتَدْبِرْهَا بِظَهْرِهِ فَإِنَّهَا تُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِينَ وَ إِذَا خَرَجْتُمْ حُجَّاجاً إِلَى بَيْتِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَأَكْثِرُوا النَّظَرَ إِلَى بَيْتِ اللهِ فَإِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِائَةً وَ عِشْرِينَ رَحْمَةً عِنْدَ بَيْتِهِ الْحَرَامِ مِنْهَا سِتُّونَ لِلطَّائِفِينَ وَ أَرْبَعُونَ لِلْمُصَلِّينَ وَ عِشْرُونَ لِلنَّاظِرِينَ أَقِرُّوا عِنْدَ الْمُلْتَزَمِ بِمَا حَفِظْتُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَ مَا لَمْ تَحْفَظُوا فَقُولُوا وَ مَا حَفِظَتْهُ عَلَيْنَا حَفَظَتُكَ وَ نَسِينَاهُ فَاغْفِرْهُ لَنَا فَإِنَّهُ مَنْ أَقَرَّ بِذَنْبِهِ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ وَ عَدَّهُ وَ ذَكَرَهُ وَ اسْتَغْفَرَ اللهَ مِنْهُ كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَغْفِرَهُ لَهُ وَ تَقَدَّمُوا بِالدُّعَاءِ قَبْلَ نُزُولِ الْبَلَاءِ تُفَتَّحُ لَكُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فِي خَمْسِ مَوَاقِيتَ عِنْدَ نُزُولِ الْغَيْثِ وَ عِنْدَ الزَّحْفِ وَ عِنْدَ الْأَذَانِ وَ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ مَعَ زَوَالِ الشَّمْسِ وَ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَنْ غَسَّلَ مِنْكُمْ مَيِّتاً فَلْيَغْتَسِلْ بَعْدَ مَا يُلْبِسُهُ

اَكْفَانَهُ لَا تُجَمِّرُوا الْاَكْفَانَ وَ لَا تَمْسَحُوا مَوْتَاكُمْ بِالطِّيبِ اِلَّا الْكَافُورَ فَاِنَّ الْمَيِّتَ بِمَنْزِلَةِ الْمُحْرِمِ مُرُوا اَهَالِيَكُمْ بِالْقَوْلِ الْحَسَنِ عِنْدَ مَوْتَاكُمْ فَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَمَّا قُبِضَ اَبُوهَا ﷺ سَاعَدَتْهَا جَمِيعُ بَنَاتِ بَنِي هَاشِمٍ فَقَالَتْ دَعُوا التَّعْدَادَ وَ عَلَيْكُمْ بِالدُّعَاءِ زُورُوا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهُمْ يَفْرَحُونَ بِزِيَارَتِكُمْ وَ لْيَطْلُبِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ عِنْدَ قَبْرِ اَبِيهِ وَ اُمِّهِ بَعْدَ مَا يَدْعُو لَهُمَا الْمُسْلِمُ مِرْآةُ اَخِيهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ اَخِيكُمْ هَفْوَةً فَلَا تَكُونُوا عَلَيْهِ وَ كُونُوا لَهُ كَنَفْسِهِ وَ اَرْشِدُوهُ وَ انْصَحُوهُ وَ تَرَفَّقُوا بِهِ اِيَّاكُمْ وَ الْخِلَافَ فَتُمَزَّقُوا وَ عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ تُزْلَفُوا وَ تُرْجَوْا مَنْ سَافَرَ مِنْكُمْ بِدَابَّةٍ فَلْيَبْدَاْ حِينَ يَنْزِلُ بِعَلَفِهَا وَ سَقْيِهَا لَا تَضْرِبُوا الدَّوَابَّ عَلَى وُجُوهِهَا فَاِنَّهَا تُسَبِّحُ رَبَّهَا وَ مَنْ ضَلَّ مِنْكُمْ فِي سَفَرٍ اَوْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ فَلْيُنَادِ يَا صَالِحُ اَغِثْنِي فَاِنَّ فِي اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ جِنِّيّاً يُسَمَّى صَالِحاً يَسِيحُ فِي الْبِلَادِ لِمَكَانِكُمْ مُحْتَسِباً نَفْسَهُ لَكُمْ فَاِذَا سَمِعَ الصَّوْتَ اَجَابَ وَ اَرْشَدَ الضَّالَّ مِنْكُمْ وَ حَبَسَ عَلَيْهِ دَابَّتَهُ مَنْ خَافَ مِنْكُمْ مِنَ الْاَسَدِ عَلَى نَفْسِهِ [ا] وَ غَنَمِهُ فَلْيَخُطَّ عَلَيْهَا خِطَّةً وَ لْيَقُلِ اللّٰهُمَّ رَبَّ دَانِيَالَ وَ الْجُبِّ وَ رَبَّ كُلِّ اَسَدٍ مُسْتَاْسِدٍ احْفَظْنِي وَ احْفَظْ غَنَمِي وَ مَنْ خَافَ مِنْكُمُ الْعَقْرَبَ فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْآيَاتِ سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ مَنْ خَافَ مِنْكُمُ الْغَرَقَ فَلْيَقْرَاْ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا وَ مُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَ الْاَرْضُ جَمِيعاً قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ السَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ عَقُّوا عَنْ اَوْلَادِكُمْ يَوْمَ السَّابِعِ وَ تَصَدَّقُوا اِذَا حَلَقْتُمُوهُمْ بِزِنَةِ شُعُورِهِمْ فِضَّةً عَلَى مُسْلِمٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ سَائِرِ وُلْدِهِ اِذَا نَاوَلْتُمُ السَّائِلَ الشَّيْءَ فَاسْاَلُوهُ اَنْ يَدْعُوَ لَكُمْ فَاِنَّهُ يُجَابُ فِيكُمْ وَ لَا يُجَابُ فِي نَفْسِهِ لِاَنَّهُمْ يَكْذِبُونَ وَ لْيَرُدَّ الَّذِي يُنَاوِلُهُ يَدَهُ اِلَى فِيهِ فَلْيُقَبِّلْهَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَاْخُذُهَا قَبْلَ اَنْ تَقَعَ فِي يَدِ السَّائِلِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَ اَ لَمْ يَعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَ يَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ تَصَدَّقُوا بِاللَّيْلِ فَاِنَّ الصَّدَقَةَ بِاللَّيْلِ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ احْسُبُوا كَلَامَكُمْ مِنْ اَعْمَالِكُمْ يَقِلَّ كَلَامُكُمْ اِلَّا فِي خَيْرٍ اَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِنَّ الْمُنْفِقَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمَنْ اَيْقَنَ بِالْخَلَفِ جَادَ وَ سَخَتْ نَفْسُهُ بِالنَّفَقَةِ مَنْ كَانَ عَلَى يَقِينٍ فَشَكَّ فَلْيَمْضِ عَلَى يَقِينِهِ فَاِنَّ الشَّكَّ لَا يَنْقُضُ الْيَقِينَ لَا تَشْهَدُوا قَوْلَ الزُّورِ وَ لَا تَجْلِسُوا عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا يَدْرِي مَتَى يُؤْخَذُ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَلْيَجْلِسْ جِلْسَةَ الْعَبْدِ وَ لَا يَضَعَنَّ اَحَدُكُمْ اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى وَ

لَا يَتَرَبَّعُ فَإِنَّهَا جِلْسَةٌ يُبْغِضُهَا اللهُ وَ يَمْقُتُ صَاحِبَهَا عَشَاءُ الْأَنْبِيَاءِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ وَلَا تَدَعُوا الْعَشَاءَ
فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ خَرَابُ الْبَدَنِ الْحُمَّى رَائِدُ الْمَوْتِ وَ سِجْنُ اللهِ فِي الْأَرْضِ يَحْبِسُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ
عِبَادِهِ وَ هِيَ تَحُتُّ الذُّنُوبَ كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَبَرُ مِنْ سَنَامِ الْبَعِيرِ لَيْسَ مِنْ دَاءٍ إِلَّا وَ هُوَ مِنْ دَاخِلِ
الْجَوْفِ إِلَّا الْجِرَاحَةُ وَ الْحُمَّى فَإِنَّهُمَا يَرِدَانِ عَلَى الْجَسَدِ وُرُوداً اكْسِرُوا حَرَّ الْحُمَّى بِالْبَنَفْسَجِ وَ الْمَاءِ
الْبَارِدِ فَإِنَّ حَرَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ لَا يَتَدَاوَى الْمُسْلِمُ حَتَّى يَغْلِبَ مَرَضُهُ صِحَّتَهُ الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ
الْمُبْرَمَ فَاتَّخِذُوهُ عُدَّةً لِلْوُضُوءِ بَعْدَ الطَّهُورِ عَشْرُ حَسَنَاتٍ فَتَطَهَّرُوا إِيَّاكُمْ وَ الْكَسَلَ فَإِنَّهُ مَنْ كَسِلَ
لَمْ يُؤَدِّ حَقَّ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ تَنَظَّفُوا بِالْمَاءِ مِنَ النَّتْنِ الرِّيحِ الَّذِي يُتَأَذَّى بِهِ تَعَهَّدُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّ اللهَ
عَزَّ وَ جَلَّ يُبْغِضُ مِنْ عِبَادِهِ الْقَاذُورَةَ الَّذِي يَتَأَنَّفُ بِهِ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ لَا يَعْبَثِ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ
بِلِحْيَتِهِ وَ لَا بِمَا يَشْغَلُهُ عَنْ صَلَاتِهِ بَادِرُوا بِعَمَلِ الْخَيْرِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا عَنْهُ بِغَيْرِهِ الْمُؤْمِنُ نَفْسُهُ مِنْهُ
فِي تَعَبٍ وَ النَّاسُ مِنْهُ فِي رَاحَةٍ وَ لْيَكُنْ جُلُّ كَلَامِكُمْ ذِكْرَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ احْذَرُوا الذُّنُوبَ فَإِنَّ الْعَبْدَ
لَيُذْنِبُ فَيُحْبَسُ عَنْهُ الرِّزْقُ دَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ الصَّلَاةُ قُرْبَانُ كُلِّ
تَقِيٍّ الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ جِهَادُ الْمَرْأَةِ حُسْنُ التَّبَعُّلِ الْفَقْرُ هُوَ الْمَوْتُ الْأَكْبَرُ قِلَّةُ الْعِيَالِ أَحَدُ
الْيَسَارَيْنِ التَّقْدِيرُ نِصْفُ الْعَيْشِ الْهَمُّ نِصْفُ الْهَرَمِ مَا عَالَ امْرُؤٌ اقْتَصَدَ وَ مَا عَطِبَ امْرُؤٌ
اسْتَشَارَ لَا تَصْلُحُ الصَّنِيعَةُ إِلَّا عِنْدَ ذِي حَسَبٍ أَوْ دِينٍ لِكُلِّ شَيْءٍ ثَمَرَةٌ وَ ثَمَرَةُ الْمَعْرُوفِ تَعْجِيلُهُ مَنْ
أَيْقَنَ بِالْخَلَفِ جَادَ بِالْعَطِيَّةِ مَنْ ضَرَبَ يَدَيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ حَبِطَ أَجْرُهُ أَفْضَلُ أَعْمَالِ الْمَرْءِ
انْتِظَارُ الْفَرَجِ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ أَحْزَنَ وَالِدَيْهِ فَقَدْ عَقَّهُمَا اسْتَنْزِلُوا الرِّزْقَ بِالصَّدَقَةِ ادْفَعُوا
أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ عَنْكُمْ بِالدُّعَاءِ قَبْلَ وُرُودِ الْبَلَاءِ فَوَ الَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَلْبَلَاءُ أَسْرَعُ إِلَى
الْمُؤْمِنِ مِنِ انْحِدَارِ السَّيْلِ مِنْ أَعْلَى التَّلْعَةِ إِلَى أَسْفَلِهَا وَ مِنْ رَكْضِ الْبَرَاذِينِ سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ مِنْ
جَهْدِ الْبَلَاءِ فَإِنَّ جَهْدَ الْبَلَاءِ ذَهَابُ الدِّينِ السَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ فَاتَّعَظَ رُوضُوا أَنْفُسَكُمْ عَلَى
الْأَخْلَاقِ الْحَسَنَةِ فَإِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ يَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَ هُوَ
يَعْلَمُ أَنَّهَا حَرَامٌ سَقَاهُ اللهُ مِنْ طِينَةِ خَبَالٍ وَ إِنْ كَانَ مَغْفُوراً لَهُ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَ لَا يَمِينَ فِي
قَطِيعَةٍ الدَّاعِي بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِي بِلَا وَتَرٍ لِتَطَيَّبِ الْمَرْأَةُ الْمُسْلِمَةُ لِزَوْجِهَا الْمَقْتُولُ دُونَ مَالِهِ شَهِيدٌ
الْمَغْبُونُ غَيْرُ مَحْمُودٍ وَ لَا مَأْجُورٍ لَا يَمِينَ لِوَلَدٍ مَعَ وَالِدِهِ وَ لَا لِلْمَرْأَةِ مَعَ زَوْجِهَا لَا صَمْتَ يَوْماً إِلَى اللَّيْلِ
إِلَّا بِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا تَعَرُّبَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ وَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ تَعَرَّضُوا لِلتِّجَارَةِ فَإِنَّ فِيهَا غِنًى

لَكُمْ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُحْتَرِفَ الْأَمِينَ لَيْسَ عَمَلٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَا يَشْغَلَنَّكُمْ عَنْ أَوْقَاتِهَا شَيْءٌ مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ ذَمَّ أَقْوَاماً فَقَالَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ يَعْنِي أَنَّهُمْ غَافِلُونَ اسْتَهَانُوا بِأَوْقَاتِهَا اعْلَمُوا أَنَّ صَالِحِي عَدُوِّكُمْ يُرَائِي بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَ لَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يُوَفِّقُهُمْ وَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصاً الْبِرُّ لَا يَبْلَى وَ الذَّنْبُ لَا يُنْسَى وَ اللهُ الْجَلِيلُ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَ الَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ الْمُؤْمِنُ لَا يَغُشُّ أَخَاهُ وَ لَا يَخُونُهُ وَ لَا يَخْذُلُهُ وَ لَا يَتَّهِمُهُ وَ لَا يَقُولُ لَهُ أَنَا مِنْكَ بَرِيءٌ اطْلُبْ لِأَخِيكَ عُذْراً فَإِنْ لَمْ تَجِدْ لَهُ عُذْراً فَالْتَمِسْ لَهُ عُذْراً مُزَاوَلَةُ قَلْعِ الْجِبَالِ أَيْسَرُ مِنْ مُزَاوَلَةِ مُلْكٍ مُؤَجَّلٍ وَ اسْتَعِينُوا بِاللهِ وَ اصْبِرُوا فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ لَا تُعَاجِلُوا الْأَمْرَ قَبْلَ بُلُوغِهِ فَتَنْدَمُوا وَ لَا يَطُولَنَّ عَلَيْكُمُ الْأَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوبُكُمْ ارْحَمُوا ضُعَفَاءَكُمْ وَ اطْلُبُوا الرَّحْمَةَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِالرَّحْمَةِ لَهُمْ إِيَّاكُمْ وَ غِيبَةَ الْمُسْلِمِ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَغْتَابُ أَخَاهُ وَ قَدْ نَهَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَ لَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً أَ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً لَا يَجْمَعِ الْمُسْلِمُ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَ هُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَتَشَبَّهُ بِأَهْلِ الْكُفْرِ يَعْنِي الْمَجُوسَ لِيَجْلِسْ أَحَدُكُمْ عَلَى طَعَامِهِ جِلْسَةَ الْعَبْدِ وَ لْيَأْكُلْ عَلَى الْأَرْضِ وَ لَا يَشْرَبْ قَائِماً إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمُ الدَّابَّةَ وَ هُوَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَدْفِنْهَا وَ يَتْفُلْ عَلَيْهَا أَوْ يُصَيِّرْهَا فِي ثَوْبِهِ حَتَّى يَنْصَرِفَ الِالْتِفَاتُ الْفَاحِشُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَ يَنْبَغِي لِمَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَنْ يَبْتَدِئَ الصَّلَاةَ بِالْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ وَ التَّكْبِيرِ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ إِحْدَى عَشْرَةَ مَرَّةً وَ مِثْلَهَا إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ وَ مِثْلَهَا آيَةَ الْكُرْسِيِّ مَنَعَ مَالَهُ مِمَّا يَخَافُ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ لَمْ يُصِبْهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ذَنْبٌ وَ إِنْ جَهَدَ إِبْلِيسُ اسْتَعِيذُوا بِاللهِ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنَّا هَلَكَ تَشْمِيرُ الثِّيَابِ طَهُورٌ لَهَا قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ أَيْ فَشَمِّرْ لَعْقُ الْعَسَلِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَ هُوَ مَعَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ مَضْغُ اللُّبَانِ يُذِيبُ الْبَلْغَمَ وَ ابْدَءُوا بِالْمِلْحِ فِي أَوَّلِ طَعَامِكُمْ فَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْمِلْحِ لَاخْتَارُوهُ عَلَى التِّرْيَاقِ الْمُجَرَّبِ مَنِ ابْتَدَأَ طَعَامَهُ بِالْمِلْحِ ذَهَبَ عَنْهُ سَبْعُونَ دَاءً وَ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ صُبُّوا عَلَى الْمَحْمُومِ الْمَاءَ الْبَارِدَ فِي الصَّيْفِ فَإِنَّهُ يُسَكِّنُ حَرَّهَا صُومُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ فَهِيَ تَعْدِلُ صَوْمَ الدَّهْرِ وَ نَحْنُ نَصُومُ خَمِيسَيْنِ بَيْنَهُمَا أَرْبِعَاءُ لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَ

جَهَنَّمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ حَاجَةً فَلْيُبَكِّرْ فِي طَلَبِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِي فِي بُكُورِهَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ لْيَقْرَأْ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ آلِ عِمْرَانَ وَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ وَ اُمَّ الْكِتَابِ فَاِنَّ فِيهَا قَضَاءً لِحَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ عَلَيْكُمْ بِالصَّفِيقِ مِنَ الثِّيَابِ فَاِنَّهُ مَنْ رَقَّ ثَوْبُهُ رَقَّ دِينُهُ لَا يَقُومَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ الرَّبِّ جَلَّ جَلَالُهُ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ يَشِفُّ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ ادْخُلُوا فِي مَحَبَّتِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ وَ الْمُؤْمِنُ تَوَّابٌ اِذَا قَالَ الْمُؤْمِنُ لِاَخِيهِ اُفٍّ انْقَطَعَ مَا بَيْنَهُمَا فَاِذَا قَالَ لَهُ اَنْتَ كَافِرٌ كَفَرَ اَحَدُهُمَا وَ اِذَا اتَّهَمَهُ انْمَاثَ الْاِسْلَامُ فِي قَلْبِهِ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ بَابُ التَّوْبَةِ مَفْتُوحٌ لِمَنْ اَرَادَهَا فَ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحاً عَسى رَبُّكُمْ اَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِذَا عَاهَدْتُمْ فَمَا زَالَتْ نِعْمَةٌ وَ لَا نَضَارَةُ عَيْشٍ اِلَّا بِذُنُوبٍ اجْتَرَحُوا اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَ لَوْ اَنَّهُمُ اسْتَقْبَلُوا ذٰلِكَ بِالدُّعَاءِ وَ الْاِنَابَةِ لَمْ تَزُلْ وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذَا نَزَلَتْ بِهِمُ النِّقَمُ وَ زَالَتْ عَنْهُمُ النِّعَمُ فَزِعُوا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِصِدْقٍ مِنْ نِيَّاتِهِمْ وَ لَمْ يَهِنُوا وَ لَمْ يُسْرِفُوا لَاَصْلَحَ اللّٰهُ لَهُمْ كُلَّ فَاسِدٍ وَ لَرَدَّ عَلَيْهِمْ كُلَّ صَالِحٍ وَ اِذَا ضَاقَ الْمُسْلِمُ فَلَا يَشْكُوَنَّ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لْيَشْتَكِ اِلَى رَبِّهِ الَّذِي بِيَدِهِ مَقَالِيدُ الْاُمُورِ وَ تَدْبِيرُهَا فِي كُلِّ امْرِءٍ وَاحِدَةٌ مِنْ ثَلَاثٍ الطِّيَرَةُ وَ الْكِبْرُ وَ التَّمَنِّي فَاِذَا تَطَيَّرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَمْضِ عَلَى طِيَرَتِهِ وَ لْيَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِذَا خَشِيَ الْكِبْرَ فَلْيَأْكُلْ مَعَ عَبْدِهِ وَ خَادِمِهِ وَ لْيَحْلُبِ الشَّاةَ وَ اِذَا تَمَنَّى فَلْيَسْاَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ يَبْتَهِلْ اِلَيْهِ وَ لَا يُنَازِعْهُ نَفْسَهُ اِلَى الْاِثْمِ خَالِطُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ وَ دَعُوهُمْ مِمَّا يُنْكِرُونَ وَ لَا تُحَمِّلُوهُمْ عَلَى اَنْفُسِكُمْ وَ عَلَيْنَا اِنَّ اَمْرَنَا صَعْبٌ مُسْتَصْعَبٌ لَا يَحْتَمِلُهُ اِلَّا مَلَكٌ مُقَرَّبٌ اَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اَوْ عَبْدٌ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِيمَانِ اِذَا وَسْوَسَ الشَّيْطَانُ اِلَى اَحَدِكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ وَ لْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُولِهِ مُخْلِصاً لَهُ الدِّينَ اِذَا كَسَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُؤْمِناً ثَوْباً جَدِيداً فَلْيَتَوَضَّأْ وَ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا اُمَّ الْكِتَابِ وَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثُمَّ لْيَحْمَدِ اللّٰهَ الَّذِي سَتَرَ عَوْرَتَهُ وَ زَيَّنَهُ فِي النَّاسِ وَ لْيُكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَاِنَّهُ لَا يَعْصِي اللّٰهَ فِيهِ وَ لَهُ بِكُلِّ سِلْكٍ فِيهِ مَلَكٌ يُقَدِّسُ لَهُ وَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ وَ يَتَرَحَّمُ عَلَيْهِ اطْرَحُوا سُوءَ الظَّنِّ بَيْنَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ اَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ مَعِي عِتْرَتِي وَ سِبْطَايَ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ اَرَادَنَا فَلْيَأْخُذْ بِقَوْلِنَا وَ لْيَعْمَلْ عَمَلَنَا فَاِنَّ لِكُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ نَجِيبٍ نَجِيباً وَ لَنَا شَفَاعَةً وَ لِاَهْلِ مَوَدَّتِنَا شَفَاعَةً فَتَنَافَسُوا فِي لِقَائِنَا عَلَى الْحَوْضِ - فَاِنَّا نَذُودُ عَنْهُ

اَعْدَاءَنَا وَ نَسْقِي مِنْهُ اَحِبَّاءَنَا وَ اَوْلِيَاءَنَا وَ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَداً حَوْضُنَا مُتْرَعٌ فِيهِ مَثْعَبَانِ يَنْصَبَّانِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ تَسْنِيمٍ وَ الْآخَرُ مِنْ مَعِينٍ عَلَى حَافَتَيْهِ الزَّعْفَرَانُ وَ حَصَاهُ اللُّؤْلُؤُ وَ الْيَاقُوتُ وَ هُوَ الْكَوْثَرُ اِنَّ الْاُمُورَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَيْسَتْ اِلَى الْعِبَادِ وَ لَوْ كَانَتْ اِلَى الْعِبَادِ مَا كَانُوا لِيَخْتَارُوا عَلَيْنَا اَحَداً وَ لَكِنَّ اللهَ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ فَاحْمَدُوا اللهَ عَلَى مَا اخْتَصَّكُمْ بِهِ مِنْ بَادِءِ النِّعَمِ عَلَى طِيبِ الْوِلَادَةِ كُلُّ عَيْنٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَاكِيَةٌ وَ كُلُّ عَيْنٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَاهِرَةٌ اِلَّا عَيْنَ مَنِ اخْتَصَّهُ اللهُ بِكَرَامَتِهِ وَ بَكَى عَلَى مَا يُنْتَهَكُ مِنَ الْحُسَيْنِ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام شِيعَتُنَا بِمَنْزِلَةِ النَّحْلِ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي اَجْوَافِهَا لَاَكَلُوهَا لَا تُعَجِّلُوا الرَّجُلَ عِنْدَ طَعَامِهِ حَتَّى يَفْرُغَ وَ لَا عِنْدَ غَائِطِهِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى حَاجَتِهِ اِذَا انْتَبَهَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَقُلْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ رَبِّ النَّبِيِّينَ وَ اِلَهِ الْمُرْسَلِينَ وَ سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ مَا فِيهِنَّ وَ رَبِّ الْاَرَضِينَ السَّبْعِ وَ مَا فِيهِنَّ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَ الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَاِذَا جَلَسَ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَقُلْ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ حَسْبِيَ اللهُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِيَ الَّذِي هُوَ حَسْبِي مُنْذُ كُنْتُ حَسْبِيَ اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ وَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى اَكْنَافِ السَّمَاءِ وَ لْيَقْرَاْ اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَ الْاَرْضِ اِلَى قَوْلِهِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ الِاطِّلَاعُ فِي بِئْرِ زَمْزَمَ يُذْهِبُ الدَّاءَ فَاشْرَبُوا مِنْ مَائِهَا مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي فِيهِ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ فَاِنَّ تَحْتَ الْحَجَرِ اَرْبَعَةَ اَنْهَارٍ مِنَ الْجَنَّةِ الْفُرَاتَ وَ النِّيلَ وَ سَيْحَانَ وَ جَيْحَانَ هُمَا نَهَرَانِ لَا يَخْرُجِ الْمُسْلِمُ فِي الْجِهَادِ مَعَ مَنْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى الْحُكْمِ وَ لَا يُنْفِذُ فِي الْفَيْءِ اَمْرَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ كَانَ مُعِيناً لِعَدُوِّنَا فِي حَبْسِ حُقُوقِنَا وَ الْاِشَاطَةِ بِدِمَائِنَا وَ مِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ ذِكْرُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ شِفَاءٌ مِنَ الْعِلَلِ وَ الْاَسْقَامِ وَ وَسْوَاسِ الرَّيْبِ وَ جِهَتُنَا رِضَا الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ وَ الْآخِذُ بِاَمْرِنَا مَعَنَا غَداً فِي حَظِيرَةِ الْقُدْسِ وَ الْمُنْتَظِرُ لِاَمْرِنَا كَالْمُتَشَحِّطِ بِدَمِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ مَنْ شَهِدَنَا فِي حَرْبِنَا اَوْ سَمِعَ وَاعِيَتَنَا فَلَمْ يَنْصُرْنَا اَكَبَّهُ اللهُ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي النَّارِ وَ نَحْنُ بَابُ الْغَوْثِ اِذَا اتَّقَوْا وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْمَذَاهِبُ وَ نَحْنُ بَابُ حِطَّةٍ وَ هُوَ بَابُ السَّلَامِ مَنْ دَخَلَهُ نَجَا وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ هَوَى بِنَا يَفْتَحُ اللهُ وَ بِنَا يَخْتِمُ اللهُ وَ بِنَا يَمْحُو مَا يَشَاءُ وَ بِنَا يُثْبِتُ وَ بِنَا يَدْفَعُ اللهُ الزَّمَانَ الْكَلِبَ وَ بِنَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللهِ الْغَرُورُ مَا اَنْزَلَتِ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرَةٍ مِنْ مَاءٍ مُنْذُ حَبَسَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا لَاَنْزَلَتِ السَّمَاءُ قَطْرَهَا وَ لَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَ لَذَهَبَتِ الشَّحْنَاءُ مِنْ قُلُوبِ الْعِبَادِ وَ اصْطَلَحَتِ

السِّبَاعُ وَ الْبَهَائِمُ حَتَّى تَمْشِيَ الْمَرْأَةُ بَيْنَ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ لَا تَضَعُ قَدَمَيْهَا إِلَّا عَلَى النَّبَاتِ وَ عَلَى رَأْسِهَا زِينَتُهَا لَا يُهَيِّجُهَا سَبُعٌ وَ لَا تَخَافُهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ فِي مَقَامِكُمْ بَيْنَ عَدُوِّكُمْ وَ صَبْرِكُمْ عَلَى مَا تَسْمَعُونَ مِنَ الْأَذَى لَقَرَّتْ أَعْيُنُكُمْ وَ لَوْ فَقَدْتُمُونِي لَرَأَيْتُمْ مِنْ بَعْدِي أُمُوراً يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِمَّا يَرَى مِنْ أَهْلِ الْجُحُودِ وَ الْعُدْوَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَثَرَةِ وَ الِاسْتِخْفَافِ بِحَقِّ اللهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَ الْخَوْفِ عَلَى نَفْسِهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَ لَا تَفَرَّقُوا وَ عَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ وَ الصَّلَاةِ وَ التَّقِيَّةِ اعْلَمُوا أَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يُبْغِضُ مِنْ عِبَادِهِ الْمُتَلَوِّنَ فَلَا تَزُولُوا عَنِ الْحَقِّ وَ وَلَايَةِ أَهْلِ الْحَقِّ فَإِنَّ مَنِ اسْتَبْدَلَ بِنَا هَلَكَ وَ فَاتَتْهُ الدُّنْيَا وَ خَرَجَ مِنْهَا بِحَسْرَةٍ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَهْلٌ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا وَ لْيَقْرَأْ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حِينَ يَدْخُلُ مَنْزِلَهُ فَإِنَّهُ يَنْفِي الْفَقْرَ عَلِّمُوا صِبْيَانَكُمُ الصَّلَاةَ وَ خُذُوهُمْ بِهَا إِذَا بَلَغُوا ثَمَانَ سِنِينَ تَنَزَّهُوا عَنْ قُرْبِ الْكِلَابِ فَمَنْ أَصَابَ الْكَلْبَ وَ هُوَ رَطْبٌ فَلْيَغْسِلْهُ وَ إِنْ كَانَ جَافّاً فَلْيَنْضِحْ ثَوْبَهُ بِالْمَاءِ- إِذَا سَمِعْتُمْ مِنْ حَدِيثِنَا مَا لَا تَعْرِفُونَ فَرُدُّوهُ إِلَيْنَا وَ قِفُوا عِنْدَهُ وَ سَلِّمُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْحَقُّ وَ لَا تَكُونُوا مَذَايِيعَ عَجْلَى إِلَيْنَا يَرْجِعُ الْغَالِي وَ بِنَا يَلْحَقُ الْمُقَصِّرُ الَّذِي يُقَصِّرُ بِحَقِّنَا مَنْ تَمَسَّكَ بِنَا لَحِقَ وَ مَنْ سَلَكَ غَيْرَ طَرِيقَتِنَا غَرِقَ لِمُحِبِّينَا أَفْوَاجٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ وَ لِمُبْغِضِينَا أَفْوَاجٌ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَ طَرِيقُنَا الْقَصْدُ وَ فِي أَمْرِنَا الرُّشْدُ لَا يَكُونُ السَّهْوُ فِي خَمْسٍ فِي الْوَتْرِ وَ الْجُمُعَةِ وَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ وَ فِي الصُّبْحِ وَ فِي الْمَغْرِبِ وَ لَا يَقْرَأُ الْعَبْدُ الْقُرْآنَ إِذَا كَانَ عَلَى غَيْرِ طَهُورٍ حَتَّى يَتَطَهَّرَ أَعْطُوا كُلَّ سُورَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَ السُّجُودِ إِذَا كُنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي قَمِيصٍ مُتَوَشِّحاً بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ أَفْعَالِ قَوْمِ لُوطٍ تُجْزِي الصَّلَاةُ لِلرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يَعْقِدُ طَرَفَيْهِ عَلَى عُنُقِهِ وَ فِي الْقَمِيصِ الصَّفِيقِ يَزُرُّهُ عَلَيْهِ لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ عَلَى صُورَةٍ وَ لَا عَلَى بِسَاطٍ فِيهِ صُورَةٌ وَ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ الصُّورَةُ تَحْتَ قَدَمَيْهِ أَوْ يَطْرَحَ عَلَيْهِ مَا يُوَارِيهَا لَا يَعْقِدُ الرَّجُلُ الدَّرَاهِمَ الَّتِي فِيهَا صُورَةٌ فِي ثَوْبِهِ وَ هُوَ يُصَلِّي وَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الدَّرَاهِمُ فِي هِمْيَانٍ أَوْ فِي ثَوْبٍ إِذَا خَافَ وَ يَجْعَلُهَا إِلَى ظَهْرِهِ لَا يَسْجُدُ الرَّجُلُ عَلَى كُدْسِ حِنْطَةٍ وَ لَا عَلَى شَعِيرٍ وَ لَا عَلَى لَوْنٍ مِمَّا يُؤْكَلُ وَ لَا يَسْجُدُ عَلَى الْخُبْزِ وَ لَا يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ حَتَّى يُسَمِّيَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ الْمَاءَ بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَ اجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طَهُورِهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ ﷺ فَعِنْدَهَا يَسْتَحِقُّ الْمَغْفِرَةَ مَنْ أَتَى الصَّلَاةَ

عَارِفاً بِحَقِّهَا غُفِرَ لَهُ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ نَافِلَةً فِي وَقْتِ فَرِيضَةٍ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَ لَكِنْ يَقْضِي بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَمْكَنَهُ الْقَضَاءُ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى الَّذِينَ هُمْ عَلى صَلاتِهِمْ دائِمُونَ يَعْنِي الَّذِينَ يَقْضُونَ مَا فَاتَهُمْ مِنَ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ وَ مَا فَاتَهُمْ مِنَ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ لَا تُقْضَى النَّافِلَةُ فِي وَقْتِ فَرِيضَةٍ ابْدَأْ بِالْفَرِيضَةِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ الصَّلَاةُ فِي الْحَرَمَيْنِ تَعْدِلُ أَلْفَ صَلَاةٍ وَ نَفَقَةُ دِرْهَمٍ فِي الْحَجِّ تَعْدِلُ أَلْفَ دِرْهَمٍ لِيَخْشَعِ الرَّجُلُ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ مَنْ خَشَعَ قَلْبُهُ لِلَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَشَعَتْ جَوَارِحُهُ فَلَا يَعْبَثْ بِشَيْءٍ الْقُنُوتُ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ الثَّانِيَةِ وَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى الْحَمْدَ وَ الْجُمُعَةَ وَ فِي الثَّانِيَةِ الْحَمْدَ وَ الْمُنَافِقِينَ اجْلِسُوا فِي الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى تَسْكُنَ جَوَارِحُكُمْ ثُمَّ قُومُوا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ فِعْلِنَا إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ حِذَاءَ صَدْرِهِ وَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ فَلْيَتَحَرَّ بِصَدْرِهِ وَ لْيُقِمْ صُلْبَهُ وَ لَا يَنْحَنِي إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ الصَّلَاةِ فَلْيَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ وَ لْيَنْصَبْ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَبَإٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَيْسَ اللهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ قَالَ بَلَى قَالَ فَلِمَ يَرْفَعُ الْعَبْدُ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ أَمَا تَقْرَأُ وَ فِي السَّماءِ رِزْقُكُمْ وَ ما تُوعَدُونَ فَمِنْ أَيْنَ يُطْلَبُ الرِّزْقُ إِلَّا مِنْ مَوْضِعِهِ وَ مَوْضِعُ الرِّزْقِ وَ مَا وَعَدَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ السَّمَاءُ لَا يَنْفَتِلُ الْعَبْدُ مِنْ صَلَاتِهِ حَتَّى يَسْأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ وَ يَسْتَجِيرَ بِهِ مِنَ النَّارِ وَ يَسْأَلَهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيُصَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ التَّبَسُّمُ وَ تَقْطَعُهَا الْقَهْقَهَةُ إِذَا خَالَطَ النَّوْمُ الْقَلْبَ وَجَبَ الْوُضُوءُ إِذَا غَلَبَتْكَ عَيْنُكَ وَ أَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَاقْطَعِ الصَّلَاةَ وَ نَمْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي تَدْعُو لَكَ أَوْ عَلَى نَفْسِكَ لَعَلَّكَ أَنْ تَدْعُوَ عَلَى نَفْسِكَ مَنْ أَحَبَّنَا بِقَلْبِهِ وَ أَعَانَنَا بِلِسَانِهِ وَ قَاتَلَ مَعَنَا أَعْدَاءَنَا بِيَدِهِ فَهُوَ مَعَنَا فِي الْجَنَّةِ فِي دَرَجَتِنَا وَ مَنْ أَحَبَّنَا بِقَلْبِهِ وَ أَعَانَنَا بِلِسَانِهِ وَ لَمْ يُقَاتِلْ مَعَنَا أَعْدَاءَنَا فَهُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذَلِكَ بِدَرَجَتَيْنِ وَ مَنْ أَحَبَّنَا بِقَلْبِهِ وَ لَمْ يُعِنَّا بِلِسَانِهِ وَ لَا بِيَدِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا بِقَلْبِهِ وَ أَعَانَ عَلَيْنَا بِلِسَانِهِ وَ يَدِهِ فَهُوَ مَعَ عَدُوِّنَا فِي النَّارِ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا بِقَلْبِهِ وَ أَعَانَ عَلَيْنَا بِلِسَانِهِ فَهُوَ فِي النَّارِ وَ مَنْ أَبْغَضَنَا بِقَلْبِهِ وَ لَمْ يُعِنْ عَلَيْنَا بِلِسَانِهِ وَ لَا بِيَدِهِ فَهُوَ فِي النَّارِ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَنْظُرُونَ إِلَى مَنَازِلِ شِيعَتِنَا كَمَا يَنْظُرُ الْإِنْسَانُ إِلَى الْكَوَاكِبِ فِي السَّمَاءِ إِذَا قَرَأْتُمْ مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ الْآخِرَةِ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللهِ الْأَعْلَى وَ إِذَا قَرَأْتُمْ إِنَّ اللهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي فَصَلُّوا عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ كُنْتُمْ أَوْ فِي غَيْرِهَا لَيْسَ فِي الْبَدَنِ شَيْءٌ أَقَلَّ شُكْراً مِنَ الْعَيْنِ فَلَا تُعْطُوهَا سُؤْلَهَا فَتَشْغَلَكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِذَا قَرَأْتُمْ وَ التِّينِ فَقُولُوا فِي آخِرِهَا وَ نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ مِنَ

الشَّاهِدِينَ إِذَا قَرَأْتُمْ قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ فَقُولُوا آمَنَّا بِاللهِ حَتَّى تَبْلُغُوا إِلَى قَوْلِهِ مُسْلِمُونَ إِذَا قَالَ الْعَبْدُ فِي التَّشَهُّدِ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ثُمَّ أَحْدَثَ حَدَثاً فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ مَا عُبِدَ اللهُ بِشَيْءٍ أَشَدَّ مِنَ الْمَشْيِ إِلَى بَيْتِهِ اطْلُبُوا الْخَيْرَ فِي أَخْفَافِ الْإِبِلِ وَ أَعْنَاقِهَا صَادِرَةً وَ وَارِدَةً إِنَّمَا سُمِّيَ السِّقَايَةُ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِزَبِيبٍ أُتِيَ بِهِ مِنَ الطَّائِفِ أَنْ يُنْبَذَ وَ يُطْرَحَ فِي حَوْضِ زَمْزَمَ لِأَنَّ مَاءَهَا مُرٌّ فَأَرَادَ أَنْ يَكْسِرَ مَرَارَتَهُ فَلَا تَشْرَبُوا إِذَا عَتُقَ إِذَا تَعَرَّى الرَّجُلُ نَظَرَ إِلَيْهِ الشَّيْطَانُ فَطَمِعَ فِيهِ فَاسْتَتِرُوا لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَكْشِفَ ثِيَابَهُ عَنْ فَخِذِهِ وَ يَجْلِسَ بَيْنَ قَوْمٍ مَنْ أَكَلَ شَيْئاً مِنَ الْمُؤْذِيَاتِ بِرِيحِهَا فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ لِيَرْفَعِ الرَّجُلُ السَّاجِدُ مُؤَخَّرَهُ فِي الْفَرِيضَةِ إِذَا سَجَدَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْغُسْلَ فَلْيَبْدَأْ بِذِرَاعَيْهِ فَلْيَغْسِلْهُمَا إِذَا صَلَّيْتَ فَأَسْمِعْ نَفْسَكَ الْقِرَاءَةَ وَ التَّكْبِيرَ وَ التَّسْبِيحَ إِذَا انْفَتَلْتَ مِنَ الصَّلَاةِ فَانْفَتِلْ عَنْ يَمِينِكَ تَزَوَّدْ مِنَ الدُّنْيَا فَإِنَّ خَيْرَ مَا تَزَوَّدْتُمُوهُ التَّقْوَى فُقِدَتْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أُمَّتَانِ وَاحِدَةٌ فِي الْبَحْرِ وَ أُخْرَى فِي الْبَرِّ فَلَا تَأْكُلُوا إِلَّا مَا عَرَفْتُمْ مَنْ كَتَمَ وَجَعاً أَصَابَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ النَّاسِ وَ شَكَا إِلَى اللهِ كَانَ حَقّاً عَلَى اللهِ أَنْ يُعَافِيَهُ مِنْهُ أَبْعَدُ مَا كَانَ الْعَبْدُ مِنَ اللهِ إِذَا كَانَ هَمُّهُ بَطْنَهُ وَ فَرْجَهُ لَا يَخْرُجِ الرَّجُلُ فِي سَفَرٍ يَخَافُ فِيهِ عَلَى دِينِهِ وَ صَلَاتِهِ أُعْطِيَ السَّمْعَ أَرْبَعَةٌ النَّبِيُّ ﷺ وَ الْجَنَّةُ وَ النَّارُ وَ الْحُورُ الْعِينُ فَإِذَا فَرَغَ الْعَبْدُ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ يَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ وَ يَسْتَجِيرُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ وَ يَسْأَلُهُ أَنْ يُزَوِّجَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَهُ النَّبِيُّ وَ رُفِعَتْ دَعْوَتُهُ وَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْجَنَّةَ قَالَتِ الْجَنَّةُ يَا رَبِّ أَعْطِ عَبْدَكَ مَا سَأَلَهُ وَ مَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ قَالَتِ النَّارُ يَا رَبِّ أَجِرْ عَبْدَكَ مِمَّا اسْتَجَارَكَ وَ مَنْ سَأَلَ الْحُورَ الْعِينَ قُلْنَ اللهُمَّ أَعْطِ عَبْدَكَ مَا سَأَلَ الْغِنَاءُ نَوْحُ إِبْلِيسَ عَلَى الْجَنَّةِ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ النَّوْمَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَ لْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ وَضَعْتُ جَنْبِي لِلَّهِ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَ دِينِ مُحَمَّدٍ وَ وَلَايَةِ مَنِ افْتَرَضَ اللهُ طَاعَتَهُ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ فَمَنْ قَالَ ذَلِكَ عِنْدَ مَنَامِهِ حُفِظَ مِنَ اللِّصِّ وَ الْمُغِيرِ وَ الْهَدْمِ وَ اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حِينَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ وَكَّلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ خَمْسِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَحْرُسُونَهُ لَيْلَتَهُ وَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ النَّوْمَ فَلَا يَضَعَنَّ جَنْبَهُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى يَقُولَ أُعِيذُ نَفْسِي وَ دِينِي وَ أَهْلِي وَ وُلْدِي وَ مَالِي وَ خَوَاتِيمَ عَمَلِي وَ مَا رَزَقَنِي رَبِّي وَ خَوَّلَنِي بِعِزَّةِ اللهِ وَ عَظَمَةِ اللهِ وَ جَبَرُوتِ اللهِ وَ سُلْطَانِ اللهِ وَ رَحْمَةِ اللهِ وَ

رَاْفَةِ اللهِ وَ غُفْرَانِ اللهِ وَ قُوَّةِ اللهِ وَ قُدْرَةِ اللهِ وَ جَلَالِ اللهِ وَ بِصُنْعِ اللهِ وَ اَرْكَانِ اللهِ وَ بِجَمْعِ اللهِ وَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَ بِقُدْرَةِ اللهِ عَلَى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَ الْهَامَّةِ وَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَدِبُّ فِي الْاَرْضِ وَ ما يَخْرُجُ مِنْها وَ مِنْ شَرِّ ما يَنْزِلُ مِنَ السَّماءِ وَ ما يَعْرُجُ فِيها وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِناصِيَتِها اِنَّ رَبِّي عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ وَ هُوَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ بِذَلِكَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ نَحْنُ الْخُزَّانُ لِدِينِ اللهِ وَ نَحْنُ مَصَابِيحُ الْعِلْمِ اِذَا مَضَى مِنَّا عَلَمٌ بَدَا عَلَمٌ لَا يَضِلُّ مَنِ اتَّبَعَنَا وَ لَا يَهْتَدِي مَنْ اَنْكَرَنَا وَ لَا يَنْجُو مَنْ اَعَانَ عَلَيْنَا عَدُوَّنَا وَ لَا يُعَانُ مَنْ اَسْلَمَنَا فَلَا تَتَخَلَّفُوا عَنَّا لِطَمَعِ دُنْيَا وَ حُطَامٍ زَائِلٍ عَنْكُمْ وَ اَنْتُمْ تَزُولُونَ عَنْهُ فَاِنَّ مَنْ آثَرَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَ اخْتَارَهَا عَلَيْنَا عَظُمَتْ حَسْرَتُهُ غَداً وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَ اَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يا حَسْرَتى عَلى ما فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ اغْسِلُوا صِبْيَانَكُمْ مِنَ الْغَمَرِ فَاِنَّ الشَّيَاطِينَ تَشَمُّ الْغَمَرَ فَيَفْزَعُ الصَّبِيُّ فِي رُقَادِهِ وَ يَتَاَذَّى بِهِ الْكَاتِبَانِ لَكُمْ اَوَّلُ نَظْرَةٍ اِلَى الْمَرْاَةِ فَلَا تُتْبِعُوهَا بِنَظْرَةٍ اُخْرَى وَ احْذَرُوا الْفِتْنَةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ يَلْقَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ حِينَ يَلْقَاهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ فَقَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا الْمُدْمِنُ قَالَ الَّذِي اِذَا وَجَدَهَا شَرِبَهَا مَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ لَمْ تُقْبَلْ صَلَاتُهُ اَرْبَعِينَ يَوْماً وَ لَيْلَةً مَنْ قَالَ لِمُسْلِمٍ قَوْلًا يُرِيدُ بِهِ انْتِقَاصَ مُرُوءَتِهِ حَبَسَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي طِينَةِ خَبَالٍ حَتَّى يَاْتِيَ مِمَّا قَالَ بِمَخْرَجٍ لَا يَنَامُ الرَّجُلُ مَعَ الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَ لَا الْمَرْاَةُ مَعَ الْمَرْاَةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْاَدَبُ وَ هُوَ التَّعْزِيرُ كُلُوا الدُّبَّاءَ فَاِنَّهُ يَزِيدُ فِي الدِّمَاغِ وَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ كُلُوا الْاُتْرُجَّ قَبْلَ الطَّعَامِ وَ بَعْدَهُ فَاِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ علیہ السلام يَفْعَلُونَ ذَلِكَ الْكُمَّثْرَى يَجْلُو الْقَلْبَ وَ يُسَكِّنُ اَوْجَاعَ الْجَوْفِ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلَاةِ اَقْبَلَ اِبْلِيسُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ حَسَداً لِمَا يَرَى مِنْ رَحْمَةِ اللهِ الَّتِي تَغْشَاهُ شَرُّ الْاُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَ خَيْرُ الْاُمُورِ مَا كَانَ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ رِضًى مَنْ عَبَدَ الدُّنْيَا وَ آثَرَهَا عَلَى الْآخِرَةِ اسْتَوْخَمَ الْعَاقِبَةَ اتَّخِذُوا الْمَاءَ طِيباً مَنْ رَضِيَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا قَسَمَ لَهُ اسْتَرَاحَ بَدَنُهُ خَسِرَ مَنْ ذَهَبَتْ حَيَاتُهُ وَ عُمُرُهُ فِيمَا يُبَاعِدُهُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَوْ يَعْلَمُ الْمُصَلِّي مَا يَغْشَاهُ مِنْ جَلَالِ اللهِ مَا سَرَّهُ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهُ مِنْ سُجُودِهِ اِيَّاكُمْ وَ تَسْوِيفَ الْعَمَلِ بَادِرُوا اِذَا اَمْكَنَكُمْ مَا كَانَ لَكُمْ مِنْ رِزْقٍ فَسَيَاْتِيكُمْ عَلَى ضَعْفِكُمْ وَ مَا كَانَ عَلَيْكُمْ فَلَنْ تَقْدِرُوا اَنْ تَدْفَعُوهُ بِحِيلَةٍ مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَ انْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرُوا عَلَى مَا اَصَابَكُمْ سِرَاجُ الْمُؤْمِنِ مَعْرِفَةُ حَقِّنَا اَشَدُّ الْعَمَى مَنْ عَمِيَ عَنْ فَضْلِنَا وَ

نَاصَبَنَا الْعَدَاوَةَ بِلَا ذَنْبٍ سَبَقَ إِلَيْهِ مِنَّا إِلَّا أَنَّا دَعَوْنَا إِلَى الْحَقِّ وَ دَعَاهُ مَنْ سِوَانَا إِلَى الْفِتْنَةِ وَ الدُّنْيَا فَأَتَاهُمَا وَ نَصَبَ الْبَرَاءَةَ مِنَّا وَ الْعَدَاوَةَ لَنَا لَنَا رَايَةُ الْحَقِّ مَنِ اسْتَظَلَّ بِهَا كَنَّتْهُ وَ مَنْ سَبَقَ إِلَيْهَا فَازَ وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ وَ مَنْ فَارَقَهَا هَوَى وَ مَنْ تَمَسَّكَ بِهَا نَجَا أَنَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمَالُ يَعْسُوبُ الظَّلَمَةِ وَ اللهِ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَ لَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ إِذَا لَقِيتُمْ إِخْوَانَكُمْ فَتَصَافَحُوا وَ أَظْهِرُوا لَهُمُ الْبَشَاشَةَ وَ الْبِشْرَ تَتَفَرَّقُوا وَ مَا عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَوْزَارِ قَدْ ذَهَبَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَسَمِّتُوهُ قُولُوا يَرْحَمُكَ اللهُ وَ هُوَ يَقُولُ لَكُمْ يَغْفِرُ اللهُ لَكُمْ وَ يَرْحَمُكُمْ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ إِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا صَافِحْ عَدُوَّكَ وَ إِنْ كَرِهَ فَإِنَّهُ مِمَّا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ عِبَادَهُ يَقُولُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَ مَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَ مَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ مَا يُكَافِي عَدُوَّكَ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ تُطِيعَ اللهَ فِيهِ وَ حَسْبُكَ أَنْ تَرَى عَدُوَّكَ يَعْمَلُ بِمَعَاصِي اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ الدُّنْيَا دُوَلٌ فَاطْلُبْ حَظَّكَ مِنْهَا بِأَجْمَلِ الطَّلَبِ حَتَّى تَأْتِيَكَ دَوْلَتُكَ الْمُؤْمِنُ يَقْظَانٌ مُتَرَقِّبٌ خَائِفٌ يَنْتَظِرُ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَ يَخَافُ الْبَلَاءَ حَذَراً مِنْ ذُنُوبِهِ يَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَا يَعْرَى الْمُؤْمِنُ مِنْ خَوْفِهِ وَ رَجَائِهِ يَخَافُ مِمَّا قَدَّمَ وَ لَا يَسْهُو عَنْ طَلَبِ مَا وَعَدَهُ اللهُ وَ لَا يَأْمَنُ مِمَّا خَوَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْتُمْ عُمَّارُ الْأَرْضِ الَّذِينَ اسْتَخْلَفَكُمُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهَا لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَرَاقِبُوهُ فِيمَا يَرَى مِنْكُمْ عَلَيْكُمْ بِالْمَحَجَّةِ الْعُظْمَى فَاسْلُكُوهَا لَا تَسْتَبْدِلْ بِكُمْ غَيْرَكُمْ مَنْ كَمَلَ عَقْلُهُ حَسُنَ عَمَلُهُ وَ نَظَرُهُ إِلَى دِينِهِ سَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَ الْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ فَإِنَّكُمْ لَنْ تَنَالُوهَا إِلَّا بِالتَّقْوَى مَنْ صُدِئَ بِالْإِثْمِ عَشَا عَنْ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَنْ تَرَكَ الْأَخْذَ عَنْ أَمْرِ اللهِ بِطَاعَتِهِ قَيَّضَ اللهُ لَهُ شَيْطَاناً فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ مَا بَالُ مَنْ خَالَفَكُمْ أَشَدُّ بَصِيرَةً فِي ضَلَالَتِهِمْ وَ أَبْذَلُ لِمَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْكُمْ مَا ذَاكَ إِلَّا أَنَّكُمْ رَكَنْتُمْ إِلَى الدُّنْيَا فَرَضِيتُمْ بِالضَّيْمِ وَ شَحَحْتُمْ عَلَى الْحُطَامِ وَ فَرَّطْتُمْ فِيمَا فِيهِ عِزُّكُمْ وَ سَعَادَتُكُمْ وَ قُوَّتُكُمْ عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيْكُمْ لَا مِنْ رَبِّكُمْ تَسْتَحْيُونَ فِيمَا أَمَرَكُمْ بِهِ وَ لَا لِأَنْفُسِكُمْ تَنْظُرُونَ وَ أَنْتُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ تُضَامُونَ وَ لَا تَنْتَبِهُونَ مِنْ رَقْدَتِكُمْ وَ لَا يَنْقَضِي فُتُورُكُمْ أَمَا تَرَوْنَ إِلَى بِلَادِكُمْ وَ دِينِكُمْ كُلَّ يَوْمٍ يَبْلَى وَ أَنْتُمْ فِي غَفْلَةِ الدُّنْيَا يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَكُمْ وَ لَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ سَمُّوا أَوْلَادَكُمْ فَإِنْ لَمْ تَدْرُوا أَ ذَكَرٌ هُمْ أَمْ أُنْثَى فَسَمُّوهُمْ بِالْأَسْمَاءِ الَّتِي تَكُونُ لِلذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى فَإِنَّ أَسْقَاطَكُمْ إِذَا لَقُوكُمْ فِي الْقِيَامَةِ وَ لَمْ

تُسَمُّوهُمْ يَقُولُ السِّقْطُ لِاَبِيهِ اَلَا سَمَّيْتَنِي وَ قَدْ سَمَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ مُحَسِّناً قَبْلَ اَنْ يُولَدَ اِيَّاكُمْ وَ
شُرْبَ الْمَاءِ مِنْ قِيَامٍ عَلَى اَرْجُلِكُمْ فَاِنَّهُ يُورِثُ الدَّاءَ الَّذِي لَا دَوَاءَ لَهُ اَوْ يُعَافِيَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِذَا
رَكِبْتُمُ الدَّوَابَّ فَاذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنا هذا وَ ما كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَ اِنَّا
اِلى رَبِّنا لَمُنْقَلِبُونَ اِذَا خَرَجَ اَحَدُكُمْ فِي سَفَرٍ فَلْيَقُلِ اللهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْحَامِلُ عَلَى
الظَّهْرِ وَ الْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ وَ الْمَالِ وَ الْوَلَدِ وَ اِذَا نَزَلْتُمْ مَنْزِلًا فَقُولُوا اللهُمَّ اَنْزِلْنَا مُنْزَلًا مُبارَكاً وَ
اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ اِذَا اشْتَرَيْتُمْ مَا تَحْتَاجُونَ اِلَيْهِ مِنَ السُّوقِ فَقُولُوا حِينَ تَدْخُلُونَ الْاَسْوَاقَ
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ ﷺ اللهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ
مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ يَمِينٍ فَاجِرَةٍ وَ اَعُوذُ بِكَ مِنْ بَوَارِ الْاَيِّمِ الْمُنْتَظِرُ وَقْتَ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ مِنْ
زُوَّارِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ حَقٌّ عَلَى اللهِ تَعَالَى اَنْ يُكْرِمَ زَائِرَهُ وَ اَنْ يُعْطِيَهُ مَا سَاَلَ الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللهِ
وَ يَحْبُوهُ بِالْمَغْفِرَةِ مَنْ سَقَى صَبِيّاً مُسْكِراً وَ هُوَ لَا يَعْقِلُ حَبَسَهُ اللهُ تَعَالَى فِي طِينَةِ الْخَبَالِ حَتَّى يَاْتِيَ مِمَّا
صَنَعَ بِمَخْرَجٍ الصَّدَقَةُ جُنَّةٌ عَظِيمَةٌ مِنَ النَّارِ لِلْمُؤْمِنِ وَ وِقَايَةٌ لِلْكَافِرِ مِنْ اَنْ يَتْلَفَ مَالُهُ تَعَجَّلَ لَهُ
الْخَلَفُ وَ دُفِعَ عَنْهُ الْبَلَايَا وَ ما لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ بِاللِّسَانِ كُبَّ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ وَ بِاللِّسَانِ
اُعْطِيَ اَهْلُ النُّورِ النُّورَ فَاحْفَظُوا اَلْسِنَتَكُمْ وَ اشْغَلُوهَا بِذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَخْبَثُ الْاَعْمَالِ مَا وَرَّثَ
الضَّلَالَ وَ خَيْرُ مَا اكْتُسِبَ اَعْمَالُ الْبِرِّ اِيَّاكُمْ وَ عَمَلَ الصُّوَرِ فَتُسْاَلُوا عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِذَا اُخِذَتْ
مِنْكَ قَذَاةٌ فَقُلْ اَمَاطَ اللهُ عَنْكَ مَا تَكْرَهُ اِذَا قَالَ لَكَ اَخُوكَ وَ قَدْ خَرَجْتَ مِنَ الْحَمَّامِ طَابَ حَمَّامُكَ
وَ حَمِيمُكَ فَقُلْ اَنْعَمَ اللهُ بَالَكَ اِذَا قَالَ لَكَ اَخُوكَ حَيَّاكَ اللهُ بِالسَّلَامِ فَقُلْ وَ اَنْتَ فَحَيَّاكَ اللهُ
بِالسَّلَامِ وَ اَحَلَّكَ دَارَ الْمُقَامِ لَا تَبُلْ عَلَى الْمَحَجَّةِ وَ لَا تَتَغَوَّطْ عَلَيْهَا السُّؤَالُ بَعْدَ الْمَدْحِ فَامْدَحُوا
اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ اسْاَلُوا الْحَوَائِجَ اَثْنُوا عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ امْدَحُوهُ قَبْلَ طَلَبِ الْحَوَائِجِ يَا صَاحِبَ
الدُّعَاءِ لَا تَسْاَلْ عَمَّا لَا يَكُونُ وَ لَا يَحِلُّ اِذَا هَنَّاْتُمُ الرَّجُلَ عَنْ مَوْلُودٍ ذَكَرٍ فَقُولُوا بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي
هِبَتِهِ وَ بَلَّغَهُ اَشُدَّهُ وَ رَزَقَكَ بِرَّهُ اِذَا قَدِمَ اَخُوكَ مِنْ مَكَّةَ فَقَبِّلْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ فَاهُ الَّذِي قَبَّلَ بِهِ الْحَجَرَ
الْاَسْوَدَ الَّذِي قَبَّلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ الْعَيْنَ الَّتِي نَظَرَ بِهَا اِلَى بَيْتِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ قَبِّلْ مَوْضِعَ سُجُودِهِ وَ
وَجْهِهِ وَ اِذَا هَنَّاْتُمُوهُ فَقُولُوا لَهُ قَبِلَ اللهُ نُسُكَكَ وَ رَحِمَ سَعْيَكَ وَ اَخْلَفَ عَلَيْكَ نَفَقَتَكَ وَ لَا جَعَلَهُ آخِرَ
عَهْدِكَ بِبَيْتِهِ الْحَرَامِ احْذَرُوا السَّفِلَةَ فَاِنَّ السَّفِلَةَ مَنْ لَا يَخَافُ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ فِيهِمْ قَتَلَةُ الْاَنْبِيَاءِ وَ
فِيهِمْ اَعْدَاؤُنَا اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اطَّلَعَ اِلَى الْاَرْضِ فَاخْتَارَنَا وَ اخْتَارَ لَنَا شِيعَةً يَنْصُرُونَنَا وَ

يَفْرَحُونَ لِفَرَحِنَا وَ يَحْزَنُونَ لِحُزْنِنَا وَ يَبْذُلُونَ اَمْوَالَهُمْ وَ اَنْفُسَهُمْ فِينَا اُولَئِكَ مِنَّا وَ اِلَيْنَا مَا مِنَ الشِّيعَةِ عَبْدٌ يُقَارِفُ اَمْراً نَهَيْنَاهُ عَنْهُ فَيَمُوتَ حَتَّى يُبْتَلَى بِبَلِيَّةٍ تُمَحَّصُ بِهَا ذُنُوبُهُ اِمَّا فِي مَالٍ وَ اِمَّا فِي وَلَدٍ وَ اِمَّا فِي نَفْسِهِ حَتَّى يَلْقَى اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مَا لَهُ ذَنْبٌ وَ اِنَّهُ لَيَبْقَى عَلَيْهِ الشَّيْءُ مِنْ ذُنُوبِهِ فَيُشَدَّدُ بِهِ عَلَيْهِ عِنْدَ مَوْتِهِ الْمَيِّتُ مِنْ شِيعَتِنَا صِدِّيقٌ شَهِيدٌ صَدَّقَ بِاَمْرِنَا وَ اَحَبَّ فِينَا وَ اَبْغَضَ فِينَا يُرِيدُ بِذَلِكَ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ مُؤْمِنٌ بِاللهِ وَ بِرَسُولِهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللهِ وَ رُسُلِهِ اُولئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَ الشُّهَداءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَ نُورُهُمْ افْتَرَقَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً وَ سَتَفْتَرِقُ هَذِهِ الْاُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ اَذَاعَ سِرَّنَا اَذَاقَهُ اللهُ بَأْسَ الْحَدِيدِ اخْتَتِنُوا اَوْلَادَكُمْ يَوْمَ السَّابِعِ لَا يَمْنَعُكُمْ حَرٌّ وَ لَا بَرْدٌ فَاِنَّهُ طَهُورٌ لِلْجَسَدِ وَ اِنَّ الْاَرْضَ لَتَضِجُّ اِلَى اللهِ مِنْ بَوْلِ الْاَغْلَفِ السُّكْرُ اَرْبَعُ سُكْرَاتٍ سُكْرُ الشَّرَابِ وَ سُكْرُ الْمَالِ وَ سُكْرُ النَّوْمِ وَ سُكْرُ الْمُلْكِ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ النَّوْمَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَ اِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيَنْتَبِهُ مِنْ رَقْدَتِهِ اَمْ لَا اُحِبُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَطَّلِيَ فِي كُلِّ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً مِنَ النُّورَةِ اَقِلُّوا مِنْ اَكْلِ الْحِيتَانِ فَاِنَّهَا تُذِيبُ الْبَدَنَ وَ تُكْثِرُ الْبَلْغَمَ وَ تُغَلِّظُ النَّفْسَ حَسْوُ اللَّبَنِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا الْمَوْتَ كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهِ فَاِنَّهُ دِبَاغٌ لِلْمَعِدَةِ وَ فِي كُلِّ حَبَّةٍ مِنَ الرُّمَّانِ اِذَا اسْتَقَرَّتْ فِي الْمَعِدَةِ حَيَاةٌ لِلْقَلْبِ وَ اِنَارَةٌ لِلنَّفْسِ وَ تُمْرِضُ وَسْوَاسَ الشَّيْطَانِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ يَكْسِرُ الْمِرَّةَ وَ يُحْيِي الْقَلْبَ كُلُوا الْهِنْدَبَاءَ فَمَا مِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَ عَلَيْهِ قَطْرَةٌ مِنْ قَطَرَاتِ الْجَنَّةِ اشْرَبُوا مَاءَ السَّمَاءِ فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ الْبَدَنَ وَ يَدْفَعُ الْاَسْقَامَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَ يُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَ لِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلَّا وَ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلَّا السَّامَ لُحُومُ الْبَقَرِ دَاءٌ وَ اَلْبَانُهَا دَوَاءٌ وَ اَسْمَانُهَا شِفَاءٌ مَا تَأْكُلُ الْحَامِلُ مِنْ شَيْءٍ وَ لَا تَتَدَاوَى بِهِ اَفْضَلَ مِنَ الرُّطَبِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِمَرْيَمَ عليها السلام وَ هُزِّي اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَباً جَنِيًّا فَكُلِي وَ اشْرَبِي وَ قَرِّي عَيْناً حَنِّكُوا اَوْلَادَكُمْ بِالتَّمْرِ فَهَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَأْتِيَ زَوْجَتَهُ فَلَا يُعَجِّلْهَا فَاِنَّ لِلنِّسَاءِ حَوَائِجَ اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ امْرَاَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ عِنْدَ اَهْلِهِ مِثْلَ مَا رَاَى وَ لَا يَجْعَلَنَّ لِلشَّيْطَانِ اِلَى قَلْبِهِ سَبِيلًا وَ لْيَصْرِفْ بَصَرَهُ عَنْهَا فَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَ يَحْمَدُ اللهَ كَثِيراً وَ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ وَ آلِهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثُمَّ لْيَسْاَلِ اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَاِنَّهُ يُبِيحُ لَهُ بِرَاْفَتِهِ مَا يُغْنِيهِ اِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ زَوْجَتَهُ

فَلْيُقِلَّ الْكَلَامَ فَإِنَّ الْكَلَامَ عِنْدَ ذٰلِكَ يُورِثُ الْخَرَسَ لَا يَنْظُرَنَّ اَحَدُكُمْ اِلٰى بَاطِنِ فَرْجِ امْرَاَتِهِ فَلَعَلَّهُ يَرٰى مَا يَكْرَهُ وَ يُورِثُ الْعَمٰى اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ مُجَامَعَةَ زَوْجَتِهِ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا بِاَمْرِكَ وَ قَبِلْتُهَا بِاَمَانَتِكَ فَاِنْ قَضَيْتَ لِيْ مِنْهَا وَلَداً فَاجْعَلْهُ ذَكَراً سَوِيّاً وَ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ نَصِيباً وَ لَا شَرِيكاً اَلْحُقْنَةُ مِنَ الْاَرْبَعِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحُقْنَةُ وَ هِيَ تُعَظِّمُ الْبَطْنَ وَ تُنَقِّي دَاءَ الْجَوْفِ وَ تُقَوِّي الْبَدَنَ اسْتَعِطُوا بِالْبَنَفْسَجِ وَ عَلَيْكُمْ بِالْحِجَامَةِ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَأْتِيَ اَهْلَهُ فَلْيَتَوَقَّ اَوَّلَ الْاَهِلَّةِ وَ اَنْصَافَ الشُّهُورِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَطْلُبُ الْوَلَدَ فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ وَ الشَّيَاطِينُ يَطْلُبُونَ الشِّرْكَ فِيهِمَا فَيَجِيئُونَ وَ يُحْبِلُونَ تَوَقَّوُا الْحِجَامَةَ وَ النُّورَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ وَ فِيهِ خُلِقَتْ جَهَنَّمُ وَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يَحْتَجِمُ فِيهَا اَحَدٌ اِلَّا مَاتَ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک نشست میں ۴۰۰ مسئلے بیان فرمائے۔

(۱) حجامت یعنی بدن سے فاسد خون نکلوانے سے آدمی تندرست ہوتا ہے اور عقل قوی ہوتی ہے۔

(۲) مونچھوں میں خوشبو لگانے سے منہ سے خوشبو آتی ہے اور اخلاق حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے۔

(۳) مسواک کرنا رضائے الٰہی کا سبب، شعار حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس سے منہ سے خوشبو آتی ہے۔

(۴) صابن لگانے سے کھال نرم ہوتی ہے۔ دفاع (کی قوتیں بڑھتی ہیں) مسامات کھل جاتے ہیں۔ خشکی دور ہوتی ہے، رنگ صاف ہوتا ہے۔

(۵) سر دھونے سے سر کا میل صاف ہوجاتا ہے۔

(۶) منہ میں پانی سے کلی کرنا اور ناک پانی سے صاف کرنا سنت ہے۔ منہ اور ناک صاف ہوجاتی ہے۔

(۷) ناس لینے سے سر (بیماریوں سے) محفوظ رہتا ہے۔ بدن پاکیزہ ہوتا ہے۔ سر میں کسی قسم کا درد نہیں ہوتا۔

(۸) نورہ لگانے سے تفریح ہوتی ہے۔ بدن پاکیزہ ہوتا ہے۔

(۹) جوتے کو صاف رکھنا بدن کو محفوظ کرتا ہے طہارت اور نماز میں مدد دیتا ہے۔

(۱۰) ناخن کاٹنے سے روزی زیادہ ہوتی ہے آدمی خطرناک دردوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(۱۱) بغل کے بال صاف کرنے سے بدبو نہیں آتی اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(۱۲) کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھوں کا دھونا وسعت رزق کا سبب ہے، ہاتھ کی چکنائی چھوٹ جاتی ہے۔ آنکھوں میں روشنی آتی ہے۔

(۱۳) راتوں کو عبادت کرنا بدن کی سلامتی اور رضائے باری عزاسمہ طلب رحمت الٰہی اور پیروی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

(۱۴) سیب کھانے سے معدہ صاف ہوتا ہے۔ دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ بلغم دور ہوتا ہے۔ منہ سے بد بونہیں آتی۔

(۱۵) کندر چبانے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ بلغم چھٹ جاتا ہے۔ منہ سے بد بونہیں آتی۔

(۱۶) مسجد میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک بیٹھنا وسعت رزق کے لیے دور و دراز سفر کرنے سے بہتر ہے۔

(۱۷) بہ (بہی) کھانے سے دل قوی ہوتا ہے معدہ پاک وصاف ہوتا ہے۔ بچہ خوبصورت پیدا ہوتا ہے۔

(۱۸) ماہ رمضان کی چاندرات کو اپنی زوجہ سے مجامعت کرنا بہتر ہے۔

(۱۹) روزانہ صبح کو ۲۱ دانہ منقیٰ کا ناشتہ ہر درد کے لیے مفید ہے سوائے مرض موت کے۔

(۲۰) چاندی کے سوا (مرد) کسی چیز کی انگوٹھی نہ پہنے کیونکہ ارشاد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ جس ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی ہو وہ پاک نہیں ہے۔

(۲۱) جو شخص ایسی انگوٹھی پہنے ہو جس پر نام خدا کندہ ہو وہ بیت الخلا میں طہارت کے وقت بائیں ہاتھ میں ہو تو اتار لے۔

(۲۲) آئینہ میں اپنی صورت دیکھ کر یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ الحمد للہ الذی خلقنی فاحسن خلقی وصورنی فاحسن صورتی وزان منی ماشان من غیری واکرمنی بالاسلام

(۲۳) جب کوئی برادر مومن آئے تو تم کپڑے اچھے پہنا کرو۔

(۲۴) ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنے والے کے دل سے وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔ پریشانی دفعہ ہوتی ہے۔

(۲۵) رفع حاجت یعنی پائخانہ کرنے کے بعد طہارت آبدست کرنے سے بواسیر جاتی رہتی ہے۔

(۲۶) میلے ہو جانے کے بعد کپڑے دھو کر یا دھلوا کر پہننے سے آدمی رنجیدہ نہیں رہتا اور نماز پڑھنا بھی صاف کپڑے پہن کر بہتر ہے۔

(۲۷) سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ یہ اہل اسلام کا نور ہے۔

(۲۸) جس کے بال حالت اسلام میں سفید ہو جائیں۔ قیامت کے دن نور بن جائیں گے۔

(۲۹) مسلمان کو چاہیے کہ جنب نہ سوئے۔

(۳۰) مسلمان بے وضو نہ سوئے۔ اگر پانی نہ ہو تو تیمم کرے۔ اس لیے کہ سونے کے بعد مومن کی روح عالم کی سیر کرتی ہے اور خداوند عالم اس کو برکت دیتا ہے۔ اگر سوتے سوتے مر گیا تو اس روح کو خزانہ رحمت میں رکھ لیتا ہے ورنہ اس کے

جسم کی طرف واپس کر دیتا ہے۔

(۳۱) قبلہ کی طرف تھوکنا نہیں چاہیے۔ اگر غلطی سے تھوک دیا تو توبہ اور استغفار کرنا لازم ہے۔

(۳۲) سجدہ کرنے کی جگہ پر پھونکنا نہیں چاہیے۔

(۳۳) کھانے اور پانی میں نہ پھونکنا چاہیے۔

(۳۴) اپنے تعویذ اور بازو بند پر پھونکنا نہیں چاہیے۔

(۳۵) اپنے عصا ڈنڈے پر ٹیک لگا کر نہیں سونا چاہیے۔

(۳۶) ہوا چلتی ہو تو کوٹھے پر بیٹھ کر پیشاب نہ کرے۔

(۳۷) جاری پانی میں بھی پیشاب نہ کرے اور اگر کیا اور کوئی مرض پیدا ہو گیا تو اپنے ہی کو برا کہے۔

(۳۸) اوندھے منہ نہیں سونا چاہیے اگر کوئی سو رہا ہو تو اس کو ہشیار کر دینا چاہیے۔ سستی کے ساتھ یا نیند آ رہی ہو تو نماز نہ پڑھے۔

(۳۹) نماز کی حالت میں اپنی فکر نہ کرے کیونکہ وہ اپنے رب کے سامنے ہے۔

(۴۰) صرف وہی نماز نماز ہے جو توجہ اور خلوص کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴۱) جو کچھ دستر خوان پر کھانا کھانے میں گرے اسے چن کر کھالے کیونکہ جو کوئی صحت کے لیے اس کو کھائے گا بحکم الٰہی اس کو شفا ہو گی۔

(۴۲) جو کھانا کھا کر اپنی انگلیاں چاٹ لے خداوند عالم اس کو برکت دیتا ہے۔

(۴۳) سوتی کپڑے پہنو کیونکہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنتے تھے۔ بلاضرورت اونی کپڑے نہ پہنو۔ اللہ خود بھی جمیل ہے اور حسن کو پسند فرماتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

(۴۴) صلہ رحم کرو اور قرابت داروں سے تعلقات قطع نہ کرو۔ کم از کم ان کو سلام ہی کر لیا کرو۔ خدا سے ڈرو، جو تم سے سوال کرے گا اور تمہارے حالات سے مطلع ہے اور قرابت داروں کا لحاظ رکھو۔

(۴۵) اپنا وقت فضول باتوں میں صرف نہ کرو کاتبان اعمال تمہارے ہر عمل کو لکھتے ہیں۔

(۴۶) خدا کو ہر جگہ ہر حالت میں یاد رکھو کہ وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔

(۴۷) حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلواۃ پڑھا کرو کیونکہ اس ذریعے تمہاری دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

(۴۸) زیادہ گرم کھانا نہ کھاؤ اور اتنا انتظار کرو کہ کھانے کے قابل ہو جائے۔ تمہارا غذا آگ نہیں ہے۔ برکت ٹھنڈے کھانے میں ہوتی ہے۔

(۴۹) پیشاب اوپر کی طرف اور ہوا کے رخ پر نہ کرو۔

(۵۰) اپنے بچوں کو (عقائد ایمان کی) تعلیم دو تا کہ دوسرے مذہب کا آدمی ان کو اپنے عقیدوں کی تعلیم دے کر گمراہ نہ کردے۔

(۵۱) سمجھ بوجھ کے بولا کرو اور سلام کرنے کی عادت ڈالو۔

(۵۲) امانت میں خیانت نہ کرو خواہ کسی نبی زادے کے قاتل نے تمہارے پاس رکھی ہو۔

(۵۳) بازار کی سیر کرتے ہوئے ذکر خدا کرتے جاؤ لوگ اپنے کام میں رہیں اور تم اپنے۔ یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ اور نیکیوں میں زیادتی کا سبب ہوگا۔

(۵۴) رمضان میں سفر نہ کرو۔

(۵۵) تقیہ ہر امر میں کرو مگر شراب پینے اور موزوں پر مسح کرنے میں نہیں۔

(۵۶) دیکھو ہمارے بارے میں غلو نہ کرنا ہم کو خدا کا بندہ سمجھو۔ (اس سے آگے نہ بڑھو) پھر ہماری فضیلت میں جو چاہے بیان کرو۔

(۵۷) جو ہم کو دوست رکھتا ہے وہ ہماری پیروی کرے۔ پرہیزگار بنے اور دنیا وآخرت میں کامیاب ہو۔

(۵۸) جو لوگ ہماری عیب جوئی کرتے ہیں ان کے پاس نہ بیٹھو اور ہمارے دشمنوں کے سامنے ہماری مدح نہ کرو کہ اپنے بادشاہ کے نزدیک برے سمجھے جاؤ۔

(۵۹) ہمیشہ سچ بولو کہ اس میں نجات ہے۔

(۶۰) جو کچھ خدا کے پاس ہے اس کی خواہش کرو۔

(۶۱) اطاعت الٰہی میں مشغول رہو۔

(۶۲) امر حق پر صبر کرو۔

(۶۳) کس قدر برا ہے کہ مرد بے آبرو جنت میں اور جو کچھ تم نے کر رکھا ہے اس کے لیے ہماری شفاعت کی امید میں نہ رہو۔

(۶۴) قیامت میں اپنے کو دشمنوں کے سامنے رسوا نہ کرو اور دنیا کی طمع میں اپنے بلند مرتبہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

(۶۵) جو کچھ دوسروں کے پاس ہے اس کی خواہش نہ کرو۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبر دے چکے ہیں جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ مومن کی آنکھیں مژدہ الٰہی سے روشن ہوجاتی ہیں اور وہ نگاہِ الٰہی کا مشتاق ہوتا ہے۔

(۶۶) اپنے کمزور بھائیوں کو کم نہ سمجھو۔ جو کسی کمزور مومن کو حقیر سمجھتا ہے خدا اس کو اس مومن کے ساتھ بہشت میں

جمع نہیں کرتا جب تک توبہ نہ کرے۔

(٦٧) اگر یہ معلوم ہو جائے کہ تمہارا برادر مومن تم سے کوئی حاجت رکھتا ہے تو اس کے بیان کرنے سے پہلے اس کی حاجت روا کر دو۔

(٦٨) آپس میں ایک دوسرے سے بخشش و مہربانی کرو۔

(٦٩) منافقوں کی طرح نہ بنو اور جو کچھ کہو اس پر عمل کرو۔

(٧٠) متعدد شادیاں کرو کیونکہ یہ طریقہ پیغمبر ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے تو میرا طریقہ متعدد نکاح کرنا بھی ہے۔ میں تمہاری کثرت اولاد پر روز قیامت دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

(٧١) بدکار عورتوں کا دودھ اپنے بچوں کو نہ پلاؤ نہ دیوانی عورت کا۔ اس لیے کہ بچے پر ماں کی بیماری کا اثر ہوتا ہے۔

(٧٢) وہ پرندہ جس کے پاوں میں پچھلی طرف خار اور پوٹا نہ ہو نہ کھاؤ۔

(٧٣) سپرز تلی طحال نہ کھاؤ اس سے فاسد خون پیدا ہوتا ہے۔

(٧٤) سیاہ لباس نہ پہنو اس لیے کہ یہ فرعون کا لباس تھا۔

(٧٥) غدود نہ کھایا کرو اس سے جذام ہو جاتا ہے۔

(٧٦) دینی مسائل میں قیاس نہ کرو کیونکہ بعض مسائل میں قیاس سے حکم نہیں کیا جا سکتا۔ ایک گروہ آئندہ زمانے میں قیاس کرے گا وہ دشمن دین ہوں گے جس نے سب سے پہلے قیاس کیا وہ ابلیس تھا۔

(٧٧) شرابیوں کے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے مخالف رہو۔

(٧٨) خرما کھایا کرو اس میں ہر مرض کا علاج ہے۔

(٧٩) کالے اور سفید دو رنگ کے جوتے نہ پہنو اس لیے کہ فرعون کا طریقہ تھا۔

(٨٠) حکم حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرو۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جو (بلا ضرورت) سوال کرتا ہے وہ محتاج ہو جاتا ہے۔

(٨١) بکثرت استغفار کہا کرو تا کہ روزی زیادہ ہو۔

(٨٢) روز قیامت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ کرو۔

(٨٣) جنگ و جدال سے پرہیز کرو اس سے (دل میں) شک پیدا ہوتا ہے۔

(٨٤) جس کو خدا سے حاجت ہو (اور کس کو نہیں ہے) وہ تین اوقات میں دعا کرے: (١) جمعہ کے دن (غروب

سے قبل)۔ (۲) زوال آفتاب کے وقت۔ (۳) جس وقت (تیز) ہوا چل رہی ہو کہ اس وقت آسمانوں کے دوازے کھل جاتے ہیں۔ پرندے چہچہاتے ہیں اور صبح صادق کے وقت جب دو فرشتے آواز دیتے ہیں کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول ہو۔ ہے کوئی سوال کرنے والا جس کی حاجت روائی کی جائے۔ ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ بخش دیا جائے دعوت حق پر لبیک کہو۔

(۸۵) صبح صادق سے طلوع آفتاب تک خدا سے روزی طلب کرو یہ تمہاری کوشش سے بہتر ہے۔ اسی وقت خداوند عالم اپنے بندوں کو روزی پہنچاتا ہے۔

(۸۶) خدا کی رحمت کے امیدوار رہو یہ بہترین عبادت ہے۔

(۸۷) صبح کی نماز کے بعد خدا پر بھروسہ کرو اسی وقت ہر ایک کا حصہ اس کو ملتا ہے۔

(۸۸) خدا کے حرم میں تلوار لے کر نہ جاؤ۔

(۸۹) نماز میں اپنے سامنے تلوار نہ رکھو کیونکہ قبلہ جائے امن ہے۔

(۹۰) ہر حاجی کے لیے ضروری ہے کہ زیارت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی مشرف ہو۔

(۹۱) جن لوگوں کا تم پر حق ہے ان کی قبروں پر بھی جایا کرو اور اپنی روزی کے لیے خدا سے دعا کرو (ماں باپ کا حق سب سے زیادہ ہے پھر اولاد پھر بھائی بہن پھر اور اعزا)۔

(۹۲) کم گناہ کو سب اور چھوٹا نہ جانو اس لیے کہ کم سمجھنے سے وہی گناہ، گناہِ کبیرہ ہو جاتا ہے۔

(۹۳) سجدہ کو طول دیا کرو چونکہ شیطان کو سجدہ کا حکم دیا گیا اور اس نے انکار کیا تو وہ نہیں چاہتا کہ کوئی خدا کو سجدہ کرے۔

(۹۴) ہر وقت موت کا خیال رکھو اور سوچو کہ ایک دن بارگاہ الٰہی میں پیش ہونا ہے۔ اس سے دنیا کی مصیبتیں تم پر آسان ہو جائیں گی۔

(۹۵) جب کسی کی آنکھ میں درد ہو تو آیۃ الکرسی اس اعتقاد کے ساتھ پڑھے کہ صحت ہو جائے گی۔

(۹۶) گناہ کرنے سے باز رہو روزی کی کمی یا اور کوئی تکلیف صرف گناہ کرنے سے ہوتی ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ تم پر جو مصیبت آتی ہے وہ تمہارے ہی اعمال کی وجہ سے اور نہ جانے کتنے گناہوں کو خدا بخش دیتا ہے۔

(۹۷) بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر کھانا شروع کرو۔ کھانا خدا ہی کی دی ہوئی نعمت ہے جس پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہے۔

(۹۸) خدا کی دی ہوئی ہر نعمت کو اس طرح کام میں لاؤ جیسا اس نے حکم دیا ہے کیونکہ ہر نعمت تمہاری قدر دانی اور

نا قدری کی خدا کے سامنے گواہی دے گی۔

(۹۹) جو بندہ روزی کی کمی پر راضی رہتا ہے۔ خداوندعالم اس کے کم عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔

(۱۰۰) میدان جنگ میں دشمن سے مقابلہ کے وقت کم باتیں کرو اور خدا کو نہ بھولو۔ اگر دیکھو تمہارا کوئی برادر مومن زخمی ہو گیا یا دشمن کے ہاتھ پڑ گیا تو اس کی دل و جان سے مدد کرو۔

(۱۰۱) جس قدر ہو سکے نیکی کرتے رہو بری موت سے محفوظ رہو گے۔

(۱۰۲) جو شخص یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ خدا کے نزدیک اس کا مرتبہ کیا ہے وہ یہ دیکھے کہ گناہ کرتے وقت اس کے دن میں کس قدر خوف خدا ہے۔

(۱۰۳) جو شخص اپنے یہاں ایک بکری پالتا ہے ملائکہ اس کے لیے ایک بار تقدیس کرتے ہیں اور اس سے زیادہ ہو تو زیادہ۔

(۱۰۴) جب کوئی (مسلمان) کمزور ہو جائے تو اس کو گوشت اور دودھ کھانا چاہیے۔ ان دونوں چیزوں میں خداوندعالم نے طاقت و توانائی رکھی ہے۔

(۱۰۵) حج کرنے کا ارادہ ہو تو سامان سفر پہلے کرو۔

(۱۰۶) دھوپ میں آفتاب کی طرف پشت کر کے بیٹھو۔ اندرونی امراض اس طریقہ سے معلوم اور آشکار (ظاہر) ہو جاتے ہیں۔

(۱۰۷) حاجی کو چاہیے کہ وہ خانہ کعبہ پر بار بار نظر کرے کیونکہ خداوندعالم نے ایک سو بیس رحمتیں خانہ کعبہ میں رکھی ہیں۔ ۶۰ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے، ۴۰ نمازیوں کے لیے اور ۲۰ رحمتیں صرف خانہ کعبہ پر نظر کرنے والوں کے لیے اور ملتزم یعنی خانہ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان جو جو گناہ اپنے یاد آئیں ان کا اقرار کرو اور جو نہیں یاد ہیں ان کے لیے دعا کرو کہ بارالہا میں جو جو گناہ کر کے بھول گیا ہوں اور کاتبان اعمال نے لکھے ہوں تو اپنی رحمت سے ان سب کو بخش دے کیونکہ جو اس مقام پر اپنے گناہوں کا اقرار کر کے خدا سے بخشش کی دعا کرے گا۔ خداوندعالم اکو ضرور بخش دے گا۔

(۱۰۸) پانچ اوقات میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں: (۱) بارش کے وقت۔ (۲) جب مجاہدین آمادہ جنگ ہوں۔ (۳) اذان کے وقت (۴) تلاوت قرآن کے وقت۔ (۵) زوال آفتاب اور صبح صادق کے وقت۔

(۱۰۹) مردے کو غسل دینے والا غسل مس میت کرے۔

(۱۱۰) کافور کے سوا کوئی خوشبو کسی مردے کے نہ لگاؤ کیونکہ مردہ مثل اس کے ہے جو حالت احرام میں ہے۔

(۱۱۱) تعزیت دینے والوں سے کہو کہ مرنے والے صرف اوصاف حسنہ اور خوبیاں بیان کریں۔

(۱۱۲) قبور مومنین پر جا کر ان کی زیارت کرو۔ ان کی روحیں (ایصال ثواب سے) خوش ہوتی ہیں۔

(۱۱۳) والدین کی قبروں پر ان کے لیے دعا کرو اور خداوند عالم سے اپنی حاجتیں طلب کرو۔

(۱۱۴) ہر مسلمان اپنے برادران اسلامی کے لیے آئینہ ہے جس میں آدمی اپنا ہر عیب و خوبی دیکھ سکتا ہے۔ یعنی مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے بھائیوں کو اگر ضرورت ہوتو اور مفید بھی ہوتو نصیحت کریں۔

(۱۱۵) اگر کسی برادر مومن سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر حملہ نہ کرو بلکہ نرمی سے اس کو سمجھاؤ۔

(۱۱۶) آپس میں مل جل کر رہو تا کہ تم میں تفرقہ پیدا نہ ہو۔

(۱۱۷) راہ راست سے نہ ہٹو تا کہ تم کو اس کی خبر خداوند عالم سے ملے۔

(۱۱۸) اگر کسی چوپائے پر سفر کرو تو منزل پر پہنچ کر پہلے اس کو آب و دانہ سے سیر کرو۔

(۱۱۹) جانور کے منہ پر نہ مارو اس لیے کہ وہ بھی تسبیح خدا کرتے ہیں۔

(۱۲۰) اگر سفر میں راستہ بھول جاؤ یا خوفزدہ ہو تو بلند آواز سے کہو یا صالح اغثنی۔ اس لیے کہ تمہارا ایک برادر مومن جنون میں زمین پر گردش کرتا رہتا ہے صرف تمہاری مدد کے لیے وہ تمہاری آواز سن کر تمہاری مدد کرے گا۔

(۱۲۱) اگر کہیں شیر کا خطرہ ہو تو اپنے اور اپنے چوپائے کے گرد ایک دائرہ بناؤ اور کہو کہ اے پروردگار نہال و دا چاہ شیر اور ہر شیر درندہ کے پروردگار میری اور میرے جانور کی حفاظت فرما۔

(۱۲۲) بچھو کا خوف ہو تو سورۂ والصافات کی اس آیت کو پڑھو: سلام علی نوح فی العالمین انا کذلک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المومنین۔

(۱۲۳) ڈوبنے کا خوف ہو تو کہے: بسم اللہ مجریہا و مرسہا ان ربی لغفور رحیم بسم اللہ الملک القوی و ما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموات یا مطوت بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون

(۱۲۴) ساتویں دن اپنے بچوں کا عقیقہ کرو اور ان کے بال اتروا کر اتنے ہی وزن کی چاندی کسی ایک مسلمان کو بطور صدقہ دے دو۔

(۱۲۵) جب کسی سائل کو کچھ تو اس سے کہو کے تمہارے لیے دعا کرے۔ اس کی دعا قبول ہوگی۔

(۱۲۶) جس ہاتھ سے کوئی چیز سائل کو دو اس ہاتھ کو چوم لو کیونکہ سائل سے پہلے وہ چیز خداوند عالم کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ خدا توبہ کو قبول فرماتا ہے اور صدقہ کو لیتا ہے۔

(۱۲۷) راتوں کو صدقہ دیا کرو کیونکہ صدقہ غضب خدا کو دور کرتا ہے۔

(۱۲۸) اپنی گفتگو کو اپنا عمل سمجھو۔

(۱۲۹) زبان سے صرف نیک بات کہو۔

(۱۳۰) خدا کی دی ہوئی نعمت سے دوسروں کو محروم نہ کرو۔ بخشش کرنے والا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔ جس کو یقین ہوتا ہے کہ خداوند عالم بخشش کا عوض دے گا وہ سخاوت کرتا ہے جس کو یقین نہیں ہوتا وہ بخل کرتا ہے۔

(۱۳۱) جھوٹی گواہی نہ دو۔

(۱۳۲) جس دسترخوان یا میز پر شراب پی جائے اس پر نہ بیٹھو کیونکہ نہیں معلوم کب موت آجائے گی۔

(۱۳۳) دسترخوان پر غلاموں کی طرح بیٹھا کرو۔ پاؤں پر پاؤں رکھ کر یا چار زانو ہو کر نہ بیٹھو۔ اس لیے کہ اس طریقے کو خداوند عالم نے ناپسند فرمایا ہے۔

(۱۳۴) حضرات انبیاء علیہم السلام شب کا کھانا نماز عشاء کے بعد نوش فرمایا کرتے تھے۔ رات کو فاقہ نہ کیا کرو کیونکہ اس سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔

(۱۳۵) بخار موت کا مقدمہ ہے اور قید خانہ الٰہی بخار کے مریض کے گناہ گر جاتے ہیں۔

(۱۳۶) ہر درد علاوہ بخار اور زخموں کے جسم کی اندرونی خرابیوں سے ہوتا ہے۔

(۱۳۷) بخار کی تیزی کا ٹھنڈے پانی یا بنفشہ سے علاج کرو کیونکہ بخار گرمی جہنم سے آتا ہے۔

(۱۳۸) جب تک مرض کا غلبہ نہ ہو جائے علاج نہ کرو (کیونکہ معمولی امراض کو طبیعت خود ہی دفع کر دیتی ہے)۔

(۱۳۹) دعاؤں سے ناگہانی موت نہیں آتی۔

(۱۴۰) طہارت کے بعد وضو کرنے سے دس نیکیاں نامۂ عمل میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱۴۱) سستی اور کاہلی نہ کیا کرو کیونکہ سست آدمی اللہ کی عبادت نہیں کرسکتا۔

(۱۴۲) ہوا نکل جانے کے بعد ریح نکلے تو پھر وضو کرو۔

(۱۴۳) صاف ستھرے رہا کرو خداوند عالم گندے آدمی کو دشمن رکھتا ہے، جس کے پاس بیٹھنے والے نفرت کریں۔

(۱۴۴) نماز میں فعل عبث نہ کرو۔ ڈاڑھی سے نہ کھیلو۔

(۱۴۵) عمل خیر میں جلدی کرو۔

(۱۴۶) مومن کو چاہیے کہ خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو آرام دے۔

(۱۴۷) تمہاری گفتگو ذکر الٰہی ہو۔ یعنی خلاف شرع نہ ہو۔ (مترجم)

(۱۴۸) گناہ سے باز رہو۔ گناہگار کی روزی کم ہو جاتی ہے۔

(۱۴۹) اپنے بیماروں کا صدقہ نکالو کہ ان کو شفا ہو اور زکوٰۃ ادا کرو کہ اپنے مال کو پاکیزہ کرو اور حفاظت کرو۔

(۱۵۰) نماز تقرب باری عزاسمہ کا ذریعہ ہے۔

(۱۵۱) حج کمزوروں کا جہاد ہے۔

(۱۵۲) عورت کا حج یہ ہے کہ شوہر کو خوش رکھے۔

(۱۵۳) مفلسی موت اکبر ہے۔

(۱۵۴) عیال کی کمی ایک آسائش ہے۔

(۱۵۵) غم واندوہ بڑھاپے کی وجہ ہے۔

(۱۵۶) فضول خرچی سے باز رہنا اور درمیانی رفتار سے چلنے سے مفلسی نہیں ہوتی۔

(۱۵۷) مشورہ کے بعد کام کرنے والا ہلاکت میں نہیں پڑتا۔

(۱۵۸) شریف اور دیندار پر احسان کرنا بہتر ہے۔

(۱۵۹) ہر چیز کا ایک پھل ہوتا ہے اور احسان کا ثمر جلد احسان کرنا ہے۔

(۱۶۰) جس کو یقین ہے کہ خدا عوض دے گا وہ سخاوت کرتا ہے۔

(۱۶۱) مصیبت میں جو شخص زانو پیٹتا ہے اس کو ثواب نہیں ہوتا۔

(۱۶۲) آدمی کا بہترین کردار خداوند عالم کی طرف سے کشائش کا انتظار ہے۔

(۱۶۳) والدین کو رنجیدہ کرنے والی اولاد عاق ہے۔

(۱۶۴) وسعت رزق کے لیے صدقہ دیا کرو۔

(۱۶۵) بلاؤں کے حملے کے وقت دعاؤں کو سپر بنالو۔ قسم ہے خالق عالم کی کہ مومن کی طرف سیلاب سے زیادہ تیزی کے ساتھ بلائیں آتی ہیں۔

(۱۶۶) خدا سے عافیت طلب کرو کیونکہ مصیبت میں آدمی کا دین برباد ہوجاتا ہے۔

(۱۶۷) دوسروں کو دیکھ کر نصیحت قبول کرنے والا خوش نصیب ہے۔

(۱۶۸) خوش اخلاق بنو اور عابد شب زندہ دار و روزہ دار صائم الدہر کا اجر حاصل کرو۔

(۱۶۹) جو شرابخور جانتا ہے کہ یہ فعل حرام ہے مگر پیتا ہے خداوند عالم اس کو پہلے دوزخیوں کا خود در بم و مواد پلائے گا پھر چاہے اس کو بخش دے۔

(۱۷۰) گناہ کرنے کے لیے نذر اور عزیزوں سے قطع تعلق کرنے کی قسم کھانا صحیح نہیں ہے۔

(۱۷۱) نیکی اور عمل صالح کا حکم دینے والا جو خود اس کار خیر کی توفیق نہیں رکھتا مثل اس کے ہے جو تیر بغیر زہ کے چلاتا

ہے۔

(۱۷۲) ہر مسلمان عورت کو چاہیے کہ اپنے شوہر کی خوشی کے لیے عطر استعمال کرے۔

(۱۷۳) جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہے۔

(۱۷۴) دھوکہ کھانے والا نہ کسی اجر کا مستحق ہے نہ تعریف کا۔

(۱۷۵) فرزند کی قسم بغیر اجازت پدر اور زوجہ کی قسم بغیر اجازت شوہر صحیح نہیں ہے۔

(۱۷۶) دن بھر خاموش نہ رہو (اگر باتیں نہیں کرنا ہیں تو) ذکر خدا کرو۔

(۱۷۷) ہجرت کے بعد بادیہ نشینی اور فتح کلمہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔

(۱۷۸) تجارت کرو تا کہ کسی کے محتاج نہ ہو۔ خداوند عالم دستار پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۷۹) خدا کے نزدیک نماز سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں۔ دنیاوی کام تم کو نماز سے نہ روکیں۔

(۱۸۰) ہوشیار رہو تمہارے دشمن عمل خیر میں ریاکاری کرتے ہیں۔ ان کو عمل خالص کی توفیق خدا نہ دے، وہ صرف عمل خالص کو قبول فرماتا ہے۔

(۱۸۱) نیکی پرانی نہیں ہوتی۔ گناہ بھولتا نہیں۔ خداوند عالم پرہیزگاروں اور احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۱۸۲) مومن اپنے برادر ایمانی کو دھوکا نہیں دیتا۔ اس سے خیانت نہیں کرتا۔ اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اس کا برا نہیں چاہتا۔ اس سے بیزار نہیں ہوتا۔

(۱۸۳) غیر شادی شدہ مومن کے لیے لڑکی تلاش کر کے نکاح کر دو ورنہ کوئی پرہیزگار ہو اس کے ساتھ شادی کروادو۔

(۱۸۴) اس سلطنت کے تباہ کرنے سے جس کی تباہی کا وقت نہیں آیا پہاڑ کاٹنا آسان ہے۔ خدا سے مدد چاہو اور صبر کرو۔ خداوند عالم جس کو چاہتا ہے زمین کی حکومت سے سرفراز فرماتا ہے۔ لیکن انجام نیک صرف پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

(۱۸۵) وقت سے پہلے کسی کام میں جلدی نہ کرو کہ پشیمانی حاصل ہو اور مدت کو طولانی نہ سمجھو کہ تمہارا دل سخت ہو جائے۔

(۱۸۶) اپنے کمزور بھائیوں پر رحم کرو۔ تم پر خداوند عالم رحم فرمائے گا۔

(۱۸۷) مسلمان کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔

(۱۸۸) نماز میں مجوسیوں کی طرح ہاتھ نہ باندھا کرو۔

(۱۸۹) دستر خوان پر غلاموں کی طرح بیٹھو اور کھڑے ہوکر کھانا نہ کھاؤ۔

(۱۹۰) نماز کی حالت میں اگر کوئی موذی جانور آجائے تو اس کو زمین میں دفن کر کے اس پر تھوک دو یا کپڑے میں لپیٹ دو جب تک نماز سے فارغ ہو۔

(۱۹۱) قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لینا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔

(۱۹۲) جو شخص طلوع آفتاب سے پہلے گیارہ مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد و انا انزلناہ و آیۃ الکرسی پڑھے اس کا مال ہمیشہ محفوظ رہے گا اور ابلیس لعین اس کو بہکا نہ سکے گا۔

(۱۹۳) لوگوں پر غلبہ حاصل کرنا اور بے دینی سے خدا کی پناہ مانگو جس نے ہم سے مخالفت کی وہ ہلاک ہوا۔

(۱۹۴) ارشاد باری عزاسمہ کہ اپنے لباس کو پاکیزہ رکھو کا مطلب یہ ہے کہ نیچے پاجامے نہ پہنو جو آسانی سے نجس ہو جائیں۔

(۱۹۵) ایک انگلی سے شہد کھانا ہر درد سے شفا ہے اور کندر چبانے، قرآن پڑھنے سے بلغم پانی ہو جاتا ہے۔

(۱۹۶) کھانا شروع کرنے سے پہلے نمک چکھ لیا کرو۔ اگر معلوم ہو جائے کہ نمک میں کیا فوائد ہیں تو تریاق نمک کو مقدم رکھیں اور اسی سے علاج کریں۔ کھانے سے پہلے نمک کھانے سے ستر قسم کی بیماریاں دور ہوتی اور آدمی ان تکلیفوں سے محفوظ رہتا ہے جن کو بجز خدا کوئی نہیں جانتا۔

(۱۹۷) گرمیوں میں بخار کے مریض کے سر پر پانی ڈالو کہ اس سے گرمی کم ہو جاتی ہے۔

(۱۹۸) ہر مہینہ میں تین دن رکھو یہ روزے۔ عمر بھر روزہ رکھنے کا ثواب رکھتے ہیں۔ میں دو پنجشنبہ جن کے درمیان ایک چہارشنبہ (یعنی بدھ) ہے روزہ رکھا کرتا ہوں۔ خداوند عالم نے چہارشنبہ ہی کو جہنم پیدا فرمایا ہے۔

(۱۹۹) اگر کوئی کام ہو تو پنجشنبہ کے دن سے اس کے لیے کوشش کرو۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہے کہ بارالہا پنجشنبہ کا دن میری امت کے لیے بابرکت قرار دے اور جب کام کے لیے نکلے تو آخر سورۂ آل عمران: ان فی خلق السموات والارض سے واللہ عندہ حسن الصواب اور آیۃ الکرسی اور انا انزلناہ اور حمد پڑھے۔ خداوند عالم اس کے دین و دنیا کی حاجتیں پوری فرمائے گا۔

(۲۰۰) موٹے کپڑے پہنو نازک کپڑے پہننے والے کا دین ضعیف ہے۔ ایسے کپڑے پہن کر جس سے بدن ظاہر ہو نماز نہ پڑھو۔

(۲۰۱) بارگاہ الٰہی میں توبہ کرو کے اس کی محبت کے دائرے میں داخل ہو کیونکہ خداوند عالم توبہ کرنے والے اور پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

(۲۰۲) جب کوئی اپنے برادر مومن سے اُف کہتا ہے تو ان دونوں میں جدائی ہوجاتی ہے۔ اگر کوئی کفر کی نسبت دے تو دونوں میں سے ایک کافر ہوجاتا ہے اور اگر تہمت لگائے تو اس کے دل سے ایمان نمک کی طرح پانی ہوجاتا ہے۔

(۲۰۳) توبہ کا دروازہ ہر شخص کے لیے کھلا ہے۔ خدا سے توبۂ النصوح کرو ممکن ہے کہ تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں۔

(۲۰۴) عہد کر کے پورا کرو۔ کوئی نعمت زائل نہیں ہوتی۔ جب تک کوئی گناہ نہ ہو۔ خداوند عالم اپنے بندوں پر ستم نہیں کرتا۔ اگر دعا میں جلدی کرے تو بلا نہیں آتی۔ بلا آنے کے بعد بھی اگر صدق دل سے گریہ وزاری کرو اور اپنے گناہ پر نادم ہو۔ اسراف نہ کرو تو بلائیں رد ہوجاتی ہیں۔ اور نعمت پلٹ آتی ہے۔

(۲۰۵) ہر سختی کے دفع ہونے کے لیے خدا ہی سے دعا کرو۔ ہر کام اس کے لیے سہل ہے۔

(۲۰۶) تین باتوں میں سے ہر شخص میں ایک نہ ایک ضرور ہوتی ہے۔ تکبر، بدفالی، آرزوئے بیجا۔ تکبر کو دور کرنے کے لیے غلاموں اور خدمت گاروں کے ساتھ کھانا کھاؤ۔ اپنی بکری کا دودھ خود نکالو۔ فال بد کا وسوسہ ہے تو اس پر یقین نہ رکھو۔ خدا کا نام لے کر کام شروع کردو۔ سچی خواہش میں خدا سے مدد مانگو۔ نفس امارہ کے کہنے میں نہ آؤ۔

(۲۰۷) ایسی باتیں کرو جس کو لوگ مان جائیں۔ ہمارا امر (یعنی امر معرفت) دشوار ہے۔ فرشتہ مقرب یا پیغمبر مرسل یا وہ جس کے دل کا خداوند عالم نے امتحان کرلیا ہو وہی سمجھ سکتا ہے۔

(۲۰۸) جب شیطان کسی کے دل میں وسوسہ پیدا کرے تو خدا سے پناہ مانگو اور کہو کہ میں خدا اور رسول پر سچے دل سے ایمان رکھتا ہوں۔

(۲۰۹) نیا کپڑا پہن کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور خدا کا شکر کرو کہ اس نے تم کو اس لباس سے زینت دی اور برہنگی سے محفوظ رکھا اور بار بار کہو ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کہ اس لباس میں خدا کا کوئی نہ کرے۔ اس لباس کے ہر تار کے مقابل میں ایک قلب خداوند عالم کی تسبیح وتقدیس کرتا ہے اور گناہوں کی بخشش کی دعا کرتا ہے۔

(۲۱۰) کسی کی طرف سے بدگمانی نہ کرو بدگمانی کرنے کو خداوند عالم نے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۱) میں اور میرے دونوں فرزند (حسن وحسین علیہم السلام) حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حوض (کوثر) پر اپنے خاندان کو لیے ہوئے ہوں گے جو مجھ کو چاہتا ہے وہ میرے گفتار وکردار کی پیروی کرے۔ ہر فرد نجیب کی اور ہمارے دوست شفاعت کریں گے۔ لوگ ہماری زیارت کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کریں گے۔ ہم اپنے دشمنوں کو دور ہٹا دیں گے اور اپنے دوستوں کو سیراب کریں گے۔ جو ایک بار اس حوض سے سیراب ہوگا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اس حوض میں جنت کے دو چشمے جاری ہوں گے۔ تسنیم اور معین کے جس کے کنارے خاک زعفران اور ریگ در ویاقوت ہوگی۔

(۲۱۲) تمام معاملات خدا ہی کی قدرت و اختیار میں ہیں۔ بندوں کا دخل نہیں ہے۔ اگر بندوں کا دخل ہوتا تو ہرگز ہماری جگہ پر دوسرے نہ ہوتے۔تم (یعنی دوستان امیرالمومنین علیہ السلام) کو چاہیے کہ شکر خدا کریں وہ جس کو چاہے اپنی رحمت سے مخصوص کرتا ہے تم کو اس نے پاکیزہ نسل میں پیدا کیا۔

(۲۱۳) قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی اور لذت خواب سے محروم مگر وہ آنکھ جس کو خدا نے اپنی بزرگی کے ساتھ مخصوص اور دنیا میں مصیبت حضرت سیدالشہد اامام حسین علیہ السلام پر روئی ہوگی۔

(۲۱۴) ہمارے شیعوں اور دوستوں کی مثال شہد کی مکھی کی ہے اگر لوگ یہ سمجھ لیں کہ ان کا عقیدہ ہمارے متعلق کیا ہے تو ان کو ہلاک کر دیں۔

(۲۱۵) کہانا کھانے اور رفع حاجت میں جلدی نہ کرو۔

(۲۱۶) جب سو کر اٹھو تو کہو: لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الحی القیوم وھو علیٰ کل شئ قدیر سبحان اللہ رب النبیین والہ المرسلین وسبحان رب السموات السبع و ما فیھن ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین۔

(۲۱۷) جب سونے کے بعد اٹھ کر بیٹھو تو کہو۔ کھڑے ہونے سے پہلے حسبی اللہ حسبی الرب من العباد حسبی اللہ الذی منذ کنت حسبی اللہ ونعم الوکیل۔

(۲۱۸) جب رات کو آنکھ کھل جائے تو آسمان کی طرف نگاہ کر کے سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں پڑھے۔ان فی خلق السموات سے انک لاتخلف المیعاد تک۔

(۲۱۹) آب زمزم سے نہاؤ بیماریاں دور ہو جائیں گی اور اس کنویں کا پانی پیو کیونکہ حجر اسود کے نیچے جنت کی چار نہریں جاری ہیں: فرات، نیل، جیحون، سیحون۔

(۲۲۰) سلطان جور کے ساتھ جس کے متعلق یہ اطمینان ہو کہ وہ مال غنیمت کو خدائی قانون کے مطابق عمل کرے گا جہاد نہیں کرنا چاہیے۔ جو شخص اس حال میں مرجائے گا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے وہ ہمارے دشمنوں کا مددگار رہے۔ اس کے ہاتھ ہمارے خون میں آلودہ ہیں۔

(۲۲۱) ہمارے خاندان یعنی اہلبیت رسول کی یاد ہر مرض سے شفا اور وسوسوں سے نجات کا سبب ہے۔ ہمارے دوستی میں رضائے خدا ہے۔

(۲۲۲) ہمارے دستورات و قواعد پر عمل کرنے والا پیش گاہ قدس میں ہمارے ساتھ ہوگا۔ جو ہماری حکومت و سلطنت کا انتظار کرے گا وہ گویا خدا کی راہ میں شہید ہوا۔

(۲۲۳) ہم سے جنگ کرنے والا یا ہماری فریاد کو سن کر مدد نہ کرنے والا منہ کے بل جہنم میں جائے گا۔

(۲۲۴) ہم اپنے مظلوم دوستوں کی مدد کے لیے موجود ہیں۔ ہم دروازہ سلامتی ہیں جو اس سے آئے گا بے خطر رہے گا اور جو مخالفت کرے گا ہلاک ہوگا۔

(۲۲۵) خدا نے ہم سے آغاز (خلقت) فرمایا اور ہم ہی پر اختتام ہوگا۔ ہمارے (تمسک سے) اور سبب سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور نوشتہ (تقدیر) لکھا جاتا یا (نیکیاں) لکھی جاتی ہیں۔ زمانہ کی سختیاں ہمارے توسل سے آسان ہوتی ہیں۔ ہماری برکت سے پانی برستا ہے۔ ہوشیار رہو اور فریب میں نہ آؤ۔

(۲۲۶) جب ہماری نسل سے قائم آل محمد عجل اللہ ظہورہ کا زمانہ حکومت ہوگا تو خدا کی رحمتوں کی بارش ہوگی۔ زمین سبزہ زار ہو جائے گی لوگوں کے دل کینے سے پاک ہو جائیں گے۔ درندے کسی کو اذیت نہ دیں گے۔ اگر ایک عورت عراق سے شام تک سفر کرے تو سبزے ہی سبزے پر پورا سفر تمام ہو جائے گا۔ کوئی اس کے مال و زر کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھے گا۔

(۲۲۷) اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ تم اپنے دشمن کے مقابل میں کتنے قوی ہو اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرنے کا تم کو کیا اجر ملے گا تو تمہاری آنکھیں روشن ہو جائیں۔

(۲۲۸) میرے جور ملحد اور دشمنان دین تم کو اتنی تکلیفیں دیں گے کہ زندگی سے بیزار ہو جاؤ۔ حق خدا کو سبک سمجھنے والوں سے ڈرتے رہو وہ تمہاری جان کے دشمن ہیں۔ تم گروہ گروہ متفرق نہ ہو اور سب کے سب مضبوطی سے حق پر قائم رہو۔ صبر کرو۔ نماز پڑھو اور تقیہ اختیار کرو۔

(۲۲۹) یہ سمجھ لو کہ خداوند تلون مزاجی کا دشمن ہے۔

(۲۳۰) حق اور اہل حق سے محبت رکھو جو کسی کو ہم پر مقدم رکھے گا ہلاک ہوگا۔ دنیا بھی حاصل نہ ہوگی اور مر جائے گا۔

(۲۳۱) گھر میں آؤ تو گھر والوں کو سلام کرو اور اگر کوئی نہ ہو تو کہو: السلام علینا من ربنا۔

(۲۳۲) گھر میں آتے وقت قل ہو اللہ پڑھا کرو مفلس نہ ہو گے۔

(۲۳۳) اپنے بچوں کو نماز سکھاؤ اور جب آٹھ برس کے بعد نماز نہ پڑھیں تو ان سے باز پرس کرو۔

(۲۳۴) کتوں کے قریب نہ جایا کرو خشک کتا چھوؤ۔ تمہارے کپڑوں سے چھو جائے تو پانی سے دھو ڈالو اور تر ہو تو ہاتھ اور کپڑوں کو پاک کرو۔

(۲۳۵) اگر ہماری حدیثیں تمہاری سمجھ میں نہ آئیں تو ہم سے سوال کرو اور توقف کرو اور تسلیم کرو جب تک معلوم نہ ہو جائیں۔

(۲۳۶) نہ کاموں میں جلدی کرو نہ کسی سے اپنا راز کہو۔

(۲۳۷) ہمارے متعلق غُلو کرنے اور حد سے پڑھنے والے صحیح حدوں میں آجائیں اور ہمارے مرتبے سے ہم کو کم سمجھنے والے ہمارے مراتب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

(۲۳۸) ہم سے بحث کرنے والا منزل مقصود تک پہنچتا ہے اور گمراہ ہلاک ہوجاتا ہے۔

(۲۳۹) ہمارے دوستوں کے لیے رحمت الٰہی اور ہمارے دشمنوں کے لیے غضب خدا ہے۔

(۲۴۰) ہماری رفتار درمیانی اور ہمارا مسلک درست ہے۔

(۲۴۱) پانچ نمازوں میں شک ہو تو باطل ہیں: نماز وتر، نماز جمعہ۔ ہر نماز واجبی کی پہلی دو رکعتوں میں۔ نماز صبح و مغرب۔

(۲۴۲) کوئی شخص بغیر طہارت کے تلاوت قرآن نہ کرے۔

(۲۴۳) نماز ذکر رکوع و سجود و باقاعدہ پڑھو۔

(۲۴۴) ایسے پیراہن میں نماز نہ پڑھو۔ جس میں دونوں طرف سے پردہ نہ ہو سکے۔ یہ قوم لوط کا طریقہ ہے۔

(۲۴۵) ایسی چادر میں جس کے دونوں سرے گلے میں باندھے جاسکیں نماز صحیح ہے۔

(۲۴۶) ایسی جانماز یا فرش پر نماز نہ پڑھو جس پر کوئی صورت بنی ہو ہاں اگر صورت پر پاؤں رکھ کر کھڑے ہو تو مضائقہ نہیں ہے۔

(۲۴۷) گندم وجو کے انبار یا روٹی پر نماز نہ پڑھو بلکہ کسی غلے پر نماز نہ پڑھو۔

(۲۴۸) خدا کا نام لے کر وضو کرو۔

(۲۴۹) ہاتھ دھونے سے پہلے دعا پڑھو: بسم اللہ و باللہ اللھم اجعلنی من التوابین و من المتطہرین اور جب وضو کر چکو تو کہو: اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھدان محمد عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲۵۰) بامعرفت نماز پڑھنے والا بخش دیا جاتا ہے۔

(۲۵۱) واجبی نماز کے وقت نافلہ نماز نہ پڑھو اگر نافلہ نماز وقت پر نہیں پڑھی ہے۔ واجبی نماز کے بعد قضا کے نیت سے پڑھو۔

(۲۵۲) واجبی نماز کے وقت پر پہلے واجبی نماز پڑھو پھر نافلہ۔

(۲۵۳) مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے اور حج میں ایک درہم صرف کرنا ہزار درہموں کے برابر ہے۔

(۲۵۴) نماز نہایت خضوع وخشوع کے ساتھ پڑھو جس کے دل خوف الٰہی ہوگا اس کے ہر عضو سے اثر ظاہر ہوگا۔

(۲۵۵) نماز جمعہ کا قنوت پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے ہے۔ نماز جمعہ پہلی رکعت میں حمد اور سورۂ جمعہ اور دوسری میں حمد کے بعد سورہ منافقون پڑھو۔

(۲۵۶) دونوں رکعتوں میں سجدے کے بعد اتنا بیٹھو کہ تمہارے اعضا کو سکون ملے۔ اس کے بعد اٹھو ہمارا دستور یہی ہے۔

(۲۵۷) نماز سے فارغ ہو کر اپنا ہاتھ سینے پر پھیرو اور نماز میں بالکل سیدھے کھڑے ہو بعد نماز ہاتھ اٹھا کر دعا کرو۔ کسی نے عرض کی یا حضرت خداوند عالم تو ہر طرف اور ہر جگہ ہے اوپر ہاتھ اٹھانے کی ضرورت کیا ہے۔ فرمایا یہ صحیح ہے کہ وہ ہر جگہ ہے مگر تم نے قرآن میں یہ نہیں پڑھا ہے کہ وفی السماء رزقکم و ماتوعدون اور یہ بھی خدا کا حکم ہے کہ روزی کو تلاش کرو جہاں اس کی جگہ ہے اور اس کی جگہ اور ہر شے کے ملنے کی جگہ امتحان ہے۔

(۲۵۸) نماز کے بعد خدا سے بہشت کا سوال کرو۔ دوزخ سے پناہ مانگو۔ حوران جنت کو طلب کرو۔

(۲۵۹) اس طرح نماز پڑھو جیسے تم اپنے نزدیک آخری نماز پڑھ رہے ہو۔

(۲۶۰) تبسم کرنے اور مسکرانے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ ہاں آواز کے ساتھ بولنے سے بیشک نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(۲۶۱) دل و زبان سے ہم کو دوست رکھنے اور ہاتھ سے مدد کرنے والا جنت میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

(۲۶۲) جو شخص دل و زبان سے ہمارا دوست ہے۔ لیکن ہماری رفاقت میں جہاد نہیں کر سکا۔ وہ ایسے شخص سے ایک درجہ کم ہے جس نے ہماری مدد بھی کی اور جہاد کر کے دشمن کو ہم سے دفع کیا۔

(۲۶۳) جو شخص صرف دل سے تم کو دوست رکھتا ہے لیکن اپنے ہاتھ اور زبان سے مدد نہیں کرتا وہ دو درجہ کم ہوگا اور جنت میں تین درجہ میں ہوگا۔

(۲۶۴) اسی طرح جو ہمارے ساتھ جس قدر دشمنی کرے گا اسی قدر اس پر عذاب الٰہی ہوگا۔

(۲۶۵) جو شخص دل سے ہم کو دشمن رکھتا ہے خواہ زبان اور اپنے ہاتھ سے نقصان نہہین پہنچا تا وہ بھی دوزخ میں جائے گا۔

(۲۶۶) جو شخص دل سے ہم کو دشمن رکھتا ہے اور زبان سے بھی نقصان پہنچاتا ہے وہ جہنم میں ہے۔

(۲۶۷) بہشت والے ہماری اور ہمارے دوستوں کی منزل وک اس طرح دیکھیں گے جیسے اہل زمین ستاروں کو دیکھتے ہیں۔

(۲۶۸) ایسے سورے جن کی ابتدا سبح یا یسبح سے ہوتی ہے جب ان کو ختم کر چکو تو کہو: سبحان ابی الاعلی۔

(۲۶۹) اور جب آیہ ان الله و ملائکته یصلون علی النبی ختم کروتو درود پڑھو۔ خواہ نماز ہی پڑھ رہے ہو۔

(۲۷۰) آنکھ آدمی کے ہر عضو سے کم خدا کا شکر کرتی ہے کہیں تم کو یاد الٰہی سے غافل نہ کردے۔

(۲۷۱) جب سورۂ والتین کو ختم کرو تو کہو کہ نحن علی ذالك من الشاهدین اور قرآن میں قولوا آمنا کی تلاوت کرو تو اس کے بعد کہو: انہا بالله و اشهد بانا مسلمون (آیت: ۵۳۔ آل عمران)

(۲۷۲) تشہد آخر نماز میں اشهد ان محمدا عبده و رسوله و ان الساعة آتیة لا ریب فیها و ان الله یبعث من فی القبور کہنے کے بعد اگر حدث سرزد ہو جائے تو بھی نماز درست ہے۔

(۲۷۳) پیادہ حج کرنے سے بہتر اور کوئی عبادت نہیں۔

(۲۷۴) خیر و نیکی اونٹوں کی سموں اور گردنوں سے چاہو کہ وہ آتے جاتے رہتے ہیں۔

(۲۷۵) چونکہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جو کشمش آپ کے لیے طائف سے آتی تھی اس کو آب زمزم میں ڈال دیں کیونکہ اس کا پانی شور تھا اس لیے اس کو شفایت سے خداوند عالم نے یاد فرمایا۔ لیکن جب نبیذ تر شدہ پرانے ہو گئے تو پینا ترک کر دیا اس لیے کہ نشہ آور ہو گیا تھا۔

(۲۷۶) اپنی رانوں سے کسی مجمع میں کپڑا نہ ہٹاؤ۔ شیطان کی نظر پڑتی ہے تو وہ بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔

(۲۷۷) بدبودار چیز کھا کر منہ سے بو آتی ہو تو مسجد میں نہ جاؤ۔

(۲۷۸) مرد کو چاہیے کہ واجبی وجدہ میں پچھلا حصہ جسم کا بلند رکھے۔

(۲۷۹) غسل کرنے سے پہلے دونوں ہاتھ کہنیوں سے دھولیا کرو۔

(۲۸۰) حمد و سورہ و تسبیح و تکبیر نماز میں اس طرح پڑھو کہ کم از کم خود تم کو سنائی دے۔

(۲۸۱) نماز پڑھ کر داہنی طرف متوجہ ہوا کرو۔

(۲۸۲) آخرت کے لیے دنیا سے زادِ سفر لے جاؤ اور خوف الٰہی سب سے بہتر توشہ ہے۔

(۲۸۳) بنی اسرائیل کے مسخ ہونے والوں میں دو گروہ گم ہو گئے۔ ایک دربار میں چلا گیا، دوسرا صحرا میں۔ لہٰذا جب تک تم کو جانور کے حلال ہونے کا یقین نہ ہو جائے کبھی اس کو نہ کھاؤ۔

(۲۸۴) جو تین روز تک بیمار ہونے کے بعد کسی سے اپنی بیماری کو بیان نہ کرے۔ خدا ہی کو پکارتا رہے۔ خداوند عالم سے امید ہے کہ اس کو صحیح و سالم کر دے۔

(۲۸۵) جس کو کھانے اور نکاح کرنے کی فکر رہا کرتی ہے وہ خدا سے بہت دور ہوتا ہے۔

(۲۸۶) ایسا سفر جس میں نماز قضا ہو جائے اور دینی فرائض پورے نہ ہو کبھی نہ کرو۔

(۲۸۷) خداوند عالم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جنت، حورعین اور جہنم کو ان لوگوں کی دعاؤں کے سننے کی طاقت دی ہے جو درود پڑھتے ہیں۔ جنت و حوران جنت کو خدا سے طلب کرتے ہیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں اور آمین کہتے ہیں۔ صلواۃ کی برکت سے ہر دعا مقبول ہوتی ہے۔

(۲۸۸) گانا جنت سے محرومی پر شیطان کی گریہ وزاری ہے۔

(۲۸۹) سوتے وقت اپنا داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر کہو:

بسم الله و ضعف جسمی الله علی ملة ابراهیم و دین محمد و ولایة من افترض الله طاعته ماشاء الله کان ولم یشا لم یکن۔

خداوند عالم تم کو بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور فرشتے تمہارے لیے استغفار کریں گے۔

(۲۹۰) سورۂ قل ہو اللہ احد کی تلاوت کر کے سونے والے کی پچاس ہزار فرشتے شب بھر حفاظت کرتے ہیں۔

(۲۹۱) سونے سے پہلے کہو:

اعیذ نفسی و دینی و اهله و مالی و ولدی و خواتیم عملی و ما رزقنی ربی و خولنی بعزة الله و عظمة الله و جبروت الله و سلطان الله و رحمة الله و رافة الله و غفران الله و قوة الله و قدرة الله و جلال الله و سلطان الله و بضع الله و ارکان الله و یجمع الله و برسول الله و بقدرة الله علی ما یشاء من شر الساعة والهامة و من شر الجن والانس و من شر ما یدب فی الارض وما یخرج منها و من شر کل دابة انت اخذ بناصیتها ان ربی علی صراط مستقیم و هو علی کل شیء قدیر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

اس لیے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین علیہم السلام کو اس طرح خداوند عالم کے حوالے کیا تھا اور ہم کو بھی یہ قاعدہ بتایا ہے۔

(۲۹۲) ہم لوگ خزانہ دار دین الٰہی ہم کلیہ دانش ہیں۔ ہم میں سے ایک کے بعد دوسرا آتا رہتا ہے ہمارا پیرو گمراہ نہ ہوگا۔ ہمارا منکر ہدایت نہ پائے گا۔ ہمارے دشمنوں کا مددگار ہلاک ہوگا۔ جو ہماری نصرت نہ کرے گا اس کی مدد بھی نہ کی جائے گی۔ دنیا کی چند روزہ دولت کے لیے ہماری مخالفت نہ کرو جو شخص آخرت کے بدلے دنیا کو قبول کرے گا اس کو قیامت میں حسرت ہوگی۔ اسی مطلب کو خداوند عالم نے سورۂ زمر میں بیان فرمایا ہے۔

یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب الله و ان کنت لمن الساحرین۔

(۲۹۳) کھانا کھلانے کے بعد اپنے بچوں کے ہاتھ اور منہ دھلا دیا کرو گندے بچوں کو شیطان ڈراتا ہے اور گندگی

سے نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۲۹۴) نامحرم عورت پر پہلی نگاہ (جو اتفاقی طور پر پڑ جائے) وہ معاف رکھی گئی ہے لیکن دوسری نگاہ جان کر نہ ڈالو۔

(۲۹۵) خدا کے نزدیک بت پرست اور دائم الخمر یعنی جو شخص کسی وقت شراب پینے میں تکلف نہ کرے برابر ہے۔

(۲۹۶) نشہ آور چیز پینے والے کی نماز چالیس دن تک مقبول نہیں ہوتی۔

(۲۹۷) کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات کہنا جس سے اس کی توہین ہو عذاب الٰہی کا سبب ہے ایسے شخص کو اس وقت تک دوزخ میں رکھا جائے گا جب تک وہ کوئی معقول عذر نہ بیان کرے۔

(۲۹۸) ایک لحاف میں دو آدمیوں کو برہنہ نہیں سونا چاہیے۔ اگر نہ مانیں تو ان کو سزا دی جائے۔

(۲۹۹) کدو کھانے سے دماغ کو فائدہ پہنچتا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند تھا۔

(۳۰۰) کھانے سے پہلے اور بعد ترنج یعنی مالٹا مسمی کھایا کرو اس لیے کہ یہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاعدہ تھا۔

(۳۰۱) امرود کھانے سے دل نورانی اور اندرونی دردوں کو تسکین ہوتی ہے۔

(۳۰۲) نماز پڑھنے والے کو بڑی حسرت سے شیطان دیکھتا ہے کہ یہ رحمت خدا میں گھرا ہے۔

(۳۰۳) بدعتیں امور دینی میں بری چیزیں ہیں جو امور مرضی خدا کے مطابق ہیں وہ بہترین ہیں۔

(۳۰۴) دنیا کے لیے آخرت سے منہ پھیرنا خطرناک ہے۔

(۳۰۵) پانی میں خوشبو (جیسے کیوڑا) ڈالا کرو۔

(۳۰۶) راضی برضائے الٰہی رہنے والا مطمئن رہتا ہے۔

(۳۰۷) زیان کار وہ ہے جس کی زندگی گناہوں میں بسر ہو۔

(۳۰۸) اگر نمازی کو معلوم ہو جائے کہ وہ کس طرح جلال کبریائی میں گھرا ہوا ہے تو سجدے سے سر نہ اٹھائے۔

(۳۰۹) عمل خیر میں جلدی کرو۔

(۳۱۰) جو کچھ تمہاری قسمت کا ہے تم کو مل کر رہے گا جو تکلیف مقدر میں ہے وہ ہو کر رہے گی۔

(۳۱۱) امر بمعروف کرو یعنی نیکیوں کی طرف توجہ دلاؤ۔ برائیوں سے روکو مصیبتوں میں صبر کرو۔

(۳۱۲) ہمارے مرتبے اور ہمارے حقوق کو پہچاننا مومن کا چراغ ہے۔

(۳۱۳) ہماری فضیلتوں سے ناواقف نابینا ہے اور باوجودیکہ راہ حق دکھانے کے سوا ہمارا کوئی گناہ نہیں، مگر لوگ ہم سے عداوت رکھتے ہیں۔

(۳۱۴) نشان ہدایت و پرچم حق ہمارے ہاتھ میں ہے جو اس کے سائے میں آ گیا وہ کامیاب ہوا۔ جو نہ آیا وہ ہلاک ہوا۔

(۳۱۵) میں یعسوب المومنین ہوں اور مومنون کا سردار و پیشوا مال یعسوب ظالمین ہے اوران کا رہنما۔

(۳۱۶) خدا کی قسم مجھ کو مومن ہی دوست رکھے گا اور منافق ہی دشمن سمجھے گا۔

(۳۱۷) برادران ایمانی سے مصافحہ کرتے رہو ان سے خوش ہو کر ملو تا کہ تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں۔

(۳۱۸) جب تمہارے ایمانی بھائی کو چھینک آئے تو کہو: **یرحکم اللہ** اور وہ جواب میں کہے: **یغفر اللہ منکم**۔

(۳۱۹) دشمن سے بھی مصافحہ کیا کرو اس سے بھی خوش ہو کر ملو تا کہ تمہارا سچا دوست ہو جائے۔

(۳۲۰) دشمن سے بدلہ اور عوض اس طرح لو کہ اس کے بارے میں خدا کی ہدایت پر عمل کرو حق سے نہ ہٹو۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ تم اپنے دشمن کو معصیت الٰہی میں مبتلا دیکھو۔

(۳۲۱) دنیا گردش میں ہے تمہاری باری آئے تو اس بہرہ اور فائدہ بآسانی حاصل کرو۔

(۳۲۲) مومن کشائش دنیا یا خیال مروت باسعادت میں بیدار ہوشیار رہتا ہے اور اپنے گناہوں کی سزا اور عقوبت سے خوفزدہ اور رحمت خدا کا امیدوار رہتا ہے۔

(۳۲۳) ہر مومن امید و بیم میں بسر کرتا ہے اپنے گزشتہ اعمال سے خوفزدہ رہتا ہے۔ وعدۂ الٰہی کو برحق جان کر اس کی جستجو میں رہتا ہے اور عذاب الٰہی کے خوف سے دل بے چین رہتا ہے۔

(۳۲۴) تم نے زمین کی آبادی ہے اور خداوند عالم دیکھنا چاہتا ہے کہ تم دنیا میں کیونکر بسر کرتے ہو۔

(۳۲۴) شاہراہ (ہدایت) پر چلو ایسا نہ ہو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور تمہارے عوض دوسرے بے راہ راست اختیار کریں۔

(۳۲۵) جس کی عقل کامل ہوتی ہے اس کے اعمال اچھے ہوتے ہیں اور وہ بابصیرت ہوتا ہے۔

(۳۲۶) بخشش باری اور مغفرت الٰہی کی طرف بڑھو اور اس جنت کو حاصل کرو جس کا عراق اور جس کی چوڑائی تمام آسمان و زمین کے برابر ہے اور پرہیزگاروں سے مخصوص ہے۔

(۳۲۷) گناہ کرتے دل میں خوف خدا نہیں ہوتا۔

(۳۲۸) پیشوائے برحق کے سوا جب کسی غیر سے ہدایت چاہے گا خداوند عالم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے گا۔

(۳۲۹) تمہارے مخالفین گمراہی میں پختہ ہیں اور کینہ میں زیادہ اور اپنے دنیاوی مقاصد کے لیے بہت خرچ کرنے

والے ہیں اور تم بھی دنیا ہی میں الجھ کر رہ گئے ہو۔ ظلم سہنے کے عادہ ہو گئے ہو۔ مال دنیا صرف کرنے میں بخل کرتے ہو۔ جس چیز میں تمہاری عزت و وقعت ہے اس کے لینے میں کمی کرتے ہو نہ خدا سے شرم کرتے ہو نہ انجام کار پر تمہاری نظر ہے۔

(۳۳۰) روزانہ نئے نئے مظالم سہتے ہو مگر خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے۔

(۳۳۱) تمہاری نظر اپنی تباہی پر نہیں ہے تمہارا دین کہنہ اور بوسیدہ ہوتا جاتا ہے اور تحصیل دنیا کی فکر میں ہو۔ ارشاد الٰہی ہے کہ ظالموں کو اپنا مددگار نہ بناؤ کہ جہنمی ہو جاؤ۔

(۳۳۲) (پیدا ہونے سے پہلے) اپنے بچوں کے نام رکھو اور ایسے نام جو لڑکی اور لڑکے دونوں کے ہو سکیں جیسے حشمت، نصرت وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ جو بچہ پورے دنوں کا نہ ہو سکے گا اور گر جائے گا وہ قیامت میں تم سے کہے گا کہ میرا نام کیوں نہیں رکھا۔

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیدا ہونے سے پہلے شاہزادہ محسن کا نام محسن رکھا تھا۔

(۳۳۳) پانی کھڑے کھڑے نہ پیو کہ مرض لا علاج پیدا ہو جائے۔

(۳۳۴) جانور پر سوار ہو تو خدا کا نام لے کر اور سورۂ زخرف کی ۱۴ ویں آیت پڑھ کر۔

(۳۳۵) سفر میں جانے والا کہے: اللھم انت الصاحب فی السفر والحامل علی الظہر والخلیفہ فی الاہل والحال والولد۔

(۳۳۶) منزل پر پہنچو تو کہو: اللھم وانزلنا منزلا مبارکا وانت خیر المنزلین

(۳۳۷) بازار جاتے وقت پہلے کہو:

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسول اللھم انی اعوذ بک من صفقہ خاسرۃ و یمین فاجرۃ و اعوذ بک من بوار الایم۔

(۳۳۸) جو کوئی ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے وقت مسجد میں انتظار کرے گو یا وہ زائر خدا ہے اور اس کا حق ہے کہ بزرگ رکھا جائے اور جو چاہے خداوند عالم اس کو دے۔

(۳۳۹) حج و عمرہ کو جانے والا مہمان خدا ہے خدا اپنے مہمان کو گرامی و باعزت رکھتا ہے اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔

(۳۴۰) جو کسی بچے کو شراب پلائے گا وہ عذاب جہنم میں گرفتار ہوگا۔

(۳۴۱) مومن کے لیے صدقہ آتش و عذاب جہنم کی سپر ہے اور کافر کے لیے اس کے مال کی حفاظت ہے اور رد بلا اس کا عوض اس کو دنیا ہی میں جلد سے جلد دیا جاتا ہے لیکن آخرت میں اس کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۳۴۲) زبان کی بدولت آدمی جہنم میں منہ کے بل جائے گا۔

(۳۴۳) زبان ہی کی وجہ سے (چہرے) نورانی ہوں گے اپنی زبان کو ذکر خدا کا عادی رکھو۔

(۳۴۴) سب سے بدتر ذریعہ معاش وہ ہے جس سے گمراہی پھیلے اور بہتر ذریعہ معاش وہ ہے جس سے نیکیوں کو رواج دیا جائے۔

(۳۴۵) روز قیامت مودت بنانے والوں سے سوال کیا جائے گا۔

(۳۴۶) رفع حاجت کے بعد کہو:

اماط الله ما بکرہ

(۳۴۷) جب حمام سے نکلو اور کوئی برادر مومن تم سے کہے:

طاب حمامك و حميمك تو کہو انعم الله بالمك۔

(۳۴۸) جب کوئی مومن تم کو اس طرح سلام کرے:

صباك الله بالسلام تو تم کہو انت حياك الله بالسلام و احلك دار المقام۔

(۳۴۹) راستے میں پاخانہ پیشاب نہ کرو۔

(۳۵۰) پہلے خداوند عالم کی حمد وثنا کرو پھر دعا۔

(۳۵۱) دعا کرنے والا ناجائز کام اور ناممکن باتوں کی دعا نہ کرے۔

(۳۵۲) جب کسی کو بیٹا پیدا ہونے کی مبارک باد دو تو کہو۔ خداوند عالم بیٹا مبارک کرے جوان ہو اور تم سے اچھا سلوک کرے۔

(۳۵۳) مومن حج کر کے واپس آئے تو اس کی پیشانی کو بوسہ دو۔ اس کے ہونٹ چومو کہ اس نے حجر اسود کو بوسہ دیا ہے۔ آنکھوں کو چومو کہ ان سے خانہ خدا کی زیارت کی ہے اور کہو کہ خداوند عالم تیرے حج کو قبول فرمائے اور جو خرچ کیا ہے اس کا عوض عنایت فرمائے اور پھر حج کرنا نصیب ہو۔

(۳۵۴) کمینے آدمیوں سے پرہیز کرو وہ خدا سے نہیں ڈرتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور پیغمبروں کے قاتل۔

(۳۵۵) خداوند عالم نے زمین کی طرف توجہ کی اور ہم (اہلبیت رسول) کو منتخب فرمایا اور ہمارے دوستوں اور شیعوں کو چنا جو ہماری مدد کرتے ہیں اور ہماری خوشی میں وہ بھی مسرور اور غم میں رنجیدہ ہوتے ہیں۔ ہم پر اپنی جانیں قربان کرتے ہیں وہ لوگ ہم سے ہیں اور ہم ہی سے ملیں گے۔

(۳۵۶) ہمارا دوست جب گناہ کرتا ہے تو مرنے سے پہلے کسی نہ کسی بلا میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ خواہ مال کا نقصان ہو یا اولاد کا یا جان کا تاکہ اس کے گناہ کا عوض ہو جائے اور وہ بے گناہ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو۔

(۳۵۷) ہمارا دوست اور شیعہ ہماری امامت کی تصدیق کر کے صدیق و شہید مرتا ہے۔ وہ رضائے خدا کے لیے ہمارے دوستوں سے محبت کرتا ہے اور ہمارے دشمنوں کا دشمن ہوتا ہے۔ خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہے سورۂ حدید آیت ۱۹ میں ارشاد الٰہی ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ او کتب ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم بہم اجرہم ونورہم

(۳۵۸) بنی اسرائیل کے بہتر فرقے ہو گئے تھے اور عن قریب اس امت کے تہتر فرقے ہوں گے، جن میں صرف ایک جنتی ہوگا اور بقیہ جہنمی۔

(۳۵۹) جو ہمارا رموز و اسرار کو ظاہر کرے گا وہ لوہے کی سختی کا مزہ چکھے گا۔

(۳۶۰) پیدا ہونے کے بعد ساتویں روز اپنے بچوں کا ختنہ کر دیا کرو گرمی سردی کا خیال عبث ہے۔

(۳۶۱) ختنہ کرنے سے بدن پاکیزہ ہوتا ہے۔

(۳۶۲) اس کے پیشاب کرنے سے زمین فریاد کرتی ہے جس کا ختنہ نہیں ہوتا۔

(۳۶۳) چار چیزوں کا نشہ ہوتا ہے: (۱) شراب (۲) دولت (۳) خواب نیند (۴) بادشاہت۔

(۳۶۴) اپنا داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر سویا کرو۔ نہیں معلوم سو کر زندہ اٹھو یا نہیں۔

(۳۶۵) ہر پندرہ دن کے بعد نورہ ضرور لگاؤ۔

(۳۶۶) مچھلی بہت کم کھاؤ کیونکہ بدن کا گوشت پانی ہو جاتا ہے بلغم زیادہ پیدا ہوتا ہے دل سخت ہو جاتا ہے۔

(۳۶۷) موت کے سوا ہر مرض کی دوا ہے۔

(۳۶۸) انار کو اس کی چربی کے ساتھ کھاؤ اس سے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔

(۳۶۹) انار کا ہر دانہ معدہ میں جانے کے بعد چالیس روز تک دل کو زندہ رکھتا ہے۔ شیطان کے وسوسے کم ہوتے ہیں ہر مرض سے امان ہے۔

(۳۷۰) سرکہ اچھی چیز ہے صفرا کو کم کرتا ہے۔

(۳۷۱) کاسنی کھایا کرو کیونکہ ہر صبح کو ایک قطرۂ آب جنت اس پر ضرور ٹپکتا ہے۔

(۳۷۲) بارش کا پانی پیا کرو جسم پاکیزہ ہوگا بیماریاں دور ہوں گی۔

(۳۷۳) اپنی زوجہ سے محبت کرنے میں جلدی نہ کرو کیونکہ عورتوں کی صحبت سے کچھ ضرورتیں ہوتی ہیں۔

(۳۷۵) کالا دانہ ہر درد اور ہر مرض کی دوا ہے۔

(۳۷۶) گائے کا گوشت نقصان دہ ہے۔

(۳۷۷) گائے کا دودھ دوا ہے۔

(۳۷۸) گائے کا گھی شفا ہے۔

(۳۷۹) حاملہ عورت کے لیے تازہ خرمے سے بہتر نہ کوئی غذا ہے نہ دوا۔

(۳۸۰) اپنے بچوں کے تالو خرمے سے اٹھاؤ۔

(۳۸۱) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسوں کے تالو خرمے سے اٹھائے تھے۔

(۳۸۲) اپنی زوجہ سے محبت کرنا ہو تو جلدی نہ کرو اور اس کو کچھ وقت دو کہ وہ آمادہ ہو جائے۔

(۳۸۳) عورتوں کو شوہر کے پاس آنے سے پہلے کچھ ضرورتیں ہوتی ہیں۔

(۳۸۴) کسی غیر عورت کی خواہش ہو تو اپنی ہی زوجہ سے صحبت کرو دونوں ایک ہی ہیں۔

(۳۸۵) نامحرم عورتوں کو دیکھ کر اپنے دل میں شیطان کو جگہ نہ دو۔ غیر عورتے کی طرف سے آنکھ بند کر لو۔

(۳۸۶) اگر کسی مجرد اور غیر شادی شدہ کو عورت کی خواہش ہو تو دو دو رکعت نماز پڑھ کر حمد خدا کرے محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھ کر دعا کرے۔ خداوند عالم اس کو بے نیاز کر دے گا۔

(۳۸۷) صحبت کرنے میں باتیں نہ کرو۔

(۳۸۸) جماع کرتے وقت بات کرنے سے بچہ گونگا پیدا ہوتا ہے۔

(۳۸۹) جماع کرتے میں عورت کے رحم کو نہ دیکھو کیونکہ ممکن ہے کہ بچہ اندھا پیدا ہو۔

(۳۹۰) حلال طریقے سے جماع کرو تو یہ دعا کرو:

اللهم انی استحللت فرجها بامرك و قبلتها یافانتك فان قضيت لی منها ولدا فاجعل ذكرا سويا ولا تجعل للشيطان فيه نصيبا ولا شريكا

(۳۹۱) حقنہ علاج کے چار طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے۔

(۳۹۲) حضرت نے فرمایا ہے کہ بہترین علاج حقنہ ہے۔

(۳۹۳) حقنہ سے پیٹ بڑھ جاتا ہے اور اندرونی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

(۳۹۴) حقنہ سے جسم میں طاقت آتی ہے۔

(۳۹۵) بنفشہ کی ناس لیا کرو۔

(۳۹۶) حجامت پابندی سے کرواتے رہو۔

(۳۹۷) مہینہ کی پہلی اور ۱۵ کی شب کو بیوی سے جماع نہ کرو کیونکہ شریک شریک ہو جاتا ہے۔

(۳۹۸) چہارشنبہ یعنی بدھ کے دن نورہ نہ لگاؤ یعنی ناف کے بال صاف نہ کرو۔

(۳۹۹) چہارشنبہ ہمیشہ منحوس ہوتا ہے۔اس دن جہنم کی خلقت ہوئی ہے۔

(۴۰۰) جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ جو شخص اس ساعت میں حجامت کروائے گا اور سینگے لگوائے گا وہ مرجائے گا۔

ما كتب على باب الجنة قبل خلق السماوات والأرض بألفي عام

آسمانوں اور زمین کو خلق کرنے دو ہزار سال پہلے جنت کے دروازے پر جو کچھ تحریر کیا گیا

⑪ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ الْبَغْدَادِيُّ الْمَعْرُوفُ بِأَبِي الْحَسَنِ الْخُيُوطِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرِ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ الضَّبِّيُّ التِّهَامِيُّ وَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِمِ بْنِ عُمَرَ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ وَ كَانَ يَفْضُلُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَا حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ أَخُو رَسُولِ اللهِ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ.

خلقت آسمان وزمین سے دو ہزار سال پہلے سے درِ جنت پر لکھا گیا:

لا اله الا الله محمد رسول الله علی اخو رسول الله.

نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے محمد اللہ کے رسول اور علی ان کے بھائی ہیں۔

الصلاة لها أربعة آلاف باب

نماز کے چار ہزار باب ہیں

⑫ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ آدَمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ الصَّلَاةُ لَهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ بَابٍ.

۱۲) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز کے چار ہزار باب ہیں۔

ما وجد على ساق العرش مكتوبا قبل خلق آدم بسبعة آلاف سنة

حضرت آدم علیہ السلام سے سات ہزار سال پہلے ساق عرش پر جو تحریر پائی گئی

۱۳ حَدَّثَنَا اَبِی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْعَطَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ الْبَرْمَکِیِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَهْلِ الْاَسَدِیِّ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ غَزْوَانَ الْبَصْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ علیہ السلام یَقُوْلُ اِنَّ امْرَاَةً مِنَ الْجِنِّ کَانَ یُقَالُ لَهَا عَفْرَاءُ وَ کَانَتْ تَأْتِی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ فَتَسْمَعُ مِنْ کَلَامِهٖ فَتَأْتِی صَالِحِی الْجِنِّ فَیُسْلِمُوْنَ عَلٰی یَدَیْهَا وَ اِنَّهَا فَقَدَهَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ فَسَاَلَ عَنْهَا جَبْرَئِیْلَ علیہ السلام فَقَالَ اِنَّهَا زَادَتْ اَزَارَتْ اُخْتاً لَهَا تُحِبُّهَا فِی اللهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ طُوْبٰی لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِی اللهِ اِنَّ اللهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی خَلَقَ فِی الْجَنَّةِ عَمُوْداً مِنْ یَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَصْرٍ فِی کُلِّ قَصْرٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ غُرْفَةٍ خَلَقَهَا اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُتَحَابِّیْنَ وَ الْمُتَزَاوِرِیْنَ یَا عَفْرَاءُ اَیَّ شَیْءٍ رَاَیْتِ قَالَتْ رَاَیْتُ عَجَائِبَ کَثِیْرَةً قَالَ فَاَعْجَبُ مَا رَاَیْتِ قَالَتْ رَاَیْتُ اِبْلِیْسَ فِی الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ عَلٰی صَخْرَةٍ بَیْضَاءَ مَادّاً یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ وَ هُوَ یَقُوْلُ اِلٰهِی اِذَا بَرَرْتَ قَسَمَکَ وَ اَدْخَلْتَنِی نَارَ جَهَنَّمَ فَاَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ عَلِیٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ اِلَّا خَلَّصْتَنِی مِنْهَا وَ حَشَرْتَنِی مَعَهُمْ فَقُلْتُ یَا حَارِثُ مَا هٰذِهِ الْاَسْمَاءُ الَّتِی تَدْعُوْ بِهَا قَالَ لِی رَاَیْتُهَا عَلٰی سَاقِ الْعَرْشِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَخْلُقَ اللهُ آدَمَ بِسَبْعَةِ آلَافِ سَنَةٍ فَعَلِمْتُ اَنَّهَا اَکْرَمُ الْخَلْقِ عَلَی اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاَنَا اَسْاَلُهُ بِحَقِّهِمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وَ اللهِ لَوْ اَقْسَمَ اَهْلُ الْاَرْضِ بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ لَاَجَابَهُمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک عفراء عورت جنوں میں سے برابر حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے مواعظ سنا کرتی تھی اور جنوں میں تبلیغ اسلام کرتی تھی۔ جنات مسلمان ہوتے تھے لیکن پھر اس نے آنا چھوڑ دیا۔ حضرت نے جبریل امین سے اس کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے عرض کی وہ اپنے ایک خواہر دینی سے ملاقات کے لیے گئی ہے۔ حضرت نے فرمایا خوشا حال اس شخص کا جو صرف رضائے خدا کے لیے کسی برادر مومن کی ملاقات کو جائے۔ خداوند عالم جنگ میں اس کے لیے یاقوت سرخ کے ایک ستون پر ستر ہزار کاخ یعنی محل اور ہر محل میں ستر ہزار اطاق یا کمرے تعمیر فرمائے گا۔ عفراء جب پھر خدمت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ اے عفرا اس سفر میں کیا کیا عجائب دیکھے۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت سے عجیب چیزیں ہیں مگر سب سے عجیب یہ تھا کہ میں نے شیطان کو سمندر میں ایک سفید پتھر پر بیٹھے دیکھا کہ آسمان کی جانب ہاتھ اٹھائے پنجتن پاک کے واسطے سے کوئی دعا کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس کے نام ہیں جن کے واسطے سے دعا کر رہا ہے کہنے لگا میں نے خلقت حضرت آدم سے سات ہزار سال ان اسما

کوساق عرش الٰہی پر لکھا دیکھا تھا اور آن ان ہی کے واسطے سے دعا کر رہا ہوں۔

من روى أن لله عز و جل اثني عشر ألف عالم

جس نے یہ روایت بیان کی کہ اللہ تعالیٰ کے بارہ ہزار عالم ہیں

۱۴ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعُبَّادُ بْنُ عَبْدِ الْخَالِقِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ عَالَمٍ كُلُّ عَالَمٍ مِنْهُمْ اَكْبَرُ مِنْ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ وَ سَبْعِ اَرَضِينَ مَا تَرَى عَالَمٌ مِنْهُمْ اَنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَالَماً غَيْرَهُمْ وَ اَنَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خداوند عالم نے بارہ ہزار عالم جن میں ہر ایک ہفت آسمان و زمین سے وسیع تر ہے پیدا کیے ہیں ان کو اپنی دنیا کے علاوہ دوسرے عالم کی خبر بھی نہیں ہے اور میں ہر ایک عالم پر حجت قرار دیا گیا ہوں۔

كان أصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اثني عشر ألف رجل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب بارہ ہزار مرد تھے

۱۵ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفاً ثَمَانِيَةُ آلَافٍ مِنَ الْمَدِينَةِ وَ اَلْفَانِ مِنْ مَكَّةَ وَ اَلْفَانِ مِنَ الطُّلَقَاءِ وَ لَمْ يُرَ فِيهِمْ قَدَرِيٌّ وَ لَا مُرْجِيٌّ وَ لَا حَرُورِيٌّ وَ لَا مُعْتَزِلِيٌّ وَ لَا صَاحِبُ رَاْيٍ كَانُوا يَبْكُونَ اللَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَ يَقُولُونَ اقْبِضْ اَرْوَاحَنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ نَاْكُلَ خُبْزَ الْخَمِيرِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اصحاب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بارہ ہزار مرد تھے۔ آٹھ ہزار مدینہ کے، دو ہزار مکہ معظّمہ کے اور دو ہزار ایسے لوگ جو اسلام لانے کے بعد آزاد کر دیئے گئے۔ ان میں نہ کوئی جبری مذہب تھا نہ مرجیہ، نہ خوارج، نہ معتزلہ، نہ اصحاب ابوحنیفہ حورائی اور قیاس پر عمل کرتے ہیں۔ وہ بالکل مسلمان پاک (طینت) تھے۔ شب و روز اپنے کو گناہگار سمجھ کر روتے تھے اور لقائے الٰہی کے عشاق تھے۔

ذكر النور الذي كان بين يدي الله عز و جل قبل خلق آدم

اس نور کا تذکرہ جو حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے چار ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے تھا

١٦ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي الْجَارُودِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْتُ اَنَا وَ عَلِيٌّ نُوراً بَيْنَ يَدَيِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِاَرْبَعَةِ آلَافِ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ سَلَكَ ذٰلِكَ النُّورَ فِي صُلْبِهِ فَلَمْ يَزَلِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَنْقُلُهُ مِنْ صُلْبٍ اِلَى صُلْبٍ حَتَّى اَقَرَّهُ فِي صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ اَخْرَجَهُ مِنْ صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَسَّمَهُ قِسْمَيْنِ فَصُيِّرَ قِسْمٌ فِي صُلْبِ عَبْدِ اللهِ وَ قِسْمٌ فِي صُلْبِ اَبِي طَالِبٍ فَعَلِيٌّ مِنِّي وَ اَنَا مِنْ عَلِيٍّ لَحْمُهُ مِنْ لَحْمِي وَ دَمُهُ مِنْ دَمِي فَمَنْ اَحَبَّنِي فَبِحُبِّي اَحَبَّهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُ.

حضرت رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اور علی خلقت آدم علی نبینا و آلہ وعلیہ السلام سے چار ہزار سل قبل پروردگار ایک نور تھے۔ جب جناب احدیت نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا تو اس نور کو پشت آدم میں منتقل فرمایا۔ یہاں تک کہ پشت در پشت جناب عبدالمطلب تک پہنچا۔ وہاں پہنچ کر اس کے دو حصے ہوئے ایک حصہ پشت حضرت عبداللہ (پدر حضرت رسول ﷺ) میں پہنچا اور دوسرا پشت جناب ابوطالب میں (اس طرح سے) علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ ان کا گوشت میرا گوشت، ان کا خون میرا خون ہے۔ پس علی کا دوست میرا دوست ہے اور میں (بھی) اس کو دوست رکھتا ہوں اور علی کا دشمن میرا دشمن ہے اور میں بھی اس کو دشمن رکھتا ہوں۔

ذكر المكتوب بين كتفي محمود الملك قبل خلق آدم باثنين وعشرين ألف عام

حضرت آدم علیہ السلام کی خ رحمۃ اللہ علیہ قت سے بائیس ہزار سال قبل محمود نامی فرشتے کے دونوں کاندھوں پر لکھی تحریر کا ذکر

١٧ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا

الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله جَالِسٌ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ لَهُ أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ وَجْهاً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله حَبِيبِي جَبْرَئِيلُ لَمْ أَرَكَ فِي مِثْلِ هَذِهِ الصُّورَةِ فَقَالَ الْمَلَكُ لَسْتُ بِجَبْرَئِيلَ أَنَا مَحْمُودٌ بَعَثَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أُزَوِّجَ النُّورَ مِنَ النُّورِ قَالَ مَنْ مِنْ مَنْ قَالَ فَاطِمَةَ عليها السلام مِنْ عَلِيٍّ فَلَمَّا وَلَّى الْمَلَكُ إِذَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ عَلِيٌّ وَصِيُّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مُنْذُ كَمْ هَذَا بَيْنَ كَتِفَيْكَ فَقَالَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ بِاثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ أَلْفَ عَامٍ.

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک روز حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے چوبیس چہرے تھے اور محمود نام تھا۔ اس نے عرض کی کہ میں خدا کی طرف سے اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ ایک نور کی دوسرے نور سے تزویج کروں یعنی فاطمہ کا عقد علی سے کروں۔ جب وہ فرشتہ تعمیل حکم الٰہی کے بعد واپس ہونے لگا تو حضرت نے ملاحظہ فرمایا کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہے محمد رسول اللہ علی وصیہ حضرت نے فرمایا کہ یہ تحریر کس زمانے سے تیری پشت کی طرف لکھی ہے۔ عرض کی خلقت جناب آدم سے بائیس ہزار سال قبل سے۔ اللہم صل علی محمد و آل محمد وعجل فرجہم واحشرنا معہم۔

خلق الله عزوجل مائة ألف نبي وأربعة وعشرين ألف نبي وخلق الله عزوجل مائة ألف وصي وأربعة وعشرين ألف وصي

اللہ تعالیٰ نے چوبیس ہزار نبی خلق کیے اور ایک لاکھ چوبیس ہزار وصی خلق کیے

۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ مَوْلَى الرَّشِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا دَارِمُ بْنُ قَبِيصَةَ بْنِ نَهْشَلِ بْنِ مُجَمِّعٍ السَّائِحُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ نَبِيٍّ أَنَا أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ وَخَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِائَةَ أَلْفِ وَصِيٍّ وَأَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ أَلْفَ وَصِيٍّ فَعَلِيٌّ أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ وَأَفْضَلُهُمْ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا اپنے آبائے طاہرین کے واسطے سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ خداوند عالم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا فرمائے اور مجھ کو سب سے اکرم (واشرف) قرار دیا اور کوئی فخر نہیں اور اتنے ہی ان کے اوصیاء خلق فرمائے اور ان میں سب سے اکرم وافضل علی ابن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

۱۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِائَةَ أَلْفِ نَبِيٍّ وَ أَرْبَعَةً وَ عِشْرِينَ أَلْفَ نَبِيٍّ وَ أَنَا أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَ لَا فَخْرَ وَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِائَةَ أَلْفِ وَصِيٍّ وَ أَرْبَعَةً وَ عِشْرِينَ أَلْفَ وَصِيٍّ فَعَلِيٌّ أَكْرَمُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَ أَفْضَلُهُمْ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا فرمائے اور مجھ کو سب سے اکرم (واشرف) قرار دیا اور کوئی فخر نہیں اور اتنے ہی ان کے اوصیاء خلق فرمائے اور ان میں سب سے اکرم و افضل علی ابن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔

ناجى الله تعالى موسى عليه السلام بمائة ألف كلمة وأربعة وعشرين ألف كلمة

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار کلمات کے ذریعہ مناجات کی

۲۰ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَسَدٍ الْأَسَدِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ جَرَادَةَ الْبَرْذَعِيِّ بِالرَّيِّ فِي رَجَبٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَ أَرْبَعِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَامِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جُوَيْبِرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَاجَى مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عليه السلام بِمِائَةِ أَلْفِ كَلِمَةٍ وَ أَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَ لَيَالِيهِنَّ مَا طَعِمَ فِيهَا مُوسَى وَ لَا شَرِبَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ سَمِعَ كَلَامَهُمْ مَقَتَهُمْ لِمَا كَانَ وَقَعَ فِي مَسَامِعِهِ مِنْ حَلَاوَةِ كَلَامِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ابن عباس رحضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین شب و روز پروردگار عالم نے حضرت موسیٰ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار کلمے فرمائے اور اس مدت میں جناب موسیٰ نے نہ کچھ کھایا نہ پیا۔

پس جب وہ وہ بنی اسرائیل کی طرف واپس لوٹے اور ان کی باتیں سنیں تو آپ کو ان سے نفرت ہوگئی کیونکہ آپ کے کانوں میں اللہ عزوجل کے کلام کی چاشنی بسی ہوئی ہے۔

علم رسول الله ﷺ علیا علیہ السلام ألف باب یفتح کل باب ألف باب

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب تعلیم کیے کہ ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے

۲۱ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مَوْلَاهُ حَمْزَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى أَبِيهَا فَلَمَّا جَاءَ غَطَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجْهَهُ وَ قَالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ وَ بَعَثَتْ حَفْصَةُ إِلَى أَبِيهَا فَلَمَّا جَاءَ غَطَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجْهَهُ وَ قَالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَرَجَعَ عُمَرُ وَ أَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ عليها السلام إِلَى عَلِيٍّ فَلَمَّا جَاءَ قَامَ رَسُولُ اللهِ فَدَخَلَ ثُمَّ جَلَّلَ عَلِيّاً عليه السلام بِثَوْبِهِ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام فَحَدَّثَنِي بِأَلْفِ حَدِيثٍ يَفْتَحُ كُلُّ حَدِيثٍ أَلْفَ حَدِيثٍ حَتَّى عَرِقْتُ وَ عَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَالَ عَلَيَّ عَرَقُهُ وَ سَالَ عَلَيْهِ عَرَقِي.

جناب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت میں حکم دیا کہ میرے دوست کو بلاؤ۔ عائشہ نے اپنے باپ کو بلایا جب وہ حاضر ہوئے تو حضرت نے اپنا روئے مبارک چھپالیا اور پھر فرمایا کہ میرے دوست کو بلاؤ اس بار حفصہ نے اپنے باپ کو بلایا جب وہ آئے تو پھر آپ نے اپنا منہ چھپالیا اور تیسری بار فرمایا کہ میرے دوست کو بلاؤ اس مرتبہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا۔ جب آپ حاضر ہوئے تو حضرت اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے ردائے مبارک میں لے لیا اور (دیر تک) باتیں کرتے رہے۔ جب چادر سے باہر آئے تو فرمایا کہ مجھ کو حضرت نے علم کے ہزار باب تعلیم فرمائے اور پھر ہر باب سے مجھ پر ہزار ہزار باب اور کھل گئے یہاں تک کہ میں پسینے سے شرابور ہوگیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی پسینہ آگیا کہ مجھ پر ان کا پسینہ گرنے لگا اور ان پر میرا پسینہ۔

۲۲ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ صَبَّاحٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي أَلْفَ بَابٍ مِنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَ مِمَّا كَانَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلُّ بَابٍ مِنْهَا يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ فَذَلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ حَتَّى عَلِمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ فَصْلَ الْخِطَابِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حلال وحرام اور ماضی اور قیامت تک ہونے والی باتوں کے ایک ہزار باب تعلیم کیے کہ ان میں سے ایک باب ہزار باب کھولتا ہے پس یہ دس لاکھ باب ہو گئے یہاں تک کہ مجھے موت، حوادث اور فصل خطاب کی تعلیم بھی دی گئی۔

۲۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِسَنْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَ رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ [و] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ادْعُوا لِي أَخِي فَأَرْسَلُوا إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَدَخَلَ فَوَلَّيَا وُجُوهَهُمَا إِلَى الْحَائِطِ وَ رَدَّا عَلَيْهِمَا ثَوْباً فَأَسَرَّ إِلَيْهِ وَ النَّاسُ مُحْتَوِشُونَ وَرَاءَ الْبَابِ فَخَرَجَ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ أَسَرَّ إِلَيْكَ نَبِيُّ اللهِ شَيْئاً قَالَ نَعَمْ أَسَرَّ إِلَيَّ أَلْفَ بَابٍ فِي كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ قَالَ وَعَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ وَ عَقَلْتُهُ قَالَ فَمَا السَّوَادُ الَّذِي فِي الْقَمَرِ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ وَ جَعَلْنَا اللَّيْلَ وَ النَّهارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنا آيَةَ اللَّيْلِ وَ جَعَلْنا آيَةَ النَّهارِ مُبْصِرَةً قَالَ لَهُ الرَّجُلُ عَقَلْتَ يَا عَلِيُّ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا: مرے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تو لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام کو بلا بھیجا، پس جب آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہوئے تو آپ دونوں نے اپنے چہرے دیوار کی طرف کر لئے اور اپنے اوپر کپڑا ڈال لیا جبکہ لوگ دروازے کے پیچھے جمع ہوئے کھڑے تھے۔ پس حضرت علی علیہ السلام باہر تشریف لائے تو ایک شخص نے پوچھا: کیا نبیؐ نے آپ سے کوئی راز کی بات کی ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! ایک ہزار باب میں مجھے راز دار بنایا ہے کہ ہر باب میں ایک ہزار باب ہیں۔

اس نے پوچھا: کیا آپ نے انہیں یاد کر لیا ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے انہیں سمجھ لیا ہے۔

اس شخص نے پوچھا: چاند میں موجود سیاہی کیا ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً"۔

اور ہم نے رات اور دن کو اپنی نشانی قرار دیا ہے پھر ہم رات کی نشانی کو مٹا دیتے ہیں اور دن کی نشانی کو روشن کر دیتے ہیں۔ [1]

[1] سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۲

اس شخص نے کہا: اے علیؑ! آپ واقعی سمجھ گئے ہیں۔

۴۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام الرَّجُلُ يُغْمَى عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَ الْيَوْمَيْنِ وَ الثَّلَاثَةَ وَ الْاَرْبَعَةَ وَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ كَمْ يَقْضِي مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَا يَجْمَعُ لَكَ هٰذَا وَ اَشْبَاهَهُ كُلُّ مَا غَلَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَيْهِ مِنْ اَمْرٍ وَ اللهُ اَعْذَرُ لِعَبْدِهِ.

وَ زَادَ فِيهِ غَيْرُهُ اَنَّ اَبَا عَبْدِ اللهِ قَالَ وَ هٰذَا مِنَ الْاَبْوَابِ الَّتِي يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ مِنْهَا اَلْفَ بَابٍ.

موسیٰ ابن بجر سے منقول ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک شخص ایک دن، دو دن، یا تین یا چار دنوں تک بیہوش رہتا ہے تو وہ اپنی کتنی نمازوں کی قضا کرے گا؟

آپؑ نے فرمایا: کیا میں ایسی بات نہ بتاؤں جو اس مسئلہ اور اس جیسے دیگر مسائل کو اپنے اندر شامل کر لیتی ہے؟ جب کبھی اللہ تعالیٰ اس پر اپنا امر غالب کر دے تو خدا اپنے بندے کی بہ نسبت زیادہ عذر قبول کرنے والا ہے۔

دیگر روایت نقل کرنے والوں نے اس میں کچھ اور بھی اضافہ کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ ان ابواب میں سے ہے کہ جس کا ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۴۵ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ اَعْيَنَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَّمَ عَلِيّاً عليه السلام اَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ فَانْطَلَقَ اَصْحَابُنَا فَسَاَلُوا اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ ذٰلِكَ فَاِذَا سَالِمٌ قَدْ صَدَقَ قَالَ بُكَيْرٌ وَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ وَ لَمْ يَخْرُجْ اِلَى النَّاسِ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ غَيْرُ بَابٍ اَوِ اثْنَيْنِ وَ اَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ بَابٌ وَاحِدٌ.

راوی کہتا ہے: سالم ابن ابوحفصہ نے کہا کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب تعلیم فرمائے کہ ہر باب ایک ہزار کھولتا ہے۔

پس ہمارے ساتھی امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں اور ان سے اس کے متعلق سوال کیا تو معلوم ہوا کہ سالم صحیح کہہ رہا تھا۔

بکیر کہتا ہے کہ ہم سے اس شخص نے روایت بیان کی جس نے امام باقر علیہ السلام کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، اس

کے بعد فرمایا: مگر عام لوگ ان (ہزار) ابواب میں سے صرف ایک یا دو باب کا علم حاصل کر سکے اور میرے علم میں اضافہ فرمایا، کہا (یہ) ایک باب ہے۔

۲۶ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ أَمَرَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بِالْمَسِيرِ إِلَى الْمَدَائِنِ مِنَ الْكُوفَةِ فَسِرْنَا يَوْمَ الْأَحَدِ وَ تَخَلَّفَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ فِي سَبْعَةِ نَفَرٍ فَخَرَجُوا إِلَى مَكَانٍ بِالْحِيرَةِ يُسَمَّى الْخَوَرْنَقَ فَقَالُوا نَتَنَزَّهُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ خَرَجْنَا فَلَحِقْنَا عَلِيّاً عليه السلام قَبْلَ أَنْ يُجَمِّعَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَتَغَدَّوْنَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ضَبٌّ فَصَادُوهُ فَأَخَذَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ فَنَصَبَ كَفَّهُ وَ قَالَ بَايِعُوا هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَبَايَعَهُ السَّبْعَةُ وَ عَمْرٌو ثَامِنُهُمْ وَ ارْتَحَلُوا لَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ فَقَدِمُوا الْمَدَائِنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَخْطُبُ وَ لَمْ يُفَارِقْ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَ كَانُوا جَمِيعاً حَتَّى نَزَلُوا عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلُوا نَظَرَ إِلَيْهِمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله أَسَرَّ إِلَيَّ أَلْفَ حَدِيثٍ فِي كُلِّ حَدِيثٍ أَلْفُ بَابٍ لِكُلِّ بَابٍ أَلْفُ مِفْتَاحٍ وَ إِنِّي سَمِعْتُ اللهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ وَ إِنِّي أُقْسِمُ لَكُمْ بِاللهِ لَيُبْعَثَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ يُدْعَوْنَ بِإِمَامِهِمْ وَ هُوَ ضَبٌّ وَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ لَفَعَلْتُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَدْ سَقَطَ كَمَا تَسْقُطُ السَّعَفَةُ حَيَاءً وَ لُؤْماً.

اصبغ بن نباتہ سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ہمیں کوفہ سے مدائن کی طرف جانے کا حکم دیا تو ہم اتوار کے دن روانہ ہوئے اور عمرو ابن حریث سات افراد کے ہمراہ پیچھے رہ گیا تو وہ حیرہ میں کسی مقام کی طرف روانہ ہو گئے کہ جس کا نام خورنق تھا۔ کہنے لگے: ہم یہاں پڑاؤ ڈالتے ہیں۔ لہٰذا بدھ کے دن ہم نے کوچ کیا تا کہ حضرت علیؑ کے نماز جمعہ کرنے سے پہلے ہم ان سے جا ملیں۔

جب وہ لوگ ناشتہ کر رہے تھے کہ وہاں سے ایک سوسمار برآمد ہوا جسے ان لوگوں نے شکار کر لیا اور عمرو ابن حریث نے اسے اپنی ہتھیلی پر رکھ کر اٹھایا اور (از روائے تمسخر سوسمار کی طرف اشارہ کر کے) کہا: اس امیر المومنین کی بیعت کرو تو سات افراد نے بیعت کی اور ان میں آٹھواں خود عمرو تھا اور پھر بدھ کی رات کو وہ لوگ روانہ ہو گئے اور جمعہ کے روز امیر المومنین علیہ السلام کے پاس پہنچے جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے (اور یہ آٹھوں افراد ایک ساتھ تھے) کوئی ایک بھی دوسرے کو چھوڑنے کو تیار نہ تھا اور سب ایک ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ مسجد کے دروازے پر اترے۔ پس جب اندر داخل ہوئے تو امیر المومنین علیہ السلام نے ان

کی طرف دیکھا اور فرمایا:

اے لوگو! رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رازداری میں ایک ہزار احادیث تعلیم کیں کہ ہر حدیث میں ایک ہزار باب ہیں اور ہر باب کی ایک ہزار کنجیاں ہیں۔

اور میں نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا (قرآن مجید میں): "ہم ہر انسان کو اس کے امام کے ساتھ پکاریں گے"

اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ روز قیامت وہ آٹھ افراد کو ان کے امام کے ساتھ لازماً مبعوث فرمائے گا اور وہ (ان کا امام) سوسمار ہوگا۔ اگر میں ان کے نام لینا چاہتا تو وہ بھی کر جاتا۔

(اصبغ بن نباتہ نے) کہا: بلاشبہ میں نے دیکھا کہ عمرو ابن حریث شرم کی وجہ سے گر گیا جس طرح کہ کوئی کھجور کا پتا گرتا ہے۔

۲۷ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَّمَ عَلِيّاً عليه السلام بَاباً يَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ وَ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ایسا علم تعلیم کیا جو ایک ہزار باب کھولتا ہے اور ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۲۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نَجْرَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ بَعَثَ اِلَى عَلِيٍّ عليه السلام فَلَمَّا جَاءَ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُهُ وَ يُحَدِّثُهُ فَلَمَّا خَرَجَ لَقِيَاهُ وَ قَالَا لَهُ بِمَا حَدَّثَكَ صَاحِبُكَ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِبَابٍ يَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ كُلُّ بَابٍ مِنْهَا يَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے کہ جس بیماری میں آپؐ نے اس دنیا سے کوچ کیا تو آپ نے اس بیماری میں حضرت علی علیہ السلام کو بلا بھیجا۔ جب حجرت علی علیہ السلام تشریف لائے تو ان کے ساتھ (راز و نیاز) میں مشغول ہو گئے اور مسلسل آپ سے گفتگو کیے جا رہے تھے اور جب آپ باہر تشریف لائے تو دو افراد نے آپؑ سے ملاقات کی اور آپؑ سے پوچھا آپ کے ساتھی نے آپ کے ساتھ کیا گفتگو کی؟

حضرتؑ نے فرمایا: مجھ سے ایک ایسا باب بیان کیا جو ایک ہزار باب کھولتا ہے کہ ان میں سے بھی ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۲۹ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ وَ عَبْدُ اللهِ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ بَعْضَ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِمَّنْ يَثِقُ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً عليه السلام يَقُولُ إِنَّ فِي صَدْرِي هَذَا لَعِلْماً جَمّاً عَلَّمَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله لَوْ أَجِدُ لَهُ حَفَظَةً يَرْعَوْنَهُ حَقَّ رِعَايَتِهِ وَ يَرْوُونَهُ كَمَا يَسْمَعُونَهُ مِنِّي إِذاً لَأَوْدَعْتُهُمْ بَعْضَهُ فَعَلِمَ بِهِ كَثِيراً مِنَ الْعِلْمِ إِنَّ الْعِلْمَ مِفْتَاحُ كُلِّ بَابٍ وَ كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے سینے میں علم کا ذخیرہ ہے جو مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کیا ہے اگر میں ایسے محافظوں کو پاتا جو ان کی رعایت کا حق ادا کرتے اور انہیں اسی طرح نقل کرتا جس طرح کہ انہوں نے مجھ سے سنا ہوتا تو میں اس علم کا کچھ حصہ لازماً ان کو ودیعت کرتا تا کہ اس کے ذریعہ سے بیشتر علم حاصل کرتے، بلاشبہ ہر دروازے کی کنجی ہے اور ہر دروازہ ایک ہزار در کھولتا ہے۔

۳۰ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ صَبَّاحٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ حَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَّمَنِي أَلْفَ بَابٍ مِنَ الْحَلَالِ وَ الْحَرَامِ وَ مِمَّا كَانَ وَ مِمَّا يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلُّ بَابٍ مِنْهَا يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ فَذَلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ حَتَّى عَلِمْتُ عِلْمَ الْمَنَايَا وَ الْبَلَايَا وَ فَصْلَ الْخِطَابِ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حلال وحرام اور ماضی اور قیامت تک ہونے والی باتوں کے ایک ہزار باب تعلیم کیے کہ ان میں سے ایک باب ہزار باب کھولتا ہے پس یہ دس لاکھ باب ہو گئے یہاں تک کہ مجھے موت، حوادث اور فصل خطاب کی تعلیم بھی دی گئی۔

۳۱ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَجَّالِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللُّؤْلُؤِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الدَّيْلَمِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ أَوْصَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام بِأَلْفِ بَابٍ كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب کی وصیت فرمائی

اور ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۳۲ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ اَبِي يَحْيَى مَعْمَرٍ الْقَطَّانِ عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَاَرْسَلَتَا اِلَى اَبَوَيْهِمَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِمَا اَعْرَضَ عَنْهُمَا بِوَجْهِهِ وَ قَالَ ادْعُوا اِلَيَّ خَلِيلِي فَاُرْسِلَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهِ اَكَبَّ عَلَيْهِ يُحَدِّثُهُ فَلَمَّا خَرَجَ لَقِيَاهُ وَ قَالَا مَا حَدَّثَكَ خَلِيلُكَ قَالَ حَدَّثَنِي اَلْفَ بَابٍ كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلاؤ۔ پس لوگ ابوبکر و عمر کو بلا لائے اور جب آپ کی نظران دونوں پر پڑی تو آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلاؤ۔ پس حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا گیا۔ جب آپ کی نظران پر پڑی تو ان کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئے۔ پس جب آپ باہر تشریف لائے تو ان دونوں نے آپؑ سے ملاقات کی اور کہنے لگے: آپ کے دوست نے آپ کے ساتھ کیا گفتگو کی؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ایک ہزار باب بیان فرمائے کہ ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۳۳ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام بَلَغَنَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَّمَ عَلِيّاً عليه السلام اَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لِي بَلْ عَلَّمَهُ بَاباً وَاحِداً فَتَحَ ذٰلِكَ الْبَابُ اَلْفَ بَابٍ فَتَحَ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا گیا: ہم تک یہ بات آئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب تعلیم کیے کہ ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے!

آپ نے فرمایا: ہاں!

ایک قول کے مطابق فرمایا: نہیں ایک ایک ہی باب تعلیم کیا تھا کہ اس باب نے ایک ہزار باب کھولے اور ہر باب نے ایک ہزار باب کھولے۔

۳۴ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ وَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب تعلیم کیے کہ ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے!

۳۵ حَدَّثَنَا اَبِی وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی الْعَطَّارُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُکَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ یَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ عَلَّمَ عَلِیّاً علیہ السلام بَاباً یَفْتَحُ لَهُ اَلْفَ بَابٍ کُلُّ بَابٍ یَفْتَحُ لَهُ اَلْفَ بَابٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ایسا باب تعلیم کیا کہ جس سے ایک ہزار باب کھل جاتے ہیں کہ ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۳۶ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِیدِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَیْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ عَلِیّاً علیہ السلام بَاباً یَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ کُلُّ بَابٍ یَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب تعلیم کیا جو ایک ہزار باب کھولتا ہے کہ ہر باب کے ایک ہزار باب کھولے جاتے ہیں۔

۳۷ حَدَّثَنَا اَبِی وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ سَعِیدٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِیِّ عَنْ اَبِی بَصِیرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی اَبِی عَبْدِ اللهِ علیہ السلام فَقُلْتُ لَهُ اِنَّ الشِّیعَةَ یَتَحَدَّثُونَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ عَلَّمَ عَلِیّاً علیہ السلام بَاباً یَفْتَحُ مِنْهُ اَلْفَ بَابٍ کُلُّ بَابٍ یَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ علیہ السلام یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَ اللهِ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ عَلَّمَ عَلِیّاً علیہ السلام اَلْفَ بَابٍ یَفْتَحُ کُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ فَقُلْتُ لَهُ وَ اللهِ هٰذَا لَعِلْمٌ قَالَ اِنَّهُ لَعِلْمٌ وَ لَیْسَ لِاَحَدٍ وَ لَیْسَ بِذَاكَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ایسا باب تعلیم کیا کہ جس سے ایک ہزار باب کھلتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابو محمد! بخدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب تعلیم کیے جس میں ہر باب سے ایک ہزار باب کھلتے ہیں۔

راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: بخدا یہی تو حقیقی علم ہے۔

آپؑ نے فرمایا: بلاشبہ یہی تو علم ہے اور دوسرے کسی کے پاس یہ علم نہیں ہے اور نہ اس بات کا اور نہ ہی اُس بات کا۔

۳۸ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سِنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ اَبِيهِ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَاَرْسَلَتَا اِلَى اَبَوَيْهِمَا فَلَمَّا رَآهُمَا اَعْرَضَ بِوَجْهِهِ عَنْهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَاَرْسَلَتَا اِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يُحَدِّثُهُ وَ يُحَدِّثُهُ فَلَمَّا خَرَجَ لَقِيَاهُ فَقَالَا لَهُ مَا حَدَّثَكَ قَالَ حَدَّثَنِي بِبَابٍ يَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلالاؤ۔ تو آپؐ کی دونوں بیویوں نے اپنے اپنے والد کو بلانے بھیجا پس وہ دونوں آئے اور جب آپ کی نظر ان دونوں پر پڑی تو آپ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا: میرے دوست کو میرے پاس بلالاؤ۔

پس حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو بلایا گیا۔ جب آپ کی نظر ان پر پڑی تو ان کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئے۔

پس جب آپ باہر تشریف لائے تو ان دونوں نے آپؑ سے ملاقات کی اور کہنے لگے: آپ کے دوست نے آپ کے ساتھ کیا گفتگو کی؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ایک ایسا باب بیان فرمایا جو ہزار باب کھولتا ہے کہ ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۳۹ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مُرَازِمِ بْنِ حَكِيمٍ الْاَزْدِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ بَابٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار باب تعلیم کیے ہر باب ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۴۰ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ

فَضَّالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حِينَ دَفَنَ فَاطِمَةَ عليها السلام فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَ لَهُمَا فِيهِ أَمَّا مَا ذَكَرْتُمَا أَنِّي لَمْ أُشْهِدْكُمَا أَمْرَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَإِنَّهُ قَالَ لَا يَرَى عَوْرَتِي أَحَدٌ غَيْرَكَ إِلَّا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَلَمْ أَكُنْ لِأُوذِنَكُمَا لِذَلِكَ وَ أَمَّا إِكْبَابِي عَلَيْهِ فَإِنَّهُ عَلَّمَنِي أَلْفَ حَرْفٍ الْحَرْفُ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ فَلَمْ أَكُنْ لِأُطْلِعَكُمَا عَلَى سِرِّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی تدفین کے موقع پر ابوبکر عمر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور ایک طویل گفتگو کے دوران آپؑ نے ان دونوں سے کہا: تم دونوں نے یہ جو تذکرہ کیا کہ میں نے امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (غسل) کے موقع پر تم دونوں کو نہیں بلایا تو بات یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: تمہارے علاوہ میرے پوشیدہ اعضا کو کوئی نہ دیکھے گا ورنہ اس کی بصارت زائل ہو جائے گی، لہٰذا میں تم دونوں کو اس بات کی اجازت نہ دی۔

اب جہاں تک میرا معاملہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باتوں میں مشغول ہونا ہے تو آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک ہزار حرف تعلیم کیے کہ ہر حرف ایک ہزار حرف کھولتا ہے، لہٰذا میں نے تم دونوں کو اس سے آگاہ نہیں کیا۔

٢١ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَّمَ عَلِيّاً عليه السلام أَلْفَ حَرْفٍ كُلُّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ وَ الْأَلْفُ حَرْفٍ كُلُّ حَرْفٍ مِنْهَا يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار حرف تعلیم کیے ہر حرف ایک ہزار حرف کھولتا ہے۔

٢٢ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ كَانَ فِي ذُؤَابَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَيُّ شَيْءٍ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّحِيفَةِ قَالَ هِيَ الْأَحْرُفُ الَّتِي يَفْتَحُ كُلُّ حَرْفٍ مِنْهَا أَلْفَ حَرْفٍ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَمَا خَرَجَ مِنْهَا إِلَّا حَرْفَانِ حَتَّى السَّاعَةِ.

ابوبصیرؒ سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمشیر کے آویزہ پر ایک چھوٹا کتابچہ ہوتا تھا۔

ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام سے سوال کیا: اس کتابچہ میں کیا تھا؟

آپؑ نے فرمایا: کچھ حروف تھے کہ ان میں سے ہر حرف ہزار حرف کھولتا ہے۔

۴۳ حَدَّثَنَا اَبِی وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام سَيَأْتِي مَسْجِدَكُمْ هٰذَا يَعْنِي مَكَّةَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَعْلَمُ اَهْلُ مَكَّةَ اَنَّهُمْ لَمْ يَلِدْهُمْ آبَاؤُهُمْ وَ لَا اَجْدَادُهُمْ عَلَيْهِمُ السُّيُوفُ مَكْتُوبٌ عَلَى كُلِّ سَيْفٍ كَلِمَةٌ تَفْتَحُ اَلْفَ كَلِمَةٍ تُبْعَثُ الرِّيحُ فَتُنَادِي بِكُلِّ وَادٍ هٰذَا الْمَهْدِيُّ يَقْضِي بِقَضَاءِ آلِ دَاوُدَ لَا يَسْأَلُ عَلَيْهِ بَيِّنَةً.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تمہاری مسجد میں جو مکہ میں ہے ایسے تین سو افراد آئیں گے کہ مکہ کے رہنے والے یہ جانتے ہیں کہ ان کے آباء اجداد نے انہیں پیدا نہیں کیا، ان کے پاس تلواریں گی کہ ہر تلوار پر ایک کلمہ تحریر ہوگا ہر کلمہ ایک ہزار کلمے کھولے گا، ہوا چلے گی تو ہر وادی میں ندا دے گی کہ یہ مہدیؑ ہے جو آلِ داؤدؑ کی طرح قضاوت کرے گا کہ اس سے کوئی بینہ (گواہی) طلب نہیں کی جائے گی۔

۴۴ حَدَّثَنَا اَبِی وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ اَبِي الدَّيْلَمِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ اَوْصَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله اِلَى عَلِيٍّ عليه السلام اَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ وَ كُلُّ بَابٍ اَلْفَ كَلِمَةٍ وَ اَلْفَ بَابٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار کلمات تعلیم کیے اور ایک ہزار باب کی وصیت فرمائی کہ ہر کلمہ اور باب ایک ہزار کلمے اور باب کھولے گا۔

۴۵ حَدَّثَنَا اَبِی وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ ذَرِيحٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ جَلَّلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلِيًّا عليه السلام ثَوْبًا ثُمَّ عَلَّمَهُ اَلْفَ كَلِمَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام پر کپڑا ڈھانپ دیا اور اس کے بعد انہیں ایک ہزار کلمے تعلیم فرمائے۔

۴۶ حَدَّثَنَا اَبِی وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ

اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَاتَانَةَ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُؤَدِّبُ وَ اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عليه السلام اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلِيّاً عليه السلام اَلْفَ كَلِمَةٍ كُلُّ كَلِمَةٍ يَفْتَحُ اَلْفَ كَلِمَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار کلمے تعلیم فرمائے کہ ہر کلمہ ایک ہزار باب کھولتا ہے۔

۷۶ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيسَى وَ عَلِيِّ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عليه السلام اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله حَدَّثَ عَلِيّاً عليه السلام اَلْفَ كَلِمَةٍ كُلُّ كَلِمَةٍ يَفْتَحُ اَلْفَ كَلِمَةٍ فَمَا يَدْرِي النَّاسُ مَا حَدَّثَهُ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار کلمے تعلیم کیے کہ ہر کلمہ ایک ہزار کلمے کھولتا ہے پس لوگ نہیں جانتے کہ آپؐ نے کیا بیان کیا۔

۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَادٍ الْقَلَانِسِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عليه السلام قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَلِيٍّ عليه السلام وَ هُوَ عَلَى مِنْبَرِهِ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَتَكَلَّمَ بِمَا سَمِعْتُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ اتَّقُوا اللهَ وَ لَا تَقُولُوا عَلَى عَمَّارٍ اِلَّا مَا قَالَهُ حَتَّى قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ تَكَلَّمْ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّاراً يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ اَنَا اُقَاتِلُ عَلَى التَّنْزِيلِ وَ عَلِيٌّ يُقَاتِلُ عَلَى التَّاْوِيلِ فَقَالَ عليه السلام صَدَقَ عَمَّارٌ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ اِنَّ هٰذِهِ عِنْدِي لَفِي اَلْفِ كَلِمَةٍ تَتْبَعُ كُلَّ كَلِمَةٍ اَلْفُ كَلِمَةٍ.

امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا درحالیکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اس شخص نے پوچھا: اے امیر المومنین علیہ السلام! مجھے اجازت دیجئے کہ کہ میں وہ بات کہوں جسے میں نے عمار ابن یاسرؓ سے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور عمار سے صرف وہی بات نقل کرو جو اس نے کہی ہے یہاں تک کہ آپؐ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔ اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: بات کرو۔

اس نے کہا: میں نے عمار کو کہتے ہوئے سنا: میں رسول خداؐ کو فرماتے ہوسنا کہ میں تنزیل کے مطابق جنگ کروں گا اور علیؑ تاویل کے مطابق جنگ کرے گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! عمار نے سچ کہا۔ یہ بات میرے پاس موجود ایک ہزار کلمات میں (بھی) ہے کہ ان میں کے ہر کلمہ کے پیچھے ایک ہزار کلمے ہوتے ہیں۔

۴۹ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنْ اَبِي الْمَغْرَاءِ حُمَيْدِ بْنِ الْمُثَنَّى الْعِجْلِيِّ عَنْ ذَرِيحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ نَحْنُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ قَالَ جَلَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَوْباً ثُمَّ عَلَّمَهُ اَلْفَ كَلِمَةٍ كُلُّ كَلِمَةٍ يَفْتَحُ اَلْفَ كَلِمَةٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم وارث انبیاء ہیں۔

پھر فرمایا: رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو کپڑا سے ڈھانپ لیا اور اس کے بعد انہیں ایک ہزار کلمے تعلیم فرمائے کہ ہر کلمہ ایک ہزار کلمے کھولتا ہے۔

۵۰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ وَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْفَ كَلِمَةٍ يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ مِنْهَا اَلْفَ كَلِمَةٍ وَ الْاَلْفُ الْكَلِمَةِ يَفْتَحُ كُلُّ كَلِمَةٍ اَلْفَ كَلِمَةٍ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک ہزار کلمے تعلیم فرمائے کہ ہر کلمہ ایک ہزار کلمے کھولتا ہے۔

۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ حَدِيثٍ لِكُلِّ حَدِيثٍ اَلْفُ بَابٍ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول خداؐ نے مجھے ایک ہزار احادیث تعلیم فرمائیں کہ ہر حدیث کے ایک ہزار باب ہیں۔

۵۲ حَدَّثَنَا اَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ وَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ الْبَجَلِيِّ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الْوَلِيدِ الْحَنَّاطِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَاَرْسَلَتْ عَائِشَةُ وَ حَفْصَةُ اِلَى اَبَوَيْهِمَا فَلَمَّا جَاءَا غَطَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَجْهَهُ وَ رَاْسَهُ فَانْصَرَفَا فَكَشَفَ رَاْسَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي فَاَرْسَلَتْ حَفْصَةُ اِلَى اَبِيهَا وَ عَائِشَةُ اِلَى اَبِيهَا فَلَمَّا جَاءَا غَطَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَجْهَهُ فَانْطَلَقَا وَ قَالَا مَا نَرَى رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله اَرَادَنَا قَالَتَا اَجَلْ اِنَّمَا قَالَ ادْعُوا لِي خَلِيلِي اَوْ قَالَ حَبِيبِي فَرَجَوْنَا اَنْ تَكُونَا اَنْتُمَا هُمَا فَجَاءَهُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ اَلْزَقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله صَدْرَهُ بِصَدْرِهِ وَ اَوْمَاَ اِلَى اُذُنِهِ فَحَدَّثَهُ بِاَلْفِ حَدِيثٍ لِكُلِّ حَدِيثٍ اَلْفُ بَابٍ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا: میرے دوست کو بلا لاؤ تو عائشہ اور حفصہ نے اپنے اپنے والد کو بلایا، پس جب وہ دونوں آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ اور سر ڈھانپ لیا تو وہ دونوں واپس چلے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر کپڑے سے نکالا اور اس کے بعد فرمایا: میرے دوست کو بلا لاؤ۔ واپس حفصہ نے اپنے والد کو اور عائشہ نے اپنے والد کو بلا بھیجا تو جب وہ دونوں آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا لہٰذا وہ دونوں واپس جاتے ہوئے کہنے لگے ہمارا نہیں خیال کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارا ارادہ فرمایا ہو تو ان دونوں (حفصہ و عائشہ) نے کہا کہ ہاں آپؐ نے فرمایا تھا میرے پاس میرے دوست بلا لاؤ یا فرمایا تھا میرے حبیب کو تو ہم نے یہ آس لگائی کہ وہ آپ دونوں ہوں گے۔ پس امیر المومنینؑ خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے سینے سے لگایا اور آپ کے کانوں کی جانب اشارہ فرمایا اور پھر ایک ہزار باتیں کیں کہ ہر بات کے ایک ہزار باب ہیں۔

۵۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّنَانِيُّ الْمُكَتِّبُ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ الْمُؤَدِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله الْوَفَاةُ دَعَانِي فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي يَا عَلِيُّ اَنْتَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي عَلَى اَهْلِي وَ اُمَّتِي فِي حَيَاتِي وَ بَعْدَ مَوْتِي وَلِيُّكَ وَلِيِّي وَ وَلِيِّي وَلِيُّ اللهِ وَ عَدُوُّكَ عَدُوِّي وَ عَدُوِّي عَدُوُّ اللهِ يَا عَلِيُّ الْمُنْكِرُ لِوَلَايَتِكَ بَعْدِي كَالْمُنْكِرِ لِرِسَالَتِي فِي

حَيَاتِي لِاَنَّكَ مِنِّي وَ اَنَا مِنْكَ ثُمَّ اَدْنَانِي فَاَسَرَّ اِلَيَّ اَلْفَ بَابٍ مِنَ الْعِلْمِ كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ اَلْفَ بَابٍ.

حضرت علیؑ نے فرمایا: جب رسول خدا کا وقت وفات قریب آیا تو انہوں نے مجھے بلایا، پس جب میں اندر داخل ہوا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: اے علیؑ! تم میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد (بھی) میرے اہل خانہ اور میری امت پر میرے وصی اور خلیفہ ہو، تمہارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست جبکہ تمہارا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

خلق الله عز و جل ألف ألف عالم و ألف ألف آدم

اللہ تعالیٰ نے دس لاکھ جہان خلق کیے اور دس لاکھ آدم

۵۳ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ اَفَعَيِينَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ مِنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ فَقَالَ يَا جَابِرُ تَأْوِيلُ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اِذَا اَفْنَى هٰذَا الْخَلْقَ وَ هٰذَا الْعَالَمَ وَ اَسْكَنَ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ جَدَّدَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَالَماً غَيْرَ هٰذَا الْعَالَمِ وَ جَدَّدَ عَالَماً مِنْ غَيْرِ فُحُولَةٍ وَ لَا اِنَاثٍ يَعْبُدُونَهُ وَ يُوَحِّدُونَهُ وَ خَلَقَ لَهُمْ اَرْضاً غَيْرَ هٰذِهِ الْاَرْضِ تَحْمِلُهُمْ وَ سَمَاءً غَيْرَ هٰذِهِ السَّمَاءِ تُظِلُّهُمْ لَعَلَّكَ تَرَى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ اِنَّمَا خَلَقَ هٰذَا الْعَالَمَ الْوَاحِدَ وَ تَرَى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَخْلُقْ بَشَراً غَيْرَكُمْ بَلْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ خَلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى اَلْفَ اَلْفِ عَالَمٍ وَ اَلْفَ اَلْفِ آدَمٍ اَنْتَ فِي آخِرِ تِلْكَ الْعَوَالِمِ وَ اُولٰئِكَ الْآدَمِيِّينَ.

جابر بن یزید امام محمد باقر علیہ السلام سے سورۂ ق کی ۱۵ ویں آیت کی تاویل میں بیان کرتے ہیں کہ جب یہ عالم فنا ہوجائے گا تو خداوند عالم اہل جنت کو جنت اور اصحاب نار کو جہنم میں داخل کرنے کے بعد پھر ایک مخلوق کو پیدا کرے گا جس میں نر ہوگا نہ کوئی مادہ۔ جو صرف معبود حقیقی کی عبادت کریں گے۔ موجودہ زمین و آسمان کے بجائے دوسرے آسمان و زمین خلق فرمائے گا۔

پھر فرمایا: شاید تمہارا خیال یہ ہے کہ خداوند عالم نے صرف یہی ایک عالم پیدا کیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں بلکہ اس نے ہزار ہزار عالم و آدم پیدا کیے ہیں اور تم سب سے آخری آدم کی اولاد میں ہو۔

تم کتاب الخصال بحمد الله و توفیقه